فہرست مطالب فتوح الشام

فہرست کتاب فتوح الشام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الواحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ ونبیہ محمد الذی ایسلی فی الخلق عند ولاند علی الدواصحابہ الذین مناقبہم لاتحصی وفضائلہم لاتعد اما بعد بیان مدعا یہ ہی کہ اس جزو زمان مین کہ سن ایکہزار دوسو بیاسی ہجری ہی کتاب مستطاب فتوح الشام بعبارت عربی از مرویات واقدی علیہ الرحمۃ مطبوعہ کلکتہ اس ذرۂ بیمقدار سید عنایت حسین ابن مولوی نوازش احمد ابن مولوی عبد الجامع سید نپوری منمضافات لکھنؤ کی نظر سے گذری اور حقیر نے باقتضاے شوق طبیعت کے ابتدا سے انتہا تک مکرر اوسکے مطالعے سے حظ وافر اوٹھایا آخر کار یہ خیال دلمین لایا کہ ہرچند کساد بازی علوم دینیہ ماتعلق بہا کی زمانۂ کثیر سے برروے ہی لیکن فی زماننا ہذا کہ شغل تعلیم و تعلم زبان عربی وفارسی کا یکسر روبالخطاط اور رفزاولت درس و تدریس زبان اردو کی ترقی پذیر ہی اگر یہ مجموعہ حالات کتاب موصوف کے زبان عربی سے عبارت اردو رائج الوقت مین ترجمہ ہوکر بقید کتابت در آدین تو یہ امر باعث نفع کثیر متصور ہی اسواسطے کہ حالات مذکورہ کے پڑھنے اور سننے مین جسکو کچہہ بہی مادۂ فہم صحیح ہوگا وہ بالیقین جانیگا کہ دین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق اور اللہ کے نزدیک ایسا محبوب اور پسندیدہ ہی کہ اُسنے عرصۂ قلیل مین تہوڑی جماعت سے اس دین متین کو سب دینون پر غالب اور آخر کار شرق سے غرب تک بنا سے اس دین پاک کی تاقیامت مستحکم کردی اور اللہ جل شانہ نے ہمارے نبی کی امت کو امم سابقہ سے بہتر ارشاد فرمایا اند برگزیدگی امل است بقطع نظر دیگر دلائل و براہین واضحہ کے یہ ایک معاملہ فتوح بلاد شام اور

فارس وغیرہ ہاتھ سے خلفاے راشدین ہین واقع ہوا اچھی دلیل ہو کہ ایسے باایمان راسخ العقیدہ لوگ اس امت مرحوم
مین ہوئے جنہون نے اپنا گھر بار چھوڑ کر باوصف قلت جماعت اور بے سامانی کے گروہ کثیر بالدار کے ساتھ
اللہ کی راہ مین ایسی جانبازی کی کہ وقائع اونکے اُس فتوح سے حیرت افزاے عقول سامعین اور ناظرین ہین مگر
اہل ایمان اور تیقین کے نزدیک محل حیرت اور استعجاب کا نہین ہو کہ عالم اسباب مین اون لوگون نے واسطے
رضامندی اللہ اور اللہ کے رسول کے جانبازی کی واقع مین اللہ نے اپنے وعدہ صادقہ کو جو درباب خلافت
وتمکین فی الارض نسبت صلحاے اس امت مرحومہ کے اپنے حبیب سے کیا تھا اُن لوگون کے ہاتھون پر پورا کیا اور
تائید اپنے دین کی کما ینبغی فرمائی اگر عقل سلیم سے غور کیا جاسے تو یہی معاملات کافی ثبوت خلافت حقہ خلفاے راشدین
رضوان اللہ علیہم اجمعین ہین کہ اگر وہ لوگ اللہ پاک کی مشیت اور اسکے نبی کے حکم اور تبعیت سے اس عمدہ کام
دین کو کہ عبارت جہاد فی اعلاء اللہ سے ہو انجام نہ دیتے تو ظہور وعدہ الٰہی کا اُنکے ہاتھون پر نہوتا اور اُنکو سرمایہ
قرب اور خصوصیت ابدی حالت حیات اور ممات مین ساتھ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس عالم فانی مین
بہشت جاودانی مین بمضمون حدیث شریف ما بین قبری ومنبری روضة من ریاض الجنة کہ مقر خاص ذوات
قدسیات کا ہی حاصل نہوتا پس نظر بوجوہ مصرحہ صدر کے حقیر نے اس ارادے کو مصمم اور چند مہینے کی مدت مین باوصف
ضیق فرصت اور مشاغل کثیرہ دنیاوی کے ترجمہ کتاب موصوف کا بعبارت اردو باندازہ فہم ناقص اپنے کے تمام کیا اور حقیر نے
اس ترجمے مین چند امور کا التزام کیا ہے اولاً یہ کہ لفظی ترجمہ عبارت عربی کا بلا تقدیم وتاخیر مطلب کے لکھا ہے شاید اگر کسی مقام
مین کوئی تعقید واقع ہوئی ہو تو بسبب اسکا یہی ترجمہ لفظی ہوگا ثانیاً یہ کہ جس جگہ مین آیات قرآنی اور احادیث نبوی اصل
کتاب مین مذکور تھین انکو حقیر نے تیمناً وتبرکاً بلفظہ متن اس کتاب مین لکھکر ترجمہ اسکا حاشیہ پر لکھا ثالثاً یہ کہ جو خط وکتابت
معاملات شام مین باہم خلفاے راشدین اور اُنکے عمال کے ہوئی اُن خطوط کو بھی مع اکثر ادعیہ اور مقولات متبرکہ صحابہ کرام
کے متن کتاب مین اور ترجمہ اُسکا حاشیہ پر لکھدیا رابعاً یہ کہ جو اشعار بقاعدہ عرب کے مواقع لڑائی مین بطور
رجز کے درج اصل کتاب ہین اسوجہ سے کہ اُنکو اصل کتاب سے کچھ تعلق نہ تھا حقیر نے وہ تمام اشعار اپنے موقع
مین مع ترجمہ اُسکے حاشیہ پر ثبت کیے خامساً یہ کہ حقیر نے برعایت اختصار کے نام رواۃ کے ترجمے مین نہین لکھے اور
صرف واقدی رحمہ اللہ کی روایت پر حوالہ کیا اب ناظرین باتمکین کی خدمت مین التماس یہ ہی کہ ہر چند جمال علم اور
فضل خاندانی آباے کرام حقیر کا اکثر لوگون کو معلوم اور اس دیار مین مشہور بین الجمہور ہی لیکن یہ وصف اضافی حقیر
کے مطلب کو کافی نہین ہو سکتا ہی کہ بیمایگی حقیر کی علوم مین لغو اسے بل الانسان علی نفسه بصیرة حقیر کو
خود یقین اور معلوم ہی پس اگر کسی مقام مین کوئی سہو اور غلطی واقع ہو تو امید عفو ہی والعفو عند کرام
الناس مامول والان اشرع فی المقصود بعون الملک المعبود ومنه المبدأ والیه العود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے ثقات سے روایت کی ہی کہ جب جناب رسالت مآب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اِس عالم ناپایدار سے انتقال فرمایا اور امر خلافت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ پر قرار پایا اور ابتداے زمانۂ خلافت صدیق مین مسیلمۂ کذاب اور سجاح وغیرہ مدعیان نبوت مقتول اور مطرود ہوئے
اور فتح یمامہ کی حاصل ہوئی اور بنو حنیفہ مارڈالے گئے اور اہل عرب نے اطاعت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ
عنہ کی قبول کی تب حضرت صدیق رضؓ نے میل اور ارادہ اِس امر کا کیا کہ لشکر مومنین کو بجانب ملک شام کے اور
واسطے لڑائی اہل روم کے بھیجین پس ایک روز اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یکجا کر کے اُنسے کہا کہ سمجھ لو
تم لوگ اِس بات کو کہ اللہ تعالیٰ نے تمکو فضیلت اسلام کی عطا فرمائی اور تمکو اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے گردانا اور
تمھارے ایمان اور یقین کو زیادہ کیا ہی اور تمکو کھُلی ہوئی مدد بخشی ہی چنانچہ جناب احدیت جل شانہ قرآن مجید مین ارشاد
فرماتا ہی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا اور اِس بات کو بھی جانو کہ رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ میل اور ارادہ فرمایا تھا کہ اپنی ہمت عالی کو نجہا و ملک شام مصروف فرماوین
لیکن خداوند تعالیٰ شانہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے پاس بُلا لیا اور اختیار کی اُنکے واسطے
وہ چیز جو اُسکے نزدیک ہی آگاہ ہو کہ تحقیق مین قصد رکھتا ہون اِس امر کا کہ لشکر مسلمانون کا مع اہل و مال اُنکے بجانب
ملک شام بھیجون اسواسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش از وفات خود مجکو اس بات کی خبر دی
فرمایا تھا زویت لی الارض فرایت مشارقہا ومغاربہا وسیبلغ ملک امتی ما زوی لی منہا پس تم سب کا اِس بات مین
کیا شورہ ہی رحمت کرے اللہ تمپر پس سب صحابہؓ اور مومنینؒ نے بالاتفاق یہ جواب دیا کہ ہم آپ کے حکم کے تابع
ہین جہان منظور ہو ہمکو بھیجدیجیے کیونکہ خداوند تعالیٰ شانہ قرآن مجید مین فرمایا ہی واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول
واولی الامر منکم پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اس جواب کے سُننے سے بہت خوش ہوئے اور خطوط بنام ملوک

یمن اور امراے عرب و اہل مکہ معظمہ کے ایک ہی لفظ و عبارت سے روانہ کیے وہ یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم
من عبد اللہ عتیق بن ابی قحافۃ الی سائر المسلمین سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو و صلی علی نبیہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وقد عولت ان اوجہکم الی الشام لتاخذوہا من ید الکفار الطغام اللئام فمن عول
منکم علی الجہاد فلیبادر الی طاعۃ الملک الوہاب بعد اسکے لکھا انفروا خفافا و ثقالا و جاہدوا باموالکم
وانفسکم فی سبیل اللہ اور ان خطوط کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
ہاتھ روانہ فرمایا جابر بن عبد اللہ نے روایت کی ہی کہ نہین گذرے تھے مگر تھوڑے دن کہ انس بن مالک
رضی اللہ عنہ نے واپس آکر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو خوشخبری آنے اہل یمن کی سنائی اور کہا کہ نہین پڑھکر سنایا
مین نے آپکا خط کسی کو مگر یہ کہ دوڑا وہ بجانب اطاعت خدا کے اور آپکا حکم منظور و قبول کیا اور سب اپنے اپنے گروہ
اور ساز اور زرہ و بر تو وغیرہ سامان جنگ کے ساتھ آمادہ روانگی و حضوری خدمت آپ کے ہوئے ہین اور مین
بیشتر یہ خوشخبری لوگون کے آنے کی لیکر آیا ہون اور جنھون نے فرمانبرداری کو آپکی بحالت ژولیدہ موئی اور غبار آلودگی
کے منظور کیا وہ لوگ دلیران یمن اور شہسوار اور بہادر اور رئیس وہان کے ہین اور مع اہل اور مال کے روانہ
ہو چکے ہین اور قریب تر پہونچے ہین آپ اونکی ملاقات کو آمادہ رہین پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ حال سنکر
بہت خوشش ہوئے اور وہ دن تو گذر گیا اسکے دوسرے دن ارباب مدینہ کو آثار آمد فوج مجاہدین معلوم ہوے
پس آئے ارباب مدینہ طیبہ حضرت صدیق کے پاس اور آگاہ کیا انکو اس حال سے پس حضرت صدیق مسلمانون کو
ہمراہ لیکر واسطے استقبال لشکر مجاہدین کے سوار ہوئے اور ظاہر کیا انھون نے اپنی آراستگی اور جماعت کو اور رایات
اور ظاہر کیا نشانون کو پس نہین عرصہ گذرا تھا مگر اندک تا اینکہ ظاہر ہوا لشکر اور گروہ سوارون کا اس حیثیت سے
کہ ایک قوم کے پیچھے دوسری قوم اور ایک قبیلہ کے بعد دوسرا قبیلہ تھا اور سب کے آگے قبیلۂ یمن سے قوم
حمیر تھی زرہین اور خود پہنے اور کمانین عربی لٹکائے ہوئے اور آگے اونکے ذو الکلاع الحمیری تھے
عمامہ باندھے ہوئے جب وہ قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے سلام کیا حضرت صدیق کو اور ظاہر
کیا پتا اور نشان اپنے مسکن اور اپنی قوم کا اور اشعار عربی متضمن بہادری اور بڑائی اپنی کے پڑھے پس
حضرت صدیق کلام انکا سنکر ہنسے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا کہ یا علی آیا نہین سنا تھا تمنے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اذا اقبلت حمیر و معہا نساءہا تحمل اولادہا فابشروا بنصر اللہ للمسلمین علی اہل
الشرک اجمعین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا سچ ہی مین نے بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہ بات سنی ہی
جیسا کہ تمنے سنا تھا انس بن مالک سے راوی نے روایت کی ہی کہ جب قوم حمیر مع لشکر اور لڑکے بالے
مال و متاع اور جانورون کے آگے بڑھے اونکے پیچھے فوج مذحج اصیل گھوڑون پر سوار رہے

باندھے ہوئے آئے اور آگے اُس جماعت کے قیس بن ہبیرۃ المرادی سردار اونکے تھے جب وہ قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے پتا اور نشان اپنی قوم اور مسکن کا دیا اور اشعار عربی متضمن بہادری اپنی قوم کے پڑھے پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے دعاے خیر اونکو دی اور وہ آگے بڑھے مع اپنے لشکر کے پھر پیچھے اُنکے قبائل طی دکھائی دیے اور آگے اُس جماعت کے حابس بن سعید الطائی سردار انکے تھے پس جب وہ قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے حابسؓ نے واسطے تعظیم حضرت صدیق رضی اللہ کے ارادہ اُترنے کا پشت گھوڑے سے کیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے قسم دیکر اُنکو اُترنے سے منع فرمایا اور مصافحہ اور سلام کرکے شکریہ اُنکے آنے کا بیان فرمایا پھر اوس قبیلے کے پیچھے قوم ازد تھی بڑی بھاری جماعت سے اور آگے اُنکے جندب بن عمرو الدوسی تھے اور اِس گروہ مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کمان و ترکش باندھے ہوئے شامل تھے جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکو اِس حیثیت سے دیکھا ہنسے اور فرمایا کہ تمھارے آنے کا کیا سبب ہے تم تو لڑائی کے طریقے سے کمتر واقف ہو ابی ہریرہؓ نے کہا کہ میرے آنے کے دو سبب ہین ایک یہ کہ جہاد کے ثواب مین داخل ہون دوسرے یہ کہ ملک شام کے میوہ جات کھاؤن حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ جواب اُنکا سنکر ہنسے اور بعد ہنسنے کے قوم بنو عبس آگے آئی اور سردار اُنکے میسرہ بن مسروق عبسی تھے اور اُنکے پیچھے قوم کنانہ اور آگے اُنکے قثم بن اشیم الکنانی تھے اور اِن سب قبائل کے لڑکے بالے عورتین گھوڑے اونٹ وغیرہ اُنکے ساتھ تھے پس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ سب کیفیت ہر قوم کی دیکھی بہت خوش ہوئے اور شکر خدا کا ادا کیا پھر یہ سب قوم گرد مدینہ طیبہ کے ہر گروہ جدا جدا اُترے بعد جب لوگ کثرت سے جمع ہو گئے اور بسبب کم ملنے ضروریات کھانے اور دانے اور چارے کے لوگون کو تکلیف ہونے لگی سردار ہر قبیلے نے یکجا ہو کر مشورہ کیا کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت مین چلکر درخواست کرو کہ ہمکو بجانب ملک شام کے روانہ کرین کسواسطے کہ اِس مقام مین بسبب کثرت جماعت کے تکلیف اور سختی ہوتی ہی پس وہ سب سردار بعد اِس مشورے کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور سلام کرکے اُنکے سامنے بیٹھ گئے اور ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اِس خیال سے کہ کون شخص اونمین کا موجب قرارداد و مشورے کے عرض حال کرتا ہی پس اُنمین سے جسنے پہلے عرض حال کیا وہ قیس بن ہبیرۃ المرادی تھے اونھون نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپنے ہمکو ایک کام کا حکم دیا اور ہمنے بپاس طاعت خدا و رسول کے اور بخواہش جہاد اُسکے قبول کرنے مین جلدی کی اور اب ہمارا لشکر پورا ہو گیا اور سب سامان درست ہی اور اس شہر مین بوجہ کم ملنے ضروریات کے ہمکو تکلیف اور تنگی ہوتی ہی اسواسطے کہ شہر تمھارا ایسا نہین ہی جسمین بقدر رسم شتر اور اسپ کی جگہ ہو اور نہین فراخی ہی اُترنے واسطے لشکر کو پس اگر ظاہر ہوا ہی تمکو کوئی سبب اُس امر مین جسکا تمنے قصد کیا تھا پس ہم کو حکم دیجیے کہ اپنے اپنے شہرون کو پلٹ جادین اور اسی طرح

ساتھیون کو تیز روی کی سختی نکرو اور نہ جُدا ہو تم اپنے لشکر سے اور اپنے کام مین ساتھیون سے مشورہ لیا کرو اور طریقۂ
عدالت اختیار کرو ظلم و جور سے دور ہو کسواسطے کہ ظالم کو رستگاری نہین ہوتی ہی ظالم دشمن پر فتحیاب نہین ہوتا ہی اور
اِس آیت پر عمل کرو واذا لقیتم الذین کفروا زحفًا فلا تولوھم الادبار ومن یولھم یومئذٍ دبرہ الا متحرفا لقتال
او متحیزا الی فئۃ فقد باء بغضب من اللہ اور جب دشمن پر فتح پاؤ پس نہ مار ڈالو چھوٹے لڑکے اور نہ کم سِن اور نہ بڑے
ضعیف کو اور نہ عورت کو اور نہ جاؤ نزدیک درخت خرمے کے اور نہ جلاؤ کھیتون کو اور نہ کاٹو پھلتے ہوئے درخت کو
اور نہ کاٹو کونچین جانورون کی مگر وہ جانور جنکا کھانا حلال ہی اور جو عہد و پیمان کفار سے کرو اُسمین بیوفائی نکرو اور صلح کو نہ
توڑو اور قریب ہی کہ تمھارا اگذر ایسی قوم پر ہوگا جو اپنے عبادت خانون مین بیٹھ رہے ہین اور گوشہ نشینی کو خدا کی راہ مین
بیٹھنا جانتے ہین حالانکہ ایسا نہین ہی بلکہ یہ بات صرف اُنکی خواہش اور پسندیدگی نفس سے ہی پس اُنکے
عبادت خانون کو نہ کھودو اور اُن لوگون کو قتل نہ کرو اور ایک قوم اور تمکو ملینگے کہ وہ کفار اور گروہ شیاطین اور
بندۂ صلبان ہین اور منڈاتے ہین وہ درمیان اپنے سرون کو کہ وہ منڈے ہوے سر اُنکے مشابہ گھر قطا جانور کے
ہین پس بلند کرو تم اُنکے سرون پر تلوارین اپنی یہان تک کہ اختیار کرین وہ لوگ دین اسلام یا ادائے جزیہ کو
دران حالیکہ وہ ذلیل اور خوار ہون یہ وصیت فرما کر حضرت صدیقؓ نے کہا اب مین تمکو اللہ کے سپرد کرتا ہون
اور یزید بن ابی سفیانؓ سے مصافحہ اور معانقہ کیا اور ربیعہؓ بن عامر سے بھی مصافحہ کیا اور فرمایا ای ربیعہ ظاہر کرو تم
شجاعت اور بزرگی اور دانش اپنی بمقابلۂ قوم بنی اصفر کے خدا تمکو تمھاری مراد پر پہونچاوے اور ہمکو تمکو بخشے
راوی نے کہا ہی کہ بعد اس گفتگو کے یزید بن ابی سفیانؓ اور ربیعہؓ بن عامر منزل مقصود کو روانہ ہوئے اور حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ نے مع اپنے ہمراہیان بجانب مدینہ طیبہ کے معاودت فرمائی اور جب یزید بن ابی سفیان کچھ دور مدینہ منورہ
سے بڑھ گئے چلنے مین جلدی کی ربیعہؓ بن عامر نے کہا اُنسے کہ یہ شتاب روی خلاف حکم اور وصیت خلیفۂ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہی یزید بن ابی سفیانؓ نے جواب دیا کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے جیسا کہ ہمکو تمکو روانہ
فرمایا ہی اِسی طرح عنقریب لشکر مسلمانون کو بھی پیچھے ہمارے روانہ فرماوینگے سو میری تیزروی کا سبب یہ ہی
کہ ہم پہلے سب کے ملک شام مین پہونچین پس شاید قبل پہونچنے اور لشکر کے ہمکو فتح حاصل ہو اور اسوجہ سے
ہم تین خصلتین حاصل کرین ایک خوشنودی خدا اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دوسرے رضامندی
ہمارے خلیفہ کی تیسرے لوٹنا اموال کفار کا اگر چاہا اللہ تعالی نے ربیعہؓ بن عامر نے کہا کہ چلو جسطرح سے چاہو
سب زور اور قوت اللہ برتر کے اختیار مین ہی پس روانہ ہوئے وہ بجانب وادی قری کے اس قصد
سے کہ براہ تبوک اور جابیہ بجانب دمشق پہونچین واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب یہ خبر بواسطۂ
بعض قوم عرب نصرانی کے جو مدینہ منورہ مین تھے ہرقل بادشاہ روم کو پہونچی ہرقل نے سب اپنے

ارکان دولت کو جمع کرکے کہا ای قوم بنی اصفر جان لو تم اس بات کو کہ جب تک تم بموجب حکم اپنے دین کے پابند
احکام شریعت کے تھے اور حدود خدا پر جیسا کہ انجیل مین ہین قائم تھے تب تک جس بادشاہ نے ملک شام کا قصد کیا تم
اُسپر غالب ہوئے چنانچہ کسریٰ بن ہرمز نے لشکر فارسی کے ساتھ تمپر چڑھائی کی تھی اُسکو ہزیمت ہوئی اور ترک نے
تمپر غلبے کا قصد کیا تھا اُنھون نے شکست پائی اسی طرح قوم جبرامقہ کو تمنے بھگا دیا مگر جب سے تم نے تغیر اور تبدیل احکام دین
مین کیا اور ظلم کو اشعار اپنا کر دانا اور جرم فدا ہوئے تب سے بپاداش ان باتون کے اللہ تعالےٰ نے ایک ایسی قوم کو
تمپر بھیجا کہ زیادہ ہم سے ضعیف نہ تھی اور کبھی ہمارے دلون مین یہ خیال نہین گزرتا تھا کہ وہ لوگ ہمسے ملک کے واسطے جھگڑا
کرینگے بس اُنکے ملک کے قحط اور اُنکی بھوک نے اُنکو ہمارے ملک مین پہونچایا اور اُنکے پیغمبر کے خلیفہ نے اُنکو ہماری
طرف بھیجا ہی کہ ہمارا ملک چھینکر ہمکو نکالدین پھر ہرقل نے سب مفصل حال روانگی لشکر اسلام کا بیان کیا جواب اسکے سب
ارکان دولت نے کہا کہ ای بادشاہ تو ہمکو اُنکے مقابلے مین روانہ کر کہ ہم اُنکو ارادے سے باز رکھین گے اور اُنکے
شہر مین جاکر اُنکے کعبے کو کھود ڈالینگے اور کسی کو اُنمین سے نچھوڑینگے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی کہ جب ہرقل
نے یہ کلام خوشی اور مستعدی اپنے ارباب دولت کا سُنا آٹھ ہزار سوار بہادر اپنی افواج سے علٰحدہ کیے اور چار شخصون کو
اپنے مردان مُبارز سے اُس فوج پر سردار مقرر کیا ایک کا نام باطلیق دوسرا بھائی اُسکا کہ نام اُسکا جرجیس تھا
تیسرا حاکم سرطہ کا لوقا بن شمعان چوتھا صلیبا حاکم غزہ اور عسقلان اور یہ چارون شخص شجاعت اور عقل مین ضرب المثل
تھے پھر اُن لوگون نے زرہین پہنین اور اپنے سازوسامان سے درست اور تیار ہوئے اور اُنکے مہتر ترسایان نے اُنکے
واسطے نماز نصرت کی پڑھی اور دعا سے فتح مانگی کہ ای اللہ مدد دے اُس شخص کو جو ہم مین سے حق پر ہو اور جو خوشبو کی چیز اُنکے
عبادت خانون مین جلائی جاتی تھی اُسکی دھونی اُن چار شخصون پر دی اور معمودیہ کا پانی اُنپر چھڑکا پھر وہ سردار مع اپنی فوج کے
روانہ ہوئے اور اُسکے آگے قوم عرب نصرانی تھی راہ بتلانے کے واسطے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت**
کی کہ یزید بن ابی سفیان مع اپنی فوج کے تین دن قبل پہونچنے لشکر روم کے بمقابلہ تبوک داخل ہوئے تھے جب چوتھے دن
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تبوک سے ارادہ کوچ کا کیا تھا کہ اُسی وقت لشکر روم کا وہان پہونچا پس جب اُڑتی ہوئی
گرد اُنکے لشکر کی مسلمانون نے دیکھی تب مسلمان ہوشیار ہوگئے اپنی جانون پر اور یزید بن ابی سفیان نے ایک ہزار
مسلمانون کو اپنے لشکر کو پوشیدہ بطور گارڈ کے بٹھادیا اور ربیعہ بن عامر کو اُنپر سردار مقرر کیا اور ایک ہزار سوار سے
آمادہ جنگ لشکر روم ہوئے اور لڑنے کے واسطے صفین ترتیب دین اور مسلمانون سے نصائح اور ذکر نعمتہاے خدا کا
کیا اور کہا کہ جان لو تم لوگ اس امر کو کہ اللہ تعالےٰ نے تمھارے لیے مدد کا وعدہ فرمایا ہی اور بہت لڑائیون مین فرشتون کو
بھیجکر تمھاری کمک کی ہی اور قرآن شریف مین کہا ہی کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله والله مع الصابرين
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ الجنة تحت ظلال السيوف اور یہ لشکر تمھارا پہلا ہی جو ملک

شام مین واسطے جہاد کے بمقابلۂ قوم بنی اصفر کے داخل ہوا ہی اور تم یقین جانو کہ گویا اور لشکر مسلمانون کا پہونچکر تم مین
ملگیا ہی پس تم مسلمانون کے گمان کو اپنے نزدیک جانو اور احتیاط رکھو اس بات کی کہ دشمن تمھارے قتل مین امید کرین
اور مدد کرو تم اللہ کی اللہ تعالی تمھاری مدد کریگا پس یزید بن ابی سفیان مسلمانون کو یہ نصائح کر رہے تھے کہ اُسی وقت
لشکر روم کا سامنے نمودار ہوا پس جب رومیون نے قلت لشکر مسلمانون کی دیکھی اور سمجھے کہ سوا اس جماعت کے اور
کوئی اُنکے پیچھے نہین ہی ایک نے دوسرے سے اپنی زبان مین باواز خشمگین کہا تم جانتے نہ دوان لوگون کو جو تمھارا ملک لینے کو
آئے ہین اور پردہ دری تمھاری حرمت کی اور قتل تمھارے بادشاہون کا چاہتے ہین اور طلب نصرت کی کرو تم صلیب
سے کہ وہ مدد دیگی تمکو پھر یہ کہکر رومیون نے مسلمانون پر حملہ کیا اور اصحابؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمت
درست اور قلب استوار سے بارادۂ لڑائی کے انکے لشکر مین ملگئے اور لڑائی شروع ہوگئی اور غلبہ و ہجوم کیا رومیون نے
اُنپر اور بوجہ اپنی کثرت کے یہ پایا کہ یہ لوگ ہمارے قبضہ مین آگئے کہ اسی حالت مین ربیعہؓ بن عامر اور ہزار سوار لشکر مسلمانون
کے کمینگاہ سے نکلکر اور باواز بلند تکبیر کہتے ہوئے اور درود پڑھتے ہوئے گھوڑے عربی دوڑا کر رومیون پر حملہ کیا جب
رومیون نے یہ حال دیکھا ہمتین اُنکی ٹوٹ گئین اور اللہ تعالے نے اُنکے دلون مین خوف مسلمانون کا ڈالدیا پس وہ فورًا
پیچھے پھرے اور ربیعہؓ بن عامر نے باطلیق سردار لشکر رومیون کو دیکھا کہ وہ اپنے ساتھیون پر لڑنے کی تاکید اور ترغیب
کرتا ہی یہ کیفیت دیکھکر ربیعہؓ بن عامر نے جانا کہ وہ رومیون کا سردار ہی پس حملہ کیا اُسپر اور ایسے رستے سے اُسکے نیزہ
مارا کہ اُسکے سرین توڑکر دوسرے جانب نکلا اور گر پڑا وہ بیہوش ہوکر زمین پر پس جب رومیون نے یہ حال دیکھا
بھاگ نکلے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالی نے فتح اور نصرت نازل فرمائی **واقدی**
رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ اس لڑائی مین دو ہزار دو سو سوار رومی مارے گئے اور ایک سو بیس مسلمان شہید ہوئے
کہ اکثر اُنمین کے قوم سکاسک سے تھے اور جب رومیون کو ہزیمت ہوئی جرجیس نے کہا اُنسے افسوس ہی تمپر کہ ہم کون
کون منھ لیکر ہرقل بادشاہ کے سامنے جاؤنگا یہ شکست ہمکو ایک چھوٹے لشکر مسلمانون سے ہوئی کہ اُنھون نے دلیری
کرکے زمین کو ہماری لاشون سے بھر دیا اور ہمارے بڑے بڑون کو قتل کیا پس مین نہ پھرونگا جب تک کہ بدلا اپنے بھائی
باطلیق کا نہ لونگا یا مین بھی اُسی سے جا ملونگا پس جب رومیون نے یہ کلام سُنا بعضون نے بعض کی تعریف اور اظہار
رضامندی اور بعض کو ملامت کی اور بارادۂ لڑائی کے پھرے اور قصد لڑائی اور حملے کا کیا پس جب ٹھہرے وہ اپنی جگہون
مین خیمے کھڑے کیے اُنھون نے اور بواسطۂ ایک شخص عرب نصرانی کے جسکا نام **قداح بن واثلہ** تھا مسلمانون کے
پاس کہلا بھیجا کہ ایک شخص عاقل اور بزرگ مرتبہ کو اپنے لشکر سے ہمارے پاس بھیجین تاکہ ہم دریافت کرین کہ وہ لوگ
ہمسے کیا چاہتے ہین **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ جب قداح بن واثلہ نے مسلمانون کے لشکر مین آکر ادا
پیام کیا تب ربیعہؓ بن عامر نے چاہا کہ رومیون کے لشکر جاوین یزید بن ابی سفیان نے اُنسے کہا کہ **تمھارے**

جانے مین تجکو تمہارے واسطے اندیشہ ہی کیونکہ کل تمنے ایک بڑے شخص کو اس قوم سے قتل کیا ہی ربیعہ بن عامر نے یہ
آیت پڑھی قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ہو مولٰنا اور کہا کہ مین تمسے اور سب مسلمانون سے یہ وصیت کیے جاتا ہون
کہ تمہاری نگاہ اور ہمت میری طرف مصروف رہے کہ اگر رومی میرے ساتھ بیوفائی اور فریب کرین اور اسوجہ سے مین
انپر حملہ کرون پس تم بھی انپر حملہ کرو یہ کہکر ربیعہ بن عامر گھوڑے پر سوار ہوگئے اور مسلمانون سے سلام علیکم کرکے بجانب لشکر
دشمن کے روانہ ہوئے جب قریب لشکر اور خیمے بادشاہ کے پہونچے قداح بن واثلہ نے اُنسے کہا کہ بادشاہ کے لشکر
کی تعظیم کرو گھوڑے سے اترو ربیعہ بن عامر نے کہا کہ مجھ سے تو یہ ممکن نہین ہی کہ عزت سے ذلت اختیار کرون اور مین گھوڑا
اپنا دوسرے کو نہ دونگا اور سواے دروازۂ خیمے کے بیچ مین کہین نہ اُترونگا اور اگر خلاف اُسکے مجھسے چاہتے ہو
تو مین ابھی پھرا جاتا ہون کسواسطے کہ ہمنے تمہارے پاس پیغام نہین بھیجا تھا بلکہ تمہارا پیغام ہمارے پاس آیا تھا
پس قداح نے یہ حال رومیون سے بیان کیا اُنھون نے کہا کہ یہ مرد عربی اپنے کلام مین راستگو ہین آنے دو
انکو جسطرح سے وہ چاہین پس ربیعہ بن عامر خیمے کے قریب پہونچکر گھوڑے سے اُترے اور گھوڑے کی باگ اپنے ہاتھ
مین لیے ہوے زمین پر بیٹھ گئے پس جرجیس نے اُنسے کہا کہ اے برادر عربی باوجود اس بات کے کہ تم ضعیف اقوام کے ہمارے
نزدیک ہو اور یہ خیال ہرگز ہمارے دلون مین نہ تھا کہ تم ہمسے لڑوگے تم کس امر کے ہمسے خواہان ہو ربیعہ بن عامر نے
جواب دیا کہ ہم صرف تمسے یہ چاہتے ہین کہ تم دین اسلام مین داخل ہو اور جو ہم کہتے ہین اور کرتے ہین وہی تم بھی کہو کرو
اور اگر یہ امر تمکو منظور نہو جزیہ دو اور اگر جزیے مین بھی انکار ہو پس تلوار حکم ہی ہمارے تمہارے بیچ مین جرجیس نے کہا کہ
کیا قباحت اور کون چیز تمکو اس امر سے مانع ہی کہ تم ملک فارس پر چڑھائی کرو اور ہم سے راہ و رسم اور دوستی رکھو ربیعہ
بن عامر نے جواب دیا کہ بہ نسبت اہل فارس کے تم ہمارے ملک سے قریب ہو اور اللہ تعالی نے اپنی کتاب عزیز مین
فرمایا ہی قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظۃ جرجیس نے پوچھا کہ کوئی کتاب بھی تمپر اتری ہی ربیعہ بن عامر نے
کہا ہان جیسے انجیل تمہارے نبی پر اُتری ہی جرجیس نے کہا آیا ممکن ہی کہ صلح کرلو تم اپنی اور ہماری قوم کے ساتھ اس شرط پر
کہ دیوین ہم ہر مرد کو تمہارے لشکر سے ایک دینار اور ایک وسق غلہ اور تمہارے لشکر کے سردار کو ایک سو دینار اور
دس وسق غلہ اور تمہارے خلیفہ کو ایک ہزار دینار اور ایک سو وسق غلہ اور ہمارے تمہارے اصلاحات کی لکھا پڑھی
ہو جائے کہ نہ تم ہمسے لڑو اور نہ ہم تمسے ربیعہ بن عامر نے جواب دیا کہ یہ بات نہین ہوسکتی ہی ہمارا تمہارا معاملہ وہی ہی جو پہلے
کہہ چکے ہین کہ دین اسلام اختیار کرو یا جزیہ دو یا تلوار کا سامنا ہی جرجیس نے کہا کہ دین اسلام تو کسی طرح قبول نہین
کرسکتے ہین گو ہم سب کے سب مارڈالے جاوین کسواسطے کہ اپنے دین کا بدلنا ہمکو کسی طرح دکھائی نہین دیتا ہی اور مرجانے کو ہم ادا
جزیے سے آسان وسبک جانتے ہین اور لڑائی مین تو ہمسے زیادہ تم لوگ خواہشمند نہین ہو کہ ہمارے لشکر مین اولاد بطارقہ
و عمالقہ اور لڑائی اور نیزہ اور تلوار کے لوگ ہین پھر جرجیس نے ایک بیان سے کہا کہ شاید مہتر ترسایان کو اسوقت میرے سامنے حاضر کرو

کہ اُنسے امور دین کی گفتگو کرے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ہرقل بادشاہ نے ایک پُرانے دانا اور مہتر ترسایان کو جو اُنکے دین اور شرع کے مسائل خوب جانتا تھا اس لشکر کے ساتھ بھیجا تھا سو وہ شخص جرجیس کے سامنے آکر بیٹھا اور جرجیس نے اُس سے کہا کہ ای باپ ہمارے دریافت کر تو ہمارے لیے اِس مرد سے حالات اُنکے دین اور شرع کو پس شخص مذکور نے ربیعہؓ ابن عامر سے کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہی کہ اللہ تعالے ایک نبی عربی ہاشمی قریشی پیدا کریگا اور علامت اُنکے نبوت کی یہ ہوگی کہ اللہ تعالی اُنکو آسمان پر بُلا دیگا سو یہ بات واقع ہوئی یا نہین ربیعہؓ بن عامر نے کہا ہان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کو معراج ہوئی چنانچہ خود اللہ تعالی قرآن مجید مین اُسکی خبر دیتا ہی سبحٰن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الے المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ پھر اُس شخص نے کہا کہ ہماری کتابون مین مذکور ہی کہ خدا اُنکی امّت پر ایک مہینے کا روزہ فرض کریگا ربیعہؓ بن عامر نے کہا سچ ہی اللہ تعالی نے روزہ فرض کیا ہی اور اپنی کتاب مین یہ فرمایا ہی شہر رمضان الذی انزل فیہ القراٰن اور دوسری جگہ فرمایا ہی کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم پھر اُسنے کہا کہ ہماری کتب مین یہ بات لکھی ہی کہ اُنکی اُمت سے جو کوئی ایک نیکی کریگا اُسکے لیے دس نیکیان لکھی جائینگی اور جو کوئی ایک بُرائی کریگا اُسکے واسطے ایک ہی برائی لکھی جائیگی ربیعہؓ بن عامر نے کہا سچ ہی اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا ومن جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلہا پھر اُسنے کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہی کہ اللہ تعالی اُنکی اُمّت کو حکم کریگا کہ اُسپر درود بھیجا کرین ربیعہؓ بن عامر نے کہا سچ ہی اللہ تعالے قرآن مجید مین فرماتا ہی ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما پس شخص مذکور یہ سب جوابات ربیعہؓ بن عامر کے سُنکر متعجب ہوا اور سرداران روم سے اُسنے کہا کہ حق اُنھین قوم کے ساتھ ہی پھر بعد اِس گفتگو کے ایک دربان نے جرجیس سے کہا کہ یہ وہی عرب بدوی ہی جسنے تیرے بھائی باطلیق کو مار ڈالا ہی پس جب جرجیس نے یہ کلام سُنا لال ہوگیئن آنکھین اُسکی غصّے سے اور چاہا اُسنے کہ ربیعہ بن عامر پر حملہ کرے مگر ربیعہؓ بن عامر اس حالت کو دیکھکر مثل بجلی کے فورًا اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور دست بقبضۂ شمشیر ہوگئے اور جلدی کی جرجیس پر اپنی تلوار کے وار سے پس ڈالدیا اُسکو زمین پر بیہوش اور مُردہ اور دوڑے بطارقہ اور اُنپر حملہ کیا تب ربیعہؓ بن عامر اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر آمادہ بمقابلہ ہوئے اور حملہ کیا رومیون پر اور دیکھا یزید بن ابی سفیان امیر لشکر مسلمانون نے سامنے سے اس حال کو پس کہا اُنھون نے مسلمانون سے کہ دشمنانِ خدا نے صحابیٔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ربیعہؓ بن عامر کے ساتھ بیوفائی اور فریب کیا پس چلو اور لو تم اُنکو جانے نیا دین لیکر حملہ کیا مسلمانون نے اور ملگئے دونون لشکر ایک مین اور خوب مضبوطی سے رومی لڑ رہے تھے کہ اُسی حالت مین ایک لشکر مسلمانون کا بسرداری شرجیلؓ بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دکھائی دیا اور جب اُس لشکر کے مسلمانون نے اپنے بھائیون مسلمانون کو رومیون سے لڑتے دیکھا حملہ کیا اُنھون نے رومیون پر اور گھیر لیا اُنکو اور خوب تیغ زنی کی اُنکے سرون پر واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اُس دن آٹھ ہزار جماعت رومیون

سے ایک شخص زندہ نہ بچا کہ اہل عرب نے لے لیا تھا اُنکو گھوڑے دوڑا کر بسبب دور ہونے ملک شام کے تبوک
سے اور سب مال و اسباب اُنکا مسلمانون کے قبضہ مین آگیا پھر ہمراہیان یزید بن ابی سفیان نے شرحبیل
بن حسنہ رضی اللہ عنہ اور اُنکے ساتھیون سے ملاقات کی اور سب ایک جگہ اوترے اور شرحبیل بن حسنہ
نے سب مال لوٹ کا یکجا کرکے یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر سے مشورہ کیا سو اُن دونون سردارون کے
یہ کہا کہ مناسب ہے کہ سب مال جو رومیون سے ہاتھ لگا ہے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین بھیجا جاوے تا کہ
مسلمان اُسکو دیکھکر قصد جہاد رومیون کا کرین پس اس راے کو سبھون نے پسند کیا اور سب مال و اسباب سواے
ہتھیارون اور سامان جنگ کے واسطے تقویت مسلمانون کے ہمراہی **شدّاد بن اوس** اور پانچسو
سوار کے مدینہ طیبہ کو روانہ کیا اور مسلمانون نے بانتظار آنے اور لشکر کے بمقام تبوک قیام کیا **واقدی**
رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ جب شدّاد بن اوس وہ سب مال و اسباب لیکر مدینہ منورہ مین پہونچے اور وہان
کے مسلمانون نے اُسکو دیکھا بڑی خوشی سے آوازین لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کی بلند کین کہ شور اُنکی آوازونکا
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے کانون تک پہونچا پس اونھون نے سبب اوسکا استفسار فرمایا لوگون نے عرض کیا
کہ شداد بن اوس اُس مال و اسباب کو جو رومیون سے جہاد مین ملا ہے لیکر آئے ہین پس یہ ذکر ہو رہا تھا کہ اُسی وقت
شدّاد بن اوس مع ہمراہیان اپنے کے آپہونچے اور سوارون سے اُترکر مسجد شریف نبوی مین علی ساکنہا
الف التحیۃ والثنا داخل ہوئے اور دو رکعت نماز تحیۃ المسجد کی پڑھین پھر قبر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر
سلام کیا بعدہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین آئے اور سلام کرکے مبارکباد فتح کی دی اور
تمام سرگذشت لڑائی رومیون کی بیان کی پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے سجدہ اللہ تعالے جل شانہ کا
ادا کیا اور اس معاملے کو شگون نیک فتح اسلام کا تصور فرمایا اور اس مال و اسباب سے
سر لشکر مسلمان کا آراستہ کیا اور ایک خط بطلب اہل مکہ معظمہ کے واسطے جہاد کے لکھا **وہو ہذہ**
بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی بکر عبد اللہ عتیق ابن ابی قحافۃ الی المسلمین من اہل مکۃ وحولہا سلام علیکم
فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اما بعد فانی قد استنفرت من
المسلمین الی جہاد عدوہم وفتح بلاد الشام وقد کتبت الیکم لتسرعوا الی ما امر ربکم سبحانہ وتعالی حیث یقول
انفروا خفافا وثقالا وجاہدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون وہذہ الآیۃ
فیکم وانتم احق بہا واولی من صدق بہا وقام بحکمہا فمن نصرۃ دین اللہ فاللہ ینصرہ ومن
بخل بنفسہ عن ذلک استغنی اللہ عنہ واللہ غنی حمید فسارعوا الی جنۃ عالیۃ قطوفہا دانیۃ اعدہا
اللہ للمجاہدین والمہاجرین والانصار ومن اتبع سبیلہم وحسبنا اللہ ونعم الوکیل اور اس نامے پر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر کرکے عبداللہ بن حذافہ کے حوالہ کیا پس عبداللہ وہ نامہ لیکر روانہ ہوئے اور
مکہ معظمہ مین پہونچکر اہل مکہ کو آواز دی جب اہل مکہ یکجا ہوئے عبداللہ بن حذافہ نے وہ خط پڑھکر اُن لوگون کو سُنایا پس
سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام اور عکرمہ بن ابی جہل نے کہا کہ قبول کی ہمنے دعوت اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور سچا جانا ہمنے قول انکا اور حارث بن ہشام اور عکرمہ بن ابی جہل کھڑے ہوئے اور کہا قسم ہی خدا کی
کہ نہ باز رہینگے ہم مدد دینی دین خدا سے اور کب تک راہ دیکھین اور باز رکھین گے ہم اپنی جانون کو ان لوگون سے
جنھون نے سبقت کی ہمپر لڑائیون مین اور بہ تحقیق پہونچا مطلب کو وہ شخص جسنے سبقت کی کہ اگر بچھڑ رہے ہم سبقت
کرنیوالون سے پس شاید کہ ہم بھی پیچھے ملنے والون مین لکھے جائین پس روانہ ہوئے عکرمہ بن ابی جہل ساتھ چودہ
آدمی اپنی قوم کے بنی مخزوم سے اور روانہ ہوئے سہیل بن عمرو ساتھ چالیس آدمیون کے قوم عامر سے اور
حارث بن ہشام بھی انکے ساتھ ہوئے اور دیگر اہل مکہ معظمہ نے بھی ساتھ دیا کہ تعداد کل اس جماعت کی پانچسو
تھی اسیطرح حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک خط قوم ہوازن اور ثقیف کو بھی لکھا تھا سو اس قوم کے بھی
چارسو آدمی بجانب مدینہ منورہ روانہ ہوئے **واقدی** رحمہ اللہ نے عبداللہ بن سعید سے اُنھون نے ابی عامر ہوازنی
سے **روایت** کی ہی کہ ابی عامر نے کہا کہ ہم طائف مین تھے جسوقت یہ خط حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا ہمارے پاس
پہونچا پس اس خط کے پڑھتے ہی چارسو آدمی قوم ہوازن وثقیف سے چلکر راستے مین اہل مکہ سے ملاقی ہوئے
کہ ہم وہ سب ملکر نوسو آدمی سوار تھے اور ہر شخص ہم مین کا یہی کہتا تھا کہ ہم مین سے ہر ایک شخص نوسو سوار رومی کا مقابلہ
کرسکتا ہی پس ہم سب بالاتفاق مدینہ منورہ مین پہونچکر بمقام بقیع اُترے جب یہ حال حضرت صدیق کو معلوم ہوا
حضرت صدیق رضی نے ہمارے پاس کہلا بھیجا کہ اپنے بھائیون کے پاس روانہ ہو تم یعنی جس مقام مین شرجیل بن حسنہ
اور یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر ہین پس روانہ ہوئے ہم لوگ جُرف کو اور وہان بیس روز قیام کیا اور مسلمان آکر
ہم مین ملتے جاتے تھے شداد بن اوس نے جو اس جماعت مین تھے **روایت** کی ہی کہ آئے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
مع جماعت مہاجرین اور انصار کے ہمارے پاس اور کھڑے ہوئے اور خطبہ پڑھا پس حمد وتعریف بیان کی اللہ تعالی کی پھر
کہا کہ ای لوگو اللہ تعالی نے مسلمانون پر فرض کیا ہی جہاد کو اور ثواب اُسکا بڑا ہی اللہ تعالی کے نزدیک پس اچھے کرو تم
اپنے ارادے اور نیتونکو تاکہ بڑھ جاوین نیکیان تمھاری اور جلدی چلو ای بندگان خدا بجانب عمل کرنے فضل اپنے پروردگار
اور سنت اپنے نبی کے اور نہین ہی یہ نام مگر ایک دو نیکیونکا یا فتح یا شہادت پس جو شخص شہید ہوگا تم مین سے جا ملیگا
گذرے ہوئے لوگونمین اور جو مر جائیگا تم مین سے پس جزاے خیر دینا اسکا اللہ تعالی کے ذمے ہی اور چارسو مسلمان قوم **حضرموت**
کے بھی آئے اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک نامہ **اصید بن سلمہ** کلابی اور قوم بنی کلاب کو بھی لکھا اور واسطے جہاد
روم کے اُنکو بُلایا تھا پس **ضحاک بن سفیان بن عوف** کلابی نے بطور خطبہ پڑھنے کے قوم کلاب سے کہا کہ ای قوم بنی کلاب

قید کیا ہی اور ہمیشہ آپکی دعوت اور بیعت کا قبول کرنے والا ہون پس اگر آپ مجکو امیر طلیعہ اس لشکر کا مقرر فرما وین تو اللہ تعالے
لڑائی مین مجکو عاجز نہ دیکھیگا راوی نے کہا ہی کہ سعید اپنے باپ سے زیادہ بزرگ نفس اور سوار کار تھے پس حضرت صدیق رض
نے انکی درخواست کو منظور فرمایا اور نشان فوج اُنکے واسطے بناکر انکو دیا اور دو ہزار سوار عرب پر انکو امیر کیا **واقدی**
رحمہ اللہ تعالی نے روایت کی ہی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ نے یہ سب حال گفتگو سعید بن خالد کا اور خواہش اُن کی
درباب امارت لشکر اور مقرر ہونا اُنکا اُس کام پر سُنا تو یہ امر اُنکو اچھا نہ معلوم ہوا اور حضرت صدیق رض کے پاس آئے
اور کہا ای خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نشان تمنے سعید بن خالد کے واسطے بنایا ہی اور اُنکو
اُس شخص پر جو اُنسے بہتر ہی ترجیح دی ہی اور جو گفتگو سعید بن خالد نے بوقت بنانے نشان کے تمسے کی وہ سب مین نے سنی
سو مین قسم بخدا کہتا ہون کہ تم جانتے ہو کہ سعید نے اُس قول سے یعنی یہ کہ مسلمانون نے اُنکے باپ کے مقدمے
مین گفتگو کی سوائے میرے اور کسی کو مراد نہین لیا ہی حالانکہ قسم ہی خدا کی کہ مین نے اُنکے باپ کے مقدمے
مین کوئی کلام نہین کیا اور نہ مجکو اُنسے دشمنی ہی پس جب حضرت صدیق رض نے یہ کلام حضرت عمر رضی اللہ کا سنا بہت
گران گزرا اُن پر دو وجہون سے ایک معزول کرنا سعید بن خالد کا دوسرے عمل کرنا خلاف رائے حضرت عمر رض
کے کسواسطے کہ وہ حضرت عمر رض کے ساتھ محبت رکھتے تھے اور حضرت عمر رض بہواخواہ مسلمانون کے تھے اور اُنکو ایک قرب
و منزلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل تھی پس اُٹھ کھڑے ہوئے حضرت صدیق رض اور حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا کے پاس جاکر یہ حال بیان کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آپ کو معلوم ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ کو اصلاح
اور بھلائی دین کی منظور رہتی ہی اور اُنکو کسی مسلمان کے ساتھ دل مین دشمنی نہین ہی پس حضرت صدیق رض نے قول حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قبول کرکے ابی اروی الدوسی کو سعید بن خالد کے پاس بھیجا اور یہ پیغام دیا کہ میرے
نشان کو میرے پاس پھیر بھیجو جب یہ پیغام بمقام جرف سعید بن خالد کو پہونچا نشان مطلوبہ حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کو پھیر بھیجا اور کہا قسم ہی خدا کی مین کافرون کے ساتھ لڑونگا تحت نشان ابی بکر صدیق رض کے جس
جس جگہ ہو اور جسکے ہاتھ مین ہو کیونکہ مین اپنے نفس کو اللہ تعالی کی راہ مین قید کرچکا ہون **واقدی** رحمہ اللہ نے
روایت کی ہی کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اس فکر مین تھے کہ کس شخص کو امیر طلیعہ لشکر ابی عبیدہ بن الجراح
کا کرنا چاہیے کہ اس اثنا مین سہیل بن عمرو اور عکرمہ بن ابی جہل اور حرث بن ہشام آئے اور یہ لوگ ہتھیار بند اور
خواہشمند اس امر کے تھے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اُنکے واسطے نشان سرداری فوج کا بنا دین پس حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ نے اُن لوگون کو دیکھکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اِس امر کا مشورہ کیا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ امر تو کرنے کا نہین ہی پس حرث بن ہشام نے حضرت عمر رض سے کہا کہ تم قبل اسلام کے
ہمارے واسطے شمشیر بُران تھے اب کہ اللہ تعالی نے ہمکو تمکو ہدایت اسلام کی کی سو ہم کچھ پاس قرابت تم مین نہین دیکھتے ہین

ہم لوگ

حال آنکہ اللہ تعالی نے پاسداری قرابت کا حکم کیا ہی پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس امر مین امتین کو مقدم گردانتا
ہون جو پہلے ایمان لائے ہین سہیل بن عمرو نے کہا کہ اگر تمہاری راے ہی کہ سابقین کو مقدم گردانو تو قسم ہی خدا کی کہ
ہم نافرمانی نہ کرینگے اور جو خروج با ایام جاہلیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لڑائی مین کیا ہی اُسکا دوچند
راہ خدا مین خروج کرینگے اور جسقدر مدت کہ ہم بمقابلہ لڑائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ٹھہرے
ہین اُسکے دو حصے اب بمقابلہ دشمنان خدا لڑینگے اور عکرمہ بن ابی جہل نے کہا کہ اے لوگو مین خدا کو اس بات پر گواہ
کرتا ہون کہ مین نے اپنا نفس اور اپنے ساتھیون کے نفوس اور اپنے مال کو راہ خدا مین وقف کیا ہی کبھی جہاد سے
نہ پھرینگے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ کلام انکا سنکر یہ دعا مانگی اللّٰھم بلغھم افضل ما یؤملون واجرھم
باحسن ما کانوا یعملون پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص بن وایل السہمی کو اپنے سامنے بلایا اور
ایک نشان فوج اُنکے سپرد کرکے فرمایا کہ مین نے تمکو اس لشکر یعنی اہل مکہ معظمہ اور ثقیف وطائف وہوازن و بنی
کلاب کا سردار مقرر کیا پس روانہ ہو تم بجانب زمین فلسطین کے اور ابی عبیدہ بن الجراح کی کمک کرو تم اگر وہ
اسکے خواہان ہون تم اور کوئی کام بدون اُنکی صلاح اور مشورے کے نکرنا پس روانہ ہو تم برکت دے
خدا تم مین اور تمہارے ساتھیون مین پس عمرو بن العاص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ تمکو میری شدت
اور سختی دشمنان دین پر اور صبر میرا جہاد مین معلوم ہی سو تم خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میرے
واسطے سفارش اس امر کی کرو کہ مجھکو ابو عبیدہ بن الجراح پر سردار مقرر کرین اور میرا قرب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تمنے دیکھا ہی اور مین خدا سے امید رکھتا ہون کہ میرے ہاتھون سے بلاد شام
فتح اور دشمنان دین ہلاک ہون حضرت عمر رضی نے کہا جو تمنے یہ اپنے حالات کا مذکور کیا مین اُسمین کچھ تکذیب اور
کلام نہین کرتا ہون لیکن مین اس امر مین خوش نہونگا کہ تم ابو عبیدہ بن الجراح پر امیر مقرر ہو کہ میرے نزدیک
ابو عبیدہ کا مرتبہ تمہارے مرتبہ سے بڑھکر ہی اور وہ سابق الایمان ہین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اُنکے حق مین ارشاد فرمایا ہی ابو عبیدۃ امین ھذہ الامۃ عمرو بن العاص نے کہا کہ اگر مین ابو عبیدہ پر امیر مقرر
کیا جاؤن تو یہ امر باعث کمی اُنکے مرتبہ کا نہین ہو سکتا ہی حضرت عمر نے کہا افسوس ہی تم پر اے عمرو اس
بات کا کہ بیان تمہارا تو دلیل ہی اس امر کی کہ اس درخواست سے غرض تمہاری صرف حصول مرتبہ اور بزرگی دنیا ہے
سوڈرو اے عمرو خدا سے اور نہ طلب کرو تم کچھ سواے بزرگی آخرت کے عمرو بن العاص نے کہا کہ درحقیقت بات تو یہی ہی جو تمنے
کہا پھر بعد اس گفتگو کے عمرو بن العاص آمادہ بروانگی ہوئے اور اہل مکہ اور بنو کلاب و ہوازن و ثقیف وغیرہ اُنکے ساتھ
ہوئے اور مہاجرین اور انصار واسطے ہمراہی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ٹھہر گئے اور عمرو بن العاص نے اپنے
ہمراہی لشکر کا سعید بن خالد کو مقدمۃ الجیش کیا ابو الدرداء نے بیان کیا ہی کہ مین عمرو بن العاص کے لشکر مین تھا پس ناگاہ

مین نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو جو عمرو بن العاص کو بوقت رخصت کے وصیت فرمائی تھی اور خلاصہ یہ ہی کہ ڈرتے رہو تم اللہ تعالی سے ہر حال چھپے ہوئے اور ظاہر مین اور شرم رکھو اللہ تعالے سے عالم تنہائی مین کہ وہ تمھارے کام کو دیکھتا ہی اور یہ تو تم جان چکے ہو کہ تمسے بہتر اور باعزت لوگون پر مین نے تمکو سردار کیا ہی اور کام آخرت کا کرو اور اللہ کو اپنے کام سے راضی رکھو اور اپنے ساتھیون پر مثل باپ کے شفقت کرو اور چلنے مین شتابی نکرو اور ساتھیون کے خبرگیران رہو کہ انمین ضعیف لوگ بھی ہین اور تمکو بہت دور جانا ہی واللہ ناصر دینہ لیظہرہ علی الدین کلہ و لو کرہ المشرکون اور جب تم مع اپنے اس لشکر کے روانہ ہو تو اُس راہ کو نہ جاؤ جس راہ مین یزید بن ابی سفیان اور ربیعۃ بن عامر اور شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ گئے ہین بلکہ براہ ایلہ جاؤ کہ اِس راہ سے ارض فلسطین کو پہونچ جاؤ گے اور لوگ خبر رسان اور جاسوس مقرر کرکے ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس بھیجکر اُنکا حال دریافت کرو پس اگر سُنو کہ وہ اپنے دشمن پر غالب ہین تو تم اُن دشمنون سے جو ارض فلسطین مین ہین لڑو اور اگر اُنکو تمسے کمک کی خواہش ہو تو لشکر کو کمک کے واسطے ایک کے پیچھے دوسرا بھیجتے جاؤ اور سہیل بن عمرو اور عکرمہ بن ابی جہل اور ہشام بن حرث اور سعید بن خالد کو مقدمۃ الجیش اِس لشکر کا کرو اور جس کام کے واسطے مین نے تمکو مقرر کیا ہی اُسمین سستی اور کاہلی نہ کرو اور ڈرو تم کاہلی سے اور کثرت دشمنون کی دیکھکر یہ کہو کہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو ایسی جگہ بھیجا ہی کہ ہم مقابلہ نہین کر سکتے کیونکہ تمنے بہت جگہ کثرت کفار اور قلت مسلمانون کی اپنی آنکھ سے دیکھی ہی اور معاملہ جنگ خیبر اور فتح مسلمانون کی بھی تمکو معلوم ہی اور تمھارے ساتھ صحابہ مہاجرین اور انصار اہل بدر سے ہین سو اُنکی پاسداری اور بزرگداشت و حفظ مراتب اور حقوق اُنکے کا کرنا اور اُنپر کوئی دست درازی اپنی حکومت کی نکرنا اور اِس بات کا غرور اپنے دلمین نہ لانا کہ مجکو ابی بکر نے اِسوجہ سے سردار اُنکا کیا ہی کہ مین اُنسے بہتر ہون اور فریب نفس سے ڈرتے رہنا اور اپنے کو مثل ایک اپنے ہمراہیون کے سمجھنا اور جسوقت جس امر کا قصد کرنا اُسمین اُن لوگون سے مشورہ لے لینا اور نماز کا التزام رکھنا اور کوئی بے اذان نہ پڑھنا اور جب نماز کا وقت آوے اذان کہنا تاکہ تمھارے ساتھی سنکر بارادہ نماز کا کرنا پس جو کوئی ہمراہیون سے تمھارے ساتھ نماز پڑھیگا اُسکے واسطے بہتر ہوگا اور جو اپنے قیامگاہ مین پڑھیگا اُسکو بھی اجر ہوگا اور تم خود ایلچیون کی بات چیت مین مالک رہنا اور دشمنون سے نڈر نہ رہنا اور اپنے ساتھیون کو قرآن مجید پڑھنے کی تاکید کرنا اور نگہبانی کے واسطے ساتھیون کو باری باری سے مقرر کرنا پھر تم خود اُسکے نگران رہنا اور رات کو اپنے ہمراہیون کے ساتھ زیادہ یکجائی اور نشست رکھنا اور جب کسی ہمراہی کو بعوض کسی امر خلاف شرع کے عقوبت کرنا زیادہ شدت اُسمین نکرنا اور سزا کو بھی نہ چھوڑ دینا کہ زیادہ تر دلیری اُسکو ہو جاوے اور جہانتک ممکن ہو سکے دُرے نہ مارنا کیونکہ تم بیخوف نہین رہ سکتے ہو اُس شخص سے کہ جا ملے دشمنون ہین اور کمک کرے انکی تمھارے اوپر اور نہ برملا کرنا کسی کے بھید کی بات کو اور اکتفا کرنا ظاہر اور کھلی ہوئی اُنکی باتون پر اور اپنے کام مین کوشش کرتے رہنا اور بوقت مقابلہ دشمن کے یاد اور تصدیق خدا کی کرنا اور کلام کرنے مین وصیت کو مقدم رکھنا اور اپنے ساتھیو ہر حکم اہم کا کرنا

کہ خیانت نکرین اور بحالت ثبوت خیانت کے سزا دینا اور وقت نصیحت کے کلام مختصر کہنا اور اصلاح رکھنا اپنے نفس
کی تاکہ اصلاح پر رہے رعیت تمھاری اور امام پیشوا نہین ہوتا ہی مگر وہ شخص جو اپنے فعل اور عمل مین نسبت رعیت
کے نزدیکی خدا کی ملحوظ رکھے اور مین نے سردار کیا ہی تمکو تمھارے ساتھیون اہل عرب پر پس ہر گروہ کی منزلت اور
مرتبے کو پہچانتے رہنا اور بہ نسبت اُنکے مثل مان باپ کے مہربان رہنا اور کوچ کے وقت اپنے لشکر کی خبر گیر رکھنا اور کچھ
لشکر بطور طلیعہ کے اپنی فوج کے آگے مقرر کرنا اور جس شخص سے راضی ہو اسکو نگرانی کے واسطے پیچھے لشکر کے رکھنا اور دشمنون
کے مقابلہ مین صبر کرنا اور پیچھے نہ پھرنا کہ اسمین ضعف اور عاجزی تمھاری ثابت ہو اور بالتزام رکھنا اپنے ساتھیون کو قرآن
پڑھنے پر اور تذاکرہ امور زمانہ جاہلیت اور کفر سے اپنے ساتھیونکو باز رکھنا کہ ایسی باتون سے آپس کی دشمنی پیدا ہوتی ہی اور تازگی اور
خوبی دنیا سے احتیاط رکھنا اُسوقت تک کہ جا ملو تم گزشتگان گرسنہ شکم سے اور اپنے تئین اُن لوگون مین ملانا جنکی مدح
قرآن شریف مین مذکور ہی جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی وجعلناهم ائمة یهدون بامرنا واوحینا الیهم فعل الخیرات واقام الصلوٰة
وایتاء الزکوٰة وکانوا لنا عابدین ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جسوقت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ وصیت
عمرو بن العاص کو کرتے تھے اُسوقت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بھی اس جگہ موجود تھے پھر حضرت صدیق رضی اللہ
عنہ نے فرمایا کہ روانہ ہو ساتھ برکت اور مدد خدا کے وصیت کرتا ہون مین تمکو اس بات کی کہ خدا سے ڈرتے رہو اور راہ الہی مین
جہاد اور کفارونکو قتل کرو کہ اللہ مدد کرتا اُس شخص کی جو مدد کرتا ہی اللہ کی پس روانہ ہوا لشکر مسلمانون کا جسکی تعداد
نو ہزار تھی بسرداری عمرو بن العاص کے بارادہ فلسطین کے اور جب یہ لشکر ایکدن کے راستے پر پہونچگیا حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ نے نشانہائے فوج واسطے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے بنایا اور اُنکو تمام لشکر مسلمانون پر سردار مقرر کیا
اور حکم دیا کہ مع اپنے ہمراہیان کے بجانب زمین جابیہ روانہ ہون اور کہا کہ ای امین الامة جو وصیتین مین نے عمرو
بن العاص کو کی ہین وہ تم سب سن چکے ہو اب مین تمکو رخصت کرتا ہون پس روانہ ہوئے مسلمان بجانب منزل مقصود
کے پھر بعد رخصت کرنے ابو عبیدہ بن الجراح کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید المخزومی کو اپنے پاس
بلایا اور سردار کیا اُنکو قوم بنی لخم اور جذام پر اور ساتھ کیا اُنکے لشکر زمینہ کو جنکی تعداد نو سو سوارون کی تھی اور دیا خالد
بن الولید کو نشان حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو سیاہ رنگ تھا اور یہ نو سو سوار وہ لوگ تھے جو اکثر
لڑائیون مین سامنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لڑے تھے پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید
سے کہا کہ ای ابا سلیمان مین نے اس سب لشکر پر تمکو سردار مقرر کیا پس روانہ ہو تم بجانب زمین ایلہ اور فارس کے اور
مین اللہ تعالی سے امید اس بات کی رکھتا ہون کہ فتح کرے اللہ تعالی اس ملک کو تمھارے ہاتھ سے اور مدد دیوے تمکو پس
روانہ ہوئے خالد بن الولید بجانب ملک عراق کے رویم بن عامر نے بیان کیا ہی کہ تھا مین اُس لشکر مین جسکو حضرت صدیق نے عمرو بن
العاص کے ساتھ بجانب ایلہ و فلسطین کے بھیجا تھا اور صاحب نشان عمرو بن العاص کے سعید بن خالد تھے پس دیکھا مین نے اُنکو کہ نشان کو جنبش

دیتے تھے اپنے ہاتھ مین آور اشعار رجز پڑھتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ لشکر مسلمانون کو بجانب ملک شام وعراق روانہ کرکے مدینہ طیبہ مین واپس تشریف لائے اور وہ اللہ تعالے سے دعا سے
فتح ونصرت کی مسلمانون کے واسطے مانگتے تھے اور اسوقت حضرت صدیق رضی کے دل مین مسلمانون کے واسطے ایک قلق اور غم پیدا ہوا
کہ آثار اُسکے اُنکے چہرے سے نمایان تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھکر پوچھا کہ یہ قلق کس امر کا ہی تمکو حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجکو مسلمانون کے واسطے قلق ہی اور مین اللہ سے امید رکھتا ہون کہ اللہ تعالی مسلمانون کو اُنکے دشمنون پر
غالب کرے اور ایسا نہ کرے کہ مسلمانون کے کسی معاملہ لڑائی اور جہاد مین مجکو غم لاحق ہووے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ قسم ہی خدا کی مجکو کبھی کسی لشکر مسلمانون کی روانگی کا ایسا سرور نہین ہوا جیسا کہ اس لشکر کی روانگی مین بجانب ملک شام کے
خوش ہوا اور یہ سرور میرا اسوجہ سے ہی کہ اللہ تعالی نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وعدہ فتح ملک شام کا فرمایا ہی اور
اللہ تعالی کا وعدہ خلاف نہین ہوتا ہی حضرت صدیق رضی نے کہا سچ ہی اور مین جانتا ہون کہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا درباب فتح ملک شام کے راست ہی اُسمین کچھ خلاف نہین اور بیشک ہم روم اور فارس پر غالب ہونگے لیکن
ہم نہین جانتے ہین کہ یہ امر کس وقت مین واقع ہوگا آیا اسی لشکر کے ہاتھ سے ہوگا یا دوسرے لشکر کے ہاتھ سے حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ نے کہا سچ ہی ولیکن خدا سے گمان نیک رکھنا چاہئے راوی رض نے بیان کیا ہی کہ اُسی شب کو حضرت صدیق رض
نے یہ خواب دیکھا کہ عمرو بن العاص اور انکے ساتھی مسلمان ایک پشتہ دشوار گذار مین پہونچے ہین اور کام اُنپر سخت ہوگیا ہی
پھر عمرو بن العاص نے چاہا کہ اُس پشتہ دشوار گذار اور تنگ سے نجات پاوین پس حملہ کیا اُنھون نے بسواری اسپ اُسمین
اور ساتھیون نے بھی تبعیت اُنکی کی پس ناگہان پہونچ گئے وہ ایک زمین سبز اور سیراب مین اور اُترے وہان اور راحت
حاصل کی پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو اِس خواب کے دیکھنے سے سرور حاصل ہوا اور اِس خواب کو لوگون سے بیان کیا
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تعبیر اس خواب کی یہ ہی کہ مسلمانونکو فتح حاصل ہوگی لیکن معلوم ہوتا ہی کہ عمرو بن العاص اور
اُنکے ساتھی لوگونکو جنگ مشرکین سے مشقت شدید اُٹھانی پڑیگی پھر اِس مشقت سے نجات حاصل ہوگی **واقدی** رحمہ اللہ
نے روایت کی ہی کہ زمانہ جاہلیت اور اسلام مین ہمیشہ معمول تھا کہ عوام الناس ملک شام کے گیہون جو روغن زیت
منقی انجیر وغیرہ عمدہ چیزین مدینہ منورہ مین لاکر بیچتے تھے پس جس زمانہ مین کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سامان روانگی لشکر کا
کر رہے تھے اور عمرو بن العاص کو مامور بروانگی جانب ارض ایلہ اور فلسطین کے کیا تھا اسوقت بھی یہ لوگ برسم تجارت
آئے تھے اور سب معاملہ دیکھا سُنا تھا سو اُن لوگون نے یہ خبر و نیز حال مارے جانے مشرکین کا بمقام تبوک ہرقل بادشاہ روم کو پہونچایا
پس ہرقل نے سب اپنے ارکان دولت اور مردان جنگجو اور مہتران ترسایان کو اکٹھا کرکے اس حال سے مطلع کیا اور کہا
سُنو اور آگاہ ہو تم کہ یہ معاملہ وہی ہی جسکی خبر مدت سے مین تمکو دیتا ہون اور بیشک اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
اس میرے تختگاہ تک مالک ہوجائینگے اور وقت اسکا قریب پہونچا ہی اور ساتھی تمھارے بمقام تبوک مارے گئے اور

اور خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لشکر مسلمانون کا تمھاری طرف روانہ کیا ہی کہ اُسکو تم اپنے پاس پہونچا ہی سمجھو
پس مناسب ہی کہ خودداری کرو تم اور اپنے دین اور شرع اور لڑکے بالے اور مال کے واسطے اُنسے لڑو اور اگر اس باب
مین سستی اور کاہلی کروگے تو ملک اور مال تمھارا سب اُنکی ملکیت مین آجائیگا پس وہ سب یہ کلام ہرقل کا سنکر اپنے ساتھیون پر
جو بمقام تبوک مارے گئے تھے رونے لگے ہرقل نے کہا کہ رونا چھوڑو کہ یہ کام عورتون کا ہی اور جاکر تم سب بمقام اجنادین
جمع ہو ہرقل کے وزیر نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ اس خبر کو جنھون نے بیان کیا ہی ہم اُنکی زبان سے سنین پس ہرقل نے ایک
شخص عرب نصرانی کو قوم لخم سے اپنے سامنے بلایا اور اُس سے پوچھا کہ تجکو مدینہ منورہ چھوڑے ہوئے کتنے دن گذرے
ہین اُسنے کہا کہ پچیس روز گذرے ہین پھر ہرقل نے پوچھا کہ مسلمانون کا سردار کون ہی اسنے کہا ایک شخص ہین جنکا نام
ابوبکر ہی اور اُنھون نے اپنا لشکر تمھارے ملک کو روانہ کیا ہی اور مین نے دیکھا ہی کہ وہ لوگ بڑے مستعد اور مضبوط ہین
پھر ہرقل نے پوچھا کہ تو نے ابوبکر کو دیکھا ہی اُسنے کہا کہ ہان مین نے دیکھا ہی اور ابوبکر نے مجھسے ایک چادر چار درم کو مول لیکر اپنے
شانون پر ڈال لی تھی اور دیکھا مین نے انکو مثل اور سب مسلمانون کے بدون فرق کے کہ صرف دو کپڑے پہنے ہوئے بازار مین
پھرتے ہین اور نگرانی خلائق کی کرتے ہین اور حق کمزور کا زوراور سے دلاتے ہین اور معاملہ حق مین اُنکے نزدیک کمزور اور
زوراور برابر ہین پھر ہرقل نے کہا کہ اُنکا حلیہ بیان کرو اُسنے کہا کہ قد اُنکا لانبا ہی رنگ گندم گون ہی دونون رخسارے پتلے اور ہلکے ہین اور
خوش زبان اور بیان مین دانت بہت اچھے ہین پس ہرقل یہ سنکر ہنسا اور کہا کہ وہی خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ہین اور ہمنے اپنی کتب مین یہ لکھا دیکھا ہی کہ بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہی کام دین کا کرینگے اور ہمکو یہ بھی اُن کتابون
سے معلوم ہوا ہی کہ اُنکے بعد ایک شخص سیاہ چشم دراز قد گندم رنگ حملہ آور مثل شیر کے جنکے ہاتھون سے ہلاکی اور جلاوطنی
نصرانیان دین ہوگی اس کام کو کرینگے پس اُس عرب نصرانی نے کہا کہ اُس شخص کو بھی جسکی صفت تمنے بیان کی مین نے دیکھا ہی
ابوبکر کے ساتھ کہ اُنسے کبھی جُدا نہین ہوتے ہین ہرقل نے کہا کہ ٹھیک ہوا معاملہ اور مین نے تو رومیون کے واسطے بہتری اور
طرح چاہا تھا مگر اُنھون نے میری اطاعت سے انکار کیا اور قریب ہی کہ نکالدیے جاوینگے رومی زمین سوریہ سے پھر بعد اُس گفتگو کے
تیار کیا ہرقل نے ایک صلیب سونے کی اور سپرد کیا روبیس کو جو سردار اسکے لشکر کا تھا اور کہا اُس سے کہ مین نے حاکم کیا
تو اپنے لشکر پر پس روانہ ہو تو اور باز رکھ اہل عرب کو فلسطین مین آنے سے کہ یہ شہر بہت اچھا فراخ اور میوہ دار ہی
اور اُسی سے ہماری عزت ہی پس روبیس مذکور صلیب کو لیکر اُسی دن مع لشکر بجانب اجنادین کے روانہ ہوا واقدی
رحمہ اللہ نے روایت کی کہ جب عمرو بن العاص مع اپنے ساتھیون کے ارض فلسطین مین پہونچے اور جانور اُنکے
دبلے اور لاغر ہوگئے تھے پس وہ ایک مقام بہتر اور سرسبز مین پہونچکر اُترے اور گھوڑے اونٹونکو چرنے کے واسطے
چھوڑ دیا پس جاتی رہی لاغری اُنکی پھر مہاجرین اور انصار یکجا ہوئے اور اپنے کام مین اُنھون نے مشورہ کیا ابھی مشورہ کر رہے
تھے اسی حالت مین عامر بن عدی جو بہترین مسلمانون سے تھے اُس مقام مین آئے اور اُنکے عزیز اقارب

ملک شام مین بہت تھے کہ وہان کے آنے جانے سے اُنکے شہرون اور راستون سے واقف ہوگئے اور وہ اسوقت اپنے یگانون کے پاس سے جو ملک شام مین تھے آئے تھے پس مسلمانون نے انکو اپنے ساتھ لیا اور عمرو بن العاص کے پاس لیگئے پس جب دیکھا عمرو بن العاص نے کہ چہرۂ عامر بن عدی کا بہت گھبرایا ہوا ہی پوچھا کہ ای عامر تمھارے اضطرار کا کیا سبب ہی عامر نے کہا کہ میرے پیچھے ایک بڑا لشکر رومیون کا آپہونچا ہی دران حالیکہ کھینچتے ہین اور پھاڑتے ہین وہ لوگ درختون کو اپنے گھوڑون سے پس عمرو بن العاص نے یہ سُنکر کہا کہ ای عامر تمنے تو مسلمانون کے دلون کو خوف سے بھر دیا پس ہم اللہ تعالی سے دشمنون پر مدد چاہتے ہین تم بتلاؤ کہ کسقدر جماعت کا تمنے اندازہ کیا ہی عامر نے کہا کہ مین نے ایک بلند پہاڑ پر چڑھکر دیکھا ہی کہ نشانون اور نیزون اور صلیبون سے تمام وادی الاحمر جو ایک بڑا مقام ارض فلسطین مین ہی بھرا ہوا ہی اور بقدر ایک لاکھ آدمی کی جماعت میرے اندازے مین معلوم ہوتی ہی اور مجکو تو اسی قدر حال معلوم ہی اور تحقیق عذرخواہی کی اُس شخص نے کہ ڈرایا تھا پس جب عمرو بن العاص نے یہ کیفیت سُنی کہا اُنھون نے کہ اعانت طلب کرتے ہین ہم اللہ سے اُنپر اور نہین ہی طاقت قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پھر متوجہ ہوئے اُن لوگون کی طرف جو موجود تھے صحابۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کہا کہ ای لوگو ہم تم اس معاملۂ جہاد مین برابر ہین پس مدد چاہو تم اللہ سے اُسکے دشمنون پر اور لڑو اُنسے اپنے دین کے واسطے پس تم مین سے جو مارا جائیگا وہ رتبۂ شہادت کا پاویگا اور جو زندہ رہیگا وہ سعید و نیکبخت زندگانی کریگا پس تم لوگ اس معاملے مین کیا راے دیتے ہو بجواب اِس کلام کے ہر شخص کو جو راے مناسب معلوم ہوئی اُسنے بیان کی اور ایک گروہ بادیۂ اعراب نے عمرو بن العاص سے یہ کہا کہ ای سردار ہماری راے یہ ہی کہ تم ہم سب کو لیکر بیچ جنگل مین چلو کہ وہ لوگ وہان حملہ کرنے پر قادر نہونگے اور قلعجات اور گاؤن کو نہ چھوڑینگے اور جماعت اُنکی متفرق ہوجاویگی اُسوقت ہم اُنپر بسبیل غفلت کے حملہ کرکے اگر خدا نے چاہا بھگا وینگے سہیل بن عامر نے کہا کہ یہ مشورہ تو مردعاجز کا ہی اور ایک جماعت مہاجرین اور انصار نے کہا کہ ہمنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے تھوڑی جماعت سے بہت جماعت کو بھگا دیا ہی اور اللہ تعالی نے وعدہ مدد دیا ہی اور حکم صبر کا فرمایا ہی اور نہین ہی وعدہ اللہ کا ساتھ صابرین کے مگر اچھا اور نیک اور اللہ تعالی نے قرآن مجید مین فرمایا ہی قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظۃ اور حال یہ ہی کہ ہم لوگ دشمن کے دیار مین ہین اور وہ درپے ہمارے قتل کے آئے ہین پس عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ نہ پھرینگے ہم ان لوگون کے مقابلے اور لڑائی کفار سے اور نہ پھیرینگے ہم اپنی تلوارون کو اُنسے پس جسکا جی چاہے اُنکے مقابلہ کو آگے بڑھے اور جسکا جی چاہے پلٹ جاوے اور جو شخص پیچھے پھریگا پس اللہ تعالی اُسکی راہ مین ہی پس عمرو بن العاص نے قول مسلمانان مکۂ معظمہ اور کلام عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا سُنا خوش ہوئے اور کہا کہ ای بیٹے فاروق کے کیا اچھی بات تمنے کہی گویا تمکو میرے دل کا بھید معلوم ہوگیا کہ میرے دل مین

ہی تھا جو تمنے کہا اور میری تجویز یہ ہی کہ مین تمکو کسی قدر مسلمانون پر سردار کرون کہ وہ میرے لشکر کے واسطے بطور طلیعہ
اور خبر لشکر کفار کی ہمسے بیان کرین اور دیکھین اور معلوم کرین اس امر کو کہ آیا باد ینگے ہم کوئی راہ لڑائی کی اُنکے
ساتھ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جو ارادہ تمنے کیا ہی وہ کرو کسواسطے کہ مین اپنی جان کے ساتھ بخیل نہین
اس امر مین کہ اُسکو خدا کی راہ مین صرف کرون پس عمرو بن العاص نے ایک نشان لشکر بناکر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو
اور ایکہزار سوار مسلمانون سے اُنکے ساتھ کیے جسمین قوم بنی کلاب اور اہل طایف اور ثقیف سے تھے اور
روانگی کا دیا پس عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مع ہمراہیان کے روانہ ہوے اور وہ باقی دن اور تمام رات
تک چلنے مین گذرا ناگہ وقت صبح کے وقت ایک غبار اُنکو دکھائی دیا عبد اللہ بن عمر رضہ نے اپنے ساتھیون سے کہا
رو تو لشکر کی معلوم ہوتی ہی اور میرا گمان یہ ہی کہ یہ لشکر طلیعہ فوج روم کا ہی پس توقف کیا عبد اللہ بن عمر رضہ نے مع
ہمراہیان کے اور ایک قوم نے بادیہ اعراب سے کہا اگر اجازت دو تو ہم جاکر دیکھین کہ یہ گرد کیسی ہی عبد اللہ بن عمر رضہ
کہا کہ ایک کا دوسرے سے جدا ہونا مناسب نہین ہی جب تک نہ معلوم ہووے کہ یہ کیا ہی اور اسی گفتگو مین غبار قریب
مسلمانون کے آگیا اور دس ہزار سوار رومی دکھلائی دیے جنکو رومیس سردار رومیون نے بطور طلیعہ لشکر کے بھیجا تھا
اری ایک بطریق اپنے ہمراہی کے جسکا نام راوی کو نہین معلوم ہوا تا کہ مسلمانون کے لشکر کے اخبار دریافت کر کے
طلاع دیوین پس جب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس لشکر کو دیکھا اپنے ساتھیون سے کہا کہ مہات ندر دانکی
تمہارے ہی مقابلے کو آئے ہین اللہ تعالی تمکو اُنپر غالب کریگا اور مدد دیگا اور یقین جانو اس بات کو کہ بہشت
ون کے سایے مین ہی پس مسلمانون نے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ باواز بلند کہا اور حملہ کیا اور سب سے
رمہ بن ابی جہل پھر سہیل بن عمرو نے حملہ کیا اور حملہ کیا ضحاک بن ابی سفیان نے اور للکارا اپنے ساتھیون کو پھر اُسکے
جرین اور انصار حملہ آور ہوئے اور ملگئین دونون جماعتین اور کام کیا تلوارون اور نیزون نے عبد اللہ بن عمر
اللہ عنہما نے روایت کی ہی کہ ہم اُسی واقعہ جنگ مین تھے کہ دیکھا مین نے ایک سوار رومی بڑے ڈیل ڈول کا
مین بائین لشکر کے گھوڑا دوڑاتا تھا پس مین نے اپنے دل مین کہا کہ لشکر کا مالک اور کھنبہ یہی شخص
ہوتا ہی حالانکہ لڑائی کی گھبراہٹ اور نامردی اُسپر چھا گئی تھی اور وہ بسبب بڑائی اور بھاری ہونے ڈیل کے
نشست کے معلوم ہوتا تھا پس حملہ کیا مین نے مسیر اور بڑھایا مین نے اپنے نیزے کو اسکی طرف
ہٹا اُسکا گھوڑا میرے نیزے سے پس روک لیا مین نے نیزے کی ضرب سے اور گمان کیا اُسنے
ت میرے فرار کا اور حملہ کیا مجھپر پس ڈالدیا مین نے نیزے کو ہاتھ سے اور تلوار کو اُسکے نیزے پر مارا
سکا کاٹ کر نیزے کو مثل ایک چوب کے کر دیا پھر دوسرا وار مین نے تلوار سے کیا پس قسم ہی
معلوم ہوا مجھکو کہ گویا مین نے تلوار کو پھونکا اور سنا مین نے آواز تلوار کی مثل آواز لکڑی کے

یہان تک کہ ٹو زرہ مین کہ تلوار ٹوٹ نہ گئی ہو لیکن تلوار بدستور باقی تھی اور دشمن خدا کا کام شدت ضرب سے تمام
ہو گیا تھا پھر مین نے ایک اور ضرب تلوار کی اُسکی رگ شانے پر ماری اور وہ مرگیا اور لے لیا مین نے زرہ وغیرہ اسباب
اُسکا پس جب کفار نے اپنے سردار کا یہ حال دیکھا ڈرے اور گھبرا گئے وہ لوگ اور مسلمان لوگ اُنکے قتل مین براستی آمادہ ہوگئے
اور ضحاک بن سفیان اور حرث بن ہشام کی نیکوکاری واسطے اللہ کے تھی کہ وہ اس واقعے مین مصیبت سخت مین پھنسے تھے
مگر تھوڑے عرصے مین غلبہ دیا اللہ تعالی نے مسلمانون کو مشرکین کے بازوؤن پر کہ غالب ہوگئے اُنپر اور بہت کفار مارے
گئے اور بہت زندہ پکڑ لیے گئے پس یکجا ہوئے مسلمان اور یکجا کیا اسباب کفار مقتولین اور اسباب لوٹ کا اور مسلمانون نے
آپس مین کہا کہ نہین معلوم کہ اللہ تعالی نے عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ کیا معاملہ کیا کہ اُنکا پتہ نہین معلوم ہوتا ہی پس بعضون نے
کہا کہ وہ مارے گئے اور بعض نے کہا کہ وہ گرفتار ہو گئے اور بعضون نے کہا کہ ہمکو اللہ تعالی سے امید یہ ہی کہ اسنے عبداللہ
بن عمرؓ کے ساتھ سوائے بہتری کے اور کچھ نکیا ہوگا کہ وہ اچھے زاہد اور عابد ہین اور بعضون نے کہا کہ اگر عبداللہ بن عمرؓ ہمارے
ہاتھ سے گئے تو یہ فتح اُنکے ایک بال سر کے برابر بھی ہمارے نزدیک نہین ہی اور یہ مین سب گفتگو مسلمانون کی سنتا تھا اپنے نشان
کے پیچھے پس بلند کیا مین نے آواز کو بقول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اور بلند کیا اور جنبش دی مین نے نشان کو پس
مسلمانون نے جب نشان کو دیکھا پھرے اور میل کیا اونھون نے میری طرف اور پوچھا کہ کہان تھے تم ای سردار مین نے کہا کہ مین برابر
لشکر مشرکین کے ساتھ لڑائی مین مشغول تھا پس مسلمان بہت خوش ہوئے اور دعا دیکر کہا کہ یہ فتح اللہ تعالی نے تمہاری برکت سے
دی مین نے کہا کہ یہ فتح تم سب لوگون کے سبب سے ہوئی پھر یکجا کیا مسلمانون نے مال اور گھوڑے اور کپڑے اور ہتھیار وغیرہ
مقتولین مشرکین کے اور چھ سو قیدیون کو اُنمین سے اور شہید ہوئے اس لڑائی مین مسلمانون کے لشکر سے سات آدمی جنکے
نام یہ ہین سراقہ بن عدیؓ نوفل بن عامرؓ سعید بن قیسؓ سالم مولی عامر بن بدرؓ الیربوعی عبداللہ بن خویلد المازنیؓ جابرؓ
بن راشد الحضرمی اوسؓ بن سلمۃ الہوازنی پس چھپا دیا مسلمانون نے اُن شہیدون کو مٹی مین اور عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہ نے اُنپر نماز جنازے کی پڑھی اور کوچ کیا بجانب عمرو بن العاص کے اور پہونچکر سب سرگذشت اُنسے
بیان کی پس خوش ہوئے عمرو بن العاص اور اللہ تعالی کا شکر ادا کیا اُسکی نعمت رسانی اور مدد دہی پر پھر طلب کیا عمرو بن العاص
نے قیدیونکو اور چاہا منجملہ اُنکے اُس شخص کو جو عربی زبان جانتا ہو پس تین شخص شامی کے سوا اور کوئی اُنمین کا واقف زبان
عرب سے نہ تھا پس عمرو بن العاص نے اُن تینون سے خبر اُنکے لشکر کی پوچھی اُنھون نے بیان کیا کہ روبیس سردار ایک لاکھ
فوج لیکر آیا ہی اور ہرقل بادشاہ نے اُسکو حکم دیا ہی کہ کسی کو زمین ایلہ تک آنے ندیوے اور روبیس نے اس سردار کو جو
مارا گیا بطریق طلیعہ اپنی فوج کے بھیجا تھا اور تم اُس فوج کو اپنے قریب پہونچی ہی جانو اور تحقیق روانہ ہوا ہی وہ اور ہلاک
کریگا تم سب کو اسواسطے کہ ہرقل کے ملازمین مین روبیس سے زیادہ کوئی شخص ماہر اور آزمودہ کار لڑائی کا ساتھ
اہل عرب کے نہین ہی پس عمرو بن العاص نے یہ سنکر کہا قریب ہی کہ اللہ تعالی اسکو بھی قتل کرے گا جس طرح اُسکا

ساتھی مارا گیا پھر عمرو بن العاص نے اُنپر دین اسلام پیش کیا پس کوئی اُن مین کا مسلمان نہوا پس عمرو بن العاص نے مسلمانون
سے کہا کہ گویا تم ہو نزدیک اُنکے سردار سے جو بدلا لینے آتا ہی ہمسے اور ان قیدیون کو زندہ چھوڑنا ہمارے واسطے ایک
بلا ہی پھر حکم دیا کہ اُنکی گردنین ماری جائین اور مسلمانون سے کہا کہ تیار ہو جاؤ کیونکہ میرا گمان یہ ہی کہ کفارون کا لشکر چلی چکا
ہی تمہاری جانب کو پس اگر وہ ہماری طرف آئے تو ہم ڈالینگے اُنکو شدت اور سختی مین بیچ لڑائی کے اور اگر نہ آئے تو قوت
اُنکی گھٹیگی اور اگر ہم خود چلکر لڑینگے تو اللہ سے امید فتحیابی کی اُنپر رکھتے ہین جیسا کہ ہکو پہلے فتح ہوئی دوسرون پر اور اللہ تعالے
سے اچھے کام کی ہم امید رکھتے ہین ابو درداء جو مسلمانون کے لشکر مین تھے روایت کرتے ہین کہ شب کو ہم اس جگہ
مین رہے جب صبح ہوئی کوچ کیا ہمنے پس کچھ راہ طی کی تھی ہمنے کہ دیکھا ہمنے نو صلیبان کو کہ تحت ہر صلیب کے دس ہزار
سوار تھے پس جب سامنے اور قریب ہوئے دونون لشکر دیکھا ہمنے رومیس کو مثل ہزبر زور آور مست کے کہ اپنے
لشکر کو لڑائی کے واسطے ترتیب دیتا تھا اور اسطرف عمرو بن العاص نے بھی اپنے لشکر کو لڑائی کے واسطے ترتیب دیا
پس بجانب میمنہ کے ضحاک بن سفیان کو اور بجانب میسرہ سعید بن خالد کو مقرر کیا اور ساقہ مین ابو الدرداء رضی اللہ
عنہ ٹھہرے اور قلب مین خود عمرو بن العاص نے اور ساتھی اُنکے اہل مکہ معظمہ مہاجرین و انصار نے قرار پکڑا اور عمرو
بن العاص نے مسلمانون کو قرآن مجید کے پڑھنے کا حکم کیا اور کہا کہ جان لو تم کہ اللہ تعالے کا ارادہ ہی کہ تمکو مبتلا
کر کے امتحان کرے پس چاہیے کہ صبر کرو تم اللہ تعالی کی بلا پر اور خواہش کرو اللہ تعالی سے حصول ثواب اور
جنت کی پھر بعد اس کلام کے عمرو بن العاص نے بطریقہ جنگ صف بندی کی اور دیکھا رومیس نے صفوف لشکر مسلمانون کو
اس طرز سے کہ باگ سے باگ اور رکاب سے رکاب نہین بڑھی ہی گویا کہ وہ مشابہ ایک بنا سے مضبوط کے ہین اور مسلمان قرآن شریف
پڑھتے ہین اور اُنکے گھوڑونکی پیشانی سے نور چمکتا ہی پس معلوم ہوئی خوشبوئی فتح مسلمانون کی رومیس کو اور اُسنے اپنے نفس کو
ذلیل دیکھا اور جانا کہ سب میرے ہمراہیون کا یہی حال ہوگا پس توقف کیا اُسنے اس انتظار مین کہ دیکھے مسلمان کیا کام
کرتے ہین اور ٹوٹ گئی غیرت اور ہمت اُسکی واقدی رحمہ اللہ نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ پہلے
پس ہمارے لشکر سے واسطے مقابلہ کفار کے نکلا سعیدؓ بن خالدؓ بن سعیدؓ بھتیجے عمرو بن العاصؓ کے تھے پس جب
وہ وہ مقابلے کو پکارا آواز بلند کہ نکلو واسطے مقابلے کے ای اہل شرک اور شک کے پھر پیر کہ کمر بجانب میمنہ و
لشکر دشمنان کے حملہ کیا اور بہت لوگون اور دلیرونکو مار ڈالا پھر دوبارہ حملہ کیا اُنمین پس پریشان کر دیا اُنکی صفون کو
دیا اُنکے لشکر کو پس دشمنون نے یکجا ہو کر اُنکو شہید کیا پس مسلمان اس سانحہ سے بہت ملول ہوئے اور سب سے
عمرو بن العاص کو رنج ہوا اور بہت افسوس کیا اور کہا کہ گذر گئے سعید قسم ہی خدا کی کہ بیچا اپنی جان کو ساتھ اللہ کے
بن العاص نے مسلمانون سے کہا کہ ای جوانمردان کون شخص تم مین سے اس حملے مین جو مین کیا چاہتا ہون
ہوا چاہتا ہی تاکہ دیکھون مین کہ انجام کار ہمارا کیا ہی اور دیکھون جاکر سعیدؓ بن خالد کو

پس ضحاک بن سفیان وذوالکلاع الحمیری وعکرمہ بن ابی جہل وحرث بن ہشام ومعاذ بن جبل وابو الدرداء وعبد اللہ
بن عمر واصید بن دارم ونوفل و سیف بن عباد الحضرمی وسالم بن عبید اور مہاجرین اہل بدر اور مثل انکے اور لوگون نے
ساتھ دینا منظور کیا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہی کہ حملہ کیا مین نے سب کے ساتھ اور ہم سب شتر سوار تھے
تا انکے نزدیک دشمنون کے پہونچے ہم پس حملہ کیا ہمنے انپر اور انکو اس ہمارے حملے کا کچھ فکر و خیال نہ تھا کہ وہ مثل پہاڑون لوہی
کے معلوم ہوتے تھے پس جب دیکھا ہمنے انکے ثبات اور قرار کو آپسمین ہمنے ایک دوسرے سے کہا کہ انکی سواری کے جانورونکو
چھیڑو کہ سوا اسکے اور کوئی صورت انکے ہلاک کی نہین ہی پس انکے جانورونکے شکم مین ہمنے نیزونکی نوکین چبھوئین تب
انھون نے جنبش کر کے ہمپر حملہ کیا اور ہمنے انپر حملہ کیا اور حملہ کیا سب مسلمانون نے اور دکھائی دیتی تھی ہماری جماعت انکے
لشکر مین مثل سفید تل کے بیچ جلد شتر سیاہ کے اور اس معرکہ مین شعار ہمارا یہ تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللھم انصر
امۃ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہی کہ اس لڑائی نے ہمکو اشعار پڑھنے سے باز رکھا تھا
اور حال یہ تھا کہ ہم مین سے جو کوئی ضرب لگاتا تھا بسبب کثرت مار دھاڑ کے وہ نہین جانتا تھا کہ مین نے اپنے ساتھی کو
مارا یا دشمن کو اور ثابت قدم رہے مسلمان اس لڑائی مین اسوقت باوجود تھوڑی ہونے اپنی جماعت کے اور سپرد کیا
انھون نے اپنے کام کو اللہ تعالے پر اور ہر مسلمان کے دل مین یہی دعا تھی اللھم انصر امۃ محمد صلی اللہ علیہ
والہ وسلم علی من یتخذ معہ شریکا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ صبح سے تا وقت زوال
ہمارے انکے لڑائی رہی اور ہوا چلی اور لوگ لڑ رہے تھے اور وہ دعا کی مین نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے مجھکو تعلیم فرمائی تھی اور دیکھا مین نے بجانب آسمان کے کہو گیا اسمین ایک سوراخ اور نکلے اسمین
سے گھوڑے سبز کہ انکے سوار نشانہاے سبز لیے ہوئے تھے اور نوکین نشانون کی چمکتی تھین اور پکارنے والا
ساتھ فتح کے یہ پکارتا تھا ابشروا یا امۃ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقد اتیکم النصر من عند اللہ تعالے پس مین نے
یہ دیکھکر کہا کہ فتح حاصل ہوئی امت کو برکت دعا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کچھ دیر نہین گذری تھی کہ دیکھا
مین نے رومیون کو پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوے اور مسلمان انکے پیچھے تعاقب مین ہین اور منادی آواز فتح کی دے رہا ہے
اور تھے جانور مسلمانون کے زیادہ تر دوڑنے والے رومیون کے جانورون سے پس مار ڈالا ہمنے بیچ اس لڑائی مین فلسطین
کے دس ہزار رومیون کو یا زیادہ اس سے اور رات ہونے تک مسلمان انکے تعاقب مین چلے گئے اور عمرو بن العاص کو
اس فتح کی خوشی ہوئی لیکن دل انکا مسلمانون مین لگا تھا جنھون نے رومیون کا پیچھا کیا تھا عمرو بن عتاب روایت
کرتے ہین کہ دیکھا مین نے عمرو بن العاص کو اسوقت اس حال مین کہ نشان انکے ہاتھ مین تھا اور ڈال دیا تھا
انھون نے نیزے کو اپنے شانے پر اور بحالت انتشار اسکو ہاتھ سے ملتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ جو شخص
پھیر لاوے لوگون کو میری طرف پھیرے اللہ اسکے گم شدہ کو کہ اس اثنا مین دیکھا مین نے

ب کو کہ پھرے آتے ہین پس عمرو بن العاص نے اُنکا استقبال کیا اور وہ یہ کہتے تھے کہ راضی کیا اللہ کو اُن ذاتون نے
ن نے مشقت اُٹھائی اللہ تعالیٰ کی طلب رضا مین آیا نہین کافی تھی اسقدر فتح تمکو جو اللہ تعالے نے دی تھی
ے کہ تمنے کافرون کا پیچھا کیا مسلمانون نے کہا کہ اِس تعاقب سے غنیمت مقصود نہ تھی بلکہ صرف ارادۂ جہاد تھا
جب پھر آئے مسلمان تو نہ تھا اُنکو کوئی رنج مگر یہ کہ کچھ لوگ اُنہین سے مفقود الخبر ہوگئے تھے کہ تعداد اُنکی ایکسوتیس
سیف بن عباد الحضرمی و نوفل بن دارم و سالم بن رورم و اشہب بن یشد ادمنجملہ اُنکے تھے اور
ے اِنکے یمن کے لوگ اور بادیۂ مدینہ کے لوگ تھے پس عمرو بن العاص کو اُنکے مفقود الخبر ہونے سے بڑا رنج
مراجعت کی اپنے نفس کی طرف اور کہا کہ اللہ تعالے اُنکے ساتھ نیکی چاہتا ہی اور تو اے عمرو انکار کرتا ہی
ر نماز پڑھائی مسلمانون کو وہ نمازین جو لڑائی کے سبب سے فوت ہوگئی تھین ساتھ اذان اور اقامت کے
حکم کیا تھا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہی کہ کچھ تھوڑے
نے نماز اُنکے ساتھ پڑھی باقی سبھون نے بسبب تعب راہ اور مشقت کے اپنے اپنے قیامگاہون مین
یعین اور اسباب لوٹ کا بھی اُسوقت تھوڑا ہی یکجا ہوا اور رات کاٹی لوگون نے پھر جب صبح ہوئی اذان
ن العاص نے اور نماز صبح کی پڑھائی اور حکم کیا کہ اسباب غنیمت کا اکٹھا کرو اور لاشین شہیدونکی
جنگ سے اُٹھاؤ پس ڈھونڈھنے اور اُٹھانے لگے مسلمان لاشون کو اور ایک سو تیس لاشین نکالین مگر
ید بن خالد کی لاش نہ تھی پس عمرو بن العاص درپے تلاش اُنکی لاش کے ہوئے پس اُنکی لاش کو اِس
سے پایا کہ گھوڑون نے سمون سے ایسا روندا تھا کہ ہڈی وغیرہ چور چور ہوگئی تھین پس عمرو بن العاص
لیکر روئے اور اُنکے واسطے دعاے رحمت کی پھر سب لاشون کو دفن کر دیا اور نماز جنازے کی
اور یہ معاملہ بیش از جمع اور تقسیم مال لوٹ کے واقع ہوا پھر یکجا کیا گیا اسباب لوٹ کا اور لکھا
اص نے خط اطلاعی اِس لڑائی کا بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اِن الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
ر بن العاص الی امین الامۃ ابو عبیدۃ اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد
لیہ وآلہ وسلم وانی وصلت الی ارض فلسطین ولقینا عسکر الروم مع بطریق یقال لہ روبیس ف
ومن اللہ علینا بالنصر وقتل من الروم احد عشر الف وفتح اللہ فلسطین عسل بدنی بعد ان
سلمین مائۃ وثلاثون رجلا اکرمہم اللہ بالشہادۃ وانا مقیم بارض فلسطین فان جئتنا
بک والسلام علیک وعلی المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اِس خط کو ابی عامر الدوسی کے ہاتھ او
عامر وہ خط لیکر روانہ ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح کو اول ملک شام مین پایا کہ نہین قدرت پائی تھی
داخل ہونے کی ملک شام مین مگر اُنھون نے بموجب حکم حضرت صدیق رضی اللہ عنہا کے اپنے لشکر ہمراہی کو جابجا متفرق کر دیا تھا

پس جب پہونچے ابو عامر دوسی ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس گمان کیا اُنھون نے بہ نسبت ابو عامر کے کہ حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کے پاس سے آئے ہین پس کہا اور پوچھا اُنسے کہ کیا چیز ہی تمھارے پیچھے یعنی جہان سے تم آئے ہو اُنھون نے کہا
نیکوکاری اور خوشخبری ہی اور یہ خط ہی عمرو بن العاص کا تمھارے نام کہ لکھی ہی اُسمین خبر فتح کی جو اللہ تعالے نے اُنکے ہاتھ پر کی پھر
دیدیا خط اُنکو پس جب پڑھا خط کو ابو عبیدہ بن الجراح نے منھ کے بھل گر پڑے سجدے مین بسبب مدد دہی اللہ تعالی کے
مسلمانون کو پھر ابو عامر نے اُنسے بیان کیا کہ قسم ہو خدا کی بہترین لوگ اسمین مارے گئے مسلمانون سے جنمین سعید
بن خالد بن سعید تھے اور باپ سعید کے اُسوقت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھے پس جب
اُنھون نے اپنے بیٹے کی شہادت کا حال سُنا بہت بیتاب ہو کر بیٹے کو یاد کرکے روئے کہ اُنکے رونے سے مسلمان بھی روئے
پھر بعجلت اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر بقصد زیارت قبر اپنے بیٹے کے ارادہ جانے ارض فلسطین کا کیا پس ابو عبیدہ بن الجراح
نے اُنسے کہا کہ کہان جاؤگے ای خالد حالانکہ تم ایک رکن ہو ارکان مسلمانون سے خالد نے کہا کہ مین صرف بارادہ زیارت قبر
اپنے بیٹے کے جاتا ہون اور امید رکھتا ہون کہ مین بھی اپنے بیٹے سے جاملون پس ابو عبیدہ بن الجراح نے سکوت کیا اور
عمرو بن العاص کو خط کا جواب لکھا ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد انما انت مامور فان کان ابوبکر امرك ان تكون
معنا فسر الينا وان كان امرك بالثبات في موضعك فاثبت والسلام عليك وعلى المسلمين ورحمة الله و
برکاتہ اور اِس خط کو لپیٹکر حوالہ خالد بن سعید کے کیا اور خالد بن سعید ابی عامر کے ساتھ روانہ ہو کر عمرو بن العاص کے
لشکر مین پہونچے اور خط اُنکو دیا اور خود روتے تھے پس عمرو بن العاص نے اُٹھکر اُنسے مصافحہ کیا اور اُنکی تعظیم کی اور
اُنکے بیٹے کی عزا داری کی پس خالد نے مسلمانون سے پوچھا کہ آیا دیکھا تھا تمنے سعید کو نیزے اور برچھی سے کفار کے ساتھ
لڑتے ہوئے مسلمانون نے کہا کہ ہان خوب لڑے کسی طرح کی کمی اور کوتاہی لڑائی مین نہین کی اور دین کو مدد دی پھر
خالد مسلمانون سے نشان پوچھکر اپنے بیٹے کی قبر پر گئے اور کہا کہ ای میرے بیٹے روزی کرے اللہ تعالی مجکو صبر
تمھارے اوپر اور ملاوے وہ مجھکو تمھارے ساتھ فانا للہ وانا الیہ راجعون پھر کہا کہ اگر اللہ تعالی نے مجکو قدرت اور قوت
دی تو مین تمھارا بدلا لونگا اور نزدیک اللہ کے امید مزد اور ثواب کی رکھتا ہون بین تمھارے لیے پھر خالد نے عمرو
بن العاص سے یہ درخواست کی کہ مین چاہتا ہون کہ تھوڑا لشکر بطور رفقا کے ہمراہ لیکر کفار کی تلاش مین جاؤن کہ
شاید کچھ مال اُنکا ہاتھ لگے یا کچھ لوگ اُنمین سے ملین کہ مین اُنکو مار ڈالون کہ اس صورت مین میرا بدلا اُنسے ملجاوے عمرو
بن العاص نے کہا کہ ای بھائی لڑائی تو تمھارے آگے اور سامنے ہی جب ایسا اتفاق ہو کہ دشمن سے تمھارا سامنا ہو تو
پس دشمن کو تم نہ باقی رکھنا خالد نے کہا قسم خدا کی کہ مین ضرور جاؤنگا اگرچہ نہو میرے ساتھ کوئی یاری کرنیوالا اور قوت
دینے والا یہ کہکر خالد بن سعید نے سب ساز سفر و سلاح جنگ وغیرہ درست کیے اور چاہا کہ تنہا روانہ ہون پس تیار ہوئے
اور سوار ہوئے اُنکے ساتھ تین سو سوار مسلمان دلیران قوم حمیر سے اور اجازت چاہی اُنھون نے عمرو بن العاص سے خالد کی ہمراہی

کے واسطے پس اجازت دی عمرو بن العاص نے اور وہ اسیوقت روانہ ہوئے پس ارادہ کیا اُنھون نے ٹھہرنے کا بیچ میدان
مین تاکہ دانہ چارہ دیوین جانورون کو پھر چلین رات کے وقت کہ دفعتہ خالد بن سعید نے چند آدمی بوڑھے کو ایک اونچے پہاڑ پر
دیکھا اور مسلمانون سے کہا کہ میرا گمان یہ ہی کہ یہ لوگ جاسوس مشرکین کے ہین خوف اس بات کا رکھتا ہون کہ مبادا
مشرکین پھر دوڑ پڑین مسلمانون نے کہا کہ ہم اُن تک کیونکر پہونچ سکتے ہین کہ وہ پہاڑون پر ہین اور ہم میدان مین خالد
بن سعید نے کہا کہ مین اُن تک جانے کا ارادہ رکھتا ہون تم سب اپنی اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو جب تک کہ مین پھر کر نہ آؤن
پس اُترے خالد گھوڑے سے اور نیزہ لیا اور باندھا تہ بند اپنا اور گردن مین لٹکایا تلوار کو اور پانی بھرے ہوئے ڈول کو
کاندھے پر ڈال لیا اور مسلمانون سے کہا کہ ابھی اِن لوگون نے ہمکو نہین دیکھا ہی دوا اپنی جگہ پر نہ ٹھہرتے پس اگر تم مین سے کوئی
شخص اپنی جان خدا کی راہ مین صرف کرنا چاہتا ہی تو جو مین کرون وہ بھی وہی کرے پس دس آدمی مسلمانون سے مثل خالد کے تیار ہو کر
اُنکے ساتھ ہوئے اور ہمراہ خالد کے پہاڑ پر چڑھ گئے اور اس قوم تک پہونچ گئے اور وہ اپنی اپنی جگہ پر تھے پس خالد نے مسلمانون کو للکارا
کہ لو تم انکو اللہ تعالی برکت دیوے تم مین پس جلدی سے دوڑے مسلمان اُنکی طرف اور دو شخص کو اُنمین سے مار ڈالا اور چار کو پکڑ لیا
پس طلب بولنے اور بات کہنے کی کی اُنسے خالد بن سعید نے پس معلوم ہوا کہ وہ لوگ گروہ شام سے ہین پس خالد نے اُنکا حال پوچھا اُنھون
نے کہا کہ ہم اہل دیر البشیر اور جامعہ اور کفر النزیرہ سے ہین اور ہمپر سخت مصیبت پڑی ہی جب سے کہ اہل عرب ہمارے ملک مین آئے ہین
اور ہم بڑی گھبراہٹ مین مبتلا ہین اور اکثر ہم مین سے بھاگ کر قلعون مین رہے ہین اور ہمنے اس پہاڑ پر پناہ لی ہی کہ اس پہاڑ سے
زیادہ بہتر کوئی موضع پناہ کی جگہ نہین ہی اور ہم جز کے تجسس مین اس پہاڑ پر چڑھے تھے کہ تم لوگون نے ہمکو پکڑ لیا پھر خالد نے پوچھا
کہ لشکر روم کا کہان ہی اُنھون نے کہا کہ بمقام اجنادین ہی اور بادشاہ نے ارادہ کوچ کا بجانب فلسطین کے کیا ہی تاکہ باز رکھے بیت المقدس
سے اور پوچھا ہی لشکر اسکا مع مغرورین کے بمقام اجنادین کے اور اُسکے سردارون سے ایک سردار رسد لینے ہمارے
یہان آیا ہی اور پوچھا گیا ہی اُنھون نے باربرداری واسطے لیجانے رسد کے اور اُنکو ڈر اس امر کا ہی کہ وہ عرب اُن تک
نہ پہونچ جاوین سو ہمکو تو یہی خبر اُنکی معلوم ہی اور بیشک اُنھون نے آج ہی کوچ کیا ہی پس جب خالد بن سعید نے یہ حال
سنا کہا قسم ہی پروردگار کعبہ کی کہ یہ مال غنیمت ہی پھر دعا مانگی کہ اے میرے اللہ مدد دے ہمکو اُنپر پھر اُن لوگون سے پوچھا کہ وہ
کس راہ سے جاوینگے اُنھون نے کہا ہی راہ جسمین تم ہو بڑا روڑا ہی اور رسد کا حال یہ ہی کہ گرد ایک بڑے ٹیلے کے جسکا نام ہی سیف ہی
جاتا ہی پھر خالد نے اُنسے کہا کہ تم ہمارے دین کے باب مین کیا کہتے اور کیا اعتقاد رکھتے ہو اُنھون نے کہا کہ ہم تو سوائے دین
صلیب کے اور کچھ نہین جانتے ہین اور ہم زراعت پیشہ ہین ہمارے مارڈالنے مین تمکو کوئی فائدہ نہین ہی پس خالد نے
پاس اُنکو چھوڑ دین مگر ہمراہیان خالد نے کہا کہ انکو اس شرط سے چھوڑو کہ وہ جگہ جہان رسد پہنچا ہی ہمکو بتا دیوین پس
اُنھون نے اس امر کو قبول کیا اور خالد کے آگے چلے یہانتک کہ بیچ درے مین پہونچے پس خالد نے کسی کو
بھیجکر اپنے ساتھیون کو جو میدان مین تھے طلب کیا سو وہ آ کر خالد کے ساتھ مل گئے اور سب کے سب

پہنچے تھے بہت کوشش کرتے تھے اور وہ چارون شخص راستہ ٹیلے کا بتلاتے تھے پس جب پہونچے وہان دیکھا کہ رومی
رسد کو جانورون پر لادرہے ہین اور گرد اس ٹیلے کے چھ سو سوار رومی ہین پس جب خالد بن سعید نے یہ حال دیکھا مسلمانون سے
کہا جان لو تم اس امر کو کہ اللہ تعالے نے وعدہ تمہاری مدد دی ہی اور غلبے کا دشمنون پر فرمایا ہی اور جہاد کو تمپر فرض کیا ہی اور یہ
دشمنون کا لشکر تمھارے سامنے ہی پس خواہش کرو تم اللہ تعالی کے ثواب مین اور سُنو جو اللہ تعالے اپنے قرآن مجید
مین فرماتا ہو ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفاً کانہم بنیان مرصوص پس
مین دشمنون پر حملہ کرتا ہون تم بھی حملہ کرو اور نہ بڑھ جاوے تم مین کا کوئی اپنے ساتھی سے پس حملہ کیا خالد بن سعید نے
اور اُنکے ساتھیون نے حذافہ بن سعید روایت کرتے ہین کہ جب دیکھا ہمنے گروہ رومیون کو اپنی طرف آتے ہوے
اور بھاگ گئے وہ لوگ جو جانورون کے ساتھ تھے از قبیل کاشتکار اور غلامون کے اور صبر کیا رومیون نے
ہمارے مقابلے مین ایک ساعت پس اُس حالت مین کہ ذوالکلاع الحمیری اپنے ساتھیون اور قوم سے یہ نصیحت
کررہے تھے کہ ای آل حمیر جان لو تم اس امر کو کہ دروازے آسمان کے کھولے گئے ہین اور بہشت تمھارے واسطے
آراستہ ہوئی ہی اور حورین قریب ہو رہی ہین کہ اسی وقت خالد بن سعید قریب سردار رومیون کے پہونچے اور
پہچانا اسکو اُسکے سازوسامان اور زرہ اور حشمت اور سواری سے اور وہ اپنی قوم کو ترغیب لڑائی کی دے رہا تھا پس
متوجہ ہوئے خالد اُسکی طرف اور اسطرح سے اُسکو ڈانٹا کہ وہ رعب مین آگیا اور کہا خالد نے بدلا لیا سعیدؓ کا پھر مارا اُس
ستمگار رومی کو ایک نیزہ پس گر پڑا وہ مثل برج لوہے کے اور خالد کے ہر ایک ساتھی نے ایک ایک سوار رومی کو
مارا حذافہ روایت کرتے ہین کہ اُنمین سے تین سو بیس سوار مارے گئے اور باقی بھاگ گئے اور چھوڑ دیئے
اُنھون نے سب جانور اور رسد وغیرہ پس ہمنے اُسپر بحکم اللہ تعالے کے اپنا قبضہ کیا اور خالد بن سعید نے ایفاے وعدہ کیا
اُن کاشتکارون سے اور چھوڑ دی راہ اُنکی بعدہٗ خالد بن سعید مع اپنے ہمراہیان اور مال لوٹ کے عمرو بن العاص کے
پاس واپس آئے پس خوش ہوئے عمرو بن العاص بوجہ صحیح اور سالم آنے مسلمانون کے مع اسباب لوٹ کے اور
ایک خط اطلاعی اس امر کا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو لکھا اور دوسرا خط بنام ابوبکر رضی اللہ عنہ متضمن کل حال
لڑائی رومیون کے لکھکر عامر دوسی کے ہاتھ بحضور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ روانہ کیا اور وہ خط لیکر پہونچے حضرت
صدیقؓ کے پاس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خط پڑھکر مسلمانون کو سُنایا مسلمان بہت خوش ہوئے اور
نہایت سرور سے کلمہ تکبیر آوازین بلند کین پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عامر سے حال ابو عبیدہ بن الجراح کا
پوچھا عامر نے کہا کہ وہ اور اہل ملک شام مین مقیم ہین اور نہین قادر ہوے وہ ملک مین داخل ہونے پر اسواسطے
کہ اُنھون نے سُنا ہو کہ ہرقل کی فوج بکثرت بمقام اجنادین جمع ہی اور مسلمانون کے واسطے اُنکو یہ رنج و ملال ہی
کہ دشمن اُنپر غالب نہو جاوین پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ حال سُنا معلوم کیا

پہونچے پس خالد بن الولید نے رافع سے کہا کہ پانی نہ ملنے سے ہم سب قریب بہلاکت ہین آیا جانتے ہو تم ہمارے واسطے
کوئی جگہ پانی کی کہ چلکر ٹھہرین اور رافع بعارضہ آشوب چشم علیل تھے پس کہا کہ اے امیر جسوقت تم سب بمقام قراقر اور
سوی پہونچو مجکو وہان کے پہونچنے سے آگاہ کردیں پس کوشش کی مسلمانون نے چلنے مین تا آنکہ بمقام قراقر اور سوی
آ پہونچے اور اکثر مسلمان پیچھے چھوٹ گئے پس رافع کو اس مقام کے پہونچنے سے اطلاع دی وہ خوش ہوکر
کنارہ اپنے عمامہ کا اپنی آنکھ پر سے اٹھاکر بحالت سواری داہین بائین کو چلے اور لوگ انکے گرد تھے تا آنکہ قصد کیا
رافع نے بجانب درخت اراک کے اور رافع اور مسلمانون نے تکبیر کہی پھر کہا رافع نے کہ کھودو تم اس جگہ کو
پس کھودا اہل عرب نے کہ دفعۃً پانی دکھائی دیا اور ظاہر ہوا اونپر مثل دریا کے پس اترے مسلمان وہان اور ادا کیا
شکر اللہ تعالی کا اور رافع کی تعریف بیحد کی اور پانی پیا اور اونٹون کو پلایا پھر توشہ دان اور مشک پانی کی
اونٹ پر لادکر ان لوگون کی تلاش مین پہونچے جو پیچھے چھوٹ گئے تھے پس انکو پانی پلایا اور انہین قوت
آگئی اور آکر لشکر مین ملگئے اور آرام لیا بعدہ کوشش اور تیزی کی چلنے مین یہان تک کہ انکے اور مقام ارکہ کے
بیچ مین ایک منزل باقی رہی کہ دفعۃً ایک جگہ آباد کے قریب پہونچے جو راہ پر واقع تھی اور اسمین بکریان تھین اور
اونٹ تھے پس جلدی روانہ ہوئے کچھ مسلمان بجانب چرواہے کے بغرض دریافت خبر قوم کے اور دیکھا
کہ وہ چرواہا اسوقت شراب پیتا تھا اور ایک جانب اسکے ایک مرد اہل عرب سے مشکین بندھا ہوا تھا
اور وہ عامر بن الطفیل تھے پس مسلمانون نے بعجلت خالد بن الولید کے پاس جاکر اس حال سے انکو آگاہ کیا پس خالد
بن الولید گھوڑا دوڑاکر اس مقام مین آئے اور عامر بن الطفیل کو دیکھکر ہنسے اور سبب انکی قید کا پوچھا عامر نے کہا کہ
جب مین اس قوم مین پہونچا مجکو پیاس اور گرمی معلوم ہوئی پس مین اس چرواہے کے پاس آیا اس غرض سے کہ مجکو
دودھ پلادے سو مین نے اسکو شراب پیتے دیکھا اور اس سے کہا کہ اے دشمن خدا شراب پیتا ہی تو حالانکہ شراب حرام ہی اسنے
کہا کہ یہ شراب نہین ہی بلکہ پانی ہی تم سواری سے اترکر دیکھ لو اور بو اسکی سونگھ لو اگر شراب نکلے تو جو چاہو سو کرو پس یہ
کلام اسکا سنکر مین پالان اونٹنی سے اترا اور بیٹھ گیا زانو کے بغل تاکہ سونگھون مین اس چیز کو جو اسکے برتن کاسے مین
تھی کہ اس حالت مین اس شخص نے ایک لاٹھی جو اسکے پاس تھی مجکو اس شدت سے ماری کہ میرے سر کی ہڈی
ٹوٹ گئی اور اسکے صدمے سے مین اپنی جانب کو پھرا اسنے جلدی کرکے میرا بازو پکڑکر رسی سے باندھ دیا اور کہا کہ مین
تجکو اصحاب محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گمان کرتا ہون اللہ نہ چھوڑونگا مین تجھکو جب تک کہ میرا
مالک بادشاہ کے پاس سے نہ آویگا مین نے پوچھا کہ تیرا مالک اہل عرب سے کون ہی اسنے کہا کہ اسکا نام قداح
بن وائلہ ہی اور اسی حالت مین مجکو تین دن گزرے ہین کہ جب یہ شخص شراب پیتا ہی تو مجکو اپنے سامنے بلاتا ہی اور باقیماندہ
شراب میری طرف مجھپر ڈال دیتا ہی پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو یہ حال سنکر بہت غصہ آیا اور

اُس چہرہ اپنے کی طرف جھک کر ایک ضرب تلوار کی اُسکے سر پر ماری کہ وہ بیہوش ہوکر مرگیا اور مسلمانون نے اونٹ بکری سب
لُوٹ لیے اور اُس جگہ کو کھود ڈالا اور عامر بن الطفیل رضی اللہ عنہ کو قید سے چھڑایا اور خالد بن الولید نے عامر سے پوچھا
…میرا خط کہان ہی عامر نے کہا کہ میرے عمامے کے پیچ مین ہی کہ اُسکو کسی نے نہین جانا ہی پس خالد بن الولید نے کہا
…تم وہ خط لیکر ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس روانہ ہو اور احتیاط کو چادر اپنی گرہ لو پس عامر بن الطفیل خالد بن الولید
سے رخصت ہوکر بجانب ملک شام روانہ ہوئے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ خالد بن الولید اُس
مقام سے روانہ ہوکر ارکہ مین پہونچے اور یہ مقام جنگل خطرناک تھا اُس شخص کے واسطے جو عراق سے چلے
…در روم کے قافلے وہان ٹھہرنے مین تشویش کرتے تھے اور بادشاہ کی طرف سے وہان ایک حاکم جنگ آزمودہ
رہتا تھا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے جو کچھ اُسکے اطراف مین پایا لوٹ لیا اور وہان کے لوگ قلعہ مین محصور ہوگئے
…ور تھا وہان ایک حکیم حکماے روم سے جسنے کتابین اور ملاحم پڑھا تھا پس جب اُسنے مسلمانون کے لشکر کو دیکھا
…ف سے رنگ اُسکا بدل گیا اور کہا کہ نزدیک آگیا وقت قسم ہی اپنے دین کی اہل ارکہ نے اُس سے پوچھا
…یہ کیا بات ہی اور کیونکر ہی اُسنے کہا کہ میرے پاس ملحمہ ہی جسمین اس قوم کا ذکر ہی اور یہ بھی اُسمین مذکور ہی کہ پہلا
…نشان جو اسطرف عراق سے آویگا وہ نشان فتحمندی کا ہوگا اور قریب ہی ہلاکت روم کی پس تم لوگ
اِس بات کو دیکھو کہ اگر نشان اُنکا سیاہ ہی اور سردار اُنکا لانبا چوڑا موٹا دونون مونڈھون مین اُسکے
…ت فرق ہی اور اُنکے چہرے مین نشان چیچک کے ہونگے پس وہی شخص ملک شام مین سردار اُنکے لشکر کا ہی
اور اُسی کے ہاتھ فتح ہوگی پس دیکھا اُن لوگون نے لشکر مسلمانون کو اور نشان فوج خالد بن الولید کے سر پر تھا
پایا اُنکو اُسی طرح جیسا کہ حکیم شمعان نے کہا تھا پس اکٹھا ہوگئے وہ سب اپنے حاکم کے پاس اور کہا کہ تجکو
…قوم ہی کہ حکیم شمعان کوئی بات خلاف حکمت کے نہین کہتا ہی اور اُسنے ایسا کچھ بیان کیا ہی اور جو اُسنے کہا
…ہمنے آنکھون سے دیکھا ہی اور ہماری راے یہ ہی کہ ہم اہل عرب سے مصالحہ کرلیوین اور جان و مال و اولاد کی
…ف سے ایمن رہین حاکم نے کہا کل صبح تک مجکو مہلت دو تاکہ مین اِس امر مین کوئی راے تجویز کرون پس
لوگ حاکم کے پاس سے چلے گئے اور حاکم رات بھر اِس معاملے مین اپنے نفس سے گفتگو اور اپنے کام کی تدبیر
…رہا اور تھا وہ عالم اور عاقل اور یہ سوچا کہ اگر قوم کے مشورے کے خلاف کرون تو خوف اسبات کا ہی کہ
…ن پکڑ کر اہل عرب کے مجکو حوالہ کرین اور یہ امر مجکو تحقیق ہو چکا ہی کہ سردار روبیس نے ایک چھوٹے گروہ
…ن اہل عرب سے فلسطین مین مقابلہ کرکے شکست پائی اور رعب عرب کا رومیون کے دلون مین چھا گیا ہی
…بھی اہل عرب سے اُنکو فلاح نہوگی چنانچہ حاکم مذکور صبح تک اپنے نفس سے یہ مشورہ کرتا رہا پھر قوم کو بلاکر پوچھا
…ار کیا ارادہ ہی اُنھون نے کہا کہ ہم اہل عرب سے مصالحہ کرینگے اور اپنے شہر مین مقیم رہینگے

پس حاکم نے کہا کہ مجکو بھی تم مثل ایک شخص کے منجملہ اپنے جانو اور جو تم کروگے مین اُسکے خلاف نکرونگا پس بوڑھے لوگ ارکہ کے خالدبن الولید کے پاس آئے او مصالحہ کی گفتگو کی خالدبن الولید نے مصالحہ منظور کیا اور اُنسے گفتگو سے نرم اور اُنکی خاطرداری کی تاکہ سوا سے اُنکے اور لوگ باشندۂ سخنہ اور حوران اور تدمر اور قرتیین یہ حال سُنکر اسلام قبول کرین پس خالدبن الولید نے کہا کہ مین مصالحہ اِس اقرار پر کرتا ہون کہ ہم یہان سے چلے جائینگے اور باز رہینگے تم سے اور جو شخص تم مین سے ہمارے دین مین داخل ہوگا قبول کرینگے ہم اُسکو اور جو شخص اپنے دین مین رہیگا اُس سے جزیے پر اکتفا کرینگے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اہل ارکہ نے دو ہزار درم چاندی اور ایکہزار اشرفی پر مصالحہ کیا اور خالدبن الولید نے دستاویز صلح کی اُنکو لکھدی اور ہنوز خالدبن الولید نے وہان سے کوچ نہین کیا تھا کہ اہل سخنہ اور تدمر نے بھی اُنسے مصالحہ کیا اور صورت مصالحہ تدمر کی یہ ہوئی کہ جب خبر تدمر مین پہونچی تو اُنکے حاکم نے جسکا نام کرکر تھا رعیت کو یکجا کرکے کہا کہ اہل عرب نے ارکہ اور سخنہ کو بطور مصالحہ کے فتح کیا اور ہمنے سُنا ہی کہ اہل عرب صالح اور عادل اور نیک سیرت ہین اور طالب فساد نہین ہین اور ہرچند یہ قلعہ ہمارا ایسا بلند اور مضبوط ہی کہ کوئی اِسمین آنہین سکتا ہی لیکن ہمکو یہ خوف ہی کہ ہماری کھیتی اور درخت برباد نہوجاوین اور اگر ہم اہل عرب سے مصالحہ کرلیوین تو اِسمین ہمارا کچھ ضرر نہین ہی کسواسطے کہ اگر ہماری قوم کو اہل عرب پر فتح حاصل ہوویگی تو ہم مصالحہ اہل عرب کا توڑدینگے اور اگر اہل عرب کو فتح حاصل ہوئی تو ہم اُنکی طرف سے امن مین رہینگے یہ کلام حاکم کا سُنکر قوم اُسکی خوش ہوئی اور سامان ضیافت کا یکجا کیا تا اینکہ خالدبن الولید وہان پہونچے اور اہل تدمر نے حاضر ہوکر اُنکی خدمتگزاری کی اور خالدبن الولید نے اُسکو قبول کیا اور اُنسے تین اوقیہ سونے اور چاندی پر مصالحہ کرکر صلحنامہ لکھدیا اور اُنسے اسباب خورونوش واسطے زادراہ کے مول لیکر بجانب حوران کوچ کیا واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب عامر بن طفیل نے خط خالدبن الولید کا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پہونچایا ابو عبیدہ بن الجراح خط کو پڑھکر ہنسے اور کہا الحمد للہ السمع والطاعۃ للہ ولخلیفۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم پھر اپنی معزولی اور خالد کی منصوبی سے مسلمانون کو آگاہ کیا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قبل پہونچنے اِس خط کے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بمعیت چار ہزار سوار کے بجانب بصرہ روانہ کیا تھا اور شرحبیل بن حسنہ وہان پہونچکر اُسکے حوالی مین اُترے تھے اور وہان کا حاکم روماس تھا جو بادشاہ اور رومیون کے نزدیک بڑا مرتبہ رکھتا تھا اور پچھلی کتابین اور گذرے ہوئے حالات پڑھے تھا اور تھا وہ بھاری ڈیل ڈول کا اور رومی تمام بلاد شام سے اُسکے پاس آتے تھے اور اُسکے ڈیل ڈول کو دیکھتے اور اُس سے حکمت کی باتین سُنتے تھے اور شہر بصرہ

ت آباد اور آدمیون سے بھرا تھا اور اُسمین بارہ ہزار رومی رہتے تھے اور اہل عرب حجاز اور یمن سے مع
پنے اسباب تجارت کے اُسکے پاس آتے تھے اور دستور یہ تھا کہ بایام موسم ایک لوہے کی کرسی اُسکے واسطے بچھائی
ی تھی اور وہ اُسپر بیٹھکر کلمات علم وحکمت کے بیان کرتا تھا اور لوگ جمع ہوکر اُسکے ڈیل ڈول کو دیکھتے تھے اور اُسکی
ن سُنتے تھے پس ایسے ہی وقت اور حالت مین شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ مع لشکر وہان پہونچے پس حاکم مذکور
نے آمد لشکر مسلمانان سُنکر اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنی قوم کو بُلایا سو وہ سب اُسکے پاس یکجا ہوئے اور اُسنے
قوم سے کہا کہ کچھ بات چیت نکرو تم جبتک کہ ہم دیکھین مسلمانون کو اور سُنین اور دریافت کرین اُنکی باتون کو اور
مطلب کو پھر وہ قریب لشکر مسلمانون کے آیا اور پکار کر کہا کہ ای گروہ عرب میرا نام روماس ہی اور مین
بصرہ ہون اور مین چاہتا ہون کہ تمھارے لشکر کے سردار سے ملاقات کرون پس شرجیل بن حسنہ رضی اللہ
شکر سے نکلکر اُسکے قریب آئے تب اُسنے پوچھا کہ تم کون ہو شرجیل بن حسنہ نے کہا کہ ہم اصحاب محمد صلی اللہ
آلہ وسلم کے ہین جو نبی اُمی تھے اور جنکا ذکر توریت اور انجیل مین ہی روماس نے پوچھا کہ اُنھون نے کیا
یا شرجیل رض نے کہا کہ اللہ تعالی نے اُنکی روح کو قبض کرکے اپنے پاس بُلایا اور اختیار کی اُنکے واسطے
ر کہ اللہ تعالے کے نزدیک ہی روماس نے پوچھا کہ اُنکے بعد کون شخص اُنکی جگہ پر ہوا شرجیل رضی اللہ عنہ
ا کہ بعد اُنکے عبد اللہ عتیق بن ابی قحافہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے روماس نے کہا قسم ہی اپنے دین
ن جانتا ہون اس امر کو کہ تم لوگ حق پر ہو اور ضرور تم مالک شام وعراق کے ہوگے اور مین براہ مہربانی
تا ہون کہ تمھاری جماعت تھوڑی اور ہمارے ساتھ جماعت کثیر ہی پس تم اپنے ملک کو پلٹ جاؤ
ے تعرض نہ کرینگے اور جان لو تم اس بات کو کہ ابو بکر رض میرے دوست ہین اگر وہ یہان موجود ہوتے
نہ لڑتے شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر اُنکے بیٹے بھتیجے خلاف دین اور ملت ہون تو وہ
غو نہین کرینگے کیونکہ وہ مکلف اور مامور بتعمیل حکم خدا ہین اور یہ معاملہ اُنکا ذاتی نہین ہی بلکہ اللہ تعالے
ہمارے جہاد کا فرمایا ہی اور ہم تمسے جہاد کرینگے جب تک کہ تم تین باتون سے ایک کو اختیار نکروگے
ہمارا اختیار کرو یا جزیہ دو یا ہمسے لڑو پس روماس نے کہا قسم ہی اُسکی جسکا مین اعتقاد رکھتا ہون کہ
ختیار ہوتا تو مین تمسے نہ لڑتا کسواسطے کہ مین جانتا ہون کہ تم حق پر ہو اور یہ قوم یکجا ہین پس مین
ہون کہ اُنکے پاس پلٹ جاؤن اور اُنکو نصیحت کرون اور دیکھون کہ اُنکو کیا منظور ہی پس
بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس باب مین جلدی کرو کیونکہ ہم تمسے جو کہہ چکے ہین وہ حکم
ا ہی یعنے لڑائی یا جزیہ یا دین اسلام پس روماس اپنی قوم کے پاس پلٹ گیا اور
کے کہا کہ ای اہل دین نصرانیہ دینی یار معدود یہ جان لو تم اس امر کو کہ جو تمھاری کتابون مین ذکر آنے

اہل عرب کا تمہارے شہرون مین اترنا اُنکا تمہارے ماؤن کو اور مار ڈالنا اُنکا تمہارے بہادرون کو لکھا ہی اُسکا وقت
یہی ہی اور تم لوگ جماعت اور لشکر مین رومیون سے بزرگتر نہین ہو جو دخود اور آپکے ساتھی بہادر اور ارض فلسطین مین ایک
چھوٹی سی جماعت مسلمانون کے ہاتھ سے مارے گئے اور باقی بھاگ نکلے اور مین نے سُنا ہی کہ اُنمین کی
ایک شخص نے جسکا نام خالد بن الولید ہی عراق کی طرف سے خروج کیا ہی اور اُسنے ارکہ اور تدمر اور حوران کو
فتح کیا ہی اور عنقریب تمہاری طرف پہونچے گا پس بہتر یہ ہی کہ ہم اہل عرب کے واسطے اور اسکے جزیہ قبول
کرین اور جانون سے محفوظ رہین اور یہ لوگ یہان سے چلے جاوین پس جب رماس کی قوم نے یہ
تقریر سُنی اُسکے قتل پر آمادہ ہوگئے رماس نے یہ کیفیت دیکھکر کہا کہ مین نے اِس قصد سے یہ بات کہی تھی
کہ تمہاری غیرت اور حمیت بنسبت تمہارے دین کے دیکھون ورنہ مین تمہارے ساتھ ہون اور تمہارے
آگے ہونگا واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ بعد اس گفتگو کے رومی مستعد جنگ ہوے اور سب کے سب
زرہین سابری پہنکر آمادہ حملہ ہوئے پس شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھکر اپنے ساتھیون کو
نصیحت کی اور کہا کہ جانو تم اس بات کو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی الجنة تحت ظلال
السيوف واحب ما الى الله قطرة دم في سبيل الله ودمعة جرت من خشية الله جاهدوا العدو
وارموا السهام ولتكن مجتمعة فانها لن تخيب يا ايها الذين امنوا اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم
مسلمون پھر حملہ کیا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اور مسلمانون نے لشکر بصرہ پر ماجد بن رویم العبسی نے
روایت کی ہی کہ بصرہ کی لڑائی مین شرحبیل رض بن حسنہ کے لشکر مین مین بھی تھا اور دشمنون نے ہم مین طمع کرکے بارہ ہزار
رومیون سے حملہ کیا اور ہم لوگ اُنکے بیچ مین اسطرح پر تھے جیسے کہ ایک تل کی سپیدی سیاہ اونٹ کے
پہلو مین ہوتی ہی پس ہم لوگون نے اُنکی لڑائی مین ایسا صبر کیا جیسا کوئی ارادہ موت اور عالم آخرت کے واسطے
صبر کرتا ہی اور ہمارے اُنکے بیچ مین لڑائی تا دوپہر رہی تھی اور دشمنون نے ہم مین طمع کی اور دیکھا مین نے
شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو کہ آسمان کی طرف دونون ہاتھ اُٹھائے یہ دعا پڑھتے تھے یا حی یا قیوم یا
بديع السموات والارض يا ذا الجلال والاكرام اللهم انك قد وعدتنا على لسان نبيك بفتح الشام و
فارس اللهم انصر من يوحدك على من يكفر بك اللهم انصرنا على القوم الكافرين پس قسم ہی خدا کی کہ تمام نہین کیا تھا شرحبیل رضی اللہ
عنہ نے اپنی دعا کو کہ آگئی مدد اور حال یہ گذرا کہ رومیون نے ہمکو گھیر لیا تھا اور دلون مین غالب جان چکے
تھے اپنے کو ہم پر کہ دفعۃً دیکھا ہمنے ایک غبار کہ قریب ہوا ہم سے حوران کی طرف سے گویا وہ غبار
ایک بڑا ٹکڑا اندھیری رات کا تھا پس جب وہ غبار نزدیک ہوا ہمسے دیکھا ہمنے تیز اور پیش
پیش چلنے والے گھوڑون کو اور دکھائی دیے ہمکو نشان اور جھنڈے اور آگے بڑھکر آئے

طرف اُسکین سے دو سوار کہ ایک اُنمین کا یہ کہتا تھا اے شرجبیل بشارت اور خوشی ہو تمکو ساتھ مدد اللہ تعالے کے
سوار مضبوط ہون مین خالد بن الولید ہون اور دوسرے نے کہا کہ مین عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ ہون
لخم اور جذام وغیرہ سب لشکر قریب پہونچے اور بلند دکھائی دیا نشان لشکر کا جسکا نام رایت العقاب تھا
بن عمیرۃ الطائی اُسکو اُٹھائے ہوئے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ ٹھنڈی اور پست ہوگئین
ن رومیون کی جسوقت سُنی اُنھون نے آواز بلند خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی اور مسلمانون نے آکر ایک دوسرے
سلام کیا پس خالد بن الولید نے شرجبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آیا نہین جانا تھا تمنے کہ یہ ایام یکجا ہونے
م اور حجاز اور عراق کے ہین اور اسمین لشکر رومی اور سردار اُسکے یکجا ہوتے ہین اور کیونکر غرور کیا تمنے اپنے
اور اپنے ساتھیون پر شرجبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین نے یہ بات بموجب حکم ابو عبیدہ بن
رضی اللہ عنہ کے کی ہے خالد بن الولید نے کہا کہ وہ مرد مسلمان ہین لڑائی کا ڈھنگ نہین جانتے ہین پھر خالد
ید نے لوگون کو آرام حاصل کرنے کا حکم دیا پس اُترے وہ لوگ اور آرام دی بعضون نے بعض کو اپنے توشے
جب دوسرا دن آیا لشکر بصرے کا آمادہ جنگ ہوا پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ لوگ ہمکو اور ہمارے
ن کو تھکا ماندہ سمجھکر ہماری طرف آتے ہین پس سوار ہو تم لوگ ساتھ برکت اور مدد اللہ تعالی کے پس سوار ہوئے
سلح ہوکر اور خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو بجانب میمنہ اور ضرار بن الازور کو بجانب میسرہ کے
اور ضرار بن الازور کمسن اور لڑائی مین دلیر تھے اور اُنکی بہادری اور دانشمندی ہر جگہ مشہور تھی اور
ج پر عبد الرحمن بن حمید الجمحی کو مقرر کیا پھر تقسیم کیا لشکر زحف کو اور تھوڑے پر مسیب بن علقمہ اور تھوڑی جماعت پر
غانم الاشعری کو مقرر کیا اور سب کو حکم دیا کہ جب مین حملہ کردون تم سب بھی برابر حملہ کرو واقدی رحمہ اللہ
یت کی ہے کہ بعد اس تقسیم اور ترتیب فوج کے خالد بن الولید لوگون کو نصیحت اور وصیت کرتے تھے اور
ن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا بھی یہی حال تھا اور عزم کیا سبھون نے حملہ کرنے کا کہ دفعتہً رومیون کی صفین پھٹکین
ں سے ایک سوار بھاری ڈیل ڈول کا اور بہت خوش پوشاک جسکے جسم پر سونا اور چاندی اور حریر یاقوت
نکلا اور دونون لشکرون کے بیچ مین آیا اور بزبان عربی کہنے لگا کہ ای گروہ عرب کے تم مین سے جو سردار ہو میرے
ن آوے کہ مین سردار اور حاکم بصرے کا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ لشکر سے نکلکر اُسکے نزدیک
نے پوچھا کہ تمہین سردار مسلمانون کے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ ہان مسلمان لوگ ایساہی جانتے ہین اور مین
وار جبھی تک ہون کہ اللہ تعالی کی اطاعت پر قائم رہون اور جب مجھسے نافرمانی اللہ تعالی کی ہووے
کومت اُنپر نہین ہے رومانس نے کہا کہ مین ایک شخص دانایان اور بادشاہان روم سے ہون اور حق بات دشمنیہ
رہتی اور مین نے پڑھا کتابون اور گذرے ہوئے ملاحم اور اخبار مین پڑھا ہے کہ اللہ تعالے نے بنی ہاشمی

اسکے خلاف نلرونگا پس بوڑھے لوگ
پس حاکم سنے کہاکہ مجکو بھی تم مثل ایک شخص کے منجملہ اپنے جانو اور جو تم کروگے مین اُسکے خلاف نلرونگا پس بوڑھے لوگ
ارکہ کے خالدبن الولید کے پاس آئے او مصالحہ کی گفتگو کی خالدبن الولید نے مصالحہ منظور کیا اور اُنسے گفتگو سے نرم
اور اُنکی خاطرداری کی تاکہ سوا ے اُنکے اور لوگ باشندۂ سخنہ اور حوران اور تدمر اور قریتین یہ حال سُنکر
اسلام قبول کرین پس خالدبن الولید نے کہاکہ مین مصالحہ اِس اقرار پر کرتا ہون کہ ہم یہان سے چلے جائینگے اور
باز رہینگے تم سے اور جو شخص تم مین سے ہمارے دین مین داخل ہوگا قبول کرینگے ہم اُسکو اور جو شخص اپنے
دین مین رہیگا اُس سے جزیے پر اکتفا کرینگے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اہل ارکہ نے دو ہزار
درم چاندی اور ایکہزار اشرفی پر مصالحہ کیا اور خالدبن الولید نے دستاویز صلح کی اُنکو لکھدی اور ہنوز
خالدبن الولید نے وہان سے کوچ نہین کیا تھا کہ اہل سخنہ اور تدمر نے بھی اُنسے مصالحہ کیا اور صورت مصالحہ
تدمر کی یہ ہوئی کہ جب خبر تدمر مین پہونچی تو اُنکے حاکم نے جسکا نام کرکر تھا رعیت کو یکجا کرکے کہاکہ اہل عرب نے
ارکہ اور سخنہ کو بطور مصالحہ کے فتح کیا اور ہمنے سُنا ہی کہ اہل عرب صالح اور عادل اور نیک سیرت ہین اور طالب
فساد نہین ہین اور ہرچند یہ قلعہ ہمارا ایسا بلند اور مضبوط ہی کہ کوئی اسمین آ نہین سکتا ہی لیکن ہمکو یہ خوف ہی کہ ہماری
کھیتی اور درخت برباد نہو جاوین اور اگر ہم اہل عرب سے مصالحہ کرلیوین تو اسمین ہمارا کچھ ضرر نہین ہی
کسواسطے کہ اگر ہماری قوم کو اہل عرب پر فتح حاصل ہو ویگی تو ہم مصالحہ اہل عرب کا توڑدینگے اور اگر
اہل عرب کو فتح حاصل ہوئی تو ہم اُنکی طرف سے امن مین رہینگے یہ کلام حاکم کا سُنکر قوم اُسکی خوش ہوئی
اور سامان ضیافت کا یکجا کیا تا اینکہ خالدبن الولید وہان پہونچے اور اہل تدمر نے حاضر ہوکر اُنکی خدمتگزاری
کی اور خالدبن الولید نے اُسکو قبول کیا اور اُنسے تین اوقیہ سونے اور چاندی پر مصالحہ کرکر صلحنامہ لکھدیا
اور اُنسے اسباب خورد و نوش واسطے زاد راہ کے مول لیکر بجانب حوران کوچ کیا واقدی رحمہ اللہ
نے روایت کی ہی کہ جب عامر بن طفیل نے خط خالدبن الولید کا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس
پہونچایا ابو عبیدہ بن الجراح خط کو پڑھکر ہنسے اور کہا الحمد للہ السمع والطاعۃ للہ ولخلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ واٰلہ وسلم پھر اپنی معزولی اور خالد کی منصوبی سے مسلمانون کو آگاہ کیا اور ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے قبل پہونچنے اِس خط کے شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ
وسلم کو ہمیت چارہزار سوار کے بجانب بصرہ روانہ کیا تھا اور شرجیل بن حسنہ وہان پہونچکر اُسکے حوالی مین
اُترے تھے اور وہان کا حاکم روماس تھا جو بادشاہ اور رومیون کے نزدیک بڑا مرتبہ رکھتا تھا اور پچھلی
کتابین اور گذرے ہوئے حالات پڑھے تھا اور تھا وہ بھاری ڈیل ڈول کا اور وہی تمام بلاد شام سے
اُسکے پاس آتے تھے اور اُسکے ڈیل ڈول کو دیکھتے اور اُس سے حکمت کی باتین سُنتے تھے اور شہر بصرہ

بہت آباد اور آدمیون سے بھرا تھا اور اُسمین بارہ ہزار رومی رہتے تھے اور اہل عرب حجاز اور یمن سے مع
اپنے اسباب تجارت کے اُسکے پاس آتے تھے اور دستور یہ تھا کہ بایام موسم ایک لوہے کی کرسی اُسکے واسطے بچھائی
جاتی تھی اور وہ اُسپر بیٹھکر کلمات علم وحکمت کے بیان کرتا تھا اور لوگ جمع ہوکر اُسکے ڈیل ڈول کو دیکھتے تھے اور اُسکی
باتین سُنتے تھے پس ایسے ہی وقت اور حالت مین شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ مع لشکر وہان ہوپنچے پس حاکم مذکور
ہنگامہ آمد لشکر مسلمانان سُنکر اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنی قوم کو بُلایا سو وہ سب اُسکے پاس یکجا ہوئے اور اُسنے
اپنی قوم سے کہا کہ کچھ بات چیت نکرو تم جبتک کہ ہم دیکھین مسلمانون کو اور سُنین اور دریافت کرین اُنکی باتون کو اور
اُنکے مطلب کو پھر وہ قریب لشکر مسلمانون کے آیا اور پکار کر کہا کہ ای گروہ عرب میرا نام روماس ہی اور مین
حاکم بصرہ ہون اور مین چاہتا ہون کہ تمھارے لشکر کے سردار سے ملاقات کرون پس شرجیل بن حسنہ رضی اللہ
عنہ لشکر سے نکلکر اُسکے قریب آئے تب اُسنے پوچھا کہ تم کون ہو شرجیل بن حسنہ نے کہا کہ ہم اصحاب محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ہین جو نبی اُمی تھے اور جنکا ذکر توریت اور انجیل مین ہی روماس نے پوچھا کہ اُنھون نے کیا
کام کیا شرجیل رض نے کہا کہ اللہ تعالی نے اُنکی روح کو قبض کرکے اپنے پاس بُلالیا اور اختیار کی اُنکے واسطے
وہ چیز کہ اللہ تعالے کے نزدیک ہی روماس نے پوچھا کہ اُنکے بعد کون شخص اُنکی جگہ پر ہوا شرجیل رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ بعد اُنکے عبد اللہ عتیق بن ابی قحافہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے روماس نے کہا قسم ہی اپنے دین
کی کہ مین جانتا ہون اس امر کو کہ تم لوگ حق پر ہو اور ضرور تم مالک شام وعراق کے ہوگے اور مین براہ مہربانی
تمسے کہتا ہون کہ تمھاری جماعت تھوڑی اور ہمارے ساتھ جماعت کثیر ہی پس تم اپنے ملک کو پلٹ جاؤ
کہ ہم تمسے تعرض نہ کرینگے اور جان لو تم اس بات کو کہ ابوبکر رض میرے دوست ہین اگر وہ یہان موجود ہوتے
تو مجھسے نہ لڑتے شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر اُنکے بیٹے بھتیجے خلاف دین اور ملت ہون تو وہ
اُنکو بھی عفو نہین کرینگے کیونکہ وہ مکلف اور مامور بتعمیل حکم خدا ہین اور یہ معاملہ اُنکا ذاتی نہین ہی بلکہ اللہ تعالے
نے حکم تمھارے جہاد کا فرمایا ہی اور ہم تمسے [illegible] جب تک کہ تم تین باتون سے ایک کو اختیار نکروگے
یا دین ہمارا اختیار کرو یا جزیہ دو یا ہمسے لڑو پس روماس نے کہا قسم ہی اُسکی جسکا مین اعتقاد رکھتا ہون کہ
اگر میرا اختیار ہوتا تو مین تمسے نہ لڑتا کسواسطے کہ مین جانتا ہون کہ تم حق پر ہو اور یہ قوم یکجا ہین پس مین
چاہتا ہون کہ اُنکے پاس پلٹ جاؤن اور اُنکو نصیحت کرون اور دیکھون کہ اُنکو کیا منظور ہی پس
شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس باب مین جلدی کرو کیونکہ ہم تمسے جو کہہ چکے ہین وہ ہمکو
ضرور کرنا ہی یعنے لڑائی یا جزیہ یا دین اسلام پس روماس اپنی قوم کے پاس پلٹ گیا اور
اُنکو یکجا کرکے کہا کہ ای اہل دین نصرانیہ [illegible] جان لو تم اس امر کو کہ جو تمھاری کتابون مین ذکر آمد نہ

اہل عرب کا تمہارے شہرون مین اور لوٹنا انکا تمہارے مالون کو اور مار ڈالنا انکا تمہارے بہادرون کو لکھا ہی اُسکا وقت
یہی ہی اور تم لوگ جماعت اور لشکر مین روم سے بڑھکر نہین ہو جو خود اور اُسکے ساتھی بہادر ارض فلسطین مین کیسے
چھوٹی سی جماعت مسلمانون کے ہاتھ سے مارے گئے اور باقی بھاگ نکلے اور مین نے سُنا ہی کہ اُنمین کے
ایک شخص نے جسکا نام خالد بن الولید ہی عراق کی طرف سے خروج کیا ہی اور اُسنے ارکہ اور تدمر اور حوران کو
فتح کیا ہی اور عنقریب تمہاری طرف پہونچے گا پس بہتر یہ ہی کہ ہم اہل عرب کے واسطے اداے جزیہ قبول
کرین اور جانون سے محفوظ رہین اور یہ لوگ یہان سے چلے جاوین پس جب روماس کی قوم نے یہ
تقریر سُنی اُسکے قتل پر آمادہ ہوگئے روماس نے یہ کیفیت دیکھکر کہا کہ مین نے اس قصد سے یہ بات کہی تھی
کہ تمہاری غیرت اور حمیت بہ نسبت تمہارے دین کے دیکھون ورنہ مین تمہارے ساتھ ہون اور تمہارے
آگے ہونگا واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ بعد اس گفتگو کے رومی مستعد جنگ ہوے اور سب کے سب
ورہین سا بری پہنکر آمادہ حملہ ہوئے پس شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھکر اپنے ساتھیون کو
نصیحت کی اور کہا کہ جانو تم اس بات کو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی الجنة تحت ظلال
السیوف واحب ما الی اللہ قطرة دم فی سبیل اللہ ودمعة جرت من خشیة اللہ جاھدوا العدو
وارموا السھام ولتکن مجتمعة فانھا لن تخیب یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم
مسلمون پھر حملہ کیا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اور مسلمانون نے لشکر بصرہ پر ماجد بن رویم العبسی نے
روایت کی ہی کہ بصرہ کی لڑائی مین شرحبیل بن حسنہ کے لشکر مین مین بھی تھا اور دشمنون نے ہم مین طمع کرکے بارہ ہزار
رومیون سے حملہ کیا اور ہملوگ اُنکے بیچ مین اسطرح پر تھے جیسے کہ ایک تل کی سپیدی سیاہ اونٹ کے
پہلو مین ہوتی ہی پس ہم لوگون نے اُنکی لڑائی مین ایسا صبر کیا جیسا کوئی ارادہ موت اور عالم آخرت کے واسطے
صبر کرتا ہی اور ہمارے اُنکے بیچ مین لڑائی تا دوپہر رہی تھی اور دشمنون نے ہم مین طمع کی اور دیکھا مین نے
شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو کہ آسمان کی طرف دونون ہاتھ اُٹھائے یہ دعا پڑھتے تھے یا حی یا قیوم یا
بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام اللھم انک قد وعدتنا علی لسان نبیک بفتح الشام و
فارس اللھم انصر من یواحدک علی من یکفر بک اللھم انصرنا علی القوم الکافرین پس قسم ہی خدا کی کہ تمام نہین کیا تھا شرحبیل رضی اللہ
عنہ نے اپنی دعا کو کہ آگئی مدد اور حال یہ گذرا کہ رومیون نے ہمکو گھیر لیا تھا اور دلون مین غالب جان چکے
تھے اپنے کو پھر کہ دفعةً دیکھا ہمنے ایک غبار کہ قریب ہوا ہم سے حوران کی طرف سے گویا وہ غبار
ایک بڑا ٹکڑا اندھیری رات کا تھا پس جب وہ غبار نزدیک ہوا ہمسے دیکھا ہمنے تیز او پیش
پیش چلنے والے گھوڑون کو اور دکھائی دیے ہمکو نشان اور جھنڈے اور آگے بڑھکر آنے

ہماری طرف اُنمین سے دو سوار کر ایک اُنمین کا یہ کہتا تھا اے شرجیل بشارت او رخوشی ہو تمکو ساتھ مدد اللہ تعالے کے
مین شہسوار مشبوط ہون مین خالد بن الولید ہون اور دوسرے نے کہا کہ مین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق ہون
پھر لخم اور جذام وغیرہ سب لشکر قریب پہونچے اور بلند دکھائی دیا نشان لشکر کا جسکا نام رایت العقاب تھا
اور رافع بن عمیرۃ الطائی اُسکو اُٹھائے ہوئے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہو کہ ٹھنڈھی اور پست ہوگئین
آوازین رومیون کی جسوقت سُنی اُنھون نے آواز بلند خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی اور مسلمانون نے آکر ایک دوسرے
کو سلام کیا پس خالد بن الولید نے شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آیا نہین جانا تھا تمنے کہ یہ ایام یکجا ہونے
اہل شام اور حجاز اور عراق کے ہین اور اسمین لشکر رومی اور سردار اُنکے یکجا ہوتے ہین اور کیونکر غرور کیا تمنے اپنے
نفس پر اور اپنے ساتھیون پر شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین نے یہ بات بموجب حکم ابو عبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ کے کی ہو خالد بن الولید نے کہا کہ وہ مرد سادہ ہین لڑائی کا ڈھنگ نہین جانتے ہین پھر خالد
بن الولید نے لوگون کو آرام حاصل کرنے کا حکم دیا پس اُترے وہ لوگ اور آرام دی بعضون نے بعض کو اپنے توشے
سے پس جب دوسرا دن آیا لشکر بصرے کا آمادہ جنگ ہوا پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ لوگ ہمکو اور ہمارے
جانورون کو تھکا ماندہ سمجھکر ہماری طرف آتے ہین پس سوار ہو تم لوگ ساتھ برکت اور مدد اللہ تعالی کے پس سوار ہوئے
مسلمان مسلح ہوکر اور خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو بجانب میمنہ اور ضرار بن الازور کو بجانب میسرہ کے
مقرر کیا اور ضرار بن الازور کسن اور لڑائی مین دلیر تھے اور اُنکی بہادری اور دانشمندی ہر جگہ مشہور تھی اور
پیدل فوج پر عبد الرحمن بن حمید الجمحی کو مقرر کیا پھر تقسیم کیا لشکر زحف کو اور تھوڑے پر مستیب بن علبہ اور تھوڑی جماعت پر
معود بن غانم الاشعری کو مقرر کیا اور سب کو حکم دیا کہ جب مین حملہ کرون تم سب بھی برابر حملہ کرو واقدی رحمہ اللہ
نے روایت کی ہو کہ بعد اس تقسیم اور ترتیب فوج کے خالد بن الولید لوگون کو نصیحت اور وصیت کرتے تھے اور
عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا بھی یہی حال تھا اور عزم کیا سبھون نے حملہ کرنے کا کہ دفعۃً رومیون کی صفین پھٹگئین
اور اُنمین سے ایک سوار بھاری ڈیل ڈول کا اور بہت خوش پوشاک جسکے جسم پر سونا اور چاندی اور حریر یاقوت
چمکتے تھے نکلا اور دونون لشکرون کے بیچ مین آیا اور بزبان عربی کہنے لگا کہ اے گروہ عرب کے تم مین سے جو سردار ہو میرے
مقابلے مین آوے کہ مین سردار اور حاکم بصرے کا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ لشکر سے نکلکر اُسکے نزدیک
گئے اُسنے پوچھا کہ تمہین سردار مسلمانون کے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ ہان مسلمان لوگ ایسا ہی جانتے ہین اور مین
اُنکا سردار جبھی تک ہون کہ اللہ تعالی کی اطاعت پر قائم رہون اور جب مجھسے نافرمانی اللہ تعالی کی ہووے
تو میری حکومت اُنپر نہین ہی روماس نے کہا کہ مین ایک شخص دانایان اور بادشاہان روم سے ہون اور حق بات دانشمندی
چھپی نہین رہتی اور مین نے پچھلی کتابون اور گذرے ہوئے ملاحم اور اخبار مین پڑھا ہو کہ اللہ تعالے نے بنی ہاشمی

قریشی عربی مبعوث کریگا جسکا نام محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا خالد بن الولید نے کہا کہ وہ ہمارے پیغمبر ہین روماس نے
پوچھا کہ آیا اللہ تعالے نے کوئی کتاب تمپر نازل کی ہے خالد بن الولید نے کہا ہان اور نام اُسکا قرآن ہی روماس نے کہا کہ
آیا شراب تمپر حرام کی گئی ہی خالد بن الولید نے کہا ہان جو شخص شراب پیتا ہی ہم اُسپر حد جاری کرتے ہین اور جو زنا کرتا ہی ہم
اُسپر دُرّے لگاتے ہین اور اگر مرد زن دار یا عورت شوہر دار زنا کرتے ہین تو اُنکو ہم بموجب حکم خدا کے سنگسار کرتے
ہین پھر روماس نے پوچھا کہ آیا نماز تمپر فرض ہوئی ہی خالد بن الولید نے کہا ہان پانچ وقت کی نماز ہمپر فرض ہوئی ہی روماس
نے کہا تم حج کرتے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان روماس نے کہا تمپر جہاد فرض کیا گیا ہی خالد بن الولید نے کہا ہان اگر
ہمپر جہاد فرض نہوتا تو ہم تم لوگون سے لڑنے کو نہ آتے پھر روماس نے کہا کہ مین خوب اور تحقیق جانتا ہون کہ تم لوگ
حق پر ہو اور مین تمکو دوست رکھتا ہون اور اپنی قوم کو تمھاری طرف سے مین نے ڈرایا اور دھمکایا لیکن اُنھون نے
نہ مانا اور مین اُنسے ڈرتا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا روماس سے کہ کہہ تو اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کہ اِسکے کہنے سے ہمارا تیرا حال برابر ہو جاوے پس روماس نے کہا کہ اگر
مین مسلمان ہو جاؤن تو مجکو اس امر کا ڈر ہی کہ میری قوم کے لوگ مجکو مار ڈالینگے اور میرے لڑکے بالون کو قید کر لینگے لیکن مین
جاتا ہون اپنی قوم کے پاس کہ دھمکاؤن اور ترغیب دون مسلمان ہونے کی اُنکو شاید اللہ تعالے راہ رہت پر لاوے
اُنکو پس خالد بن الولید نے روماس سے کہا کہ اگر تو بدون لڑے بھڑے مجھسے اپنی قوم کے پاس پھر جائیگا تو مجکو تیرے واسطے
اُنکی طرف سے ڈر ہی پس مین تجپیر حملہ کرتا ہون اور تو مجھپر حملہ کرتا کہ قوم تیری تہمت سازکر لینے کی تجھپر نہ کرین پھر اسکے بعد
اپنی قوم کے پاس جانا راوی نے بیان کیا ہی کہ اس گفتگو کے بعد آپس مین ایک دوسرے پر حملہ آور ہوکر
دونون لشکرون کو لڑائی کے ڈھنگ دکھائے یہان تک کہ بچایا روماس نے اپنے تئین اور کہا کہ تم مجھپر شدت سے
کرو حملے مین تاکہ پیٹھ پھیر کر مین بھاگ جاؤن اور مین ڈرتا ہون تمھارے واسطے ایک سردار سے جسکو بادشاہ
نے میری کمک کے واسطے بھیجا اور نام اُسکا دریجان ہی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالے مجکو اُسپر
غالب کریگا اور مدد دیگا پھر خالد بن الولید نے روماس پر حملہ مین شدت کی یہانتک کہ روماس بھاگ کر اپنی قوم
مین پہونچا لوگون نے اس سے حال پوچھا اُسنے کہا کہ اہل عرب بڑے مضبوط اور بہادر ہین تم اُنکی لڑائی مین طاقت
ٹھہرنے کی نہین رکھتے ہو اور بالضرور وہ لوگ مالک ملک شام تا تختگاہ بادشاہ کے ہو جاوینگے پس ڈرو تم اللہ تعالے
سے اور اہل عرب کی اطاعت قبول کرو اور جو بات اہل ارکہ اور تدمر اور حوران نے کی ہی تم بھی وہی کرو اور مین
تمھاری بہتری کا خواہان ہون پس رومیون نے اُسکو جھڑکا اور اُسکے مار ڈالنے کا ارادہ کیا اور اگر خوف
بادشاہ کا مانع نہوتا تو مار ڈالتے پھر اُس سے کہا کہ تو شہر مین جاکر اپنے مکان مین بیٹھ رہ ہم اہل عرب سے
لڑینگے پس روماس اُنکے پاس سے چلا گیا اور یہ اُسکی عین خواہش اور آرزو تھی اور اُسنے اپنے دلمین تصور کیا تھا

کہ شاید اللہ تعالی خالد بن الولید کو فتح دیوے تو مین اپنے لڑکے بالے لیکر جہان وہ جاوین وہان چلا جاؤن پھر اہل بصرہ نے
وریجان کو اپنا حاکم مقرر کیا اور اُس سے کہا کہ جب ہم مسلمانون کی لڑائی سے فراغت پاوینگے اُسوقت تیرے ساتھ
بادشاہ کے پاس چلکر روماس کی معزولی اور تیری منصوبی کی درخواست کرینگے کیونکہ تو بہ نسبت روماس کے بڑا
مضبوط اور دانشمند ہے وریجان نے اُنسے پوچھا کہ تمھارا قصد کیا ہے اُنھون نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ حملہ کر کے مسلمانون کے
لشکر میں اور اُنکے سردار سے مقابلہ کریں پس اگر غالب ہو جائیگا تو اُنکے سردار پر تو باقی لوگ اُنکے بھاگ جائینگے راوی نے
نے بیان کیا ہے کہ بعد اس گفتگو کے وریجان زرہ وغیرہ ہتھیار اور لباس سے بن ٹھنکر نکلا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو
اپنے مقابلہ مین طلب کیا پس عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما نے خالد بن الولید سے کہا کہ تم سردار لشکر کے ہو اور
بقاء و ثبات ہمارا سب کا تمھارے سبب سے ہے اور مین اس دشمن کا مقابلہ کرونگا پھر عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے لشکر سے
نکلکر وریجان پر حملہ کیا اور طرفین سے معرکہ آرائی ہوئی اور دونون لشکر دونون کے لڑکے گردنین اُٹھا کر اُنکی لڑائی دیکھتے تھے
پس تھوڑے سے عرصے مین وریجان تھک کر بھاگ نکلا اور گھوڑا اُسکا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے گھوڑے سے زیادہ
دوڑنے والا تھا اس وجہ سے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے بچکر اپنی قوم مین پہونچ گیا پس اُسکی قوم نے پوچھا
کہ کیا سبب ہے تیرے پھر آنے کا دشمن کی لڑائی سے اُسنے کہا کہ دشمن نے مجھپر شدت کی پس مین نہ ٹھہر سکا اور بھاگا
مگر تم سب دشمن پر حملہ کر دو پس اللہ تعالی نے رومیون کے دلون مین رعب اور اضطراب ڈالدیا اور خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ کو یہ بات معلوم ہوگئی پس حملہ کیا خالد بن الولید اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق اور ضرار بن الازور اور قیس بن
ہبیرہ اور شرجیل بن حسنہ اور رافع بن عمیرہ الطائی اور مسیب بن نجبہ الفزاری اور عبد الرحمن بن حمید الجمحی رضی اللہ
عنہم اور سب مسلمانون نے پس جب اہل بصرہ نے مسلمانون کو حملہ کرتے دیکھا اور سمجھے کہ ضرور لڑنا ہوگا پس آگے
بڑھے اور ظاہر ہوا قتل بیچ رومیون کے اور بجنے لگے ناقوس دیوار قلعے کے اوپر اور شور کیا راہبون نے ساتھ
کلمہ کفر کے پس دعا کی شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے ان کلمات سے اللّٰھم ان ھؤلاء الارجاس یتھلون الیک
بکلمۃ کفرھم ویدعون معک الٰھا اٰخر لا الٰہ الا انت ونحن نبتھل الیک بلا الٰہ الا انت وبحق محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم الا نصرت ھذا الدین علی اعدائک الکافرین اور مسلمانون نے اس دعا پر آمین کہی پھر
سبھون نے یکبارگی حملہ سخت کیا اور اہل بصرہ کو اس حملے سے یہ معلوم ہوا کہ گویا دیوار شہر پناہ کی گر گئی پس نہ ٹھہر سکے وہ
لوگ اور پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے اور باقی رہگئی زمین مردون کی لاشون سے بھری ہوئی اور بعضون نے اُنمین سے دروازون
شہر پناہ پر بعضون کو مار ڈالا پس جب وہ لوگ شہر مین پہونچ گئے اور برجون پر قرار پکڑ کر اور بیرق اور صلیبان کو
بلند کیا اور اپنی جانون کو بچایا تب ارادہ اس بات کا کیا کہ بادشاہ کو اس حال سے اطلاع دیوین تاکہ وہ
لوگ بھیجکر اُنکی کمک کرے عبد اللہ بن رافع نے روایت کی ہے کہ جب اہل بصرہ شہر مین جاکر شہر پناہ کی دیوار پر

پڑھتے ہوئے ہملوگ اُنکے تعاقب سے پلٹے اور اپنے بعض ساتھیون کو مفقود دیکھا پس پایا ہمنے دوسو تیس آدمیون کو اپنی جماعت سے
مقتول کہ اکثر اُنمین کے قوم بجیلہ اور ہمدان سے تھے اور منجملہ رؤسا ہمارے لشکر کے یزید بن حرملہ اور علی بن رفاعہ
اور مازن بن عوف اور سہل بن ناشط اور جابر بن مرارہ اور ربیع بن حامد اور عباد بن بشر شہید ہوئے
اور لوٹا مسلمانون نے مال و اسباب اہل بصرہ کا اور نماز پڑھی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے شہیدون پر اور دفن کرادیا
اُنکو پھر جب ایک ربع حصہ رات کا گذرا تب عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور معمر بن راشد اور مالک
اشتر نخعی اور ایک سو سوار نے لشکر زحف سے نگہبانی لشکر کے واسطے گشت کرنا شروع کیا اور یہ لوگ لشکر کے گرد
گھوم رہے تھے کہ دفعتاً گھوڑے سوارون کے چونکتے ہوئے اور بولنے لگے پس ہوشیار اور خبردار ہو گئے مسلمان
اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگے کہ یکایک ایک شخص رومی کو دیکھا کہ وہ موٹا کپڑا بالون کا مثل کمل کے پہنے تھا پس عبدالرحمن
رضی اللہ عنہ نے اوسکی طرف پیشقدمی کر کے چاہا کہ اُسکو پکڑ لیوین پس اُس شخص نے کہا کہ ٹھہرو اور توقف کرو کہ مین
روماس حاکم بصرہ کا ہون پس عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اُسکو ساتھ لیکر خالد بن الولید کے پاس گئے پس خالد بن الولید نے اسکو
پہچانا اور بیٹھے روماس نے کہا کہ اے امیر لشکر مسلمانون کے میری قوم نے مجکو نکال دیا اور کہا کہ تو اپنے مکان مین بیٹھ رہ
ورنہ ہم تجکو مار ڈالینگے پس مین اپنے مکان مین جا بیٹھا اور میرا مکان دیوار شہر پناہ سے ملا ہوا ہی پس جب تاریکی رات کی ہوئی
میرے غلام اور اولاد نے بموجب میرے حکم کے شہر پناہ کو کھود کر ایک دروازہ اُسمین کھولدیا سو مین اُسی راہ سے تمھارے
پاس اِس غرض سے آیا ہون کہ بھیجو تم میرے ساتھ اون لوگون کو اپنے ساتھیون سے جنپر تمکو اعتماد ہو کہ اگر اللہ تعالی چاہیگا
تو وہ شہر پر قابض ہو جائینگے پس خالد بن الولید نے یہ کلام سنکر سجدۂ شکر اللہ تعالی کا ادا کیا اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق
رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ جنپر تمکو اعتماد ہو اُنمین سے ایک سو سوار لیکر روماس کے ساتھ جادین اور اُن سوارون پر عبدالرحمن رضی اللہ
عنہ کو سردار مقرر کیا ضرار بن الازور نے روایت کی ہی کہ مین بھی اِس جماعت مین تھا جو شہر مین داخل ہوئی پس جب
پہونچے ہم روماس کے مکان پر کھولدیا اُسنے ہمارے واسطے اپنا خزانہ اور جدا کیا ہمارے واسطے ہتھیار اور کہا کہ
لباس رومیون کا پہن لو پھر پہن لیا ہمنے لباس اُنکا پھر بانٹ دیے گئے ہم چارون کنارے شہر مین ہر کنارے مین
پچیس سوار تھے اور حکم کیا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اِس امر کا کہ جسوقت تم ہماری تکبیر کی آواز سنو تم بھی تکبیر کہو پس جب
ہملوگ بموجب حکم کے روانہ ہوئے ہوشیار ہو گئے ہم اپنی جانون پر واسطے حملہ کرنے کے قوم پر واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہی کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بعد روانہ کرنے اپنے ساتھیون کے شہر کے کنارون پر خود زرہ پہنکر مستعد کار ہوئے
اور روماس بھی مسلح اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو ایک تلوار اور ایک کلاہ دی جسکو عبدالرحمن نے اپنے لباس پر ڈال لیا
اور روماس عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر اُس برج کی طرف چلا جسمین وریحان مع اپنے ہمراہیان کے تھا پس وریحان نے
ان دونون کو دیکھکر پوچھا کہ تم کون ہو روماس نے کہا کہ مین بطریق ہون وریحان نے کہا کہ نہ آرام و آسانی ہو تجکو کیا سبب ہی تیرے آنیکا

اور یہ ساتھی تیرا کون ہیں روماس نے کہا کہ یہ میرے دوست ہین تیری ملاقات کے مشتاق ہو کر آئے ہین وریحان نے کہا کہ تجھ
پر وہ کون ہین روماس نے کہا کہ عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور تیرے
پاس اسواسطے آئے ہین کہ تیری روح کو دوزخ مین بھیجین پس جب وریحان نے یہ کلام سُنا چاہا اسنے کہ حملہ کرے مگر اُسکے
دل سے نامردی سے رہا نا اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے جلدی سے تلوار کا وار کیا اُسکے شانے پر مارا پس گر پڑا وہ بیہوش
اور مردہ ہو کر زمین پر راوی نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے آواز تکبیر بلند کی وقت مار ڈالنے وریحان
کے اور روماس نے بھی تکبیر کہی اور اصحاب عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بھی آواز تکبیرون کی سُنکر شہر کے کنارون سے تکبیرین
کہنے لگے اور جواب دیا آگی تکبیرون کا پتھرون اور پہاڑون اور درختون اور چڑیون نے اور نیک لوگون نے آبادیون
سے اور کہا انھون نے کہ ای معبود اور ای مالک ہمارے کیا خوش اور پاک ہے سُننا تیرے نام اور ذکر کا اور
ہر شخص ہم مین سے تیری حقیقت شکر مین قیام کر سکتا ہی اور تحقیق سُنا ہمنے کلمۂ توحید کو اور دیکھا ہمنے تیرے شکر گذاری والون
اور بزرگداشت کرنے والون کو راوی نے بیان کیا ہے کہ جب تکبیر کہی مسلمانون نے اطراف بصرہ سے رکھا انھون نے
تلوار کو رومیون مین اور قتل کرنا شروع کیا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بھی آواز تکبیر سُنکر مع اپنے ساتھیون کے
شہر مین پہونچے پس جب دیکھا اہل بصرہ نے اپنے شہر کو کہ وہ فتح کر لیا گیا اور وے قطعے کے تلوار سے شور وغل
مچایا سب مردون اور عورتون اور لڑکون نے پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہین روماس نے کہا کہ امان
طلب کرتے ہین پس کہا خالد بن الولید نے کہ اٹھالو اُنکے اوپر سے تلوار کو پس اُٹھا لیگئی تلوار اور خالد بن الولید نے اُنکو
امان دی پھر سب جمع ہوئے اہل بصرہ اور خالد بن الولید سے کہا کہ اگر ہم تم سے مصالحہ کر لیتے تو نوبت اس احوال کی نہ آتی
خالد بن الولید نے کہا کہ اللہ تعالی کا حکم ٹلتا نہین ہی پھر اہل بصرہ نے خالد بن الولید سے پوچھا کہ کس شخص کی راہ بتلانے سے
تمنے ہمارا شہر فتح کیا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے حیا سے نام روماس کا نہین بتلایا پس روماس اُٹھ کھڑا ہوا اور
کہا کہ ای دشمنان خدا مین نے بلحاظ خوشنودی خدا اور بغرض جہاد کے راہ بتلائی اہل بصرہ نے کہا کہ کیا تو ہمارے ساتھ دین
نہین ہی روماس نے کہا کہ ای میرے اللہ مدد کر تو مجھکو ان لوگون سے جو مُنکر صلیب اور اسکی پرستش کرنے والون کا ہون جیتے جی
یہ کام واسطے رضامندی اللہ اور بنا بیت وغرض جہاد کرنے کے مین کیا ہی راضی ہوا مین اور کیا مین نے اللہ تعالی کو پروردگار
اپنا اور اسلام کو دین اپنا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول اپنا اور کعبہ کو قبلہ اپنا اور قرآن کو پیشوا اپنا اور مسلمانوں کو بھائی
اپنا پس سنکر وہ لوگ روماس سے ناراض ہوئے اور ارادہ برائی کا اسکے ساتھ کیا پس روماس نے خالد بن الولید سے کہا کہ
مین اس شہر مین ان لوگون کے ساتھ نہ رہونگا اور جہان کہین تم جاؤگے مین بھی تمھارے ساتھ چلونگا اور جب کل ملک شام مین
تمھارا داخل ہو جائیگا پھر اپنے وطن کو آؤنگا کہ گھر کی الفت اور چاہ سب کو ہوتی ہی واقدی رحمہ اللہ نے عمرو بن سالم بن یحیی بن
مفرج سے روایت کی ہی کہ روماس کل لڑائیون مین شام کی شریک اور جہاد کرتا رہا جبتک تمام ملک شام فتح ہو گیا تب وجیہ [illegible]

ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت مین روماس کو بصرہ کا حاکم مقرر کیا
اور روماس تھوڑے دن وہان کی حکومت کرکے ایک بیٹا چھوڑ کر مر گیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پھر خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ نے چند اشخاص اپنے ہمراہی کو واسطے اعانت روماس کے بضرورت نکالنے اور اُٹھانے مال و
اسباب خانگی روماس کے شہر سے مقرر کیا پس اُن لوگون نے اعانت روماس کی کی کہ اُسی حالت مین لوگون نے
روماس کی زوجہ کو روماس سے لڑتے جھگڑتے دیکھا مسلمانون نے کہا کہ تو کیا چاہتی ہی اُسنے کہا کہ میرا فیصلہ تمھارے
لشکر کے سردار کے پاس ہوگا پس مسلمان اُسکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس لائے اور اسنے نالش کی
اور ایک شخص رومی واقف زبان عربی نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے اسکے مطلب کو بیان کیا کہ یہ عورت اپنے
شوہر روماس پر نالشی ہی خالد بن الولید نے بواسطہ اُس رومی کے عورت سے سبب نالش کا پوچھا اُسنے بواسطہ
ترجمان کے بیان کیا کہ حال میرا یہ ہی کہ رات کو مین نے بحالت خواب ایک شخص نہایت خوبصورت کو مثل ماہ شب
چاردہ کے دیکھا کہ وہ کہتے ہین کہ یہ شہر بصرہ اور تمام ملک شام اور عراق اسی گروہ عرب کے ہاتھ سے فتح
ہوگا مین نے اُن شخص سے پوچھا کہ آپ کون ہین اُنھون نے فرمایا کہ مین محمد رسول اللہ ہون کہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پھر مجکو بجانب اسلام کے دعوت فرمائی اور مین نے اسلام قبول کیا پھر مجکو آپ نے دو سورتین قرآن مجید
کی سکھائین پس خالد بن الولید نے یہ کلام اُسکا سُنکر تعجب کیا اور بواسطہ ترجمان کے اس سے کہا کہ وہ دو سورتین پڑھے
پس اُسنے سورۂ فاتحہ اور قل ھو اللہ احد پڑھکر سُنائین اور خالد بن الولید کے ہاتھ پر اپنے اسلام کو
تازہ کیا اور اپنے شوہر روماس سے کہا کہ یا تو میرا دین قبول کر یا مجکو چھوڑ دے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ یہ
کلام اسکا سُنکر ہنسے اور کہا سبحان من وفقہا پھر بواسطہ ترجمان کے اُس عورت سے کہا کہ تیرا شوہر تجھسے پہلے
مسلمان ہوچکا ہی یہ سُنکر وہ عورت بہت خوش ہوئی پس خالد بن الولید نے اہل بصرہ سے جس مقدار پر چاہا مصالحہ کر لیا
اور انکی خاطر داری کی اور ارادہ اس امر کا کیا کہ ایک شخص کو اپنا نائب مقرر کرین تاکہ وہ قوم اپنے مطلب
اس سے کہتے رہین پس باتفاق راے اُنکے ایک شخص کو اُنپر حاکم کیا پھر ایک خط مشعر فتح بصرہ بنام ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے لکھا اور اُسمین یہ بھی لکھا کہ مین یہان سے بجانب دمشق کوچ کرتا ہون تم وہان مجھسے آملو اور ایک خط بنام
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ سے اور عبارت سے لکھا قد سرت الی الشام کما امرتنی وقد
فتح اللہ علی یدی تدمر وارکہ وحوران وسخنہ وبصری ویوم کتبت الیک ھذا الکتاب ارتحلت الی دمشق
واسأل اللہ النصر والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور یہ خط دونون ساتھی روانہ کرکے
بجانب دمشق کے کوچ کیا اور ایک گاؤن مین جسکو ثنیہ کہتے ہین پہنچکر توقف کیا اور اپنے نشان کو کہ جسکا نام
رایت العقاب تھا گاڑ دیا پس اُسجگہ کا نام ثنیۃ العقاب رکھا گیا پھر وہان سے بجانب غوطہ کوچ کیا اور ایک دیر مین

اُترے کہ وہ اب تک مشہور بہ دیر خالد ہی اور حال دمشق کا یہ تھا کہ قرب وجوار کے لوگ بے انتہا وہان یکجا ہوے تھے اور بارہ ہزار
سے زیادہ وہ اُسمین سوار تھے اور اُنھون نے شہرپناہ کو نشان اور بیرقون اور صلیبون سے آراستہ کیا تھا اور خالد بن الولید باستظار
آنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور اُنکے ساتھیون کے اُس دیر مین مقیم رہے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی
کہ جب ہرقل کو یہ خبر پہونچی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ارکہ اور تدمر اور حوران وسخنہ وبصرہ کو فتح کرکے بجانب دمشق متوجہ ہوے
تب اُسنے اپنے سردارون کو یکجا کرکے کہا کہ جو مین تمسے کہتا تھا اور تمکو ڈراتا تھا وہ تمنے کچھہ نہ مانا اور نہ سُنا اہل عرب
تدمر اور ارکہ وحوران وسخنہ وبصری فتح کرکے متوجہ دمشق ہوے ہین پس اگر دمشق کو بھی فتح کرلیا تو بڑی مصیبت کی بات ہی
کہ شہر دمشق ملک شام کا بہشت ہی اور مین نے اہل دمشق کے پاس دو چند مسلمانون کا اپنا لشکر بھیجا ہو پس تم مین سے کون
شخص اُنکے مقابلے کا قصد کریگا اور کفایت کریگا مجکو اُنکے کام مین کہ جو شخص اُنکو ہزیمت دیوے گا مین محصول اُن شہرونکا جو مسلمانونکے
قبضے مین ہین اُسکو ساف کردونگا پس منجملہ اُسکے سردارون کے ایک شخص جسکا نام کلوص تھا اور اُسکی بہادری اور شجاعت
اُس زمانے مین جب کسری بادشاہ فارس نے قصد لینے ملک شام کا کیا تھا ظاہر ہوئی تھی بولا کہ ای بادشاہ مین مسلمانون
کے لیے کافی ہون اور مقابلہ کرکے اُنکو بھگا دونگا ہرقل نے یہ کلام اُسکا سنکر ایک صلیب سونے کی اُسکو دی اور پانچہزار سوار
اُسکے ساتھ کیے اور کہا کہ صلیب کو آگے رکھنا کہ یہی تجکو مدد دیگی پس کلوص نے اُسی روز انطاکیہ سے کوچ کیا اور
حمص مین پہونچا اور اُس مقام کو ہتھیار اور لوگون سے بھرا پایا اور جب وہان کے لوگون کو اُسکے آنے کی خبر پہونچی نکلے
وہ لوگ اُسکی ملاقات کے واسطے اور اپنے آگے کیا اُنھون نے قسون اور راہبون کو ساتھ خوشبو وار جلتی ہوئی چیزون کے اور
انجیل اُنکے پاس تھی پس وہ آگے آئے اُسکے لشکر کے اور چھپڑ کا اُسپر پانی معمودیہ کا اور اُسکی فتح کے واسطے دعا مانگی پس کلوص
ایک شب و روز وہان مقیم رہکر بجانب شہر جوسیہ کے روانہ ہوا اور وہان کے لوگ بھی مثل اہل حمص کے اُسکے ساتھ پیش آئے پھر
شہر بعلبک مین پہونچا پس وہان کے لوگ اور عورتین منہ پیٹتی اور بال نوچتی ہوئی مثل فریادیون کے اُسکے پاس آئین اور
بیان کیا کہ اہل عرب نے ارکہ و تدمر و حوران وبصرہ کو فتح کرلیا ہی اور ہمنے سُنا ہی کہ وہ لوگ ارادہ دمشق کا رکھتے ہین کلوص
نے کہا کہ مجکو تو یہ معلوم ہی کہ وہ لوگ بمقام جابیہ ہین اور مین متعجب ہون کہ اُن لوگون نے کیونکر شہرون اور قلعون پر قدرت
حاصل کی اہل بعلبک نے کہا سچ ہی وہ لوگ تو اپنی جگہ پر یعنی جابیہ مین ہین اور جسنے کہ یہ مقامات یعنے ارکہ وغیرہ فتح کیا ہی
یہ شخص عراق سے آیا ہی اور نام اُسکا خالد بن الولید ہی کلوص نے کہا کہ اُنکی تعداد کسقدر ہی اُنھون نے کہا کہ ہزار سوار
سوار ہین کلوص نے یہ سُنکر کہا قسم ہی اپنے دین کی کہ مین اُسکا سر کاٹ کر اپنے قنطاریہ کی نوک پر لٹکاؤنگا پھر وہان
سے کوچ کرکے بجانب دمشق روانہ ہوا اور دمشق کا سردار جو ہرقل کی طرف سے مقرر تھا اُسکا نام عزرائیل تھا
اور وہ رومیون کے نزدیک بہت معزز تھا اور اُسکے ساتھ تین ہزار سوار اور پیدل تھے پس جب کلوص دمشق مین پہونچا وہان
بڑے بڑے رئیس اور سردار کلوص کے پاس یکجا ہوئے اور بادشاہ کا فرمان در باب ماموری اُسکے واسطے مقابلہ مسلمانون کے

پڑھا پس کلوص نے سنانے کہا کہ مین تمھاری طرف سے لڑونگا اور تمھارے دشمنونکو تمھارے شہر سے ہٹا دونگا لیکن یہ کام اس امر پر موقوف
ہو کہ تم عزرائیل کو اپنے شہر سے نکال دو کہ مین اکیلا اس کام کے لیے رہونگا اون اُنھون نے کہا کہ دشمن ہمارے شہر پر چڑھے آتے
ہین پس کیونکر ہو سکتا ہو کہ ہم عزرائیل کو نکال دیوین بلکہ ایسے وقت مین اگر دس سردار تم مین سے ملین تو ہم لوگ اُن کی
خواہش رکھتے ہین اور ہم بقوت اُنکے اہل عرب سے مقابلہ کر لینا پس جب عزرائیل نے یہ حال سُنا کہا کہ جسوقت
اہل عرب اس شہر کو محاصرہ کرین تب مین اور کلوص دونون جُدا جُدا ایک ایک دن اُنسے لڑین پس ہم دونون مین سے جو شخص اُنکو
بھگا دے وہی حاکم اس شہر کا قرار پاوے اہل دمشق نے اس راے کو پسند کیا اور اپنی اپنی جگہ پر گئے اور اس
گفتگو سے عداوت قلبی باہم کلوص اور عزرائیل کے ہوگئی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ رومی ہر روز
باب جابیہ دمشق سے نکلکر واسطے دریافت آنے ابو عبیدہ بن الجراح کے ایک فرسخ تک جایا کرتے تھے یہانتک کہ آئے
اُنکے خالد بن الولید جانب ثنیہ سے جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا ہی رفاعہ بن مسلم نے روایت کی ہی کہ خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ بمقام دیر غوطہ آکر اُترے تھے کہ دفعۃً اُنھون نے فوج دمشق کو اپنی جانب مثل ٹڈیون کے آتے دیکھا پس یہ امر
دیکھکر خالد بن الولید نے پہن لی زرہ مسیلمہ کذاب کی اور باندھا اپنی کمر کو اپنے عمامے سے اور گلے مین لٹکا لیا اسکے کنارے کو
اور مسلمانون کو آواز دی اور کہا کہ یہ لشکر دشمن کا سوارون اور پیدلون سے آپہونچا ہی لو تم اُنکو جانے نہ دینا اور مدد دو تم
خدا اسکے دین کو مدد دیگا اللہ تعالیٰ تمکو اور رہو تم مصداق اس آیت کے اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ
بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الٰى اٰخِرِ الْاٰيَة اور جان لو تم اس بات کو کہ بھائی مسلمان تمھارے جو ابی عبیدہ بن الجراح رضی کے
ساتھ ہین وہ تمھارے پاس پہونچ گئے ہین پس مسلمان یہ کلام نصیحت انجام خالد بن الولید کا سُنکر جلدی سے مسلح اور سوار ہو کر
دشمن کے متوجہ ہوے یہ حال دیکھکر ٹھہر گیا لشکر رومیون کا سامنے لشکر مسلمانون کے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
اپنے لشکر کی ترتیب واسطے لڑائی کے اسطرح کی کہ رافع بن عمیرۃ الطائی کو میمنہ اور مسیب بن نجبہ الفزاری کو میسرہ اور داہنے بازو مین
شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو اور بائین بازو مین عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو اور ساقہ پر سالم بن نوفل کو مقرر
کیا اور خود مع اپنے ساتھیون کے بیچ مین ٹھہرے اور جب یہ امر کر چکے ضرار بن الازور سے کہا کہ اختیار کرو تم راہ اپنے
باپ اور قوم کی اس معاملے مین اور مدد دو تم اللہ کے دین کو کہ مدد دیگا اللہ تعالیٰ تمکو ڈال دو تم رعب رومیون مین اپنے
حملے سے اور جوش مین لاؤ اُنکے لشکر کو اپنی شجاعت سے پس نکلے ضرار بن الازور مسلمانون کے لشکر سے اس حیثیت سے کہ تھے کپڑے
اُنکے میلے اور تھا اُنکے سر پر پرانا عمامہ اور اُنکی سواری مین ایک بچہ مادہ اسپ لاغر تھی مگر وہ ہوا کے آگے چلتی تھی اور حملہ کیا رومیون
کے لشکر پر اور بیچ مین ڈالا اُنکی صفون کو اور اس حملے مین چار سو سوار رومی کو مار ڈالا پھر دوبارہ حملہ کیا پیدلون پر اور اُنمین سے
بیس کو مار ڈالا اور اگر رومی تیر اور پتھر نہ چلاتے تو ضرار اُنکے مقابلے سے نہ پھرتے پس جب واپس آئے ضرار بن الازور اپنے
لشکر مین خالد بن الولید اور مسلمانون نے اُنکا شکریہ ادا کیا پھر عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما زرہ پہنکر لشکر سے نکلے

پس خالد بن الولید نے اُنسے کہا کہ اے بیٹے صدیق کے رعب ڈالدو تم دشمنون پر اپنے حملے سے اور پریشان کرو صفین انکی
اللہ تعالیٰ تم مین برکت عطا فرماوے پس عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے بھی مثل ضرار کے حملہ اور قتل کفار کر کے سعادت کی پھر خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ نے خود حملہ کیا اور طریقہ اپنی نیزہ بازی اور شجاعت کا رومیون کو دکھلایا اور اُنکو تعجب مین ڈالا پس جب
کلوص سردار رومیون نے خالد بن الولید کو اسطرح دیکھا قرینے سے اُسنے جانا کہ مسلمانون کے لشکر کے سردار یہی ہین اور
سمجھا کہ خالد بن الولید میرا ساز وسامان سرداری کا دیکھکر میرے ہی اوپر قصد حملے کا رکھتے ہین پس یہ سوچکر پیچھے کو ہٹا اور خالد
بن الولید نے اوسپر حملہ کیا اور سرداران رومی نے خالد بن الولید کو ڈانٹا اور اُنپر تیر اندازی شروع کی مگر خالد بن الولید نے
کچھ التفات نہ کیا اور گھوڑا اُنکا صف دشمنون مین بجلی کی طرح چمکتا تھا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس حملہ مین
دس آدمیون کو رومیون سے مار ڈالا پھر پلٹ کر میدان جنگ مین آئے اور پہلی دفعہ سے زیادہ ڈھنگ لڑائی کے رومیون کو
دکھائے اور لشکر رومیون سے اپنے مقابلے کے لیے لڑنے والے کو طلب کیا لیکن کوئی اُنمین کا لشکر سے نکلا پس خالد بن الولید
نے کہا کہ مجھ اکیلے کے مقابلے مین تم دو سوار یا چار سوار بلکہ دس تک آکر لڑو مگر کسی نے جواب اسکا نہ دیا پس خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خرابی ہو تمکو مین تو اس جگہ اکیلا ہون اور حال یہ ہی کہ لڑائی مین میرے لشکر کا ہر ایک آدمی میرے برابر ہی
واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ خالد بن الولید کی اس گفتگو کو بعض رومی سمجھے اور بعض نہین سمجھے کہ اسی حالت
مین عزرائیل نے کلوص سے کہا کہ بادشاہ نے تجکو لشکر کا سردار مقرر کر کے اہل عرب سے لڑنے کو بھیجا ہی پس بچانا شہر اور رعیت
کا تیرے ذمے ہی کلوص نے جواب دیا کہ تو مجھسے زیادہ اس کام کا مستحق ہی کسواسطے کہ تو پہلے سے اس شہر مین ہی
اور تو نے جانا اور گمان کیا ہی اس امر کا کہ تو بدون حکم ہرقل کے اس شہر سے نہین نکل سکتا ہی پس کیا سبب ہی کہ نہین
نکلتا ہی تو عرب کے مقابلے کو عزرائیل نے کہا کہ میرے اور تیرے یہ شرط ہو چکی ہی کہ ایک دن مین لڑون اور ایک دن تو پس
آج تو مقابلہ کر کل مین لڑونگا پس کلوص نے کہا کہ تو مجھسے پہلے اس شہر مین ہی اور مین تجھسے یہ درخواست کرتا ہون کہ آج
تو ہی لڑ کل مین لڑونگا پس گفتگو اُنکی طول کو پہونچی تا اُنکے لوگون نے یہ تجویز کیا کہ دونون کے نام قرعہ ڈالا جاے جس شخص کے نام
قرعہ نکلے وہ آج مسلمانون سے مقابلہ کرے کلوص نے کہا ایسا نہ چاہیے بلکہ مناسب ہی کہ ہم سب ملکر حملہ کرین کہ اسمین ہیبت
کی صورت بنی رہیگی عزرائیل نے کہا کہ مجکو اس بات سے کچھ مطلب نہین راوی نے کہا ہی کہ کلوص کو اس بات کا خوف
پیدا ہوا کہ اگر بادشاہ کو اس قیل وقال سے اطلاع ہو گی تو اُسکو اپنی مصاحبت سے نکال دیگا اور مار ڈالیگا یہ سوچ کر قرعہ
اندازی پر راضی ہوا سو قرعہ کلوص کے نام نکلا پس عزرائیل نے اُس سے کہا کہ نکل تو واسطے مقابلے کے اور ظاہر کر
اپنی شجاعت کو جیسا امیر لشکر مسلمانون نے کیا او مین کل واسطے مقابلے کے نکلونگا اور دونون فریق دیکھینگے کہ ہم دونون
مین سے کون زیادہ شہسوار اور بہادر ہی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ بعد اس قرار داد کے کلوص مسلح ہو کر
گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنے ساتھیون سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ ہمت تمھاری میرے ساتھ متعلق رہے

پس اگر تم مقابلے مین میری جانب سے کچھ کمی اور عجز دیکھو تو حملہ کر کے مجکو بچاؤ ساتھیون نے کہا کہ یہ بات تو عاجزی اور ڈر کی
ہی اسکو فلاح نہین ہی پھر کلوص نے کہا کہ یہ شخص جسکے مقابلے کو مین جاتا ہون بدوی ہی اور اسکی زبان میری زبان کے
خلاف ہی اور مین اُس شخص سے بات چیت کیا چاہتا ہون اور احتیاط کرنا آدمی کے واسطے ایک زرہ مضبوط ہی پس مین
ایک شخص کو چاہتا ہون کہ میرے اور اُسکے بیچ مین واسطہ گفتگو ہو پس ایک شخص نصرانی جسکا نام جرجس
اور وہ بہت دانشمند اور فصیح تھا کلوص کے ساتھ ہوا اور کہا کہ مین مترجم گفتگو کا ہونگا کلوص نے اِس سے کہا کہ یقین جان
تو اس بات کو کہ یہ شخص بڑا بہادر ہی اہل عرب سے سو اسکے مقابلے مین اگر تو مجکو سست دیکھتا تو میری اعانت کرتا کہ اسکے
عوض مین مین تجکو اپنا مصاحب اور وزیر کرونگا اور اس میری گفتگو کو پوشیدہ رکھنا پس مین اب جاتا ہون مقابلہ
کرنے کو اور فریب دیکر پھر آتا ہون اور قریب ہی کہ کل کے دن عزرائیل مقابلے کو نکلیگا پس مارا جائیگا وہ اور مجکو راحت
اور فرصت ملیگی اسکی تیزی سے جرجس نے کہا کہ مین تو لڑنا نہین جانتا ہون بات چیت مین تیری اعانت اور دشمن سے
ساتھ فریب کرونگا جہانتک ممکن ہوگا پس اگر یہ امر تجکو منظور نہین ہی تو اپنے دل سے مشورہ کر کلوص نے کہا افسوس ہی
تو یہ چاہتا ہی کہ مجکو دشمن کے حوالے کر دے جرجس نے کہا کہ تیرا دل یہ چاہتا ہی کہ تیرے ساتھ دینے اور تیری
رضامندی میتا مین مار ڈالا جاؤن پس جب مین مارا گیا تو تیرا انعام اور احسان میرے کس کام آویگا پھر
کلوص چلکر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے قریب آیا اور مسلمانون نے دونون کی طرف دیکھا اور رافع بن عمیرۃ الطائی
نے چاہا کہ بڑھکر کلوص پر حملہ کرین پس خالد بن الولید نے اُنکو روکا اور کہا کہ تم اپنی جگہ پر رہو مدد دہی دین کی
میرا کام ہی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب کلوص اور جرجس خالد بن الولید کے نزدیک آئے کلوص
نے جرجس سے کہا کہ تو اُنسے استفسار کر کہ تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو اور ہمارے دبدبے اور کثرت فوج سے
اُنکو ڈرا اور دریافت کر کہ اُنکا ارادہ کیا ہی پس جرجس قریب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے آیا اور کہا کہ ای
اعرابی مین تمسے ایک مثال بیان کرتا ہون وہ یہ ہی کہ ہماری تمہاری مثال ایک شخص کی مثل ہی کہ اُس کے پاس
کچھ بکریان تھین اور اُسنے چرانے کے واسطے چرواہے کو سپرد کیا اور چرواہہ بڑا ڈرنے والا تھا اور جانور ورندے
کے مقابلے کی جرأت بہت کم رکھتا تھا پس ایک درندہ جانور ہر روز آکر ایک بکری کو اُٹھا لیجاتا تھا یہان تک
کہ بکریان کم ہوگئین اور وہ درندہ جانور اِس امر کا عادی ہوگیا تھا اسوجہ سے کہ کوئی روکنے والا نہ پاتا تھا پس
جب بکریون کے مالک نے یہ حال دیکھا معلوم کیا اُسنے اس بات کو یہ امر چرواہے کی سستی اور غفلت سے ہی
پس مالک نے ایک شخص مضبوط کو بکری چرانے پر مقرر کیا پس وہ شخص رات بھر بکریون کے گرد پھرتا تھا کہ
اِسی حالت مین وہ جانور درندہ اپنی عادت کے موافق آیا اُس نگہبان نے حملہ کر کے برچھی سے جو اُسکے
ہاتھ مین تھی اُس جانور کو مار ڈالا پھر بعد اُسکے کوئی درندہ جانور بکریون کے قریب نہین آتا تھا پس ایسا ہی

حال تمہارا ہی کہ ہمنے تمھارے معاملے مین سُستی کی اِسوجہ سے کہ تم لوگ ہمارے نزدیک ایک گروہ ضعیف بھوکے
ننگے محتاج تھے اور غذا تمھاری چینا اور جَو اور روغن زیت وغیرہ تھی پس جب تم ہمارے شہرون مین آئے اور
ہماری غذا ئین کھائین تب سیر ہوگئے ہمیر پس پہونچے تم جہان تک پہونچے اور کیا تمنے جو کیا اور اب بادشاہ نے
تمھارے مقابلے کے واسطے ایسے شخص کو بھیجا ہی کہ وہ آدمیون مین نہین شمار کیا جاتا ہی اور نہین پروا رکھتا ہی
بہادرون کی اور وہ یہی شخص ہی جو میری جانب مین موجود ہی پس ڈرو تم اُس سے اس بات کو کہ پہونچے تمکو اس
سے وہ چیز کہ پہونچی اُس مضبوط نگہبان بکریون سے شیر کو اور اس شخص نے مجھسے یہ کہا ہی کہ مین بلطف و مہربانی
تمسے بات چیت کرون پس بیان کرو تم کہ ہمسے کیا چاہتے ہو اور کیا مانگتے ہو کسواسطے کہ ایسے دریا مین تم لوگ
در آئے ہو کہ جو شخص اُسمین در آتا ہی اُسکی لہرون مین ڈوب جاتا ہی اور جو پانی اُسکا پیتا ہی اسکے حلق مین وہ پانی
پھنس جاتا ہی پس اگر تم مسلمانون کے لشکر کے سردار ہو تو اپنے دل اور مسلمانون سے اس امر مین گفتگو اور
مشورہ کرو بیش ازین کہ حملہ کرے یہ شیر تمپر اور مچاڑ ڈالے تمکو اپنے جنگل سے پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
نے یہ کلام جرجس کا اور فصاحت بیانی اسکی سنی کہا کہ ای دشمن خدا ہمارے واسطے تو مثلین بیان کرتا ہی قسم ہی خدا
کی کہ نہین سمجھتے ہین ہم تمکو اپنے نزدیک لڑائی مین مگر مثل شکاری اور اُن چڑیون کے جو اُسکے جال مین پھنسی ہون
اور وہ شکاری پکڑ لیتا ہی دائین اور بائین سب کو اور نہین گھبراتا ہی اُنکی کثرت سے پکڑ لینے مین اور جو تونے ہمارے
شہر اور وہان کی قحط سالی کا ذکر کیا سو ایسا ہی ہی جیسا کہ تونے بیان کیا لیکن اللہ تعالے نے ہمکو اس سے بہتر
عنایت کیا ہی اور جَو کے عوض مین گیہون اور فواکہ اور روغن اور شہد ہمکو عطا فرمایا ہی اور یہ ملک ہماری زمین ہی
کہ ہمارے پروردگار نے اُسکو ہمارے واسطے پسند کیا ہی اور اُسکا وعدہ بزبان ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے کیا تھا اور جو تو ہمارے قصد اور ارادے کا حال پوچھتا ہی سو ہم تین باتین چاہتے ہین یا اسلام
قبول کر دیا جزیہ دو یا لڑو حتی یحکم اللہ بحکمہ وھو خیر الحاکمین اور جو تونے عظمت اور بڑائی اُس
شخص بد کی بیان کی سو وہ ہماری نگاہ مین سب تھوڑون کا تھوڑا ہی پس اگر وہ بادشاہ کا کارندہ ہی
تو ہم دین اسلام کے کارندے ہین اور ہم حاکم تدمر اور ارکہ اور حوران اور سخنہ اور بصرہ کے ہین اور نام
میرا خالد بن الولید ہی پس جرجس یہ کلام خالد بن الولید کا سُنکر پیچھے کو ہٹا اور خوف سے رنگ اُسکا
بدل گیا کلوص نے یہ حال اُسکا دیکھکر کہا کہ پہلے تو مین نے تجکو اس معاملے مین ایسا دیکھا تھا جیسا شیر حملہ
کرتا ہی اب کیا سبب ہی کہ تجکو گھبرایا اور پیچھے پھرتا دیکھتا ہون جرجس نے کہا قسم ہی اپنے دین کی مجکو
کہ مین اُس شخص کو اوباش آدمیون سے سمجھتا تھا اور مین نہین جانتا تھا کہ یہ شخص مثل مینڈھے
سینگ مارنے والے کے ہی اور یہ شہسوار اور رسوا کنندہ لوگون کا ہی یہ سردار اس قوم کا ہی

جسنے زمین کو شر سے بھر دیا ہی بس تو اُسکی طرف متوجہ ہوا ور اپنی شجاعت ظاہر کریں جب کلوص نے یہ ذکر خالد رض
بن الولید کا سُنا ڈر گیا اور کانپنے لگا اپنے زین پر مثل شاخ اُس درخت کے جو ہوا ے تند سے ہلتی ہی اور کہا کہ اے
جرجس درخواست کرتا ہے کہ لڑائی کو کل صبح پر اُٹھا رکھیں جرجس نے کہا کہ مین درخواست تو کرونگا لیکن مین گمان نہین
کرتا ہون کہ وہ اس درخواست کو منظور کرین پھر جرجس نے خالد بن الولید کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ ای سردار
اپنی قوم کے میرا ساتھی تجسے یہ درخواست رکھتا اور کہتا ہی کہ وہ پلٹ جاوے اپنی قوم کے پاس اور جس
امر کے تم خواہان ہو اُس بارہ مین اپنی قوم سے مشورہ کرے خالد بن الولید نے کہا کہ تو مجھ سے فریب کرتا ہی
حالانکہ مین جز فریب کی ہون اور تمھارا بچنا بہت دور ہی پھر تانا خالد بن الولید نے اپنے نیزے کو جرجس
کی طرف پس جرجس نے جب تیرے کو دیکھا خوف سے زبان اسکی بند ہو گئی اور پیچھے کو بھاگا پھر خالد بن الولید نے
کلوص کو مقابلے کے واسطے طلب کیا اور حملہ کیا اُسپر تا قرب لشکر روم کے یہانتک کہ بھاگنے نہ دیا اُسکو پس
جب کلوص نے یہ حال دیکھا آمادہ بجنگ ہو کر خالد بن الولید پر حملہ اور اُنکی لڑائی مین پھر گیا اور دونون نے آپس
مین ایسی نیزہ بازی کی کہ گرمی اُسکی چنگاری آگ سے زیادہ تھی پھر کلوص نے حملات خالد بن الولید سے کنارہ
کشی چاہی پس خالد بن الولید نے یہ حال دیکھکر اپنے گھوڑے کو اُسکے گھوڑے سے نزدیک کیا اور بسبب قرب
کے اُسکے نیزے کو بیکار کر دیا اور اپنے چھوٹے نیزے کو داہنی جانب سے بائین طرف پھیر کر اس کے
حلق مین مارا اور پڑھا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کھینچ لیا اسکو اپنے ہاتھ سے اور جدا کر لیا اُسکو زین
اسپ سے پس مسلمانون نے یہ کلام خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا دیکھکر آواز تکبیر کی بلند کی اور سردار اور ولیم
لوگ مسلمانون کے خالد بن الولید کے پاس پہونچے پس حوالہ کیا خالد بن الولید نے کلوص کو مسلمانون سے
اور کہا کہ مضبوط باندھو تم مشکین اُسکی اور وہ اُسی حالت مین بڑبڑاتا تھا پس بلایا مسلمانون نے روماس
حاکم بصری کو اور پوچھا روماس سے کہ یہ شخص کیا کہتا ہی روماس نے کہا کہ یہ شخص کہتا ہی کہ تم میری مشکین نہ باندھو
مین تو اس بات کو قبول کرتا ہون جو تمھارے سردار نے کہا تھا آیا تم جزیہ اور مال مجھ سے نہین مانگتے ہو سو
مین اقرار کرتا ہون کہ جسقدر مال مجھسے طلب کروگے مین دونگا پس مسلمانون نے خالد بن الولید کو اس حال سے آگاہ کیا
خالد بن الولید نے کہا کہ مضبوط باندھو اسکو کہ مین اسکو سردار قوم کا گمان کرتا ہون پھر خالد بن الولید اپنے گھوڑے
سے اُتر کر ایک شہری پر سوار ہوئے جو حاکم تدمر نے اُنکو بطور تحفے کے بھیجا تھا اور ارادہ حملے کا رومیون
پر کیا پس ضرار بن الازور نے اُنسے کہا کہ تم اِس رومی سردار کی لڑائی مین محنت اُٹھا چکے ہو اب مجکو اجازت دو
کہ مین تمھاری طرف سے حملہ کرون تاوقتیکہ تم آرام حاصل کرو خالد بن الولید نے کہا کہ راحت و آرام نہین ہی مگر
عالم آخرت مین اور جو آج محنت اور مشقت کریگا وہ کل راحت حاصل کریگا پھر خالد بن الولید نے کہا کہ اللہ تعالے نگہبان

اور خلیفہ ہی تمہرا اور یہ کہکر متوجہ حملہ ہوئے پس کلوص نے چلا کر خالد بن الولید سے کہا کہ قسم ہی تمکو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی کہ پلٹ آؤ تاکہ مین تمسے کچھ باتین کرلون پس مسلمانون نے آواز بلند خالد بن الولید سے کہا کہ یہ بطریق چلا کر تمکو
پکارتا ہی پس خالد بن الولید پلٹ آئے اور روماس سے پوچھا کہ یہ شخص کیا چاہتا ہی پس روماس نے اُس سے ایک
ساعت باتین کین اور خالد بن الولید سے کہا کہ یہ شخص تمسے کہتا ہی کہ مین مصاحب بادشاہ ہون اور بادشاہ نے
پانچہزار سوار میرے ساتھ کرکے تمہارے مقابلہ کو بھیجا تھا اور میرے اور عزرائیل حاکم دمشق کے بیچ مین جھگڑا ہوا
اور ایسی ایسی باتین واقع ہوئین اور تمنے مجکو پکڑ لیا پس مین تم کو تمہارے دین کی قسم دلاتا ہون کہ اگر عزرائیل تمہارے
مقابلے مین آوے تو اُسکو باقی نہ چھوڑنا اور اگر مقابلے کو نہ نکلے تم خود استدعا کرکے اُس سے مقابلہ کرنا اور اُسکو مار ڈالنا
کہ وہ سردار قوم کا ہی پس جب اُسکو تم مار ڈالوگے تو دمشق کے مالک ہو جاؤگے پس آیا تم یہ امر کروگے پس خالد
بن الولید نے روماس سے کہا کہ اس سے کہدو کہ مین تو کسی مشرک اور اُس شخص کو جو اللہ تعالی کے واسطے بیٹا قرار
دیتا ہی باقی نہ چھوڑونگا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اشعار رجز کو پڑھتے ہوئے حملہ کیا واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہی جب جرجس نصرانی خالد بن الولید کے خوف سے بھاگ کر کانپتا ہوا اپنی قوم مین پہونچا اُس کی
قوم نے کہا کہ تیرے پیچھے کیا معاملہ ہی جرجس نے کہا کہ میرے پیچھے موت ہی جس سے لڑائی نہین ممکن ہی اور
وہ شیر ہی جسکا مقابلہ نہین ہو سکتا ہی اور وہ سردار مسلمانون کا ہی اور وہ بذات خود ہمارے مارنے کو آیا ہی وہ طلب
کریگا ہمکو جہان تک اور جہان کہین ہم جاوینگے اور نہ کمی کریگا ہمارے قتل مین اور مین بڑی محنت سے جان
بچا کر بھاگ آیا ہون پس مناسب ہی کہ پیشتر ازینکہ وہ سب ملکر ہمپر حملہ کرین تم اُنسے مصالحہ کرلو پس رومیون نے
کہا خرابی اور سختی ہو تجکو کیا بھاگ آنا تیرے واسطے کافی نہوا جو اُسکے سوا تو ہمارے دلون مین رعب اور دہشت
ڈالتا ہی اور چاہا کہ جرجس کو مار ڈالین پھر رومیون نے اسی حالت مین کہ کلوص کو خالد بن الولید نے پکڑ لیا تھا
عزرائیل سے ملتفت ہو کر کہا کہ کلوص مصاحب بادشاہ کا تو قید ہو گیا اور اُسنے لڑنے مین کمی نہین کی اور
تیرے اور اُسکے بیچ مین یہ شرط ہو چکی تھی کہ ایک دن وہ مسلمانون سے لڑے اور ایکدن تو پس اب تو مقابلے کے
واسطے نکل اور اس بدوی کو قتل کر عزرائیل نے کہا کہ جان لو تم اس بات کو کہ اگر خالد بن الولید مارے جاوینگے تو اُنکی جگہ پر
اور کوئی شخص اہل عرب سے قائم مقام ہو جائیگا اور جو مین مارا جاؤنگا تو تم لوگ مثل بکریون کے بدون چرواہے کے رہ
جاؤگے پس میری رائے یہ ہی کہ ہم تم سب کے سب بالاتفاق حملہ کرین رومیون نے کہا کہ ایسا کبھی نہ کرنا چاہیے کہ
اس صورت مین بہت لوگ مارے جاوینگے اور بہت عورتین رانڈین ہو جاوینگی پس یہ گفتگو انمین ہو رہی تھی کہ کلوص کے
ساتھی لوگ اُس مقام پر آگئے اور چلا کر عزرائیل سے کہا کہ تو ہمارے مالک سے بڑھکر بادشاہ کے نزدیک عزیز نہین ہی
اور تیرے اور کلوص کے درمیان شرط ہو گئی تھی سو کلوص نے تو اُسپر عمل کیا اور گرفتار ہو گیا پس تو بھی حملہ کر ورنہ ہم تجھے [illegible]

عزرائیل نے کہا کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ مین پہلے سے اس پہلوی سے ڈر گیا ہون سو ایسا نہین ہی اب مین لڑنے کو جاتا ہون اور
دونون طرف کے لوگ دیکھینگے کہ ہم دونون سے کون شخص بڑا شہسوار اور ثابت قدم اور بہادر ہی پھر عزرائیل
ساز و سامان جنگ سے طیار ہو کر ایسے گھوڑے پر جو قابل گرداوے اور سواری وقت لڑائی کے تھا سوار ہوا اور خالد بن الولید کے
مقابلے کو نکلا پس قریب اُنکے آکر کہا کہ ای برادر عربی میرے نزدیک آؤ کہ مین تمسے کچھ سوال کرون اور عزرائیل زبان
عربی جانتا تھا پس خالد بن الولید یہ کلام اُسکا سُنکر غصے مین آئے اور کہا کہ ای دشمن خدا تو ہی میرے نزدیک آکہ
توڑون مین تیرے سر کو اور یہ کہکر خالد بن الولید نے ارادہ حملے کا اُسپر کیا اُسنے کہا کہ مین نزدیک تمھارے ہون پس خالد
بن الولید نے جانا کہ یہ شخص ڈر گیا ہی پس توقف کیا حملہ کرنے سے تا اینکہ عزرائیل نزدیک آیا اور کہا کہ ای برادر عربی
کس چیز نے تمکو اس بات کا آمادہ کیا ہی کہ اپنی قوم کے ہوتے ہوئے تم بذات خود حملہ کرو پس اگر تم مارے جاؤگے
تو تمھارے ساتھی مثل بکریون بدون چرواہے کے رہ جاوینگے خالد بن الولید نے کہا کہ ای دشمن خدا تونے دیکھا ہی
حال دو شخصون کا میرے ساتھیون سے کہ اُنھون نے تیری قوم کے ساتھ کیا ہی کچھ کیا اور اگر مین اُن دونون کو اُنکے
حال پر چھوڑ دیتا تو خدا کی مدد سے تیرے ساتھیون کو چیر پھاڑ ڈالتے اور میرے ساتھی ایسے لوگ ہین کہ موت کو
غنیمت جانتے ہین اور زندگی کو عذاب سمجھتے ہین پھر خالد بن الولید نے اُس سے پوچھا کہ تو کون ہی عزرائیل نے کہا
کہ مین سردار شہسوارون کا ہون اور مین مٹانے والا لشکر ترک اور جرامقہ کا ہون خالد بن الولید نے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہی
اُسنے کہا کہ مین ملک الموت کا ہم نام ہون اور میرا نام عزرائیل ہی پس خالد بن الولید یہ کلام اُسکا سُنکر ہنسے اور کہا کہ ای دشمن خدا
جسکے نام پر تیرا نام رکھا گیا ہی وہ تیرا مشتاق ہی اس غرض سے کہ تجکو دوزخ کو پہونچا دیوے پھر عزرائیل نے پوچھا کہ کلوص کے
ساتھ تمنے کیا معاملہ کیا خالد بن الولید نے کہا کہ وہ سامنے مشکین بندھا ہوا بیٹھا ہی عزرائیل نے کہا کہ اُسکو مار کیون نہ ڈالا کہ
وہ بلا ہی اس قوم سے خالد بن الولید نے کہا کہ مین نے اسوجہ سے اُسکو قتل نہین کیا کہ مین تم دونون کو ساتھی مار ڈالونگا
عزرائیل نے کہا کہ آیا یہ بات تم کر سکتے ہو کہ ایکہزار مثقال سونا اور دس کپڑے ریشمی اور پانچ گھوڑے مجھسے لو اور کلوص کو مار ڈالو
اور اُسکا سر مجکو دو خالد بن الولید نے کہا کہ یہ مال تو کلوص کا عوض خون ہوگا تو اپنے مارے جانے کا عوض کیا دیگا پس
عزرائیل غصے مین آکر کہنے لگا کہ مجھسے تم کیا لے سکتے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ مین سر تیرا جزیے مین لونگا دران حالیکہ تو خوار
اور ذلیل ہوگا عزرائیل نے کہا کہ ای برادر عربی جتنی کہ ہم تمھاری تعظیم اور بزرگی کرتے ہین اُتنا ہی تم ہماری اہانت
اور تذلیل اور ہمارے ساتھ زبان درازی کرتے ہو پس بچاؤ تم اپنے تئین کہ مین تمھارا قاتل ہون پس جب خالد بن الولید نے
یہ کلام سُنا مثل شعلہ آگ کے عزرائیل پر حملہ کیا پس عزرائیل بھی اپنے کو بچاتا ہوا اُنکے مقابلے مین آیا اور دیر تک
دونون ایک دوسرے کے گرد گھومتے اور عزرائیل کی بہادری اور شجاعت ملک شام مین زبانون پر مذکور تھی
پس اُسنے خالد بن الولید سے کہا کہ مین بقسم اپنے دین کے یہ بات کہتا ہون کہ اگر مین چاہون تو تمپر غالب ہو سکتا ہون مگر

اُسکا پیچھا کیا اور کہا کہ ای دشمن خدا جسکے نام پر تیرا نام رکھا گیا ہی وہ تجھپر غصے مین ہی اور تیری جان کے نکالنے کے واسطے
آپہونچا ہی پس آمادہ ہو جا تو پھر خالد بن الولید نے اُسپر شدت کرکے زمین سے ہاتھوں پہ اُٹھا لیا اور چاہا کہ مار ڈالین اُسکو
پس جب رومیون نے اُسکو خالد بن الولید کے ہاتھ مین دیکھا اُسکی رہائی کے واسطے قصد حملے کا کیا کہ اسی حالت مین لشکر
مسلمانون کا ہمراہی امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ آپہونچا اور اُن کے آنے کی یہ صورت ہوئی کہ خالد
بن الولید نے مقام بصری سے قاصد کو ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بھیجا تھا پس قاصد نے اُنکو راستے مین آتے ہوئے پایا
اور وہ قاصد کے ساتھ خالد بن الولید کے پاس آئے اور خالد بن الولید عزرائیل کی لڑائی مین مصروف تھے پس جب اہل دمشق
نے دیکھا کہ مسلمانون کا لشکر آگیا اُنکے دلون مین رُعب سما گیا اور حملہ نہ کرسکے اور خالد بن الولید نے عزرائیل کو گرفتار کر لیا
واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ خالد بن الولید کے نزدیک پہونچے
چاہا کہ سواری سے اُترین پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے قسم دلا کر اُنکو اُترنے سے منع فرمایا اور سبب اسکا یہ تھا کہ رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بہت دوست رکھتے تھے پھر ایک نے دوسرے کی طرف
متوجہ ہو کر سلام علیک کیا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید رضہ سے کہا کہ قسم ہی خدا کی ای میرے
بیٹے مین بہت خوش ہوا ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خط سے جو متضمن تمھاری سرداری کے آیا تھا اور مین نے دل مین
تمھاری نسبت اِس معاملہ مین کچھ خیال نہین کیا اِسواسطے کہ مین تمھاری لڑائیون کو اہل فارس اور عرب کے ساتھ جانتا ہون
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہی خدا کی مین کوئی کام بدون تمھارے مشورے کے نکرونگا اور نہ کسی بات مین
کسی طرح تمھارے خلاف کرونگا قسم ہی خدا کی کہ اگر امام اور خلیفہ کا حکم نہوتا تو مین یہ امر نکرتا کیونکہ تم مجھسے پہلے مسلمان ہوئے ہو
اور تم خاصان درگاہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو پھر دونون صحابیون نے آپسمین مصافحہ کیا اور خالد بن الولید کا گھوڑا
سامنے لایا گیا اور وہ اُسپر سوار ہو کر ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ باتین گرفتاری دونون سرداران رومی اور شامل
ہونے نصرت الٰہی کی اِس معاملے مین کرتے ہوئے بمقام دیر کے پہونچے اور وہان اُترے اور سب مسلمانون نے آپسمین
ملاقاتین کین پھر جب دوسرا دن آیا لشکر مسلمانون کا آراستہ اور لوگ سوار اور اہل دمشق لڑنے کو آمادہ ہوئے اور حاکم مقرر ہوا
اہل دمشق پر توما داماد بادشاہ کا جو معتمد علیہ تھا پس جب متوجہ ہوئے وہ لوگ خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا کہ رومی
ذلیل ہوئے اور رعب اسلام کا اُنکے دلونمین سما گیا اور دونون سردارونکے گرفتار ہو جانے سے اُنکی توہین ہوئی پس مناسب ہی کہ ہم
باتفاق اُنپر حملہ کرین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بہتر ہی مین تمھارا تابع حکم ہون پس سب مسلمانون نے تکبیر کہتے ہوئے حملہ کیا
اور اُنکی تکبیرون سے گرد و نواح اُس مقام کا کانپ اُٹھا اور واقع ہوا قتل رومیون مین اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ایسا جہاد کیا کہ کفار ذلیل ہوئے اور اللہ تعالی راضی ہوا عامر بن الطفیل نے روایت کی ہی کہ اس حملے مین
ایک ایک نے ہم مین سے دس دس رومیونکو قتل کیا اور وہ لوگ سوا ایک ساعت کے ٹھہر نہ سکے اور بھاگ نکلے اور بمقام دیر سے

شرقی دروازہ دمشق تک انکو مارتے چلے گئے پس جب دیکھی اہل دمشق نے ہزیمت اپنے لشکر کی بند کر لیا اُنھون نے شہر کے
دروازہ کو اور اُن لوگون پر جو باقی رہ گئے تھے قیس بن ہبیرہ نے بیان کیا ہی کہ بعضون کو ہمنے مار ڈالا اور بعضون کو پکڑ لیا اور
ہم اپنی جگہہ پر پلٹ آئے پس خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا کہ میری راے یہی کہ مین دروازہ شرقی پر اُتروں
اور تم دروازہ جابیہ پر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہ صلاح اچھی ہی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جو مسلمان حجاز اور
یمن اور حضر موت اور ساحل عمان اور طائف اور حوالی مکے کے ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے وے
سینتیس ہزار تھے اور عمرو بن العاص کے ساتھ بمقام فلسطین نو ہزار مسلمین تھے اور جو خالد بن الولید کے ساتھ عراق سے
آئے تھے وہ پندرہ سو تھے پس کل تعداد مسلمانون کی سینتالیس ہزار پانسو تھی سواے اُسکے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
اپنے زمانۂ خلافت مین اور لشکر مسلمانون کا بھیجا کیا کہ اُسکا ذکر اپنی جگہہ پر بیان ہوگا پس خالد بن الولید نصف لشکر لیکر دروازہ
شرقی پر اُترے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نصف لشکر لیکر باب جابیہ دمشق پر اُترے اور اہل دمشق یہ معاملہ دیکھکر
گھبرا گئے پھر خالد بن الولید نے کلوص اور عزرائیل کو اپنے سامنے بلا کر کہا اُنپر سلام عرض کیا مگر اُنھون نے انکار کیا پس
بموجب حکم خالد بن الولید کے ضرار بن الازور نے عزرائیل کو اور رافع بن عمیرۃ الطائی نے کلوص کو قتل کیا اور جب
اہل دمشق نے اپنے دونون سردارون کا یہ حال دیکھا ہرقل بادشاہ کو سب حال مارے جانے دونون سردارون
اور محصور ہونے دمشق کا اور فتح ہونے اکثر شہرون کا لکھکر درخواست کمک کی اور خط ایک قاصد کو دیکر رات کے وقت
اُسکی کمر مین ایک رسی باندھکر دیوار شہر پناہ سے اُسکو اُتار دیا اور وہ قاصد بمقام انطاکیہ ہرقل کے پاس پہونچا پس جب ہرقل
نے خط پڑھا ہاتھ سے پھینکدیا اور رونے لگا پھر سب سردارون کو اکٹھا کرکے کہا کہ ای بنی الاصفر مین تمکو پیشتر ان اہل
عرب سے ڈرا چکا ہون اور اس امر سے مین نے تمکو آگاہ کیا ہی کہ یہ لوگ میرے اس تختگاہ تک مالک ہوجا وینگے پس
تم میری بات کو ہنسی اور ٹھٹھول سمجھے تھے اور ارادہ کیا تھا تمنے میرے مار ڈالنے کا اور یہ لوگ اہل عرب قحط کے ملک اور
غذا سے چنا اور جو اور خرمے سے نکلکر شہر سرسبز اور میوہ دار مین آئے اور یہان کی چیزین اور یہ شہر ہمارے اُنکو اچھے معلوم
ہوئے اور کوئی چیز اُنکو یہان سے باز نہ رکھیگی مگر ارادہ قوی اور لڑائی سخت تمسے اور اگر شرم کی بات نہوتی تو مین ملک شام کو
چھوڑکر قسطنطنیہ کو چلا جاتا یا اپنے اہل و عیال کی حفاظت کے واسطے اُنسے لڑتا پس اُن سردارون نے یہ کلام ہرقل کا
سُنکر کہا کہ ای بادشاہ ہرگاہ شقاوت اہل عرب کی یہان تک پہونچی ہی کہ تو بذات خود اُنکے مقابلے کا ارادہ رکھتا ہی پس
تجکو چاہیے کہ اس کام کے واسطے دروان حاکم حمص کو اختیار کر کہ مثل دروان کے ہم مین سے کوئی شخص طریقہ
لڑائی کا جاننے والا نہین ہی اور اُسکی بہادری بمقابلہ لشکر فارس کے جب اُس لشکر نے ہمارا قصد کیا تھا تیرے سامنے
ظاہر ہوئی تھی پس ہرقل نے دروان کو طلب کیا اور کہا کہ واسطے مقابلہ دشمن کے آمادہ ہو دروان نے کہا کہ ای
بادشاہ روم کے اگر مجکو خیال تیری خفگی اور غضب کا نہوتا تو مین اہل عرب سے لڑنے نہ جاتا کیونکہ تو نے مجکو اس معاملے مین

اپنے سب امرا اور سرداران سے پیچھے ڈال دیا ہرقل نے
کہاکہ مین نے اسوجہ سے سب سے پیچھے تجکو اس کام کے واسطے تجویز کیاکہ
تو بجائے میری تلوار کے ہی اور پشت پناہ میرا ہی پس اسیوقت تو اس کام پر روانہ ہو کہ مین نے بارہ ہزار رومیون پر تجکو سردار مقرر
کیا اور جب تو بمقام بعلبک پہونچے تو اس لشکر رومیون کو جو بمقام اجنادین ہی حکم کر کہ وہ لوگ ارض بلقا اور جبال سواد مین متفرق
ہوکر ٹھہرے رہین اور کسی عرب کو اس ارادے سے نہ آنے دین کہ وہ اپنے ساتھیون مین یعنے عمرو بن العاص کے
ساتھ جو اسی نواح مین ہین جا ملین وردان نے کہاکہ سب حکم تیرا مجکو بخوشی منظور ہی اور مین نہ پھیرونگا مگر خالد بن الولید اور انکے
ساتھیون کا سر لیکر بعدہ حجاز مین جاؤنگا اور وہان سے نہ پھرونگا مگر بعد بکو ڈھانے کعبے اور مدینے کے ہرقل نے
کہا قسم ہی انجیل کی کہ اگر تو اپنا قول پورا کریگا تو وہ شہر جو مسلمانون نے فتح کیا ہی مین تجکو دیدونگا اور تجکو اس بات کی دستاویز
لکھدونگا کہ میرے بعد تو ہی بادشاہ ہو پھر ہرقل نے اسکو خلعت اور ایک صلیب سونے کی دی جسکے چار ون
کنارون مین یاقوت بیش قیمت لگے تھے اور کہا کہ جسوقت دشمن سے مقابلہ ہووے تو اس صلیب کو اپنے
آگے رکھنا تجکو مدد دیگی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب وردان نے صلیب کو لیا کنیسہ مین آکر معمود
کے پانی مین در آیا اور قسون نے اسکے واسطے نماز فتح کی پڑھی اور کنائس کی خوشبوؤن کی دھونی اسپر دی بعدہ
اسی وقت وردان نے شہر سے نکلکر باب فارس پر خیمہ کھڑا کیا اور رومی لوگ ہمراہی اسکے آمادہ بکوچ ہو گئے پس
جب لشکر اسکے ساتھ کا پورا اور یکجا ہو گیا ہرقل مع اپنے ارباب دولت اسکے رخصت کرنے کو سوار ہوکر لوہے کے پل
تک آیا اور وہان ٹھہر کر وردان کو رخصت کیا اور وردان براہ معرات روانہ ہوکر حماۃ مین پہونچا اور وہان ٹھہر کر فورًا
ایک قاصد اجنادین کو بھیجا اور وہان کی فوج کو یہ حکم دیا کہ وہ سب رستون پر متفرق ہوکر ٹھہرین اور عمرو بن العاص کے
لشکر کو خالد بن الولید کے لشکر مین ملجانیسے مانع اور مزاحم رہین پھر اسنے اپنے رؤسا اور سرداران ہمراہی کو یکجا کر کے
کہا کہ میرا ارادہ یہ ہی کہ مین اہل عرب کی غفلت اور بیعلمی مین ان تک پہونچکر کسی کو انمین سے باقی نہ چھوڑون سرداردن
نے اسکی اس تجویز کو پسند کیا پس جب رات ہوئی وردان براہ سلمیہ اور وادی الحیاۃ کے روانہ ہوا راوی
نے بیان کیا ہی کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کلوص اور عزرائیل کو مار ڈالا تب اپنے لشکر کو حکم دیا کہ دمشق پر
حملہ کرین پس مسلمانون نے اس حیثیت سے حملہ کیا کہ اکثرون کے ہاتھون مین واسطے بچانے کے تیر اور پتھرون سے چمڑے
کی ڈھالین تھین پس اہل دمشق نے یہ دیکھکر تیر اور پتھر چلانا شروع کیا اور مسلمانان یمن کے انپر تیر مارتے تھے اور
شور و ہنگامہ برپا ہوا اور اہل دمشق ضیق محاصرہ مین مبتلا ہوئے اور یقین ہو گیا رومیون کو اپنے ہلاک ہونے کا شداد بن
اوس نے روایت کی ہی کہ بیس راتین ہم اہل دمشق کو محاصرہ کیے رہے پھر ہمکو یہ خبر معلوم ہوئی کہ بڑا بھاری لشکر رومیون کا
بمقام اجنادین اکٹھا ہوا ہی پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے مقام سے سوار ہوکر بجانب باب الجابیہ ابو عبیدہ
بن الجراح کے پاس گئے اور انسے مشورہ کیا اور کہا کہ ای امین الامۃ میری راے یہ ہی کہ ہم سب یہانسے اجنادین کو

کوچ کریں اور وہان رومیون سے لڑین پس اگر اللہ تعالی ہمکو انپر غالب کریگا تو پھر یہان پلٹ آوینگے ابو عبیدہ بن الجراح
نے کہا کہ یہ بات میری راے کے خلاف ہی اسواسطے کہ ہمنے ذائقہ برائی کا اہل دمشق کو چکھا دیا اور محاصرہ کرکے انکو تنگی
مین ڈالا ہی اور ہمارا رعب انکے دلونمین سما گیا ہی پس اگر ہم یہان سے کوچ کر جائینگے تو ان لوگون کو قوت حاصل ہو جاویگی اور
کھانے پینے کی چیزین یکجا کر لینگے پھر ہم لوگ ان مقامات پر نہ آسکین گے سو ہم تو یہان سے دور نہ جائینگے خالد بن الولید نے
کہا قسم ہی خدا کی کہ مین کسی بات مین تمھاری نافرمانی نکرونگا پھر خالد بن الولید سوار ہوے اور سرداران لشکر کے پاس جو دمشق کے
دروازون پر متعین تھے حکم بھیجا کہ اپنی اپنی طرف اہل دمشق پر حملے کی شدت کرو پھر خالد بن الولید نے باب شرقی کی طرف سے
بذات خود حملہ کیا اور مسلمانون کو لڑنے کی ترغیب دی اور اشعار رجز پڑھتے تھے پس خوشی سے مستعد ہوئے لوگ لڑنے کو
اور آگے بڑھے واسطے شمشیر زنی کے اور اسیطرح کہیں راتین محاصرے اور لڑائی مین گذرین پس خراب ہوا حال اہل دمشق کا
اور شکستہ حال ہو گئے وہ اور بادشاہ کی طرف سے کوئی لشکر بطور کمک کے انکو نہ دکھائی دیا پس انھون نے ارادہ صلح کا کیا
اور خالد بن الولید کے پاس زانی جا فلیقا کے کہلا بھیجا کہ ہم ایکہزار اوقیہ چاندی اور پانسو اوقیہ سونا اور ایکسو کپڑے ریشمی
دینا قبول کرتے ہین بشرطیکہ تم یہان سے کوچ کر جاؤ خالد بن الولید نے اس امر کو نمانا اور کہا جب تک تین باتون سے
ایک نہوگی مین یہان سے کوچ نہ کرونگا یا وہ مسلمان ہو جاوین یا جزیہ دیوین یا لڑین اہل دمشق نے جب یہ جواب سُنا انپر
سخت معلوم ہوا عراوہ بن شداد نے روایت کی ہی کہ میلان اہل دمشق کا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی طرف
بہت تھا بہ نسبت انکے میلان کی طرف خالد بن الولید کے اس وجہ سے کہ خالد بن الولید لڑائی اور تلوار کے آدمی تھے
اور ابو عبیدہ بن الجراح نرم دل بوڑھے پارسا تھے اور اہل دمشق سے آمادہ صلح اور خالد بن الولید آمادہ جنگ تھے پس اُسی حالت مین
کہ خالد بن الولید نے مسلمانون کو لڑنے کا حکم دیا تھا اہل دمشق کو اسطرح سے دیکھا کہ وہ لوگ تالیان بجاتے اور کودتے ناچتے
اور مثل جوانون کے آوازین کھیل کود کی کرتے ہین پس خالد بن الولید نے یہ حال دیکھکر پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہی کہ دفعتہً وہ لوگ جو دیوار
قلعہ پر تھے اشارہ کرتے تھے بجانب پہاڑ اور بیت لہیا کے پس دیکھا انھون نے ایک بڑے غبار کو جس سے کنارہ اور درمیان
آسمان تاریک ہو گیا ہی پس خالد بن الولید سمجھ گئے کہ یہ لشکر ہی کہ اہل دمشق کی کمک کو آتا ہی پس آواز دی خالد بن الولید نے مسلمانونکو
اور حکم کیا کہ سوار ہون مع سلاح اور سوار ہوے وہ اور ہر گروہ اپنے اپنے سردار کے پاس یکجا ہوا اور غلہ فروشون نے خالد بن الولید کو
یہ خبر دی کہ ہمنے بجانب گھاٹی پہاڑ کے ایک لشکر جرار کو دیکھا ہی وہ بیشک لشکر رومیون کا ہی پس خالد بن الولید نے یہ لشکر
اللہ تعالی کی عنایت پر نظر کرکے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھکر لوگونکو دروازۂ شرقی پر چھوڑ کر خود گھوڑا دوڑا کر باب الجابیہ پر
آئے اور ابو عبیدہ بن الجراح کو اس حال سے آگاہ کیا اور کہا کہ اے امین الامۃ اس امر مین تمھاری کیا راے ہی مین تو
سب جماعت کو لیکر اس لشکر سے لڑنے جاتا ہون ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ میری راے تو یہ نہین ہی اسواسطے کہ جب ہم اس جگہ
سے چلے جاوینگے اہل دمشق یہان اپنا قبضہ کرینگے خالد بن الولید نے کہا پھر کیا اصلاح ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ میری سمجھ مین

کہ تم اپنے لشکر سے ایک جوان مرد بہادر جنگ آزمودہ کو چن کر اس لشکر کے مقابلہ کو بھیجو پس اگر پاوے وہ انہین جگہ امید کی تو
بھڑے اُنسے ورنہ ہمارے پاس پلٹ آوے پس جب خالد بن الولید نے کلام ابو عبیدہ بن الجراح کا سُنا کہا اُنھون نے کہ ای امین الامت
مین زمرۂ لشکر مسلمانون سے ایک شخص کو جانتا ہون کہ وہ موت سے نہین ڈرتا ہی اور دلیر اور بہادرون سے لڑنے مین
آگاہ اور دانا ہی اور اُس شخص نے کہ باپ چچا جہاد مین شہید ہوئے ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے پوچھا کہ وہ کون شخص ہی خالد
بن الولید نے کہا کہ وہ ضرار بن الازور بن سنان بن طارق ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہی خدا کی تمنے ایسے شخص کی
تعریف کی جسکی سیرتین مشہور ہین پس تم اُنھین کو اس کام پر بھیجو پس خالد بن الولید اپنی جگہ پر آئے اور ضرار بن الازور کو طلب
کیا پس آئے ضرار بن الازور اور سلام کیا خالد بن الولید نے انکو اور کہا کہ ای بیٹے ازور کے مین ارادہ رکھتا ہون کہ تمکو ایسے
پانسو سوارون کا سردار مقرر کرون جنھون نے اپنی جانین بعوض بہشت کے اللہ تعالےٰ کے ہاتھ بیچی ہین اور اس دار فانی پر
عالم باقی کو اختیار کیا ہی اور پچھلے گھر کو پہلے گھر پر اور جاؤ تم بمقابلے اس لشکر کے جو بہ کمک اہل دمشق کے آتا ہی پس اگر دیکھو تم
کہ انپر کچھ قابو چل سکتا ہی تو اُنسے لڑو اور اگر طاقت مقابلے کی نہو تو پلٹ آؤ ضرار بن الازور یہ کلام سُنکر بہت خوش ہوئے
اور کہا کہ تمنے میرے دل کو اس معاملے سے بڑھکر کبھی خوش نہین کیا ہی اور اگر تم منع نکرو تو مین اکیلا بذات خود اس کام
پر جا سکتا ہون خالد بن الولید نے کہا مین اپنی جان کی قسم کھاکر کہتا ہون کہ تم مضبوط اور بہادر ہو لیکن اللہ تعالےٰ نے
تمکو یہ حکم نہین کیا ہی کہ دیدہ و دانستہ اپنے کو ہلاکت مین ڈالو لیکن جن لوگون کو مین نے چنکر تمھارے ساتھ کے واسطے
مقرر کیا ہی اُنکو لیکر روانہ ہو راوی نے بیان کیا ہی کہ ضرار بن الازور بہوشیاری تمام مسلح ہوئے اور چاہا کہ فوراً روانہ
ہو جاوین خالد بن الولید نے کہا کہ اپنے نفس کے ساتھ نرمی اور مہربانی کرو تا اینکہ یکجا ہو جاوے لشکر تمھارے ساتھ
کے واسطے ضرار بن الازور نے کہا قسم ہی خدا کی کہ مین نہ ٹھہرونگا اور جو شخص اس معاملے کو بہتر جانے گا وہ مجھسے آملیگا پھر
جلدی کرکے ضرار بن الازور روانہ ہوئے اور بیت لہیا تک پہونچے اور یہ وہ مقام ہی جہان آزر بت تراش بت
بناتا تھا اور وہان پہونچکر ٹھہرے تا اینکہ اُنکے ساتھی بھی وہان پہونچکر اُنسے جا ملے پس جب جماعت پوری اور
یکجا ہو گئی ضرار بن الازور نے بجانب لشکر دشمن کے دیکھا کہ لوگ اُس لشکر کے مثل ٹیلی ہوئی ٹیڑھی کے پہاڑ کی گھاٹی
سے اترتے ہین اور وہ لوگ لپٹے ہوئے ہین زرہون اور لباس سے اور آفتاب اُنکی زرہون اور خودون پر چمک رہا ہی
پس صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جب یہ حال دیکھا ضرار بن الازور سے کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ یہ لشکر بہت بڑا
ہی بہتر یہ ہی کہ ہم لوگ پلٹ چلین ضرار بن الازور نے کہا قسم ہی خدا کی کہ مین خدا کی راہ مین شمشیر زنی کرونگا اور تبعیت راہ اُس
شخص کی کرونگا جسنے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا ہی اور اللہ تعالیٰ کبھی مجکو پیٹھ پھیر کر بھاگتے نہ دیکھے گا اور خود اللہ تعالےٰ
فرماتا ہی فلا تولوا ھم الادبار پس اگر مین بھاگونگا تو اللہ تعالیٰ کا گنہگار و نا فرمانبردار ہونگا پس رافع بن عمیرۃ الطائی نے
کہا کہ ای مسلمانو یہ کیا ڈر ہی ان کبرون سے آیا اللہ تعالیٰ نے تمکو اکثر لڑائیون مین مدد نہین دی ہی اور مدد و خدا صبر سے

نزدیک ہوتی ہی اور ہمیشہ ہمارا گروہ قلیل جماعت کثیر سے لڑا کیا ہی پس مناسب ہی کہ اگلے لوگونکی راہ پر چلو اور بزاری رجوع
کرو بجانب پروردگار عالم کے اور بمثل اصحاب طالوت کے بمقابلہ جالوت کے یہ دعا مانگو ربنا افرغ علینا صبرا اور پڑھو یہ
آیت کو کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة الی الآیہ پس رافع بن عمیرۃ الطائی کے اس کلام نصیحت انجام سے مسلمانون کے
دل جنبش مین آگئے اور انھون نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہمکو بھاگتے ہوئے نہ دیکھے البتہ ہم دشمنان خدا سے لڑینگے پس جب
ضرار بن الازور نے یہ کلام مسلمانون کا سُنا اور یہ کہ انھون نے اختیار کیا عالم آخرت کو دنیا پر سب کو ساتھ لیکر بیت لہیا کے
نزدیک بطور گاڈی کے چھپ رہے اور ضرار بن الازور کا یہ حال تھا کہ وہ ننگے بدن عربی گھوڑی پر سوار تھے اور انکے
ہاتھ مین ایک بڑا لانبا نیزہ تھا اور دیکھ رہے تھے وہ قوم رومی کو اور وہ اس حیثیت سے بخواہش جہاد تھے لشکر رومیہ کا
نزدیک پہونچا پہلے ضرار بن الازور تکبیر کہتے ہوئے نکلے اور انکے ساتھ مسلمانون نے بھی تکبیر کی آوازین بلند کین کہ کفار
کے دلون مین رعب سما گیا اور دفعۃً مشرکین پر حملہ کیا راوی نے بیان کیا کہ دیکھا رومیون نے ضرار بن الازور کی طرف
اور وہ پھرتے تھے اول لشکر تک اسی حالت اور حیثیت مذکور الصدر سے اور وردان مقدمۃ الجیش تھا اور صلیب اور
نشانہائے لشکر ایک دوسرے سے ملے ہوئے اسکے اوپر چھائے تھے اور قربانی والے لوگ گرد اسکے تھے پس ضرار بن الازور نے
سمجھا کہ سردار لشکر کا انھین مین ہی سوائے اس جماعت کے اور کسی کو طلب نہین کیا اور تلوار کھینچکر نڈر ہو کے اُنپر حملہ کیا قلب لشکر
مین اور نیزہ مارا ایک سوار کے جو نشان فوج کا اُٹھائے تھا پس نیزہ اسکے سینے مین لگا اور وہ گھوڑے پر سے گر پڑا اور نشان
اسکے ہاتھ سے چھوٹ گیا پھر ضرار بن الازور دوسرے شخص پر پھرے میمنہ مین پس اسکو بھی مار ڈالا اور دوبارہ حملہ کیا بارادہ
قلب لشکر کے اور وردان کو دیکھا کہ صلیب اسکے سر پر ہی اور جواہر اسکے چمکتے ہین اور اُس صلیب کو ایک سوار رچھ تاتاری
گھوڑے پر سوار اُٹھائے ہوئے ہی پس مقابلہ کیا ضرار بن الازور نے اُس سوار سے اور ایک ضرب نیزے کی اُسکو ماری پس
پھاڑ ڈالا نیزے نے اسکے جوڑ کی انتڑیون تک پس گر پڑا وہ سوار بیہوش ہوکر اور گر پڑی صلیب اُسکے ہاتھ سے زمین پر پس جب
وردان نے صلیب کی طرف دیکھا یقین ہوا اسکو اپنی ہلاکت کا اور چاہا کہ گھوڑے سے اُتر کر یا رکاب مین جھک کر صلیب کو
اٹھا لیوے مگر اٹھا نہ سکا اس وجہ سے کہ ایک گروہ مسلمانون نے گھوڑون سے اُتر کر صلیب کو لینے کے واسطے گھیر لیا تھا
پس ضرار بن الازور نے کہ حالت مشقت لڑائی مین تھے مسلمانون سے کہا کہ یہ صلیب میرا حق ہی تم لوگ اسمین طمع نکرو
جسوقت مین اس رومی اور اسکے ساتھیون سے فراغت پاؤنگا پلٹ کر اسکو لے لونگا پس جب وردان نے یہ کلام سُنا
اور وہ زبان عربی سمجھتا تھا پھرا قلب لشکر سے بارادہ فرار کے پس اُسکے ساتھیون نے اس سے کہا کہ کہان جاؤگے اے سردار
اُسنے اشارہ بجانب ضرار بن الازور کیا کہا کہ مین اس شخص شریر سے بھاگتا ہون آیا تمنے اس شخص سے زیادہ بدصورت کوئی
کبھی دیکھا ہی یا بڑا ڈرانے والا زیادہ اسکی ہیبت سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب ضرار بن الازور نے وردان کو پھرتے ہوئے
دیکھا سمجھ گئے کہ وہ ارادہ بھاگنے کا رکھتا ہی پس پکارا ضرار بن الازور نے اپنی قوم کو اور باگ پھیری اُنھون نے بجانب وردان کے

اور عضوب ہوکر اسکا پیچھا کیا اور نیزہ بڑھا کر گھوڑے کو خیز کیا اور شور کرکے رومیون نے انکی طرف باگین پھیرین اور ضرار
بن الازور یہ شعر پڑھتے تھے پھر ضرار بن الازور نے جماعت رومیون کو پھاڑتے ہوئے اُنپر حملہ کیا اور ضرار بن الازور دروہی
طلب مردان تھے اور سرہنگان روم نے ضرار بن الازور کو گھیر لیا تھا اور وہ داہنے بائین سب کو اپنے سے باز رکھتے تھے
اور جس شخص کو نیزہ مارتے وہ ہلاک ہوجاتا اور جو سوار انکے نزدیک آتا تھا اُس سے مقابلہ کرتے تھے یہانتک کہ ایک جماعت
کثیر کو رومیون سے مار ڈالا اور باواز بلند مسلمانون سے کہا کہ ان اللّٰہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانہم بنیان
مرصوص پھر آپڑا لشکر رومیون کا مسلمانون پر اور شور کیا اور ڈانٹا اُنکو اور لڑائی کا شعلہ بلند ہوا اور حمران بن وروان
نے ضرار بن الازور کے پاس پہونچکر ایک نیزہ اُنکے مارا کہ انکے بائین جانب بازو مین لگا پس سُست کر دیا اُنکو اور ادراک
کیا اسکی اذیت کو ضرار نے پس انھون نے براہ غیرت کے وروان کے بیٹے پر حملہ کرکے نیزہ اُسکے مارا کہ اُسکے دل مین لگا
اور وہ مرگیا اور جب ضرار نے نیزے کو اپنی طرف کھینچا تو نیزہ بدون پھل کے نکلا اور اُس نیزے سے حمران کا کام
اسطرح سے تمام کیا تھا کہ پیٹھ کی گریون تک پار ہوگیا تھا پس جب رومیون نے دیکھا کہ نیزہ بے پھل کا نکلا ورتے قتل
ضرار بن الازور ہوکر انکو گرفتار کر لیا اور اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جب ضرار کو بدست
دشمن کے اسیر دیکھا یہ امر اُنپر بہت شاق گذرا اور وہ بہت سخت لڑائی لڑے اس غرض سے کہ ضرار بن الازور
کو چھڑا وین لیکن کوئی راہ اُن کے چھڑانے کی اُنکو نہ ملی اور ارادہ بھاگنے کا کیا تب رافع بن عمیرۃ الطائی نے
مسلمانون سے خطاب کرکے کہا کہ اے لوگ حافظ اور حامل قرآن شریف کے کہان جاؤ گے تم کیا نہین جانتے ہو
کہ جو شخص جہاد سے پیٹھ پھیریگا وہ اللہ تعالے کے غضب مین مبتلا ہوگا اور حال یہ ہی کہ بہشت مین دروازے ہین کہ وہ
سوا سے مجاہدین صابرین کے اور کسی کے واسطے نہین کھولے جاتے ہین صبر کرو صبر کرو ای حامیان دین کے اور حملہ کرو
تم بندگان صلبان پر آگاہ ہوکہ مین تمہارے ساتھ اور تمہارے آگے ہونگا اور اگر تمہارے سردار ضرار بن الازور
گرفتار ہوگئے یا مارڈالے گئے پس اللہ تعالی تو زندہ ہی اور نہین مرا ہی اور تمکو اپنی آنکھون سے دیکھ رہا ہی راوی نے
بیان کیا ہی کہ مسلمانون نے اس کلام کے سُننے سے ہمراہ رافع بن عمیرۃ الطائی کے رومیون پر حملہ کیا اور بہتون کو مار ڈالا
اور بہت بہادرون سے لڑے پھر جب یہ خبر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو پہونچی کہ ضرار بن الازور گرفتار ہوگئے اور بہت
مسلمان مارے گئے پس یہ ماجرا اُنپر سخت گذرا اور پوچھا انھون نے کہ رومیون کی تعداد کس قدر ہی مخبرون نے کہا کہ بارہ ہزار
ہین خالد بن الولید نے یہ سُنکر کہا قسم ہی خدا کی کہ مین نے یہ گمان کیا تھا کہ دشمن کی جماعت تھوڑی ہی اور یہ سمجھکر جماعت بھیجنے
اپنی قوم کی کی تھی پھر پوچھا کہ سردار اُنکا کون ہی مخبر نے کہا کہ وردان حمص کا حاکم اُنکا سردار ہی اور ضرار بن الازور
نے اُسکے بیٹے کو قتل کیا ہی پس یہ سُنکر خالد بن الولید نے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کسی ایک شخص کو ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجکر اس معاملے مین مشورہ طلب کیا پس ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ کہلا بھیجا

کو میری یہ راے ہی کہ جو لوگ تمھارے ستعد ہون اُنکو دروازہ شرقی پر چھوڑ کر تم خود بمقابلہ دشمن کے جاؤ کہ بیشک تم پیس
ڈالوگے انکو جیسا کہ چکی غلے کو پیستی ہی اور مار کر بیہوش ڈالدوگے تم انگوٹھی پر پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ سنکر کہا کہ قسم ہی
خدا کی کہ مین اُن لوگون مین نہین ہون جو اللہ تعالی کی راہ مین اپنی جان کا بخل کرتے ہین پھر میسرہ بن مسروق العبسی کو
بجماعت ایکہزار سوار کے اپنی جگہ پر مقرر کیا اور اُنسے کہا کہ اس جگہ سے نہ ٹلنا اور اللہ تعالی سے مدد چاہنا اور اُسی پر
بھروسا کرنا میسرہ بن المسروق نے کہا کہ تمھارا کہنا بخوشی خاطر منظور ہی پھر ٹھہر سے میسرہ اُنکی جگہ پر اور خالد بن
الولید رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیون کی طرف متوجہ ہو کر اُنسے کہا کہ باگین گھوڑون کی چھوڑدو اور نیزے سیدھے کرلو
اور جب دشمن کے قریب پہونچو یکبارگی سب کے سب حملہ کرو کہ شاید اسی تدبیر سے ہم ضرار بن الازور کو چھڑالیوین اگر باقی
رکھا ہی رومیون نے انکو اور قسم ہی خدا کی کہ اگر رومیون نے جلدی کرکے اُنکو مار ڈالا تو انشاء اللہ تعالے ہم ضرور
ضرار کا بدلا رومیون سے لیونگے اور اللہ تعالی سے مجھکو یہی امید ہی کہ ضرار بن الازور کے معاملے مین اللہ تعالے ہم کو
نہ رُلادے یعنی وہ زندہ رہائی پاوین پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اشعار رجز پڑھتے ہوئے آگے آگے اپنے لشکر کے
روانہ ہوئے کہ ناگاہ دیکھا اُنھون نے ایک سوار کو کمیت گھوڑے بلند قامت کوتاہ گردن پر اور اسکے ہاتھ مین ایک بڑا
نیزہ تھا اور نہین ظاہر ہوتی تھین اس سے سواے کنارہ آنکھونکے اور سوارکاری اور ہوشیاری اور دانائی اُسکی
شکل اور وضع سے اور شجاعت اسکی باگین گھوڑے کی پھیرنے سے ظاہر ہوتی تھی اور ڈھیلا کردیا تھا اُسنے گھوڑے کی باگ کو
اور جما ہوا تھا وہ گھوڑے کی زین پر گویا مین چسپان تھا اور لباس سیاہ پہنے تھا اپنی زرہ کے اوپر اور مضبوط باندھے
تھا اپنی کمر کو ایک چادر سے اور ڈالے ہوئے تھا اسکو سینے کی طرف سے پشت تک اور سب کے آگے مثل شعلہ آگ کے جاتا
تھا پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس حال سے اُسکو دیکھا کہا کہ کاش مین جانتا اس امر کو کہ یہ سوار کون شخص ہی
اور قسم ہی خدا کی کہ یہ سوار بہادر ہی پھر پیچھے اُسکے روانہ ہوئے اور وہ سوار مشرکین کی طرف سب کے آگے جاتا تھا
واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ رافع بن عمیرۃ الطائی اور اُنکے ہمراہی بہت استقلال سے رومیون کے
ساتھ لڑ رہے تھے کہ دفعتہً دیکھا اُنھون نے خالد بن الولید کو کہ مع لشکر ہمراہی کمک کو پہونچ گئے اور دیکھا اُسی سوار کو جسکا
ذکر اوپر ہوا ہی کہ حملہ کیا اُسنے روم کے لشکر مین اسطرح سے جیسے باز چڑیا پر حملہ کرتا ہی پس ہلا دیا اُس سوار نے رومیون کے لشکر کو
اور توڑ دیا اُنکے گروہ کو پھر غائب ہو گیا وہ ایک ساعت وسط لشکر مین پس نہ تھا وہ غائب ہوتا مگر مثل ایک گرد ادے کے
تا اینکہ وہ باہر نکلا اور نیزہ اُسکا خون سے بھرا تھا اور بہتون کو اُسنے مار ڈالا اور بہت بہادرون سے لڑ کر پھرا اور افسوس و
قلق اُسکی صورت سے ظاہر ہوتا تھا اور اپنی جان کو اُسنے معرض ہلاکت مین ڈالدیا تھا پھر دوبارہ حملہ کیا اور بیدر یغ لشکر
کے لوگون کو پچھاڑتے ہوئے ایک گروہ کی طرف پھرا اور اپنے لشکر کے لوگون سے پوشیدہ ہو گیا اور قلق اُسکا بڑھتا جاتا تھا
پس رافع بن عمیرۃ الطائی تو یہ سمجھے کہ یہ سوار خالد بن الولید ہین اور آپ نے کہا کہ ایسے حملے سواے خالد بن الولید کے اور کوئی نہین کرسکتا ہی

پس مسلمان اسی سوچ مین تھے کہ دفعۃً خالد بن الولید مع اپنے لشکر کے قریب آ نکلے پہونچے پس رافع نے باواز بلند خالد بن الولید
سے پوچھا کہ یہ سوار جو اپنی جان کو راہ خدا مین خرچ کر رہا ہی اور دلیری کر رہا ہی ساتھ دشمنان خدا کے کون ہی خالد بن الولید نے
کہا قسم ہی خدا کی کہ مین خود نہین جانتا ہون اور اسکے حالات اور صفات نے مجھکو تعجب مین ڈال رکھا ہی رافع نے کہا کہ حال
اسکا یہ ہی کہ وہ در آتا ہی رومیون کے لشکر مین اور داہنے بائین نیزہ مارتا ہی پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ ای گروہ مسلمانون سب کے سب بالاتفاق حملہ کرو اور واسطے حمایت دین خدا کے مستعد ہو جاؤ راوی
نے بیان کیا ہی کہ ملا لیا ہی مسلمانون نے گھوڑون کی باگون کو اور راست کر لیا نیزون کو اور بعض ملگئے ان کے
بعضون سے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ انکے آگے اور مستعد حملہ تھے کہ دفعۃً دیکھا اسی سوار کو کہ قلب فوج سے
مثل شعلہ آگ کے نکلا اور وہ خون سے بھرا ہوا تھا اور گھوڑے سے پسینا ٹپکتا تھا اور جو رومی اس سوار کے نزدیک
آجاتا تھا اسکے خوف سے پلٹ کر اپنی قوم مین جاملتا تھا پس لڑتا تھا وہ سوار رومیون کے چند اشخاص کے ساتھ پس اس
حالت مین خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور انکے ساتھیون نے رومیون پر حملہ کیا اور بچایا اس سوار کو رومیون کے تیز
حملے سے اور آملا وہ سوار مسلمانون کے لشکر مین پس مسلمانون نے بنظر غور اسکو دیکھا تو یہ معلوم ہوا کہ گویا وہ ایک ٹکڑا
ارغوان پھول کا ہی جو سرخ رنگ ہوتا ہی اور خون مین آلودہ تھا پس خالد بن الولید نے اسکو پکارا اور کہا کہ خدا
تجھکو جزاے خیر دیوے کون شخص ہی تو کہ صرف کیا تونے اپنی جان کو اللہ کی راہ مین اور ظاہر کیا تونے اپنے غصے کو
دشمنان خدا پر کھول تو ہماری آگہی کے واسطے اپنے ڈھاٹے کو راوی نے بیان کیا ہی کہ اعراض کیا اس سوار نے
خالد بن الولید سے اور کچھ کلام نہین کیا انسے اور چھپایا اپنے تئین لوگون کے بیچ مین پس پکارا اور کہا اس سے
اہل عرب نے ہر طرف سے کہ ای نیک مرد سردار تیرا تجھکو پکارتا ہی اور تجھسے کلام کرتا ہی اور تو انسے اعراض کرتا ہی چل یا
اپنے سردار کے پاس اور بیان کر اپنا نام اور حال اپنے سردار سے تاکہ زیادہ کرین وہ بزرگداشت تیری سو اس
سوار نے انکی بات کا بھی کچھ جواب نہ دیا پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو حال اسکا نہ کھلا خود اسکے پاس گئے اور کہا کہ
افسوس ہی تجھپر کہ میرے اور مسلمانون کے دل تیرے تحقیق حال مین مشتاق ہین سو تو کون شخص ہی پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
نے اس سے اصرار کیا تب جواب دیا اس سوار نے اپنے ڈھاٹے کے نیچے سے انکو عورت کی زبان مین اور کہا اسنے کہ ای سردار
نہین روگردانی کی مین نے تجھسے براہ نافرمانی کے ولیکن بسبب حیا و شرم کے اسواسطے کہ مین پردے کی بیٹھنے والیون سے ہون
اور نہین کیا مین نے اس کام کو مگر رنجیدگی دل کے سبب پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم کون ہو انھون نے کہا کہ
میرا نام خولہ ہی اور مین ازور کی بیٹی ہون اور ضرار جو قید ہوئی ہین میرے بھائی ہین اور مین عورات عرب قوم مذحج مین بیٹھی تھی کہ
دفعۃً مجھکو خبر قید ضرار کی پہونچی پس سوار ہوئی مین اور کیا مین نے جو کیا راوی نے کہا ہی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ یہ
حال سنکر بنظر مہربانی اور شفقت کے خولہ کے حال پر رونے لگے اور کہا کہ ہم سب ملکر ایکبارگی حملہ کرین اور ہمکو خدا سے

امید ہی کہ تمھارے بھائی تک پہونچین اور انکو قید سے چھڑاوین خولہ نے کہا اس حملہ مین سب کے آگے ہونگی عامر بن الطفیل
نے روایت کی ہی کہ مین خالد بن الولید کے داہنے جانب مین تھا اور حملہ کیا خولہ بنت الازور نے آگے خالد بن الولید کے
اور حملہ کیا مسلمانون نے پس بہت بڑا معلوم ہوا رومیون کو وہ معاملہ جو خولہ بنت الازور کے ہاتھ سے اُنپر گذرا اور اُنھون نے
آپس مین کہا کہ اگر سب اہل عرب مثل اس سوار کے بہادر ہین تو ہمکو طاقت اِنکے مقابلے کی نہین ہی پس جب خالد بن الولید
نے مع اپنے ساتھیون کے حملہ کیا اُسوقت رومیون کے لشکر مین گھبراہٹ پڑگئی اور وردان نے یہ حال اپنے لشکر کا دیکھکر
اُنسے کہا کہ ثابت قدمی کرو انکے مقابلے مین کہ یہ لوگ جسوقت تمکو ثابت قدم دیکھین گے پیٹھ پھیر دینگے اور اہل دمشق
نکلکر تمھاری اعانت اور کمک کرینگے اور انکی ناگہانی کمک مین کوئی اُنمین سے بچ نہ رہیگا راوی نے کہا ہی کہ وردان
کے سمجھانے سے اہل روم نے ثابت قدمی کی اور خالد بن الولید نے مع ہمراہیان اپنے حملہ سخت کیا اور رومیون کی جماعت
کو داہنے بائین متفرق اور پریشان کر دیا اور چاہا کہ جس مقام پر وردان سردار لشکر کا ہی وہان پہونچین لیکن اسوجہ
سے کہ تیرے سردار مضبوط اور مسلح اُسکے گرد تھے اُس تک نہ پہونچ سکے اور مسلمان متفرق ہو کر لڑنے لگے اسطرح پر
کہ جو جسکے نزدیک پہونچا اُسی سے لڑائی مین مشغول ہوا اور رافع بن عمیرۃ الطائی بہت سخت لڑائی لڑے اور خولہ
بنت الازور کا یہ حال تھا کہ رومیون کا لشکر پھاڑ کر داہنے اور بائین لڑتی تھین اور اپنے بھائی کو ڈھونڈھتی اور
باواز بلند اشعار درد انگیز پڑھکر اُنکو پکارتی تھین راوی نے کہا ہی کہ مسلمان لوگ خولہ کا کلام سُنکر رونے لگے
مگر ضرار بن الازور کا کچھ پتا نہ معلوم ہوا اور یہ لڑائی تا زوال دوپہر رہی پھر جدا ہوئے لوگ ایک دوسرے سے اور غالب
رکھا اللہ تعالی نے مسلمانون کو رومیون پر اور بہت رومیون کو مسلمانون نے مار ڈالا پھر رجوع کیا ہر فرد نے اپنی جگہ اور
قیام کیا اور اندوہناک ہوئے دل رومیون کے مسلمانون کے معاملہ جنگ سے اور ارادہ فرار کا کیا اور نہین روکا اِنکو بھاگنے سے مگر
خوف وردان نے پس جب مسلمان اپنی جگہ پر آئے خولہ بنت الازور نے ہر شخص سے بھائی کا حال پوچھا لیکن کسی مسلمان نے
یہ نہین کہا کہ ہمنے ضرار کو قیدی یا مقتول دیکھا پس جب خولہ کو بھائی کی طرف سے نا امیدی ہوئی بھائی کو یاد کر کے یہ
بیت پڑھ کے بہت روئین اور کہا یا ابن امی لیت شعری فی البید اطرحوک ام بدماءک ضمخوک یالیت اختک لک الفداء
اتری انی لزمک بعدہا ابدا ترکت واللہ فی قلب اختک جمرۃ لا یطفی لہیبہا ولا یخمد لحقت بابیک والمجدل بین یدی المصطفے
علیہ الصلوۃ والسلام علیک منی السلام الی یوم اللقاء پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور مسلمان لوگ خولہ کا نوحہ
سُنکر رونے لگے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ پھر حملہ کرین کہ اسی حالت مین اُنھون نے دیکھا ایک گروہ
سوارون کو کہ نکلا میمنہ فوج روم سے اور وہ باگین گھوڑون کی چھوڑے ہوئے تھے گویا وہ تعاقب کنندہ معلوم ہوتے
تھے پس مسلمان آمادہ ہوگئے اُنسے لڑنے کو اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بھی مستعد اور آمادہ ہوئے اور گرد اُنکے بہادر
مسلمان لوگ تھے پس جب نزدیک مسلمانون کے آئے وہ سوار پھینک دیا اُنھون نے ہتھیار اُنکو ہاتھون سے اور اُتر پڑے

گھوڑون پر سے اور چلا نے لفون لفون خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے کہا کہ قبول کرو تم اُنکے امان مانگنے کو اور لاؤ اُنکو میرے سامنے پس سامنے لاے گئے وہ لوگ اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم کون ہو اُنھون نے کہا کہ ہم وردان کی فوج کے لوگ ہین اور تمام ہمارا حمص ہی اور ہمکو خوب یقین ہوگیا ہی کہ ہملوگون کو طاقت مقابلہ اور لڑنے کی تم لوگون سے نہین ہی پس ہم اسواسطے آئے ہین کہ تم ہمکو اور ہمارے اہل و عیال کو امان دو اور ہمکو اُن لوگون مین سمجھو جنسے تمنے صلح کیا ہی کہ جتنا مال طلب کروگے ہم تمکو دینگے اور جو لوگ ہمارے شہر مین ہین وہ بھی ہمارے اِس قرار داد پر راضی ہوجاوینگے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُنسے کہا کہ جب ہم تمھارے شہر مین پہونچینگے تب صلح کرینگے اِس جگہ ہم صلح نکرینگے لیکن تم لوگ ہمارے ساتھ رہو اُسوقت تک کہ حکم کرے اللہ تعالی ہمارے اور دشمن کے بیچ مین جو حکم اسکو منظور ہو پھر حکم کیا خالد بن الولید نے اُنکے حوالات مین رکھنے کا اور پوچھا اُنسے کہ آیا تمکو حال ہمارے اُس ساتھی کا معلوم ہی جنھون نے تمھارے سردار کے بیٹے کو قتل کیا ہی اُنھون نے کہا کہ شاید وہ ننگے بدن ہین جنھون نے مارا ہم مین سے جسکو مارا اور رنج مین ڈالا ہی ہمارے سردار کو بسبب قتل کرنے اُسکے بیٹے کے خالد بن الولید نے کہا کہ ہان مین اُنھین کو پوچھتا ہون ان لوگون نے کہا کہ اُنکا حال یہ گذرا کہ جب وردان نے اُنکو اپنے قابو مین پایا تب ایک اُشتر پر سوار کرکے ہمراہی سو سوارون کے بجانب حمص بارادہ اِس امر کے روانہ کیا ہی کہ وہان سے ہرقل بادشاہ کے پاس بھیجے بغرض اظہار اپنی شجاعت کے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ یہ کلام سُنکر خوش ہوے پھر بُلایا اُنھون نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو اور کہا کہ تم اِس ملک کی راہون سے خوب واقف ہو اور تمھاری تجویز اور تدبیر سے ہمنے ارض سماوہ وغیرہ بآسانی طے کی تھی جبکہ تمنے اونٹون کو پیاسا کرکے پانی پلایا تھا اور باندھ دیئے تھے منھ اُنکے اور ذبح کرتے تھے ہم اُنھین سے ہر روز دس اونٹ اور کھاتے تھے گوشت اُنکا اور پیا تھا گھوڑون نے وہ پانی جو اونٹون کے پیٹون مین تھا یہانتک کہ نکل آئے ہم ارکہ مین اور تدبیر اور حیلے مین تم لوگون مین یکتا ہو اور ضرار بن الازور بمعیت ایک سو سوار کے حمص کو بھیجے گئے ہین پس تمکو چاہیے کہ لشکر مسلمانون سے جسکو دوست رکھتے ہو اپنے ساتھ لو اور اِس قوم کے پیچھے جاؤ اور قریب ہی کہ تم اُنھین ملجاؤگے اور ضرار کو اُنسے چھڑا لوگے پس اگر تمنے ایسا کیا تو قسم ہی خدا کی کہ یہ بات بڑی کشود کار ہوگی اور رافع نے کہا کہ مین یہ امر بخوشی خاطر قبول کرتا ہون پھر رافع نے ایک سو سوار مسلمانون کے لشکر سے چن لیے اور ارادہ روانگی کا کیا اور یہ خوشخبری خولہ بنت الازور کو پہونچی پس وہ بہت خوش ہوئین اور مسلح ہوکر گھوڑے پر سوار ہوئین اور خالد بن الولید کے پاس آکر کہا کہ اے ہمارے سردار مین تمکو واسطہ ذات پاک اور بہترین خلائق یعنی رسول مقبول محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دلاتی ہون کہ مجکو بھی اِس جماعت کے ساتھ روانہ کرو کہ مین بھی اُنکی مدد دہی مین شریک ہون پس خالد بن الولید نے رافع سے کہا کہ تمکو خولہ کی شجاعت اور بہادری معلوم ہی سو اُنکو بھی اپنے ساتھ لے لو پس رافع نے خولہ کو بھی ساتھ لیا اور روانہ ہوئے اور خولہ بھی مسلمانون کے پیچھے پیچھے اُنسے دور دور چلی جاتی تھین اور جب مسلمان راہ سلمیہ مین پہونچے تب رافع نے اِدھر اُدھر دیکھا مگر کوئی آثار نشان

قدم گھوڑے رومیون کے اُنکو دکھائی نہ دیے پس رافع نے مسلمانون سے کہا کہ بشارت ہو تمکو کہ رومی یہان تک نہین پہونچے
ہین پھر مسلمانون کو بطور گاڈی کے وادی الحیات مین چھپایا اور وہ لوگ پوشیدہ ٹھہرے تھے کہ اُسی حالت مین ایک
غبار ظاہر ہوا پس رافع نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ ہوشیار ہو جاؤ پس مسلمان لوگ ہوشیار ہو گئے اور انتظار کرنے لگے
کہ ناگہان رومی ضرار بن الازور کو اپنے بیچ مین گھیرے اور لیے ہوئے وہان پہونچے اور ضرار بن الازور اسوقت اشعار
دردناک پڑھتے تھے پس جواب دیا خولہ نے کمینگاہ سے اور کہا کہ اللہ تعالی نے تمھاری دعا اور زاری قبول کی اور
تمکو نجات دیا آگاہ ہو کہ مین تمھاری بہن ہون پھر خولہ نے تکبیر کہکر حملہ کیا اور رافع اور مسلمانون نے بھی تکبیر کہتے ہوئے حملہ کیا
حمید بن سالم نے روایت کی ہی کہ مین مسلمانون کی جماعت مین تھا جسوقت تکبیر کہی ہلوگون نے گھوڑے ہمارے ہنہنانے
لگے بسبب ہونے الہام کے اللہ تعالی کی طرف سے اور قصد کیا ہر سوار نے ہم مین سے ایک ایک سوار رومی کا سو
ایک گھڑی بھی نہین گذری کہ ہر ایک مسلمان نے اپنے خصم مقابل کو مار ڈالا اور نجات و رہائی دی اللہ تعالی نے ضرار بن الازور
کو اور لے لیے ہم سبھون نے گھوڑے اور ہتھیار رومیون کے رافع بن قادم التنوخی نے روایت کی ہی کہ مین بھی مسلمانون مین تھا اور خولہ نے چھڑایا اپنے بھائی کو اور سلام کیا اُنکو اور ضرار نے مرحبا کہا خولہ کو اور سوار ہوئے ایک گھوڑے پر جو ہر
طرف دوڑتا پھرتا تھا اور ہاتھ مین لے لیا ایک نیزے کو جو اس مقام مین پڑا تھا اور وہ اشعار شکریہ خدا کے پڑھتے تھے واقدی
رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اُس حالت مین کہ مسلمان لوگ بعد چھڑا لینے ضرار بن الازور کے اسباب اور گھوڑے یکجا
کرتے تھے کہ رومی بھاگے ہوئے وہان پہونچے اس گھبراہٹ سے کہ اگلا پچھلے کی طرف متوجہ نہین ہوتا تھا پس رافع نے
اُنکو دیکھکر معلوم کیا کہ رومی خالد بن الولید سے بھاگ نکلے پس اپنے ساتھیون کو لیکر آگے بڑھے اور جو رومیون سے ملتا تھا
اُسکو پکڑ لیتے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو ضرار کے چھڑانے کو بھیجا تھا اُسی
سختی سے اُنھون نے وردان اور اُسکی قوم کو صدمہ پہونچایا جیسے کوئی بطلب شہادت اور خواہش حصول سعادت کے سختی اٹھاتا ہی
اور مسلمانون نے صدمہ سخت پہونچایا رومیون پر پس بلا توقف رومیون نے پیٹھ پھیری اور وردان اُنکے آگے تھا اور مسلمانون نے اُنکا پیچھا
کیا اور مال اور گھوڑے لے لیے اور تعاقب کیا تا بمقام وادی الحیاۃ کے پہونچے اور خالد بن الولید اور لوگ ہمراہی اُنکے رافع اور
ضرار کے پاس پہونچکر یکجا ہوئے اور ضرار کی سلامتی پر مبارکباد دی اور خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کی تعریف کی پھر
سبکے سب بجانب دمشق کے پلٹے اور مسلمان اس فتح سے خوش ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو خوشخبری فتح کی دی اور
دریاب غلبے اور فتح دمشق کے یقین حاصل کیا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب خبر ہزیمت وردان اور مارے جانے اُسکے بیٹے کی
ہرقل کو پہونچی اُسکو اپنے زوال ملک کا یقین ہو گیا پس وردان کو اسنے خط اس مضمون کا لکھا کہ تحقیق خبر پہونچی مجکو کہ اہل عرب
بھوکون اور ننگون نے تجکو ہزیمت دی اور تیرے بیٹے کو مار ڈالا پس نہین رحم کیا مسیح نے تجھپر اور تیرے بیٹے پر اور
اگر نہین نہ جانتا ہوتا کہ تو لڑائی مین دانا اور ہوشیار اور بڑا نیزہ باز اور شمشیر زن ہی تو تجکو گرفتار عذاب کرتا جیسا ہوا

اب مین نے روانہ کیا ہی بطرف اجنادین کے نوے ہزار فوج اور تجکو اُس فوج کا سردار مقرر کیا پس روانہ ہو تو اس مقام کو
اور فوج کو لیکر اہل دمشق کی کمک کر اور مدد دے اُنکو اور بھیج تو بعض اپنے ساتھیونکو واسطے مقابلہ اہل عرب کے جو مقام فلسطین مین
کہ یہ ساتھی تیرے اُن اہل عرب کے جو فلسطین مین ہین اور اُنکے ساتھیون کے بیچ مین جو دمشق مین ہین حائل ہو جاوین اور بھیجدے
تو اپنے سردار کو اور روانہ کیا اُسنے خط ڈاک پر پس جب خط ہرقل کا وردان کے پاس پہونچا اور پڑھا اُسکو درہوا اس سے
جو رنج وغم اسکو اپنی ہزیمت اور بیٹے کے مارے جانے کا تھا اور روانہ ہوا وہ بطرف اجنادین کے پس
وہان پہونچکر رومیون کو لباس اور نشان اور صلیبون سے آراستہ پایا اور رومی اُسکے استقبال کو آئے اور اُسکے
بیٹے کے مارے جانے کی تعزیت کی پس جب وردان اپنے خیمے مین اُترا بادشاہ کا خط اُنکو پڑھکر سنایا اُن لوگون نے حکم
بادشاہ کا بخوشی منظور کیا اور ہوشیار ہوگئے وہ اپنی جانون پر واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ تعاقب وردان سے پھر کر اپنے مقام پر آئے اسیوقت عباد بن سعید الحضرمی بھیجے ہوئے شرجبیل بن حسنہ
کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام بصرہ سے خالد بن الولید کے پاس آئے اور بیان کیا کہ نوے ہزار رومی اجنادین
کو آئے ہین پس خالد بن الولید حال سنکر سوار ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس گئے اور کہا کہ ای امین الامۃ
یہ عباد بن سعید الحضرمی شرجبیل بن حسنہ کے بھیجے ہوئے میرے پاس آئے ہین اور بیان کرتے ہین کہ ہرقل نے
وردان کو اُن رومیون پر جو بمقام اجنادین یکجا ہوئے ہین سردار مقرر کیا ہی اور تعداد اُنکی نوے ہزار ہی پس اس معاملہ مین تمہاری
راے کیا ہی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ای ابا سلیمان اشراف اور رئیس ہم مسلمانون کے دو مقامون
مین ہین جیسے شرجبیل بن حسنہ بصرے مین اور معاذ بن جبل ارض حوران مین اور یزید بن ابی سفیان ارض بلقا مین اور
نعمان بن مقرن تدمر مین اور عمرو بن العاص فلسطین مین ہین پس بہتر یہ ہی کہ ہم ان سب کو لکھ بھیجین کہ وہ ہمارے پاس
چلے آوین پھر اُنکے آجانے کے بعد ہم ارادہ مقابلہ دشمن کا کرین اور مدد اور اعانت اللہ تعالی کی طرف سے ہوتی ہی پس
خالد بن الولید نے عمرو بن العاص کو خط لکھا ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد فان اخوانک المسلمین قد عولوا علی
المسیر الی اجنادین فان ھناک من العدو تسعین الفا وھم یریدون المسیر الینا لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو
کرہ الکافرون فاذا وصل الیک کتابی ھذا فاقدم من معک من المسلمین الی اجنادین فانک تجدنا ھنالک ان شاء اللہ تعالی
والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین پھر اسی مضمون کا خط سب امرا کے نام جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہی لکھا بعد لشکر کو
حکم کوچ کا دیا پس لادے گئے خیمے اونٹون کی پشت پر اور پیچھے رکھا مال اور اسباب لوٹ کو پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میری راے یہ ہی کہ مین لشکر کے اسباب اور عورتون کے ساتھ رہون اور
تم معہ اصحاب خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر کے آگے رہو پس ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین پیچھے رہونگا
اور تم آگے رہو کہ اس صورت مین اگر روم کا لشکر مع وردان کے تمہارے سامنے آویگا تم باز رکھوگے اُنکو پہونچنے سے عورات اور مال

مال اور اسباب تک خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو تمنے تجویز کیا مین اسکے خلاف نہ کرونگا پھر خالد بن الولید نے کہا کہ
اے مسلمان لوگ تم ایک بڑی بھاری جماعت اور لشکر کی طرف چلتے ہو پس ہوشیار ہو کر چلو اور اُنس رکھو اپنی موت سے اور
جانتے رہو اُس چیز کو جو اللہ تعالی نے تمھارے لیے آمادہ اور مہیا کیا ہی کسواسطے کہ اللہ تعالے نے تمسے وعدہ مدد ہی کا
فرمایا ہی پھر خالد بن الولید نے اِس آیت کو پڑھا کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن اللہ واللہ مع الصابرین
پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے لشکر کو ساتھ لیا اور خود آگے لشکر کے ہو کر روانہ ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ مع ایکہزار کے باقی رہے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب اہل دمشق نے یہ حال دیکھا خوش ہو کر آوازین کھیل کود
کی کرنے لگے اور گمان کیا اُنھون نے اِس امر کا کہ مسلمان لوگ بتلاش وطلب اہل عرب کے جاتے ہین اِسوجہ سے کہ اُنھون
نے خبر لشکر روم کی جو بمقام اجنادین ہی سُنی ہی اور اُنکے عقلا اور دانشمند لوگون نے یہ کہا کہ اگر یہ لوگ بعلبک کی طرف
جاتے ہین پس ارادہ اُسکی اور حمص کی فتح کا رکھتے ہین اور اگر براہ مرج شحورا اور راہط کے جاوین تو کچھ شک نہین ہی
کہ بھاگے جاتے ہین بجانب حجاز کے اور چھوڑ دینگے اُن شہرون کو جنپر اُنھون نے ملکیت اور قبضہ حاصل کیا ہی واقدی
رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ دمشق مین ایک بڑا بطریق تھا جسکا نام بولص بن بلقا تھا اور نظریون کے نزدیک اُسکا
مرتبہ بڑا تھا اور جب ہرقل کے پاس کوئی پیام اور ایلچی کہین سے آتا تھا اور ہرقل اُسکی جوابدہی مین عاجز ہوتا تھا تب اِس
بولص کو اپنے پاس بُلاتا تھا اور وہ ایلچیون اور پیامون کا جواب دیتا تھا اور یہ بولص بڑا تیرانداز تھا اور حال تیراندازی کا
یہ ہی کہ اُسکے گھر مین ایک بڑا بھاری درخت تھا اور بولص نے اُسپر تیر چلایا تھا پس وہ تیر بسبب قوت بازو بولص کے اُس
درخت مین در آیا اور سما گیا اور بولص نے اِس درخت پر لکھدیا تھا کہ جو کوئی دعوی شجاعت کا کرے پس اُسکو لازم ہی کہ اِسی تیر
کے مقابلے مین وہ بھی تیر لگا دے اور یہ معاملہ لوگون مین مشہور ہو گیا تھا اور جب سے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ملک شام مین داخل ہوئے تھے کبھی بولص اُنسے لڑا نہ تھا پس جب اہل دمشق نے مسلمانون کو کوچ کرتے دیکھا سب بولص کے
پاس گئے اُسنے سبب اُنکے آنے کا پوچھا اُنھون نے کہا کہ اہل عرب کوچ کیے جاتے ہین اور تو اگر اِس بات کو چاہتا ہی کہ تیرے
واسطے ہمیشہ کی بزرگی اور بڑا مرتبہ بادشاہ کے اور تمام شامیون کے نزدیک حاصل ہو پس ہمارے ساتھ چل کہ جو اُنمین کا پیچھے
رہجاوے ہم اُسکو اپنے قابو مین لے لیوین اور جو تیرے نزدیک مناسب ہو تو ہم اُنسے لڑین بولص نے کہا کہ مین جو تمھاری مدد ہی سے
باز رہا سبب اُسکا یہ ہی کہ عرب کے مقابلے اور لڑائی مین مین نے تمکو بہت کم ہمت دیکھا اور اب مجھکو کچھ ضرورت نہین ہے کہ
مین اُنسے لڑون پس اہل دمشق نے کہا کہ قسم ہی حق مسیح اور انجیل کی کہ اگر تو ہمارے آگے ہو کر چلیگا تو ہم تیرے ساتھ ثابت قدم
رہینگے اور ہم مین سے کوئی بھاگنے والا نہین ہی اور ہم تجکو بھاگنے والے پر حکومت اور اختیار دیتے ہین کہ جو کوئی ہم مین سے بھاگے
تو اُسکی گردن مارنا اور کوئی تجھسے اِس امر مین مانع نہوگا پس جب بولص نے عہد مضبوط اُنسے کیا اپنے گھر مین جاکر زرہ کو پہنا پس اُسکی
زوجہ نے پوچھا کہ کہانتک تو نے جانے کا ارادہ کیا ہی اُسنے کہا کہ مین ان اہل عرب سے لڑنے کو جاتا ہون اُسکی زوجہ نے کہا کہ تو ہرگز نہ جا

اور اپنے گھر مین بیٹھ رہ اور جس چیز کی تو طاقت نہین رکھتا ہی اُسکو نہ طلب کر اسواسطے کہ مین نے رات کو خواب مین یہ دیکھا ہی کہ گویا
تو اپنی کمان لیے ہوئے اڑتی ہوئی چڑیون پر تیر چلاتا ہی اور بعض چڑیان اُنمین سے زمین پر گر پڑین اور پھر اُڑ گئین پس مین دیکھکر تعجب کر رہی تھی
کہ دفعتًہ دیکھا مین نے چڑیان تیز چنگل کی کہ وہ ٹوٹ پڑین ہوا سے تجھپر اور تیرے ساتھیون پر پس چنگل مارتی تھین وہ تمھارے
سرون اور منھون پر پھر تم سب اُنسے بھاگ نکلے اور دیکھا مین نے اُن چڑیون کو کہ جس شخص پر تم مین سے چنگل مارا اُسکو بیہوش کر دیا
پھر مین چونک اٹھی گھبرائی اور ڈری ہوئی تیرے حال پر پس بولص نے پوچھا کہ آیا تو نے مجھے بھی بیہوشون مین سے دیکھا اُسنے کہا ہان
قسم ہی خدا کی کہ بتحقیق چنگل سے زخمی کیا تجھکو ایک بڑی چڑیا شکاری نے پس بیہوش کر دیا اُسنے تجھکو پس طمانچہ مارا بولص نے اپنی
زوجہ کے منھ مین اور کہا کہ خرابی ہو تجھکو نہ خوشخبری سنائی تو نے بتحقیق سما گیا خوف اہل عرب کا تیرے دل مین یہانتک کہ خواب
مین بھی تو اُنکو دیکھتی ہی تو خوف نہ کر قریب ہی کہ مین سردار عرب کو تیرا خادم بنا دونگا اور اُنکے ساتھیون کو چرواہہ بکری اور سورونکا
کر دونگا اسکی زوجہ نے کہا کہ جو تو چاہتا ہی کہ تحقیق مین نصیحت کر چکی ہون تجھکو پس نہ مانا بولص نے اُسکی بات کو اور تیار ہو کر گھر سے
نکلا اور جو لوگ دمشق مین تھے سب اُسکے ساتھ سوار ہوئے اور تھے وہ چھہ ہزار سوار اور دس ہزار پیدل آزمودہ کار اور دانشمند
اور روانہ ہوئے یہ لوگ پیچھے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مقدمہ لشکر مین تھے اور دور
تا ہلے پر جا چکے تھے عورتون اور لڑکون بالون سے پس اُسی حالت مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اونٹون کی چال پر
چلے جاتے تھے کہ دفعتًہ اُنکے ایک ہمراہی نے ایک غبار دیکھا اور ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا کہ مین اُس غبار کو دشمن کا
لشکر گمان کرتا ہون پس ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بیشک وہ اہل دمشق ہین کہ ہملوگون مین امید رکھکر آئے ہین اور ٹھہر گئے ابو عبیدہ
بن الجراح یہانتک کہ آملے ہودج سواری عورات اور اغنام کے اُنسے اور وہ غبار بڑھتا جاتا تھا اور آوازین بلند ہوتی
تھین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے مسلمانو ہوشیار ہو جاؤ کہ دشمن تم تک پہونچنے والے ہین پس وہ یہ کلام
تمام نہین کر چکے تھے کہ ظاہر ہوا لشکر گویا وہ ایک ٹکڑا اندھیری رات کا تھا اور بولص لشکر کے آگے تھا پس جب دیکھا اُسنے
ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف قصد حملے کا کیا اُنپر اور تھے اُسکے ساتھ چھہ ہزار سوار اور بولص کے بھائی **بطرس** اور پیدل فوج نے
عورتون پر حملہ کیا اور اُنمین سے ایک جماعت کو پکڑ لیا اور بجانب دمشق کے واپس گیا پس جب بطرس نہر استریاق پر پہونچا وہان
اس غایت سے ٹھہر کہ دیکھے اور دریافت کرے کہ اسکے بھائی بولص کا معاملہ کیونکر گذرتا ہی اور ابو عبیدہ بن الجراح رض کا حال یہ ہوا
کہ جب اُنھون نے یہ معاملہ ناگہانی رومیون کی طرف سے دیکھا کہا قسم ہی خدا کی کہ رائے وہی اچھی تھی جو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
نے کہا تھا یعنی اپنے تئین پیچھے لشکر کے تجویز کیا تھا اور ایسی حالت مین بولص اُنکے قریب آیا اور ارادہ حملے کا اُنپر کیا اور نشان اور
صلبان اُسکے سر کے اوپر تھے اور عورتین بیقرار تھین اور لڑکے چلاتے تھے اور ہزار مرد مسلمان اُسکی طرف بڑھے اور مقابلہ اُسکا
بہ قتال شدید کیا اور دشمن خدا بولص نے قصد بجانب ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے کیا اور ہونے لگی آپسمین اُن دونونکے لڑائی
اور واقع ہوئی لڑائی درمیان صحابہ اور رومیون کے اور اونچا ہوا غبار لڑائی کا اُنکے سر دلیر اور بڑے لوگ مارو دھاڑ لڑائی مین زمین شخوار پر

اور ابتلاے سخت ہوئی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بولص کی لڑائی مین اور ثبات قدمی اور صبر کیا اُنھون نے اُسکے مقابلہ مین مانند صبر بڑے مرتبے والون کے سہیل بن صباح نے روایت کی ہی کہ تھا میری سواری مین کا ایک گھوڑا سپید پیشانی اور سفید ہاتھ پیر کا پس تعجیل کردی اور چھوڑدی مین نے باگ اُسکی پس وہ چل نکلا مثل بجلی کوندنے والی کے اور اندک عرصہ مین پہونچ گیا مین خالد بن الولید اور مسلمانون کے پاس چلا کر کہا مین نے خالد بن الولید کو پس باگ پھیری اُنھون نے میری طرف اور کہا کہ تمھارے پیچھے کیا صورت ہوی اے بیٹے صباح کے پس کہا مین نے کہ ای سردار پہونچو اور جا ملو تم ابی عبیدہ بن الجراحؓ اور عورات سے کس واسطے کہ گروہ دمشق کا آملا ہی اُنپر اور پکڑ لیا ہی اُنھون نے کچھ جماعت عورتون اور لڑکون کو اور عبیدہ بن الجراح ایسی بلا مین مبتلا ہوگئے ہین جسکی طاقت وہ نہین رکھتے ہین پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ حال سُنا کہا انا للہ وانا الیہ راجعون قسم ہی خدا کی کہ مین نے ابو عبیدہ بن الجراحؓ سے کہا تھا کہ چھوڑ دو مجکو پیچھے فوج کے پس نہ چھوڑا اُنھون نے ولیکن حکم خدا کا رست ہوتا ہی پھر حکم کیا رافع بن عمیرۃ الطائی کو کہ ایکہزار سوار لیکر پہونچین اور جا ملین ہودج سواری عورتون مین پس جب وہ روانہ ہوکر کچھ دور گئے تب روانہ کیا عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو ساتھ ایکہزار سوار کے اور کہا اُسنے کہ جا ملو تم دشمنون مین پھر پیچھے اُنکے روانہ کیا ضرار بن الازور کو ساتھ ایکہزار سوار کے اور اُنکے ساتھ قیس بن ہبیرۃ المرادی کو بھیجا پھر خود سب لشکر لیکر اُنکے پیچھے روانہ ہوئے پس اُسی حالت مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بولص سے لڑرہے تھے کہ دفعۃً پہونچ گیا لشکر مسلمانون کا اور حملہ کیا اُنھون نے کفار دشمنان خدا پر اور گھیر لیا اُنکو ہر طرف سے اور سرنگون کردیا صلبان کو اور یقین ہوگیا رومیو نکو اپنی خواری اور سُستی کا اور آگے بڑھے ضرار بن الازور مثل شعلہ آگ کے اور ارادہ حملے کا کیا بولص پر پس جب دیکھا دشمن خدا نے اُنکو شکست اور گندہ ہوگئی طبیعت اُسکی اور ڈر سے وہ کانپنے لگا اور کہا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ ای عربی قسم ہی تمکو اپنے دین کی کہ اس شر سے کہو کہ مجھسے الگ اور دور رہے اور حال یہ تھا کہ بولص مذکور ضرار بن الازور کے حالات شجاعت اور بہادری کے بمقابلے کلوص اور عزرائیل اور جو کام اُنھون نے بمقام بیت لہیا کیا تھا دیوار شہر پناہ سے بچشم خود دیکھ چکا تھا پس پہچان لیا اُسنے اُنکو اور ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا کہ اس شیطان کو میرے پاس نہ آنے دو پس ضرار بن الازور نے کہا کہ مین شیطان اُسی حالت مین ہونگا جبکہ تیری طلب اور لڑائی مین کمی اور کوتاہی کرونگا پھر جلدی سے نیزہ مارا اُسکو پس جب بولص نے دیکھا کہ نیزہ اُنکا اُس تک پہونچتا ہی اپنے تئین گھوڑے سے گرادیا اور اپنے ساتھیون کی طرف بھاگا پس ضرار بن الازور گھوڑے سے اُترے اور اُس سے کہا کہاں جاتا ہی تو شیطان تیرے پیچھے ہی اور تجکو طلب کرتا ہی پس بولص نے کہا کہ ای بدوی مجکو باقی رکھ کہ میری تعا مین تمھاری عورتونکی بھی تھا ہی پس ضرار بن الازور یہ سُنکر اُسکے مارنے سے رُک رہے اور گرفتار کرلیا اُسکو اور مسلمانون نے دشمنان خدا پر حملہ شدید کیا اور سخت لڑائی لڑے اُسنے واقدی رحمہ اللہ نے ماجد بن رویم العبنی سے روایت کی ہی کہ کہا ماجد نے تھا مین جنگ تحورا مین ساتھ مسلمانون کے بیچ گروہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے اور گھیر لیا تھا ہمنے اُنکو ہر طرف سے اور خوب تیغ زنی کی ہمنے اُنپر اور وہ چھہزار سوار تھے رفاعہ بن قیس نے روایت کی ہی کہ یہ امر ہمکو معلوم ہوا کہ تھے چھہزار کے ایک سو سے زیادہ کوئی

انہین سے بچکر نہین پھیرا اور جب ضرار بن الازور نے اس امر کو جانا کہ انکی بہن خولہ بھی اہل روم کے قیدیون مین ہین بہت دشوار گذرا اپر
یہ معاملہ پیش آئے وہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس اور انکو اس حال سے آگاہ کیا خالد بن الولید نے اسنے کہا کہ ذرا صبر کرو کم
اسواسطے کہ ہمنے انکے سردار اور ایک گروہ رومیونکو پکڑ لیا ہی پس قریب ہی کہ بعوض انکی ہم اپنی عورتون کو چھڑا لیوین اور ہمکو بطلب عورات
کے دمشق کا جانا ضرور ہی پھر خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ عورتونکو لیکر باہستگی رفتار روانہ ہون یہانتک
کہ دیکھین وہ بقدمہ ہماری عورات کے کیا ہوتا ہی پھر جریدہ روانہ ہوئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ دو ہزار سوار کے اور
سب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ کیا اس خوف وخیال سے کہ شاید وردان مع لشکر کے انسے مقابل
ہو جاوے پس روانہ ہوا لشکر اور چلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع ان لوگون کے جو انکے ساتھ تھے بطلب قیدیون کے اور آگے انکے
رافع بن عمیرة الطائی اور میسرة بن مسروق العبسی اور ضرار بن الازور اور سوار سلمان تھے اور کوشش کی سبھون نے چلنے مین اور
ضرار بن الازور یہ اشعار پڑھتے تھے پس ہنسے خالد بن الولید انکے مضمون شعر سے اور چلے جاتے تھے تا اینکہ قریب استریاق
کے پہونچے پس دیکھا ایک گرد بلند کو کہ اسکے بیچ مین تلوارین چمکتی ہین پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ تعجب کا معاملہ ہی قیس بن
ہبیرة المرادی نے کہا کہ یہ بقیہ گروہ دمشق کے ہین خالد بن الولید نے کہا کہ راست کرو تم اور تان لو نیزون کو تاکہ دیکھین ہم کہ
یہ کیا ہو رہا ہی پس راست کر لیا انھون نے نیزون کو اور چلے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بطرس برادر بولص عورات عرب کو
پکڑ لیجا کر بمقام نہر استریاق لغایت دیکھنے حال اپنے بھائی کے ٹھہرا تھا اسنے عورتون کو اپنے سامنے بلایا پس خولہ بنت الازور سے
کسی کو زیادہ اسنے خوبصورت نہ دیکھا پس کہا اسنے کہ یہ خاص میرے واسطے ہین اور مین انکے واسطے اسمین کوئی کچھ جھگڑا نکرے
اور اسیطرح قوم ہمراہی اسکے ہر عورت کی نسبت کہتے تھے کہ میرے لیے ہین پھر یکجا کیا ان لوگون نے مال لوٹ کو اور ٹھہرے
بانتظار دریافت حال بولص اور اسکے ہمراہیان کے اور عورتونکا حال یہ تھا کہ اسمین بوڑھی عورتین قوم حمیر اور اولاد عمالقہ اور تبابعہ
سے تھین اور وہ عورتین گھوڑیکی سواری اور راتون کے چلنے اور در آنے اور مقابلہ کرنے مین اہل عرب پر عادت
رکھتی تھین راوی نے بیان کیا ہی کہ یکجا ہوئین عورتین ایک دوسرے کے پاس اور خولہ بنت الازور نے کہا انسے
کہ ای بیٹیان حمیر اور باقی نام ونشان تبع کی آیا راضی ہو تم اس امر مین کہ غالب ہو جاوین تمپر گبران روم کے اور رہو تم خدمت کنندہ اہل
شرک کی پس کہان گئی اور کیا ہوئی وہ شجاعت اور دانشمندی تمھاری جسکا چرچا اور مذکور مجالس عرب مین ہوتا تھا اور مین تمکو
اسوقت مین کنارہ کش دیکھتی ہون اور مین تمھارا سب کا مارا جانا آسان دیکھتی ہون اس خدمتگزاری اہل روم سے پس عفیرہ بنت
عفار الحمیریہ نے کہا کہ ای بنت الازور قسم ہی خدا کی کہ شجاعت اور عقل اور معاملات لڑائی اور سوارکاری مین تو ہم ایسے ہین
جیسا کہ تم نے بیان کیا لیکن کیا کام اور کیا حیلہ وہ شخص کر سکتا ہی جسکے پاس گھوڑا نیزہ کچھ بھی نہو اور دشمنون نے ہمکو ناگاہ گرفتار
کر لیا ہی اور کوئی سامان ہمارے پاس نہین ہی اور ہم مثل بکریون بھاگنے والی کے ہین پس خولہ بنت الازور نے کہا کہ ای
بیٹیان تبابعہ کی خیمون کی چوبین تو ہین کہ انکو لیکر ہم سب ان ناکسون پر حملہ کرین اور شاید اللہ تعالی ہمکو مدد دیوے اور انپر غالب کرے

یا یہ کہ ہم سب مار ڈالے جاوین پس راحت پاوینگے اس شرم و عار سے پس عفیرہ بنت عفار نے کہا کہ قسم ہی خدا کی جو تمنے بات کہی
اس سے بہتر کوئی بات نہین ہی پس لیا ہر ایک عورت نے ایک ایک چوب خیمے کی اور ایکبارگی شور کرکے رومیون کے مقابلہ کو
نکلین اور خولہ بنت الازور سب عورتون کے آگے تھین اور ایک چوب خیمے کی اُنکے کاندھے پر تھی اور اُنکے پیچھے عفیرہ بنت عفار
اور ام ابان بنت عتبہ اور سلمہ بنت النعمان ابن المقرن اور انھین سی عورتین تھین پس خولہ نے انسے کہا کہ سب یکجا ہو کر لڑو اور کوئی
ایک دوسرے سے جُدا نہو کہ معرض ہلاکت اور پریشانی مین پڑو اور نیزون اور تلوارون سے شکست اُٹھاؤ پس قدم بڑھایا خولہ
نے اور ایک شخص رومی کے سر پر چوب ماری کہ وہ بیہوش ہوکر گر پڑا اور مر گیا پس رومی متوجہ بہ تحقیق حال ہوئے پس دفعتہ
اُنھون نے عورتون کو آتے ہوئے دیکھا اور چوبین اُنکے ہاتھون مین تھین یہ دیکھکر بطرس نے چلا کر کہا کہ سختی ہو تمپر ای عورتو یہ کیا معاملہ
ہی پس عفیرہ بنت عفار نے کہا کہ یہ کام ہمارا اسواسطے ہی کہ ہم اپنے کو عار عرب سے بچاوین اور تمکو آج کے دن ان چوبون سے مارینگے
تا اینکہ وحشی جانور تمہارے بھیجے تمہارے نیچے کو اور منقطع ہو جاوینگی عمرین تمہاری پس ہنسنے لگا بطرس یہ کلام سُنکر اور اپنی قوم سے
چلا کر کہا کہ سختی ہو تمپر متفرق کردو عورتون کو اور تلوارون سے نہ مارو اور پکڑ لو انکو اور جو کوئی تم مین سے خولہ کو پکڑے کوئی امر بد
انکی نسبت نہ کرے راوی نے بیان کیا ہی کہ قوم نے ہر طرف سے عورتون کو گھیر لیا اور قصد پہونچنے کا اُن تک کیا لیکن
کوئی سبیل پہونچنے کی نہ پائی اور جو شخص قریب اُنکے جاتا تھا اُسکے گھوڑے کے وہ ہاتھ پیر توڑ ڈالتی تھین اور جب وہ شخص
گھوڑے سے گرتا تھا دوڑ کر چوب سے اُسکو مار ڈالتی تھین واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ عورتون نے تیس سواران
رومی کو مار ڈالا پس جب بطرس نے یہ حال دیکھا خشمناک ہوکر گھوڑے سے اُترا اور اُسکے ساتھی بھی گھوڑون سے اُتر پڑے اور حملہ کیا
عورتون پر ساتھ قنطاریات اور تلوارون کے اور عورتین ایک دوسرے کے پاس دوڑتی تھین اور کہتی تھین کہ اختیار کرو تم
موت کو مثل بڑے اور بزرگ لوگون کے اور نہ مرو تم مثل ناکسون کے راوی نے بیان کیا ہی کہ بطرس نے ظاہر کیا شجاعت اور
رنج اپنا بوقت دیکھنے ایسے کام عورتون کے اور دیکھا اُسنے خولہ بنت الازور کو کہ وہ مثل شیر کے ڈکارتی تھین اور اشعار بہادری کے
پڑھتی تھین پس بطرس نے اُنکے قریب جا کر کہا کہ ای عربیہ باز رہو تم اپنے کامون سے کہ مین تمہاری تعظیم کرتا ہون اور تمہاری نسبت
وہ امر دل مین رکھتا ہون جس سے تم خوش ہوگی کیا تم نہین راضی ہوگی اس امر پر کہ مین تمہارا مالک ہون کہ مین وہ ہون کہ سب
نصرانی عورتین میری خواہش رکھتی ہین اور میری ملک مین زمین اور جگہ اور جانور اور مال بہت ہین اور ہرقل بادشاہ کے
نزدیک میرا بڑا مرتبہ ہی سو یہ سب تمہارے لیے ہی پس تم اپنے تئین اپنے ہاتھ سے ہلاک نہ کرو خولہ بنت الازور نے کہا کہ ای بیٹے
کافر ناکس بدکارہ کے قسم ہی خدا کی کہ اگر ظفر اور غلبہ پاونگی مین تجھپر تو تیرے سر کے بھیجے کو اس چوب سے توڑونگی قسم ہی خدا کی کہ ہرگاہ
مین اس امر مین راضی نہین ہون کہ تجکو اپنی بکریون اور اونٹون کا چرواہا بناؤن پس کیونکر ہوسکتا ہی تو ہمارا مثل اور کفو ہو
راوی نے کہا ہی کہ غصے مین آیا بطرس خولہ بنت الازور کی گفتگو سے اور برانگیختہ کیا اُسنے اپنی قوم کو ساتھ لڑائی کے
اور اُسنے کہا کہ اس سے زیادہ تمام ملک شام اور گروہ عرب مین کون سی بات شرم کی ہوگی کہ عورتین تمپر غالب

واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی جنبش مین آئے وہ لوگ بطرس کے کلام سے
ہوگئین پس ڈر و تم مسیح اور ہرقل کے غضب سے
اور ایکبارگی حملہ سخت کیا اور صبر کیا عورتون نے اُنکے مقابلے مین اور وہ اُسی حالت مین تھین کہ دفعتہً قریب پہونچی خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ مع اپنے ساتھیون کے اور دیکھا اُنھون نے اُڑتے ہوئے گرد اور چمک تلوارونکی پس اپنے ساتھیون سے کہا
کہ کون شخص تم مین سے اس معاملے کی خبر مجکو دیگا پس رافع بن عمیرۃ الطائی نے کہا کہ مین خبر لاؤنگا یہ کہکر رافع بن عمیرۃ الطائی
روانہ ہوئے اور اپنے گھوڑے کی باگ کو چھوڑ دیا یہانتک کہ قریب عورتون کے پہونچے اور دیکھا کہ وہ لڑ رہی ہین پس پھرے
رافع اور بیان کیا خالد بن الولید سے جو دیکھا تھا پس خالد بن الولید نے کہا کہ بڑے تعجب کا یہ معاملہ ہی بہ تحقیق یہ عورتین اولاد عمالقہ
اور اولاد تبابعہ سے ہین اور بعض اُنمین سے تبع بن الاقرن اور تبع بن ابی کرب وذی رعین وعبد الکلال المعظم اور
تبع بن حسان بیٹی اُس تبع کی ہین جنھون نے قبل ظہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر رسول اللہ کا کیا تھا
اور گواہی اُنکی نبوت کی دی تھی اور اشعار نعت کے تصنیف کیے تھے اور جانو تم ای رافع کہ ان عورتون کی لڑائی بہت جگہ
مشہور ہی سو اگر اُنھون نے ایسا ہی کیا ہی جیسا کہ تم بیان کرتے ہو پس بڑائی حاصل کی اُنھون نے تمام لوگون اور عرب کی
لڑکیون پر ہمیشہ کے واسطے اور دور کردیا عورات عرب سے بدنامی کو راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ حال عورات کا سُنکر
مسلمان بہت خوش ہوئے اور اُٹھ کھڑے ہوئے ضرار بن الازور اور پھینکدیا اُنھون نے اپنے پُرانے کپڑونکو اور لے لیا نیزہ
کو اور سوار ہوکر ڈھیلی کردی باگ گھوڑے کی بقصد مدد دہی عورتون کے پس خالد بن الولید نے کہا کہ جلدی نہ کرو ای ضرار جانے مین
اسواسطے کہ جو شخص درنگ کرتا ہی اپنے کام مین پہونچ جاتا ہی اپنے مطلب کو اور خوشی حاصل ہوتی ہی اُسکو اور جلدی کرنیوالیکا
کام نہین بنتا ہی اور نہین رستگاری پاتا ہی پس ضرار بن الازور نے کہا کہ ای سردار نہین صبر ہوسکتا ہی مجھسے اپنی بہن کی مددہی
مین پس خالد بن الولید نے کہا کہ اگر اللہ تعالی نے چاہا تو کشود کار قریب ہی پھر مرتب کیا خالد بن الولید نے اپنے ساتھیونکو
اور نزدیک ملادیا سب گھوڑون کے سرون کو اور بلند کیا نشانون کو اور آئے قلب فوج مین اور کہا کہ ای گروہ مسلمانان
جسوقت پہونچ جاؤ تم رومیون تک پس متفرق ہوکر گھیر لو اُنکو پس شاید اللہ تعالی ہماری عورات کو رہائی بخشے اور ہمارے لڑکونپر
رحم کرے پس سبھون نے کہا کہ ہمکو تمھارا کہنا بخوشی خاطر منظور ہی پس اسی حالت مین کہ رومی عورتون سے لڑ رہے تھے کہ قریب
پہونچے اُنکے لشکر اور نشان مسلمانون کے پس چلاکر کہا خولہ بنت الازور نے کہ ای اولاد تبابعہ کی بہ تحقیق آئی تمھارے لیے
کشود کار پروردگار بزرگ اور مہربان سے اور خوشی دی اُسنے تمھارے دلونکو راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بطرس نے
مسلمانون کے لشکر کو اسطرح دیکھا کہ نیزے اور تلوارین اُنکی مثل برق کے چمک رہی ہین پس دھڑکنے لگا دل اُسکا اور
کانپنے لگے ہاتھ پیر اُسکے اور رومی آپسمین ایک دوسرے کو دیکھنے لگے پس بطرس نے کہا کہ ای گروہ عورتون کے بہ تحقیق میرے
دل مین تمھاری نسبت مہربانی اور شفقت آگئی ہی اسوجہ سے کہ ہملوگ بھی ماں بہن بیٹی پھوپھی رکھتے ہین اور مین چھوڑ دیتا ہون
تمکو صلیب کے صدقے مین پس جب تمھارے مرد آجاوین تم اُنکو اس حال سے آگاہ کردینا پھر باگ پھیر کر اُن سے ارادہ بھاگنے کا

گیا تھا کہ دفعتہً دیکھا اُسنے دو سوارون کو قلب لشکر مسلمان سے نکلے ایک اُنمین زرہ وغیرہ پہنے تھے اور دوسرے ننگے بدن عربی گھوڑے پر
جسپر زین وغیرہ نہ تھی سوار تھے اور انکے ہاتھ مین نیزہ تھا اور دونون سوار باگین چھوڑے ہوئے مثل شیر کے آتے ہین ایک اُنمین سے
خالد بن الولید تھے اور دوسرے ضرار بن الازور پس جب خولہ نے ضرار کو دیکھا کہا کہ ای بھائی کہان چلے تم اور تحقیق اللہ تعالی نے
کفایت کیا ہمکو اور بے پروا کردیا تمھاری مدد ہی سے پس چلاکر کہا بطرس نے خولہ سے کہ جاؤ تم اپنے بھائی کے پاس کہ مین نے
دے ڈالا تمھارے تئین اُنکو اگرچہ تمھاری جدائی کو مین دوست نہین رکھتا ہون یہ مکروہ سمجھا گا پس خولہ نے اسکا ہجیا کیا اور کہا کہ یہ امر
خصائل عرب سے نہین ہے کہ کوئی تقرب اور شفقت ظاہر کرے اور ہم تجھسے دوری اور جدا چاہین پس تو اپنی خواہش طبیعت کا پابند رہ یہ
کہکر خولہ اُسکے سامنے ہوئین پس کہا اُسنے کہ چھپاؤ تم اپنی صورت کو مجھسے کہ تحقیق جاتی رہی محبت تمھاری میرے دل سے پس خولہ نے کہا کہ
ضروری ہے مجکو تیرا ساتھ دینا ہر حال مین بجیہ جلدی کی خولہ نے بجانب بطرس کے اور ضرار بن الازور اور خالد بن الولید اور لشکر نے بھی قصد
اُسکا کیا پس بطرس نے ضرار کو دیکھکر شور کیا اور کہا کہ ای عربی اپنی بہن کو لیلو مبارک ہون تمکو کہ وہ ہدیہ اور تحفہ ہین میری طرف سے تمکو پس
ضرار نے کہا کہ قبول کیا مین نے تیرے ہدیے کو اور اُسکا بدلا تو میرے پاس کچھ نہین ہے مگر نوک نیزہ کی پس لے تو اسکو بطور بدلہ کیجھیے پھر
حملہ کیا ضرار نے اُسپر اور وہ پڑھتے تھے اس آیت کو واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا اور دوہا پھر نیزہ مارا ضرار نے اُسکے دل پر اور
پھونچکئین خولہ بنت الازور اُس تک اور مارا چوب کو اُسکے گھوڑے کے پیرون مین پس جھکا گھوڑا اور چاہا دشمن خدا نے کہ گر پڑے
زمین پر پس دوڑے ضرار قبل گرنے اُسکے زمین پر اور نیزہ مارا اسکے چوتڑ مین کہ دوسری طرف پار ہو کر نکلا اور وہ اندھا ہو کر
گر کر مر گیا پس چلاکر تعریف کی خالد بن الولید نے اور کہا کہ وہ ضرب ہے کہ نہین زیبا انکار ہوتا ہے ماریوالا اُسکا اور حملہ کیا مسلمانون نے
رومیون پر پس نہ تھا وہ حملہ مگر مثل ایک گرداوے کے یہانتک کہ تین ہزار رومی مارے گئے حامد بن عون الربعی نے بیان
کیا ہے کہ بہ تحقیق شمار کیا تھا مین نے کہ ضرار بن الازور نے اُس لڑائی مین تیئس رومیونکو مار ڈالا اور خولہ بنت الازور نے بہتونکو
چوب خیمہ سے مار ڈالا اور دیکھا تھا مین نے عفیرہ بنت عفار الحمیریہ کو وہ ایسی سخت لڑائی لڑتی تھین کہ نہین دیکھا تھا مین نے مثل اُس لڑائی
کے اور بھاگ نکلے رومی اور مسلمانون نے برابر تا دمشق انکا پیچھا کیا مگر نہ نکلا کوئی شخص ان مین کا دمشق سے بلکہ بڑھ گیا خوف
اور رنج اور ڈر انکا اور پلٹ آئے مسلمان اور یکجا کیا اُنھون نے مال غنیمت اور گھوڑے اور ہتھیارونکو اور کہا خالد بن الولید نے
مسلمانون سے کہ چلو تم ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف تاکہ وردان مع فوج کے اُنکے پاس نہ آنے پاوے اور لٹکا لیا ضرار بن الازور نے
سر بطرس کا اپنے نیزے کی نوک پر اور روانہ ہوئے مسلمان تا اینکہ پہونچ گئے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بمقام مرج راہط کہ اور وہ
ٹھہرے تھے یہانتک کہ آئے مسلمان اُنکے قریب اور آوازین تکبیر کی بلند کین وارد ہوئے ایک سے سلام علیک کی اور دیکھا اُنھون نے
عورتون کو پس خوش ہوئے اُنکے دیکھنے سے اور اُنکے کامون سے اور بشارت حاصل کی ساتھ مدد الٰہی کے اور یقین ہوا انکو کہ ملک شام
کا انھین کے لیے ہے پھر سامنے بلایا خالد بن الولید نے بولص کو اور سلام عرض کیا اسپر اور اُسنے انکار کیا پس خالد بن الولید نے
اُس سے کہا کہ اسلام اختیار کر تو ورنہ تیرا ساتھ بھی مین وہی کرونگا جو تیرے بھائی کے ساتھ کیا ہے اُسنے پوچھا کہ کتنے میرے بھائی کے ساتھ

گیا کیا خالد بن الولید نے کہا کہ مار ڈالا ہین نے اُسکو اور یہ سر اُسکا میرے پاس موجود ہی اور سر منگوا کر اُسکے سامنے ڈالدیا
پس یونس کو دیکھکر رونے لگا اور کہا کہ بھائی کے پیچھے کچھ لطف زندگی کا نہین ہی پس مجکو بھی اسین ملادو پس مسیب بن نجبۃ الفزاری
نے اُسکی گردن ماری پھر روانہ ہوئے مسلمان واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب خالد بن الولید نے خطوط بجانب
شرحبیل بن حسنہ و معاذ بن جبل و یزید بن ابی سفیان و عمرو بن العاص کے روانہ کیے اور سبھون نے خطوط کو پڑھا بعجلت وہ
سب مع لشکر ہمراہی اپنے کے واسطے اعانت مسلمانون کے بجانب اجنادین روانہ ہوئے سفینہ غلام رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا ہی کہ مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا اور پہونچے ہم سب کے سب بمقام اجنادین
ساتھ ہی ایک ہی وقت مین اور یہ معاملہ جمادی الاول سنہ ۱۲ ہجری مین واقع ہوا اور مسلمانون نے آپس مین سلام علیک
کی اور دیکھا ہمنے لشکر رومیون کو بے گنتی کا پس جب ہم دکھائی دیے اُنکو ظاہر کیا اُنھون نے لباس اور شمار اپنے اور
صف بندی کی اُنھون نے اپنے لشکر کی اور پھیل گئے وہ ہمارے واسطے زمین اجنادین مین اور تھین صفین اُنکی نوے ہزار
اور ہر صف مین ایکہزار آدمی تھے ضحاک بن عروہ نے روایت کی ہی قسم ہی خدا کی کہ مین عراق کے ملک مین گیا تھا
اور لشکر کسریٰ اور فوج جرامقہ کو دیکھا تھا لیکن رومیون کے لشکر اور اُنکی تعداد اور ہتھیارون سے بڑھکر وہان نہین دیکھا تھا
پس اُترے ہم لوگ اُنکے مقابلے مین پس جب دوسرا دن ہوا قصد مقابلے کا کیا اُنھون نے ہمسے پس جب دیکھا ہمنے کہ وہ
سوار ہوئے ہین ہوشیار ہوے ہم اور خالد بن الولید سوار ہوئے اور وہ ہماری صفون کے بیچ مین آتے تھے اور کہتے تھے
کہ جان لو تم لوگ اس امر کو کہ اس سے بڑھکر لشکر تم نہ دیکھوگے پس اگر اللہ تعالیٰ نے اس لشکر کو تمھارے ہاتھون سے بھگا دیا
پھر کوئی انکی جگہ پر آکر تم سے نہ لڑیگا پس رغبت کرو تم جہاد مین اور مدد دو دین کو اور ڈرو پیٹھ پھیرنے سے کہ پیٹھ پھیرنا موجب
دخول آگ کا ہوتا ہی اور کاندھون سے کاندھے ملالو اور جنبش دو تم تلوارون کو اور نہ حملہ کرو تم جبتک کہ مین حکم نہ دون
اور ہوشیار رہو اور ہمتین اپنی آگے کو متعلق رکھو واقدی نے بیان کیا ہی کہ جب وردان نے دیکھا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بارادۂ جنگ جمع ہوئے ہین تب یکجا کیا اُسنے بطارقہ اور ملوک کو اور کہا اُسنے اُنسے کہ اے بنی الاصفر جان لو تم اس
بات کو ہرقل بادشاہ کو تمپر ناز ہی اور اُسنے یہ بوجھ تمھارے اوپر رکھدیا ہی اور تمسے اعانت چاہی ہی پس اگر شکست اُٹھائی تمنے
اس لڑائی مین تو پھر کوئی تمھاری جگہ اُنسے کبھی لڑنے کو نہ آویگا اور مالک ہو جاوینگے وہ تمھارے شہرون کے اور
مار ڈالینگے تمھارے مردون کو اور پکڑ لیجاوینگے تمھاری عورتون کو پس چاہیے کہ صبر کرو تم لڑائی مین اور یکبارگی سب کے سب حملہ کرو
اور متفرق نہو اور جان لو تم اس امر کو کہ تم مین تین آدمی اُنکے ایک آدمی کے مقابلے مین ہین اور اعانت طلب کرو تم صلیب سے کہ
وہ تمکو مدد دیگی راوی نے بیان کیا ہی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مسلمانونکی طرف متوجہ ہوئے اور کہا اُنسے کہ تم مین وہ
کون شخص ہی جو نگاہ کرے ہمارے واسطے دشمنون کو اور آزمائش کرے اُنکی تعداد کی پس ضرار بن الازور نے کہا کہ یہ کام مین کرونگا
خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی کہ یہ کام تمھین سے ہوگا ولیکن اے ضرار جسوقت تمھارا سامنا ہو جاوے دشمن سے احتیاط کرو تم اس امر سے

کہ قریب مین آجاؤ تم اپنے نفس کے غرور پر اور جرأت نا پائدار طاقت کرو کہ اللہ تعالی نے یہ حکم نہین کیا ہی اور فرمایا ہی و لا تلقوا
بایدیکم الی التہلکۃ پس سوار ہوئے ضرار اور چھوڑ دی باگ گھوڑے کی تا اینکہ پہونچے وہ قریب لشکر رومیون کے پس
دیکھا ساز و سامان انکا اور خیمے انکے اور چمک خودون اور طوارق اور نشانون کی مثل پھریرے چڑیون کے اور وردان
اسوقت بجانب لشکر مسلمانون اور انکے طریقون کے دیکھ رہا تھا کہ دفعتاً اسنے ضرار بن الازور کو دیکھا پس کہا اسنے اپنے
سردارون سے کہ مین ایک سوار کو دیکھتا ہون کہ وہ آتا ہی اور وہ بیشک سردار قوم کا ہی پس کون تم مین سے اسکو میرے پاس لاویگا
پس نکلے رومیون سے تیس سوار بطلب ضرار بن الازور کے پس جب ضرار بن الازور نے انکو دیکھا تو انکے سامنے سے
پیٹھ پھیری اور پیچھا کیا ان لوگون نے اور سمجھے وہ کہ ضرار بن الازور بھاگے جاتے ہین اور مطلب ضرار کا یہ تھا کہ انکو ساتھیون سے
دور اور فاصلے پر دو بن پس جب دور لائے انکو موڑا منھ اپنے گھوڑے کا انکی طرف اور راست کیا نیزے کو بجانب انکے پس ایک سوار کو
انمین سے نیزہ مار کر گرا دیا اور دوسرے پر ارادہ کیا اور حملہ کیا انپر مثل حملہ شیر نر کے اور ڈرا انکو اور بھاگیا رعب ضرار بن الازور کا
انکے دلون مین اور بھاگ نکلے وہ اور پیچھا کیا اور مار ڈالا ضرار نے اس تعاقب مین ایک سوار کو دوسرے کے بعد یہانتک
کہ مارا انیس سوارون کو پس جب وہ قریب لشکر روم کے پہونچے تب پھر کر وہان سے آئے اور خالد بن الولید کو حقیقت حال سے مطلع
کیا پس خالد بن الولید نے کہا کہ آیا نہین کہا تھا مین نے تجھسے کہ نہ جرأت کرنا اپنے نفس کی فریب ہی پر اور نہ حملہ کرنا پس ضرار بن الازور
نے کہا کہ ان لوگون نے مجھسے مقابلہ کیا اور مین نے اس امر کا خوف کیا کہ اللہ تعالی مجھکو بھاگتے اور شکست اٹھاتے نہ دیکھے
پس کوشش کی مین نے ساتھ نیت خالص کے اور لا محالہ اللہ تعالی نے مدد دی اور غالب کیا مجھکو انپر اور قسم ہی خدا کی
کہ اگر مجھکو تمھاری ملامت کرنے کا ڈر نہوتا تو مین نہ پھرتا جبتک کل لشکر پر حملہ نہ کر لیتا اور جان تو تم ای سردار کہ یہ لشکر
سب ہمارے واسطے مال غنیمت ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ مرتب کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکر کو میمنہ اور
میسرہ اور قلب اور دو بازو پر اور میمنہ مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور میسرہ مین سعید بن عامر اور داہنے بازو پر
نعمان بن مقرن اور بائین بازو پر شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اور ساقہ مین یزید بن ابی سفیان کو ساتھ
چار ہزار سوارون کے گرد اولاد اور عورتون کے مقرر کیا پس متوجہ ہوئے خالد بن الولید طرف عورتون کے اور نام انکے یہ تھے
عفیرہ بنت عفار اور ام ابان بنت عتبہ بن ربیعہ اور انہین دنون مین انکا نکاح ہوا تھا اور رنگ مہندی کا انکے ہاتھون پر
اور خوشبوی عطر کی انکے سر مین تھی اور خولہ بنت الازور اخت ضرار اور مزروعہ بنت عملوق اور سلمی بنت زارع بن عروہ
اور لبنا بنت سوار اور سلمی بنت النعمان اور انکے سوا اور عورتین جنگی شجاعت اور بہتی قوم لڑنے والین مین مشہور تھی
پس خالد بن الولید نے انسے کہا کہ ای اولاد تبابعہ بقیہ عمالقہ اور سرداران اکاسرہ کی تمنے وہ کام کیے ہین جس سے خدا اور
مسلمانون کو راضی کیا اور اسکی وجہ سے ذکر بزرگ تمھارا باقی ہی اور یہ دروازے بہشت کے تمھارے واسطے کھولے گئے
ہین اور آگ دوزخ کی روشن کی گئی ہی تمھارے دشمنون کے لیے اور جان لو تم اس امر کو کہ بتحقیق مجکو تمپر اعتماد ہی پس اگر حملہ کرے تم

کوئی گروہ رومیون کا تیر تو لڑو تم اُس سے اور اگر دیکھو تم کسی مسلمان کو بھاگتے ہوے پس لو تم اُسکے واسطے چوب خیمے کی اور کھاؤ
اُسکو اُسکی اولاد کو اور کہو اُس سے کہ لڑکے بالے چھوڑ کر کہان جاتے ہو کہ اس صورت مین تم آمادہ کروگے مسلمانونکو واسطے
لڑائی کے پس عیزہ بن عفار نے کہا کہ ای سردار قسم ہی خدا کی ہماری خوشی تو یہ ہی کہ اگر تم ہمکو اپنے لشکر کے آگے کرو تو ہم تلوارین
مارین رومیون کے منھ مین اور لڑین اُنسے یہانتک کہ نہ باقی رہے ہم مین سے کوئی شخص اور خولہ بنت الازور نے
کہا کہ ای امیر قسم ہی خدا کی کہ نہین پروا ہے ہمکو کسی بھیڑ اور سختی کی پس دعا ے جزائے خیر دی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
انکو اور پھیر کر وہ صفوف مسلمانون کی طرف اور گھومتے تھے اُنکے بیچ مین اپنے گھوڑے پر اور ترغیب لڑائی کی لوگون کو
دیتے تھے اور آواز بلند سے کہتے تھے کہ ای گروہ مسلمانون کے مدد دو تم اللہ کو مدد دے گا وہ تمکو اور لڑو تم اللہ کی
راہ مین کفار سے اور قید کرو اپنی جانون کو اللہ کی راہ مین اور صبر کرو دشمنون کی لڑائی مین اور لڑو اپنے حرم اور
اولاد کی حفاظت اور دین کے واسطے اور نہین ہی تمھارے لیے کوئی پناہ کی جگہ کہ رجوع کروگے تم اُسکی طرف اور
نہ کوئی چھپنے کی جگہ کہ چھپ رہوگے اُسمین پس ملا لو تم شانون کو اور آگے کرو تلوارون کو اور نہ حملہ کرو جبتک کہ مین حکم حملے کا
نہ دون اور تیرون کو یکجا چلاؤ اس طرح سے کہ جسوقت نکلین وہ کمانون سے تو یہ معلوم ہو کہ گویا ایک ہی کمان کے تیر ہین
کس واسطے کہ جسوقت ملے ہوے نکلینگے تیر مثل ٹڈیون کے تو بے شبہہ کوئی تیر اُنمین کا کارگر ہوگا واصبروا وصابروا ورابطوا
واتقوا اللہ لعلکم تفلحون اور جان لو تم اس بات کو نہ ملاقی ہوگے تم کسی دشمن سے مثل حمایت کنندگان اور دلیران اور
بادشاہان اس گروہ کے راوی نے بیان کیا ہی کہ خوش ہوے مسلمان خالد بن الولید کی باتون سے پھر بخوشی آمادہ
ہوگئے واسطے لڑائی کے اور نکال لیا تلوارون کو اور کھینچ لیا کمانون کو اور چڑھایا تیرون کو اُنپر اور خالد بن الولید قلب
فوج مین ٹھہرے مع عمرو بن العاص اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور قیس بن ہبیرۃ المرادی اور
رافع بن عمیرۃ الطائی اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور ذو الکلاع اور ربیعہ بن عامر اور مثل ان لوگون کے پھر چلے بجانب
دشمن کے آہستگی اور آرام کے ساتھ پس جب دیکھا وردان نے بجانب لشکر مسلمانان اور اُنکی آمادگی اور چلنے کو وہ
بھی مع لشکر کے آمادہ ہوکر چلا اور اسکے لشکر نے طول و عرض مین کثرت جوانمردون سے زمین کو بھر لیا تھا اور پوری
ہوئین جماعتین اور ہر ایک نے دوسرے کی طرف رجوع کیا اور ظاہر کیا دشمنان خدا نے اپنے لشکر مین صلیبان
اور نشانون کو اور بلند کیا آواز کو ساتھ کلمۂ کفر کے پس جب قریب ہوئین دونون جماعتین نکلا صفوف روم سے
ایک شخص بوڑھا سیاہ لباس پہنے ہوئے اور کئی لوگ اُسکے آگے تھے پس جب وہ نزدیک مسلمانون کے آیا عربی زبان مین اُسنے
پکار کر کہا کہ کون تم مین سے سردار ہی جو گفتگو کرے مجھسے اور آوے میری طرف کو پس نکلے اُسکی طرف خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ اور پوچھا اُس دانشمند ترسایان نے کہ آیا تم سردار مسلمانون کے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان مسلمان لوگ ایسا ہی سمجھتے
ہین اُسوقت تک کہ مین طاعت خدا اور طریقۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قائم ہون اور اگر اُسمین مجھسے کچھ تغیر اور تبدل

واقع ہو جاوے کہ میری سرداری انپر باقی رہیگی پس اُسنے کہا کہ اسی وجہ سے تم ہمپر غالب ہو گئی اور اگر تم کچھ تغیر اور تبدل اپنے
طریقے مین کرتے تو ہرگز ہمپر غالب ہوتے پھر اُسنے کہا کہ تم آگئے اور داخل ہوئے اُن شہرون مین جنکی نسبت کسی بادشاہ
نے جرأت آنے اور داخل ہونے کی نہین کی اور اہل فارس اور جرامقہ اُن شہرون مین آئے اور پشیمان ہو کر پھر گئے تھے اور اپنی
مراد کو نہ پہونچے اور اب تم ہمپر غالب ہو گئے ہو اور حال یہ ہی کہ غلبہ ہمیشہ نہین رہتا ہی اور ہمارے سردار وردان نے بنظر
شفقت کے تمھارے حال پر مجکو تمھارے پاس بھیجا اور اُسنے کہا ہی کہ مین ہر ایک کو تمھارے لشکر سے ایک ایک کپڑا اور
عمامہ اور دینار اور تمکو ایک سو دینار اور دس کپڑے اور تمھارے خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایکہزار دینار اور سو کپڑے دونگا
اس شرط سے کہ مع لشکر اپنے پلٹ جاؤ کسواسطے کہ ہماری تعداد مثل چونٹیون کے ہی اور تم یہ نہ سمجھو کہ یہ گروہ مثل ان اشخاص کے
ہے جنسے تم ملاقی ہوئے اور لڑ چکے ہو اسواسطے کہ بادشاہ نے نہین بھیجا ہی اس لشکر مین مگر بڑے بڑے سرہنگان جنگ آزمودہ
اور پیشوائے ترسایان کو پس خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی کہ نہ پھرینگے اور پلٹ جاوینگے ہم تمسے مگر بسبب ایک کے تین
باتون سے یا داخل ہو تم ہمارے دین مین اور کہو تم جو ہم کہتے ہین یا ادا کرو جزیہ یا لڑو ہم سے اور جو تعداد اپنی مثل چیونٹیون کے بیان
کرتے ہو پس بتحقیق اللہ تعالی نے ہمسے وعدہ مددہی کا فرمایا ہی بزبان ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اس مضمون کو
اپنی کتاب مین بیان کیا ہی اور جو تم ہمکو طمع کپڑون اور دینار کی دیتے ہو پس عنقریب دیکھوگے تم اپنے کپڑون اور اپنی نعمتون کو
ہمارے پاس اور اپنے شہرونکو ہمارے ملک مین پس راہب نے کہا کہ مین اس تمھاری گفتگو سے اپنے سردار کو مطلع کرونگا پھر پلٹ گیا
وہ اور جو کچھ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے جواب مین کہا تھا وردان سے بیان کیا پس وردان نے کہا کہ وہ ہمکو مثل ان لوگون کے
سمجھتے ہین جنسے کل مقابلہ ہوا ہی اور انکو ہملوگون مین اُمید اور طمع لاحق ہوئی ہی اس سبب سے کہ ہمنے کی اُنکی لڑائی مین اور
بادشاہ نے دلیران قوم الرجیہ اور ارمانیہ اور سرقلیہ اور کفار بطارقہ کو اُنکے مقابلے کے واسطے بھیجا ہی پس نہین ہی
ہمارے اُنکے بیچ مین مگر ایک گرداوا کہ اُس گرداوے مین ہم اُنکو مٹی مین بیہوش ڈالدینگے پھر مرتب کیا وردان نے اپنے لشکر کو
اور آمادہ جنگ ہو کر چلا اور آگے کیا اُسنے پیدل فوج کو صف باندھے ہوئے اور اُنکے ہاتھون مین کمانین اور چھوٹے نیزے
پس یہ کیفیت دیکھکر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے پکارا اور کہا کہ اے مسلمانو بتحقیق بہشت آراستہ کی گئی ہی اور دروازہ آگ کا
بند کر لیا گیا ہی اور ملائکہ قریب ہوئے ہین اور حورون نے آراستگی اور زینت اختیار کی ہی پس بشارت ہو تمکو دائمی زندگانی کی ساتھ
پھر پڑھا اُنھون نے یہ آیت ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ آخر تک برکت دیوے
اللہ تعالی تم مین حملہ کرو پس خالد بن الولید نے کہا ٹھہرو اور توقف کرو اے معاذ تا اینکہ وصیت کرون مین لوگون کو پس
مرتب کین خالد بن الولید نے صفین اُنکی اور کہا کہ ملا لو تم مونڈھون سے اور جان لو تم اس امر کو کہ یہ گروہ تمھارا دو چند ہین اور پڑھا
تم لڑائی کو اُسنے تا وقت عصر کے کہ بتحقیق وہ ایسی ساعت ہی کہ اسمین تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فتح اور غلبہ حاصل
ہوا ہی اُنکے دشمنون پر اور احتیاط رکھو اس امر کی کہ پیٹھ پھیرو دشمن کے مقابلے سے کیونکہ اللہ تعالی دیکھتا ہی تمکو لڑتے ساتھ برکت

اور رحمۃ اللہ تعالی کے راوی سے بیان کیا ہے کہ جب قریب ہوئیں دونوں جماعتیں چلایا قوم ارمن نے تیرونکو ایک ساتھ
پس مار ڈالا انھوں نے لوگوں کو اور زخمی کیا بہتوں کو اور خالد بن الولید نے منع کیا لوگوں کو حملہ کرنے سے پس ضرار بن الازور نے
کہا کہ کون سبب ہمارے ٹھہر جانیکا نہیں ہے کہ اللہ تعالی دیکھتا ہے ہمکو اور سامنے ہوا ہے ہمسے اور گمان کرینگے دشمن خدا اس امر کی نسبت
ہمارے کہ ڈر گئے ہم اور سبب صبری اختیار کی ہمنے پس حکم دے حملے کا یا نکلیں ہم میں سے کچھ لوگ تاکہ دوڑیں اور رعب ڈالیں ہم لڑائی کو وقت
حملے تک پس اسوقت حملہ کرینگے ہم سب تمھارے حملے کے ساتھ خالد بن الولید نے کہا کہ اس کام کیلئے خاص تمھیں ہو ضرار نے
کہا قسم ہے خدا کی کہ کوئی چیز اس سے زیادہ میرے دل کی مرغوب نہیں ہے پس نکلے ضرار بن الازور اور پہنا انھوں نے زرہ لیکن اور لپیٹ
کو اور ڈالا باقی ہی زرہ اپنے چہرے پر اپنے گھوڑے پر اور اس دن اُس گھوڑے پر ایک عرق گیر ہاتھی کے چمڑے کا تھا اور وہ تھی
پلٹکر رکھا تھا اور چھپایا تھا ضرار نے اپنے تئیں بیچ لباس روم کے پھر چھوڑ دیا اور ڈھیلی کر دی باگ اپنے گھوڑے کی اور درست
کر لیا اپنے نیزے کو اور حملہ کیا بیچ صف رومیوں کے پس چلا گئے اور پھینکا رومیوں نے انکی طرف تیر اور پتھر لیکن کسی طرح کی ایذا
نہیں پہنچی ضرار کو اسلئے اور وہ ورتے اور پہاڑتے تھے انکی صفوں کو اور مار ڈالے تھے مقتول انکے ولیکن نہیں تھا یہ حملہ مگر مثل ایک
گرد اوسے کے یہانتک کہ مار ڈالا انھوں نے تیس آدمیونکو سوار اور پیدل سے حسان بن عوف نے بیان کیا ہے کہ میں نے گنا تھا
ضرار بن الازور کے مقتولین کو اور جب وہ مارتے تھے کسی سوار یا پیدل کو تو میں اسکا حساب کر لیتا تھا یہانتک کہ مار گئے انکے حملے
میں تیس آدمی پس بشق ہوئی سواروں نے ورانکا لیکہ وہ خطرناک تھے ضرار کے معرکہ آرائی اور لڑائی سے پس مُڑ الدرد یا خالد اور ضرار نے خود کو پھیر
لیا اور زرہ بافتہ کو چہرے سے اور کہا کہ اے بنی اصفر میں ضرار بن الازور ہوں اور کل میں تمھارا ساتھی اور یار تھا اور آج تمھارا اعدا
ہوں اور میں قاتل حمران بن وردان کا ہوں اور میں بلا ہوں غلبہ دیا گیا اور مقرر کیا گیا کفار پر میں شتابی والا تمھارا ہوں ہر جگہ
راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سنا انھوں نے یہ کلام ضرار کا پہچان گئے وہ انکو اور فورا پلٹے بجانب اپنی پشت کے پس حملہ کی
ضرار نے انھیں اور حملہ کیا انکے پیچھے پس اسی حالت میں پیچھے پڑے اُن پر پکارا اور اراجیہ اور رہی قلیہ اور رہ گیا پس پیچھے پیچھے ضرار
بن الازور پس کہا وردان نے کہ یہ بدوی کون شخص ہے انکے ساتھیوں نے کہا یہ وہی شخص ہے جو کبھی ہمسے تن نیزہ لیکر ظاہر ہوتا ہے اور
کبھی بدون نیزے کے اور کبھی ساتھ تیر کے پس جب وردان نے ذکر ضرار کا سنا سانس لی اور پکی اُسنے اور کہا یہی قاتل میرے
بیٹے کا ہے اور رکم کہنیوالا میرے کینے کا ہے اور میں تحقیق خواہش اس بات کی رکھتا ہوں کہ کون شخص میرا بدلا اس شخص سے لیگا اور جو
مجھسے مانگیگا وہ پاویگا پس قصد کیا بجانب وردان کے ایک سرہنگ آزمودہ جنگ نے قوم اراجیہ سے اور وہ حاکم طبریہ کا تھا
پس کہا اسنے وردان سے کہ میں تمھارا بدلا لونگا پھر ڈھیلی کر دی باگ اپنے گھوڑے کی پس حملہ کیا ضرار پر پس نہیں گزرا دیر ان
دونوں نے زیادہ تین گھڑی سے تاانیکہ نیزہ مارا ضرار نے اسکے اور چھپا ڈالا اس ضرب نے اُسکا فرکی زرہ کو پس گرا وہ بیہوش ہو کر اور
مر گیا پس کہا وردان نے کہ نہ لایا وہ ضرار کو مجھ تک ورا اگر لاتا وہ ضرار کو اور میں دیکھ لیتا اسکو اپنی آنکھ سے جب بھی میں تصدیق نکرتا
اور کیونکر طاقت رکھیگا آدمی جن کی لڑائی کی اور نہیں مقابل پاتا ہوں اُسکے واسطے سوا ہے اپنے پھر اترا وہ اپنے گھوڑے سے

اور پہنا اپنی زرہ کو اور ڈال لیا موتیون کی زرہ کو اپنے بدن پر اور رکھ لیا سر پر تاج کو بغرض ظاہر کرنے اچھے دبدبے کے
ضرار پر سوار ہوا عربی گھوڑے پر اور ارادہ لڑنے کا کیا پس آگے آیا اُسکے بطریق وریجان قوم او ہمانیہ سے کہ نام اسکا
اصطفان تھا اور وہ حاکم عمان کا تھا پس بوسہ دیا اسکی رکاب کو اور کہا کہ اے سردار مین تیرا بدلا لونگا اس ناکس سے
اور مار ڈالونگا اسکو یا پکڑ لونگا پس اس صورت مین آیا تو اپنی بیٹی کا نکاح میرے ساتھ کردیگا پس کہا وردان نے کہ وہ تیرے
ہی واسطے ہے اور تیرے ہی سامنے ہے پھر اور تو کیا چاہتا ہے اور مین گواہ کرتا ہون اس امر پر اُن لوگون کو جو موجود ہین ملوک
شام اور خاصان بادشاہ سے پس جب اصطفان نے یہ کلام سنا نکلا وہ بحالت دلیری کے مثل شعلہ آگ کے اور حملہ
کیا ضرار پر اور کہا کہ خرابی ہو تمکو لو تم مجھسے وہ چیز جسکے دفع کی تمکو طاقت نہین ہے پس سمجھے ضرار اسکے کلام کو جو رومی
زبان مین کہا اسنے بخبر انکہ ہوشیار ہو گئے وہ اُس سے اور حملہ کیا اُسپر اور نکالی اصطفان نے ایک صلیب سے نکلی
جسمین چاندی کی زنجیر تھی اور ڈال لی اُسکو اپنے گلے مین اور چومتا تھا اُسکو پس ضرار بن الازور نے دیکھا کہ وہ اُسپر صلیب
سے اعانت چاہتا ہے پس کہا ضرار نے اُس سے کہ اگر تو صلیب سے مجھپر اعانت چاہتا ہے تو مین اعانت چاہتا ہون تجھپر ساتھ
عزیز کے قبول کرنے والے کے کہ جو اسکو پکارتا ہے اُسکے نزدیک وہ آجاتا ہے پھر حملہ کیا اُسپر اور دکھایا دونون نے سخت
مین گھابین لڑائی کی یہانتک کہ بیقرار ہو گئے لوگ اُنکی لڑائی سے پس چلا کر کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ
اے بیٹے ازور کے یہ کیا سستی اور غفلت اور طول دینا لڑائی کا ہے حالانکہ آگ تمہارے دشمن کیواسطے روشن کیگئی ہے
اختیار کرو تم خوف اور بزدلی سے اسواسطے کہ تم پروردگار کے سامنے ہو پس ہوشیار اور متنبہ ہو گئے ضرار بن الازور
اس کلام کے سننے سے اور کانپنے لگے گھوڑے کی زین پر اور حملہ کیا اپنے دشمن پر راوی نے بیان کیا ہے کہ شور کیا رومیون
نے اور شجاعت دلاتے تھے وہ اصطفان کو اور دونون لڑائی سخت مین تھے یہانتک کہ گرم ہوا آفتاب اور لے لیا اُنھون کو
پسینے نے اور تھک گئے دونون کے گھوڑے پس اشارہ کرکے کہا اصطفان نے ضرار سے کہ پیدل ہو کر ہم تم لڑین بنظر مہربانی کے
اپنے گھوڑے سے ضرار نے قصد اُترنے کا کیا کہ دفعتہً ایک سوار صفوف روم سے نکلا ایک گھوڑا کوتل لیے ہوئے اور وہ
غلام اصطفان کا تھا پس جب ضرار نے اُسکو دیکھا چلا کر اپنے گھوڑے سے کہا اور لوگ سنتے تھے اور وہ یہ کہتے تھے کہ مضبوطی
اور چالاکی کر تو میرے ساتھ ایک گھڑی نہین تو شکایت کرونگا مین تیری پاس قبر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پس ہنہنانے لگا گھوڑا انکا اور بازو کھولکر چلا اور پہونچا ضرار نے اصطفان کے غلام کو اور ضرب نیزے سے مار ڈالا اُسکو پھر لے لیا
کوتل گھوڑے کو اور سوار ہوئے اُسپر اور چھوڑ دیا اپنے گھوڑے کو بجانب مسلمانون کے پس آملا وہ مسلمانون مین پھر پلٹے ضرار بجانب
اصطفان کے پس جب دیکھا اصطفان نے کہ ضرار نے اسکے غلام کو مار ڈالا اور غلام کے گھوڑے پر سوار ہین یقین کیا دشمن خدا
نے اپنی ہلاکت کا اور جان لیا اُسنے کہ بیشک ضرار آمادہ قتل اُسکے ہین پس جب دیکھا اور جانا ضرار نے اُسکی سستی کو قصد
حملے کا کیا اُسپر اور وہ اُسی حالت مین تھے کہ دفعتہً دیکھا اُنھون نے ایک گروہ سوارون کو آتے ہوئے لشکر روم سے اور صورت اُسکی یہ ہوئی

کہ جب وردان نے اصطفان کو قریب بہ ہلاکت دیکھا اور جان لیا اُسنے کہ اگر وہ کمک کریگا تو اصطفان ہلاک ہو جاویگا پس کہا
اُسنے اپنی قوم سے کہ ای قوم اس شیطان نے کھایا ہی ایک ٹکڑا میرے جگر کا اور اگر آج میں اُسکو نہ مارونگا تو میں اپنے آپ کو ہلاک
کرونگا ضرور ہی مجکو اس سے مقابلہ کرنا اور چھوڑدونگا مین بادشاہون کو اس حالت مین کہ سرزنش کرینگے وہ میرے نکلنے اور
مقابلے کو اس بدوی ضعیف کی طرف راوی نے بیان کیا ہی کہ نہ دور رہو بطارقہ اور قیامرہ اور ہر قلیہ یہانتک کہ وردان نے
واسطے مقابلے ضرار کے قسم صلیب کی اُنکو دلائی پس نکلا وہ بجانب ضرار کے ساتھ دس آدمیونکے قربانی کرنیوالے لوگون سے
اور وہ زرہین پہنے ہوئے تھے اور اُنکے پانون مین موزے لوہے کے تھے اور بازو اُنکے بھی لوہے کے تھے اور اُنکے ہاتھون مین
لوہے کے عمود تھے اور وردان لپٹا ہوا تھا اپنی زرہ مین اور اُسکے اوپر تاج تھا پس نکلے وہ لوگ اور وردان اُنکے آگے تھا
مثل شعلۂ آگ کے اور دیکھا اس حال کو اصطفان نے جو مجبوری لڑرہا تھا پس قوت حاصل کی اور مضبوط ہو گیا دل اُسکا بعد اسکے
وہ یقین ہلاک کا رکھتا تھا اور خوشی حاصل کی اُسنے واسطے لڑائی کے بعد از مایوسی خلاص کے اور چلا کر کہا ضرار سے کہ
آمادہ ہو واسطے لڑائی کے پس التفات کیا ضرار نے طرف اُسکے اور نہ بجانب اُن لوگون کے جو ضرار کی طرف آتے تھے مگر یہ
کہ مستعد ہو گئے وہ اُنکے مقابلے کیواسطے پس وہ اسی حالت مین تھے کہ دفعۃً دیکھا خالد بن الولید نے قوم کو آتے ہوئے اور
دیکھا تاج کو کہ چمکتا تھا اُنکے سردار کے سر پر پس کہا خالد بن الولید نے کہ تاج نہین ہوتا ہی مگر بادشاہ کے سر پر اور بیشک یہ
سردار قوم کا ہی کہ ہمارے ساتھی کی طرف خروج کیا ہی پس ہمکو بھی مدد دینی اپنے ساتھی کی چاہیے پھر کہا خالد بن الولید نے اپنے ساتھیون سے کہ
نکلو تم میرے ساتھ دس آدمی تاکہ برابر ہو جاوین ہم قوم کے پھر نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ دس آدمیون کے اپنے بہترین ہمراہیون سے
پس چھوڑدیا اور ڈھیلی کر دین اُنھون نے باگین اپنے گھوڑون کی قوم کی طرف اور پہونچے رومی بجانب ضرار کے پس صبر کیا ضرار
نے اُنکے مقابلے مین مثل صبر بڑے رتبے والونکے اور لڑے اُنسے یہانتک کہ پہونچ گئے خالد بن الولید مع ہمراہیان اپنے اور
پکار کر کہا کہ بشارت ہو تمکو ای ضرار بیشک تحقیق اللہ تعالیٰ نے سعید کیا تمکو پس نہ خوف کرو تم کفار سے پس کہا ضرار نے کیا نہین
نزدیک ہی مدد اللہ کی طرف سے راوی نے بیان کیا ہی کہ گھیر لیا خالد بن الولید نے اُنکو مع اپنے ساتھیون کے اور متوجہ ہوگئے
لوگ آپسمین اور جدا ہوا ہر ایک شخص بمقابلہ ہر ایک شخص کے اور خالد بن الولید نے طلب کیا سردار قوم یعنی وردان کو ضرار بن الازور
اپنے خصم سے لڑرہے تھے اور حال اُنکے خصم کا یہ تھا کہ تھک گئے تھے بازو اور کانپنے لگے تھے ہاتھ اُسکے پس بدل گئی خوشی اُسکی ساتھ
رنج کے اور جب دیکھا اُسنے خالد بن الولید اور اُنکے ساتھیونکو پس دیکھتا تھا وہ دائین اور بائین اور نہین جنبش تھی اُسکے گھوڑے کو
پس سمجھ گئے ضرار بن الازور حال اُسکا اور حملہ کیا اُسپر ساتھ نیزے کے پس جب یقین ہوا اُسکو اپنی موت کا گرادیا اُسنے اپنے
تئین گھوڑے سے اور بھاگا پس ضرار بھی گھوڑے پر سے اُتر کر اُسکے پیچھے دوڑے اور پہونچ گئے اُس تک پس اُسیوقت پھینکدیا ضرار نے نیزے کو
اپنے ہاتھ سے اور دونون کشتی لڑنے لگے زمین پر اور ایک نے دوسرے کا مونڈھا پکڑا اور معرکہ آرائی کی اور تھا دشمن خدا مثل بڑے
پہاڑ اور پتھر کے اور ضرار بن الازور دُبلے پتلے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے اُنکو حیلہ اور قوت عطا فرمائی تھی پس جب بڑھی انمین معرکہ آرائی پکڑ لیا

ضرار نے جائے بندش آزاد دشمن خدا کو اور اُٹھا لیا اُسکو زمین سے اور دے ٹپکا پس چلایا دشمن خدا کا اور رومی بان بین ذان
سے کہا کہ ای سردار بچا تو مجکو اس مصیبت سے جسمین ہون نہین کہ ہلاک ہوا مین پس چلا کر کہا وردان نے کہ سختی ہو تجھپر مجکو کون بچا دیگا
ان درندون سے اور سُنا خالد بن الولید نے آواز اور زیادہ گو دلی اُسکی اور وہ دونون آپسمین گفتگو کرتے تھے پس میداور طمع کی خالد
بن الولید نے ادر حملہ کیا وردان پر اور قصد کیا ضرار نے اپنی نزدیکی والے پر اور دیکھا اُن دونون کی طرف جوانان دونون لشکر
نے اور شور کیا رومیون نے اور تکبیر کہی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس چھوڑا ضرار نے اپنے نزدیکی والے کو مگر یہ کہ
چڑھے اور قائم ہوئے اُسکے سینے پر اور وہ ڈرتا تھا اُنکے نیچے اور آواز اور فریاد کرتا تھا مثل آواز شتر نر کے اور ہر ایک شخص
قوم کا باز رہتا تھا مدد اپنے ساتھی سے پس اسی حال مین نکالا ضرار نے اپنی تلوار کو اور مارا اور رکھ دیا اُسکو دشمن خدا کے سینے
مین پس نکلی تلوار اُسکے حلق کی طرف سے اور فریاد کی اور چلایا دشمن خدا اس شور سے کہ سُنا اسکو دونون لشکر دان نے اور اُسکی
آواز سُنکر سب رومیون نے حملہ کیا اور ٹوٹ پڑا لشکر پس جب دیکھا ضرار نے اس معاملے کو اور یہ کہ مصیبت ڈالی اُنپر لشکر نے کہا
اُنھون نے اپنے دلمین کہ مین اتنا توقف نہین کر سکتا ہون کہ روند ڈالین مجھے گھوڑے دشمنو نکے اپنے سمون سے پھر تکبیر کہی اور کاٹ لیا
سر دشمن خدا کا اور اُٹھ کھڑے ہوئے اُسکے سینے پر سے اور وہ بھرے ہوئے تھے خون مین پھر تکبیر کہی اُنھون نے اور تکبیر کہی
مسلمانون نے اور حملہ کیا اُنھون نے اپنی جگہ سے اور حملہ کیا رومیون نے جیسا کہ بیان کیا ہمنے اُنکے میمنہ والون نے معاذ بن جبل پر
اور میسرہ والون نے سعید بن عامر پر اور چلائے قوم ارمن اور عرب تیر ایک دوسرے پر یہانتک کہ چھپا دیا اُنھون نے آفتاب کو
کثرت تیرون سے اور پکار کر کہا سعید بن زید بن عامر بن نفیل نے کہ ای گروہ مسلمانون کے یاد کرو تم اُس واقعے کو اللہ تعالیٰ کی سامنے
اور احتیاط رکھو اس امر سے کہ پیٹھ پھیر کر بھاگو اور مستوجب آگ دوزخ کے ہو صبر کرو ای بچانیوالو دین کے اور پڑھنے والو قرآن کے
اور زیادہ کیا سعید نے اپنے کلام سے لوگونکی خوشی اور جرأت اور بڑھکر لڑنے کو راوی نے بیان کیا ہو کہ لڑے آپسمین دونون فریق
یہانتک کہ قریب ہوا وقت عصر کا پس جدا ہو گئے آپس سے اور دونون گروہ کے لوگ مارے گئے مگر مشرکین بہ نسبت مسلمانون
کے بہت مقتول ہوئے اور جو پہلے واقعہ اجنادین مین مسلمانون سے شہید ہوئے اُنکے نام یہ ہین سلمہ بن ہشام المخزومی اور نعیم
العدوی اور ہشام بن العاص التیمی اور ہبان بن سفیان اور عبد اللہ بن عمرو الدوسی اور ذر بن عوف النمیری اور ربیعہ
بن رہین الخزرجی اور قادم بن مقدام الزہری اور ذو الیسار بن خزرجہ التیمی اور حزام بن سالم الغنوی اور سعید بن عاص
ابی لیلی الکلابی اور حادم بن البشر السکسکی اور امیہ بن حبیب بن یسار اور احمد بن عبد اللہ بن عبد الدار اور مرہف بن واثق
البرہوجی اور محلی بن حنظلۃ الثقفی اور عدی بن یسار اسدی اور مالک بن نعمان الطائی اور سالم بن طلحۃ الغفاری
اور بارہ آدمی اور عوام الناس جنکے نام نہین معلوم ہوئے پس کل بتیس آدمی ہوئے رضی اللہ عنہم اجمعین واقدی
رحمہ اللہ نے روایت کی ہو کہ اس معرکے مین قریب تین ہزار رومی کے مارے گئے اور اُنمین بسن بادشاہ اُنکے تھے
اور نام اُنکے یہ ہین حارس بن مناوت حاکم عمان اور اُسکے گرد و نواح کا اور مرقس بن لبنا حاکم سین اور

ابو سبا اور نوی کا اور رومد بن قالا حاکم جولان کا نام مقام کہت اور رقیم کے اور رلاول بن حنبیہ حاکم جبل السواد اور عاملہ کا
اور مزرعون بن رویس حاکم غزہ اور عسقلان کا اور سنجا بن عبد المسیح حاکم طول اور اُسکے بلاد متعلقہ کا اور جبر قیابس
بن جروان حاکم یافا اور رملہ کا اور مرقیونس حاکم ارض بلقا کا اور کورک حاکم نابلس کا اور نیز حاکم زمین عمواس کا جسکا
نام معلوم نہیں ہوا پھر جدا ہوئی قوم اور پلٹ آیا وردان اپنی جگہ پر اور بھر لیا اُسکے دل نے بڑے رعب کو دیکھتے لشکر
مسلمانوں سے بیچ لڑائی کے پس جمع کیا اُسنے سرہنگان جنگجو کو اور کہا کہ اے اہل ہمارے اس دین کے کیا کہتے ہو اور
کیا صلاح دیتے ہو تم ان اہل عرب کے مقدمے میں کہ بہ تحقیق میں اُنکو غالب دیکھتا ہوں اور کسی طرح اُنکو مغلوب نہیں پاتا ہوں
اور تحقیق دیکھا میں نے اُنکی تلواروں کو کاٹنے والی اور تمہاری تلواروں کو کند اور تمہارے گھوڑے ہانپنے والے اور اُنکے گھوڑے
صبر کرنے والے اور اُنکے بازو سخت اور تمہارے بازو سست اور وہ لوگ تمسے زیادہ تر مطیع ہیں اپنے پروردگار کے اور
بہت تصدیق کرنیوالے ہیں دل سے اور نہیں خوار و خراب ہوئے مگر بسبب ظلم اور فریب کاری کے اور نہیں معلوم ہوتی ہے مجکو تمہارے
واسطے بقاے دولت مگر اس صورت میں کہ چھوڑ دو تم جو تمہارے دلوں میں نافرمانی خدا کی ہے اور کثرت گناہوں سے توبہ کرو جانب
اپنے پروردگار کے پس اگر ایسا کرو گے تو میں امید رکھتا ہوں تمہارے غلبے کی تمہارے دشمنوں پر اور اگر انکار کرو گے ان امور سے
پس قریب ہو جاؤ گے تم ہلاکت کے واسطے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے سخت عذاب تمپر کیا ہے جو مسلط کر دیا تمپر ایسی قوم کو جو ہمارے
نزدیک کچھ شمار میں نہ تھی اور ہم اُنکی فکر نہیں کرتے تھے اور نہیں گزرے وہ ہمارے دلوں میں کسواسطے کہ اکثر اُنمیں سے چرانے والے
اور غلام یُوسکے غریب تھے کہ قحط ملک حجاز اور شدت تنگی اور بلا نے اُنکو ہم تک پہونچایا پس اب ہر گاہ کہ کھائیں اُنھوں نے
اچھی چیزیں اور میوہ جات تمہارے شہروں کے اور کھایا عوض روٹی جو اور چنے کے صاف روٹی گیہوں کی اور کھایا مسکہ اور
لسی کی جگہ شہد اور گھی اور مسکہ تازہ اور انجیر اور انگور اچھے اور نادر چیزیں اور سب سے بڑھکر یہ ہے کہ پکڑ لیا اُنھوں نے تمہاری عورتوں
اور باندیوں اور اولادوں کو پس کیونکر صبر کیا تم نے بیچ تری اپنی حرم اور بڑی بلا پڑی اور کسی نے کہا ہے کہ نہیں باقی تھا کوئی رومی مگر
چلا کر رویا اور کف افسوس ملا اور بڑے غصے میں آئے وہ لوگ اور کہا کہ لڑینگے ہم جبتک کہ ایک ہم میں باقی رہیگا اور
نہو سکیگی یہ بات اُنسے اور ہم مارینگے اُنکو تلواروں سے اور نیزوں سے اور مشاد دینگے اُنکو تیروں سے اور نہ کر سکینگے وہ لوگ ہمارے
ساتھ جو معاملہ کہ ذکر کیا تو نے پس جب وردان نے یہ گفتگو اُنکی سنی بہت خوش ہوا اور پکارا اور بلایا قوم اور رؤسا بطارقہ کو واسطے
مشورے کے اور کہا اُنسے کہ سنا تمنے جو پادشاہ کے لشکر نے کہا پس کہا ایک شخص نے قوم سے کہ اے وردان نہ اعتماد کر تو
لوگوں کی بات پر اور جان لے تو اس بات کو کہ تو بلا میں ڈالا گیا ہے بسبب ایسی قوم کے کہ اُنکے معاملے میں تو برابری
نہیں کر سکتا ہے اور دیکھا تو نے ایک کو اُنمیں سے کہ حملہ کرتا ہے وہ ہماری تمام لشکر پر اور نہیں پروا کرتا ہے ہماری بہت ہونے
سے اور نہیں پھرتا ہے وہ جبتک کہ نہیں مار ڈالتا ہے ہم میں سے لڑکوں کو اور اُن لوگوں نے دل سے یقین کیا ہے اپنے نبی کے قول
کو کہ اُنکے نبی نے اُنسے یہ کہا ہے کہ جو شخص ہم میں کا مارا جاویگا وہ دوزخ کو جاویگا اور جو مسلمان اُن میں سے مارا جاوے گا وہ

چھوڑ دے پس غصے مین آیا دردان اور کہا کہ مین تجھسے اس امر مین مشورہ نہین لیتا ہون اور نہین حکم دیتا ہون تجھکو مگر یہ کہ جا تو میرا
پیام لیکر پس کر تو جو مین نے حکم دیا ہی اور چھوڑ دے جھگڑنے کو داؤد نے کہا کہ تمہارا کہنا مین نے بخوشی منظور کیا پھر روانہ ہوا وہ
اور برا جانا اُسنے اس معاملہ فریب کو جو دردان سے سُنا تھا اور دل مین کہا دردان نے کیا یہ ارادہ کیا ہے کہ
اپنے بیٹے سے جا ملے پھر وہ قریب لشکر مسلمانون کے آکر ٹھہرا اور آواز بلند سے پکارکر کہا کہ ای گروہ عرب کے آیا کافی جانتے ہو
تم لڑائی اور خونریزی کو پس تحقیق اللہ تعالی سوال کریگا تمسے خونریزی کا اور ہمنے اتفاق کیا ہی ایک امر مین کہ ہم اسمین اُمید
صلح کی رکھتے ہین پس چاہیے کہ نکلے سردار تمہارے لشکر کا تاکہ بیان کرون مین اس سے وہ بات جسکے واسطے مین بھیجا گیا ہون
یا نکلے کوئی ایسا شخص سواے سردار کے جو پہونچاوے میرے پیغام کو پس نہین تمام ہوا تھا یہ کلام اسکا کہ نکلے خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ مانند شعلہ آگ کے اور وہ زرہ پہنے ہوئے تھے اور اُنکے ہاتھ مین نیزہ تھا کہ رکھدیا تھا اُسکو درمیان دونون کانون
گھوڑے کے پس جب داؤد نصرانی نے انکو دیکھا کہا اُسنے کہ ٹھہر جاؤ تم ای عربی اپنی جگہ اور روش نرم پر کہ مین لڑنیکو نہین آیا ہون
اور نہ مین لڑائی کے لوگون سے ہون اور نہ مین طلب کرتا ہون نیزہ بازی اور شمشیر زنی کو اور مین ارادہ پیغام رسانی کا رکھتا ہون
اور سُن لو تم جو مین کہتا ہون پس دور کر لو تم مجھسے اپنے نیزے کو تاکہ گفتگو کرون مین تم سے پھر پھیرا اور اُٹھالیا خالد بن الولید نے
اپنے نیزے کو اور رکھ لیا اسکو مٹھہ زین مین اور نزدیک ہوئے اُس سے اور کہا کہ پہونچا تو اپنے پیام کو استعمال کر راستی کو
کہ خطا اُٹھاوے تو اُسمین کسواسطے کہ جو شخص سچ کہتا ہی وہ نجات پاتا ہی اور جو جھوٹ بولتا ہی وہ گڑھے مین گرتا ہے
داؤد نے کہا کہ سچ کہا تمنے ای اعرابی اور پیغام یہ ہی کہ بہ تحقیق ہمارا سردار برا جانتا ہی خونریزی کو اور نہین چاہتا ہی تم سے لڑنے کو
اور دونون طرف کے مقتولین کو دیکھکر غمگین ہوا ہی اور اُسنے یہ تجویز کی ہی کہ کچھ مال دیکر خون آدمیون کا بچا وے بشرطیکہ ہمارے
تمہارے بیچ مین ایک تحریر ہو جاوے جسپر تمہاری اور تمہاری قوم کے بڑے بڑے لوگون کی گواہی ہو اس مضمون سے
کہ تم ہمارے سردار اور اسکے ساتھیون سے تعرض نہ کرو اور ہمارے شہر مین نہ ٹھہرو اور ہمارے قلعون سے مزاحم نہو پس اگر
تم ایسا کروگے تو ہم امید رکھینگے تمہارے مضبوطی قول کی اور رضامندی تمہارے فعل کی اور ہمارا سردار تم سے درخواست
کرتا ہی کہ آج باقی دن تک لڑائی موقوف کرو پس جب صبح ہو تو تم اکیلے اپنی قوم سے نکلو اور کوئی تمہارے ساتھ نہو پس دیکھے اور
معلوم کرے سردار ہمارا کہ کس امر پر تم اور وہ متفق ہوتے ہو اور کس راہ پر تم چلتے ہو اور جوانمردی اور نرمی کرے بعض تم
مین کا واسطے بعض کے شاید کہ اللہ تعالی بچا وے تم دونون کی جہت سے خون لوگون کا جب خالد بن الولید نے یہ کلام اسکا
سُنا دیر تک سوچ مین رہے پھر کہا کہ اگر وہ اس امر سے جو اسکے دل مین ہی اور جسواسطے تجھکو بھیجا ہی کوئی حیلہ اور فریب چاہتا ہی پس قسم ہی
خدا کی کہ ہم جبر مکر کی ہین اور اس امر مین کوئی ہمارا مثل نہین ہی پس اگر یہی امر اس کے دل اور اعتقاد مین ہی تو نہین ہی یہ
بات مگر بسبب قریب ہونے اُسکی موت کے اور منقطع ہونے اُمید اُسکے کے اور ہلاک ہو جانے تمہاری جماعت کے اور اگر
یہ قول اُسکا سچ ہی پس نہ مصالحہ کرونگا مین تم سے مگر اوپر قبول کرنے اسلام یا ادا کرنے جزیہ کے تمہاری جماعت

اور تمھاری اولاد سے اور جو مال کا ذکر کیا تو نے پس نہین خواہش رکھتا ہون مین مال کی مگر اسی طریق سے جو کہا ہے مین نے تجھسے
پس لونگا مین وہ مال تم سے طول مدت مین فی کس ہر سال مین ہین گران گذرا اوپر بڑا ہم خالد بن الولید کا اور کہا اسنے کہ
تمھاری ہی خواہش کے مطابق ہوگا اور جسوقت تم دونون ملیجا اور موافق ہوگے فیصلہ اسکا تم دونون کی بیچ مین ہو جائیگا
اور آگاہ ہو تم کہ مین اب پھرا جاتا ہون اور یہ تحقیق بھر گیا رعب اسکے دل مین خالد بن الولید سے اور ڈر اُس امر سے جو کچھ
کہ سُنا اسنے پھر اپنے دل مین کہا اسنے کہ قسم ہے خدا کی سچا ہی عربی اپنے قول مین اور قسم ہے خدا کی مین جانتا ہون اس مرد کو
وردان مارا جائیگا اور ہم بھی اسکے بعد مارے جاوینگے اور نہین مفر ہے مجکو مگر اسمین کہ بیچ کہون عربی سے اور لے لون امن
اور اپنے اہل کے واسطے امان اسنے پھر ملتفت ہوا وہ طرف خالد بن الولید کے اور کہا کہ ای برادر عربی مین ایک امر کہنے کو
بھول گیا ہون اپنے سردار کی طرف سے خالد بن الولید نے کہا وہ کیا ہے اسنے کہا کہ ہوشیار رہو تم اور شفقت کرو اپنے
نفس پر اسواسطے کہ وردان نے تمھارے واسطے دل مین فکر مکر اور فریب کا کیا ہے پھر سب قصہ اسنے بیان کیا اور کہا کہ
مین چاہتا ہون تم سے امان اپنے اور اپنے اہل وعیال کے واسطے پس خالد بن الولید نے کہا کہ امان دی مین نے تجکو اور تیرے مال کو
اور تیری اولاد کو بشرطیکہ تو خبردار نہ کریگا قوم کو اور نہ فریب کریگا تو ہم سے اُسنے کہا کہ اگر مجکو فریب کرنا منظور ہوتا تو مین تم سے یہ حال
نہ کہتا پس خالد بن الولید نے پوچھا کہ قوم کے گاڑنے کی جگہ کون ہے اسنے کہا وہ جگہ نزدیک ٹیلہ ریگ کی داہنی جانب
اُنکے لشکر کے ہے پھر رخصت ہوا اور پلٹ گیا اور اپنے سردار سے جواب خالد بن الولید کا بیان کیا پس خوش ہو وردان
اور کہا اب مین اُمید رکھتا ہون صلیب سے کہ مجکو فتح دیگی اُنپر پھر بلائے اسنے دس آدمی بہادر اور دلیر اور کہا ان سے
پیدل ہو کر جاؤ تم اور پوشیدہ ہو کر بیٹھو اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پھرے اس مقام سے پس ملے انکو ابو عبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ اور دیکھا انھون نے خالد بن الولید کو ہنستے ہوئے پس کہا انھون نے کہ ای ابا سلیمان ہنستے
ہوئے رکھے اللہ تعالیٰ تمھارے دانتون کو کیا حال ہے پس خالد بن الولید نے سب حال جو اس گبر نے کہا تھا بیان کیا
پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمھارا ارادہ کیا ہے خالد بن الولید نے کہا مین ارادہ رکھتا ہون کہ اکیلا جاؤن
مین انکے پاس پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ ای ابا سلیمان قسم ہے اپنی جان کی کہ بیشک تم کافی ہو
انکے واسطے لیکن اللہ تعالیٰ نے تمکو یہ حکم نہین کیا ہے کہ اپنے ہاتھون سے ہلاکت مین پڑو اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے
و اعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل ترھبون بہ عدو اللہ و عدوکم اور تمھارے مقابلہ مین
اُسنے دس آدمی آمادہ کیے ہین اور وہ خود گیارہوان ہے اور مجکو اطمینان نہین ہے تم پر اس ملعون سے مگر یہ کہ مقرر کرو تم بھی
دس آدمی جیسا کہ اسنے مقرر کیے ہین اور چھپا کر ٹھہراؤ انکو قریب انکے اور جسنے راہ تمسے بتائی ہے آیا اسنے وہ جگہ بھی
بتائی ہوگی خالد بن الولید نے کہا ہان جگہ معلوم ہے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا پس حکم دو تم اپنے
ساتھیون کو کہ گھات مین بیٹھین قریب انکے پس جب پکارے ملعون پکارو تم اپنی قوم کو کہ اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے تو وہ

کفایت کرینگے اس چیز کو جسکی احتیاط کرتے ہو تم اور ہم سب اپنے گھوڑون پر آمادہ اور طیار رہینگے پس جسوقت تم دشمن خدا
کے کام سے فارغ ہو گے ہم سب اُنپر حملہ کرینگے اور اُمید رکھتے ہین ہم اللہ تعالی سے مدد اور یاری کی پس خالد بن الولید
نے کہا کہ مین تمھاری راے کے خلاف نہ کرونگا پھر بُلایا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے دس آدمیون کو جن کے
نام یہ ہین رافع بن عمیرۃ الطائی اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور معاذ بن جبل اور ضرار بن الازور اور سعید بن زید بن
عمرو بن نفیل العدوی اور سعید بن عامر بن جریج اور ابان بن عثمان بن سعید اور قیس بن ہبیرہ اور زفر بن سعید البیاضی
اور عدی بن حاتم الطائی پس جب یکجا ہوئے یہ لوگ آگاہ کیا خالد بن الولید نے انکو حیلہ اور مکر رومیون سے اور کہا
کہ جاؤ تم سب یہان تک دراآؤ تم اُس زمین نشیب مین جو دامئین طرف ٹیلے ریگ کے ہی اور چھپکر بیٹھو وہان پس
جسوقت پکارون مین تمکو دوڑو تم اور ایک ایک مقابلے کیواسطے جدا ہو جاؤ اور مجکو دشمن خدا کے مقابلے مین
چھوڑ دو کہ مین مثل اور مانند اسکا ہون اور مین کفایت کرونگا اُسکو اگر چاہا اللہ تعالی نے پس ضرار بن الازور نے کہا کہ امیر
سردار بہت بڑا اور بڑا معلوم ہوتا ہی یہ معاملہ اور ہم ڈرتے ہین اس بات کو کہ باز رکھین قوم تمھین اپنے سردار سے اور پھیرے وہ
جماعت تمھاری طرف پس تم مطمئن ہو گے تم اس امر سے کہ وہ کچھ بُرائی تمکو پہونچاوین اور میری راے یہ ہی کہ ہم لوگ اسی وقت
انکے گاڈی کی جگہ پر جاوین پس اگر انکو سوتے ہوئے پاوین تو قبل صبح کے انکو مارکے انکی جگہ پر ہم لوگ پوشیدہ ہوکر
بیٹھین پس جسوقت تنہا ہو تم اور نزدیکی تمھارا نکلین ہم لوگ اسکی طرف گاڈی سے بغیر کسی لڑنے والے اور خصومت
کرنے والے کے پس ہنسے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ انکے کلام سے اور کہا کہ تم جو بیان کیا تمنے اگر کوئی طریق اسکے کرنیکا
پاؤ تم اور ساتھ لیلو ان لوگون کو جنکو مین نے مقرر کیا اور تم اُنپر سردار ہو اور مین اللہ تعالی سے اُمید رکھتا ہون کہ تمکو
تمھاری مراد کو پہونچاوے پس اگر ایسا ہوا تو بڑی کشود کا ہی پس ضرار بن الازور نے کہا کہ مین اُمید اُن تک پہونچنے
کی رکھتا ہون اگر چاہا اللہ تعالی نے پھر نکلے اور چلے وہ لوگ اور اُنکے ہاتھون مین تلوارین تھین اور سلام کیا خالد
بن الولید اور مسلمانون کو اور واسطے دعا کے اُنکے اور یہ روانگی ایک تہائی رات گذرے واقع ہوئی اور ضرار بن الازور
سب کے آگے تھے اور اشعار بطور رجز کے پڑھتے تھے پھر چلکر پہونچے ٹیلہ ریگ تک پس ٹھہرایا ضرار بن الازور نے
اپنے ساتھیون کو اور کہا ٹھہر جاؤ تم اپنی جگہ اور روش رزم پر یہانتک کہ دریافت کرون اور خبر دون مین تمکو قوم کے حال
سے پھر نکلا ضرار نے اپنے کپڑون کو اور لے لیا تلوار کو اور چلے چھپے ہوئے پہاڑ اور ٹیلے کی آڑ مین تا اینکہ پہونچے وہ نزدیک
قوم کے اُسوقت کہ وہ لوگ بسبب مشقت لڑائی اس دن کے بیہوش سو رہے تھے اور مطمئن اور بے ڈر تھے اس امر
سے کہ کوئی دشمن انکا قصد کریگا یا کوئی انکے مقابل ہوگا پس چاہا ضرار بن الازور نے کہ قریب انکے جاوین لیکن خوف
اس امر کا ہوا کہ جگاویگا ایک اُنمین کا دوسرے کو بسبب اضطراب کے جو وقت قتل انکے ہوگا پس پھرے اپنے ساتھیونکی طرف
اور کہا کہ بشارت ہو تمکو کہ بتحقیق حاصل ہوئی تمکو وہ چیز جسکا ارادہ تم رکھتے ہو اور دور ہوا تمسے خوف اس چیز کا جس سے ڈرتے ہو

پس نکال لو تم تلوارون کو اور چلو اُن کی جانب اور مار ڈالو اُنکو جسطرح سے چاہو اور ہر ایک تم مین ایک کے واسطے ہو
اور چاہیے کہ ضرب تلوارون کی ایک ہون اور چھپاؤ تم جہانتک ہوسکے اپنی آوازونکو ساتھیون نے کہا کہ یہ سب تجھکو منظور
ہی پھر ہلکے اور سُبک ہوئے لوگ زرہون سے اور نکال لیا اُنھون نے تلوارون کو میان سے اور ضرار بن الازور انکے آگے ہوئے اور
چلے تا اینکہ پہونچے قوم تک اور ہر ایک کی ہتھیار انہین سے اُسکے سر کے پاس رکھے تھے پس مسلمان متفرق ہوکر ہر ایک ایک کے واسطے جدا ہو گئے
پس جب قرار پکڑا اُنھون نے اُنپر بلند کیا تلوارونکو اور مارا قوم کے چہرون اور گردنون اور پیٹھون پر پس جاگے وہ لوگ
مگر اسوقت کہ ضربات تلوارون نے لیلیا تھا انکو پس کاٹ ڈالا انکو ٹکڑے ٹکڑے اور فنا کر دیا سب کو پھر لیے ہتھیار اور
جو کچھ اُنکے پاس تھا اور کہا ضرار نے بشارت ہو تمکو کہ یہ پہلی فتح ہی اگر چاہا اللہ تعالی نے اور اُمید رکھتے ہین ہم اللہ تعالی سے
تمام اور پورے کرنے وعدہ کی پس تعریف کی اُنھون نے پروردگار کی بسبب اُسکی مدد دہی کے اور شب گذرانی اُنھون نے
درانحالیکہ وہ شکر کرتے تھے اللہ تعالی کا اور مدد مانگتے رہے اُس سے اور وہ اسی حال مین تھے کہ سفیدی صبح کی دکھائی دی پس
کھڑے ہوے سب اور نکال ڈالے کپڑے اپنے اور پہن لیے کپڑے رومیون کے اور باندھ لیا اُنھون نے سر بند وغیرہ کو اور چھپ کر بیٹھے
اس خوف سے کہ شاید آوے کوئی شخص بھیجا ہوا وردان کا اور چھپا دیا مقتولین کو بیچ نشیب ٹیلہ ریگ کے اور ڈالدی اُنپر مٹی اور
مسلح ہوکر بیٹھے بامید کشود کار کے. **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب صبح ہوئی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
نماز صبح کی پڑھی ساتھ مسلمانون کے اور مرتب کیا اپنے ساتھیونکو بصورت لڑائی کے اور ظاہر کیا اپنے تئین لباس مین کہ سرخ ہین اور
عمامہ زرد باندھا اسی طرح رومیون نے بھی صف بندی کی اور ظاہر کیے اُنھون نے ہتھیار اپنے اور بلند کیا نشان و صلیبون کو
پس مسلمان اسی حالت مین تھے کہ دفعتاً ایک سوار فوج قلب رومیون سے نکلا اور ظاہر کیا کہ اے گروہ عرب کے آیا عہد اور فریب
کیا تمنے کہان ہی وہ معاملہ جو کل ہمارے تمہارے بیچ مین قرار پایا تھا پس نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور کہا کہ ہمارا طریقہ غدر
اور بیوفائی کرنیکا نہین ہی پس اس سوار نے کہا کہ وردان چاہتا ہی کہ تم اُسکے پاس چلو تا کہ دیکھے اور دریافت کرے وہ
اس بات کو کہ تم اور وہ کس امر پر اتفاق کرتے ہو پس خالد بن الولید نے کہا کہ پھر جا اور کہ اُس سے کہ آگاہ ہو مین آتا ہون بجانب
اُسکے بدون رنج اور بے صبری کے پس پلٹ گیا وہ سوار اور اطلاع دی اُسنے وردان کو جواب خالد بن الولید سے پس اُسیوقت
نکلا دشمن خدا لپٹا ہوا اپنی زرہ مین اور نمایش کی تھی خدا نے اپنے ساتھ گردن بند جڑاؤ اور سر بند اور تاج کی پس جب
دیکھا خالد بن الولید نے اسکو کہا کہ یہ سب مال لوٹ کا ہی مسلمانون کے واسطے اگر چاہا اللہ تعالی نے پھر کہا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ میرا گمان یہ ہی کہ ضرار بن الازور اور ساتھی اُسکے پہونچ گئے ہمارے دشمنون تک پس جسوقت
دیکھو تم مجکو حملہ کرتے ہوئے پس حملہ کرو تم بھی مع اپنے ساتھیون کے پھر سلام کیا مسلمانون کو اور چلے وہ اور شعار دعائیہ
پڑھتے تھے. **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب دیکھا دشمن خدا نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور انکے لباس کو متعجب
ہوا اور گمان کیا اُسنے کہ وہ قریب تر انکے پاس پہونچتے ہین تا اینکہ پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نزدیک اُسکے اور اُسی وقت

وردان نزدیک ہوا ٹیلہ ریگ سے پس جب پہونچے خالد بن الولید نزدیک اُسکے اُتر پڑا وردان اپنے استر سے اور اُترے خالد
بن الولید اپنے گھوڑے سے اور بیٹھ گئے دونون اور وردان نے رکھی تلوار کو اپنے دونون ہاتھوں کے بیچون بیچ خوف حملہ خالد بن
الولید رضی اللہ عنہ کے اور خالد بن الولید اسکے سامنے بیٹھ گئے اور اُس سے کہا کہ تو جو کچھ چاہتا ہی اور استعمال کر سچ کو اور اختیار کر
حق کو اور بچا جان سے اس امر کو کہ تو اُس شخص کے سامنے بیٹھا ہی جو نہیں پروا رکھتا ہی مکر اور فریب کی کیونکہ وہ خود جڑ اور کھنبہ مکر اور فریب کا
ہی پس کہا وردان نے کہ بیان کرو تم مجھسے کہ تم کیا چاہتے ہو اور نزدیک ہوا ہی معاملہ میرا اور تمھارے اور بچاؤ تم خون
آدمیون کا اور جان لو تم اس امر کو کہ بہ تحقیق اللہ تعالی تمسے سوال اور مطالبہ کریگا اُس چیز کا جو تمنے کیا ہی اور مار ڈالا ہی بندگان خدا
کو پس اگر تم کوئی چیز دنیا کی ہمسے چاہتے ہو تو نہ بخل کرونگا مین اُسکے دینے سے بطور صدقہ اور خیرات کے کسواسطے کہ ہمارے نزدیک
کوئی گروہ تمسے زیادہ ضعیف نہین ہی اور ہم اُس بات کو جانتے ہین کہ تم لوگ ملک قحط کے رہنے والے اور ننگے اور لاغری
سے مرے ہوئے ہو پس کہو جو کچھ منظور ہو اور تھوڑے پر ہمسے اکتفا کرو پس جب سُنا خالد بن الولید نے اُسکے کلام کو کہا کہ
اے کتے نصرانیہ کے بہ تحقیق اللہ غالب اور بزرگ نے بے پروا کر دیا ہی ہمکو تمھارے صدقے اور خیرات سے اور تمھارے مال کو ہم پر
حلال کر دیا ہی کہ ہم اسکو آپس مین بانٹ لیتے ہین اور تمھاری عورتون اور اولاد کو ہم پر حلال کر دیا ہی مگر یہ کہ کہو تم لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس اگر اس سے انکار ہی تو جزیہ دو ہر شخص کی طرف سے در انحالیکہ تم خوار اور ذلیل
ہونے والے ہو اور اگر اس سے بھی انکار ہی پس تلوار حاکم ہی ہمارے اور تمھارے بیچ مین تا دم مرگ اور اللہ تعالی مدد دیگا جس
شخص کو چاہیگا تم مین اور ہم مین سے اور ہمارے پاس تو تمھارے واسطے یہی ہی جو سُنا ہی تمنے پس اگر اس سے انکار ہی تو لڑائی موجود ہی اور
قسم ہی خدا کی کہ ہمکو صلح سے لڑائی کی خواہش زیادہ ہی اور جو تو نے حال ضعف ہمارے گروہ کا بیان کیا ہی پس قسم ہی خدا کی کہ تم
لوگ ہمارے نزدیک مثل کتون کے ہو اور بہ تحقیق ایک شخص ہم مین کا تمھارے ایکہزار شخص کو ضعیف جانتا ہی اور یہ گفتگو تیری اس
قبیل کی نہین ہی جیسا کہ ہمارے ساتھ صلح کرنیوالون نے گفتگو کی پس اگر یہ گفتگو تیری اس طمع سے ہی کہ تو مجکو جدا اور اکیلا
میری قوم سے پاکر مجھ تک پہونچ جاوے پس ہے اور کر جس امر کا تو ارادہ رکھتا ہی کہ بہ تحقیق مین تیرے واسطے مثل اور کافی
ہون اگر چاہا اللہ تعالی نے واقدی رحمۃ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب وردان نے گفتگو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی سُنی
اُٹھ کھڑا ہوا بدون اسکے کہ لگانے تلوار کو باعتماد اس امر کے کہ ساتھی اسکے گاڑے سے نکلینگے پس اُچک کر دونون بازو
خالد بن الولید کے پکڑ لیے اور بدلا لیا خالد بن الولید نے اس سے اور لپٹ گئے اسکو اور پکڑ لیا اسکے دونون بازو اور ملگئے
دونون آپس مین اور ایک نے دوسرے پر مضبوطی کی اور چلا اُٹھا اُسکا دشمن خدا نے اپنی قوم کو اور کہا کہ دوڑو میرے پاس کو تحقیق
قابو مین کر دیا صلیب نے سردار عرب کو ہمارے پس یہ کلام اسکا تمام نہین ہوا تھا کہ سُنی قوم نے آواز اُسکی پس دوڑے اصحاب
رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پشت ٹیلہ ریگ سے مثل مرغان تیز چنگل زمین پر اُترنے والے کے اور پھینک دیا اُنھون نے
کپڑے پرانے اور زرہین جو پہنے ہوئے تھے اور نکال لیا تلوارون کو اور سب کے پہلے ضرار بن الازور تلوار لیے ہوئے

ننگے بدن سوا ازار کے اور کوئی کپڑا نہین پہنے تھے اور مثل شیر کے جوش اور خروش مین تھے اور باقی لوگ انکے پیچھے تھے پس
متوجہ ہوا اور دیکھا دشمن خدا نے انکو آتے ہوئے اور وہ یقین رکھتا تھا کہ یہ لوگ میری قوم کے ہین تا اینکہ جب اسکے
قریب پہونچے دیکھا اُسنے قوم کے آگے ضرار ابن الازور رضی اللہ عنہ کو اور وہ مثل گرگ کے جست کرتے ہوئے بعجلت
اسکی طرف آتے اور تلوار کو جنبش دیتے اور ہلاتے تھے پس جب دیکھا وردان نے اس کیفیت کو کپکپانے لگے ہاتھ اسکے اور سست ہوئے
بازو اسکے اور کہا کہ اے خالد مین تم سے بواسطہ تمھارے معبود کے سوال کرتا ہون کہ تم مجکو مار ڈالو یہ شیطان مجکو نہ مارے کہ مین
متغیر الحال ہوتا ہون اسکی صورت سے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تیرے قاتل خواہ مخواہ وہی ہین پس خالد اور وردان
مین یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ پہونچ گئے ضرار بن الازور اور وہ جنبش دیتے تھے تلوار کو اور جوش مین آئے مثل شیر کے اور اشعار رجز کے
پڑھتے تھے اور کہا کہ اے دشمن خدا کہان گیا تیرا مکر بمقابلہ مکر اور حیلہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور تلوار کو چمکایا ضرار نے اسکی
طرف پس کہا خالد بن الولید نے توقف کرو اے ضرار اور باز رہو تم اسکے پاس جانے سے اور صبر کرو یہانتک کہ حکم کرون تمکو اسکے
مار ڈالنے کا اور پہونچ گئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلوارون کو ہلاتے اور چمکاتے ہوئے اور دوڑے
وہ سب وردان کی طرف قتل کرنے کو پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا اُنسے کہ تم سب اپنے طریقے اور روش پر قائم
رہو اور توقف کرو یہانتک کہ حکم دون مین اسکے مار ڈالنے کا اور دیکھا وردان نے اس صعوبت اور سختی کو پس ڈر گیا
وہ اور کپنے لگے ہاتھ اور بازو اُسکے اور گر پڑا وہ زمین پر اور اشارہ کرتا تھا وہ اپنی انگلی سے اور پکار کر کہتا تھا امان امان پس
خالد بن الولید نے کہا کہ امان اُسکو بجا ہی جو مستحق امان کا ہوتا ہی اور تو وہ شخص ہی کہ تحقیق ظاہر کیا تو نے ہم سے طریقہ
سلامت روی اور مصالحے کو اور پوشیدہ کیا تو نے ہمارے لیے فریب اور مکر کو واللہ خیر الماکرین پس جب سُنا ضرار بن الازور
نے یہ کلام خالد بن الولید کا نہ مہلت دی اسکو اور ماری تلوار اسکے رگ شانے پر پھر لپک کر لیا تاج کو اسکے سر سے اور
کہا جس شخص نے سبقت کی کسی چیز کی طرف وہ مستحق اسکا ہی اور پڑین اُسپر تلوارین مجاہدین کی پس کاٹ ڈالا اسکو ٹکڑے ٹکڑے اور دوڑے
اسکے کپڑون کی طرف پس لے لیا اسکو پھر خالد بن الولید نے اپنی قوم سے کہا کہ مجکو تمھارے واسطے اسکی قوم کی طرف سے
اطمینان نہین ہی کسواسطے کہ وہ حال اپنے ساتھی کا دیکھ رہے ہین پس کاٹ لو تم سر دشمن خدا کا اور پہین لو کپڑے رومیون
کے اور متوجہ ہو واسطے مقابلے اسکی قوم کے پس جب قریب انکے پہونچو تکبیر کہو اور حملہ کرو پس حملہ کرینگے وقت تمام مسلمان
تمھاری تکبیر سننے لگین گے راوی نے بیان کیا ہی پس قصد کیا ہر ایک شخص نے طرف اس شخص کے جسکو اُسنے
قتل کیا تھا اور پہین لیا اسباب جنگ اور زرہ اس مقتول کا پھر متوجہ ہوئے واسطے مقابلے رومیون کے اور چھپایا
اپنے تئین نیچے ہتھیارون کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور ضرار بن الازور سب کے آگے تھے اور سر وردان کا خالد
بن الولید کی نوک تلوار پر تھا پس جب ظاہر ہوئے وہ دونون لشکرون کے سامنے پھرے بجانب روم کے اور دیکھا کفار نے سر اپنے سردار
کا نوک تلوار پر پس کچھ شک کیا اُنھون نے اسمین کہ وہ سر خالد بن الولید کا ہی اور وہ لوگ اسکے ساتھی اور قوم ہین پس آواز دین کہین

اُنھون نے مثل آواز جوان کھیلنے والون کے اور تالیان بجائین اور ظاہر کیا صلیبان کو اور بہت ہوا شور اور غل انکا اور دیکھا
مسلمانون نے اس حالت کو اور ہجوم کیا انکے دلون مین خوف نے اور ڈر سے اس امر کو کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مبتلاے
مصیبت ہو گئے پس بعض ڈر کر دعا مانگنے لگے اور چلانے لگے پس جب قریب صفوف لشکر روم کے پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ نے سر کو لیکر دکھلایا اور پکار کر کہا کہ اے دشمنان خدا یہ سر وردان تمھاری سردار کا ہے اور مین خالد بن الولید صحابی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا ہون پھر پھینکدیا اُنھون نے سر کو ہاتھ سے اور تکبیر کہکر حملہ کیا اور تکبیر کہی اور حملہ کیا ضرار نے اُنکے پیچھے اور حملہ کیا
مسلمانون نے تکبیر کہتے ہوئے اور پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے نگہبانان و حامیان دین کے حملہ کرو پھر حملہ
کیا اُنھون نے اور حملہ کیا مسلمانون نے بھی انکے ساتھ پس جب دیکھا رومیون نے اپنے سردار کے سر کو اور یہ یقین جانا کہ انکی
قوم کے لوگ مارڈالے گئے پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے اور رستے لیا تلوار نے انکو ہر جگہ مین اور مارے گئے وہ لوگ نیچے ہر پتھر اور
ہر ڈھیلے کے اور کام کیا تھا تلوارون نے انمین صبح سے عصر کے وقت تک اور متفرق اور جدا ہوئے وہ مثل شتران پریشان کے
عامر بن طفیل الدوسی نے بیان کیا ہے کہ مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لشکر مین تھا اور میرے ساتھ گھوڑے
دمشق کے تھے اور تعاقب کیا ہمنے مشرکین کا راستہ دو ر تک کہ دفعۃً ظاہر ہوا ہمکو ایک غبار پس گمان کیا ہمنے کہ وہ گروہ
رومیون کا ہے کہ ہرقل بادشاہ کے پاس سے آتا ہے پس ہوشیار ہو گئے ہم اور جب قریب ہوا وہ غبار ہمسے تو دیکھا ہمنے کہ وہ
لشکر ہے جو حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہماری کمک کو بھیجا تھا پس اس لشکر کے لوگون نے جس کسی رومی سفر کو
پایا اُسکو مارڈالا اور جو کچھ اُسکے پاس تھا لوٹ لیا راوی نے بیان کیا ہے کہ جو لشکر بمقام اجنادین کے بروز
ہزیمت مشرکین کے مسلمانون کے پاس آیا تھا وہ عمرو بن العاص بن وایل السہمی مع لشکر کے تھے اور وہ اور اُنکے
ساتھی مسلمانان اس معرکۂ اجنادین مین موجود اور شریک نہ تھے اور وہ اس دن آئے تھے جسدن کہ رومیون کو
ہزیمت ہوئی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ لشکر رومیون کا اجنادین مین نوّے ہزار تھا کہ منجملہ اسکے
پچاس ہزار آدمی سے کچھ زیادہ مارڈالے گئے اور آپسمین اُنھون نے اس لڑائی کی گرد و غبار مین ایک دوسرے کو مارڈالا
اور باقی متفرق ہو گئے پس بعضے قیساریہ کو چلے گئے اور بعضون نے دمشق کا راستہ لیا اور لوٹا مسلمانون نے مال اور
اسباب کو اسوقت تک کہ ایام گذشتہ مین اُنھون نے اسقدر لوٹا نہ تھا اور لے لیا سونے اور چاندی کی صلیبان کو اور سونے
کی زنجیرین بے گنتی پس یکجا کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے وہ سب مع اس تاج کے جو وردان سے لوٹ لیا تھا اور کہا کہ نہ
تقسیم کرونگا مین اسمین سے کوئی چیز جسوقت تک کہ حاصل ہو فتح دمشق کی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے واقدی رحمہ اللہ نے روایت
کی ہے کہ یہ واقعہ اجنادین کا سنیچر کے دن اٹھائیسوین تاریخ جمادی الاول سنہ ۱۳ ہجری مین ہوا تھا اور یہ معاملہ تیرہ روز قبل
از وفات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے واقع ہوا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ایک خط متضمن حال اس فتح کا
بنام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لکھا اس الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من خالد بن الولید الی خلیفۃ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم ان لنا
حمدا وشکرا علی سلامۃ المسلمین ودمار المشرکین واخبرک انا لقیناھم [illegible] وانا لقینا جموعھم باجنادین مع وردان
صاحب حمص وقد نشروا اکتابھم ورفعوا صلبانھم وتقاسموا بایمانھم لا یفرون ولو ماتوا فخرجنا الیھم واثقین باللہ متوکلین
علی اللہ فما لبثنا الا ساعۃ حتی نصرنا اللہ وایدنا بالنصر وکبت اعداء اللہ بالقھر فقتلنا منھم
فی کل فج وشعب وواد وجملۃ من احصینا من الروم ممن قتل خمسون الفا وقتل من المسلمین فی اول یوم وثانیہ اربعمائۃ و
خمسۃ وسبعون رجلا ختم اللہ لھم بالشھادۃ ویوم کتبت الیک ھذا الکتاب وھو یوم الخمیس للیلتین مضتا من جمادی
الاخرۃ ونحن راجعون الی دمشق فادع اللہ لنا بالنصر والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین پھر لپیٹ خط کو اور دیا
عبدالرحمن بن حمید الجمحی کے ہاتھ مین اور حکم دیا انکو کہ اسیوقت بجانب مدینہ منورہ روانہ ہو پس روانہ ہوئے عبدالرحمن اُسیوقت
اور کوچ کیا خالد بن الولید نے بعد اُسکے بجانب دمشق کے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ حضرت ابی بکر صدیق
رضی اللہ عنہ ہر روز بتلاش اخبار شام کے مدینہ منورہ کے باہر آیا کرتے تھے پس اسی حالت انتظار مین عبدالرحمن بن حمید
الجمحی پہونچے اور صحابہؓ نے اُنسے پوچھا کہ کہان سے آتے ہو اُنھون نے کہا ملک شام سے پس خوشخبری سُنائی
لوگون نے انکے آنے اور فتح مسلمانون کی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو پس سجدہ شکر کیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
نے پھر سامنے آئے عبدالرحمن اور کہا سلام علیک یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُٹھادین آپ اپنے سر کو
پہ تحقیق ٹھنڈی کیا اللہ تعالی نے آپ کی آنکھون کو بسبب مسلمانون کے پس اُٹھایا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے سر کو
سجدے سے اور دیا عبدالرحمن نے خط انکو اور تھا وہ خط لکھا ہوا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا پھر پڑھا حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ نے خط کو باواز خفی پس جب سمجھ لیا اُسکے مطلب کو پڑھکر سُنایا لوگون کو باواز بلند اور ہجوم کیا
لوگون نے اور مشہور ہوئی یہ خبر فتح کی مدینہ طیبہ مین پس آئے لوگ دوڑتے ہوئے دروازہ مسجد نبوی پر پس پڑھا
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اس خط کو سہ بارہ راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سُنا اہل مدینہ منورہ
نے کیفیت حاصل ہونے فتح اور مال کی مسلمانون کو پس آپس مین عہد اور ارادہ کیا مسلمانون نے واسطے
جانے کے بخواہش حصول ثواب اور اقامت ملک شام کے اور جب پہونچی خبر فتح کی اہل مکہ معظمہ کو پس آئے
مدینہ منورہ مین بڑے بڑے رئیس مکہ معظمہ کے ساتھ گھوڑون اور ہتھیارون اور ہیبت سخت کے کہ
آگے اُنکے **ابوسفیان** بن صخر بن حرب اور عبداقی بن ہاشم اور مثل اُنکے اور لوگ تھے پس آئے وہ
بطلب اجازت جانے ملک شام کے پاس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پس بُرا جانا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
انکے جانے کو بجانب ملک شام کے پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اس قوم کے دلون مین مسلمانون کی
نسبت انکار اور دوری اور کینہ ہے اور تعریف ہے اُس اللہ تعالے کی جسکا کلام برتر ہے اور اس قوم کا۔

قول و کلام پست ہی اور یہ لوگ کفر پر ہین اور چاہا تھا انھون نے کہ بجھا دین نور اللہ کو اپنے مونھون سے اور انکار کرتا ہے اللہ تعالی انکی خواہش سے مگر یہ کہ پورا اور تمام کریگا اللہ تعالی اپنے نور کو اور ہم کہتے ہین کہ نہین ہی اللہ کے ساتھ کوئی معبود اور شریک اور یہ لوگ کہتے ہین کہ اللہ تعالی کے ساتھ اور معبود و شریک ہین پس جس وقت کہ غالب اور بزرگ کیا اللہ تعالی نے ہمارے دین کو اور مدد دی ہماری شریعت کو اسلام لائے یہ لوگ بخوف تلوار کے اور جب سُنا انھون نے کہ فوج اللہ تعالی کی غالب ہوئی رومیون پر رجوع لائے ہمارے پاس تاکہ بھیجین ہم انکو بطرف دشمنون کے اور برابر ہو جاوین وہ سابقین مہاجرین اور انصار کے اور بہتر تو یہ ہی کہ تم انکو وہان نہ بھیجو پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین تو کسی قول اور کام مین تمھارے خلاف راے نکرونگا راوی نے بیان کیا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ گفتگو اہل مکہ معظمہ کو معلوم ہوئی پس آئے وہ سب کے سب حضرت صدیق کے پاس مسجد نبوی مین اور پایا گرد انکے ایک جماعت کو مسلمانون سے کہ باہم ذکر فتح مسلمانون کی اور انکے غلبے کا مشرکین پر کر رہے تھے اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ دائین جانب اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بائین جانب اور مسلمان لوگ گرد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹھے تھے پس آئے قریش حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس اور سلام کیا انکو اور بیٹھ گئے انکے سامنے اور آپس مین بات چیت کی کہ کون شخص تم مین کا پہلے کلام کریگا پس جسنے پہلے گفتگو کی وہ ابوسفیان بن صخر بن حرب تھے کہ سامنے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور کہا کہ اے عمر تھے تم دشمن رکھنے والے ہمارے اور چھوڑنے والے زمانہ جاہلیت مین اور تھے تم مخالف ہمارے اور ہم تمھارے پس جب ہدایت فرمایا اللہ تعالی نے ہمکو اسلام کی مٹا دیا اس چیز کو اللہ تعالی نے جو ہماری دلون مین تمھاری نسبت تھی کسواسطے کہ ایمان نے مٹا دیا شرک اور دشمنی اور فریب کو اور تم اب بھی پراگندہ کرتے ہو اور دشمن رکھتے ہو ہمکو آیا نہین ہین ہم تمھارے بھائی اسلام مین اور ایک باپ کی اولاد نسب مین پس کیا عداوت ہی تمھاری ہمارے ساتھ اے بیٹے خطاب کے آگے اور اب بھی آیا نہین ہوسکتا ہی کہ دھوڈالو تم اپنے دل کو کینہ اور دشمنی سے جو ہمارے ساتھ ہی اور ہم جانتے ہین کہ تم بیشک بہتر ہو ہمسے اور تم سبقت کرنے والے ہو ایمان اور جہاد مین اور ہم خوب اس امر کو پہچانتے ہین اور اس سے منکر نہین ہین پس سکوت کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بسبب شرم اور حیا کے یہانتک کہ پسینا آگیا پھر کہا قسم ہی خدا کی کہ نہ تھا مطلب میرا اس کلام سے مگر جُدا کرنا بدی اور بچانا خونریزی کا کسواسطے کہ غیرت زمانہ جاہلیت کی تم مین باقی ہے اور بڑائی تم اپنے نسب کی ظاہر کرتے ہو اُن لوگون پر جو سابق الایمان ہین پس کہا ابوسفیان نے کہ مین گواہ کرتا ہون تمکو اور خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مین نے قید کیا ہی اپنی ذات کو خدا کی درگاہ مین اور اسی طرح سب روسار مکہ معظمہ نے کہا پس راضی ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ انکی گفتگو سے اور دعا مانگی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ اے میرے اللہ پہنچا تو ان لوگون کو بہتر اس چیز کا جس کی وہ لوگ اُمید رکھتے ہین اور نیک جزا دے انکے کامون کی جو کرینگے اور دے انکو مدد انکے دشمنون پر اور نہ غلبہ دے قرار دے انکے دشمنون کو اُنپر

بمقام دیرکے جو اس نام سے مشہور ہی اور دیر اور دمشق کے بیچ کی مسافت آدھ کوس سے کم تھی پس جب اُترے وہ اس مقام مین بلایا امرا لشکر کو اور کہا ابوعبیدہ بن الجراح سے کہ تمکو معلوم ہی جو فریب ان لوگون نے ہمارے ساتھ وقت ہمارے پھرنے کے کیا ہی پس جاؤ تم مع ہمراہیان اپنے اور اُترو ان کو لیکر باب جابیہ پر اور جگہ کو نہ چھوڑو اور نہ جوانمردی کرو تم واسطے قوم کے ساتھ امان کے پس فریب مین ڈالین وہ تمکو یا آوین تمھارے پاس اپنے گھر سے اور دروازون سے واسطے چھپے پر ٹھہرو اور بھیجو انکی طرف ایک فوج کو دوسری کے بعد اور مقرر کرو واسطے اپنے لوگون کے نوبت اور باری کو اور نہ دل تنگ ہو نیا وہ اس مقام کے ٹھہرنے سے اور صبر کے پیچھے فتح ہوتی ہی پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تمھارا کہنا مجھے بخوشی منظور اور پسند ہی پھر روانہ ہوئے وہ ساتھ چوتھائی لشکر کے یہانتک کہ پہونچے باب الجابیہ پر اور کھڑا کیا انکے واسطے ایک گھر جیسے طائفی کا فاصلہ پر دروازے جابیہ سے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی سلیمان بن عوف سے اور انھون نے عبداللہ سے اور انھون نے ابی محمد عبداللہ بن حجاز انصاری سے کہا حجاز نے کہ مین نے پوچھا اپنے پدر سے جو ہنگام فتح دمشق کے لشکر ابوعبیدہ بن الجراح مین موجود تھے اس بات کو کہ کیا چیز مانع تھی ابوعبیدہ بن الجراح کو اس امر سے کہ کھڑا کیا جاتا ہی انکے واسطے کوئی خیمہ خیمہ ہاے روم سے جو مال لوٹ مین بمقام اجنادین اور بصرہ اور شہورا اور حوران کے ملے تھے اور وہ کئی ہزار خیمے انکے پاس مال لوٹ سے موجود تھے کہا میرے جد نے کہ ای میرے بیٹے باز رکھا تھا ابوعبیدہ بن الجراح کو اس امر سے فروتنی اور عاجزی نے واسطے اللہ تعالی کے اور یہ کہ نہ گھمنڈ کرین مسلمان زینت دنیا مین اور یہ کہ دیکھین اور جانین رومی اس بات کو کہ مسلمان بطلب و خواہش ملک کے نہین لڑتے تہین بلکہ باُمید ثواب از جناب اللہ تعالی اور طلب آخرت کے لڑتے ہین اور حال یہ تھا کہ ہم لوگ مسلمان جاتے اور اُترتے تھے انکے شہر و نمین پس دور کھڑے کرتے تھے ہم خیمے انکے اور رکھتے تھے انکے آگے ہتھیار اور زرہین اور قنطاریات اور طوارق اور نہین نزدیک انکے جاتا تھا کوئی شخص ہم مین کا اور کبھی بھیگ جاتے تھے اکثر لوگ ہم مین سے پانی مین پس نہین رجوع کرتے تھے خیمون کی طرف اسواسطے کہ اللہ تعالی کا نام اسمین نہین لیا گیا تھا مگر ساتھ شرک کے اور تھے ہم کہ جاتے تھے دشمن کی لڑائی مین خالی ہاتھ ہتھیار سے اور بعض ہم مین سے ایسے تھے کہ خرمے کی گٹھلیون کو ایک دوسرے کے ساتھ دوڑے مین لپیٹ کر باندھ لیتے تھے اور اُسکو بجاے زرہ کے پہنتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب اُترے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ باب جابیہ پر حکم کیا اپنے ساتھیونکو لڑائی کا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو بلایا اور کہا کہ جاؤ تم اپنے ہمراہیونکے ساتھ باب الصغیر پر اور نگاہ رکھو اپنی اور راستاف کو جہان مین تمکو امیر مقرر کرتا ہون اور اگر شہر سے کوئی ایسا نکلے جسکے مقابلے کی تم طاقت نہ رکھتے ہو پس روانہ کرو تم کسی کو میرے پاس تاکہ مین کمک کرونگا تمھاری اگر چاہا اللہ تعالی نے پھر بلایا شرجبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور کہا اُسنے کہ تم اپنے ساتھیونکو لیکر باب توما پر جاؤ اور احتیاط رکھو کہ اس دروازہ سے جسکا نام توما ہی اور اگر وہ تمھارے مقابلے کو نکلے پس اطلاع دو مجکو تاکہ کمک کرونگا مین تمھاری کہ مین نے سنا ہی کہ تحقیق توما سخت اور ہوشیار ہی لڑائی مین اور وہ سردار قوم کا ہی اور ہرقل بادشاہ اسکو دوست رکھتا ہی اور یہ امر بسبب اسکی شجاعت کے ہی اور اسی جہت سے ہرقل نے اپنی بیٹی

سپاہ رومی ہی پس کہا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ نہین ہی ہم مین کوئی ایسا کہ چھپ سکا حیلہ اور فریب چل سکیگا اگر چاہا
اللہ تعالی نے پھر طلب کیا خالد بن الولید نے عمرو بن العاص بن وائل السہمی کو اور کہا کہ جاؤ تم مع اپنے لشکر کے باب الفرادیس پر
اور ٹھہرو وہان اور نہ ہٹو تم اس جگہ سے کسواسطے کہ مین نے سُنا ہی کہ وہان بہادر اور دلیر لوگ قوم کے ہین پس گئے عمرو بن العاص
باب الفرادیس پر پھر بلایا خالد بن الولید نے **قیس** رضی بن ہبیرۃ المرادی کو اور تھوڑا لشکر انکے سپرد کرکے کہا کہ تم مع اپنے
ساتھیون کے جاکر **باب کیسان** پر ٹھہرو پس گئے قیس بن ہبیرۃ اس باب پر **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت
کی ہی کہ **باب مرقش** دمشق کا بند تھا اور اس دروازے پر لڑائی نہ تھی اور اسی وجہ سے عرب نے اسکا نام باب السلامۃ
رکھا تھا پھر خود خالد بن الولید رضی اللہ عنہ **باب شرقی** پر اُترے اور طلب کیا ضرار بن الازور کو اور دو ہزار سوار
انکے ساتھ کرکے کہا کہ تم بطور طلیعۂ لشکر کے رہو اور پھرو گرد تمام شہر کے پس اگر پیش آوے تمکو کوئی امر سخت یا دکھائی دین
تمکو جاسوس قوم کے پس اطلاع دو تم اور روانہ کرو بجانب میرے کہ مین جو کچھ مناسب ہوگا کرونگا ضرار بن الازور
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ تو میری خواہش کی بات نہین ہی کہ لڑائی کو چھوڑکر مشغول بانتظار اور خود آرائی رہون پس کہا
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ لڑو تم جہانتک کہ قدرت اور طاقت رکھتے ہو پس کہا ضرار بن الازور رضی اللہ عنہ نے
کہ اگر ایسا ہی تو بہتر ہی پھر روانہ ہوئے ضرار بن الازور اشعار رجز کے پڑھتے ہوئے مثل شیر غضبناک اور چیتے خشمگین کے
اور ساتھی بھی خالد بن الولید باب شرقی پر اور حملہ کیا قوم نے اس مقام پر پس چلی قوم لڑنے کو اور ارادہ کیا اہل دمشق نے اس امر کا
کہ لڑین وہ جبتک کوئی انمین کا باقی رہے اور نہ حوالہ کردین عورتون اور اولاد کو اور چلائے دونون لشکرون نے آپسمین
تیر اور پتھر اور ڈھیلا اسی یہانتک کہ زخمی ہوئے اکثر لوگ دونون طرف کے اور آئے عبدالرحمن بن حمید الجمحی مدینہ منورہ سے
خط حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا لیکر دروازۂ شرقی پر اس حالت مین کہ تھے خالد بن الولید دروازۂ شرقی پر اور
ایک جماعت انکے ساتھیون کی بہمراہی رافع بن عمیرۃ الطائی کے دشمنون سے لڑتے تھے پس دیا عبدالرحمن نے خط انکو
پس جب پڑھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس خط کو خوش ہوئے اسکے مضمون سے اور خوشخبری سنائی اپنے ساتھیون کو
ساتھ آنے لشکر کے بہمراہی **ابی سفیان** اور عمرو بن معدی کرب زبیدی کے اور مشہور ہوئی یہ خبر سب مسلمانون مین اور
دن بھر لوگ مصروف لڑائی رہے تا اینکہ رات ہوئی اور دونون فریق جدا ہوئے اور ہر سردار مسلمانون کا اپنے دروازے پر
ٹھہرا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے خط حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا ہر دروازے پر بھیجا اور پڑھکر سنایا گیا انلوگونکو
پس خوش ہوئے مسلمان بسبب آنے کمک کے اور شب گذرانی لوگون نے درانحالیکہ مستعد تھے واسطے لڑائی کے
نگاہبانی کرتے تھے نوبت بنوبت اور ضرار بن الازور گھومتے تھے گرد انکے اور وہ نہین ٹھہرتے تھے ایک جگہ باحتیاط
اس امر کے مشرکین سے کہ نکلین وہ شہر سے مسلمانون پر یا آپڑے لشکر انپر ہرقل کی طرف سے **واقدی** رحمہ اللہ نے
روایت کی ہی رات کو زیادہ ہوئی آواز تکبیر مسلمانون کی اور رومی بھی چلاتے تھے ساتھ کلمات پہچان اور نشان اپنے کے

دیوار شہر پناہ سے اور گھنٹے بجاتے جاتے تھے اور مشعلین روشن تھین مثل روشنی دن کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جمع
ہوئے اہل دمشق اپنے رئیسون اور دانشمندون کے پاس اور مشورہ کیا آپسمین پس بعضون نے کہا کہ ہماری راے تو یہ ہی کہ مصالحہ کرلیوین
ہم قوم مسلمانون سے اس مقدار پر کہ طلب کرین وہ ہمسے کسواسطے کہ نہین ہی ہمکو طاقت انکے مقابلے کی اور نہ ہم زیادہ شجاع ہین
اُنسے جو یکجا ہوے تھے اجنادین مین قوم ہرقلیہ اور بطارقہ اور اراجیہ اور رفیا صرسے اور پس ٹالا انکو مسلمانون نے مثل پیسے
غلے کے پس کہا بعض رومیون نے کہ چلو بادشاہ کے داماد توما کے پاس کہ مشورہ کرین ہم اس سے اور دیکھین کہ وہ کیا کہتا ہی
اور درخواست کرین اس سے اس امر کی کہ دور کرے وہ ہمسے اس چیز کو جسمین کہ ہم مصالحہ کرینگے مسلمانون سے یا انکے مقابلے کو
نکلینگے پس حمایت کریگا وہ ہماری راوی نے بیان کیا ہی کہ چلی اور آئی قوم توما کے دروازے پر اور توما کے دروازے پر لوگ تھیار بند مقرر
تھے پس پوچھا ان لوگون نے قوم سے کہ کیا چاہتے تم انھون نے کہا کہ ہم بادشاہ کے داماد توما کو چاہتے ہین پس گیا بعض انمین بطلب اجازت
کے پاس توما کے اور اجازت دی اسنے پس داخل ہوئی قوم اسکے پاس اور بوسہ دیا زمین کو اسکے سامنے پس خوش ہوا وہ اور
حکم بیٹھنے کا دیا انکو پس بیٹھے وہ اور تھے وہ بڑے رنج مین بسبب اس چیز کے جو اُتری تھی اُنپر پھر متوجہ ہوا انکی طرف توما اور
پوچھا اسنے کہ کیا سبب ہی تمھارے آنیکا اندھیری رات مین پس کہا اُنھون نے کہ ای سردار پناہ اور داد دے ہمکو اس بلا سے
جو ہمپر نازل ہوئی ہی اور گھیر لیا ہمارے شہرونکو وہ چیز ہمارے سامنے آئی ہی جسکی طاقت ہم نہین رکھتے اور ہم آئے ہین تیرے پاس
اور اعتماد رکھتے ہین تجھپر پس یا مصالحہ کرلو اہل عرب سے اس چیز پر جو وہ مانگین یا لکھ بادشاہ کو کہ ہماری کمک کرے یا باز رکھ
مسلمانونکو ہمسے کہ ہم قریب بہلاکت پہونچے ہین پس جب سُنا توما نے انکی گفتگو کو ہنسا اور کہا کہ خرابی ہو تمکو طمع اور اُمید دلائی
تمنے اپنے دشمن کو آپمین پس طمع کی دشمن نے تم مین قسم بادشاہ کے سر کی کہ نہین دیکھتا ہون مین قوم مسلمانونکو اہل اور لایق
واسطے لڑائی کے اور نہ انکو لایق ٹھہرنے جگہ تیر اندازی کے اور اگر پہونچینگے وہ مجھ تک تو ملادونگا اُنکے آگے والونکو پیچھے
والون مین اور لے لونگا بدلا اپنی قوم کا اُنسے اور رہو تم اپنے شہر مین اطمینان سے پس اگر کھول دیا جاوے انکے واسطے
دروازہ تو نہین جراءت ہی قوم کو کہ آجاوین وہ شہر مین پس کہا اہل دمشق نے کہ ای سردار قوم مسلمان بہت بڑھکر ہین ان صفات
سے جو بیان کیا تو نے اور ایک چھوٹا سا اور بوڑھا سا اُنمین کا دس آدمیون سے لڑتا ہی اور سردار انکا بڑا سخت ہی کہ اسکا مقابلہ
نہین ہو سکتا ہی پس اگر ہی تو امن مین رکھنے والا ہمارے شہرون اور نگہبان ہمارے اموال کا اور حمایت کرنے والا ہمارا اپنی
ذات اور اپنی قوم سے پس مصالحہ کرے تو اُنسے یا چل تو ہمارے ساتھ انکے مقابلے مین پس کہا توما نے کہ ای قوم تم زیادہ ہو جماعت
مین مسلمانون سے اور تمھارے پیچھے مثل اس شہر کے ہی اور تمھارے واسطے جو سامان اور ہتھیار اور زرہ وغیرہ ہین انکے پاس اسقدر نہین ہین
کسواسطے کہ وہ لوگ ننگے پیر اور ننگے بدن ہین پس کہا ان لوگون نے کہ ای سردار انکے ساتھ ہمارا سامان اور ہمارے ہتھیار بہت ہین جو
اُنھون نے لیا ہی فلسطین مین لشکر روبیس سے اور جو لیا ہی بصری مین اور ہمسے بزور مقابلہ کرنے انکے کلوص اور عزرائیل سے بمقام
بیت لمیا کے اور جو لیا ہی اُنھون نے بمقام شحورا کے بولص اور اسکے بھائی بطرس سے اور جو لیا ہی انھون نے اجنادین مین پس تحقیق

گرد شہر کے تاکہ ورنہ آوین دشمن ناگہان مسلمانون پر اور جسوقت کسی دروازے پر ضرار بن الازور آتے تو ٹھہرتے تھے وہان اور تیز کرتے تھے لوگونکو لڑائی پر اور کہتے تھے کہ صبر کرو صبر کرو واسطے لڑائی دشمنان خدا کے اُٹھائے جاؤگے کل یعنے قیامت کو بیچ سایہ عرش اللہ تعالی کے اور اگر ایسا ہو کہ دشمنان خدا ظاہر ہون اور مقابلہ کرین تمسے پیچھے دیوار شہر پناہ کے پس اللہ تعالی قادر ہے اس امر پر کہ بھیجے اُپر عذاب انکے اوپر سے اور انکے پیرون کے نیچے سے اور مین اُمید رکھتا ہون تمہارے واسطے فتح کی اگر چاہا اللہ تعالی نے راوی نے بیان کیا ہے پس بلایا لوگون نے ایک دوسرے کو واسطے لڑائی کے اور چلائے تیر اندازون نے تیر اور آئے پتھر قامہ والون کی طرف سے اور کام کیا عرادات اور ڈھلواسیون نے اور مسلمان ثابت قدم تھے اس بلا پر جو مشرکین کی طرف سے اُنپر آئی تھی اور نکلا توما داماد بادشاہ کا اُس دروازے سے جو اُسکے نام سے بولا جاتا تھا اور تھا ایک شخص اہل دمشق کی جماعت مین بڑا ہر سب عابدون اور شجاعون اور دانشمند بھی تھا اور انکے نزدیک شہر کفر مین سب سے زیادہ عابد اور زاہد انکے دین کا کوئی نہ تھا اور نہ تھا وہ بزرگ قوم کے نزدیک پس نکلا وہ اس دن اپنے مکان سے اور صلیب اعظم اسکے سر پر تھی پس گاڑ دیا اُسنے صلیب کو برج کے اوپر اور شہر سے اور جمع ہوئے بطارقہ اور اراخیہ اور بڑے بڑے نصرانی گرد اسکے اور انجیل ایک شخص عالم کے ہاتھ مین تھی انمین سے اور رکھا انجیل کو قریب صلیب کے اور بلند کین قوم نے آوازین اپنی اور زیادہ ہوئی گفتگو اور قیل و قال انکی اور آگے آیا اور رکھا توما نے اپنے ہاتھ کو ایک سطر پر انجیل کے اور کہا اسنے کہ اے اللہ مدد دے ہم مین سے اس شخص کو جو حق پر ہے اور غالب کر ہمکو اور نہ حوالہ کر ہمکو دشمنون کے ہاتھ مین اور تباہ و برباد کر ظالمونکو کہ تو ظالم کو جانتا ہے اے اللہ ہم تیرے نزدیکی چاہتے ہین ہم تجھسے بوسیلہ صلیب اور اس شخص کے جو سولی دیا گیا اور ظاہر کین اس شخص نے نشانیان ربوبیت اور افعال لاہوتیہ کی اور وہ شخص قدیم اور ہمیشہ تیرے ساتھ ہے دنیا مین آیا پھر تیرے پاس لوٹ گیا اور لایا ہے اس انجیل کو تیرے پاس سے پس مدد دے ہمکو ان ظالمون پر اور غالب کر اس شخص کو جو راہ راست پر ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ آمین کہی قوم نے اسکی دعا پر رفاعہ رضی بن قیس نے کہا ہے کہ اسیطرح سے بیان کیا مجھسے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور جسنے شرح اور بیان کیا اس کلام توما کو شرحبیل بن حسنہ سے وہ رودا س حاکم بصرہ کے شرحبیل بن حسنہ کے لشکر مین باب توما پر تھے اور جو کلام کہ رومی اپنی زبان مین کرتے تھے وہ ہمکو ہماری زبان مین بتا دیتے تھے رفاعہ نے کہا ہے کہ پناہ مانگی مسلمانون نے اللہ تعالی سے اہل دمشق کے کلمات کفر اور انکی تہمت لگانے سے حضرت عیسی بن مریم علیہما السلام پر اور بڑھے شرحبیل بن حسنہ اور مسلمان ساتھی انکے اور ارادہ کیا باب توما کا اپنے حملہ سے اور سخت ناگوار گذرا انکو قول توما مردود کا اور کہا شرحبیل بن حسنہ نے کہ اے دشمن خدا تو جھوٹا ہے کیونکہ تحقیق مثل عیسی علیہ السلام کی اللہ تعالی کے نزدیک مثل آدم کے ہے کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے انکو مٹی سے زندہ رکھا انکو جبتک چاہا اور بلا لیا انکو جب چاہا پھر شدت ہو گئی شرحبیل رض نے کہا ہے لڑائی مین اور اس دن مسلمان ایسی سخت لڑائی لڑے کہ کبھی ایسی لڑائی دیکھی نہین گئی تھی اور مارے لوگون کے پتھر اور چلائے تیر پے در پے پس زخمی کیا بہت لوگونکو اور تھے منجملہ زخمیون کے ابان رض بن سعید بن العاص کہ ایک تیر زہر آلود انکے لگا تھا پس نکال لیا اُنھون نے تیر کو اور باندھ لیا زخم کو اپنے عمامہ سے اور پایا ابان نے اثر زہر کا اپنے بدن مین پس پیچھے گرے وہ اور اُٹھا لیا انکو انکے بھائیون نے اور لے آئے

مسلمانون کے لشکر مین اور ارادہ کیا مسلمانون نے عمامے کے کھولنے کا تاکہ علاج کرین انکی زخم کا پس کہا ابان نے کہ نہ کھولو میرے
عمامے کو زخم سے کہ اگر کھولوگے اسکو تو اسکے ساتھ ہی میرا دم نکل جائیگا اور قسم ہے خدا کی کہ اُسنے دیدیا مجکو وہ چیز کہ جسکی مین امید
رکھتا تھا پس نہ مانا اور نہ سُنا مسلمانون نے اسکے کلام کو اور کھولا عمامے کو پس نہین کھول چکے تھے مسلمان عمامے کو کہ کھولی
ابان نے اپنی آنکھ کو آسمان کی طرف اور انگلی اُٹھا کر کہا اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ ھٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ
وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ پس نہین تمام کیا تھا ابان نے اس کلام کو کہ مر گئے رحمت کرے اللہ انپر اور سُنا اس سانحے کو ام ابان بنت
عتبہ بن ربیعہ زوجہ ابان نے اور نکاح کیا تھا ابان نے انکے ساتھ بروز جنگ اجنادین کے اور تھوڑے دن گذری تھے
انکے نکاح سے کہ رنگت مہندی اور خوشبوی عطر کی انکے ہاتھ اور سر مین باقی تھی اور تھین وہ عورتون پیادہ لڑنیوالی اور دلیر
خاندان شجاعت سے پس جب سُنا انھون نے حال موت اپنے شوہر کا آئین وہ ساتھ گھبراہٹ کے اور حالیکہ ٹھوکرین کھاتی
تھین بسبب لٹکنے دامن اپنے کپڑون کے اور کھڑی ہوئین اپنے شوہر کی لاش کے پاس پس جب دیکھا انکو صبر کیا بامید ثواب کے
اللہ تعالی کی طرف سے اور نہین سُنا گیا اُنسے کوئی کلام سواے اسکے کہ کہا انھون نے اپنے شوہر کی لاش پر ھنیئًا بما
اعطیت مضیت الی الحور العین الی جوار رب العالمین ھوا الذی جمع بیننا ثم فرق واللہ لاجھدن حتی الحق
بک لانی ملشوقۃ الیک لم ار ویمنک ولم تر ومنی ولکن اباء اللہ الا ان یقضی بعینی حرام علی ان یالا مسنی بعدک
احد فقد حبست نفسی فی سبیل اللہ مسی ان الحق بک وارجوان یکون ذالک عاجلا راوی نے بیان کیا ہی کہ نہین
دیکھا لوگون نے ام ابان سے اچھی صبر کرنیوالی کو پھر تجہیز اور تکفین کرکے دفن کیا انکی جگہ مین اور قبر انکی مشہور ہی اور زمانہ میں خالد بن الولید
اور مسلمانون نے پس جب چھپائے گئے وہ مٹی مین نہین روئین ام ابان اور نہ ٹھہرین انکی قبر پر سواے اسکے کہ آئین وہ اپنے ہتھیارون
کی طرف اور مسلح ہوگئین اور بدل دی ہیبت اپنی اور دوشالا باندھا اور لے لیا ڈھال اور تلوار کو اور چلگئین مسلمانونکے لشکر مین
بدون علم اور اطلاع خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پھر پوچھا کہ کس دروازے پر میرے شوہر مارے گئے لوگون نے کہا کہ
دروازہ توما داماد ہرقل بادشاہ پر وہ مارے گئے اور اسی نے مارا ہی انکو اور روانہ ہوئین وہ شرجبیل بن حسنہ کے ساتھیون
کی طرف پس ملگئین اُنمین اور بہت سخت لڑائی لڑین اور تھین وہ بڑی تیرانداز لوگون مین شرجبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے بروز لڑائی اہل دمشق کے دروازہ توما پر ایک شخص کو صلیب لیے ہوئے توما کے آگے وہ اشارہ
کرتا تھا ہماری طرف اور پکار کر کہتا تھا کہ اے اللہ مدد دے صلیب کو اور اُس شخص کو جسنے پناہ لی ہی ساتھ صلیب کے اے اللہ ظاہر
کر اُنپر غلبہ اسکا اور بلند کر مرتبہ اسکا کہا شرجبیل نے کہ مین دیکھتا تھا اُسکی طرف کہ دفعۃً چلایا ام ابان نے ایک تیر کہ خطا
کی اُسکے بدن سے اور اُسی وقت اُسکے ہاتھ سے صلیب چھوٹ کر ہماری طرف گری اور دیکھا مین نے اُسکے جواہر چمکتے ہوئے
پس ہر شخص ہم مین کا اُسکے لینے کو دوڑا اور چھپایا ہمنے اپنے تئین ڈھالون سے اور برسنے لگے ہمپر پتھر اور جھپٹ اور
ہجوم کیا بعض ہمارون نے بعض پر اس طرح سے کہ ہر شخص پیشی کرتا تھا طرف صلیب کے کہ لیوے اُس کو

اور دیکھی دشمن خدا توما نے کثرت لوگون کی بجانب صلیب کے اور اُسکے گرنے کو ہماری طرف پس یقین کیا اُسنے اپنی خواری کا اور برہم ہوا اور کفر و انکار ظاہر کیا اور سخت گذرا اُسپر یہ معاملہ اور کہا اُسنے کہ پہونچیگی یہ خبر بادشاہ کو کہ صلیب سیاہ بزرگ سے لیگئی مجھسے اور اہل عرب اُسکے مالک ہوگئے تھے کچھ عرصے تک پس مضبوط باندھی اُسنے کمر اور لی تلوار اور اسپر اپنی اور کہا اپنے ساتھیون سے کہ جس شخص کو تم مین سے میرا ساتھ دینا ہو پس ساتھ دے میرا اور جسکی کا جی چاہے ٹھہر رہے اور مین ضرور مقابلے کو جاؤنگا اور آرام دونگا اپنے دل کو ان دشمنون کے دفع کرنے سے اور اوسنے ارادہ جلدی سے اور حکم کیا دروازہ کھولنے کا پس کھولا گیا دروازہ اور نکلا وہ سب کے پہلے پس جب اُسکی قوم نے یہ حال دیکھا نہین باقی رہا کوئی مگر یہ کہ نکلا حصار سے اُسکے پیچھے اسوجہ سے کہ حرص اور ارادہ اور دانشمندی اور شدت ربودگی اُسکی وہ لوگ جانتے تھے پس بعضون کے ہاتھ مین کمان اور تیر تھے اور بعضون کے پاس سپر اور شمشیر اور نکلے سب یہ سب مثل پھیلی ہوئی ٹیڑی کے راوی نے بیان کیا ہی کہ مسلمان لوگ صلیب کے لینے مین مصروف تھے پس جب نکلے رومی دروازے سے اور بلند ہوئین آوازین اُنکی ہوشیار کر دیا بعضون نے بعض کو پس جب دیکھا اُنھون نے اس معاملہ کو حوالہ کیا صلیب کو شرجبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے اور جدا ہوگئے ایک ایک واسطے مقابلے اپنے دشمنون کے اور پھرے اُنکی طرف اور حملہ کیا اُنکے لشکرون پر درآنحالیکہ ڈرانے والے تھے اُنکو اور آنے لگے اونکے اوپر تیر اور پتھر ہر جگہ سے دروازون کے اوپر سے پس آواز دی اور پکار کر کہا شرجبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ اے لوگو پیچھے پھرو تاکہ بے ڈر ہو جاؤ دشمنون کے تیرون اور پتھرون سے جو اوپر دروازے کے ہین پس پھرے لوگ پیچھے کو تا اینکہ بے ڈر ہوگئے اپنے دشمنون کی بدی سے اور پیچھا کیا انکا دشمن خدا توما نے داہنے بائین لڑتے اور مارتے ہوئے اور گرد اُسکے دلیر لوگ اُسکی قوم کے تھے اور مثل اونٹ مست کے تھا پس جب دیکھا شرجبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کثرت اور غلبہ مشرکین کا پکارا اور برانگیختہ کیا اپنی قوم کو لڑائی پر یہ کہتے ہوئے کہ بھولجاؤ تم اپنی موتون کو اور ہو جاؤ تم طلب کرنے والے بہشت کے اور راضی کرو تم اپنے خالق کو اپنے کام سے کسواسطے کہ وہ نہین پسند کریگا تمسے بھاگنے کو اور نہ پیٹھ پھیرنے کو حملہ کرو اُنپر اور ملجاؤ اُنمین برکت عطا کرے اللہ تم لوگون مین راوی نے بیان کیا ہی پس حملہ سخت کیا مسلمانون نے اور بڑی لڑائی والی قوم نے اور ملگئے بعض اُنمین کے بعض سے اور کام کیا تلوار دلن نے اور چلایا تیر اور پتھر اور ملایا اُنھون نے سپرون کو اور سُنا اہل دمشق نے اس امر کو کہ توما مسلمانون کے مقابلے کو نکلا ہی اور صلیب اعظم اُسکے ہاتھ سے گر کر مسلمانون کی طرف جاتی رہی پس نکلے وہ لوگ واسطے لڑائی کے درآنحالیکہ دوڑتے تھے وہ تا اینکہ بڑھ گئی جماعت انکی اور دشمن خدا توما داہنے اور بائین طرف دیکھتا اور ترغیب دیتا تھا اپنی قوم کو واسطے تلاش اور لینے صلیب کے کہ دفعتہً دیکھا اُسنے صلیب کو شرجبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے پاس پس دیکھتے ہی تلوار نکالکر حملہ کیا اور ہجوم کیا اُسنے اُنپر اور چلایا اور کہا گالی دیکر کہ ڈال دو تم صلیب کو بہ تحقیق پہونچ گئی تم پر بلا اور سختی اُس کی راوی نے بیان کیا ہی کہ دیکھا شرجبیل بن حسنہ نے اُسکے ناگہانی

گئے ہم اس امر کو ہم گرفتار ہوئے ایک مصیبت صلیب اعظم کی اور دوسری مصیبت تیر اندازی کی جوش قوم سے تجکو پہونچی اور جان گئے ہم اس امر کو
کہ مسلمانون کے سامنے کوئی نہین ٹھہر سکتا ہی اور نہین در آسکتا ہی کوئی انکی آتش حرب مین اور نہین کی نفی ہمنے تجھسے درخواست
مصالحہ کرینگی مگر بسبب دیکھنے اور سُننے انکے حالات اور کامون کے اور سوائے صلح کے اور کوئی صورت ہم مناسب نہین دیکھتے ہین
پس خشمناک ہوا توما اور زیادہ ہوا غصّہ باطنی اُسکا اور کہا کہ سختی ہو تمپر حال یہ ہی کہ لے لیگئی صلیب اعظم اور دکھ پہونچی میری آنکھ کو
اور مارے گئے میرے مصاحب اور مین غفلت اور بیخبری کرون ان غلامون سے اور بادشاہ کو میری غفلت کی اطلاع اور اُسکے
نزدیک میرا عجز اور سستی ظاہر ہو اور ضرور ہی مجکو انکا مقابلہ کرنا اور ہر حال مین طلب کرونگا مین اپنی صلیب اور لونگا عوض
اپنی آنکھ کے ہزار آنکھین انکی تاکہ بادشاہ کو معلوم ہوجاوے کہ مین نے اپنا بدلا انسے لے لیا اور فریب کرینگے انکے ساتھ ایک مکر کرونگا
اور اسکے ذریعے سے انکے سردار تک پہونچونگا اور بھگا دونگا انکی جماعت کو اور لے لونگا مال انکا اور وہ سب جو ہمسے لوٹا ہی انھون نے
اور بھیجدونگا وہ سب بادشاہ کے پاس پھر بعد اسکے نہ راضی ہونگا اور نہ اعتقاد کرونگا مین انکے ساتھ اسی پر یہانتک کہ تیار
کرونگا مین ایک لشکر اور ساتھ لونگا بار برداریان اور زاد راہ اور جاونگا انکے سردار ابی بکرؓ کی طرف جو ملک حجاز مین ہین
اور مٹا دونگا انکی نشانیون کو اور کھود ڈالونگا انکی مسجدون کو اور کردونگا اُنکے شہر کو مسکن گوہون اور کھوسٹون اور وحشی
جانورونکا پھر توما ملعون چڑھ گیا دروازے کے اوپر اور آنکھ میں پٹی باندھے ترغیب دیتا تھا لوگون کو تاکہ دور ہوجاوے
انکے دلون سے رعب اور کہتا تھا کہ بے صبری نہ کرو اس معاملے مین جو ظاہر ہوا تمکو مسلمانون سے اور بیشک صلیب
بھگاویگی انکو بسبب اپنی سختی کے اور مین ذمے دار ہوتا ہون اس امر کا پس قرار پکڑا لوگون نے اُسکے کلام سے اور سخت
لڑائی لڑے اور صبر کیا اُنکے مقابلے مین مسلمانون نے اور اطلاع دی شرجبیلؓ بن حسنہ نے اس حال کی خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ کو اور کہا قاصد سے کہ بیان کر تو خالد بن الولید سے کہ اس دشمن خدا توما داماد بادشاہ کے ہاتھ سے
ظاہر ہوا ہمکو وہ امر جو انداز و شمار سے باہر ہی پس ہماری کمک کے واسطے لوگ بھیجو اسوجہ سے کہ ہمارے مورچے پر
لڑائی ہر جگہ سے زیادہ ہی پس جب پہونچا قاصد پاس خالد بن الولید کے اور حال لڑائی مشرکین اور توما اور زخمی ہونے
اُس کی آنکھ ام ابانؓ کے تیر سے اور گر پڑنا صلیب کا اور آجانا اُسکا ملکیت مسلمانون مین اور مارا جانا اس شخص کا جسکے
ہاتھ مین صلیب تھی اسنے بیان کیا خوش ہوئے خالد بن الولید اور سجدہ خدا کا ادا کیا پھر کہا کہ یہ ملعون توما معزز ہی بادشاہ کے
نزدیک اور وہی منع کرتا ہی قوم کو مصالحے سے اور مین اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتا ہون کہ کفایت کرے ہمارے واسطے
اللہ تعالیٰ اُسکے کام مین اور پھیر دے ہمسے بدی اور بُرائی اُسکی پھر قاصد سے کہا کہ پھر جاؤ اور کہ شرجبیل بن حسنہ سے کہ جس طرح سے
مین نے تمکو مامور اور حکم کیا ہی اُسی طرح حفاظت کرتے رہو اسواسطے کہ ہر گروہ مسلمانونکا مشغول ہی اُس کام مین جسکے نزدیک
ہی وہ اور مین تمسے نزدیک ہون اور تمھارے ساتھی ضرار بن الازور بھی شہر کے گرد پھر رہے ہین اور ہر وقت تمسے نزدیک
ہین اور نہ آویگا کوئی تم پر اُنکے سامنے ہوکر اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس لڑو تم اور نہ رنجیدہ ہو راوی نے بیان کیا ہی کہ

اچھا یہ مارے قوم پر اور مین اپنے ساتھیون سمیت اپنے دروازے سے نکلونگا اور مین امید رکھتا ہون کہ نہ پھیرونگا اگر ساتھ خوشی
اور سرور کے پس جسوقت فراغت پاؤنگا مین قوم سے اور باگ پھیر کر آؤنگا تمھاری طرف پس ایک ایک کو ان مین سے
بھگاتے اور ستاتے ہوے سردار قوم تک پہونچونگا پس قید کر لونگا اسکو اور روانہ کرونگا بادشاہ کے پاس تاکہ حکم کریگا اسکی
نسبت جو چاہیگا پس جو شخص نکلے تم مین سے کسی جہت کی طرف پس نہ پھرے اور نہ ہٹے وہ اپنی جگہ سے یا پہونچ جاؤن مین
اس تک سبھون نے کہا کہ تیرا حکم بخوشی منظور ہی پس اُسیوقت قصد کیا توما نے بجانب قوم کے اور جدا جدا کیا ہر گروہ کو اور بھیجا ایک
گروہ کو باب جابیہ پر اور ایک گروہ کو باب شرقی پر اور کہا اُسنے نہ ڈرو تم نسوا سطے کہ بڑا سردار قوم کا خالد بن الولید دور رہ گیا
تمسے اور نہین ہی باب جابیہ پر مگر ناکس اور غلام لوگ پس ہین چڑھالو تم انکو مثل پیسے غلے کے اور کھا جاؤ تم انکو مثل کھانے کے پس
روانہ ہوے وہ لوگ اور بلا کر بھیجا توما نے ایک اور گروہ کو باب الفرادیس پر بجانب عمرو بن العاص کے اور ایک گروہ کو باب
کیسان پر بطرف سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کے پس روانہ ہوا ہر گروہ جہان بھیجا گیا اور خاص کر لیا توما نے اپنے
تئین اپنے دروازے کیواسطے اور اُسکے ساتھ دلیران قوم تھے اور نہین چھوڑا کسی بہادر دلیر کو اُسنے جسکی شجاعت کو وہ جانتا
تھا مگر یہ کہ اپنے ساتھ مقرر کیا اُسکو پھر کہا قوم سے کہ قریب ہی کہ چڑھاؤن مین تمھارے واسطے اپنے دروازے پر ایک شخص کو جسکے
پاس ناقوس ہوگا کہ بجادیگا وہ اسکو اور آواز کھینچے گا پس جسوقت سنو تم اسکی آواز کو پس یہی نشانی ہی میری اور تمھارے
بیچ مین پس کھولدو دروازون کو اور نکلو جلدی کرکے بجانب اپنے دشمنون کے اور در آؤ ناگاہ اُنپر اور بیشک تم پاؤگے
مسلمانون کو اس حیثیت سے کہ کوئی انمین کا سوتا اور کوئی بیٹھا ہوگا پس در آؤ تم اُنپر پیش از اینکہ پہونچین وہ اپنے ہتھیارون تک
پس لگاؤ اُنپر ضربات ایذا دہندہ اور مار ڈالو انکو جسطرح سے چاہو تم پس اگر کروگے تم اس کام کو صدق دل اور راستی سے نسبت
قوم کے اس رات مین امید کروگے تم انمین اس امر کی کہ شکست اٹھاوینگے اور ٹوٹ جاوینگے وہ ایسا ٹوٹنا کہ نہ
بند ہو سکینگے اور نہ درست حال ہو سکینگے کبھی بعد اسکے پس خوش ہوے قوم اس کلام سے اور چلے بموجب اُسکی حکم کے اور ارادہ کیا ہر
فرقے نے ایک دروازے کا ہر دروازون سے راوی نے بیان کیا ہی کہ بلایا توما ملعون نے ایک نصرانی کو اور کہا اس سے
کہ لے تو ناقوس کو اور چڑھ جا دروازے پر پس جسوقت دیکھے تو مجھکو کہ کھولا میں نے دروازے کو تو بجا اُس سے ایسی آواز کہ
سُنین اسکو سب لوگ ہمارے جو دروازون پر مقرر ہین اور دوڑین وہ اپنے دشمنون کی طرف پس کہا اُسنے کہ یہ امر بخوشی منظور
اور پسند ہی پھر روانہ ہوا وہ اور جلدی کی اُسنے اس کام پر اور لایا ایک بڑا ناقوس اور چڑھ گیا دروازے پر اور چلا توما ساتھ ایک
گروہ کے اپنے لشکر سے جو زرہین اور خود پہنے تھے اور اُنکے ہاتھ مین عمود اور تلوارین تھین اور توما ان سب کے آگے تھا اور اُسکے
ہاتھ مین چوڑی تلوار ہند کی اور سپر چرمیہ کی تھی اور پہنے تھا دشمن خدا جوشن لوہے کے اور اُسکے سر پر خود کسرویہ تھا جو
ہرقل نے اسکو اپنے سلح خانے سے بطور تحفے کے بھیجا تھا اور اس پر سونے چاندی کا کام اور سیف بران اُسمین کچھ کارگر نہین ہوتی
تھی پس جب پہونچا وہ دروازے پر اور پورا ہو گیا لشکر اسکا کہا اُسنے اپنے ساتھیون سے کہ ایسی جلدی اور کوشش کرو تم

که پهونچ جاؤ دشمنون تک اور پهونچکر حمله کرو اور ناگهان در آؤ اور پهراؤ تلوارون کو اُنپر اور جو شخص تمسے امان طلب کرے
پس باقی رکھو اسکو مگر یه که وه سردار قوم کا هو اور تم مین سے جو شخص دیکھے صلیب کو پس پهونچ جائے اُس تک اور اگر دور هو
صلیب اُس شخص سے پس آواز دیکر پکارے مجکو تا اینکه جاؤن مین بجانب اُسکے سبھون نے کہا که زیر حکم هم کو بخوشی پسند اور منظور هے
پھر اُسکے حکم سے دروازه کھولا گیا اور ایک شخص نے اُسکے ساتھیون سے صاحب ناقوس کے پاس جاکر حکم اُسکے بجانے کا دیا
پس ایک ایسی آواز سخت بجائی اُسنے که سوائے اُسکے اور آواز نه تھی یہانتک که کھولا قوم نے سب دروازون کو اور
دوڑ پڑے سب لوگ اُسی وقت اور نکلا تو ملعون دروازے سے اور سُنی مسلمانون نے آواز پس دوڑے وه لوگ بجانب صحابه
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم کے اور وه غافل تھے قوم کے فریب سے که یکایک جاگ گئے اور هوشیار تھے پس جب سُنا لوگون نے آواز کو
جگا دیا بعضون نے بعض کو اور آوازین دینے لگے اور اُٹھ کھڑے ہوئے لوگ اپنی خوابگاه سے مثل شیر حمله آور کے پس نہین پهونچے
اُن تک دشمن اُنکے مگر یه که وه هوشیار هو گئے تھے اور متوجه مقابله دشمن ہوئے مگر بے ترتیب تھی پس لڑے لوگ بیچ اندھیری رات
کے اور کام کیا تلوارون نے اور سنا خالد بن الولید رضی الله عنه نے آواز کو پس اُٹھ کھڑے ہوئے بدحواس گھبرائے ہوئے بسبب سننے آواز
اور فریاد کے اور چلا کر کہا واغوثاه واسلاماه واحمداه اکیلاه وا قومی ورب الکعبه اللهم انظر الیهم بعینک التی
لا تنام وانصرهم ولا تسلط اعدائی علیهم پھر بلایا فتحان بن زید طائی برادر عدی بن حاتم طائی کو اور کہا اُسنے کہ تم میری
جگه پر ٹھہرو میری قوم اور لڑکے بالون مین کہ نہین صبر ہے مجکو اس سے جو سُنا هے مین نے اور احتیاط رکھو تم اس امر کی کہ آوین کوئی
تمہارے سامنے سے پھر چھوڑا خالد بن الولید نے لشکر کو فتحان کے ساتھ اور روانه ہوئے وه ساتھ چارسو سوار کے اپنے
لشکر سے اور وه بدون زره کے تھے اور نہین پہنے تھے دیگر کپڑے ملک شام کے اور کھلے سر تھے بدون خود کے اور باوجود کہا
تھا اُنکو عجلت روانگی نے بجانب مسلمانون کے مسلح ہونے سے اور چھوڑ دیا تھا گھوڑے کی باگ کو اُنھون نے اور اُنکے
ہمراهیون نے اور وه آگے اپنی قوم کے تھے اور آنسو اُنکے جاری تھے رخسارون پر بسبب خوف کے بحال مسلمانون کے
اور سُنا لوگون نے اُنکو یه اشعار رجز آمیز پڑھتے ہوئے پھر کوشش کی چلنے مین اور چارسو سوار اُنکے پیچھے تھے اور جنبش دیتے تھے
تلوارون کو تا اینکه پهونچے باب شرقی پر اور اُسی وقت وه گروه جو اُس دروازه پر تھا ناگهان در آیا تھا رافع بن عمیره پر اور وه ثابت
اور قائم تھے واسطے مقابلے اور لڑائی کے قوم روم سے اور لڑ رہے تھے اور تلوارین چمکتی تھین اور کام کرتی تھین اور سُنائی دیتی
تھین آوازین تلوارون کی ڈھالون پر اور آوازین چلانے کی پشت دروازون کی اور بلند تھین آوازین مسلمانون کی ساتھ تکبیر کے
اور قوم شهر پناه کے اوپر سے دھمکاتی تھی اور چلاتی تھی بوقت بیدار هوشیار هو جانے مسلمانون کی اُنکے مقابلے مین پس حمله کیا
خالد بن الولید رضی الله عنه نے قوم پر اور پکارا اپنی بلند آواز سے که بشارت هو تمکو اے گروه مسلمانون کے آیا تمہارے
تئین فریادرس پروردگار عالم کی طرف سے سوار ہلاک کرنے والا ہون مین خالد بن ولید ہون پھر حمله کیا رومیون پر ساتھ
اپنے ساتھیون کے پس مار ڈالا اُنھون نے لوگون کو اور ڈالدیا زمین پر دلیرون کو اور باوصف اس معاملے کے حمل بھی کا

اچھا پہ مارے قوم پر اور مین اپنے ساتھیون سمیت اپنے دروازے سے نکلونگا اور مین اُمید رکھتا ہون کہ نہ پھیرونگا اگر ساتھ خوشی
اور سرور کے پس جسوقت فراغت پاؤنگا مین قوم سے اور باگ پھیر کر آؤنگا تمھاری طرف پس ایک ایک کو ان مین سے
بھگاتے اور مٹاتے ہوے سردار قوم تک پہونچونگا پس قید کر لونگا اسکو اور روانہ کرونگا بادشاہ کے پاس تاکہ حکم کریگا اسکی
نسبت جو چاہیگا پس جو شخص نکلے تم مین سے کسی جہت کی طرف پس نہ پھرے اور نہ ہٹے وہ اپنی جگہ سے یا پہونچ جاؤن مین
اُس تک سبھون نے کہا کہ تیرا حکم بخوشی منظور ہی پس اُسیوقت قصد کیا توما نے بجانب قوم کے اور جدا جدا کیا ہر گروہ کو اور بھیجا ایک
گروہ کو باب جابیہ پر اور ایک گروہ کو باب شرقی پر اور کہا اُسنے نہ ڈرو تم کسواسطے کہ بڑا سردار قوم کا خالد بن الولید دور رہا
ہے اور نہین ہی باب جابیہ پر مگر ناکس اور غلام لوگ پس ہین بڑا لوتم انکو مثل پیسنے غلے کے اور کھا جاؤ تم انکو مثل کھانے کے پس
روانہ ہوے وہ لوگ اور بلا کر بھیجا توما نے ایک اور گروہ کو باب الفرادیس پر بجانب عمرو بن العاص کے اور ایک گروہ کو باب
کیسان پر بطرف سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کے پس روانہ ہوا ہر گروہ جہان بھیجا گیا اور خاص کر لیا توما نے اپنے
تئین اپنے دروازے کیواسطے اور اُسکے ساتھ دلیران قوم تھے اور نہین چھوڑا کسی بہادر دلیر کو اُسنے جسکی شجاعت کو وہ جانتا
تھا مگر یہ کہ اپنے ساتھ مقرر کیا اُسکو پھر کہا قوم سے کہ قریب ہی کہ چڑھا دُون مین تمھارے واسطے اپنے دروازے پر ایک شخص کو جسکے
پاس ناقوس ہوگا کہ بجادیگا وہ اُسکو اور آواز کھینچے کو پس جسوقت سُنو تم اُسکی آواز کو پس وہی نشانی ہی میری اور تمھارے
بیچ مین پس کھولدو دروازون کو اور نکلو جلدی کر کے بجانب اپنے دشمنون کے اور در آؤ ناگاہ اُنپر اور بیشک تم پاؤگے
مسلمانون کو اس حیثیت سے کہ کوئی انمین کا سوتا اور کوئی بیٹھا ہوگا پس در آؤ تم اُنپر پیش از اینکہ پہونچین وہ اپنے ہتھیارون تک
پس لگاؤ اُنپر ضربات اینداد ہندہ اور مار ڈالو انکو جسطرح سے چاہو تم پس اگر کروگے تم اس کام کو صدق دل اور راستی سے نسبت
قوم کے اس رات مین اُمید کروگے تم انمین اس امر کی کہ شکست اُٹھا دینگے اور ٹوٹ جاوینگے وہ ایسا ٹوٹنا کہ نہ
بندھ سکینگے اور نہ درست حال ہو سکینگے کبھی بعد اسکے پس خوش ہوئے قوم اس کلام سے اور چلے بموجب اُسکی حکم کے اور ارادہ کیا ہر
فرقے نے ایک دروازے کا ہر دروازون سے راوی نے بیان کیا ہی کہ بلایا توما ملعون نے ایک نصرانی کو اور کہا اس سے
لے تو ناقوس کو اور چڑھ جا دروازے پر پس جسوقت دیکھے تو مجھکو کہ کھولا میں نے دروازے کو تو بجا اُس سے ایسی آواز کہ
سُنین اسکو سب لوگ ہمارے جو دروازون پر مقرر ہین اور دوڑین وہ اپنے دشمنون کی طرف پس کہا اُسنے کہ یہ امر بخوشی منظور
اور پسند ہی پھر روانہ ہوا وہ اور جلدی کی اُسنے اس کام پر اور لایا ایک بڑا ناقوس اور چڑھ گیا دروازے پر اور چلا توما ساتھ ایک
لشکر کے اپنے لشکر سے جو زرہین اور خود پہنے تھے اور انکے ہاتھ مین عمود اور تلوارین تھین اور توما ان سب کے آگے تھا اور اُسکے
ہاتھ مین چوڑی تلوار ہند کی اور سپر جرمقیہ کی تھی اور پہنے تھا دشمن خدا جوشن لوہے کے اور اُسکے سر پر خود کسروی تھا جو
ہرقل نے اسکو اپنے سلح خانے سے بطور تحفے کے بھیجا تھا اور اُس سپر سونے چاندی کا کام اور سیف پران اسمین کچھ کارگر نہین ہوتی
تھی پس جب پہونچا وہ دروازے پر اور پورا ہو گیا لشکر اسکا کہا اُسنے اپنے ساتھیون سے کہ ایسی جلدی اور کوشش کرو تم

کہ پہونچ جاؤ دشمنون تک اور پہونچکر حملہ کرو اور ناگہان در آؤ اور ٹھہراؤ تلوارون کو اُنپر اور جو شخص تمسے امان طلب کرے
پس باقی رکھو اسکو مگر یہ کہ وہ سردار قوم کا ہو اور تم مین سے جو شخص پہلے صلیب کو پس پہونچ جائے اُس تک اور اگر دور ہو
صلیب اُس شخص سے پس آواز دیکر پکارے مجکو تا اینکہ جاؤن مین بجانب اُسکے سبھون نے کہا کہ تیرا حکم ہمکو بخوشی پسند اور منظور ہی
پھر اُسکے حکم سے دروازہ کھولا گیا اور ایک شخص نے اُسکے ساتھیون سے صاحب ناقوس کے پاس جاکر حکم اُسکے بجانے کا دیا
پس ایک ایسی آواز سخت بجائی اُسنے کہ سوا اُسکے اور آواز نہ تھی یہانتک کہ کھولا قوم نے سب دروازون کو اور
دوڑ پڑے لوگ اُسی وقت اور نکلا تو ملعون دروازے سے اور سُنی مسلمانون نے آواز پس دوڑے وہ لوگ بجانب صحابہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور وہ غافل تھے قوم کے فریب سے کہ گرویہ کہ جاگتے اور ہوشیار رہتے پس جب سُنا لوگون نے آواز کو
جگا دیا بعضون نے بعض کو اور آوازین دینے لگے اور اُٹھ کھڑے ہوئے لوگ اپنی خوابگاہ ہو سے مثل شیر حملہ آور کے پس نہین پہونچے
اُن تک دشمن اُنکے مگر یہ کہ وہ ہوشیار ہوگئے تھے اور متوجہ مقابلہ دشمن ہوئے لگ بے ترتیب تھی پس لڑے لوگ بیچ اندھیری رات
کے اور کام کیا تلوارون نے اور سنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے آواز کو پس اُٹھ کھڑے ہوئے بد حواس گھبرائے ہوئے بسبب سننے آواز
اور فریاد کے اور چلا کر کہا واغوثاہ واسلاماہ وامحمداہ اکید واقومی ورب الکعبۃ اللھم انظر الیھم بعینک اسلئے
لا تنام وانصرھم ولا تسلطھم الی عدوھم پھر بلایا فتحان بن زید طائی برادر عدی بن حاتم طائی کو اور کہا اُسنے کہ تم میری
جگہ پر ٹھہرو میری قوم اور لڑکے بالون مین کہ نہین صبر ہی مجکو اس سے جو سُنا ہی مین نے اور احتیاط رکھو تم اس امر کی کہ آوین کوئی
تمہارے سامنے سے پھر چھوڑا خالد بن الولید نے لشکر کو فتحان کے ساتھ اور روانہ ہوئے وہ ساتھ چار سو سوار کے اپنے
لشکر سے اور وہ بدون زرہ کے تھے اور نہین پہنے تھے دیگر کپڑے ملک شام کے اور کھلے سر تھے بدون خود کے اور پاؤن کھلا
تھا اُنکو عجلت روانگی نے بجانب مسلمانون کے مسلح ہونے سے اور چھوڑ دیا تھا گھوڑے کی باگ کو اُنھون نے اور اُنکے
ہمراہیون نے اور وہ آگے اپنی قوم کے تھے اور آنسو اُنکے جاری تھے رخسارون پر بسبب خوف کے بحال مسلمانون کے
اور سُنا لوگون نے اُنکو یہ اشعار رجز آمیز پڑھتے ہوئے پھر کوشش کی چلنے مین اور چار سو سوار اُنکے پیچھے تھے اور جنبش دیتے تھے
تلوارون کو تا اینکہ پہونچے باب شرقی پر اور اُسی وقت وہ گروہ جو اُس دروازہ پر تھا ناگہان در آیا تھا رافع بن عمیرہ پر اور وہ ثابت
اور قائم تھے واسطے مقابلے اور لڑائی کے قوم روم سے اور لڑ رہے تھے اور تلوارین چمکتی تھین اور کام کرتی تھین اور سُنائی دیتی
تھین آوازین تلوارون کی ڈھالون پر اور آوازین چلانے کی پشت دروازون سے اور بلند تھین آوازین مسلمانونکی ساتھ تکبیر کے
اور قوم شہر پناہ کے اوپر سے دھمکاتی تھی اور چلاتی تھی بوقت بیدار ہوشیار ہو جانے مسلمانونکے اُنکے مقابلے مین پس حملہ کیا
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے قوم پر اور پکارا اپنی بلند آواز سے کہ بشارت ہو تمکو ای گروہ مسلمانون کے آیا تمہارے
تئین فریادرس پروردگار عالم کی طرف سے سوار ہلاک کرنے والا ہون مین خالد بن ولید ہون پھر حملہ کیا رومیون پر ساتھ
اپنے ساتھیون کے پس مار ڈالا اُنھون نے لوگون کو اور ڈالدیا زمین پر دلیرون کو اور باوصف اس معاملے کے عمل کیا اُن کا

متعلق تھا ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور تمام مسلمانون کے جنکو دروازون پر مقرر کیا تھا اور وہ سنتے تھے
آوازین اور فریاد کرنا اُنکا اور آوازین اور فریاد روم اور نصاری اور یہود کی بلند تھین سنان بن عوف نے
روایت کی ہی کہ پوچھا مین نے اپنے چچازاد بھائی قیس بن ہبیرہ سے کہ آیا یہودی بھی تمسے لڑتے تھے اُنھون نے کہا ہان لڑتے
تھے دیوار کے اوپر سے اور چلاتے تھے وہ اُنپر تیر اور پتھر راوی نے بیان کیا ہی کہ ڈرا خالد بن الولید شرحبیل بن حسنہ کے
واسطے بسبب قریب ہونے دشمن خدا توما ملعون کے اسلیے کہ واسطے کہ وہ اسی دروازے پر تھا پس خوف کیا خالد بن الولید نے شرحبیل
بن حسنہ پر بسبب شجاعت توما کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پیش ہوا شرحبیل بن حسنہ کو دشمن خدا توما سے ایسا سخت
اور بڑا معاملہ کہ نہین پیش آیا کسی کو مثل اُسکے اور صورت یہ ہوئی کہ ناگہان در آیا توما اُس گروہ پر جو شرحبیل بن حسنہ کے ساتھ تھے
اور سب سے پہلے نکلنے والا قوم سے اور پہلے پہونچنے والا مسلمانون کی طرف توما ملعون تھا پس صبر کیا مسلمانون نے مثل صبر بڑے
مرتبے والون کے اور ثابت اور قائم رہے لڑائی پر اور لڑا دشمن خدا توما سخت لڑائی درانحالیکہ پھاڑتا تھا وہ صفون کو داہنی
اور بائین اور پکارتا تھا کہ کہان ہی تمہارا سردار جسنے تیر چلا کر مجھکو زخمی کیا مین رکن بادشاہ کا ہون مین مدد دینے والا صلیب کا
ہون پس لاؤ اور سپرد کرو اُسکو میرے تئین تاکہ پھیٹے پاؤن مین تمہارے مقابلے سے پس جب سُنی شرحبیل رض بن حسنہ کاتب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آواز اُسکی ارادہ کیا اُسکی طرف کا اور زخمی کیا تھا اسی توما نے بہت لوگون مسلمانون سے پس کہا
شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ مین ہون ساتھی تیرا اور بدخواہ اور مخالف تیرا مین سردار قوم کا ہون مین ہلاک کرنے والا
تمہاری جماعت کا ہون مین لینے والا تمہاری صلیب کا ہون مین کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا ہون پس آگے
پھری توما نے مثل پھیرنے شیر کے اپنے شکار پر اور کہا کہ تجھین کو طلب کیا مین نے اور تمہاری ہی خواہش رکھتا ہون مین پھر
سب سے الگ ہوگیا اُنکے مقابلے مین اور صدمہ پہونچایا انکو اور نہین دیکھا تھا لوگون نے مدتون مین زد و کوب کو مثل اُن دونو کے
اس رات مین اور دیکھا شرحبیل بن حسنہ رض نے ایسی چیز کو کہ خوفناک کیا اسنے انکو پس تھے وہ دونون اسی حالت مین کہ گذری
آدھی رات اور ہر شخص اپنے نزدیک والے سے لڑتا تھا اور تحقیق ام ابان رض بنت عتبہ ساتھ شرحبیل بن حسنہ کے کہ نہین دور ہوئی تھین
اُنسے اور اس رات مین بڑا صبر اور استقلال کیا اُنھون نے اور چلائے تیر اور کوئی تیر انکا نہین پڑتا تھا مگر کسی مرد مشرک پر یہانتک کہ قتل
کیا بہت لوگون کو اور رومی انکو مرد سمجھتے تھے اور اسیطرح وہ تیر چلاتی تھین یہانتک کہ سوائے ایک تیر کے اور اُنکے پاس
باقی نرہا پس وہ اس تیر کو لیے ہوئے داہنے اور بائین قوم کو دیکھتی تھین اور قوم رومی الگ تھی اسلیے بخوف تیر کے دفعتہ قریب
آیا انکے ایک شخص قوم سے اور چلایا اُنھون نے اُسپر تیر کو پس جا لگا تیر اُسکے سینے پر پس جب قریب ہوا وہ موت کے ناگہان
حملہ کیا اور در آیا اُنپر اور فریاد اور آواز دیکر پکارا اپنی قوم کو پس پھرے وہ لوگ اسواسطے اُسکی اعانت کے اور ناگہان در آئے وہ
ام ابان پر اور گرفتار کر لیا انکو اور مر گیا وہ دشمن خدا جسکو ام ابان رض نے تیر مارا تھا اور شرحبیل رض بن حسنہ کا یہ حال تھا کہ پیش آیا
اُنکو دشمن خدا سے وہ معاملہ جو نہین پیش آیا کسی کو مگر یہ کہ صبر اور ثابت قدمی کی اُنھون نے اور ماری ایک ضرب سخت

متعلق تھا ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور تمام مسلمانون کے جنکو دروازون پر مقرر کیا تھا اور وہ سنتے تھے
آوازین اور فریاد کرنا انکا اور آوازین اور نعرہ روم اور نصاری اور یہود کی بلند تھین سنان بن عوف نے
روایت کی ہی کہ پوچھا مین نے اپنے چچازاد بھائی قیس بن ہبیرہ سے کہ آیا یہودی بھی تمسے لڑتے تھے انھون نے کہا ہان لڑتے تھے
تھے دیوار کے اوپر سے اور چلاتے تھے وہ ہمپر تیر اور پتھر راوی نے بیان کیا ہی کہ ڈرا خالد بن الولید شرحبیل بن حسنہ کے
واسطے بسبب قریب ہونے دشمن خدا توما ملعون کے اسکے واسطے کہ وہ اسی دروازے پر تھا پس خوف کیا خالد بن الولید نے شرحبیل
بن حسنہ پر بسبب شجاعت توما کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پیش ہوا شرحبیل بن حسنہ کو دشمن خدا توما سے ایسا سخت
اور بڑا معاملہ کہ نہین پیش آیا کسی کو مثل اسکے اور صورت یہ ہوئی کہ ناگہان در آیا توما اُس گروہ پر جو شرحبیل بن حسنہ کے ساتھ تھے
اور سب سے پہلے نکلنے والا قوم سے اور پہلے پہونچنے والا مسلمانون کی طرف توما ملعون تھا پس صبر کیا مسلمانون نے مثل صبر بڑے
مرتبے والون کے اور ثابت اور قائم رہے لڑائی پر اور لڑا دشمن خدا توما سخت لڑائی درانحالیکہ پکارتا تھا وہ صفون کو داہنے
اور بائین اور پکارتا تھا کہ کہان ہی تمہارا سردار جسنے تیر چلا کر مجکو زخمی کیا مین رکن بادشاہ کا ہون مین مدد دینے والا صلیب کا
ہون پس لاؤ اور سپرد کرو اسکو میرے تئین تاکہ پلٹ جاؤن مین تمھارے مقابلے سے پس جب سُنی شرحبیل رض بن حسنہ کاتب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آواز اُسکی ارادہ کیا اُسکی طرف کا اور زخمی کیا تھا اسی توما نے بہت لوگونکو مسلمانون سے پس کہا
شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ مین ہون ساتھی تیرا اور بدخواہ اور مخالف تیرا مین سردار قوم کا ہون مین ہلاک کرنے والا
تمھاری جماعت کا ہون مین لینے والا تمھاری صلیب کا ہون مین کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون پس آگ
بھری توما نے مثل بھیڑیے شیر کے اپنے شکار پر اور کہا کہ تجھین کو طلب کیا مین نے اور تمھاری ہی خواہش رکھتا ہون مین پھر
سب سے الگ ہو گیا اُنکے مقابلے مین اور جب پہونچا انکو اور نہین دیکھا تھا لوگون نے مدتون مین زد و کوب کو مثل اُن دونون کے
اس رات مین اور دیکھا شرحبیل بن حسنہ نے ایسی چیز کو کہ خوفناک کیا اسنے انکو پس تھے وہ دونون اسی حالت مین کہ گذری
آدھی رات اور ہر شخص اپنے نزدیک والے سے لڑتا تھا اور تھین ام ابان بنت عتبہ ساتھ شرحبیل بن حسنہ کے کہ نہین جدا ہوئی تھین
اسنے اور اس رات مین بڑا صبر اور استقلال کیا اُنھون نے اور چلائے تیر اور کوئی تیر انکا نہین پڑتا تھا مگر کسی مرد مشرک پر یہانتک کہ قتل
کیا بہت لوگونکو اور رومی انکو مرد سمجھتے تھے اور اسیطرح وہ تیر چلاتی تھین یہانتک کہ سوائے ایک تیر کے اور اُنکے پاس
باقی نرہا پس وہ اس تیر کو لیے ہوئے داہنے اور بائین قوم کو دیکھتی تھین اور قوم رومی الگ تھی اُنسے بخوف تیر کے کہ دفعۃً قریب
آیا انکے ایک شخص قوم سے اور چلایا اُنھون نے اُسپر تیر کو پس جا لگا تیر اُسکے سینے پر پس جب قریب ہوا وہ موت کے ناگہان
حملہ کیا اور در آیا اُنپر اور فریاد اور آواز دیکر پکارا اپنی قوم کو پس پھرے وہ لوگ اسواسطے اسکی اعانت کے اور ناگہان در آئے وہ
ام ابان پر اور گرفتار کر لیا انکو اور مر گیا وہ دشمن خدا جسکو ام ابان رض نے تیر مارا تھا اور شرحبیل رض بن حسنہ کا یہ حال تھا کہ پیش آیا
انکو دشمن خدا سے وہ معاملہ جو نہین پیش آیا کسی کو مگر یہ کہ صبر اور ثابت قدمی کی اُنھون نے اور ماری ایک ضرب سخت

تلوار کی دشمن خدا پر پس لیا اُسنے اس ضرب کو اپنی ڈھال پر اور ٹوٹ گئی تلوار شرحبیل بن حسنہ کی پس طمع کی دشمن خدا نے انمین اور حملہ
کیا اُنپر اور گمان کیا اُسنے کہ وہ میرے قیدی ہو چکے اور اسی حالت مین ظاہر ہوے دو سوار اور اُنکے پیچھے لشکر سوارون کا تھا پس
ناگہان در آئے وہ لوگ رومیون پر اور دیکھا اُنھون نے ام ابان کو اس حیثیت سے کہ ایک سوار اُنکو اپنے دونون ہاتھون
سے پکڑے ہی اور وہ فریاد کرتی ہین پس آپہونچے دونون اُنکے پاس ایک عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق اور دوسرے ابان
بن عثمان رضی اللہ عنہم تھے پس مار ڈالا ان دونون نے اُس سوار کو اور چھڑایا ام ابان اور شرحبیل بن حسنہ کو اور پلٹ گیا دشمن خدا
توما بجانب شہر کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی بسلسلۂ راویون کے تمیم بن عدی سے کہا تمیم بن عدی نے کہ تھا مین بیچ
لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور اس معرکے مین کوئی سردار مسلمانون کا مثل ابو عبیدہ بن الجراح اور اُنکے ساتھیون کے
نہین لڑا اور صورت یہ ہوئی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے خیمے مین نماز پڑھتے تھے اور وہ قوم سے دور تھے کہ
ناگہان سُنی اُنھون نے آواز کو جو بلند ہوئی اور دروازہ کھولا گیا اور دوڑے مسلمان قوم کیطرف پس جب دیکھا ابو عبیدہ
بن الجراح نے اس معاملے کو مختصر کر کے تمام کیا نماز کو اور کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر مسلح ہوے اور اُٹھ کھڑی ہوئی
قوم اُنکے ساتھ اور زرہین پہنی اُنھون نے ساتھ ہتھیارون کے اور قریب ہوے ابو عبیدہ بن الجراح قوم سے اور دیکھا اُنکو
رزمگاہ مین کہ للکارتے اور لڑتے تھے پس پھرے وہ قوم کی طرف سے داہنے بائین کو یہان تک کہ تجاوز کیا اُنسے اور بڑھے
بجانب دروازے کے اور پہونچے وہان اور قوم لڑ رہی تھی پس آواز تکبیر کی بلند کی ابو عبیدہ بن الجراح اور اُنکے ساتھیون نے
پس جب سُنی مشرکون نے آواز کلمے کی سمجھے وہ مسلمان آپڑے اُنپر ساتھ لشکر کے یا بھاری جماعت کے پس پھرے وہ اپنی طرف کو
اور آگے اُنکے جرجی بن قالا سردار اُنکا تھا پس تعاقب کیا اُسکا مسلمانون نے اور زخمی کیا اُنہین تلوار کو یہانتک کہ جب
پہونچے وہ لوگ دروازے کے پس حملہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور اُنکے ساتھیون نے اور ملگئے اور پہونچ گئے
قوم تک اور پڑتے تھے تیر اور پتھر مسلمانون پر دروازے کے اوپر سے اور مسلمان نہین پھرتے تھے اُنکے پیچھے سے پس جب قصد کیا مسلمانون
نے اُنکا موقوف کیا پتھر اور تیر چلانا ان لوگون نے اس خیال سے کہ اپنی قوم پر پڑینگے اور ایذا پہونچا دینگے اور تصور کیا اور دیکھا
ابو عبیدہ بن الجراح نے اس امر کو حسن اتفاق سے پس صرف کیا مسلمانون نے تلوارون کو اُنمین واقدی رحمہ اللہ نے بیان
کیا ہی کہ معلوم کیا مین نے کہ نہین بچا اس واقعے مین رومیون سے کوئی شخص چھوٹا بڑا اور سب کے سب مارے گئے اور مارا گیا
جرجی بن قالا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ایسی لڑائی لڑتے کہ مثل اسکے نہین دیکھی گئی تھی پس وہ ایسی حالت مین تھے کہ
دکھائی دیے ضرار بن الازور اور وہ آلودہ تھے خون سے پس خالد بن الولید نے اُنسے پوچھا کہ کیا حال ہی تمھارے پیچھے ضرار بن الازور نے
کہا کہ بشارت ہو تمکو اے سردار کہ نہین آیا مین تمھارے پاس مگر اُس وقت کہ شمار کر لیا مین نے کہ اس رات مین مین نے ڈیڑھ سو آدمیونکو
مار ڈالا اور میرے ساتھیون نے اسقدر لوگون کو مارا جنکی حد و شمار نہین ہی اور کفایت کیا مین نے تمھارے واسطے اُن لوگونکی شدت کو
جو نکلے تھے باب صغیر سے بطرف یزید بن ابی سفیان کے پھر باگ پھیری مین نے سب سردارونکی طرف پس مار ڈالا مین نے

لوگون کو اور تائید کی مین نے اپنی قوم کی راوی نے بیان کیا ہی کہ بہت خوش ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اس حال کے
سننے سے پھر چلے سب کے سب یہانتک کہ آئے شرجبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور شکریہ اُنکے کامونکا ادا کیا واقدی رحمہ اللہ
نے بیان کیا ہی کہ یہ رات بڑی سخت تھی کہ کبھی پیش نہین آئی تھی لوگون کو شل اسکے اور اُس رات مین مسلمانون نے ہزار ہا
آدمیون کو مار ڈالا پس یکجا ہوے بڑے بڑے رئیس دمشق کے توما کے پاس اور کہا اس سے کہ ای سردار ہمنے نصیحت کی تھی
تجکو مگر نہ قبول کیا تو نے اور نہ نفع کیا ہماری نصیحت نے اور جو ہمپر گذرا وہ تجھپر بھی گذرا اور مار ڈالے گئے ہم مین سے بہت لوگ
اور یہ معاملہ ہی جسکے اُٹھانے کی ہمکو طاقت نہین ہی پس مصالحہ کرلے تو قوم سے کہ وہ ہمارے اور تیرے واسطے موجب سلامتی
ہوگا اور اگر تو اس امر سے انکار کریگا تو ہم لوگ اپنے واسطے مصالحہ کرلینگے اور تجکو تیرے حال پر چھوڑ دینگے پس کہا توما نے کہ ای قوم
مہلت دو مجکو یہانتک کہ لکھون مین یہ سب حال بادشاہ کو پس اگر اعانت اور کمک کی اُسنے تو بہتر ہی ورنہ صلح تو ہمارے آگے ہی راوی
نے بیان کیا ہی کہ اسی وقت توما نے ایک خط بادشاہ کو لکھا جسکا مضمون یہ تھا کہ اہل عرب نے گھیر لیا ہی ہمکو شل گھیرنے سپیدی
آنکھ کے اُسکی سیاہی کو اور مار ڈالا ان لوگون نے ہماری قوم کو اجنادین مین اور پلٹ کر ہماری طرف آئے اور قتل کیا ان لوگون
نے ایک بڑا بھاری قتل اور مین اُنکے مقابلے کو نکلا اور زخمی ہوا مین اُسنے مگر تیری قوم اور اہل شام نے چھوڑ دیا مجکو اور جاتی
رہی بہری آنکھ اور ارادہ کیا ہی قوم نے صلح کرنے کا اہل عرب سے اور جزیہ دینے کا انکو پس تو یا خود اسطرف روانہ ہو یا لشکر
ہمارے پاس روانہ کر کہ کمک ہماری کرے یا حکم دے ہمکو مصالحہ کرلینے کا کہ تحقیق سخت ہوگیا اور بڑھ گیا ہی ہمپر معاملہ انکا پھر
لپیٹا اُسنے خط کو اور مہر کی اُسپر اپنی اور قبل از صبح ہونے کے روانہ کیا پس جب صبح ہوئی ارادہ کیا مسلمانون نے لڑنے کا اور حکم بھیجا
خالد بن الولید نے ہر سردار کو کہ روانہ ہو اپنی جگہ سے اور لڑے اور سوار ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور واقع ہوئی لڑائی اور
سخت ہوا معاملہ اہل دمشق پر پس کہلا بھیجا اُنھون نے خالد بن الولید کے پاس کہ مہلت دو ہمکو تاکہ سوچین ہم اپنے کام مین پس انکار کیا
خالد بن الولید نے اور نہ ہٹے انکی لڑائی اور مقابلے سے یہانتک کہ تنگ آگئے وہ محاصرے سے اور اسکے سوا وہ منتظر جواب کے بادشاہ کے
پاس سے تھے اور یکجا ہوئے بعض رئیس شہر کے بعض کے پاس اور کہا کہ ای قوم نہین صبر ہوسکتا ہی ہمسے اس معاملہ مین جسمین ہم ان لوگون کے
سبب سے ہین اگر لڑتے ہین ہم اُنسے تو غالب ہوجاتے ہین وہ ہمپر اور اگر ترک لڑائی کرکے اپنے شہر مین بیٹھین ہم تو ضیق اور تنگی
مین پڑینگے پس چھوڑ دو اور دور کرو تم جھگڑنے اور خصومت کو اپنے سے اور مانگو اُنسے امان اور صلح جس مقدار پر کہ وہ طلب
کرین تمسے پس کہا اُنسے ایک بوڑھے آدمی رومی نے جو اگلی کتابین پڑھے ہوے تھا کہ ای قوم قسم ہی خدا کی کہ تحقیق مین جانتا
ہون کہ اگر آتا بادشاہ لشکر اور سامان سے تو انکو تمسے دفع نہین کرسکتا تھا اسواسطے کہ مین نے کتابون مین پڑھا ہی کہ سردار
اُنکے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین اور سید المرسلین ہین اور قریب ہی کہ دین انکا سب دینون پر غالب ہوجائیگا پس
چھوڑ دو تم حیلہ جوئی اور مشغول رہنے کو محال کامون مین اور دو تم انکو جو تمسے مانگین کہ یہی تمھارے واسطے بہتر اور موافق
ہی پس جب سنا قوم نے یہ کلام اُسکا میل کیا اُسکی طرف اسوجہ سے کہ بزرگی اُسکی اور عالم اور واقف ہونا اُسکا اخبار اور

مسلمانون کے معاملے مین مداخلت کرین اور لکھدی ابوعبیدہ بن الجراح نے یہ دست آویز اور سپرد کیا اُنکے کہا اُن لوگون نے کہ اب چلو تم ہمارے ساتھ پس اُٹھ کھڑے ہوے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور سوار ہوے اُنکے ساتھ ابوہریرہ اور معاذ بن جبل اور سلمہ بن ہشام المخزومی اور نعیم بن عدی اور ہشام بن العاص السہمی اور وہبان بن سفیان اور عبداللہ بن عمرو الدوسی اور عامر بن طفیل اور سعید بن الجبر الدوسی اور ذوالکلاع الحمیری اور حسان بن نعمان الطائی اور جبیر بن نوفل الحمیری اور سالم بن فرقد الیربوعی اور سیف بن اسلم الطائی اور معمر بن خویلد السکسکی اور سنان بن اوس الانصاری اور مخلد بن عوف الکندی اور ربیعہ بن مالک التیمی اور محکم بن عدی النبہانی اور مغیرہ بن شعبہ الثقفی اور بکر بن عبداللہ التیمی اور راشد بن سعد اور قیس بن سعید اور سعید بن عمرو الغنوی اور رافع بن سہل اور یزید بن عامر اور عبیدہ بن اوس اور مالک بن الحرث اور عبداللہ بن طفیل اور ابولبابہ بن المنذر اور عوف بن ساعدہ اور عباس بن قیس اور عباد بن عتبہ النبہانی اور ضمرہ بن عامر اور عبداللہ بن قرط الازدی رضی اللہ عنہم یہ سب چھتیس مرد صحابی تھے اور پینسٹھ آدمی اور عامہ مسلمانون سے ساتھ ہوے پس جب سوار ہوکر چلے طرف دروازے کے کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اُنسے جنسے مصالحہ کیا تھا کہ مین چاہتا ہون تمسے کچھ بطور گروکے راوی نے بیان کیا ہی کہ نہین لی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کوئی چیز بطریق گروکے اُنسے بلکہ بھروسا اور اعتماد کیا اللہ تعالی پر اور سبب اسکا یہ تھا کہ اسی رات مین کہ مصالحہ کیا اُن سے جسوقت کہ نماز فرض پڑھی ابوعبیدہ بن الجراح نے اور سو گئے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین کہ فرماتے ہین آپ اللیلۃ تفتح المدینۃ انشاء اللہ تعالی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مستعجل پس عرض کیا مین نے کہ یا رسول اللہ کیا سبب ہی کہ مین مستعجل دیکھتا ہون پس فرمایا آپنے کہ مین آیا ہون اسواسطے کہ جنازہ ابوبکر صدیق پر جاؤن پس بیدار ہوے ابوعبیدہ بن الجراح اور اسی وقت ابوہریرہ نے آکے بشارت صلح کی دی پس نہین لیا ابوعبیدہ بن الجراح نے قوم سے گرو باعتماد ارشاد صدق بنیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ مع اپنے ساتھیون کے شہر مین داخل ہوے چلے ساتھ اُنکے قسیس اور راہب اور وہ لباس بنا ہوا سیاہ بالون کا پہنے تھے اور لیے ہوے تھے انجیلونکو اور دھونی دیتے تھے اُنپر عود اور خوشبودار چیزونکی اور یہ معاملہ روز دوشنبہ گیارھوین جمادی الثانی ۱۳ ہجری مین واقع ہوا تھا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ داخل ہوے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دمشق مین دروازہ جابیہ سے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اس حال سے مطلق خبر نہ تھی اسواسطے کہ اُنھون نے شدت اور سختی کی لڑائی ڈال رکھی تھی باب شرقی پر اور بہت خشم اور غضب مین تھے اہل دمشق پر اسوجہ سے کہ مارا تھا ان لوگون نے خالد بن سعید اور عمرو بن العاص کو تیر زہردار سے پس نماز پڑھی خالد بن الولید نے اُنپر اور دفن کیا اُنکو وہاین دروازہ مشرقی اور دروازہ توما کے اور تھا ایک قسیس روم کے قسون سے کہ نام اُسکا یوشا بن مرقس تھا اور رہتا تھا وہ ایک مکان مین جو شہرپناہ سے ملا ہوا تھا قریب دروازہ شرقی کے اور تھی اُسکے پاس کتاب

ملاحم دانیال پیغمبر علیہ السلام کے اور اُسمین لکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ فتح کریگا شہر انکو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھون
سے اور دین انکا سب دینون پر غالب ہوگا پس جب آئی رات دوشنبہ گیارھوین تاریخ جمادی الثانی کی نقب دیکر نکلا وہ
اپنے گھر سے بحالت بے علمی اور غفلت اپنے اہل وعیال کے اور آیا خالد بن الولید کے پاس اور بیان کیا اُسنے کہ مین اپنے
گھر سے نقب دیکر آیا ہون اور اپنے اہل وعیال کے واسطے امان چاہتا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ
اُسکے ہاتھ مین بے اطمینان امان کا دیا اور روانہ کیا اُسکے ساتھ ایک سو مسلمان مستعد اور مسلح کو اور اکثر اُنمین کے قوم حمیر کے
تھے اور کہا اُسنے کہ جسوقت داخل ہو جاؤ تم شہر مین پس بلند کرو تم آوازین اپنی سب کے سب اور ارادہ کرو بجانب دروازے
کے اور توڑ ڈالو قفل اُسکے اور پھینک دو زنجیرین اُسکی یہانتک کہ داخل ہو جاوین ہم شہر مین اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس
روانہ ہوے وہ لوگ اور سردار اُنپر کعب بن ضمرہ یا مسعود بن عون کو علی اختلاف الروایات کیا اور روانہ ہوا
یوشا بن مرقس آگے اُنکے یہانتک کہ اُنکو لیکر داخل ہوا جسطرح سے کہ نکلا تھا پس جب داخل ہوے وہ لوگ اُسکے
گھر مین ہر طرح ہوشیار اور تیار ہوکر نکلے اور چلے دروازے کی طرف اور بلند کیا آوازون کو ساتھ تکبیر کے راوی نے
بیان کیا ہی کہ قوم لڑ رہی تھی دروازے کے اوپر سے پس جب سُنی اُنھون نے آواز تکبیر کی بھول گئے لڑائی کو اور جانا
اُنھون نے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہو گئے شہر مین پس گر پڑے ہتھیار وغیرہ جو انکے ہاتھون
مین تھے خوف سے اور کعب بن ضمرہ نے قصد کیا دروازے کا اور توڑ ڈالا قفل کو اور کاٹ ڈالا زنجیرون کو اور داخل
ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور ساتھی اُنکے اور شمشیر زنی کی رومیون پر اور وہ آتے جاتے تھے اُنکے سامنے
یہانتک کہ پہونچے کنیسۂ مریم تک اور خالد بن الولید قتل اور گرفتار کرتے تھے اُنکو واقدی رحمہ اللہ نے روایت
کی ہی کہ ملاقی ہوے دونون لشکر خالد بن الولید اور لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما کے نزدیک کنیسۂ مریم کے پس
جب مل گئے دونون لشکر دیکھا خالد بن الولید نے بجانب ابو عبیدہ بن الجراح اور اُنکے ساتھیون کے کہ وہ لوگ چلے جاتے
ہین اور قسیس اور راہب اُنکے سامنے ہین اور نہین تھا کوئی ساتھی ابو عبیدہ بن الجراح کا تلوار لٹکائے ہوے پس جب دیکھا خالد
بن الولید نے اُنکی طرف اور اس امر کو کہ اُنمین کا کوئی لڑتا نہین ہی متحیر ہوے اس معاملے سے اور براہ تعجب کے اُنکی طرف دیکھتے تھے
اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بجانب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پہچانی اور پائی خالد بن الولید کے چہرے اور بشرے
پر ناگواری اس امر کی پس کہا کہ ای ابا سلیمان تحقیق فتح کیا اللہ تعالیٰ نے شہر دمشق کو از روے صلح کے میرے ہاتھ سے اور کفایت
کیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کے واسطے لڑائی کو واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ نہین کلام کیا ابو عبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ نے بروز فتح دمشق کے مگر ساتھ لفظ امارت کے پس کہا خالد بن الولید سے کہ ای امیر پوری ہو گئی صلح پس کہا
خالد بن الولید نے کہ صلح کیا چیز ہی نہ نیک کرے اللہ تعالیٰ اُنکے حال کو ہمنے بہ تحقیق فتح کیا ہی شہر کو بزور تلوار کے از روے
بیعت کے اور نہین باقی رہا اُنکا کوئی حمایت کرنیوالا پس کس وجہ سے مصالحہ کرین ہم اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا ڈرو تم اللہ سے

اے امیر قسم ہے خدا کی کہ مین نے مصالحہ کیا ہے قوم سے اور پہونچ گیا تیر نشانے پر اور لکھدی مین نے تحریر صلح کی اور وہ یہہ ہے جوان لوگون کے
پاس ہے پس کہا خالد بن الولید نے کیونکر مصالحہ کیا تمنے بغیر میرے حکم کے اور بدون میرے مطلع کرنے کے اور مین سردار ہون
تمپر اور نہ موقوف کرونگا مین شمشیر زنی کو جبتک انکو شانہ دونگا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے قسم ہے خدا کی کہ نہین جانتا
تھا مین اس امر کو کہ تم مخالفت کروگے میری کسی امر کسی رائے مین پس قسم ہے خدا کی بڑا ہے یہہ معاملہ میرا اللہ کے نزدیک
اسواسطے کہ قسم ہے خدا کی کہ ذمہ داری کی مین نے سب قوم سے اور دی ہے انکو امان اللہ بزرگ کی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اور راضی ہوے اس معاملہ سے مسلمان ہمراہی میرے اور نہین ہے غدر اور فریب کرنا
ہماری عادتون سے رحم کرے اللہ تمپر واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ بلند ہوا شور کلمہ و کلام کا دونون کے
بیچ مین اور ٹکٹکی لگائی لوگون نے ان دونون کی طرف اور باوجود اسکے خالد بن الولید اپنے ارادے سے نہین پھرتے تھے
اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ہمراہیان خالد بن الولید کو جو لوگ جیش زحف اور اہل بادیہ عرب سے
تھے کہ وہ لوٹتے تھے اور قتل کرتے تھے گبرون کو اور گرفتار کرتے تھے انکی اولاد کو اور نہین پھیرتے تھے تلوار کو کسی سے پس
فریاد کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے تئین بددعا دی اور کہا کہ ناچیز جانی گئی قسم ہے خدا کی ذمہ داری میری اور توڑا گیا عہد میرا
اور پھیرتے تھے اپنے گھوڑے کو اور اشارہ کرتے تھے بجانب اہل عرب کے کبھی داہنے اور کبھی بائین اور پکار کر کہا اپنی بلند آواز سے
کہ اے گروہ مسلمانان قسم دیتا ہون مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہ بڑھاؤ تم اپنے ہاتھون کو اس راہ کی طرف
جس راہ سے مین آیا ہون یہان تک کہ دیکھون مین کہ کس امر پر مین اور خالد بن الولید متفق ہوتا ہون پس جب یہہ کہکر پکارا
انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے موقوف کیا انھون نے لڑائی اور لوٹ کو اور یکجا ہوے ان دونون کے پاس شہسواران
مسلمانون کے اور مالک نشانون کے مثل معاذ بن جبل اور یزید بن ابی سفیان اور سعید بن زید اور عمرو بن العاص اور شرحبیل بن
حسنہ اور ربیعہ بن عامر اور قیس بن ہبیرہ اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن عمر الخطاب رضی اللہ عنہم اور
اور ابان بن عثمان رضی اللہ عنہما اور مسیب بن نجبتہ الفزاری اور ذوالکلاع الحمیری اور مانند انکے اور لوگ یکجا ہوے اس
کنیسہ کے پڑوس جہان دونون لشکر ملے تھے واسطے مشورے اور گفتگو کے پس کہا ایک گروہ مسلمانون نے جسمین معاذ بن
بن جبل اور یزید بن ابی سفیان تھے کہ صلاح یہہ ہے کہ چلو تم اس راہ پر جس راہ ابو عبیدہ بن الجراح گئے ہین اور باز رہو قوم سے اسواسطے
کہ شہر ملک شام کے جیسا کہ چاہیے ہنوز فتح نہین ہوئے اور ہرقل انطاکیہ مین موجود ہے پس اگر یہہ خبر اور شہر والونکو پہونچیگی
کہ تم نے مصالحہ کر کے غدر کیا پس نہ فتح ہو گا کوئی شہر از روے مصالحہ کے دوسری بات یہہ ہے کہ داخل کر لو تم
ان گبرون کو اپنی صلح مین کہ یہہ تمھارے واسطے بہتر ہے انکے مار ڈالنے سے پھر کہا ان لوگون نے خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ سے کہ اپنے قبضے مین رکھو تم وہ چیز جو فتح کیا ہے تمنے تلوار سے اور قبضے مین رکھین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
وہ چیز جو انکی طرف مین ہے اور لکھو تم دونون یہہ حال خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور حکم گردانو

[illegible] ایک شخص تھا [illegible] شخص بیت المقدس [illegible]
[illegible] اس امر پر نہیں چاہتا ہون کہ کوئی مگر ایک
[illegible] خالد بن الولید سے پس کہا کہ تم ہمکو اس
[illegible] کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ خاموش ہو کم کرے تجکو بات تیری
[illegible] فریب کرتے ہین اور نہین جھوٹ بولتے ہین اور خالد بن الولید کا قول مضبوط قول ہی
[illegible] راوی نے بیان کیا اور جمع کیا
[illegible] اسباب نکالنے کا اور تھا واسطے ہرقل کے ایک خزانہ ریشمی کپڑون کا
[illegible] پس ارادہ کیا ان دونون نے اس خزانے کے لیجانے کا اور
کیا انکا قوم سے ایستادہ کیا گیا ایک خیمہ ریشمی باہر شہر کے اور نکالتے اور لیجاتے تھے رومی اسباب اور مال و متاع اور
پاس [illegible] یہان تک کہ نکال کیا گیا اُنھون سے مال عظیم اور دیکھا خالد بن الولید نے اس جماعت اور مال کثیر
پس کہا انھون نے کہ کیا ہی جماعت ہوا انکی مدد ہوا اسباب انکا پھر کہا کہ سچ فرمایا ہی اللہ تعالی نے ولو شاء
ربک لجعل الناس امۃ واحدۃ الی آخر الآیۃ پھر دیکھا بجانب قوم کے کہ گویا وہ بھاگنے والے ہین مثل گدھے بھاگنے
والو کے انمین تو یہ ہوتا تھا کوئی انمین کا بجانب اپنے ساتھیونکے بسبب شدت جلدی کے پس جب خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ نے یہ معاملہ دیکھا بلند کیا اپنے ہاتھون کو آسمان کی طرف اور کہا اللّٰھم اجعلنا و املکنا ایاہ و اجعل
ھذا الا مشغلۃ فیا للمسلمین انک سمیع الدعاء پھر آئے اپنے ساتھیون کے پاس اور کہا انسے کہ مین نے ایک رائے
تجویز کی ہی آیا تبعیت کروگے میری تم لوگ پس انھون نے کہا کہ ہماری رائے تمھاری رائے کے تابع ہی اور نہ خلاف کرینگے
ہم تمھارے کسی امر مین پس کہا خالد بن الولید نے کہ اُٹھو اور جاؤ تم اپنے گھوڑونکی طرف اور جہان تک ہو سکے تیمارداری
کرو انکی اور رے لو اپنے ہتھیارون کو اسواسطے کہ مین قصد رکھتا ہون بعد گذرنے تین دن کے ان گبرون کے پیچھے
امید رکھتا ہون مین اللہ تعالی سے کہ غنیمت مین دیوے ہمکو یہ مال جو دیکھا ہی ہم نے اور دل میرا مجھسے یہ کہتا ہی
کہ قوم نے کوئی اچھی چیز اور کوئی اچھا کپڑا نہین چھوڑا ہی مگر یہ کہ اپنے ساتھ لیا ہی اُنھون نے پس مسلمانون نے کہا کہ جو
تجویز کیا ہی تم نے ہم کسی امر مین تمھارے خلاف نہ کرینگے پھر مصروف ہوئے مسلمان درستی اپنے حال اور تیمارداری
اپنے گھوڑون مین اور سہر بیس اور توما نے اپنے پاس لیجا کیا گاؤن کے لوگونکو اور جو مال ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
کے دینے کو کہا تھا وہ انکے پاس لائے پس خوش ہوئے ابو عبیدہ رضہ بن الجراح اس مال کے سبب سے اور کہا کہ تمنے ایفاے وعدہ
کیا پس چلے جاؤ تم جہان چاہو کہ تین دن تمھارے لیے ہماری طرف سے امان ہی اور بعد تین دن کے اگر کوئی مسلمان
تمتک پہونچکر تمکو پکڑ لیگا تو ملامت اسکی ہمپر عائد نہوگی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب وہ قوم مال ابو عبیدہ رضہ بن الجراح کو

دیگر روانہ ہوئی تو دکھائی دیتی تھی مثل ایک سواد تاریک کے اور ایک جماعت کثیر اہل دمشق کی مع اپنے لڑکے بالون کے بسبب
نفرت ہمسائگی مسلمانون کے اُنکے ساتھ نکلی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ بازرہے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اُنکے
پیچھا کرنے سے بسبب واقع ہونے خلاف کے درمیان اہل اسلام اور اہل دمشق کے بابت گیہون اور جو کے جو بکثرت شہر مین
پایا گیا تھا پس مسلمانون نے کہا کہ اسکے مالک ہم ہین اور اہل دمشق نے کہا کہ یہ مال ہمارا ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا
کہ یہ مال اہل دمشق کا ہی اور داخل ہی انکی صلح مین اور قریب تھا کہ واقع ہو فساد درمیان ہمراہیان خالد بن الولید اور
ہمراہیان ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما کے اور متفق ہوئی رائے سب مسلمانون کی اس بات پر کہ لکھا جاوے یہ
مقدمہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اور اس حال سے اُنکو خبر نہ تھی کہ بروز فتح دمشق کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ نے اس عالم سے انتقال فرمایا ہی عطیہ بن عامر سلکسکی نے بیان کیا ہی کہ مین کھڑا تھا باب الجابیہ پر اسوقت
جس دن توما اور ہربیس روانہ ہوے اور اُنکے ساتھ ہرقل کی بیٹی تھی پس دیکھا مین نے ضرار بن الازور کو اس حال سے کہ
دیکھتے تھے وہ قوم کی طرف گوشہ چشم سے بسبب غضب کے اور دانت پر دانت پیستے تھے مثل حسرت زدہ کے اس چیز پر جو
جاتی رہی اُن سے پس کہا مین نے کہ اے بیٹے ازور کے کیا باعث ہی کہ مین تمکو مثل حسرت زدون کے دیکھتا ہون کیا
اللہ تعالی کے نزدیک اس مال سے زیادہ نہین ہی پس کہا ضرار رضی نے قسم ہی خدا کی کہ نہین ہی آرزو میری لوٹ کی طرف اور
نہین افسوس ہی مجکو مگر انکے جانے اور بچ رہنے پر ہیسے اور برا کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے جو کام مسلمانون کے ساتھ کیا
پس کہا مین نے کہ اے بیٹے ازور کے نہین ارادہ کیا امین الامۃ نے اس معاملے مین مگر بچانا خون آدمیون کا اور راحت
پانا انکا مشقت لڑائی سے اور نگاہ رکھنا ایک مرد کا فضل ہی اللہ تعالی کے نزدیک اس چیز سے جسپر آفتاب طلوع کرتا ہی اور
اللہ غالب اور بزرگ نے رکھدی ہی مسلمانون کے دلون مین رحمت اور مہربانی اور دور کردیا ہی اسکو کفار کے دلون سے
اور فرماتا ہی اللہ تعالی اپنی بعض کتابون اُتاری ہوئی مین انا الرب الرحیم لا ارحم من لا یرحم اور فرماتا ہی
والصلح خیر ضرار بن الازور نے کہا قسم ہی اپنی جان کی تم سچ کہتے ہو ولیکن گواہ رہو تم اس امر پر کہ مین تحقیق نہ رحم کرون گا
اُس شخص پر جسنے اللہ تعالی کے واسطے جوڑو اور لڑکا قرار دیا ہی پھر ارادہ کیا خالد بن الولید نے پیچھا کرنے کا توما کے تعاقب
سے پس نہین آمادہ کیا انکو اس امر پر مگر ایک شخص نے اہل دمشق سے جو خالد بن الولید کے پاس قید اور وہ شخص بڑا
شہسوار تھا رومیون سے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ واثلہ بن الاسقع رضی نے کہا ہی کہ مین لشکر دمشق مین
خالد بن الولید کے ساتھ تھا اور مقرر کیا تھا انھون نے مجکو اس گروہ پر جو گشت مین رہتا تھا ضرار بن
الازور کے ساتھ باب شرقی باب توما اور وہان سے باب السلامۃ اور وہان سے باب فرادیس
اور پھر باب الجابیہ اور پھر باب کیسان اور پھر باب الصغیر تک اور یہ معاملہ قبل فتح دمشق کے تھا پس اسی حالت
مین کہ ہم لوگ ایک شب گشت کر رہے تھے چاندنی رات تھی اور نزدیک ہوے تھے باب کیسان سے

کرو نعشہ منی ہمنے آواز دروازے کی پس ٹھہر گئے ہم اور اسی وقت کھولا گیا دروازہ اور نکلا اس سے ایک سوار پس نہین
تعرض کیا ہمنے اس سے یہانتک کہ نزدیک ہوا ہمسے اور پکڑ لیا ہمنے اُسکو اور کہا اُس سے کہ اگر تو کچھ بولیگا تو ہم تیری گردن
مارینگے اور اُسی وقت دو سوار اور دروازے سے نکلکر احتیاطاً دروازے پر ٹھہر گئے اور پکارتے تھے اُسکا نام لیکر جسکو
ہمنے پکڑ لیا تھا پس کہا ہمنے اس سے کہ بات چیت کر ان سے یہانتک کہ آوین وہ دونون پس کہا اُسنے ان
دونون سے زبان رومی مین کہ چڑیا جال مین پھنس گئی پس جانا انھون نے کہ وہ گرفتار ہو گیا اور پلٹ کر بعجلت داخل ہوگئے
دروازے مین اور بند کر لیا اُسکو پس ارادہ کیا ہمنے اُس قیدی کے مارڈالنے کا مگر بعض لوگون نے ہم مین سے کہا کہ
مارو مت اُسکو جبتک کہ لیچلین ہم اُسکو اپنے سردار کے پاس تاکہ اپنی رائے سے وہ جو چاہین سو کرین پس جب دیکھا خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُسکو پوچھا تو کون ہو اُسنے کہا کہ مین بطارقہ اور ملوک سے ہون اور مین نے قبل تمھارے
محاصرہ کرنے کے ایک عورت اپنی قوم کے ساتھ شادی کی تھی اور اسکو مین دوست رکھتا تھا پس جب بڑھ گیا زمانہ
محاصرہ شہر کا درخواست کی مین نے اُسکے گھر والون سے کہ اُسکو میرے پاس رخصت کرین پس انکار کیا اُنھون نے اور
کہا کہ ہم ایسے کام مین مشغول ہین کہ اُسکو رخصت نہین کر سکتے ہین اور مین دوست رکھتا تھا اس امر کو کہ اُس سے ملاقات
کرون اور ہم لوگون مین بازیون کی جگہین مقرر تھین کہ کھیلتے تھے ہم اس مین پس وعدہ کیا اور کہلا بھیجا مین نے اُسکے
پاس کہ نکلکر آوے وہ ان بازی گاہون مین پس آئی وہ اور گفتگو اور درخواست کی اُسنے مجھ سے کہ نکلون مین اُسکو
ساتھ لیکر دروازے شہر کی طرف پس نکلا مین دروازے سے تاکہ دریافت کرون مین خبر تمھاری پس پکڑ لیا مجکو تمھارے
ساتھیون نے اور نکلا میرا ساتھی اور وہ عورت پس پکار کر کہا مین نے کہ چڑیا جال مین پھنس گئی اور ڈرایا مین نے اُسکو
اس خوف سے کہ نہ نکلین تمھارے ساتھی اس عورت کو اور اگر اُسکے سوا کوئی اور ہوتا تو مجھپر آسان تھا یہ امر پس
خالد بن الولید نے اس سے کہا کہ کیا منظور ہے تجکو اختیار کر لینے دین اسلام مین اور اگر داخل ہو نگا مین شہر مین تو نکاح
کر دونگا مین تیرا اُسکے ساتھ اور اگر انکار کریگا تو قبول دین اسلام سے تو مار ڈالونگا مین تجکو پس اختیار کیا اُس نے
دین اسلام کو اور کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ راوی نے بیان کیا ہے کہ لڑتا
تھا وہ ہمارے ساتھ ہوکر سخت لڑائی پس جب داخل ہوئے ہم شہر مین از روے صلح کے آیا وہ شخص درانحالیکہ تلاش
اور طلب کرتا تھا اپنی زوجہ کو پس کہا لوگون نے اس سے کہ اس عورت نے کپڑے راہبون کے پہنے ہین اور راہب
ہوگئی ہے بسبب رنج کے تیرے حال پر پس آیا وہ بجانب کنیسہ کے اور دیکھا اُسکی طرف اور اُس عورت نے نہین پہچانا
اُسکو پس پوچھا اُس سے کہ کس چیز نے تجکو راہب بنایا ہے اُس نے کہا کہ سبب یہ ہے کہ مجکو محبت تھی اپنے شوہر
کے ساتھ یہانتک کہ پکڑ لیا اُسکو اہل عرب نے پس مین اُسکے رنج مین راہب ہوگئی ہون پس کہا اُس شخص نے
کہ مین تیرا شوہر ہون اور داخل ہوا ہون مین دین اہل عرب مین اور تو میری ذمہ داری مین ہے پس

گھوڑون کے پیرون کے تلوون سے اور نعل اُنکے علیحدہ ظاہر ہوتے جاتے تھے سمون سے اور موزے ہمارے پیرون کے
پارہ پارہ ہوگئے تھے یہان تک کہ نہین باقی رہین مگر پنڈلیان اُسکی عبادؓ بن سعید الحضری نے بیان کیا ہو کہ تھا مین
اُس دن ساتھ خالدؓ بن الولید کے اور تھا ہمارے ساتھ یونس رہبر پس قسم ہو خدا کی کہ تھے میرے پاس دو موزے
چمڑے کے کہ اُنمین نعل بیا لگایا تھا مین نے بسبب اُنکی مضبوطی کے مین اپنے دل مین یہ کہتا تھا کہ وہ برسون میرے
پاس رہینگے پس قسم ہو خدا کی کہ باقی رہی اُس رات کو پنڈلی موزون کی میری پنڈلیون مین اور مین ڈرتا تھا اُس چیز کو
جو لاحق ہوئی تھی مجکو شدت درشتی پہاڑون اور اُسکے دشوار ہونے سے یہان تک کہ دیکھا مین نے اہل عرب کو
شکایت کنندہ ایک دوسرے سے اور وہ کہتے تھے کہ کاش رہبر ہمکو کھلی ہوئی اور درمیان راہ چلتی ہوئی پر لیجاتا پس نہین
کٹی وہ رات یہان تک کہ کاٹا ہمنے شدت راہ کو پس جب نکلے ہم دیکھا ہم نے نشان قوم کو کہ آگے ہمارے
گئے ہین بھاگے ہوئے پس خالدؓ بن الولید نے کہا کہ بچ گئے اور نجات پائی اُنھون نے اپنی جانون سے پس کہا یونس
راہبر نے کہ مین امید رکھتا ہون اللہ تعالی سے اس امر کی کہ بازرکھے اُنکو یہانتک کہ ملجاوین ہم اُنمین اگر چاہا اللہ تعالی
نے پس جلدی کرو تم میرے ساتھ پس جلدی کی خالدؓ بن الولید نے اور کہا مسلمانون سے کہ جلدی کرو چلنے مین رحمت
کرے اللہ تمپر مسلمانون نے کہا کہ ای سردار سختی چلنے کی اور دشواری راہ نے تنگی مین ڈالا ہو ہمکو پس راحت دو ہمکو
ایک ساعت یہان تک کہ راحت حاصل کرین ہمارے گھوڑے اور چارہ دیوین ہم اُنکو خالدؓ بن الولید نے کہا چلو تم
اللہ تعالی کا نام لیکر وہی سیر کرنے والا ہو اور کوشش کرو اپنے دشمن کی طلب مین پس روانہ ہوے وہ لوگ اور راہ پر اُنکے
سامنے تھا اور اسیطرح چلے جاتے تھے اور راہبر ہمسے کہتا تھا کہ نہین داخل ہوتے ہین ہم کسی شہر مین شہرہاے روم سے مگر یہ
کہ گمان کرتے ہین وہان کے لوگ ہمکو عرب نصرانی اور قوم غسان اور لخم اور جذام سے یہانتک کہ نکلا یونس رہبر ہمارے ساتھ
جبلہ اور لاذقیہ کو اور پہونچا وہ کنارے دریا کے اور ڈھونڈھتا تھا نشان قدم قوم کو اور قوم نے چھوڑ دیا تھا راہ انطاکیہ کو
اور نہین داخل ہوئی تھی وہان بخوف ہرقل بادشاہ کے پس ٹھہر گیا یونس رہبر حیرت زدہ ہوکر اپنے کام مین اور گیا ایک گانون مین
جو اُس جگہ پر تھا اور پوچھا بعض گانون والون سے پس بیان کیا اُنھون نے کہ پہونچی ہرقل بادشاہ کو یہ خبر کہ توما اور ہربیس نے
شہر دمشق کو مسلمانون کے سپرد کردیا پس غصّہ اور غضبناک ہوا بادشاہ ان دونون پر اور رنجیدہ ہوا اُسنے کہ آوین وہ دونون
اُسکے پاس اور یہ امر اُسنے اسواسطے کیا ہو کہ وہ یکجا کرتا ہو جماعتون اور لشکرون کو اور روانہ کرتا ہو اُن کو بجانب
یرموک کے پس ڈرا وہ اس امر سے کہ بیان کرینگے توما اور ہربیس وغیرہ اُسکی فوج سے حالات اور کیفیات شجاعت اور
بہادری اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس ضعیف ہوجائینگے دل اُنکے پس کہلا بھیجا اُسنے توما اور ہربیس کو
کہ روانہ ہو تم مع اپنے ساتھیون کے بجانب قسطنطنیہ کے پس انحراف کیا اُنھون نے انطاکیہ سے اور گئے ہین وہ بارادہ
لکام کے پس جب معلوم کیا یونس نے کہ قوم پھر گئے انطاکیہ کی راہ سے اور لیا اُنھون نے راستہ دریا کا براجانا اُسنے اس امر کو

ساتھیون کو اُنپر چارون طرف جنگل مین اور حملہ کیا ہم سبھون نے اُنپر ہر طرف سے پس بھاگے وہ ہمارے سامنے ہوکر بجانب
تنگ جگھون ٹیلون اور اپنے گھرون اور بستیون کے پس نہ قادر ہوسکے ہم مگر تھوڑون پر اُن مین سے پس اسی حالت مین
کہ ہم پکاتے اور بریان کرتے تھے اُنکے اچھے گوشتون کو کہ پلٹے وہ بطلب اپنے راستے کے ہم سے پس جب دیکھا مین نے
اُنکی طرف کر نکلے وہ تنگ جگھون اور اپنے گھرون سے پکار کر کہا مین نے مسلمانون سے کہ سوار ہو تم اُنکی طلب مین برکت
عطا فرماوے اللہ تعالی تم مین پس سوار ہوے مسلمان اپنے گھوڑون پر اور سوار ہوا مین بھی ساتھ اُنکے اور پیچھا کیا اُن کا
یہانتک کہ جا پڑے ہم اُنپر اور شکار کیا مین نے اُنمین سے ایک اونٹ کو جو سب کے آگے اُنمین تھا اور مسلمان قتل کرنے
اور شکار کرنے تھے پس نہین نا چیز ہوے اُنمین سے مگر تھوڑے اسی حالت مین کہ مین خوش تھا اُنکے شکار کرنے اور پکڑ لینے
سے اور ارادہ رکھتا تھا مین پلٹ جانے کا مع مسلمانون کے بجانب اُنکے وطنون کے کہ دفعتہً گرا دیا مجکو میرے گھوڑے نے
پس اُترگیا میرا عمامہ میرے سر سے اور خواہش کی مین نے اُسکے لینے کی اور سست اور تعب مین ہوگیا مین اُسکے سبب سے
پس خبردار اور بیدار ہوگیا مین بعد دیکھنے اس خواب کے اور مین ڈرا اور گھبرایا ہوا تھا پس ہے کوئی ایسا جو تعبیر بیان کرے
اسواسطے کہ میرے نزدیک .. تو یہی تعبیر خواب کی ہے جسمین ہم مبتلا ہین پس شاق گذرا یہ امر مسلمانون پر اور خالد بن الولید اپنے
دل مین قصد پلٹنے کا رکھتے تھے پس کہا عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے کہ تو انا اور فربہ و خوش تو یہی لوگ ہین جنکی
طلب مین ہم ہین اُنکے سبب سے ڈالے گئے ہین محنت اور رنج مین اور یہ گرنا تمھارا زمین کی طرف پس یہ ایک کام ہے تمھارے
گھوڑے کا کہ وہ جاے بلند سے پست جگہ کی طرف اُتریگا اور گرنا تمھارے عمامے کا سر سے پس عمامے تو تاج اہل عرب کے
ہین اور اُتر جانا اُنکا ایک بلا ہے نہ لاحق ہوگی تمکو خالد بن الولید نے کہا سوال کرتا ہون اللہ تعالی سے اس امر کا کہ اگر ہوے یہ خواب
اور تاویل اُسکی حق پس ظاہر کرے اللہ تعالی اُسکو ہمارے اُمورات دنیاوی مین اور نہ کرے اُسکو اُمورات آخرت مے اور
اللہ تعالی سے طلب اعانت کرتا ہون اور اسی پر بھروسا ہے سب کامون مین پھر کہا خالد بن الولید نے کہ اے شہسواران مسلمین تحقیق مین
نہین مالک ہون مگر اپنی جان کا اور اسکو مین نے اللہ کی راہ مین قید کیا ہے پس آیا پوچھتا ہے تمسے یہ کہ ارادہ کرو تم لوگ بیچ طلب
اُس گروہ کے پس یا تو اس معاملے مین فتح اور دولت ہے یا وعدہ گاہ ہمارے تمھارے ملنے کا بہشت ہے پس مسلمانون نے
کہا کرو جو تم ارادہ رکھتے ہو کہ ہم تمھارے ساتھ ہین مگر کچھ تھوڑے لوگون نے جنکو محنت اور رنج لاحق ہوا تھا برا جانا اس تجویز کو
پھر آئے خالد بن الولید یونس راہبر کے پاس اور نام اُسکا خالد بن الولید نے نجیب رکھا تھا پس کہا اُنھون نے کہ اے یونس
آیا ہو سکتا ہے کہ ہم لوگ چلکر ملجاوینگے قوم مین پس کہا اُسنے کہ بیشک تم ملجاؤگے اُنسے اور نہین ڈرتا ہون مین تمھارے واسطے مگر
اس امر کو کہ جا پہنچیگے لشکر رومی تمھارے یہان آنیکو پس دوڑ پڑینگے تمپر ہر طرف اور ہر جگہ سے پس کہا خالد بن الولید نے کہ چل تو
ہمارے ساتھ اے یونس بھروسا کرتا ہون مین اللہ غالب و بزرگ پر پس قسم ہے حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہونے
والے یثرب کی اور حق بیعت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کہ نہین کمی کی مین نے اُنکی طلب و تلاش مین پھر سوار ہوے وہ اپنے

گھوڑے پر اور سوار ہوئے مسلمان اور چلا یونس راہبر اُنکے آگے یہانتک کہ پہونچے وہ اونچی جگہ پر اور قطع کیا یونس مع مسلمانونکے
جبل لکام کو اور وہ ڈھونڈھتا تھا نشان قوم کو اور دیکھتا تھا نشان قدم اُنکے اور نشان اُنکے جانورون کے پس جب آئی
وہ رات جسمین ہمنے ارادہ کیا تھا کہ صبح کرینگے ہم قوم کے پاس برسا اور آیا ہمپر پانی مثل مُنھون مشک کے اور یہ امر موافقت
اور مدد اللہ سے تھا ہمارے واسطے کہ روک رکھا تھا اُسنے قوم کو چلنے سے فرفرح بن ظریف نے **بیان** کیا ہی کہ لوگ
اشارہ کرتے تھے آپسمین ایک دوسرے کو اور پانی برستا اور پڑتا تھا ہمپر بہت رات گئے تک پس جب روشنی صبح کی نمودار
ہوئی اور ابر دور ہوکر کھل گیا اور نکلا آفتاب کہا یونس راہبر نے کہ ای سردار ٹھہرو تم یہانتک کہ دریافت کرون مین تمھارے واسطے
خبر قوم کی کہ بیشک وہ ہمسے نزدیک جگہ مین ہین اور بہ تحقیق مین نے سُنا ہی شور و غل انکا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
کہا آیا سُنا ہی تو نے آواز انکی اُسنے کہا ہان ای سردار اور مین چاہتا ہون کہ مجکو اجازت دو کہ جاؤن مین اور خبر انکی لاؤن اگر
چاہا اللہ تعالی نے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ خالد بن الولید بڑے دیکھنے والے مکر اور فریب کے تھے پس متوجہ
ہوئے وہ ایک شخص کی طرف جسکا نام مفرط بن جعدہ تھا اور کہا کہ ای مفرط جاؤ تم مجیب کے ساتھ اور رہو تم مونس ہمنشین اُسکے اور
لاؤ تم دونون خبر قوم کی پس مفرط نے کہا کہ اطاعت اللہ تعالی کی اور اطاعت تمھاری بخوشی منظور ہی پھر روانہ ہوئے وہ
دونون یہانتک کہ چڑھ گئے اُس پہاڑ پر جسکا نام **اموش** اور رومی جبل بارق کہتے ہین مفرط بن جعدہ نے **بیان** کیا ہی
کہ جب ہم دونون شخص پہاڑ کی چوٹی پر گئے دیکھا ہم نے اُسکی پشت پر ایک چراگاہ وسیع بہت ہری اور سبز کو دیکھا ہمنے اُسکے
وسط مین جماعت قوم کو کہ بستون کو اُنمین سے اثر بارش کے پانی کا پہونچا تھا یہانتک کہ بھیگ گئے تھے کپڑے اور اسباب
اُنکے اور گرم ہوا آفتاب اُنپر پس خوف کیا تھا اُنھون نے اُسکے تلف ہوجانیکا اور نکالا اُسکو باربردارون سے اور پھیلایا اُسکو
میدان چراگاہ مین اور سوگئے اکثر اُنکے بسبب شدت چلنے اور اُٹھانے محنت اور بھیگنے پانی سے تمام رات پس جب دیکھا مینے یہ
حال بہت خوش ہوا مین اور اُترا پہاڑ کی چوٹی سے اور روانہ ہوا اور چلا مین بہت جلد اُس غرض سے کہ خوشخبری سُناؤن مین خالد بن الولید
کو ساتھ مال غنیمت کے اور چھوڑا مین نے اپنے ساتھی یونس کو پیچھے اپنے اور دیکھ رہا تھا قوم کو پس جب دیکھا خالد بن الولید نے
مجکو تنہا جلدی سے آئے وہ میری طرف اور گمان کیا اُنھون نے کہ میرے ساتھی نے فریب کیا اور کہا اُنھون نے مجھسے کہ کیا
حال ہی تمھارے پیچھے ای بیٹے جعدہ کے کہا مین نے بہتر ہی اور مال لوٹ کا ہی اگر چاہا اللہ تعالی نے اور قوم اُس پہاڑ کے پیچھے ہین
اور بھیگے ہین وہ پانی مین اور حاصل ہوئی تھی اُنکو راحت بسبب نکلنے آفتاب کے اور پھیلا دیا ہی اُنھون نے اسباب اپنا پس کہا خالد بن
الولید نے کہ بشارت دے اللہ تعالی تمکو ساتھ نیکی کے پھر دیکھے مین نے اُنکے چہرے سے آثار خوشی کے پس وہ ہمسے حالتمین تھے کہ آیا یونس پس کہا
خالد بن الولید نے کہ سنتری ہی ای مجیب اُسنے کہا بشارت ہو تمکو ای سردار اسواسطے کہ قوم نے بچایا اپنی جانون کو بسبب چھوڑ
دینے انطاکیہ کے اپنی پشت پر اور رجا نا تھا اُنھون نے کہ تم یہانتک اُنکا پیچھا کروگے و لیکن نصیحت کرو تم اپنے ساتھیون کو
کہ ہر شخص پہونچے میری توجہ تک پس نگاہ رکھے اُسکو میرے واسطے کہ مین نہین چاہتا ہون مال لوٹ سے سوائے اُسکے پس کہا خالد

ابن الولید نے کہ وہ تیرے واسطے ہو اگر چاہا اللہ تعالی نے پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے تقسیم کیا اپنے ساتھیوں کو چار گروہ پھر
اور سردار مقرر کیا ایکہزار سوار پر ضرار بن الازور کو ایک گروہ پر رافع بن عمیرہ الطائی کو اور ایک گروہ پر عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ
عنہما کو اور ساتھ رکھا اپنے ایک چوتھائی لشکر کو اور کہا سب سے کہ روانہ ہو اللہ تعالی کی برکت اور اعانت پر اور احتیاط رکھو تم اس
اس بات کی کہ نہ نکلو تم سب ایک دفعہ بلکہ نکلے ہر سردار تم مین سے اور اسکے اور دوسرے سردار کے بیچ مین کچھ تھوڑا فاصلہ رہے پھر
پھر متفرق ہو جاؤ تم قوم پر اور حملہ کرو تم سب یہانتک کہ حملہ کرو نہین پس آگے ہوئے ضرار بن الازور اور نکلے وہ شگاف پہاڑ سے
جو وہان تھا اور قوم مطمئن اور بے ڈر تھی پھر پیچھے ضرار کے رافع بن عمیرہ الطائی پھر پیچھے انکے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما پھر خالد
بن الولید سب کے پیچھے چلے یہانتک کہ پہونچے درمیان چراگاہ مین عبد اللہ بن سعید التیمی نے بیان کیا ہی کہ تھا مین
اس جماعت مین جسمین خالد بن الولید تھے پس جب پہونچے ہم چراگاہ مین اور ظاہر ہوئی ہمکو خوبی اور تر و تازگی اسکی دکھائی
دیا جاری ہونا اسکے پانی کا اور رنگتین ریشمی کپڑون کی مابین زردی اور سرخی کے کہ خیرہ کرتی تھی آنکھ کو پس قسم ہی خدا کی
قریب تھا کہ فتنہ اور آزمایش خدا مین پڑین ہم لوگ اسکے اچھے دکھائی دینے سے اور باز رہین طلب جہاد سے پس کہا
ایک شخص نے بنی تمیم سے برا کرے اللہ تعالی دنیا کا پس کون چیز ہی زیادہ جاذب اسکے جانے اور اسکے الٹ پھیر سے پس
دور رہو تم اس امر سے کہ میل کرو طرف دنیا کے کسواسطے کہ وہ بڑی فریب دینے والی اور بڑی مکارہ ہی پس رونے لگے خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ اس شخص کے کلام سے اور کہا کہ سچا ہی قسم خدا کی تمھی اپنے قول مین پھر پکار کر کہا مسلمانون سے کہ طلب کرو
دشمنان خدا کو اور خواہش کرو انکی لڑائی مین اور انکی ہلاکی مین اور نہ متوجہ ہو طرف غنائم کے کسواسطے کہ اگر اللہ تعالی نے
چاہا تو وہ تمھارے ہی واسطے ہین اور نہین ہوتی ہی قوت اور طاقت مگر بسبب خدا برتر اور بزرگ کے پھر باگ پھیری خالد بن
الولید نے ساتھ اپنے ہمراہیون کے قوم پر مثل پھرنے شیر کے اپنے شکار پر اور دیکھا رومیون نے بطرف گروہ کے کہ نکلے ان پر اور
خالد بن الولید انکے آگے ہین اور نشان فوج کا انکے ہاتھ مین ہی پس جانا انھون نے کہ وہ گروہ مسلمانون کا ہی پس پکارے اور فریاد کی
انھون نے کہ خراب اور ہلاک اور برباد ہوئے ہم اور پکارا توما نے اپنے گروہ کو اور ہربیس نے اپنے بطارقہ کو پس دوڑے وہ لوگ
اپنے ہتھیار کی طرف اور سوار ہوئے گھوڑون پر اور کہا بعض نے بعضون سے کہ یہ گروہ تھوڑا ہی جسکو بھیجا ہی مسیح نے تمھاری طرف اور
کیا ہی انکو غنیمت تمھارے واسطے پس دوڑو کرو تم انکی طرف اور اعتماد کرو اوپر مدد ہی صلیب کے پس رومی مسلح اور گھوڑون پر سوار
ہوکر ٹھہرے قریب ماتو نکے واسطے باز رکھنے مسلمانونکے اس سے اور وہ جانتے تھے کہ سوائے خالد بن الولید کے اور کوئی نہین ہی اور
اسی وقت ضرار بن الازور دکھائی دیے انکو ہزار سوار سے اور ظاہر ہوئے بعد انکے رافع بن عمیرۃ الطائی ساتھ ایکہزار سوار کے
اور ظاہر ہوئے بعد انکے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور خواستگار ہوا اور قصد کیا ہر فرقے نے بجانب قوم کے
مثل مرغان تیز چنگل پر سمیٹ کر اترنے والے کے اور متفرق ہو گئے گرد انکے اور ارادہ کیا لینے اس چیز کا جو قوم کے قبضے مین تھی
اور بلند کیا اپنی آوازون کو ساتھ قول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جا گرے گروہ

مسلمانون کے رومیون پر مثل پیتے ہوے پانی کے اور پکار کر کہا ہربیس ملعون نے اپنے لوگون سے کہ لڑو تم واسطے اپنی نعمتون کے
پیش چلیگا امر قوم کا کوئی گرا اور نہ رہائی پاوینگا وہ اسجگہ سے کبھی پس منقسم ہوے اور ہٹ گئے رومی بارادۂ لڑائی مسلمانون کے
ایک گروہ ساتھ توما کے اور ایک گروہ ساتھ ہربیس کے پس پہلے جو شخص خالد بن الولید کے مقابلے اور لڑائی کو نکلا وہ توما تھا اور
گرد اسکے پانچ ہزار سوار مسلح تھے کہ نہین ظاہر ہوتی تھی اُنسے سواے پتلی آنکھ کے اور بلند کی تھی اُسنے سامنے اپنی دونون آنکھونکے ایک
صلیب جواہر کی جڑی سونے مین پس پھیرے خالد بن الولید اسکی طرف اور حملہ کیا مع اپنے ساتھیونکے اور رکھا اسکا نام لیکر کہ اے دشمن خدا
آیا تم لوگ جانتے تھے اس امر کو کہ تم ناپدید ہوجاؤگے اور جاتے رہوگے ہمارے ہاتھونسے اور اللہ تعالی نے لپیٹ دیا ہمارے واسطے
شہرونکو پس قصد کیا توما کا اور وہ کانا تھا کہ ام ابان نے اسکو کانا کر ڈالا تھا پس حملہ کیا خالد بن الولید نے اُسپر اور نیزہ مارا اُسکی دوسری آنکھ
مین پس پھوڑ دیا اُسکی دوسری آنکھ کو اور گرا دیا اُسکو گھوڑے سے اور حملہ کیا خالد بن الولید کے ساتھیون نے توما کے لوگونپر اور اوندھی ہوگئی
صلیب پس قتل کرتے تھے مسلمان اُنکو جلدی جلدی پس واسطے اللہ کے تھا کام نیک عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کا کہ وہ نہین
مشغول ہوے سواے توما کے اور سبب اسکا یہ ہوا کہ جب دیکھا اُنھون نے توما کی طرف کہ گرا وہ اوندھا ہو کر گھوڑے سے متوجہ ہوے اُسکی طرف
اور چڑھتے اُسکے سینے پر اور کاٹ لیا سر دشمن خدا کا اور اُٹھا لیا سر کو نیزہ کی نوک پر اور پکار کر کہا مسلمانون سے کہ مارا گیا دشمن خدا کا توما ملعون
پس طلب کرو تم ہربیس کو پس خوش ہوے مسلمان اس معاملے سے رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہی کہ تھا مین میمنہ خالد رض
بن الولید کے اور نکلا مین ساتھ اپنے گروہ کے اسطرف جہان قوم اور اُنکے اہل و عیال اُترے تھے پس دیکھا مین نے رومیون کی
عورتون کو کہ وہ ٹھہری ہوئین بشدت بار رکھتی تھین لوگونکو اپنے سے اور دیکھا مین نے ایک سوار کو کہ لباس اُسکا مثل لباس
رومیونکے تھا اور وہ اُترا اپنے گھوڑے سے اور لڑتا تھا ایک عورت رومی سے اور کبھی عورت اُسپر غالب ہوجاتی تھی اور کبھی
وہ عورت پر غالب ہوجاتا تھا پس نزدیک گیا مین اس ارادے سے کہ دیکھون مین وہ کون ہی اور تھا وہ یونس راہبر اور لڑائی
لڑ رہا تھا اپنی زوجہ سے اور کشتی کرتا تھا اُس سے مثل کشتی لڑنے شیر کے اپنی مادہ سے پس چاہا مین نے کہ پہنچون اُسکی طرف اور
اعانت کرون اُسکی پس قصد کیا میری طرف دس عورتون نے کہ چلاتی تھین وہ میرے گھوڑے پر پتھرونکو پس نکلا ایک بڑا پتھر
ایک عورت خوبصورت کے ہاتھ سے جو کپڑے ریشمی پہنے ہوے تھی اور پڑا وہ پتھر گھوڑے کی پیشانی مین پس زانو پر مارا اُسنے
اپنے سر کو اور تھا وہ گھوڑا کہ حاضر ہوا تھا مین اُسکی سواری پر جنگ یمامہ مین ساتھ خالد بن الولید کے پس گر پڑا گھوڑا میرا اور مر گیا
مین کود پڑا مین پشت گھوڑے سے اور خشمگین تھا مین اُس عورت پر پس جلدی کی مین نے اُسکی طلب مین پس بھاگی وہ میرے
سامنے سے مثل ہرن شکاری کے اور پھرین اور بھاگین عورتین اُسکے پیچھے سے پس دوڑا مین اُنکے پیچھے اور جا ملا مین اُنمین اور ارادہ کیا مین نے
اُنکے مار ڈالنے کا پھر باز رہا مین مار ڈالنے سے اور روکا مین نے اُنکو اور دھمکایا مین نے اور نہین تھا ارادہ میرا متعلق مگر اس عورت سے
جسنے میرے گھوڑے کو مار ڈالا تھا پس نزدیک ہوا مین اُسکے اور بلند کیا مین نے تلوار کو چوڑان مین اُسکے سر پر پس رکھ لیا اُسنے
اپنے ہاتھ کو سر پر اور وہ کہتی تھی لفون لفون یعنی امان امان پس باز رہا مین اُسکے مار ڈالنے سے اور آگے بڑھ کر قبضہ

کر لیا اُسپر اور وہ بھاری کپڑے دیباج کے پہنے تھی اور اُسکے سر پہ لڑیان موتیون کی تھین پس قید کر لیا مین نے اُسکو اور اُن عورتون کو جو اُسکے ساتھ تھین اور باندھ لین مین نے مشکین اُن سب کی اونٹ پیچھے کو پھیرا اور دیکھا مین نے ایک برذون رومی کو بغیر سوار کے پس سوار ہوا مین اُسپر اور چاہا کہ پھیرون لڑائی کیطرف پھر کہا مین نے قسم ہی خدا کی کہ نہ جاؤنگا مین جب تک دریافت نہ کر لون مین کہ حال یونس راہبر کا کیا ہی پس ڈھونڈھتا تھا مین اُسکی جگہ کو کہ دفعتہً دیکھا مین نے اُسکو بیٹھا ہوا اور زوجہ اُسکی سامنے اور آلودہ ہی اپنے خون مین اور یونس روتا ہی اُسپر پس پکار کر پوچھا مین نے کہ کیا حال گذرا تیرا ای یونس کہا اُسنے کہ یہ میری زوجہ ہی جسکی طلب مین آیا تھا مین کہ مجکو سوا اُسکے اور خواہش نہ تھی اسواسطے کہ قسم ہی خدا کی کہ مین اُسکو دوست رکھتا تھا پس جب دیکھا مین نے اُسکو کہا مین نے اُس سے کہ آگاہ ہو تو کہ پہونچ گیا مین تیرے پاس اور تو بھاگتی ہی میرے سامنے سے پس کہا اُسنے قسم ہی حق مسیح کی کہ نہ کبھی ہو نگی مین اور تو کبھی اور تو نے چھوڑ دیا ہی اپنے دین کو اور داخل ہوا ہی دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور مین نے اپنی جان کو ہبہ کر دیا ہی واسطے مسیح کے اور مین جاتی ہون قسطنطنیہ کو پس وہان جا کر راہبہ بن بیٹھونگی پھر بادر کہا اُسنے مجکو اپنے سے ساتھ لڑائی کے اور لڑا مین اُس سے یہان تک کہ قابض ہو گیا مین اُسپر اور پکڑ لیا مین نے اُسکو پس جب دیکھا اُسنے یہ حال نکالی اُسنے ایک چھری جو اُسکے پاس تھی اور ماری سنے اپنے سینے مین اور گر پڑی اور مر گئی پس مین روتا ہون اُسپر بسبب شدت خواہش اور شوق کے اُسکے ساتھ وافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہی کہ مین رونے لگا یونس کی باتون سے اور کہا مین نے کہ اللہ بزرگ نے عوض دیا ہی تجکو وہ چیز جو بہتر اور خوبصورت ہی اُس سے اور وہ کپڑے ریشمی اور لڑیان موتیونکی اور کنگن سونیکے پہنے ہے اور مثل چاندی کے چہرہ اُسکا چمکتا ہی پس لے تو اُسکو بعوض اپنی زوجہ کے پس کہا یونس نے وہ کہان ہی مین نے کہا کہ یہ میرے ساتھ ہی پس جب دیکھا یونس نے اُسکی طرف اور اُسکے زیور کو اور ظاہر ہوا حسن وجمال اُسکا گفتگو کی اُس سے زبان رومی مین اور پوچھا حال ایک گھڑی تک اور وہ روتی تھی پھر متوجہ ہوا یونس میری طرف اور کہا کہ آیا جانتے کہ یہ کون ہی مین نے کہا کہ مین نہین جانتا ہون اُسنے کہا یہ بیٹی ہرقل بادشاہ اور زوجہ توما کی ہی اور مجھسا آدمی اُسکی صلاحیت نہین رکھتا ہی اور ضرور ہرقل خواستگار ہوگا اُسکا اپنے لوگ لیکر اور اُسکے عوض مال دیگا تمکو پس کہا مین نے اُس سے کہ اب تو یہ تیرے واسطے ہی اور تو اُسکے واسطے پس لے لیا اُسنے اُسکو اور مسلمان اُسوقت ایسی لڑائی مین مصروف تھے جس سے زیادہ نہین ہو سکتے اور بعض یکجا کرتے تھے کپڑے ریشمی اور اسباب اور مال کو واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اسی وجہ سے اس مرج کا نام مرج الدیباج رکھا گیا اور اسی نام سے اب تک مشہور رہی اور وجہ تسمیہ اور شہرت اس نام کی یہ ہی کہ کوئی اہل عرب جس وقت کسی کے پاس کپڑا دیباج کا دیکھتا تھا تو اُس سے پوچھتا تھا کہ یہ کہان سے ملا تمکو پس وہ شخص جواب مین کہتا تھا کہ یہ مال غنیمت مرج الدیباج کا ہی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ کھو دیا اور گم گیا مسلمانون نے اپنے سردار خالد بن الولید کو اور نہ دیکھا کہین نشان اور پتا اُنکا پس سخت گھبرائے اور بےچین ہوے وہ لوگ اُنکے واسطے

انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے بطرف مرج الدیباج کے بطلب بل قسمت
دمشق کے اور پہونچے وہان چار ہزار سوارون سے پس مار ڈالا اُنھون نے توما کو اور قید کیا اُسکے بطارقہ کو اور لوٹا بڑا مال اور
جاتا رہا تھا ہربیس اُنکے ہاتھ سے اور صورت یہ ہوئی کہ خالد بن الولید نے ڈھونڈھا اُسکو جنگ گاہ مین پس نہ پایا اُسکو اور قصد
کیا اُسکی تلاش کا پس اُسی حالت مین کہ خالد بن الولید گردا دا دیتے تھے لشکر روم مین اور قتل کرتے تھے لوگون کو اور زمین پر
گراتے تھے دلیرونکو کہ دفعۃً دیکھا اُنھون نے ایک گبر بھاری ڈیل ڈول سُرخ رنگ بڑی ڈاڑھی والے کو اور وہ بھاری کپڑے
دیباج کے پہنے تھا اور کپڑے نکے اوپر لوہا تھا پس خالد بن الولید نے جانا کہ یہی ہربیس ہے پس دوڑایا اپنے گھوڑے کو اُسکی طرف اور سخت حملہ
کیا اُس پر اور شدت سے خواستگار ہوئے اُسکے تا کہ مار ڈالین اُسکو اور گبر نے جب نگاہ کی اُنکی اور اُنکے حملہ کی طرف پس بھاگا
اُنکے سامنے سے اور خالد بن الولید نے پیچھا کیا اور گبر نے چکر کھایا اُنکے سامنے پس پہونچا خالد نے اُسکی پشت پر نیزے کو دور سے
اور اُسی وقت جھکا وہ بجانب زمین کے اپنے جانور سے اور گر پڑا اسکے بعد اور دبا چڑھے اُس پر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مثل شیر
غضبناک کے اور وہ کہتے تھے کہ سختی ہو تجھپر اے ہربیس پایا جاتا تھا تو نے کہ جاتا رہیگا تو میرے ہاتھ سے اور وہ کافر زبان عربی سمجھتا تھا
پس فریاد کی اُسنے کہ اے عربی مین ہربیس نہین ہون بس چھوڑ دو اور نہ مار ڈالو مجکو یہان تک کہ لا دون مین اپنے عوض مین وہ چیز
تمکو کہ خوش ہو جائیگا دل تمھارا اُس سے اور جو کچھ مجھسے مانگوگے وہ تمکو دونگا پس کہا خالد بن الولید نے کہ سختی ہو تجھپر نہوگی تجکو
رہائی میرے ہاتھ سے جبتک کہ بتا دیگا تو ہربیس کو پس نہین ہے میری آرزو سوائے اُسکے اور تحقیق مار ڈالا اللہ تعالی نے میرے
ہاتھون سے توما کو اور مین اُمید رکھتا ہون کہ مل جاوُنگا ہربیس سے پس اگر راہ بتا دیگا تو مجکو بطرف ہربیس کے چھوڑ دونگا مین تجھکو
بدون عوض اور مال کے پس کہا اُس کافر نے کہ خوش ہو تم اے برادر عربی کہ تحقیق پہونچے تم اپنی مراد کو لیکن مین چاہتا ہون کہ لیلون
تجسے عہد اور اقرار اس امر کا کہ جسوقت راہ بتا دون مین تمکو بطرف ہربیس کے چھوڑ دو تم راستہ میرا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ تیرے واسطے ایسا ہی ہوگا اگر چاہا اللہ تعالی نے بشرطیکہ راہ بتا دے گا تو مجکو اور آگاہ کریگا ہربیس میرے قابو اور قبضے
مین پس کہا اُس گبر نے کہ اے برادر عربی یہ بات تو تمھاری غدر اور بیوفائی کی ہے واسطے کہ تمنے دی تھی امان پھر پیچھا کیا تمنے ہمارا اس جگہ
تک کہ نہین جانتے تھے ہم اس امر کو کہ پہونچیگا وہان کوئی شخص تم مین کا اور تعاقب کیا تمنے اور لے لیا اُس چیز کو جو لیکر ہم دمشق سے
نکلے تھے اسوجہ سے کہ جاسوس تمھارے دمشق مین تھے پھر گئے ہو مجھسے اسوقت اگر قابو مین آجاویگا ہربیس تو چھوڑ دونگا مین
تیری راہ کو مگر کیونکر ذمہ دار ہون مین ہربیس کے گرفتار ہو جانے اور قابو مین آجانے کا اور ہربیس مرد ہے قدرت رکھنے والا اپنے
حریفون پر اور یہ کلام تمھارا چاہتا ہے غدر اور بیوفائی کو پس خشمناک ہوئے خالد بن الولید اُسکے کلام سے اور کہا کہ تیری جان مرے
آیا منسوب کرتا ہے تو ہمکو بطرف بیوفائی اور عہد شکنی کے حالانکہ نہین ہے یہ امر ہماری خصلتون سے کسواسطے کہ ہم اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین جو نبی الرحمۃ اور شفیع الامۃ تھے جو ہم کہتے ہین پورا کرتے ہین اور جو ہم امانت رکھتے ہین ادا کرتے
ہین قسم ہے خدا کی کہ نہین نکلے ہم تمھاری تلاش مین مگر چوتھے دن اور اللہ غالب اور بزرگ نے آسان کر دیا ہمارے واسطے

ودری کو اور لپیٹ دیا ہمارے لیے دشواری شدید کو اور نہین کہا مین نے تجسے یہ کہ راہ بتا دے مجھے بطرف ہربیس کے مگر قوت کر دکھائی دیگا وہ میری آنکھون مین سے لونگا مین ہربیس کو ساتھ مدد اللہ تعالیٰ کے اور یہ امر میرے جی مین ہی اور قسم ہی بیعت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کہ اگر راہ بتا دیگا تو مجکو اُسکی طرف تو چھوڑ دونگا مین تیرا راستہ بدون عوض مال کے پس جب سُنا کافر نے یہ کلام کہا کہ ای جوانمرد عرب کے اُٹھ کھڑے ہو تم میرے سینے سے تاکہ راہبری کرون مین بجانب ہربیس کے پس اُٹھ کھڑے ہوے خالد بن الولید اُسکے سینے پر سے اور اُٹھ کے دیکھنے لگا کافر داہنے اور بائین پھر کہا اُسنے آیا دیکھتے ہو تم اس گروہ چڑھنے والیکو بلندی پر خالد بن الولید نے کہا ہان اُسنے کہا کہ قصد کرو تم جماعت گروہ کا کہ ہربیس مقدم اس گروہ کا ہی اور چمکنے والی اُسکے سر پر ایک صلیب جواہر کی ہی پس مقرر کیا خالد بن الولید نے ایک شخص کو توم جرہم یا زبیدہ سے جسکا نام اسد بن جابر تھا اور کہا ای اسد نگاہبان ہو تم اس کافر کے پس اگر سچ بتا دے یہ شخص مجکو طرف ہربیس کے پس چھوڑ دو اُسکے واسطے راہ کو اور اگر جھوٹا ہو وہ اپنے قول مین جھوٹا پس مار گردن اُسکی پس مقرر ہوے اُسپر اسد بن جابر پھر چھوڑ دی خالد بن الولید نے باگ اپنے گھوڑے کی اور سیدھا کیا اپنے نیزہ کو یہانتک کہ جا ملے ساتھ اُس جماعت گروہ کے اور چلا کر آواز دی اور کہا کہ سختی ہو تم پر کہان ہو تمھارے لیے مجھسے نجات اور رہائی اور یہ دن پہنچنے بال پہنچا ہونیکا ہی پس جب سُنا ہربیس نے اُنکی آواز اور کلام کو جانا اُسنے کہ وہ بعض اہل عرب سے ہین اور طمع اور اُمید کی اُسنے اُنمین پس ٹھہر گیا وہ اور ٹھہرے گرد اُسکے سرہنگان مبارز اُسکے اور پورے تھے وہ لوگ ہتھیارون اور تلوارون اور عمودون سے اور نہین تھا کوئی اُنمین مگر اہل شجاعت اور دانشمندی کا پس حملہ شدید کیا خالد بن الولید نے اُنپر اور کہا سختی ہی تمپر آیا جانا تھا تمنے کہ اللہ غالب ہی بزرگ نہ قادر کریگا ہمکو تمپر اور اس چیز پر جو تمھارے پاس ہی اور نہ مالک کریگا ہمکو تمھارے مال و متاع کا مین شہسوار شدت کرنیوالا ہو ن مین دلیر سردار ہون مین خالد بن الولید ہون پھر نیزہ مارا ایک سوار کے اُنمین سے پس گرا دیا اُسکو پھر مارا دوسرے کو **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا ہربیس نے کلام خالد بن الولید کا سمٹ گیا وہ زین گھوڑے پر اور فریاد کرکے پکارا اپنے لوگونکو کہ سختی ہو تمپر یہ شخص ہی جسنے اُلٹ دیا ہی ملک شام کو وہان کے لوگونپر اور یہ مالک ہوا ارکہ اور تدمرکا ہی اور یہ سردار حوران اور بصریکا ہی یہ حاکم دمشق اور اجنادین کا ہی تو تم اسکے تئین پس گرا دے لیا تھے اور مالک ہو گئے اُس شخص پر پھر آویگی عزت اور آبرو تمھاری جیسی کہ تھی اور پھر بنیگے شہر تمھارے واسطے اور ہو لوگے بدلا اُن لوگونکا جو مار ڈالے گئے ہین تم مین سے تم اس شخص کو راوی نے **بیان** کیا ہو کہ طمع اور اُمید کی قوم نے خالد بن الولید مین بسبب کیلے اور جدا ہونے اُنکے کے اپنے ساتھیون سے اور معروف تھے مسلمان بیچ لڑائی روبہ کے اور لوٹنے اُنکے مالونکے اور ہر شخص اُنمین کا مشغول تھا اپنی ذات مین اور زیادہ ہوگئے بطارقہ گرد خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے اس واسطے کہ وہ لوگ ایسے پہاڑ دشوار گذار پر تھے کہ جسمین درخت بکثرت اور انبوہ تھے اور گھیر لیا تھا خالد بن الولید کو اُس چیز نے جسکے دفع کی قدرت اُنکو نتھی اور اُسی وقت پا پیادہ ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور اُترے اپنے گھوڑے سے اور ملی تلوار اور سپر اور صبر کیا اُنکے مقابلے اور لڑائی مین واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویونکے **بیان** کیا ہو کہ جب اُترے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے سے کہا کہ ٹھیک ہوا جو تھا ای خالد اور اس امر کو مین نے نہین طلب کیا تھا اور جانا اُنھون نے اپنے دل مین یہ کہ مین نے اس کام مین خطا کی اور

میرا کام لڑائی نہین ہی اور نہین ہی یہ کام مگر مسلمانونکا کہ زمین وہ میرے نشان کے نیچے ذکر کیا ہی علمانے کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
بیس لڑائیون میں گئے اور ہر لڑائی مین خواستگار شہادت کے تھے لیکن نہ نصیب ہوئی انکو اسمین شہادت پس جب اترے
خالد بن الولید اپنے گھوڑے سے آگے بڑھکر لڑنے لگے اور وہ لوگ بہت گہر تھے پس آیا خالد بن الولید کیطرف ہربیس اور تحقیق ممکن ہوا
اُسکو موقع ضرب تلوار کا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے سر پر اور خالد بن الولید مشغول تھے لڑائی مین پس آیا ہربیس اُن کی
پشت سے اور ماری اُنپر ایک ضرب پس پڑی تلوار اُنکے خود پر اور پھاڑا اُسکو اور عمامے کو اور گر پڑی تلوار ہربیس کے ہاتھ سے اور ڈرے
خالد بن الولید اس امر سے کہ اگر متوجہ ہوویں وہ اپنی پشت کیطرف تو ناگمان ور آوینگے اُنپر کافر لوگ اور ڈرے اس امر کو بھی کہ بھاگ
جاویگا ہربیس اُنکے ہاتھ سے با ناگمان ور آکر مار ڈالیگا اُنکو پس حملہ کیا خالد بن الولید نے التفات کرتے ہوئے داہنے بائین پھر پکارا
اور شور کیا انھون نے ساتھ کلمہ تکبیر کے گویا انھون نے خوشخبری پائی ساتھ کسی چیز کے کہ پایا اُسکو اور یہ امر خالد بن الولید کا ایک
حیلہ تھا کہ اُسکے سبب سے ارادہ مکر کا ساتھ کفار کے رکھتے تھے پس وہ اسی حالت مین تھے کہ سنا اُنھون نے شور اہل عرب کا کہ گھیر لیا اُس
شور نے گرد اُنکو اُنکی پشت اور داہنے اور بائین سے اور اہل عرب شور کرتے تھے ساتھ تکبیر کے اور کہتا تھا کہنے والا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ یا ابا سلیمان اتاک الغوث من رب العالمین مین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق
رضی اللہ عنہما ہون پس جب سنی خالد بن الولید نے آواز اُنکی نہین متوجہ ہوئے وہ بجانب عبد الرحمن اور نہ بجانب اُنکے ساتھیونکے یہانتک
کہ متفرق کردیا کافرون کو داہنے بائین اور جب سنی ہربیس نے آواز مسلمانونکی اور تحقیق گھیر لیا تھا اُسکو پیٹھ پھیری اُس نے
ارادے بھاگنے کے پس لے لیا اُسکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور ماری اُسپر ضرب تلوار کی اور چھوڑا اُسکو کشتہ اور
دست درازی کی ہمراہیان عبد الرحمن ابن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے ہمراہیان ہربیس پر اور خرچ کیا اُن مین تلوار کو اور
سب سے زیادہ مار ڈالنے والے رومیون کے ضرار بن الازور تھے پس جب دور ہوا اندوہ خالد بن الولید سے اور دیکھا
اُنھون نے ضرار بن الازور کے کامونکو کہا کہ رستگار اور فیروزمند ہوئی ذات تمہاری اے بیٹے ازور کے پس ہمیشہ ہو تم مبارک
اپنے سب کامون مین پھر سلام کیا عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور مسلمانونکو اور کہا کہ کہان سے جانا تمنے میری اسجگہ
پس کہا عبد الرحمن نے کہ اے سردار تھے ہم رومیونکی لڑائی مین اور فتح دی اللہ تعالیٰ نے ہمکو اُنپر اور وہ لوگ کشتہ اور گرفتار
ہوئے اور مسلمان مصروف تھے یکجا کرنے مال غنیمت مین کہ ناگہ سنی ہمنے آواز پکارنے والیکی ہوا سے اور وہ کہتا تھا کہ مشغول ہو تم
لوٹ کے مال جمع کرنے مین اور خالد بن الولید کو گھیر لیا ہی دشمنون نے پس جب سنا ہمنے اس آواز کو اور ہم نہین جانتا تھا کہ اسجگہ ہین ہم
تم اور گم کیا تھا ہمنے تمہاری ذات کو اور مسلمان اس سبب سے رنج مین تھے پس راہ بتائی ہمارے تئین ایک گبر نے جو تمہارے ایک
ساتھی کے قابو مین تھا اور کہا اُسنے تمہارے سردار کو مین نے راہ بتائی ہی بجانب ہربیس کے اور وہ اُسکے ساتھ پہاڑ پر ہین پس
جلدی روانہ ہوئے ہم تمہاری طرف پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ راہ بتلایا اُسنے مجکو میرے دشمن کیطرف اور راہ بتلایا
مسلمانونکو میری مدد دہی کے واسطے اور واجب ہوا اُسکے واسطے حق ہمپر اور رجوع کیا خالد بن الولید نے بجانب مسلمانون کے اور

وہ بڑے رنج مین تھے اُنکے پوشیدہ اور غائب ہوجانے سے اپنی نگاہوں سے پس جب دیکھا اُنھون نے خالد بن الولید کی طرف خوش ہوئے اور دوڑے سلام کرتے ہوئے اُنپر پس خالد بن الولید نے جواب سلام کا دیا اُنکو اور شکریہ اُنکے کامون کا ادا کیا پھر بلایا خالد بن الولید نے اُس گبر کو جسنے راہ بتلایا تھا اور کہا تو نے پورا کیا قول اپنا ہمسے اور ہم جانتے ہین کہ پورا کرین وعدہ اپنا تجھسے اسواسطے وجب ہوا مجھپر تیرے واسطے خیر خواہی کرنا پس آیا منظور ہے تجکو کہ ہوجاوے تو اصحاب مین نماز روزہ اور ملت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پس ہوجاویگا اہل بہشت سے اُسنے کہا کہ مین اپنے دین کو بدلنا نہین چاہتا ہون پس چھوڑ دیا خالد بن الولید نے اُسکے واسطے راہ کو نوفل بن عمر نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے اُس گبر کو کہ سوار ہوا وہ اپنے گھوڑے پر اور اکیلا چلا طلب شہرون روم کے پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے حکم کیا مسلمانونکو ساتھ جمع کرنے مال غنیمت اور قیدیونکے اور یکجا کیا گیا وہ سب اُنکے پاس پس جب دیکھی اُنھون نے کثرت اُسکی شکر اور تعریف ادا کیا واسطے اللہ تعالیٰ کے اور بلایا اپنے راہبر کو اور کہا تو یونس ہے پھر پوچھا اُس سے کہ کیا کیا تیری زوجہ نے پس بیان کیا اُسنے حال اپنی زوجہ کا پس متوجہ ہوئے خالد بن الولید اس معاملے سے پس کہا رافع بن عمیرۃ الطائی نے کہ اے سردار مین نے گرفتار کیا ہے ہرقل بادشاہ کی بیٹی کو اور یونس کے سپرد کیا ہے عوض اُسکی زوجہ کے پس پوچھا خالد بن الولید نے کہ کہان ہے بیٹی ہرقل کی پس لائی گئی وہ اُنکے سامنے اور دیکھا اُنھون نے حسن وجمال اُسکا جو اللہ تعالیٰ نے اُسکو دیا تھا پس پھیر لیا مُنھ اُسکی طرف سے اور کہا سبحانک اللھم بجمالک تخلق ما تشاء تمام پھر پڑھا اور بلٹ یحی مایشاء تمام آیت کو اور کہا یونس سے کہ آیا تو لیویگا اُسکو عوض اپنی زوجہ کے اُسنے کہا ہان ولیکن مین جانتا ہون کہ ہرقل دیگا اُسکی عوض مین مال بہت اُسکے واسطے پس کہا خالد بن الولید نے کہ تو اُسکو عوض مین اپنی زوجہ کے پس اگر نہ طلب کریگا ہرقل اُسکو تو وہ تیری ہے اور اگر خواستگار رہیگا ہرقل اُسکا پس اللہ تعالیٰ عوض دیگا تجکو بہتر اس سے پھر یونس نے کہا کہ اے سردار تم شہرون اور مقام تنگ اور دشوار مین ہو پس قصد کرو چلنے کا یہان سے پیشتر ازانکہ آملے تم مین جماعت رومیون کی پس کہا خالد بن الولید نے کہ اللہ تعالیٰ ہمکو کافی اور ہمارے ساتھ ہے پھر روانہ ہوئے وہان سے اور کوشش کی چلنے مین اور مال لوٹ کا اُنکے ساتھ تھا اور مسلمان اُنکے پیچھے تھے بحالت خوشی کے بسبب حاصل ہونے مال غنیمت اور سلامتی کے روح بن عطیہ نے بیان کیا ہے کہ ہمنے سب راہ قطع کی اور کوئی رومی ہمسے متعرض نہوا اور ہم ڈرتے تھے اُنکے ملکون مین پس جب پہونچے ہم نزدیک مرج الصفر قریب بل الحکیم کے کہ ناگہ دیکھا ہمنے ایک غبار اپنی پشت سے اور گرد گھومتی ہوئی کو پس جب دیکھا ہم نے وہ غبار ناگوار معلوم ہوا ہمکو وہ اور دوڑ گیا ایک شخص مسلمانون سے بجانب خالد بن الولید کے اور آگاہ کیا اُنکو پس کہا اُنھون نے کہ کون شخص تم مین کا اُسکی خبر لاویگا پس منظور کیا ایک شخص نے قوم غفار سے جسکا نام [illegible] تھا اور کہا اُسنے کہ مین خبر لاؤنگا پھر اُترا وہ شخص اپنے گھوڑے سے اور اُسکو اپنی مضبوطی پر اعتماد تھا اور سبقت لیجاتا تھا اور دوڑاتا تھا گھوڑے کو اپنے دشمن کے مقابلے مین پس پہونچا وہ شخص غبار کے قریب اور دریافت کیا اُسکو اور پھرا اپنی پشت پر اور پکارکر کہتا تھا کہ سردار سے لیا ہمکو صلبان نے اور اُنکے پیچھے قوم ہین بند کیے گئے اور چھپے ہوئے ساتھ لوہے کے

کر نہین ظاہر ہوتی تھی انکے جسم سے سوائے پتلی آنکھ کے پس بلایا اُنھون نے یونس بن ماہر کو وقت نزدیک پہونچ جانے گروہ کے اور کہا کہ
جا تو بجانب گروہ کے اور دریافت کر کہ انکا ارادہ کیا ہی اُسنے کہا بہتر اور گیا وہ گروہ کے قریب پھر پلٹ آیا خالد بن الولید کے
پاس اور کہا آیا مین نہین کہتا تھا تجھسے اے سردار کہ ہرقل نہ غافل ہوگا اپنی بیٹی کے طلب کرنے سے اور اُسنے بھیجا ہی اس گروہ کو بہ
ارادے لینے مال غنیمت کے مسلمانون کے ہاتھ سے پس جب ملجاوینگے وہ لوگ تم مین قریب دمشق کے بھیجینگے تمھارے پاس
کسی ایلچی کو اور درخواست اور طلب کرینگے تجھسے دختر ہرقل کو یا بطور بیع کے یا بطریق ہدیے کے پس اُسی حالت مین کہ خالد بن الولید
یونس سے باتین کر رہے تھے کہ آیا اُنکے پاس ایک شخص بوڑھا اور وہ لباس بالونکا بنا ہوا پہنے تھا پس آکر نزدیک ہوا
مسلمانون سے اور کہا کہ مین ایلچی ہون پس کہان ہین سردار تمھارے پس مسلمانون نے اُسکو لاکر خالد بن الولید کے سامنے کھڑا کیا
اور کہا اُس سے کہ بیان کر تو جو کچھ چاہتا ہی اُسنے کہا کہ مین ایلچی ہرقل بادشاہ کا ہون اور اُسنے کہا ہی تجھسے کہ سنا مین نے جو تجھنے
میرے لوگونکے ساتھ کیا اور مار ڈالا میری بیٹی کے شوہر کو اور قید کر لیا عورتون کو اور ظلم اور زیادتی کرنیوالی چیز ہی اور فتحمند ہوے اور سلامت
رہے تم اور نہ تجاوز کرو تم حد سے تاکہ نہ گرو تم اور اب یا پہنچ ڈالو میرے ہاتھ میری لڑکی کو یا بطور ہدیے کے میرے پاس بھیجدو واسطے
کرم اور بخشش تمھاری خصائل سے ہی اور نہین رحم کیا جاتا ہی وہ شخص جو رحم نہین کرتا ہی اور مین اُمید رکھتا ہون اس امر کی کہ ہوجاوے ہمارے
تمھارے صلح پس جب سنا خالد بن الولید نے کلام کہا اُس شخص سے کہ کہدے تو اپنے سردار سے کہ قسم ہی خدا کی کہ نہ پھر جاؤنگا مین یا مالک ہو جاؤنگا
تیرے تختگاہ تک جیسا کہ مجکو اپنے علم سے معلوم ہی اور چھوڑ دینا تیرا ہمکو پس اگر پایا تو کوئی سبیل اور راہ اُسکی توڑنے کی کرتا تو ہمین اور بیٹی تیری ہدیہ
ہی ہماری طرف سے تجکو اور مین اُمید رکھتا ہون کہ وہ پہونچ جاوے اپنی جگہ پر پس خالد بن الولید نے چھوڑا اور دیدیا اُسکی بیٹی کو اور کچھ مال اُسکی
عوض مین نہین لیا پس جب گیا ایلچی ہرقل کے پاس کہا ہرقل نے اپنے رئیسون اور ملوک سے کہ یہ وہی معاملہ ہی جو مین نے تم سے کہا تھا
پیش مانا اور ارادہ کیا تمنے میرے قتل کا اور قریب ہی کہ اس سے بڑھکر بھی ہوگا اور سپاہ تمھارا بطرف سے نہین ہی بلکہ پروردگار آسمانکی طرف
سے ہی پس بہت روئے رومی اُسکے کلام سے اور روانہ ہوے خالد بن الولید یہانتک کہ پہونچے وہ دمشق مین اور مسلمان اور
ابو عبیدہ بن الجراح ناامید ہو گئے تھے خالد بن الولید اور اُنکے ساتھیون کے صحیح اور سالم پھر آنے سے پس وہ سب بڑی امیدین تھے
کہ دفعتہ آپہونچے خالد بن الولید پس نکلے سب مسلمان اُنکی ملاقات کو اور مبارکباد سلامتی کی دی اُنکو اور سلام کیا بعضون نے بعض کو
اور دیا خالد بن الولید نے عمرو بن معدیکرب الزبیدی اور مالک الاشتر نخعی اور اُنکے ساتھیونکو دمشق مین اور آئے خالد بن الولید ابو عبیدہ
بن الجراح کے پاس اور سب سرگذشت بیان کی ابو عبیدہ بن الجراح تعجب کرتے تھے اُنکی شجاعت اور دلیری سے پس تھوڑے خالد بن الولید
اپنی جگہ پر نکالا پانچوان حصہ مال غنیمت سے اور بانٹ دیا باقی کو مسلمانونپر پھر دیا خالد بن الولید نے اپنے مال سے یونس بن مرکو اور
کہا اُس سے کہ لے یہ مال اور نکاح کر اسمال کو صرف کر کے یا مول لے کوئی عورت دختران روم سے یونس نے کہا قسم ہی خدا کی نہ نکاح
کرونگا مین بعد اپنی زوجہ کے اس دنیا مین کسی کے ساتھ اور نہین چاہتا ہون مگر اپنی زوجہ کو عالم آخرت مین یعنی حورعین کو راقع
نے عمیر الطائی نے بیان کیا ہی کہ موجود رہے ہمارے ساتھ یونس لڑتے تھے تا روز لڑائی یرموک کے پس وہ ہر لڑائی مین بہادر عظیم

کرتے تھے پس جب آیا دن یرموک کا دیکھا میں نے انکو امتحان کیے گئے بلاء نیک میں پس لگا ایک تیر انکے سینہ میں اور گر پڑے
وہ مردہ ہو کر رحمت کرے اللہ انپر پس غمگین ہوا میں انپر اور بہت درخواست رحمت کی میں نے انکے واسطے پس دیکھا میں نے انکو خواب میں
اور لباس انکا چمکتا تھا اور انکے پانوں میں نعلین طلائی تھی اور پھرتے تھے باغ سبز میں پس کہا میں نے کہ کیا کیا اللہ تعالیٰ نے تمھارے ساتھ
انھون نے کہا کہ بخش دیا مجکو اور عطا فرمایا مجکو بعوض میری زوجہ کے ستر حورین اگر ظاہر ہو انمین سے ایک دنیا میں تو دور کرے روشنی اسکے چہرے کی
روشنی سورج اور چاند کو پس نیک بدلا دیوے اللہ تعالیٰ تمکو واقدیؒ نے بیان کیا ہے کہ ذکر کیا میں نے اس خواب کو خالدؓ بن الولید سے پس کہا
انھون نے کہ نہیں ہے یہ مرتبہ قسم ہے خدا کی مگر بسبب شہادت کے پس گوارا ہو جسکو نصیب ہووے شہادت واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پھرے ساتھ مال لوٹ کے جانا انھون نے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے وفات نہیں فرمائی پس ارادہ کیا کہ لکھیں خط مشعر فتح اور خوشخبری اور کیفیت ملنے مال غنیمت کی اور ابوعبیدہ ابن الجراح نے انکو
حال وفات حضرت صدیقؓ اور خلافت حضرت عمرؓ سے آگاہ نہیں کیا تھا پس طلب کیا دوات کاغذ اور لکھا خط ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
لعبد اللہ خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عامله علی الشام خالد بن الولید المخزومی اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو
واصلی علی نبیه محمد صلی اللہ علیہ وسلم وذلک انا لم نزل من مکاید العدو علی حرب دمشق انزل اللہ علینا نصرہ وقھرھم وفتحت دمشق
عنوۃ من الباب الشرقی بالسیف وکان ابوعبیدۃ علی باب الجابیة فخدعه الروم فصالحوا علی الباب الآخر ومنعنی ان اسبی واقتل
والقینا عند کنیسة یقال لها کنیسة مریم واماما القسوس والرھبان ومنهم کتاب صلحه ان صھر الملک توما واخر یقال له ھربیس
خرجا من المدینة بمال عظیم وحال جسیم فسرت خلفھم ونزعت النعمة من ایدیھما وقتلت اللعینین واسرت ابنة الملک
ھرقل ثم لهد اھل تیما الیه وقد رجعت سالما وانا انتظر امرک والسلام اور لپیٹا خط کو اور مہر کی اسپر اپنی اور بلایا ایک شخص کو
اہل عرب سے کہ نام انکا عبداللہ بن قرط تھا پس دیا خط انکو اور روانہ ہوئے وہ بجانب مدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پس پہنچے وہ اور خلیفہ اسوقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے پس پڑھا عمر رضی اللہ عنہ نے آغاز خط کا اور وہ
تھا خالد بن الولید کی طرف سے بنام خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آیا نہیں
جانی مسلمانون نے خبر وفات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عبداللہ نے کہا کہ نہیں یا امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ میں نے بھیجا ہے ایک خط بنام ابوعبیدہؓ بن الجراح کے اور سردار مقرر کیا میں نے انکو مسلمانون پر اور معزول کیا میں نے
خالد بن الولید کو اور نہیں جانتا ہون میں کہ ابوعبیدہؓ بن الجراح نے ارادہ کیا ہے سرداری کا اپنی ذات کے واسطے پھر
سکوت کیا اور پڑھا خط کو اصحاب سیر نے تفاوت سے روایت کی ہے کہ جب وفات پائی حضرت ابی بکر
صدیق رضی اللہ عنہ نے اور خلیفہ ہوئے بعد انکے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور تھی عمر انکی باون برس کی پس بیعت کی
لوگون نے انسے بیچ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پوری بیعت کہ نہیں پھر گیا تھا انکی بیعت سے کوئی شخص نہ بڑا
نہ چھوٹا اور موقوف ہوگئی انکے زمانہ خلافت میں خلاف اور دشمنی اور نفاق اور منقطع ہوا باطل اور ثابت اور

قائم ہوا حق اور قوی ہوا غلبہ دین کا ضعیف ہوگیا مکر **شیطان** کا اور ظاہر ہوا حکم خدا کا حالانکہ کافر لوگ برا جانتے تھے حکم خدا کو
اور وہ اپنے زمانہ خلافت مین غربا پر لطف اور مہربانی کرتے تھے اور رحم کرتے تھے لڑکون پر اور درگذر کرتے تھے بڑون کی
لطف اور مہربانی کرتے تھے یتیم پر اور دلاتے تھے مظلوم کی ظالم سے یہانتک کہ پھیرتے تھے حق کو اسکی جگہ پر اور نہین پکڑتی تھی
انکو بیچ اجراے حکم خدا کے ملامت کسی ملامت کرنے والے کی اور اپنے زمانۂ خلافت مین وہ گھومتے تھے مدینہ منورہ کے بازارون
مین اور لباس انکی گدڑی تھی اور ہاتھ مین انکے دُرّہ ہوتا تھا اور انکے دُرّون کا خوف تمھاری ان تلوارون سے زیادہ تھا
غذا انکی ہر روز جو کی روٹی تھی ساتھ نمک کوٹے ہوے کے اور کبھی کھاتے تھے روٹی جو کی بدون نمک کے بسبب بے خواہشی دنیا
اور پاسداری مسلمانون کے بنظر مہربانی کے مسلمانون کے حال پر اور نہین چاہتے تھے وہ اس امر سے مگر ثواب اللہ غالب
اور بزرگ سے اور نہین باز رکھتا تھا انکو کوئی کام اداے فرض اور حقوق خدا اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے **بیان** کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی کہ متولی خلافت ہوے عمرؓ اور قدم بقدم اپنے
دونون صاحبون یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تھے بیچ آبادگی کامون دین کے
اور چھوڑ دیا تھا اپنے نفس سے بڑائی اور غرور کو اور جلا دیا اور ضعیف کر دیا تھا انکو جو اور نمک نے اور اذیت دیا تھا انکو کھانے
زیت اور خشک چھوہارے نے اور کبھی لے لیتے اور کھاتے تھے کسیقدر گھی اور کہتے تھے کہ کھانا جو کا نمک کے ساتھ اور بھوکھا
رہنا آسان تر ہی کل کے واسطے آگ سے کہ جو ور آئیگا اسمین نہ مریگا اور نہ پاویگا اسمین راحت کبھی گہرائی اسکی دور ہے اور
عذاب اسکا سخت ہی اور پانی اسکا پیپ ہی نہین اذن دیتے اور طلب کرتے تھے مسلمانونکو مگر یہ کہ آتے تھے لشکر انکے زمانہ
خلافت مین اور بھیجین انھون نے فوجین اور حاصل کیا فتوح اور آباد کیا شہرونکو اور خوف کرتے تھے آتش دوزخ سے رضی اللہ عنہ

ترجمہ جلد دوم فتوح الشام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب ہرقل کو یہ خبر پہونچی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متولی کام خلافت کے ہوئے یکجا کیا اُسنے ملوک اور بطارقہ اور قیاصرہ اور اپنے ارباب دولت کو اور ایک ممبر پر جو اُسکے واسطے کنیسہ قسان میں نصب کیا گیا تھا کھڑا ہوکر اس مضمون کا خطبہ سُنایا کہ ای بنی الاصفر یہ وہی شخص ہیں جنسے میں تمکو ڈراتا تھا لیس سُنا تمنے میرے کلام کو اور تحقیق دشوار اور سخت ہوگیا کام تمپر بسبب حکومت مرد گندم رنگ سیاہ چشم کے اور نزدیک ہوا وہ معاملہ جو بعد اُسکے ہی بسبب سرداری صاحب فتوح مشابہ نوح علیہ السلام کے اور قسم ہی خدا کی پھر قسم ہی خدا کی کہ ضرور وہ مالک ہوجاوینگے میرے اس تخت تک پس ڈرو تم ڈرو تم قبل واقع ہونے معاملہ اور پیش آنے سختی اور ویران ہونے محلون اور مارے جانے قسون اور بیکار کیے جانے ناقوس کے یہ شخص سردار لڑائی کے ہین اور یہ شدت اور سختی کیطرف کھینچنے والے اہل روم اور فارس کے ہین یہ عابد ہین اپنے دین میں یہ سخت اور درشت ہین اُسپر جسنے پیروی کی خلاف اُنکے دین کے اور مین اُمید رکھتا ہون تمھارے واسطے مدد اور غلبہ کی بشرطیکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے پابند ہوجاؤ تم اور چھوڑ دو طریقہ ظلم کو اور پیروی احکام مسیح علیہ السلام کی کرو ادا کرنے فرائض اور رغبت کرنے طاعات اور چھوڑ دینے حرامکاری اور سب طرح کی بیہودہ گوئیون مین اور اگر انکار کروگے تم ان کامون سے اور ثابت رہوگے خلاف حق اور نافرمانی اور میلان خواہش دنیا پر مقرر اور غالب کیا جاویگا تمپر دشمن تمھارا اور ایسی بلا مین تمکو مبتلا کریگا جسکی طاقت تم مین نہین ہی اور مین جانتا ہون کہ اس قوم کا دین بہت جلد ظاہر اور غالب ہوجاویگا سب دینون پر اور ہمیشہ لوگ اس دین کے نیکوکار رہینگے جبتک کہ وہ کوئی تغیر اور تبدل اپنے دین مین نکرینگے پس تم لوگ یا رجوع کرو اس دین کی طرف یا مصالحہ کرلو اس قوم سے جزیہ دینے پر پس جب سُنا قوم ہرقل نے یہ کلام اسکا جھپٹے اُسکی طرف اور قصد اُسکے مار ڈالنے کا کیا پس ٹھہرایا ہرقل نے اُنکے خشم کو گفتگوے نیک سے اور کہا کہ قصد میرا اس بیان سے نہ تھا مگر دیکھنا اور جاننا اس امر کا کہ حمیت اور غیرت تمھاری اپنے دین مین کیونکر اور کسطرح ہی اور خوف اہل عرب نے تمھارے دل مین جگہ پکڑی ہی یا نہین پھر بلایا ہرقل نے ایک شخص نصرانی عرب کو کہ جسکا نام طلیحہ بن مازن تھا اور قبول کیا اُسکے واسطے کچھ مال دینے کو اور کہا اُس سے کہ روانہ ہو تو اسیوقت بجانب یثرب کے اور دیکھ فکر اور تامل سے اس امر کو کہ کیونکر قتل کرسکتا ہی تو

عمر کو پس خلیفہ نے منظور کیا اس امر کو اور روانہ ہوا بطرف مدینہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور پہونچکر چھپ رہا حوالی مدینہ طیبہ مین
اور اسی وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے اور دیکھ رہے تھے یتیمون اور رانڈون کے لڑکے بالونکو اور خبرگیری کرتے تھے اُنکے باغون
اور احاطون کی اور چڑھ گیا وہ نصرانی ایک درخت پیچیدہ شاخ والے پر اور چھپ رہا اُسکے نیچے تو نمین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُسی درخت
کے نزدیک آکر زمین پر لیٹ رہے اور ایک پتھر سے تکیہ لگا لیا پس جب سو گئے وہ ارادہ کیا اُس نصرانی نے اس امر کا کہ درخت سے اُتر آنکو
مار ڈالے کہ اُسیوقت ایک درندہ جانور آیا اور گھوما گرد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور آگے آکر چاٹا اپنی زبان سے دونون پاؤن اُنکے
اور ناگہان ہاتف غیبی نے آواز دیکر یہ کلمات کہے یا عمر عدلت فامنت پس جب بیدار ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ چلا گیا
وہ درندہ اُترا وہ نصرانی درخت سے اور آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور بوسہ دیا اُن کے ہاتھون کو اور کہتا تھا
کہ میرے مان باپ قربان ہون اُس شخص پر جنکی حفاظت اور نگہبانی مخلوقات اور جانور اور انکا وصف اور تعریف
فرشتے اور جن کرتے ہین پھر ظاہر کیا اُس نصرانی نے اپنا حال اور ارادہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور مسلمان ہوا اُنکے ہاتھون پر
واقدی رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا ایک خط ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس عبارت
سے قد ولیتک علی الشام وجعلتک امیر جیوش المسلمین وعزلت خالدا والسلام پھر حوالہ کیا خط عبد اللہ ابن قرط کو اور اختیار کیا
شفقت اور بے آرامی کو اپنے اوپر بسبب رجوع کرنے کام اور معاملات مسلمانون کے **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ جب حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے کام مسلمانون کا اپنے ذمہ لیا پھیرا اپنی ہمت کو بجانب ملک شام کے پھر **راوی** نے ثقات سے **بیان**
کیا ہی کہ جس رات کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس عالم سے انتقال کیا اُسی رات کو عبدالرحمن بن عوف الزہری
رضی اللہ عنہ نے ایک خواب دیکھا پس بیان کیا اُنھون نے اس خواب کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسوقت کہ لوگون نے اُن سے
بیعت کی تھی پس وہ خواب بعینہ مطابق تھا اُس خواب سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس رات کو دیکھا عبدالرحمن نے کہا کہ
دیکھا مین نے اپنی آنکھون سے دمشق کو اور مسلمانون کو گرد اُسکے اور گویا مین سُنتا ہون آواز تکبیر مسلمانونکی اپنے کانون مین اور
ہنگام تکبیر کہنے اور حملہ کرنے مسلمانون کے دیکھا مین نے ایک شہر پناہ کو کہ دھنس گئی وہ زمین مین یہانتک کہ نہ دیکھا مین نے
کوئی نشان باقی اس سے اور مسلمانون سے دیکھا مین نے خالد بن الولید کو کہ داخل ہوے دمشق مین برور تلوار کے اور تھی ایک
آگ اُنکے آگے پھر دیکھا مین نے کہ گویا پانی پڑا آگ پر پس وہ بجھ گئی پس کہا حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ ورضی اللہ تعالی عنہ نے کہ بشارت
ہو تمکو کہ دمشق فتح ہوا اسی دن اگر چاہا اللہ تعالی نے اور بعد چند روز کے عقبہ بن عامر جہنی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دمشق سے
مدینہ طیبہ مین آئے اور انکے پاس خط فتح اور خوشخبری کا تھا پس جب دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنکو کہا اُنسے کہ اے ابن عامر
کتنے دن گذرے تمکو ملک شام چھوڑے ہوے اُنھون نے کہا کہ جمعہ کے روز مین نے چھوڑا تھا اور آج جمعہ ہی اور برابر چلا آیا مین
جب سے کہ روانہ ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمنے سنت ادا کی پس کیا خبر تمھارے ساتھ ہی اُنھون نے کہا کہ
نیکی کا علی وبشارت ہی کہ مین قریب تر بیان کرون گا اُسکو سامنے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ

رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انتقال کیا اُنھون نے اس عالم سے قسم ہی خدا کی درانحالیکہ وہ ستودہ صفات تھے اور گئے وہ بجانب پروردگار
کریم کے اور اپنے ذمے لیا عمر ضعیف نے اس کام کو پس اگر عدالت کریگا وہ اس کام مین نجات پاویگا اور اگر چھوڑ دیگا یا کمی اور قصور
کریگا ہلاک ہوگا عقبہ بن عامر نے بیان کیا ہی کہ رویا مین یہ حال سنکر اور دعاے رحمت کی مین نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے
واسطے پھر نکالا مین نے خط اور دے دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس جب پڑھا اُنھون نے خط کو پوشیدہ رکھا خبر کو تا وقت نماز
جمعہ کے پس جب خطبہ اور نماز پڑھ چکے چڑھ گئے منبر پر پس گرد اُنکے بیٹھے مسلمان اور پڑھکر سنایا اُنھون نے مسلمانون کو خط
فتح دمشق کا پس شور کیا مسلمانون نے ساتھ آواز تکبیر کے اور خوش ہوے پھر اُترآئے عمر رضی اللہ عنہ منبر سے پس جب اُترے
وہ منبر سے لکھا ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے منشور منصوبی اُنکے اور معزولی خالد بن الولید کے اور مجکو حکم دیا پلٹ جانے
دمشق کو پس پھر گیا اور پہونچا مین دمشق مین پس پایا مین نے خالد بن الولید کو کہ وہ توما اور ہربیس کے تعاقب مین گئے
تھے پس دیا مین نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کو اور پڑھا اُنھون نے پوشیدہ مسلمانون سے اور نہین آگاہ کیا کسی کو حال
انتقال حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اور چھپایا اپنی منصوبی اور خالد بن الولید کی معزولی کو یہانتک کہ واپس آئے
خالد بن الولید اور لکھا اُنھون نے خط متضمن فتح کرنے مسلمانون کے دمشق کو اور غالب ہونے اُنکے دشمنون پر اور مالک
ہونے مال لوٹ مرج الدیباج اور چھوڑ دینے بیٹی ہرقل کے اور سپرد کیا خط عبد اللہ بن قرط کو پس جب پہونچے عبد اللہ بن
قرط پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور پڑھا اُنھون نے سر خط کا از طرف خالد بن الولید المخزومی کے بنام حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کے ناگوار گذرا یہ امر اُنکو اور گندم گون رنگ اُنکا سپید ہوگیا اور کہا اے ابن قرط آیا نہین معلوم کیا مسلمانون
نے حال وفات ابو بکر صدیق اور مقرر کرنے میرے ابو عبیدہ کو بکار سرداری مسلمانون کے عبد اللہ بن قرط نے کہا کہ مسلمانونکو
اس حال سے اطلاع نہین ہی پس خشمناک ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیکھا لوگونکو اور کھڑے ہوے منبر پر اور سنایا مسلمانونکو
حال فتح ہونے دمشق اور حاصل ہونے مال غنیمت مرج الدیباج کا پس بلند ہوئین آوازین مسلمانونکی ساتھ کلمات خوشی اور دعا
کے نسبت برادران اسلامی کے پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اے لوگو مین نے سردار مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح کو جو مرادین مین نے اور
پایا مین نے اُنکو لائق اس کام کے اور معزول کیا مین نے خالد بن الولید کو سرداری سے پس کہا ایک شخص نے قوم بنی مخزوم سے
کہ آیا معزول کرتے ہو تم ایسے شخص کو کہ مشہور کیا اللہ تعالی نے سیف ناطق اُنکو اور کیا ان کو دفع اور دور کرنیوالے مشرکین کا
اور لوگون نے اُنکی معزولی کیواسطے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا تھا مگر اُنھون نے منظور نہین کیا اور کہا تھا کہ نہ معزول
کرونگا مین اُس تلوار کو جسکو کھینچا ہی اللہ تعالی نے اور مدد دی ہی اس سے اپنے دین کو اور اللہ تعالی اور مسلمان معذور جانینگے
تمکو اس حالت مین کہ تم میان مین کردوگے خدا کی تلوار کو اور معزول کردوگے ایسے سردار کو جسکو سردار کیا اللہ تعالی نے تحقیق
تمنے قطع کردیا پاس داری قرابت کو اور برائی چاہی چچا زاد بھائی کی یہ کہکر خاموش ہو رہا وہ شخص پھر دیکھا حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے اُسکی طرف اور پایا اُسکو کم سن پس کہا کہ جوان کم سن ہی کہ خشمناک ہوا اپنے چچا زاد بھائی کے واسطے

پھر اُترآئے منبر پر سے اور رکھلیا خط کو اُس رات مین اپنے بستر خواب کے نیچے اور مشورہ کرتے تھے اپنے نفس سے بقدمہ معزولی
خالد کے پس جب صبح کی نماز پڑھی لوگونکے ساتھ کھڑے ہوے منبر پر اور حمد اور ثنا کی اللہ تعالی کی اور ذکر کیا حضرت رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا اُنپر اور دعاے رحمت مانگی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے واسطے پھر کہا ای لوگو مین نے اُٹھایا
بڑا بوجھ امانت کا اور مین مثل چرواہے کے ہون اور جو چرواہا ہی سوال کیا جائیگا اُس سے بہ نسبت حال اُس کی
رعیت کے اور تحقیق دوست رکھا ہی اللہ تعالی نے میرے واسطے نیکو خواہی تمھاری اور نگرانی تمھاری مور معیشت
اور اُن کامونکی جو نزدیک کردین تمکو تمھارے پروردگار سے پس یہ معاملہ ہمارے تمھارے اور سکنا ہے اس شہر کے
بیچ مین ہی اور مین نے سُنا ہی رسول اللہ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے من صبر علی بلائھا وشدتھا کنت
شہیدا وشفیعا یوم القیمة اور یہ شہر تمھارا ایسا ہی جسمین نہ کھیتی ہی نہ دودھ مگر وہ چیز کہ لائی جاوے اونٹ پر ایک
مہینے کی راہ سے اور تحقیق اللہ تعالی نے وعدہ فرمایا ہی ہمسے بہت مال غنیمت کا اور مین اُمید رکھتا ہون نیکو خواہی سب
عام وخاص کی اداے امانت مین اور نہین دے سکتا ہون مین اپنی امانت اس شخص کو جو لائق اور سزاوار اسکا نہین ہی
بلکہ اس شخص کو دونگا جو خواہش کرنیوالا ہو اداے امانت اور پورا کرنے حقوق مسلمانونکی طرف اور مین ناپسند کرتا ہون
سرداری خالد کو اسواسطے کہ وہ ایسے شخص ہین جنہین عادت پریشان کرنے اور بیجا صرف کرنے مال کی ہی کہ دیتے ہین وہ شاعر
کو جو انکی تعریف کرتا ہی اور دیتے ہین اُس سوار کو جو اُنکے سامنے جہاد کرتا ہی زائد اُسکے استحقاق سے اور کچھ بھی باقی نہین رکھتے ہین
واسطے ضعیف اور غریب مسلمانونکے اور مین نے معزول کیا اُنکو اور اُنکی جگہ پر ابو عبیدہ کو سردار مقرر کیا ہی پس نہ کہے کوئی تم مین کا
یہ بات کہ معزول کیا گیا شخص شدید اور سخت اور مقرر کیا گیا ایسا نرم آسان کار ہے پس اللہ تعالی اُسکے ساتھ ہی واسطے
دعا کرنے اور اعانت کرنے اُسکے پھر اُترآئے منبر سے اور لیا ایک چرم صاف لکھا خط اُسمین بنام ابو عبیدہ کے ان الفاظ سے
بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥ من عبد اللہ امیر المومنین واجیر المسلمین الی ابی عبیدة بن الجراح سلام علیکم فانی
احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد ولیتك علی امور المسلمین فلا تستحی فان
اللہ لا یستحیی من الحق شیئا وانی اوصیك بتقوی اللہ الذی یبقی ویفنی ما سواہ الذی استخرجك من الکفر
الی الایمان ومن الضلالة الی الہدایة وقد امرتك علی جند خالد فاقبض منہ جندہ واعزلہ عن امارتہ
ولا تقدم المسلمین الی ہلکة رجاء غنیمة ولا تبعث سریة الی جمع کثیف ولا تقل انی ارجو لکم النصر فان النصر مع
التدبیر والثقة باللہ تعالی وایاك والتغریر والقاء المسلمین الی التہلکة وغض عن الدنیا عینیك واله عنہا قلبك
وایاك ان تہلك کما ہلك من کان من قبلك فقد رایت مصارعہم واختبرت سرائرہم وانما بینك وبین الآخرة

للشدة اشتداد وقد قتل بها اصحابك وانت تنتظر رجلا من دار مضت نضارتها وذهبت زهرتها فاحذر الناس الذين
انما الخير بها وبكرت الدار الاخرى وعلى المسلمين ما استطعت واما الحنطة والشعير الذي قد وجدت في دمشق و
لنتري اما تجارتكم فهو للمسلمين واما الذهب والفضة ففيه الخمس للسهام واما اصحابك انت وخالد في الفتح والعطا
فالفتح بالسلم لا بالقتال لانك انت الوالي وصاحب الامر وان كان صلحك جرى على الحنطة انما الروم فسلمها اليهم والسلام
عليك وعلى جميع المسلمين واما ما في خالد الخلفاء العدو الى حرج الديباج فانا غر بعد ملء المسلمين وكان بها حيا وابنه
من قبل هذا فيها لا يبها ابدا اسرها فذلك لغير فدا كان يا خالد بها ما لا ليتم ارحم على ضعفاء المسلمين پھر لپیٹا خط کو
اور مہر کی اُسپر اور بُلایا عامر بن ابی وقاص برادر سعد بن ابی وقاص کو اور خط اُنکے سپرد کرکے کہا کہ روانہ ہو تم دمشق کو اور دو خط
خالد کو اور حکم کر واسطے لوگون کے یکجا کرنے کا اُنکے پاس اور آگاہ کرو وفات حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے اور کہو اُنسے
کہ پڑھکر سناوین وہ خط لوگون کو اور بُلایا شداد بن اوس کو مصافحہ کیا اُن سے اور کہا جاؤ تم عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ
شام کو پس جب پڑھین عامر خط کو پس حکم کرو تم لوگون کو کہ بیعت کرین تم سے تاکہ ہو جاوے تمھارے ساتھ بیعت
کرنے سے میرے ساتھ بیعت کرنا پس روانہ ہوے دونون یار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور انکی کوشش کرتے
تھے وہ چلنے مین یہانتک کہ وارد ہوے دمشق مین اور لوگ منتظر تھے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے دریافت
حال اور اس امر کے کہ کیا حکم کرینگے وہ انکو پس جب سامنے ہوے وہ دونون یار مسلمانون کے دراز ہوئین گردنین
مسلمانون کی انکی جانب کو اور دوڑے لوگ انکی طرف اور خوش ہوے اُنکے آنے سے یہانتک کہ اُترے وہ دونون خالد
بن الولید کے خیمے مین اور سلام کیا اُنپر اور پوچھا خالد بن الولید نے کس حال مین چھوڑا تم نے خلیفہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
کو اُنھون نے کہا کہ چھوڑا ہم نے ساتھ خیر کے یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور ہمارے پاس خط اُن کا ہی اور
اُنھون نے مجکو حکم دیا ہی کہ پڑھکر سناؤن مین مسلمانونکو پس حکم دو تم انکو یکجا ہونے کا پس پڑا جانا خالد بن الولید نے
اس امر کو اور شک کیا اُنھون نے معاملے مین اور یکجا ہوے مسلمان اُنکے پاس اور کھڑے ہوے عامر بن ابی وقاص
اور پڑھا خط کو پس جب پہونچے مضمون وفات حضرت صدیق رضی اللہ عنہ تک شور کیا مسلمانون نے ساتھ بڑی
آواز رونے کے اور روئے خالد بن الولید اور کہا کہ اگر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وفات پائی پس بہ تحقیق متولی
خلافت ہوے عمر رضی اللہ عنہ اور بخوشی اطاعت اُنکی منظور ہی قسم ہی خدا کی کہ نہ تھی کوئی چیز دوست زیادہ مجکو
خلافت اور حکومت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اور نہ تھی کوئی چیز دشمن مجکو خلافت اور حکومت عمر رضی اللہ عنہ سے اور اب بخوشی
اطاعت خدا اور عمر کی اور جو حکم اُنھون نے کیا منظور ہی اور پڑھا خط کو آخر تک پس جب سُنا لوگون نے خط کو اور اُسمین
حکم بیعت کرنیکا تھا شداد بن اوس سے بعوض بیعت امیر المومنین کے اُٹھکر آئے سب لوگ شداد بن اوس پاس اور
بیعت کی اُنسے پس واقع ہوئی یہ بیعت دمشق مین تیسری تاریخ ماہ شعبان سن تیرہ ہجری مین واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہی

کرے لیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مال اور لشکر کو اپنے اختیار مین اور آگاہ کیا مسلمانونکو حکم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
اور جانا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس امر کو کہ گران گذریگا یہ امر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پر اور کمی کرینگے وہ مقابلے اور
تلاش دشمن مین اور سستی کرینگے بعد اسکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مجکو پہونچی ہی روایت اس امر کی کہ تھے
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بعد معزولی کے دشمن پر زیادہ شدید اور سخت شکست دینے اور جہاد کرنے مین خصوصا حصن ابی القدس
کی لڑائی مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پوچھا مین نے اس شخص سے جسنے مجھسے بیان کی یہ کیفیت حصن ابی القدس
کی کہ کسجگہ تھا وہ ملک شام مین کہا اس شخص نے وہ حصن درمیان عرقہ و طرابلس و مرج السلسلہ کے تھا اور اسکے مواجہے مین
ایک دیر اور اسپر مین ایک صومعہ اور اسمین راہب عالم دین نصرانیت کا رہتا تھا اور وہ پڑھا ہوا تھا کتب گذشتہ
اور حالات اگلی امتون کے اور آتے تھے رومی اسکے پاس بغرض فائدہ لینے کے اسکے علم سے اور عمر اسکی زیادہ ایک
سو سال سے تھی اور وہ ہر سال اپنے دیر کے قریب ایک عید قائم کرتا تھا وقت آخر ہونے ایام صیام رومیون کے اور وہ
عید شعانین کی تھی پس یکجا ہوتے تھے رومی اور نصرانی وغیرہ سب اطراف اور کنارون دریا اور مصر کے قوم قبط اور آتے تھے
یہ سب اسکے پاس اور گرد ہوتے تھے اسکے یہان نکلتا اور ظاہر ہوتا تھا وہ ان لوگو پر اپنے طاق سے اور سکہاتا تھا انکو نصائح انجیل کے اور قائم ہوتی
تھی اسکے دیر کے نزدیک ایک بڑی بازار بعد ایکسال کے اور لاتے تھے لوگ مال و متاع اور سونا اور چاندی اس بازار مین اور
تین دن یا سات دن تک وہان خرید فروخت ہوا کرتی تھی اور مسلمان لوگ اس بازار کو نہین جانتے تھے یہانتک کہ راہ بتائی انکو ایک عرب
نصرانی معاہدی نے جسکے ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح نے نیکی کی تھی اور امان دی تھی اسکو اور اسکے گھر والونکو جب متولی ہوئے ابو عبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ مسلمانونکے کام کیلیے ارادہ کیا اس معاہدی نے کہ تقرب اور نزدیکی حاصل کرے ابو عبیدہ بن الجراح سے اور شاید کہ فتح
ہوجاوے دیر اور بازار انکے ہاتھون سے پس آیا وہ سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے اور وہ اس سوچ اور فکر مین تھے کہ کیا کرنا چاہیے اور کس
شہر کا شہرون روم سے قصد کرنا چاہیے پس کبھی یہ کہتے تھے کہ بیت المقدس کی طرف جاؤنگا کہ وہ بہتر ہی شہرون روم کا ہی اور وہ کرسی انکی
بادشاہت کی اور اسی سے ہی قیام انکے دین کا اور کبھی کہتے تھے انطاکیہ جاؤن اور قصد ہرقل کا کرون اور فراغت حاصل کرون اس سے
اور وہ اندیشہ مند تھے اپنے کام مین ہرقل سے اور دیکھا کیا تھا مسلمانونکو واسطے مشورے کے کہ اسیوقت آیا وہ معاہدی اور تھا وہ نصاری
شام سے پس کہا اسنے کہ ای سردار تحقیق تمنے نیکی اور احسان کیا میرے ساتھ بسبب تخصیص دینے امان کے مجکو اور میرے لڑکے بالونکو اور
مین آیا ہون تمہارے پاس ساتھ خوشخبری اور اظہار مال غنیمت کے جسکو لوٹ لیوینگے مسلمان اور پہنچیگا انکو اللہ تعالی نے تمہاری طرف
پس اگر فتح دی اللہ تعالی نے مسلمانونکو اسپر تو ایسے مالدار ہو جاوینگے کہ بعد اسکے حاجتمند نہونگے کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
نے کہ بیان کر تو کہ یہ غنیمت کیا چیز اور کہان ہی کہ نہین جانتا ہون مین تجکو مگر نیکخواہ پس کہا اسنے کہ ای سردار تحقیق تمہارے برابر اور مقابل
مین کنارہ دریا پر ایک جاہے استوار بطور قلعے کے ہی مشہور ہی حصن ابی القدس اور اسکے سامنے ایک دیر ہی جسمین ایک راہب رہتا ہی
کہ نصرانی بزرگداشت کرتے ہین اسکی اور برکت طلب کرتے ہین اسکے علم سے اور اسنے ہر سال ایکدن عید کا مقرر کیا ہی کہ یکجا ہوتے ہین

اسمین لوگ سب اطراف وجوانب اور دیہات اور بیرون سے اور قائم ہوتی ہی اُسکے نزدیک ایک بازار کہ ظاہر کیے جاتے ہین اُسمین
اچھے کپڑے اور رخت دیباج اور سونا چاندی اور ڈھونڈتے ہین لوگ اُسکے نزدیک تین یا سات دن پھر متفرق ہو جاتے ہین اور یہ تحقیق
نزدیک آیا ہی وہ وقت ہونے بازار کا پس اگر بھیجو تم اُسکی طرف ایک لشکر کو جسمین عرب کے لوگ ہین کہ جا پڑین اُس بازار پر درانحالیکہ
وہان کے لوگ بیخوف اور مطمئن ہونگے پس لے لیوینگے مسلمان سب مال جو بازار مین ہوگا اور مار ڈالینگے مردونکو اور پکڑ لینگے عورتونکو
اور اُنکی اولاد کو اور ہوگا یہ معاملہ باعث سستی مشرکین اور حاصل ہونے مال غنیمت کا مسلمین کے واسطے پس جب سنا ابوعبیدہ رضہ
بن الجراح نے یہ حال بہت خوش ہوے باُمید اُسکے کہ واقع ہو وہ بات جو معاہد نے ظاہر کی ہی اور پوچھا اُس سے کہ ہمارے
اور دیر کے بیچ مین کسقدر مسافت ہی اُسنے کہا کہ دس فرسخ ایک دن کی راہ ہی واسطے جلد چلنے والیکے پھر پوچھا کتنے دن باقی ہین
بازار کے جمع ہونیکو اُسنے کہا کہ تھوڑے دن ہین پھر پوچھا کہ آیا کوئی حامی بھی اُسکا رومیون سے ہی اُسنے کہا کہ نہین مشہور ہوا ہی یہ معاملہ
بازار وغیرہ کا بادشاہ کے شہرون مین اسواسطے کہ ہرقل بادشاہ کی ہیبت اُنکے نزدیک بہت ہی پس جب سنا ابوعبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے یہ حال پوچھا کہ آیا قریب دیر کے کوئی شہر شام کا ہی اُسنے کہا ہان ای سردار قریب بازار قوم کے ایک شہر ہی جسکا نام طرابلس ہی
اور وہ شہر فرضہ ہی ملک شام کا اور اُسی کی طرف کشتیان ہر جگہ سے آتی ہین اور اس شہر مین ایک بطریق بڑا متکبر رہتا ہی کہ دیدی ہی
بادشاہ نے بطور جاگیر کے وہ زمین اُسکے حصے مین بسبب مغرور ہونے اُسکے اور وہ نہین آتا ہی بازار مین نہین اقرار کر سکتا ہون تم
سے اس بات کا کہ کوئی رومی اس بازار کا حامی ہی مگر یہ کہ اب حامی ہو جاوے بسبب خائف ہونے اُنکے تمسے اور اگر روانہ ہووین
ہوتی مسلمان بجانب دیر اور بازار کے ہر آئینہ اُمید رکھتا ہون مین فتح اور حصول مال غنیمت کی اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کہا ابوعبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے کہ ای لوگو کون شخص تم مین سے ہبہ کریگا اپنی جان کو واسطے اللہ تعالی کے اور روانہ ہوگا
اس لشکر کے ساتھ جسکو مین بازار کیطرف بھیجونگا پس شاید اللہ تعالی مدد کرے اُسکی اور ہووے یہ امر فتح واسطے مسلمانونکے راوی نے
بیان کیا ہی کہ سکوت کیا مسلمانون نے اور نہین جواب دیا اُنکو کسی نے پس دوبارہ پکار کر کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
اور نہین ارادہ کیا ابوعبیدہ رضہ بن الجراح نے اپنے کلام سے مگر خالد بن الولید کو اور براہ شرم اُنکو خاص مخاطب نہین کیا پس خاموش رہے
خالد بن الولید اور کچھ کلام نہین کیا پس اُٹھ کھڑے ہوے سامنے ابوعبیدہ رضہ بن الجراح کے درمیان لوگون سے ایک شخص جوان سبزہ آغاز
اور یہ جوان عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما اور تھین والدہ اُنکی اسماء بنت عمیس الخثعمیۃ باپ اُنکے جعفر طیار رضی اللہ عنہ جو غزوہ
تبوک مین شہید ہوے اور ہاتھ اُنکے کاٹے گئے اور چھوڑا تھا اُنھون نے اپنے بیٹے عبداللہ کو کم سن پس نکاح کیا حضرت ابوبکر صدیق رضہ
عنہ نے ساتھ اسماء بنت عمیس کے اور کفالت اور پرورش کی حضرت صدیقؓ نے عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالی کی بسبب زیادہ
ہواس عبداللہ بن جعفر طیار کا کہتے تھے وہ اپنی ماں کو کہ ای ماں ہمارے باپ نے کیا کام کیا پس کہتی تھین وہ کہ ای بیٹے اُنکو رومیون نے
شہید کیا پس کہتے تھے عبداللہ کہ اگر مین جیتا رہا تو بدلا اپنے باپ کا لے لونگا پس جب وفات پائی حضرت صدیق رضہ نے اور خلیفہ
ہوے حضرت عمر رضہ آئے عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما بجانب شام کے اس لشکر مین جسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مع عبداللہ

ابن انیس الجہنی کے ساتھ بھیجا تھا اور عبداللہ بن جعفر طیار مشابہ تھے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت اور سیرت مین
بھی بڑے جوانمرد تھے پس جب کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہ کون شخص تم مین کا جایگا بجانب اس دیر کے پس اُٹھ
کھڑے ہوے عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما اور کہا کہ اے امین اُمتہ مین پہلا ہون اُس شخص کا اُس لشکر مین جسکو تم بھیجا چاہتے ہو
پس خوش ہوے ابوعبیدہ بن الجراح اُنکے اُٹھ کھڑے ہونے اور آمادگی سے اور منتخب کیا اُنکے ساتھ کے واسطے لوگونکو مسلمانون سے اور
شہسواران موحدین کو اور کہا عبداللہ بن جعفر طیار سے کہ تم سردار ہو اُنپر اے بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور طیار کیا
اُنکے لیے ایک نشان سیاہ رنگ فوج کا اور سپرد کیا اُنکے اور تھا یہ گروہ پانچ سو سواران کا کہ بعض اُنمین کے اہل بدر سے تھے اور
منجملہ ہمراہیان عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے ابوذر غفاری اور عبداللہ بن ابی اوفی اور عامر بن ربیعہ اور
عبداللہ بن انیس الجہنی اور عبداللہ بن ثعلبہ اور عتبہ بن عبد السلمی اور واثلہ بن الاسقع اور سہیل بن سعید اور سعد
بن مالک السہمی اور عبداللہ بن بشیر السلمی اور سائب بن زید اور انس بن صعصعہ اور محمد بن ربیع ابن سراقہ اور عمرو بن
نعمان المغنم اور تھے یہ بدری اور سالم بن قانع اور یہ بھی بدری تھے اور جابر بن مسروق الربعی اور یہ بھی بدری تھے اور قارع بن
خرمل اور تھے یہ بدری اور ناجی بن معاذ الاسلمی اور یہ بھی بدری تھے اور مثل ان لوگونکے اور بھی رئیس تھے رضی اللہ عنہم
واقدی رحمہ اللہ علیہ نے بیان کیا ہی کہ جب جمع ہوے پانچ سو سوار تحت نشان حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما
کے نہین تھے اُنمین کوئی گروہ کہ موجود ہوے تھے بدر مین اور در آئے تھے معرکون اور لڑائیون مین نہین پیٹھ پھیرنے تھے اور نہین
میل کرتے تھے بجانب فرار کے پس جب قصد کیا اُنھون نے روانگی کا کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ
عنہما سے کہ اے بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہ تاخت و تاراج کرو تم قوم کو مگر پہلے دن مین ایام قائم ہونے بازار
کے پھر رخصت کیا اُنکو روانہ ہوے وہ لوگ واثلہ بن الاسقع نے بیان کیا ہی کہ تھا مین بیچ لشکر ہمراہی عبداللہ بن جعفر طیار کے
اور واقع ہوئی روانگی ہماری دمشق سے بجانب دیر ابی القدس کے نصف مہینے شعبان کی رات مین اور روشنی چاند کی
زیادتی مین تھی اور مین بجانب پہلوے عبداللہ بن جعفر کے تھا پس کہا اُنھون نے کہ اے ابن الاسقع کیا اچھی چاندنی اُس رات کی ہی
مین نے کہا کہ اے بیٹے چچا رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ رات نصف شعبان کی بڑی برکت کی رات ہی پس کہا اُنھون نے کہ سچ
ہی اس رات مین لکھی جاتی ہی موت اور روزی بخشے جاتے ہین گناہ اور میرا ارادہ اس شب مین بیداری کا تھا پس کہا مین
نے کہ یہ ہمارا چلنا بہتر ہی قیام سے اور اللہ تعالیٰ بہت دینے والا بخشش کا ہی اُنھون نے کہا سچ کہتے ہو تم پس چلے ہم وہ تمام رات
صبح تک پس صبح کی ہمارے ساتھ اس راہبر معاذی نے ایک بڑے پہاڑ پر پس اس حال مین کہ چلے جاتے تھے ہم کہ دفعتہً پہونچے
ہم قریب صومعہ ایک راہب کے اور وہ ہمارے دائین جانب راہ کے تھا پس پھرے عبداللہ بن جعفر اُسکی طرف اور جو لوگ بھی
اُنکے ساتھ اُسکی طرف چلے نکلکر آیا راہب صومعہ سے ہمارے پاس اور وہ ایک ٹوپی بالون کی پہنے تھا پس دیکھتا تھا وہ ہمکو تامل
کی نگاہ سے اور پوچھا کہ تم کون ہو ہمنے کہا کہ اہل عرب ہین پس کہا اُسنے کہ تم محمدی ہو ہمنے کہا ہان پس بتامل نگاہ ایک ایک کو

میں سے وہ دیکھتا تھا پھر دیر تک دیکھتا رہا بجانب عبد الرحمن بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے پس کہا اُسنے کہ یہ جوان تمہارے نبی کے
بیٹے ہین ہمنے کہا نہین پس کہا اُسنے کہ نور نبوت کا ظاہر ہوتا ہی انکی دونون آنکھون سے پس آیا کوئی قرابت ہی انکو تمہارے نبی سے
ہمنے کہا یہ ہمارے نبی کے چچا کے بیٹے ہین پس کہا اُس راہب نے کہ یہ پتے ہین اور پتے درخت سے ہوتے ہین پس کہا عبد اللہ بن جعفر نے
کہ ای راہب کیا جانا اور پہچانا ہی تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُسنے کہا کیونکر نہ جانون اور پہچانون اُنکو حالانکہ نام اُنکا لکھا ہے
توریت اور انجیل اور زبور مین اس صفت سے کہ وہ صاحب اونٹ سرخ اور شمشیر برہنہ کے ہین پھر کہا عبد اللہ بن جعفر نے پس کیون تو
انکا ایمان نہین لاتا اور تصدیق اُنکی نہین کرتا ہی پس اُٹھایا راہب نے اپنے ہاتھونکو بجانب آسمان کے اور کہا کہ یہ امر اُسوقت ہوگا جسوقت
چاہیگا مالک اس آسمان سبز کا پس تعجب کیا اُسکے کلام سے ہملوگون نے اور روانہ ہوے ہم اور راہب ہمارے آگے تھا تا اینکہ پہونچے ہم
ایک جنگل بہت درخت اور پانی والے مین اور راہبر نے ہم سے کہا کہ چھپکر ٹھہرین ہم وہان اور اُسنے عبد اللہ بن جعفر طیار سے کہا کہ مین جاتا ہون
اس غرض سے کہ دریافت کرون مین تمہارے لیے خبر قوم کی پس کہا عبد اللہ بن جعفر طیار نے کہ جلدی کر تو لیکے جا اور پھر آ ہمارے
پاس پس روانہ ہوا وہ بعجلت اور حضرت عبد اللہ بن جعفر مع ہمراہیان اپنے اس جنگل مین پوشیدہ ہوکر پس درست کیا ہمنے اپنی زاد راہ کو
ور کھایا ہمنے پس گذری تھوڑی رات اُٹھکھڑے ہوے عبد اللہ بن جعفر درانحالیکہ بذات خود نگاہبانی مسلمانون کی کرتے رہے
صبح تک پس جب صبح ہوئی نماز پڑھی ہمنے اور با انتظار پھر آنے راہبر کے منتظر تھے پس نہین آیا وہ اور دیر ہوئی اُسکے حال معلوم ہونے
مین پس بے چین ہوے مسلمان اُسکے رُک رہنے سے اور خوف کیا مکر اور فریب سے اور مشوش کیا شیطان نے اور بدگمان ہوے
نسبت راہبر کے پس مسلمانون نے اُسکی نسبت گمان بُرائی کا کیا مگر ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا گمان نیک کرو اُسکے ساتھ اور
نہ خوف کرو تم اُسکے جانب سے کسی مکر و فریب کا اُسکے واسطے ایک شان حال ہی جسکو تم لوگ آیندہ معلوم کروگے پس تسکین ہوئی
مسلمانونکو اور اُسی وقت راہبر پہونچا پس ہملوگ اُسکو دیکھکر خوش ہوے اور سمجھے ہم کہ وہ کہیگا ہمکو واسطے چلنے کے بجانب دشمن کے
پس آکھڑا ہوا وہ مسلمانونکے بیچ مین اور کہا کہ ای اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قسم ہی حق مسیح کی کہ جو حال مین نے تمسے بیان کیا تھا اُسمین
کوئی حیل اور خیانت کی بات نہ تھی اور مین اُمید رکھتا ہون تمہارے واسطے حصول غنیمت کی مگر ایک امر مانع اور حائل ہوگیا ہی تمہارے
اور غنیمت کے بیچ مین پس کہا عبد اللہ بن جعفر طیار نے کہ کیونکر حائل ہوگیا ہی ہمارے اور غنیمت کے بیچ مین پس کہا اُسنے کہ حائل ہوگیا ہی
ایک دیار بڑے زور شور کا اور پتھر مارنے والا موجود سے اور وہ یہ ہی کہ مین گیا تھا قوم کے قریب بازار مین اور اُسمین خرید و فروخت قائم ہوچکی تھی اور
اہل دین نصرانیہ وہان مجتمع ہوے ہین اور اکثر اُنہین کے گرد حصن ابی القدس کے یکجا ہین اور جمع ہوے ہین قسیس اور راہب اور بلوک اور
بطارقہ پس جب مین نے یہ حال دیکھا جا ملا اُنہین اور سبب اُنکے یکجا ہونیکا دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سردار طرابلس نے کسی ایک بادشاہ روم
کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کیا ہی اور لائے ہین اس لڑکی کو نزدیک دیر ابی القدس کے تاکہ بموجب رسم اپنے دین کے اُسکے واسطے
قربانی کرین اور جمع ہوے ہین گرد اُسکے بہادران روم اور عرب متنصرہ بکثرت مع ہتھیارون کے اور اس حیثیت سے یکجا
ہونا اُنکا بسبب خوف کے ہی تمسے ای گروہ عرب کے اور میرے نزدیک بہتر یہ ہی کہ نہین ہی تم لوگونکا جانا اُنکی طرف کہ وہ ایک جماعت

کثیر وضیع و شریف بھی ہین پس عبد اللہ بن جعفر نے کہا کہ کسقدر ہین وہ لوگ تیرے اندازۂ نگاہ مین پس کہا اُسنے کہ بالا رہین تو زیادہ
بیس ہزار سے عوام الناس رومی اور ارمنی اور نصاریٰ اور قبطی مصر کے اور یہودی اہل سودا اور بطارقہ اور منتصرہ ہین اور وہ جو استعداد
لڑائی کی رکھتے ہین اُنکی تعداد پانچ ہزار سوار ہی اور تمکو طاقت اُنکے مقابلے کی نہین ہی اور اگر پکارینگے وہ تو اور لوگ مثل اُنکے یکجا
ہو جاوینگے اسواسطے کہ شہر اُنکے نزدیک ہین اور تمھاری جماعت تھوڑی اور فریادرس تمسے دور ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ
دشوار گذرا یہ معاملہ مسلمانوں پر پس کہا عبد اللہ بن جعفر نے کہ اے گروہ مسلمانوں کے کیا کہتے ہو تم اس امر مین مسلمانوں نے کہا راے یہ ہی کہ ہم اپنے
تئین معرض ہلاکت مین نہ ڈالین جیسا کہ ہمکو ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب بزرگ مین حکم دیا ہی پھر چلین ہم سردار ابو عبیدہ رض بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے پاس اور واللہ تعالیٰ نہ رائگاں کریگا ہمارے اجر کو پس جب سُنا عبد اللہ بن جعفر نے قول مسلمانوں کا کہا اُسنے کہ مجکو تو یہ
ڈر ہی کہ اگر مین ایسا کرونگا تو لکھیگا اللہ تعالیٰ میرے تئین بھاگنے والون مین اور مین واپس جاؤنگا یا یہ کہ ظاہر کرون مین کوئی عذر اللہ تعالیٰ
کے نزدیک پس جو ثبوت دیگا مجکو اجر اسکا اللہ تعالیٰ کے ذمے ہی اور جو پھر جاویگا پس نہین سرزنش ہی اسپر پس جب سُنا مسلمانون
نے یہ کلام عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کا درباب خرچ کرنے اپنی جان کے اللہ کی راہ مین شرمائے اُنسے اور منظور کیا اُنکی راے کو
اور کہا کہ تم جو ارادہ رکھتے ہو اسواسطے کہ نہین نفع کرتی ہی احتیاط امر تقدیر سے پس خوش ہوے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ انکے
حکم قبول کرنے سے پھر پہنا اُنھون نے اپنی زرہ کو اور رکھا سر پہ خود کو اور مضبوط باندھا کمر کو پٹکے سے اور گردن سے لٹکایا اپنے بانکی تلوار کو اور
سوار ہوے گھوڑے پر اور لیا نشان اپنے ہاتھ مین اور حکم کیا مسلمانوں کو واسطے ساختگی سامان لڑائی کے پس نہین مسلمانون نے زین
اپنی اور لگائے ہتھیار اور سوار ہوے اپنے گھوڑون پر اور کہا راہبر سے کہ چل تو ہمارے ساتھ قوم کیطرف پس قریب تر دیکھیگا تو
اصحاب رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معاملہ عجیب کو واثلہ رض بن الاسقع نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے راہبر کو چہرہ اس کا
زرد ہو گیا اور بدل گیا تھا رنگ اُسکا اور کہا اُسنے کہ چاہو تم اپنی راے سے مجھپر تمھارے اس کام مین کچھ الزام اور ننگ گیری نہوگی
ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کو کہ مہربانی و لطف کرتے تھے راہبر کے
ساتھ یہانتک کہ چلا وہ اُنکے سامنے ہو کر راہ بتلاتے ہوے بجانب قوم کے ایک ساعت پھر ٹھہر گیا وہ اور کہا اُسنے کہ ٹھہر جاؤ
تم لوگ کہ نزدیک پہونچے ہو تم قوم سے پس رہو تم اپنی جگہون مین پوشیدہ ہو کر صبح ہوتے تک پھر تاخت و تاراج کرو تم قوم
واثلہ رض بن الاسقع نے بیان کیا ہی کہ رات گذرانی ہمنے اسی حالت پوشیدگی مین اور ہم مانگتے تھے اللہ تعالیٰ سے
کشود کار کو اور مدد دشمنون پر پس جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھائی مسلمانون کو عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے اور جب
فارغ ہوے وہ نماز سے مسلمانون سے کہا کہ کیا راے ہی تمھاری تاخت کرنے قوم مین پس عامر بن ربیعہ نے کہا کہ مین ایک راے
تم سب کو بتلاؤن کہ اگر سنیگے ہو اُس پر عمل کرو مسلمانون نے کہا کہ بیان کرو تم عامر بن ربیعہ نے کہا کہ راے یہ ہی کہ چھوڑ دو قوم کو
خرید و فروخت مین اور دیکھنا اور دکھلانے مال مین پھر جب ہو وے تم آنیز بسبیل غفلت کے پس سنا سب نے اور پسند کیا مسلمانون نے
انکی راے کو اور صبر کیا وقت قائم ہونے بازار تک پھر نکالا اُنھون نے تلوارون کو میان سے اور چڑھایا کمانون کو اور تان لیا

نیزون کو اور عبد اللہ بن جعفر انکے آگے تھے اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھا پس جب نکلا آفتاب قصد کیا عبد اللہ بن جعفر نے مسلمانونکی
طرف اور کیے انکے پانچ گروہ ہر گروہ مین ایک سو سوار تھے اور ہر سیکڑے پر ایک شخص واقف کار کو سردار مقرر کیا اور کہا کہ ہر ایک
گروہ تم مین کا ایک جانب بازار ے لیوے اور نہ مشغول ہو تم لوٹ پوٹ مین ولیکن بارو اور رکھو تم تلوارون کو اُنکے سرون پر
یہ کہکر آگے ہوے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نشان لیے ہوے اور چلکر ظاہر ہوے قوم پر پس دیکھا قوم کو پھیلی ہوئی زمین مین
مثل چونٹیون کے بسبب کثرت کے اور گھیرے ہوے تھی ایک جماعت کثیر دیر راہب کو اور وہ اپنے دیر سے سر نکالے ہوے
لوگونکو نصیحت اور وصیت کرتا تھا اور سکھلاتا تھا علوم اُنکی ہلاکی کے اور وہ لوگ اُسکی طرف ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے تھے اور
لڑکی بادشاہ کی دیر مین اُسکے نزدیک تھی اور بطارقہ اور اولاد انکی کپڑے دیباج کے پہنے تھی اور اُسکے اوپر زرہین جوشن اور خود
پہنے ہوے اور منتظر اُسکے آنے کے اپنے پاس تھے اور احتیاط کو اُنھون نے چاروں اپنی گرد لی تھی گویا کہ وہ منتظر تھے کسی شور اور آواز
کے اپنے سامنے سے یا کسی سختی کے جو آوے گی اُنپر اور دیکھا عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے یہ سب معاملہ پس خوفناک کیا اُن کو اس
حال نے بیچ کام قوم کے اور پکار کر کہا اپنے ساتھیون سے قبل حملے کے کہ اے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حملہ کرو تم برکت دیوے
اللہ تعالیٰ تم مین اگر حاصل ہوئی غنیمت اور خوشی پس وہ فتح اور سلامتی ہے اور ہو گی یکجائی دیر راہب کے پاس اور اگر ہو سوا سے
اسکے اور امر تو پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے پس وعدہ گاہ ہماری اور تمہاری بہشت ہے اور ملاقات ہماری نزدیک حوض میرے
چچا کے بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہو گی پھر جنبش دی اُنھون نے نیزے کو اور حملہ کیا طرف مشرکین کے اور سو سوار
ساتھی اُنکے گرد انکے تھے اور انکے حملے کے ساتھ حملہ کرتے تھے اور اسمین سابق الایمان لوگ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے
اور طلب کیا عبد اللہ بن جعفر نے اُسکو جہان مجمع عظیم تھا پس ور آئے اُنمین اور مارتے تھے انکو کبھی تلوار سے اور کبھی نیزے سے اور
مسلمان بھی اُنکے پیچھے حملے مین شریک تھے اور سنی رومیون نے آواز تہلیل اور تکبیر مسلمانون کی پس یقین کیا اُنھون نے اس امر
کا کہ لشکر مسلمانون کا آپہونچا اُنپر اور وہ اُسی کی راہ دیکھتے تھے اور اپنے کام مین بیدار اور ہوشیار تھے اور بازاریون کا یہ حال
ہوا کہ دوڑے وہ اپنے ہتھیارون کی طرف اور بجانب باز رکھنے مسلمانون کے اپنی جانون اور مالون سے اور لین اُنھون نے
تلوارین اور عمود اور پھرے بجانب مسلمانون کے مثل پھرنے شیر شکاری کے پس طلب کیا اُنھون نے صاحب نشان
مسلمانون کو اور نہ تھا مسلمانون کے ساتھ سوا سے اس نشان کے جو عبد اللہ بن جعفرؓ کے پاس تھا پس گھیر لیا اُنھون نے
نشان کو ہر طرف سے اور قائم ہوئی اور جم گئی لڑائی اور بلند ہوا غبار اور گھیر لیا اُنھون نے مسلمانون کو ہر طرف سے
پس نہ تھے مسلمان اُنمین مگر مثل سپید تل کے پوست مین اونٹ سیاہ کے اور نہین پہچانتے تھے اصحاب عبد اللہ بن جعفرؓ کے
ایک دوسرے کو اپنی جماعت سے مگر ساتھ تکبیر و تہلیل کے اور ہر شخص کو اپنی ذات سے کام تھا اور باز رہا تھا دوسرے سے
ابو مہیر رضؓ بن ابراہیم بن عبد العزیز بن ابی قیس نے جو سابق الایمان صاحب ہجرت ہین بیان کیا ہے کہ حاضر ہوا تھا مین لڑائی جنگ
مین ساتھ جعفر بن ابی طالب کے اور حاضر ہوا تھا مین بدر اور احد اور حنین کی لڑائیون مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

پس کہا تھا مین نے کہ ایسے ہو کے کبھی نہین دیکھنے مین آوینگے پس جب وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غمگین ہوا
مین اس سانحے سے اور نہ ٹھہر سکا مین مدینہ منورہ مین بعد وفات آپکے اور چلا گیا مین مکہ معظمہ کو اور اقامت اختیار کی وہان
پس عتاب کیا گیا مین خواب مین بسبب باز رہنے اور بچھڑ جانے اپنے کے جہاد سے پس روانہ ہوا مین بجانب ملک شام
کے اور حاضر ہوا تھا مین وہان اور تھین میرے ساتھ زوجہ میری ام کلثوم بنت سہیل بن عمرو بن العاص پس آیا مین ملک شام
مین اور حاضر ہوا تھا مین لڑائی اجنادین اور سریہ خالد بن الولید مین بجانب ترما اور رہر بیس کے اور حاضر ہوا تھا مین سریہ
عبد اللہ بن جعفر مین اور رہتا مین اُنکے ساتھ دیرابی القدس پر پس بھلا دیا مجکو دیرابی القدس کے واقعہ نے اُن لڑائیون کو جنہین
سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مین موجود تھا اور کیفیت یہ گذری کہ دیکھا مین نے رومیون کو جسوقت حملہ کیا
ہمنے انکی جماعت کثیر پر اور رکھا ہمنے کہ اُنکے سوا ے اور کوئی نہین ہے اور نہ کوئی جماعت پوشیدہ بطور گاڈی کے ہے کہ دفعتًہ
نکلی ایک بہی جماعت اُنکی گاڈے سے پس دیکھا ہمنے اُنکے قدون کو بڑا مہیب اور زرہین پہنے ہوے تھے کہ نہین دکھائی
دیتی تھی اُنکے جسم سے کوئی چیز سوا ے پتلی آنکھون کے اور بلند تھین آوازین اُنکی اور اُنکے گھوڑون کی ٹاپون کی وقت حملہ
کرنے کے یہانتک کہ دیکھا مین نے مسلمانون کو چھپ گئے اُنکے بیچ مین اور نہین سنتا تھا مین مگر آوازون کو ایک بار پھر بلند
ہو جاتی تھین آوازین پس کہتا تھا مین کہ ہلاک ہوے مسلمان پھر دیکھا مین نے نشان کو بلند عبد اللہ بن جعفر کے ہاتھ مین پس
خوش ہوا مین اسکے دیکھنے سے اور عبد اللہ بن جعفر نشان لیے ہوے لڑتے تھے اور حملہ کرتے تھے مشرکین پر پس نہین دیکھا
گیا دوسرا شخص جہاد اور کوشش کرنیوالا مثل اُنکا اور برابر قائم تھی لڑائی اور جہانتک بڑھتی جاتی تھی بہت لڑائی کی بڑھتی تھی گرمی
اُسکی اور بلند ہوتی تھی گرد اسکی اور شعلہ زن تھی آگ اُسکی اور تھے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما قوم کے بیچ مین اور وہ لوگ
اُنکے اور اُنکے ساتھیون کے گرد تھے مثل حلقہ دائرہ کے پس اگر عبد اللہ بن جعفر حملہ کرتے تھے دائین جانب کو مین بھی حملہ
کرتا تھا دائین جانب کو اور اگر حملہ کرتے تھے وہ بائین طرف کو مین بھی حملہ کرتا تھا بائین طرف کو اور برابر ہم لوگ لڑتے رہے تھے
یہانتک کہ تھک گئے بازو اور سُن ہو گئے شانے سارے اور دشوار دکھائی دیا معاملہ اور سخت گذرا اُنپر صبر کرنا اور ہے لیا
انکو عاجزی اور زاری نے اور پیٹھ پھیری دین نے اور رخنہ دار ہو گئی تلوار عبد اللہ بن جعفر کی اور قریب تھا کہ ٹھہر جاوے اور گر پڑے
گھوڑا اُنکا اُنکے نیچے سے پس پناہ لی اُنھون نے مع اپنے ساتھیون کے ایک جگہ مین تاکہ یکجا ہو دین لوگ اُنکے پاس پس دیکھا ظالمون
نے انکو اور قصد کیا اُنکی طرف اور سب خستہ بازو تھے بسبب قتل مشرکین کے پس تنگی کی عبد اللہ بن جعفر کی زرہ نے اُنپر بسبب اس
معاملے کے اور نہین رنج تھا اُنکو اپنی ذات کیواسطے اسقدر جتنا کہ مسلمانون کے واسطے تھا پس التجا کی اُنھون نے اپنے کام مین اللہ کی
طرف اور حوالہ کیا اپنے کام کو علام الغیوب پر اور اُٹھایا اپنے دونون ہاتھون کو آسمان کی طرف اور کہے اُنھون نے اپنی دعا مین یہ کلمات
یا من خلق خلقہ فاحسن خلقھم وابلی بعضھم ببعض وجعل ذلک فتنۃ لھم اسالک بجاہ محمد عبدک الا جعلت لنا من امرنا فرجا
و مخرجا پھر رجوع کیا طرف لڑائی کے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑتے تھے انکی معیت مین اُنکے

نشان کے نیچے پس اللہ کے واسطے تھی نیکو کاری ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی کہ مدد دی اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے چچا کے بیٹے کو اُس دن اور جہاد اور کوشش کی اُنکے سامنے عمرو بن ساعدہ نے **بیان** کیا ہی کہ دیکھا مین نے ابوذر غفاری
رضی اللہ عنہ کو کہ باوصف زیادہ ہونے سن کے تلوارین مارتے تھے رومیو نپر اور آملتے تھے اپنی قوم مین اور حملون کے وقت اپنا
نام لیتے اور کہتے کہ مین ابوذر ہون اور اور مسلمان بھی کام کرتے تھے مثل اُنکے کام کے یہانتک کہ آگئے اور آپہونچے دل اور کلیجے منھون تک
اور جانا مسلمانون نے کہ وہی جگہ اُنکی قبرون کی ہی **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی عبداللہ بن انیس سے کہا عبداللہ
بن انیس نے کہ دوست رکھتا تھا مین جعفر کو اور اُنکی اولاد سے عبداللہ کو پس جب وفات کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
دیکھا عبداللہ نے اپنی مان اسماء بنت عمیس کو غمگین مرا جانا اُنکو حالت رنج مین دیکھنے کو اور تھے ابوبکر صدیق رض بجای جعفر رضی اللہ عنہما والد
عبداللہ کے اور بہت دوست رکھتے تھے عبداللہ کو پس اجازت لی عبداللہ بن جعفر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے واسطے جانے ملک
شام کے اور کہا مجھسے کہ ای ابن انیس رض خواہش رکھتا ہون مین شام کے جانے اور جہاد کرنے کی پس ساتھ دو تم میرا مین نے کہا کہ
ہان مین ہمراہ ہونگا پس رخصت ہوے عبداللہ اپنے چچا علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور مسلمانون سے روانہ ہوے
ہم بارادہ ملک شام کے اور ہمارے بنبل سوار مین اور قوم ازد تھے یہانتک کہ پہونچے ہم تبوک مین پس کہا عبداللہ
نے کہ ای ابن انیس آیا جانتے ہو تم جگہ قبر میرے باپ کی مین نے کہا ہان قبر اُنکی موتہ (نام مقام) مین ہی اُنھون نے کہا کہ خواہش رکھتا ہون
مین کہ دیکھون اس جگہ کو پس چلے ہم یہانتک کہ آگئے ہم اُنکے باپ کی قبر اور اس جگہ پر جہان لڑائی ہوئی تھی اور قبر پر اُنکی پتھر تھے
جو قوم کلب نے واسطے تبرک کے رکھے تھے پس جب دیکھا عبداللہ نے قبر اپنے باپ کو اُترے وہان اور گرگئے قبر پر اور
روئے پھر دعائے رحمت مانگی اُنکے واسطے اور قیام کیا ہم نے قبر کے پاس تا وقت صبح دوسرے دن کے پس جب کوچ کیا ہم نے
دیکھا مین نے عبداللہ بن جعفر کو کہ روتے تھے اور چہرہ اُنکا مثل رنگ زعفران کے ہوگیا تھا پس پوچھا مین نے سبب اُسکا
پس کہا اُنھون نے کہ مین نے رات اپنے باپ جعفر کو خواب مین دیکھا اور وہ دو کپڑے سبز پہنے ہوے تھے اور ان کے
دو پر تھے اور اُنکے ہاتھ مین ایک تلوار برہنہ خون آلودہ تھی پس دی اُنھون نے وہ تلوار مجکو اور کہا کہ ای بیٹے لڑو تم ساتھ اس
تلوار کے دشمنان خدا اور اپنے دشمنون سے اور نہین پہونچا مین اس مرتبے کو جسکو تم دیکھتے ہو مگر بسبب جہاد کے اور گویا مین لڑتا
ہون ساتھ اس تلوار کے یہانتک کہ رخنہ دار ہوگئی وہ تلوار میرے ہاتھ مین عبداللہ بن انیس نے کہا کہ روانہ ہوے ہم یہانتک کہ
پہونچے ابوعبیدہ بن الجراح کے لشکر مین بمقام دمشق کے پس بھیجا اُنھون نے عبداللہ کو اپنے اس ہمرہ کا سردار مقرر کرکے بجانب دیر
ابی القدس کے پس جب دیکھا مین نے یہ واقعہ لڑنے اور رونیکے بیچ مین کہا مین نے اپنے دل مین کہ قریب ہی کہ سختی مین پڑین
عبداللہ ابن جعفر پس روانہ ہوا مین مثل برق کے اور آیا مین ابوعبیدہ بن الجراح کے لشکر مین پس کہا اُنھون نے کہ خوشخبری ہی ای
بیٹے انیس کے یا نہین پس کہا مین نے کہ بھیجو تم مسلمانون کو بجانب مدد دی عبداللہ بن جعفر کے پھر بیان کیا مین نے سب حال لڑائی کا
پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے انا للہ وانا الیہ راجعون یہ مقام رنج اور افسوس کا ہی اگر ہلاک ہوے عبداللہ بن جعفر اور ساتھی انکے

میرے نشان کے نیچے ای ابا عبیدہؓ اور یہ پہلا معاملہ ہے تیری سرداری میں پھر متوجہ ہوئے وہ بجانب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے
اور کہا میں درخواست کرتا ہوں تجھسے بواسطہ خدا کے کہ جا ملو تم عبد اللہ میں کہ تمھیں لائق اور با سامان ہو انجام اس کام کیواسطے پس
کہا خالد بن الولید نے کہ میں ایسا ہی کرونگا قسم ہے خدا کی اگر چاہا اللہ تعالی نے اور میں تمہارے حکم کا منتظر تھا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح
نے کہ میں نے شرم کی تھی تجھسے خالد بن الولید نے کہا قسم ہے خدا کی اگر سردار مقرر کریں مجھپر حضرت عمر رضی اللہ عنہ لڑکے کو تو اطاعت
کرونگا میں اسکی پس کیونکر مخالفت کر سکتا ہوں تجھسے حالانکہ تم مقدم ہو ایمان میں مجھسے اور آگے ہو تم بسبب اپنے ایمان
لانے کے اور ملگئے ہو یقین میں اور جلدی کی ہے تمنے نسبت اختیار کرنے دین اسلام کے اور ملگئے ہو جلدی کرنے والوں میں
اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھارا نام امین رکھا تھا پس کیونکر سبقت کر سکتا ہوں میں تجھسے اور کس طرح
پہونچ سکتا ہوں تمہارے مرتبے کو قسم ہے خدا کی شمشیر زنی کی ہے میں نے مسلمانوں کے سامنے مدت تک اور اب گواہ کرتا ہوں میں
تمکو اس بات پر کہ قید کیا ہے میں نے اپنی ذات کو اللہ تعالی کی راہ میں اور قریب تر ظاہر کرونگا میں حال اپنی جان بازی کا
امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر کہ میری نسبت کہا انھوں نے کہ میں نہیں ارادہ کرتا ہوں جہاد کا مگر واسطے بلند نامی کے
پس قسم ہے خدا کی کہ نہیں خواہش کی میں نے کبھی امارت اور سرداری کی پس مستحسن معلوم ہوئی یہ گفتگو خالد بن الولید کی مسلمانوں کو اور ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہا کہ اے ابا سلیمان روانہ ہو تم اور رحم اللہ اپنے مسلمان بھائیوں میں پس اٹھ کھڑے ہوئے خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ مثل شیر کے اور لگئے اپنے اسباب کی طرف اور پہن لی زرہ مسیلمہ کذاب کی جو بروز لڑائی یمامہ کے انکو ملی تھی اور رکھ لیا خود
کو سر پر اور حمائل کر لیا تلوار کو گردن میں اور جا بیٹھے گھوڑے کی زین پر اسطرح سے کہ گویا وہ مثل کندہ او نقش چوب تھے اور
پکار کر کہا لشکر زحف کو چلو بجانب شمشیر زنی کے پس قبول کیا ان لوگوں نے انکے پکارنے کو اور جلدی چلے وہ مثل چڑیوں تیز
چنگل زمین پر اترنے والیوں کے اور دوڑے بجانب دشمن خدا کے اور لیا خالد بن الولید نے نشان کو اپنے ہاتھ میں جنبش دی اور
رکھ لیا اسکو اپنی رکاب میں اور یکجا ہو گیا گرد انکے لشکر زحف کا ہر جگہ سے اور رخصت ہوئے مسلمانوں سے اور سلام کیا
خالد بن الولید نے مسلمان پر اور عبد اللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ انکو راہ بتلاتے تھے رافع بن عمیرة الطائی نے بیان کیا ہے
کہ تھا میں اسدن ہمراہیان خالد بن الولید سے اور بہت کوشش کی چلنے میں اور اللہ غالب و بزرگ نے لپیٹ دیا تھا ہمارے
واسطے راہ دور کو پس وقت غروب آفتاب کے قریب پہونچے ہم قوم کے اور رومی مثل ٹیڑیوں کے پھیلے ہوئے تھے اور انکے
بیچ میں آگئے تھے مسلمان بسبب انکی کثرت کے پس خالد بن الولید نے کہا کہ اے ابن انیس کسجانب میں تلاش اور طلب کروں میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے چچا کے بیٹے کو پس کہا ابن انیس نے کہ عبد اللہ بن جعفر نے وعدہ کیا تھا اپنے ساتھیوں سے ملنے اور یکجا ہونے
وہ سب دیر راہب کے پاس ملے وعدہ گاہ انکی یہ ہی ہے پس دیکھا خالد بن الولید نے بجانب دیر کے اور دیکھا انھوں نے نشان سیاہ [ابھی]
کو عبد اللہ بن جعفر کے ہاتھ میں اور نہیں تھا کوئی مسلمان مگر یہ کہ زخمی و [رعیب] ناک ہوا تھا اور ناامید ہو گئے تھے مسلمان زندگانی
سے اور طمع اور امید کی تھی انھوں نے زندگانی دائمی میں اور رومیوں نے ڈال رکھی تھی [بنا] لڑائی کی سختی اور نیزہ زنی اور شمشیر زنی کو

اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کہتے تھے اپنے ساتھیوں سے کہ لو تم مشرکین کو اور صبر کرو اس گروہ خوار کی لڑائی میں اور جان لو تم کہ
تحقیق اللہ دیکھ رہا ہے تمکو اور تجلی کی ہے تمپر ارحم الراحمین نے پھر پڑھا اُنھوں نے اس آیت کو کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ
واللہ مع الصابرین پس جب دیکھا خالد بن الولید نے مسلمانوں کے صبر اور مضبوطی کو دشمنوں کی لڑائی میں نہوسکا صبر اُنسے سوائے اسکے کہ
جنبش دیا نشان کو اور کہا اپنے ہمراہیوں سے کہ لو تم قوم قبیح اور بہشت کو اور رنگین اور سیراب کردو تم انکے خون سے تلواروں کو اور
بشارت حاصل کرو ساتھ برآنے حاجت کے اے اہل رستگاری اور فتحمندی کے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ اسی حال میں
کہ ہمراہیان عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے سختی میں تھے کہ ناگہان نکلے انکی طرف لشکر مسلمین اور گروہ موحدین کے اور گویا
تھے وہ مثل مرغان تیز جنگل اور شیروں حملہ آور کے اور ڈوبے تھے وہ لوہے اور زرہوں میں اور بلند تھیں انکی آوازیں اور آوازیں
ہنہناہٹ گھوڑوں کی پس جب دیکھا ہمراہیان عبداللہ ابن جعفر نے یہ حال یقین ہوگیا انکو اپنی ہلاکی کا اور دیکھنے لگے اس
گروہ کی طرف اور وہ انکی جانب آتے تھے پس گھبرائے اور ڈرے اور جانا اُنھوں نے کہ یہ لشکر گاڑھے کا ہے رومیوں سے کہ انکے
مارڈالنے اور پکڑنے کو نکلا ہے پس دشوار گذرا ان پر یہ معاملہ پس اسی حالت میں سُنی اُنھوں نے آواز ہاتف کی کہ کہتا تھا ان الفاظ
سے خل الی الامن ونصل لخلایف یاحملۃ القرآن جاءکم الفرج من الرحمن ونصرتم علی عبدۃ الصلبان اور تحقیق آگئے
اور پہونچ تھے دل اور کلیجے مسلمانوں کے منھوں تک اور کام کیا تھا شمشیر پارہ بران نے انمیں اور اسی وقت ایک سوار آگے
اس لشکر کے مثل تیر گرانے والے کے دکھائی دیا اور اُسکے ہاتھ میں نشان چمکنے والا تھا ساتھ نور کے مثل چمکنے چاند کے پس پکار کر کہا
اُس سوار نے کہ بشارت ہو تمکو اے گروہ مسلمانوں کے ساتھ مدد ہلاک کرنیوالی کافروں کے میں خالد بن الولید ہوں پس
جب سُنی مسلمانوں نے آواز انکی اور گویا تھے وہ دریا کی موجوں میں پس جوابدیا اُنھوں نے خالد بن الولید کو ساتھ تہلیل اور
تکبیر کے پس تھیں آوازانکی مثل آواز سخت رعد اور ہوائے تند کے پھر حملہ کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مع لشکر زحف کے جو کبھی
انسے جدا نہیں ہوتے تھے اور رکھا تلواروں کو رومیوں کے سروں پر عامر بن سراقہ نے بیان کیا ہے کہ تھا حملہ انکا رومیوں میں مثل
شیر کے بکریوں میں پس متفرق کردیا انکو داہنے اور بائیں پر اور ثابت قدمی کی کافروں نے واسطے لڑائی کے اور باز رکھا
مسلمانوں کو اپنی جانوں اور مالوں سے اور خالد بن الولید چاہتے تھے کہ پہونچ جاویں وہ عبداللہ بن جعفر تک پس جب دیکھا
مسلمانوں نے بجانب گروہ آنے والے کو اپنی طرف نہیں جانا اُنھوں نے کہ یہ کیا ہے یہانتک کہ سُنی اُنھوں نے آواز خالد بن
الولید رضی اللہ عنہ کی اور وہ اظہار اپنی بزرگی اور فخر کا کرتے تھے اپنی ذات اور نسب میں اور سُنا اسکو عبداللہ بن جعفر نے
پس کہا اُنھوں نے اپنے ہمراہیوں سے کہ لو تم دشمنوں کو پس تحقیق آئی تمکو مدد آسمان سے پھر حملہ کیا عبداللہ بن جعفر اور مسلمانوں
نے ابن الاسقع نے بیان کیا ہے کہ تھے ہم لوگ مایوس اپنی جانوں سے یہانتک کہ بھیجی اللہ تعالی نے مدد میں نہیں ہوئی تھی
تاریکی شب کی یہانتک کہ دیکھا ہمنے خالد بن الولید کو کہ نشان انکے ہاتھ میں تھا اور بھگاتے اور چلاتے تھے مشرکین کو مثل چلانے
بکریوں کے بجانب چراگاہ کے اور مسلمان قتل کرتے تھے اور قید کرتے تھے انکو اور واسطے اللہ کی تھی نیکوکاری ابی ذر غفاری اور ضرار

بن الازور اور سیب بن نجبنہ الفزاری رضوان اللہ علیہم کی کہ تحقیق ملایا تھا انھون نے شانونکو اور جنبش دی تھی تلوارون کو اور قتل
کیا کفار رومیون کو ہر طرف مین اور ملاقی ہوے ضرار بن الازور عبداللہ بن جعفر سے پس دیکھا ضرار نے اُنکی طرف اور خون اُنکی زرہ کی
آستینون اور بدن پر مثل ٹکڑے کلیجی اونٹ کے تھا پس کہا ضرار بن الازور نے کہ فائدہ مند کرے اور جزاے خیر دے اللہ تعالی تمکو اے
بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیشک تحقیق لے لیا تمنے بدلا اپنے باپ کا اور سکون اور آرام دیا تمنے اپنی سوزش دل کو
پس کہا عبداللہ بن جعفر نے کہ یہ کون شخص ہے کلام کرنیوالے اور ہوگئی تھی تاریکی شام کی اور ضرار بن الازور ڈھاٹا باندھے تھے پس کہا
اُنھون نے کہ مین ضرار صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون پس کہا عبداللہ بن جعفر نے کہ فراخی اور کشایش ہو تمکو بسبب تمھارے آنے کے
ہماری مساعدت اور مدد دہی کو عبداللہ بن انیس نے بیان کیا ہے کہ وہ دونون اسی حال مین تھے کہ آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
اور لوگ لشکر جعف کے اور کہا عبداللہ بن جعفر نے کہ فائدہ مند کرے اللہ اور جزاے خیر دے اللہ تعالی تمکو پھر کہا عبداللہ بن جعفر نے
کہ اے ضرار بطار قہ حمایت کرنے والے ردبیونکے نزدیک دیر کے ہین بسبب ہونے لڑکی حاکم طرابلس کے اس مقام مین اور تحقیق گھر گیا ہے دیر
درانحالیکہ باز رکھا ہے لوگون کو اس لڑکی سے اور گھیر لیا ہے ہر سوار دلیر نے اسکو پس آیا ہو سکتا ہے تمسے اے بیٹے ازور کے کہ حملہ کرو میرے
ساتھ ضرار نے کہا کہ وہ لوگ کہان ہین عبداللہ بن جعفر نے کہا کہ آیا نہین دیکھتے ہو تم انکو پس نگاہ بڑھا کر دیکھا اُنھون نے اور تھے
اسوقت دلیران مسلح رومی اور حاکم طرابلس گھیرے ہوئے داہنی جانب دیر کو باز رکھتے تھے اس لڑکی سے اور آگ روشن تھی اور صلیبان
چمکتی تھین آگ کی روشنی مین مثل دیوار لوہے کے پس کہا ضرار نے کہ راہ بتلاوے اللہ تمکو پس کیا خوب راہ بتلانے والے ہو تم حملہ کرو تم
تاکہ حملہ کرون مین ساتھ تمھارے حملے کے پس حملہ کیا خالد بن الولید نے ایکطرف سے اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے ایک جانب
سے اور حملہ کیا ضرار بن الازور نے ایکطرف سے اور تیعست کی اُن لوگون نے اور ڈالا ردمیونکو اور بچایا مشرکین نے اپنی جانونکو اور
سب سے زیادہ اور سخت لڑنے والا اُنکا بطریق تھا پس نکلا وہ واسطے لڑائی کے آگے قوم کے گویا وہ اچھا شیر نر تھا اور وہ ڈہکتا تھا مثل
ڈہکنے شیر کے اور قصد کیا اُسنے ضرار بن الازور پر اور حملہ سخت کیا اُسپر اور ضرار تعجب کرتے تھے اُسکے بھاری ڈیل ڈول اور اُسکے
قرار پکڑنے سے زین پر اور اسکی شدت حملہ اور جست اور احتیاط بچانے سے اپنے کو پس ہوشیار ہو گئے ضرار بن الازور اس سے اور
وہ اُنکی طلب مین شدت کرتا تھا اور ہر ایک ان دونون سے طمع اور اُمید رکھنے والا تھا اپنے ساتھی مقابل پر اور اکیلا اور الگ ہو گیا وہ
ضرار کے مقابلے مین پس کشادہ ہو گئے ضرار اُسکے سامنے اور ارادہ کیا اُسنے اور اُسکے ساتھیون نے ضرار کی طلب مین پس قصد کیا ضرار
نے ایسی جگہ کی طرف جو صلاحیت پھیرنے اور دوڑانے گھوڑے کی رکھتی تھی پس پھیل کر کھڑے ہوے ضرار اور حائل ہوے اسکو بیچ مین ایک میدان کی اندھیری
رات مین پس اوندھا ہو گیا گھوڑا ضرار کا اور جھک کر گر پڑے ضرار زمین پر جبکہ ضرار نے گر پڑنے سے غصے مین آکر ارادہ لینے گھوڑے کا کیا مگر کوئی سبیل اس
امر کی اُنسے نہو سکی پس ٹھہرے اور قائم رہے وہ اپنی جگہ پر اور ڈھال تلوار اُنکے ہاتھ مین تھی اور کوشش بادہ جہاد کرتے تھے اُنکے ساتھ
بحالت پیادہ پائی کے اور صبر کیا تھا اُنکے مقابلے مین مثل صبر اچھے لوگون کے پس آیا اُنپر بطریق رومی اور آگئے اور چاہا کہ وار کرے اُنپر
عمود آہنی سے پس جب مقابل اُنکے آیا اور وار کیا اُنپر عمود کا خالی دیا ضرار نے اُسکے وار کو پھر جھپٹے اُسکی طرف مثل جھپٹنے شیر کے

پس تندی کی بطریق کے گھوڑے نے اُسکے نیچے اور کھڑا ہو گیا وہ دونون پاؤن کے بل اور اوندھا ہو گیا زمین کی طرف پس پہونچا وار عمود کا
گھوڑیکی گردن مین اور گر پڑا بطریق پشت گھوڑے سے اور اُٹھ کھڑا ہو اسکا اسواسطے کہ وہ چھپ گیا تھا گھوڑے کی زین مین پس جلدی
کی ضرار نے اسکی طرف قبل پہونچنے اُسکے غلامون کے اور ماری تلوار اسکی رگ گردن پر پس آواز نرم دی تلوار نے اور کچھ کارگر نہوئی پس
اُٹھا چاہا کافر نے اور یقین ہو گیا اسکو اپنی ہلاکت کا پس جھپٹے ضرار اور قابض ہو گئے اسپر اور تھا وہ مثل بڑے پہاڑ کے پس پھینک دیا
اُٹھا کر اُسکو ضرار نے اور کر لیا اسکو اپنے نیچے اور چڑھ بیٹھے اُسکے سینے پر اور تھی ضرار کے پاس ایک چھُری یمن کی بنی ہوئی اور اسکو اپنے پاس سے
کبھی جدا نہین کرتے تھے پس نکالا اُسکو میان سے اور ماری ایک ضرب چھُری کی اُسکے سینے مین پس گر پڑا وہ مُردہ ہو کر اور جلدی روانہ کر دیا
اللہ تعالیٰ نے اُسکی روح کو بجانب آگ دوزخ کے اور پھر جھپٹے ضرار اور لے لیا اُسکے گھوڑے کو اور تھا اس گھوڑے پر جڑاؤ زیور سونے اور
چاندی کا جسکی قیمت کثیر تھی پس جب سوار ہوئے ضرار گھوڑے پر تکبیر کہی صفون نے اور حملہ کیا رومیون پر پس متفرق کر دیا انکو دائین بائین
اور جب فراخی اور کشادگی حاصل کی ضرار بن الازور نے آگے دشمن خدا کے مالک ہو گئے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما دیر کے اور
جو کچھ اسمین تھا اور گھیر لیا اُسکو مسلمانون نے پس نہین لی اُنھون نے اُسمین سے کوئی چیز اسوقت تک کہ پھیرے خالد بن الولید رومیون
کے تعاقب سے اور صورت یہ گذری کہ خالد بن الولید نے تعاقب کیا تھا اُنکا ایک بڑی نہر تک جو انکے اور طرابلس کے بیچ مین تھی
اور رومی جانتے تھے اسکی راہ کو پس اُتر گئے وہ لوگ پار اُسکے اور ٹھہر گئے خالد بن الولید اور واپس آئے اپنے ساتھیون کی طرف
پس پایا اُنکو اس حال مین کہ مالک ہو گئے تھے وہ دیر کے اور یکجا کیا غنائم کو اور جو چیز متاع اور اقسام پارچہ اور طعام سے بازار مین تھی
واثلہ نے **بیان** کیا ہے کہ جمع کیا ہمنے اس سب مال کو بالاؤن مین اور کھائین ہمنے اچھی چیزین کھانیکی اور نکالا مسلمانون نے
ان اشیاء کو جو دیر مین تھین اقسام ظروف اور چاندی اور جانور وغیرہ سے اور نکالی گئی اُسمین سے حاکم کی لڑکی اور اُسکے ساتھ
چالیس لڑکیان تھین اور زیور اور کپڑا تھا اور بار کیا اور سوار کیا سب کو براذین اور خچرون پر اور پھر کر روانہ ہوئے اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غنیمت اور بہت مال کو **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ شمار کی گئی یہ لڑائی تین شخصون کے نام
سے عبداللہ بن جعفر سردار اُسکے تھے اور عبداللہ بن انیس پہونچنے والے اور خبر دینے والے اور خالد بن الولید کمک کرنے
والے اُسکے تھے اور خالد بن الولید کو اس لڑائی مین بہت مشقت سے سامنا ہوا تھا اور زخم پنج دہندہ انکے جسم مین پہونچا تھا پس
جب روانہ ہوئے اس مقام سے آئے وہ بجانب راہب دیر کے اور آواز دی اسکو پس نہ کلام کیا اُسنے پھر دوبارہ پکارا اور دھمکایا
اسکو پس نکلکر آیا وہ انکے پاس اور کہا جو کچھ کہنا ہو کہو تم پس قسم ہے حق مسیح کی کہ ہر آئینہ مطالبہ کریگا تمسے مالک اس آسمان سبز کا
ساتھ خون مقتولین کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ کیونکر مطالبہ کریگا وہ ہمسے حالانکہ ہم مامور ہیں اس امر پر کہ لڑین اور جہاد کرین
تمسے اور وعدہ کیا گیا ہے ہمسے اس امر پر ثواب کا قسم ہے خدا کی اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ فرماتے کہ نہ معترض ہون ہم تمسے
ہر آئینہ نیچے اُتار لیتا مین تجکو تیرے صومعہ سے اور مار ڈالتا تجکو سختی سے پس چپ ہو رہا راہب اور روانہ ہوئے خالد بن الولید
ساتھ مال غنیمت کے یہان تک کہ پہونچے **دمشق** مین اور ابو عبیدہ بن الجراح منتظر تھے اُنکے آنے کے پس جب دیکھا

انھون نے غنائم کو بہت خوش ہوے وہ اور مسلمان ہمراہی تھے اور استقبال کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انکا اور سلام کیا خالد بن
الولید پر اور شکریہ انکا ادا کیا اور سلام کیا مسلمانون اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما پر اور آئے اپنی جگہ مین اور پانچوان حصہ جُدا کیا مال
غنیمت سے اور بانٹ دیا باقی غنائم مسلمانون کو اور دیا ضرار بن الازور رض کو بطریق کا گھوڑا مع زین کے اور جو کچھ تھا اسپر زیور جڑاؤ سونے
اور چاندی کا پس لائے ضرار بن الازور وہ سب زیور اپنی بہن کے پاس راوی نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے ان کی
بہن کو کہ نکال لیے تھے انھون نے نگینے جواہر کے اس زیور سے اور تقسیم کر دیے سب مسلمانون کی عورتون پر اور ایک ایک
نگینہ بڑی بڑی قیمت کا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ لائے گئے قیدی ابو عبیدہ بن الجراح کے سامنے اور ان سب مین لڑکی
بطریق کی تھی پس درخواست کی عبداللہ بن جعفر نے کہ مجھے دو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اجازت طلب کرون مین اس
مقدمہ مین امیر المومنین سے اور خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو متضمن اس حال کے پس جواب مین لکھا حضرت عمر نے کہ دے دو اور حوالہ
کر دو اُسکو عبداللہ بن جعفر کے راوی نے بیان کیا ہی کہ مقیم رہی وہ عورت انکے نزدیک مدت تک اور سکھلایا عبداللہ
بن جعفر نے اسکو کھانا پکانا اور وہ رومی کھانے اچھے پکاتی تھی پس تھی وہ عبداللہ بن جعفر کے نزدیک تا زمانہ یزید کے پس بیان
کیا لوگون نے حال اُسکا یزید سے اور بطور ہدیہ کے طلب کیا اُسکو یزید نے پس بھیجا عبداللہ بن جعفر نے اسکو یزید کے پاس
عامر بن ربیعہ نے بیان کیا ہی کہ میرے حصے مین غنائم دیر سے کپڑے دیباج حریر کے ملے تھے جسمین صورتین رومیونکی بنی ہوئی
تھین اور منجملہ اُسکے ایک کپڑے مین صورت مریم اور عیسی علیہما السلام کی تھی پس لیگیا مین وہ کپڑے یمن مین اور بیچا اُسکو عوض قیمت
کثیر کے اور مول لیا مین نے اسباب طائف مین اور لکھا مجکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حالانکہ تھا مین ابو عبیدہ بن الجراح کے
ساتھ اس مضمون کا خط کہ اے بیٹے میرے بھائی کے ایسے قسم کے کپڑے میرے پاس بھیجا کر کہ وہ کام آوین مسلمانون اور غربا کے
نفقہ مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب واپس آیا لشکر مسلمانون کا ساتھ فتح اور غنائم کے لکھا ابو عبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ نے ایک خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شرح حال فتح دیر ابی القدس اور حصول غنائم کے اور تعریف اور شکر گذاری
خالد بن الولید کی اور جو گفتگو اُنھون نے وقت روانگی دیر ابی القدس کی تھی اور لکھا اور درخواست کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
کہ آپ خالد بن الولید کو کلمات بشارت اور مہربانی کے لکھین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ لکھا تھا ابو عبیدہ بن الجراح
نے یہ خط وقت روانگی بجانب دیر اور بجانب بیت المقدس کے اور لکھا تھا اسمین حال بعض مسلمانونکا جنھون نے شراب پی تھی عاصم
بن ذویب عامری نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین ملک شام کی لڑائی اور فتح دمشق اور اُسکے غوطہ مین اور عرب آئے ہوئے تھے مین
کے جنھون نے شراب پی تھی اور پاک جانا تھا اُسکو پس بُرا جانا اس امر کو ابو عبیدہ بن الجراح نے پس کہا ایک شخص نے اہل عرب سے
ان لوگون سے اور شاید وہ سراقہ بن عامر تھے کہ اے گروہ مسلمانون کے چھوڑ دو تم شراب خواری کو اسواسطے کہ وہ کھو دیتی ہی عقل کو
بڑھا دیتی ہی ارتکاب گناہ کو اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعنت فرماتے تھے شراب کے پینے والے کو یہانتک لعنت فرماتے
تھے اُسکے لیجانے والے اور طلب کرنے والے کو اُسامہ بن زید اللیثی نے حمید بن عبدالرحمن بن عوف الغسانی سے روایت کی ہی کہ

کہا حمید نے کہ تھا مین ساتھ ابوعبیدہ بن الجراح کے ملک شام مین پس لکھی اُنھون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر فتح بازار کی اور یہ بھی لکھا
کہ مسلمانون نے شراب پی اور سزاوار اسکی حد کے ہوے ہین پس روانہ ہوا مین یہ خط لیکر اور پہونچا مدینہ طیبہ مین اور پایا مین نے عمر رضی اللہ کو
مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور تھے انکے نزدیک چند اصحاب جنمین حضرت عثمان اور حضرت علی اور طلحہ اور عبد الرحمن
بن عوف رضی اللہ عنہم تھے اور باہم دیگر باتین کر رہے تھے پس دیا مین نے خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس جب پڑھا اُنھون نے خط کو سوچنے
لگے مضمون خط مین پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُرّے لگائے شراب پینے والیکو اور پوچھا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور کہا
کہ تمھاری راے اس معاملے مین کیا ہی پس کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان السکران اذا سکر ھذی واذا ھذی افتری واذا افتری فعلیہ ثمانون جلدۃ
فاجلد فیہ ثمانون جلدۃ پس لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب خط ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا ان الفاظ سے اما بعد فقد ورد
کتابک وفیہ من شرب الخمر فاجلد ثمانین جلدۃ ولعمری ما اصلح الحر الا الشدۃ والفقر ولقد کان حقہم ان یصیبہم البلاء ثم یراقبوا ربھم
عزوجل ویعبدوہ ویومنوا بہ ویشکروہ فمن عاد فاقم علیہ الحد **واقدی** رحمۃ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ جب پہونچا خط عمر رضی اللہ عنہ کا
ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس اور پڑھا پکار کر سُنادی مسلمانون کو یہ بات کہ جس شخص پر ہے حد اللہ کی پس وہ قبول کرے اور دیوے اس
حد کو اپنی ذات سے اور توبہ کرے اللہ تعالیٰ کے حضور مین پس ایسا ہی کیا لوگون نے اور جسنے شراب پی تھی اُسنے اجراے حد اپنے اوپر
قبول کی پھر کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مین ارادہ رکھتا ہون انطاکیہ کے جانیکا قصد رکھتا ہون کہ اور شاید کہ اللہ تعالیٰ
فتح کرے اسکو ہمارے ہاتھون پر پس کہا مسلمانون نے کہ جاؤ تم جہان منظور ہو تم کو ہم تمھارے تابع حکم ہین پس خوش ہوے ابوعبیدہ
بن الجراح انکے کلام سے اور کہا کہ مستعد ہو جاؤ تم واسطے کوچ کے پس مین تم سب کو لیکر حلب کو جاؤنگا پس جسوقت ہم حلب کو فتح
کر لیوینگے تو اگر خدا نے چاہا پھر متوجہ انطاکیہ ہونگے پس تعجیل کی مسلمانون نے بجانب اصلاح اپنے حالات اور درستگی اسباب اور
تیاری سازوسامان جنگ کے پس جب فراغت پائی ابوعبیدہ بن الجراح نے سب کامون سے حکم کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو
اسبات کا کہ لیوین وہ اپنے نشان عقاب کو جو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے بروز روانگی انکے جانب ابابہ کے بنایا تھا اور روانہ ہونا
آگے فوج کے لشکر زحف کو ساتھ لیکر پس روانہ ہوے خالد بن الولید مقدمۂ لشکر مین اور تھے انکے ساتھ ضرار بن الازور اور رافع بن عمیرۃ الطائی
اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور لوگ ایک دوسرے کے پیچھے تھا اور چھوڑا ابوعبیدہ بن الجراح نے دمشق مین صفوان بن عامر الاسلمی کو
اور چھوڑا انکے ہمراہ پانچ سو مسلمانونکو اور روانہ ہوے ابوعبیدہ بن الجراح پیچھے مسلمانونکے اور ہمراہ انکے عرب مین اور بصرے تھے **واقدی**
رحمۃ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ روانہ ہوے ابوعبیدہ ابن الجراح براہ **بقاع** اور لبوہ کے پس جب پہونچے وہانتک بھیجا اُنھون نے
خالد بن الولید کو جانب حمص کے اور کہا کہ اے ابا سلیمان کوچ کرو تم اللہ تعالیٰ کی برکت اور رسد پر اور جا پڑو تم قوم پر اور تاخت وتاراج کرو ارض حمص
اور قنسرین کو اور مین بعلبک کو روانہ ہوتا ہون اور شاید کہ اللہ تعالیٰ آسان اور میسر کرے ہمپر فتح اسکی پھر رخصت کیا انکو اور روانہ
ہوے خالد بن الولید مع اپنے ہمراہیون کے بجانب حمص کے اور متوجہ ہوے ابوعبیدہ بن الجراح بطرف بعلبک کے اور
اسی وقت آیا ایک بطریق جوسیہ سے اور اُسکے ساتھ ہدایا اور تحفے تھے اور مصالحہ کیا اُسنے مسلمانون سے ایکسال کامل پر اور کہا اُسنے کہ اگر

فتح کرلیا تمنے حمص اور بعلبک کو پس ہم تمھارے سامنے حاضر ہونگے اور کسی بات مین تمھارے خلاف نکرینگے پس مصالحہ کرلیا اُس سے ابوعبیدہ بن الجراح نے چار ہزار درم اور پچاس کپڑے دیباج پر پس جب مضبوط ہوگئی صلح روانہ ہوے ابوعبیدہ بن الجراح بطلب بعلبک کے پس وہ چلکر نہین دور گئے کہ دکھائی دیا ایک ناقہ سوار اور وہ کھائے جاتا تھا زمین کو اپنی تیزروی سے پس ٹھہر گئے ابوعبیدہ بن الجراح یہانتک کہ اُنکے قریب آیا وہ ناقہ سوار اور وہ اُسامہ بن زید طائی تھے پس پوچھا اُنھون نے کہ اے اُسامہ تم کہان سے آتے ہو پس بٹھایا اُسامہ نے اپنے ناقہ کو اور سلام کیا ابوعبیدہ بن الجراح اور مسلمانون پر اور کہا کہ مین مدینہ منورہ سے آتا ہون اور دیا اُسامہ نے ایک خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اُنکو پس توڑی ابوعبیدہ بن الجراح نے مہر اُسکی کو اور پڑھا اُسکو اور اُسمین یہ لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ امیر المومنین عمر بن الخطاب الی ابی عبیدۃ امین الامۃ سلام علیک اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ اما بعد فلا مرد لقضاء اللہ وقد سبق ومن کتب فی اللوح المحفوظ کافرا فلا ایمان لہ وذلک ان جبلۃ بن الایہم الغسانی کان قدم علینا فی بنی عمہ وسراۃ قومہ فانزلتہم واحسنت الیہم واسلموا علی یدی وفرحت بذلک اذ اشد اللہ عضد الاسلام بہم ولم اعلم ما فی کمین الغیب وانا سرنا الی ملۃ حرسہا اللہ نطلب الحج فطاف جبلۃ بن الایہم بالبیت سبعا فوطئ ازارہ رجل من بنی فزارۃ فسقط الازار عن کتفیہ فالتفت الی الفزاری وقال یا ویلک اکشفتنی فی حرم اللہ تعالی فقال الفزاری واللہ ما تعمدت ذلک فلطم الفزاری لطمۃ ہشم انفہ وکسر ثنایاہ الاربع فاقبل الفزاری الی مستعدیا علی جبلۃ فامرت باحضارہ وقلت ما حملک علی ان لطمت اخاک فی الاسلام فکسرت ثنایاہ الاربع وہشمت انفہ فقال انہ وطئ ازاری فحلہ واللہ لولا حرمۃ البیت لقتلتہ فقلت قد اقررت علی نفسک فاما ان یعفو عنک واما ان اخذ منک القصاص لہ فقال اتقتص منی وانا ملک وہو سوقی قلت شملک وایاہ الاسلام فما تفضلہ الا بالاسلام فقال یا عمر اترکنی الی غد فتقتص منی فقلت للفزاری اتترکہ الی غد فقال نعم فلما کان اللیل رکب فی بنی عمہ وتوجہ الی الشام الی کلب الطاغیۃ ولم ہجرانہ بیظفرک اللہ بہ فانزل علی حمص لا تعدل عنہا فان صالحک اہلہا فصالحہم وان ابوا فقاتلہم وابعث عیونک الی انطاکیۃ وکن علی حذر من المتنصرۃ والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پس جب پڑھا ابوعبیدہ بن الجراح نے خط کو آہستہ اور زور سے پڑھا اُسکو دوبارہ بلند آواز سے پھر بسبیل در رجوع کیا بطلب حمص کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ایک تنہائی لشکر لیکر وہان پہونچگئے تھے پس پہونچے تھے وہان روز جمعہ ماہ شوال سن چودہ ہجری مین اور تھا وہان ایک بڑا بطریق ہرقل کی طرف سے اور نام اُسکا لقیطا ابن گرگس تھا اور بروز پہونچنے خالد بن الولید وہ مرگیا تھا پس جب دیکھا اہل حمص نے کہ لشکر خالد بن الولید اور مسلمانون کا وہان پہونچگیا ہے جمع ہوے وہ سب ایک بڑے کنیسہ مین اور کہا اُنکے بطریق نے اُنسے کہ جانو تم لوگ اس امر کو کہ ساتھی بادشاہ کا مرگیا اور بادشاہ کو ان اہل عرب کی خبر نہین ہے اور وہ لوگ ہمارے اوپر آگئے ہین حالانکہ یہ بات خلاف ظن اور علم کے واقع ہوئی اور ہم جانتے تھے

[illegible]

کروہ لوگ ہمارے یہان نہ آوینگے جبتک کہ جوسیہ اور بعلبک کو فتح نہ کرینگے اور اگر لڑوگے تم اُنسے اور بادشاہ کو خبر لکھکر لشکر اور سردار بھیجنے کی درخواست کروگے پس تحقیق اہل عرب کسی ایک کو لشکر بادشاہ سے تم تک نہ آنے دینگے اور تمھارے نزدیک سامان کھانے کا نہین ہے جو باعث قوت وقت محصور ہونے کے ہوگا پس اُن لوگون نے کہا کہ تیری راے اس معاملے مین کیا ہی اُسنے کہا کہ مصالحہ کرلو تم مسلمانون سے اُس چیز پر جسکو وہ چاہین اور طلب کرین تم سے اور کہو تم کہ ہم تمھارے تابع ہین اور تمھارے سامنے تابع ہین ہم اگر فتح کرلوگے تم حلب اور قنسرین کو اور شکست دوگے ہرقل بادشاہ کے لشکر کو پس بعد اس قرارداد کے جب قوم مسلمان ہمارے یہان سے چلے جائینگے کسی کو بھیجکر طلب کرینگے ہم ہرقل سے لشکر کثیر کو اور ایک سردار اُسکے گھروالون یا اُسکے حاجیون سے اور یکجا ہوجائیگا ہمارے واسطے غلہ اور سامان اور بعد اُس کے ہم لڑینگے اُنسے پس قرین صواب اور بہتر جانا قوم نے اُسکی راے کو اور کہا اُس سے کہ اپنی اچھی تدبیر اور راے سے ہمارے اس کام کا سامان اور بندوبست کردے پس بھیجا بطریق نے ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس جاثلیق کو جو اُسکے نزدیک معزز تھا واسطے منعقد کرنے صلح کے اُنکے اور مسلمانون کے بیچ مین پس وہ نکلکر روانہ ہوا اور پہونچا ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس اور اُنسے صلح کے باب مین اور جو بطریق نے درباب چلے جانے مسلمانون کے بجانب حلب و قنسرین اور عواصم اور انطاکیہ کے کہا تھا بات چیت کی پس قبول اور منظور کیا اُسکو ابوعبیدہ بن الجراح نے اور مصالحہ کیا اہل حمص سے بارہ ہزار دینار اور دو سو کپڑے دیباج پر اور مدت صلح کی ایکسال قرار پائی کہ ابتدا اُسکی ماہ ذیقعدہ اور انتہا شوال سن پندرہ ہجری مین تھی راوی نے بیان کیا ہی کہ مضبوط ہوگئی صلح اور نکلے بازاری لوگ حمص سے اور معاملہ خرید و فروخت اشیا کا مسلمانون سے جاری کیا اور دیکھا اہل حمص نے جوانمردی اہل عرب کی خرید و فروخت مین اور نفع کثیر حاصل کیا اُن لوگون نے اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بلایا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اور ساتھ کیا اُنکے چار ہزار سوار قوم لخم اور جذام اور کندہ اور کملان اور سلیس و نبہان و رحمی اور خولان سے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے ابا سلیمان روانہ ہو تم یہ لشکر لیکر اور قصد کرو تم معرات کا اور نزدیک ہے تم حلب سے اور تاخت و تاراج کرو بلاد عواصم کو اور پھر واپس آؤ تم اپنے پیچھے کو اور بھیجو تم جاسوس اپنے تاکہ لاوین وہ لوگ خبر تمھاری پاس اور دیکھو تم اور دریافت کرو اس امر کو کہ قوم کا کوئی معین اور مددگار اُنکی قوم سے ہی یا نہین پس منظور کیا اس بات کو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور لیا نشان اپنا اور آگے ہوے لشکر کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور پہونچے بمقام شیرز کے اور وہان نہر مقلوب پر دو دن قیام کیا پھر بلایا انھون نے مصیب بن محارب الیشکری کو اور ساتھ کیے اُنکے پانچ سو سوار اور حکم کیا اُنکو کہ تاخت و تاراج کرین بلاد عواصم کو اور روانہ ہوے خالد بن الولید بجانب کفرطاب کے اور پھر وہان سے بطرف معرات کے دیر سمعان تک اور مقرر کیا انھون نے اپنی فوج کو اسطرح پر کہ لوٹتے تھے وہ داہنے بائین گانون کو اور حاصل کرتے تھے غنائم اور قیدی پس جب بوجھل ہوگئے اُنکے ہاتھ غنائم اور قیدیان سے پھر آئے خالد بن الولید ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس پس جب دیکھا ابوعبیدہ بن الجراح نے غنائم اور قیدیون کو اُنکے ساتھ بہت خوش ہوے اور ابوعبیدہ بن الجراح اسی حال مین تھے کہ دفعتہً سُنا انھون نے ایک بڑا شور جو واقع ہوا بسبب کلمات تہلیل و تکبیر کے اور وہ تھے کچھ مرد مسلمان اور اُنکے ساتھ ایک بڑی جماعت تھی پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ اے ابا سلیمان یہ کون لوگ ہین خالد بن الولید نے کہا

کہ یہ سردار مصعب بن محارب الیشکری ہین جنکے واسطے بنایا تھا مین نے ایک نشان پانچسو سوار پر انکی قوم اہل مین سے اور اُنھون نے
تاخت تاراج کیا بنی عاصم کو اور آئے ہین قیدی اور مال لیکر پس ملاقات کی اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے اور دیکھا اُنکے ساتھ ایک بڑا گلہ
گاے اور بکریون اور براذین کا جنپر مرد اور عورتین اور لڑکے سوار تھے اور اُنکے پیچھے چلاہٹ اور شدت رونے کی آواز تھی پس متوجہ ہوے
ابو عبیدہ بن الجراح آواز شور وغل کی طرف اور تھے وہ کفار اہل زمین بندھے ہوے رسیون مین اور روتے تھے اپنے لڑکے بالون
اور لٹ جانے گھر والون اور مال و زر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم سے جو کبھی اُنسے جدا نہین ہوتا تھا کہ پوچھ تو اُنسے کہ کیون روتے ہو تم
اور کس وجہ سے داخل نہین ہوتے ہو دین اسلام مین اور کیون نہین طلب کرتے ہو ذمہ داری کو اور کیون بے ڈر نہین ہو جاتے ہو اپنی جانون
اور مالون اور لڑکے بالون سے پس کہا ان لوگون نے کہ ہم قوم دور کے رہنے والے ہین اور تمھارے اخبار ہمکو پہونچتے تھے اور نہین جانتے
تھے ہم کہ تم لوگ ہم تک پہونچوگے پس نہین خبر ہوئی ہمکو یہانتک کہ آگئی ہمپر یہ قوم تمھاری پس لوٹ لیا اُنھون نے ہمارے مالون کو اور
باندھ لیا ہمکو رسیون مین اور لے لیا ہمارے جانورونکو **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ تھے یہ قریب چار سو کے پس کہا
ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنسے کہ اگر احسان کرین ہم تمپر اور رہا کرین قید سے اور پھیر دوین تمکو تمھاری اولاد کو پس آیا تم ہمارے مطیع ہوگے
اور جزیہ اور خراج دوگے ہمکو اُنھون نے کہا کہ یہ باتین ہمارے ساتھ کون کریگا اور ہم تو تمھارے سب شرائط پر عمل کرینگے
پس بعد اس گفتگو کے آئے ابو عبیدہ بن الجراح روساے مسلمین کے پاس اور کہا اُنسے کہ میری راے یہ ہی کہ امن دون مین اس قوم کو
قتل سے اور پھیر دون اُنکو اُنکے لڑکے بالون کو پس ہو جاوینگے وہ لوگ ہمارے تابعدار اور آباد کرینگے زمین کو اور لوگے تم خراج
اور جزیہ اُنکا پس تم لوگ اس باب مین کیا کہتے ہو کہ مین بدون تمھارے مشورے کے کوئی کام نہین کرتا ہون پس کہا مسلمانون
نے کہ اے سردار حکم اور راے وہی ٹھیک ہی جو تم کہو اور کرو اگر تمھارے نزدیک یہ امر قرین صلاح ہی مسلمانونکے واسطے پس کرو تم جو
تم نے تجویز کیا ہی پس مقرر کیا اُنھون نے ہر شخص کے ذمے اُنمین سے چار دینار اور اسیطرح سے لکھا تھا اُنکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے پھیر بعد اسکے پھیر دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکے اہل عیال اور اموال کو اور چھوڑ دیا اُنکو اور ساکن کر دیا اُنکو اُنکی زمینون مین اور لکھ لیے
نام اُنکے اور حکم کیا اُنکو واپس جانے کا پس پھر گئے وہ اپنے وطنونکو اور جب قرار پکڑا اُنھون نے اپنی جگھون مین آگاہ کیا اُن لوگون نے
اپنے قرب اور جوار کے لوگون کو عادت نیک عرب اور اُنکی عدالتون اور نیکیون سے اور کہا اُنسے کہ ہم جانتے تھے کہ اہل عرب ہمکو
مار ڈالینگے اور ہمکو اور ہماری اولاد کو غلام بنا دینگے پس رحم کیا اُنھون نے ہمپر اور مقرر کر لیا ہمسے جزیہ اور خراج کو پس جب سنا
قرب اور جوار کے رومیون نے یہ حال آئے وہ لوگ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بطلب امان اور اقرار ادا ے جزیہ کے پس قبول
کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکی درخواست کو اور لکھ لیے نام اُنکے قلعون اور گانوُنکے اور پہونچی یہ خبر اہل قنسرین اور حاضر کو کہ ابو عبیدہ
بن الجراح امان دیتے ہین اُس شخص کو جو اُنکے پاس جاتا ہی پس بہتر اور پسندیدہ جانا اُنھون نے اس امر کو کہ حاصل کرین وہ اپنے واسطے
امان کو ابو عبیدہ بن الجراح سے اور متفق الراے ہوے وہ لوگ اس بارے مین اور اس بات پر کہ بھیجین کسی ایلچی کو بدون علم اور آگہی اپنے
بطریق حاکم کے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ تھا حاضر او قنسرین مین ایک بڑا بطریق بطارقہ بادشاہ سے اور تھا دست سخت

لڑائی کا اور جوانمرد اور وہاں کے لوگ اُس سے ڈرتے تھے اُسکا نام لوقا تھا اور حاکم حلب سے ملک و سلطنت مین دشمنی رکھتا تھا
واقدی رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ ہرقل بادشاہ نے دونون کو اپنے پاس بُلاکر کہا تھا کہ اہل عرب کے مقدمے مین تمھاری کیا
رائے ہی پس کہا تھا دونون نے بادشاہ سے کہ ہم ایسے نہین ہین کہ چھوڑ دیوین اپنے ملک کو بدون لڑے بھڑے اہل عرب سے پس وعدہ
کیا تھا ہرقل نے اُنسے لشکر کے بھیجنے کا اُنکے پاس اور وہ دونون اس امر کی راہ دیکھتے تھے اور ہر ایک کے اُن دونون سے دس ہزار سوار تھے مگر
وہ دونون اکٹھے نہین ہوتے تھے پس جب سُنا حاکم قنسرین نے ارادہ اہل قنسرین کا واسطے صلح کے ابو عبیدہ بن الجراح سے شدت
سے غضبناک ہوا اُنپر اور ارادہ مکر و فریب کا اُنکے ساتھ کیا پس یکجا کیا اُسنے اہل قنسرین کو اپنے پاس اور کہا کہ اے بنی الاصفر عباد
المسیح کیا رائے دیتے ہو تم اس بارے مین کہ کیا کرون ان اہل عرب کے مقدمے مین اور تم گویا اُنکے سامنے ہو اور وہ آئے ہین
ہماری طرف پس فتح کر لینگے وہ ہمارے شہر کو جیسا کہ فتح کیا ہی اَوروں نے تمام شہرونکو پس جب اب مین کہا اُن لوگون نے کہ اے سردار سُنے
سُنا ہی کہ وہ لوگ اہل وفا اور ذمہ داری کے ہین اور تحقیق فتح کیا ہی اُنھون نے اکثر بلاد شام کو پس جو شخص لڑا اُنسے قتل کیا اُنھون نے اُسکو اور
لونڈی اور غلام بنایا اُسکی اولاد کو اور جو شخص داخل ہوا اُنکی ذمہ داری اور اطاعت مین اُسکو برقرار اور قائم رکھا اُسکے شہر مین اور ہو گیا وہ
بے ڈر اُنکے دبدبہ سے اور رائے ہمارے نزدیک یہ ہی کہ مصالحہ کر لیوین ہم اُنسے اور ہو جاوین بے ڈر اپنی جانو نپر بطریق نے کہا کہ کلام
نیک کیا اور مشورہ بہتر دیا تم لوگون نے اسواسطے کہ یہ عرب فتحمند ہوئے ہین ہر شخص پر جو لڑا ہی اُنسے اور ہم منعقد کرینگے اُن سے
صلح کو ایکسال کامل کیواسطے یہانتک کہ پورا کر لینگے ہم لشکر کو ہرقل بادشاہ کے پاس سے اور باگین پھیرینگے ہم اُنکی طرف حالانکہ وہ
مطمئن اور بے خوف ہونگے پس ہلاک کر ڈالینگے ہم اُن سب کو پس کہا اُن لوگون نے کہ تو جو تونے تجویز کیا ہی او متفق ہوئی رائے اہل
قنسرین اور رائے بطریق کی اس امر پر اور اُنکے دلون مین غدر اور فریب کی بات ٹھنی پس بلایا لوقا بطریق نے ایک شخص کو اپنے ہمراہیون سے
جسکا نام اصطخر تھا اور وہ شخص بڑا راہب اور عالم دین نصرانیہ کا اور دین یہودیہ کو بھی جانتا تھا اور زبان عربی مین بھی فصیح تھا
پس کہا لوقا نے کہ جا تو سرداران اہل عرب کے پاس اور کہہ اُنسے کہ مصالحہ کر لیوین ہم سے ایکسال کامل کے واسطے یہانتک کہ مٹا دینگے
اور ہلاک کرینگے ہم اُنکو ساتھ حیلے اور مکر کے اور لکھا اُسنے ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے جسکا مضمون بعد ذکر کرنے کلمات کفر کے
یہ تھا کہ شہر ہمارا باز رکھنے والا ہی اور اسمین آدمی اور سامان اور رکھانا بہت ہی اور کسی چیز کی کمی نہین ہی اور تم اگر چالیس برس ہمکو گھیرے
اور یہان مقیم رہو گے تب بھی ہمپر قادر نہو سکو گے اسواسطے کہ بادشاہ نے کمک طلب کی ہی رومیونکی تمھارے مقابلے مین حد خلیج سے
رومتہ الکبری تک اور ہم مصالحہ کرتے ہین تم سے ایکسال کیواسطے یہانتک کہ دیکھین ہم شہرونکو کہ کسکی ملکیت اور قبضے مین
آتے ہین اور چاہتے ہین ہم کہ مقرر ہو جاوے ایک نشانی ہمارے تمھارے بیچ مین حد قنسرین اور عواصم سے یہانتک کہ جسوقت ارادہ کرین اہل عرب
تاخت اور تاراج کرنیکا او دیکھین اُس نشانی کو پھر جاوین اور باز رہین دست اندازی سے اور ہم بادشاہ سے حالت پوشیدگی مین
مین تمسے مصالحہ کرتے ہین کسواسطے کہ اگر بادشاہ کو معلوم ہو جاویگا یہ حال تو مار ڈالیگا وہ ہمکو اور سلامتی تمپر ہو پھر تیاری اور عمدہ خلعت دی
اُسنے اصطخر کو اور دیا اُسکو ایک شتر اپنی سواری کا اور ساتھ کیا اُسکے دس غلامون کو اور روانہ ہوا اصطخر اور پہونچا حمص مین اور پایا

ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس حال مین کہ پڑھتے تھے وہ نماز عصر کی ساتھ لوگون کے پس ٹھہر گیا اصطخر اور دیکھتا تھا وہ
مسلمانون کے فعل کو پس جب فارغ ہوے مسلمان نماز سے نظر کی بجانب قس اور اُسکے ساتھیون کے اور سلام کیا اُنھون نے کہ وہ
ایلچی ہی پس نزدیک گئے اُسکے عبداللہ بن ربیعہ اور پوچھا کہ تو کون ہی اُسنے کہا کہ مین ایلچی ہون اور میرے پاس ایک خط ہی پس
سامنے ابوعبیدہ بن الجراح کے لاے اُسکو اور بٹھے داہنی جانب ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے خالد بن الولید اور
بائین جانب عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور مسلمان اُنکے سامنے تھے پس ارادہ کیا قس نے سجدہ کرنے کا پس باز رکھا
ابوعبیدہ بن الجراح نے اُسکو سجدہ کرنے سے کہ ہم لوگ بندگان خداے غالب اور بزرگ کے ہین ہم مین بعضی برے بھی ہوتے ہین اور
اچھے بھی ہوتے ہین پس جو برے ہین انکے واسطے دوزخ ہی جسمین آواز سخت ہی مثل آواز خر کے اور جو اچھے ہین وہ بہشتی ہین پس
پکار کر پوچھا اُس سے خالد بن الولید نے کہ ای شخص کیا تیرا حال ہی اور تو کون ہی اور کسکا ایلچی ہی اُسنے کہا کہ آیا تم سردار قوم کے ہو
خالد بن الولید نے کہا نہ بلکہ مین ایک شخص ہون قوم سے اور یہ یعنی ابوعبیدہ بن الجراح ہمارے سردار ہین اصطخر نے کہا مین ایلچی بھیجا ہوا
ہوا حاکم قنسرین اور حاضر کا ہون بجانب تمھارے سردار کے پھر نکالا اُسنے خط اور دیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس لیا انھون نے
خط اور پڑھ سنایا مسلمانون کو پس جب خالد بن الولید نے مضمون اور صفت اُنکے شہر اور کثرت آدمیون اور زرہ کی اور دھمکانا
اُنکا ساتھ لشکرون ہرقل کے سنا حرکت دی اپنے سر کو اور کہا ای سردار قسم ہی حق اُسکے کی جسنے تائید ہماری کی ساتھ مدد دینے کے اور
گردانا ہمکو امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہ تحقیق یہ خط ایسے شخص کا ہی جسنے نہین ارادہ کیا ہی اس خط سے مصالحے کا اور نہین
چاہتا ہی وہ مگر مکر کرنا ہمارے ساتھ پس تو قبول کر و تم اُسکی درخواست کو اور چلو یہاں تک کہ اترو اسپر پس قسم ہی حق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی اور قسم ہی حق بیعت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور امارت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ ہر آئینہ گردانینگے ہم اُسکو اور
اُسکے شہر والونکو غنیمت واسطے مسلمانون کے اور ڈراوینگے ہم بسبب اُنکے اور ونکو جو گرد نواح مین اُنکے اہل حصنون اور قلعون
اور دیرون سے مین ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ توقف کرو اے ابا سلیمان اسواسطے کہ اللہ تعالی نے اپنے
امور غیبی اور پوشیدہ پر کسی کو آگاہی نہین دی ہی اور سواے اللہ تعالی کے کوئی حال پوشیدہ بندون کا نہین جانتا ہی اور لائک
انھون نے ہمکو طلب کیا ہی بجانب صلح کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ ای سردار مصالحہ کرو تم اُن سے مگر ہمیشہ کے واسطے پس
اگر منظور کرین وہ اس امر کو تو بہتر ہی ورنہ چھوڑ دو انکو اُنکے حال پر اور ہم انکے واسطے ساتھ مدد اللہ کے ممتثل اور کافی ہین راوی
نے بیان کیا ہی کہ اصطخر سنتا تھا یہ گفتگو خالد بن الولید کی اور انکی فصاحت بیانی کو اور ظاہر ہوئی اس کلام مین چالاکی اور بہادری
اور شجاعت انکی پس سامنے آیا وہ خالد بن الولید کے اور کہا کہ ای سردار کیا نام ہی تمھارا اور کس جنے اور نشان سے تم مشہور ہو
اہل عرب کے بیچ مین کہ بہ تحقیق مینے سنا ہی کہ تمھارے ساتھ ایسے لوگ ہین کہ بعض انکے افضل ہین بعض سے شدت اور شجاعت
مین پس کہا انھون نے کہ مین خالد بن الولید المخزومی ہون مین دلیر جنگجو ہون مین تلوار سہانے والی اور ہلاک کرنیوالی ہون اصطخر نے کہا
تحقیق معلوم کیا مین نے کہ تم اہل شجاعت سے ہو اور قسم ہی حق مسیح کی کہ مین نے پہچان لیا تھا تمکو جس وقت دیکھا تھا اور سنا تھا

کلام تمھارا اور اسیطرح سے تمھارے حال کی ہمکو خبر پہونچی تھی کہ چالاک مضبوط ہو اور دلیر جنگجو ہو اور یہی بات تمھاری ہمکو نہیں پہونچی ہی مسلم
عادات نیک و راستی قول اور نرمی طبیعت تم لوگونکی اور جوانمردی اور مردمی تمھارے گروہ کی تھی اس شخص کی نسبت جو تمھارے
پاس آتا ہی ہمنے سنا ہی اور راست بنی رحیم کی ہو اور راست ہاے مرحومہ سے ہو اور ہین معاملہ کو خلاف ان سب باتونکے دیکھتا ہون
اسواسطے کہ ہم تمسے مصالحہ چاہتے ہین پس انکار کیا تمنے اور ہم طالب امن ہین تمسے پس باز رکھتے ہو تم پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
نے کہ ہم ایسی قوم ہین کہ مکر و فریب مین نہین آتے ہین اور پہچان لیتے ہین ہم کلام مکر و فریب کا اور تحقیق جان لیا ہی ہمنے اس امر کو تمھارے
مضمون خط سے درباب صلح کے پس بحالت صلح کے اگر آویگا لشکر بادشاہ کا اور پاؤگے تم قوت اپنی جانب کی توڑ دوگے عہد ہمارا
اور ہوگے تم پہلا ان لوگون کے جو ہمسے لڑینگے اور اگر دیکھوگے تم غلبے کو تو بھاگ جاؤگے بجانب نافرمانبرداروںکے پس اگر تم چاہتے ہو کہ ہم
تمھارے ساتھ صلح کرین تو اس قرار سے کرینگے کہ نہ لڑینگے ہم بدون اسکے کہ ہو جاوے ایکسال کامل پس اگر آیا ہم مین کوئی لشکر اسی سال
میں ہرقل کی طرف سے پس اُس لشکر سے ہم ضرور لڑینگے اور جو شخص تم مین کا مقیم رہیگا شہر مین اور لشکر کے ساتھ شریک ہوکر
نہ لڑیگا اُس سے ہماری صلح بدستور رہیگی اور کچھ تعرض ہم اُس سے نکرینگے اصطخر نے کہا کہ ہمنے بصورت منظور کی پس اسی مضمون کی
ایک دستاویز تم لکھدو پس کہا خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ ای سردار لکھدو تم اسکے واسطے ایک دستاویز
مصالحہ ایک سال کی جسکی ابتدا چاند ماہ ذیحجہ سنہ چودہ ہجری ہوگی پس ایسا ہی کیا انھون نے جب فارغ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح دستاویز
لکھنے سے اصطخر نے اُنسے کہا ای سردار ہمارے شہر کی حد معلوم اور مشہور ہی اور ہمارے شہر کے سامنے حاکم حلب کا ہی اور اُسکے شہر کی
بھی حد ہی اور ہم چاہتے ہین کہ تم مقرر کردو ہمارے واسطے اُسجگہ مین جو ہمارے اور مسلمانون اور رومیونکے بیچ مین ہی کوئی علامت کہ
تمھارے ساتھی اُس علامت سے تجاوز نکرین پس راضی ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اس امر پر اور کہا اُس سے کہ تو نے بات اچھی کہی
اور مین مقرر کرکے بھیجدونگا کسی شخص کو کہ وہ نشانی حد کی بناویگا تمھارے واسطے پس کہا اصطخر نے کہ تم کسی کو اپنے ساتھیونسے
نہ بھیجو بلکہ ہم ایک ستون بنا کر کھڑا کرینگے اور اُسپر صورت ہرقل بادشاہ کی ہوگی پس جب دیکھین تمھارے ساتھی اسکو نہ تجاوز کرین
اُس حد سے ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے کہا کہ تو ایسا ہی کر اور دیدی دستاویز صلح کی اسکو اور پکارکر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے
مسلمانون سے اور تاخت اور تاراج کرنے والے لوگون سے کہ جو شخص دیکھے ستون کو نہ تجاوز کرے اُس سے بلکہ تاخت
تاراج کرے زمین حلب اور اُسکی حد کو اور نہ تجاوز کرے ستون سے وہ شخص اور پہونچادے خبر اُسکی حاضر غائب کو پس واپس
گیا اصطخر بجانب حاکم قنسرین کے اور دیدیا صلحنامہ اور مطلع کردیا اُسکو سب گفتگو سے جو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ
ہوئی تھی پس خوش ہوا اور بنایا اُسنے ایک ستون اور اُسپر صورت ہرقل بادشاہ کی اس حیثیت سے کہ وہ بیٹھا ہی اپنے ملک مین
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ بعد اُسکے گروہ مسلمانونکے تاخت تاراج کرتے تھے انتہاے بلاد حلب اور عمق اور
انطاکیہ کو اور نگاہ رکھتے تھے حد قنسرین اور حاضر کو اور نزدیک نہین جاتے تھے عمر رضہ بن عبدالعزیز نے بسلسلۂ راویونکے
بیان کیا ہی کہ صلح مسلمانونکے ساتھ اہل قنسرین اور حاضر کی چار ہزار دینار بادشاہی اور ایک سو اوقیہ چاندی اور ایک ہزار

کپڑے حلب کے اور ایک ہزار وسق غلے پر واقع ہوئی تھی عامر رفاعہ نے بیان کیا ہی کہ اسیطرح سُنا مین نے معاذ بن جبل کو بیان
کرتے ہوے مگر وہ چار سو وسق غلہ ذکر کرتے تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے ملتمس بن عامر سے روایت کی ہی کہا ملتمس نے کہ تھے ہم
بعض تاخت مین کہ دفعتہً دیکھا ہمنے بجانب ستون کے اور اُسپر صورت ہرقل بادشاہ کی تھی پس متعجب ہوے ہم اُس سے اور
ہلوگ اُسکے گرد گھومتے اور گھوڑا دوڑاتے تھے اور اُنکو کاوے پر پھیرنا سکھلاتے تھے اور قصد کیا اور دوڑے ابو الجندلہ بن سہل
بن عامر دوڑانا ایکہ چلاتے تھے وہ ایک نیزکو اور ہم جانتے تھے کہ بازی کے کھیل میدان مین کھیلینگے اور ابوجندلہ کے ہاتھ مین ایک پورا نیزہ
تھا پس جب نزدیک ہوا گھوڑا انکا مع نیزے کے ہرقل کی تصویر سے اور یہ امر اُنسے قصداً اور عمداً نہین ہوا پس اندھی ہوگئی نیزے سے
آنکھ تصویر کی اور رومی غلام حاکم قنسرین کے مامور بحفاظت ستون کے تھے پس گیا بعض اُنمین کا پاس حاکم کے اور یہ حال اس سے
بیان کیا پس دی اُسنے ایک صلیب سونے کی اپنے بعض ساتھیونکو اور سپرد کیا اُسکے ایکسو سوار رومی جو کپڑے دیباج کے پہنے اور
اُنکی کروٹین جھلکے تھے اور حکم کیا اصطخر کو جاوے اُنکے ساتھ اور کہا اس سے کہ جا تو سردار عرب کے پاس اور کہا اسنے کہ غدر اور فریب
کیا تمنے ہمسے اور بیوفائی کیا اپنی ذمہ داری کو اور جس شخص نے فریب کیا وہ خوار ہوا پس لیا اصطخر نے صلیب کو اور چلا ساتھ ایکسو سوار
کے یہانتک کہ آیا ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس جب دیکھا مسلمانون نے بجانب صلیب کے در آنحالیکہ وہ بلند تھی دوڑے مسلمان
اور ادھر جا کر دیا اسکو اور اُٹھ کھڑے ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور استقبال کیا اُنکا اور پوچھا تم کون ہو اصطخر نے کہا کہ مین ایلچی ہون
بھیجا ہوا حاکم قنسرین کا تمھارے پاس اور تحقیق تمنے غدر اور نقض عہد کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کیا سبب ہی تمکو نقض دینے کا تمھاری صلح کو اور کسنے
توڑا ہی اسکو انھون نے کہا کہ اس شخص نے توڑا ہی جسنے اندھا کر دیا ہی آنکھ ہمارے بادشاہ کی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا قسم ہی حق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجکو یہ حال معلوم نہین ہی اور قریب ہی تحقیقات کرونگا مین اسکی پھر پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اہل عرب کو کہ ای
گروہ عرب جس شخص نے پھوڑی ہو آنکھ تصویر کی وہ مجکو اس امر سے آگاہ کرے ابو جندلہ بن سہیل نے کہا کہ یہ امر مجھسے ہوا ہی بغیر قصد و ارادہ
کے پس کس امر پر تم لوگ راضی ہو کافرون نے کہا کہ نہ راضی ہونگے ہم یہانتک کہ پھوڑ ڈالینگے آنکھ تمھارے بادشاہ کی اور اس کلام سے
اُنکا قصد یہ تھا کہ وفاے ذمہ داری مسلمانون کا امتحان کرین پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین موجود ہون کرو تم میرے
ساتھ اسیطرح جیسا تمھاری تصویر کے ساتھ کیا گیا ہی اُنھون نے کہا کہ اس امر مین ہماری رضامندی نہوگی بلکہ رضامندی ہماری
اسمین ہی کہ تمھارے بڑے بادشاہ کے ساتھ جو کل عرب کے مالک ہین ایسا کرین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ آنکھ ہمارے بڑے
بادشاہ کی بڑی بار رکھنے والی ہی راوی نے **بیان** کیا ہی کہ برہم اور خشمناک ہوے مسلمان جسوقت کافرون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھ کا
ذکر کیا اور ارادہ اُنکے مار ڈالنے کا کیا پس منع کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکو اس امر سے پس کہا مسلمانون نے کہ ہم لوگ اپنے امام کے عوض
مین جان فدا کرنے اور آنکھین دینے پر موجود ہین پس جب اصطخر نے مسلمانونکا ارادہ نسبت اپنے قتل کے دیکھا کہا نہ چھوڑینگے ہم اُنکی آنکھ کو
اور نہ تمھاری آنکھین مگر بنا دینگے ہم تصویر تمھارے سردار کی ایک ستون پر اور ویسا اُسکے ساتھ کرینگے جیسا کہ تمنے ہمارے بادشاہ
کی تصویر کے ساتھ کیا پس مسلمانون نے کہا کہ ہمارے ساتھی نے یہ امر عمداً اور قصداً نہین کیا ہی اور تم یہ امر عمداً کیا چاہتے تھے

پس ابوعبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہا کہ چھوڑ دو تم اور توقف کرو تم لوگ اس امر مین پس اگر راضی ہووین یہ لوگ ساتھ میری تصویر کے تو مین اسکو منظور کرتا ہون کہ بیوفائی اسمین نکرونگا اور نہ کہینگے یہ لوگ ہماری نسبت کہ عہد کیا تھا تمنے پھر بیوفائی کی تمنے اسواسطے کہ یہ قوم احمق اور بے عقل ہین پھر منظور کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اس امر کو راوی نے بیان کیا ہی کہ بنائی رومیون نے ایک تصویر مثل صورت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ایک ستون پر جسمین دو شیشے کی آنکھین تھین پس آگے آیا ایک شخص زینین کا بحالت خشمناکی کے اور پھوڑ دی آنکھ اسنے تصویر کی اپنے تبرے سے پس واپس گیا اسطخر بجانب حاکم قنسرین کے اور آگاہ کیا اسکو اس حال سے پس کہا اسنے اپنی قوم سے کہ ایسی ہی باتون سے سب ارادے انکے پورے ہوتے ہین پس ابوعبیدہ بن الجراح تاخت تاراج کرتے تھے دائین بائین حمص کے با انتظار تمام ہونے سال کے اور دیر ہوئی ابوعبیدہ بن الجراح کو خبر پہونچنے مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کہ نہ دیکھا انھون نے کوئی خط انکا اور نہ کسی فتح کو پس برا جانا انکے کام کو اور ہر طرح کا گمان کیا انکی نسبت اور جانا کہ انکے دل مین نامردی سما گئی ہی اور میل کیا ہی انھون نے بیٹھ رہنے پر جہاد سے پس خط لکھا انکو اس عبارت اور مضمون سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم الی ابی عبیدۃ بن الجراح سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو وصلی علی نبیہ امرتک بتقوی اللہ و حذرتک معاصیہ وانہاک ان تکون ممن قال اللہ فیہم فی کتابہ قل ان کان اباءکم وابناءکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم الآیۃ وصلی اللہ علی خاتم النبیین اور روانہ کیا خط انکے پاس پس جب پڑھا ابوعبیدہ بن الجراح نے خط اور سنا مسلمانون نے جانا انھون نے اس امر کو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ برانگیختہ اور آمادہ کرتے ہین انکو جہاد پر اور نادم ہوے ابوعبیدہ بن الجراح مصالحہ قنسرین سے اور نہ تھا کوئی مسلمان مگر یہ کہ رویا مضمون خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور کہا انھون نے ابوعبیدہ بن الجراح سے کہ اے سردار کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو جہاد سے پس چھوڑ دو تم اہل قنسرین کو اور ارادہ کرو تم ہمکو ساتھ لیکر حلب اور انطاکیہ کا اور شاید اللہ تعالی فتح کرے اسکو اگر چاہا اللہ تعالی نے اور تحقیق گذر گئی مدت اور نہین باقی ہی مگر تھوڑے دن پس ارادہ روانگی کا کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے بجانب حلب کے اور طیار کیا ایک نشان واسطے میسرہ بن مسروق العبسی کے اور بنایا دوسرا نشان واسطے سہیل بن عمرو کے اور سردار کیا عیاض بن غنم الاشعری کو انکے مقدمہ لشکر پر اور پیچھے انکے مقرر کیا خالد بن الولید کو روانہ ہوے ابوعبیدہ بن الجراح بجانب رستن کے اور مصالحہ کیا وہانکے لوگون سے اور آئے ابوعبیدہ بن الجراح بطرف حماۃ کے پس آئے وہانکے لوگ اور تھی انکے ساتھ انجیل جسکو اٹھائے ہوے تھے راہب اپنے ہاتھون مین اور قسیس آگے قوم کے تھے اور وہ آئے تھے واسطے مصالحے کے پس جب دیکھا ابوعبیدہ بن الجراح نے انکو ٹھہرایا انکو اور پوچھا کہ کیا چاہتے ہو انھون نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ ہو جاوین ہم تمھارے تابع اور ذمہ داری مین تم ہمارے نزدیک محبوب تر ہو ہماری قوم سے پس مصالحہ کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے انسے اور لکھ دی انکو ایک دستاویز صلح اور ذمہ داری کی اور درخواست کی انھون نے کہ کسی ایک شخص کو انکے پاس چھوڑ دین اور روانہ ہوئے ابوعبیدہ بن الجراح یہانتک کہ پہونچے شیزر پس استقبال کیا انکا وہان کے لوگون نے اور انسے بھی مصالحہ کیا اور پوچھا انسے کہ آیا معلوم ہی تمکو خبر ہرقل کی انھون نے کہا کہ ہمنے اور کوئی خبر اسکی نہین سنی ہی سواے اسکے کہ

وہ سب اہل عرب تھے اور اُنکی گردن مین سونے کی صلیبان لٹکتی تھیں اور وہ باندہے تھے نیزونکو درمیان رکابونکے پس جب دیکھا
اُنھون نے ہمکو دوڑے ہماری طرف گھیر لیا ہمکو اور ارادہ ہمارے مار ڈالنے کا کیا پس کہا مین نے اپنے ساتھیون سے کہ تم
انکو اُنھون نے کہا افسوس ہی تجھپر کس سے لڑین ہم اور کیونکر ہی ہمکو طاقت مقابلے کی اس لشکر سے اور نہین ہمسے مگر یہ کہ اپنے ہاتھون
قید ہوجاوین کہ یہ آسان تر ہی قتل سے پس کہا مین نے قسم ہی خدا کی مین تو اپنے تئین کبھی اُنکے سپرد نکرونگا سوائے قتل کے پس جب دیکھا
میرے ساتھیون نے میری کوشش کو کیا اُنھون نے جیسا کہ مین نے کیا اور لڑے ہم قوم سے پس قید کر لیا اُنھون نے ہم مین سے
دس کو اور مین سست ہوگیا تھا بسبب زخم کے اور گر پڑا گھوڑے سے بھاگ پس پلٹے گئے وہ لوگ پس اٹھکر چلا آیا مین جیسا کہ تم مجھکو دیکھتے ہو پس غمگین
کیا مجھکو اُسکے حال نے اور اپنے پیچھے سوار کر لیا مین نے اُسکو اور چاہتا تھا مین پلٹنے کو کہ دفعۃً دیکھا مین نے ایک گروہ اپنے پیچھے کہ دوڑتے
تھے مثل ہوا چلنے والی کے اور وہ غسان سے تھے پس گھیر لیا مجھکو نیزون نے اور وہ کہتے تھے کہ ہم اہل غسان سے ہین ہم گروہ صلیبان اور
رہبانیت ہین پس پکار کر کہا مین نے کہ ہم گروہ محمد مختار صلی اللہ وآلہ وسلم سے ہین پس جلدی کی میری طرف بعض نے انمین سے اور چاہا
کہ بلند کرے میرے اوپر تلوار کو پس کہا مین نے کہ سختی ہو تجھپر آیا قتل کریگا تو ایک شخص کو اپنی قوم سے اُسنے کہا کہ تم کن لوگون سے ہو مین نے کہا
کہ قوم خزرج بزرگ سے ہون پس پھیر اُسنے تلوار کو مجھسے اور کہا کہ تمکو طلب کیا ہی ہمارے سردار جبلہ نے قسم ہی حق مسیح کی پس کہا مین نے کہا
کہان سے پہچانا مجکو جبلہ نے جو طلب کرتا ہی پس کہا اُسنے کہ وہ طلب کرتا ہی ایک شخص ساکن مین کو انصار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر کہا اُسنے
چلو تم خوشی سے اگر منظور ہو تمکو ورنہ بالکراہ و ناگواری چلوگے پس گیا مین اُنکے ساتھ اور غلام میرے ساتھ تھا یہانتک کہ پہونچا مین ایک بڑے لشکر
اور اچھے سامان دار بہاری نعمت پر اور صلیبان بلند تھیں پس مین اُنکے ساتھ تھا یہانتک کہ آئے وہ میرے ساتھ جبلہ بن ایہم کے خیمے تک
اور وہ بیٹھا تھا سونیکی کرسی پر اور پہنے تھا کپڑے دیباج کے موتی جڑے ہوئے اور اُسپر لڑیان جواہر کی تھیں اور اُسکے گلے مین ایک
صلیب یاقوت کی تھی اور ٹھہرا مین اُسکے سامنے اُٹھایا اُسنے اپنے سر کو اور کہا کہ کس عرب سے ہو تم مین نے کہا یمن سے پس کہا کہ کس گروہ مین
سے ہو مین نے کہا کہ مین اولاد حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر بن ثعلبہ بن امرء القیس بن عبد اللہ بن الازد بن عوف بن نبت ابن مالک بن زید
بن کہلان بن سبا سے ہون پس کہا اُسنے کہ کس لڑکے کی اولاد مین ہو تم اُن دونون لڑکون سے جو منسوب اپنی مان کی طرف ہین
مین نے کہا کہ اولاد خزرج بن حارثہ الکرام انصار محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہون پس اُسنے کہا کہ مین بھی تمھاری قوم اور
غسان سے ہون پس مین نے کہا کہ تم ہی قبیلہ سے ہی جو منسوب کیا گیا ہی جانب نسب مادری کے اُسنے کہا ہان مین جبلہ بن ایہم وہ شخص
ہون کہ پھر گیا مین اسلام سے تا کہ ظلم نکرون مین آیا نہ راضی ہوئے تمھارے سردار اس امر پر کہ ہوئے مجھسا شخص اس پر یہانتک
کہ لیتے تھے مجھسے قصاص بعوض ایک شخص حقیر کے اور مین سردار قوم غسان اور بادشاہ ہمدان کا ہون پس کہا مین نے کہ ای جبلہ
اللہ تعالی کا حق تیرے حق سے زیادہ ہی واجب ہی اور ہمارا دین نہین پایا مدار ہوتا ہی مگر انصاف کرنے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہین
لیتے ہین اپنے ذمے حقوق خدا مین کسی کی ملامت کو پس کہا جبلہ نے کہ تمھارا نام کیا ہی مین نے کہا کہ میرا نام سعید بن عامر انصاری ہی
پس کہا اُسنے مجھسے ای سعید بیٹھو تم پس بیٹھا مین اور کہا اُسنے مجھسے کہ کسقدر زمانہ گذرا تمکو حسان بن ثابت انصاری سے

مین نے کہا کہ وہ شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے اور اُنکے حق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا ای انت حسان
ونسانک مساعد پس کہا اُسنے کتنے دن ہوے تمکو اُنکو چھوڑے ہوے مین نے کہا تھوڑے دن گذرے ہین اور انھون نے ایک مجلس
دعوت منعقد کر کے مجکو اسمین بلایا تھا اور اُنھون نے اشعار ہمارے واسطے کہے اور پڑھے تھے پھر وہان سے ہم ملک شام
مین آئے اور پچھلا وقت ہی میرا اُنکو چھوڑے پس کہا اُسنے آیا یاد کرادوگے وہ اشعار مین نے کہا ہان پس حکم کیا اُسنے میرے
واسطے ایک کتان رومی کا اور کہا کہ یہ کتان تمکو اسواسطے دیتا ہون کہ پہنو اور نہ حرام جانو تم اُسکو پھر کہا اُسنے کہ جہان سے
تم آئے ہو وہان کیا کام کرتے تھے مین نے کہا سچ بولنا پورا کرنا ہی بندون کے کام کو مین سردار ابو عبیدہ بن الجراح کے لشکر سے
ہون اور نہ ہم ارادہ حلب اور انطاکیہ کا رکھتے ہین پس کہا اُسنے کہ ہرقل بادشاہ نے بھیجا ہی مجکو اور اس لطریق کو تا کہ مدد
دیوین ہم قنسرین کو اسواسطے کہ اُسنے فریب کیا ہی تمھارے ساتھ مصالحہ کرتے ہین اور پلٹ جاؤ تم اپنے سردار ابو عبیدہ بن
الجراح کے پاس اور ڈراؤ اُنکو ہمسے اور ہماری تلوارون سے اور کہو اُسنے کہ پلٹ جاوین وہ جسطرح سے آئے ہین اور نہ معترض
ہووین بادشاہ کے شہرون سے اور ہم نیکی اور جوانمردی کرینگے ساتھ مددہی دین بادشاہ کے اور قریب رحیمین ہوینگے ہم تمھارے
ہاتھون سے وہ چیزین جو لی ہین تمنے ملک شام سے پس بعد اس گفتگو کے سوار ہوا مین اپنے گھوڑے پر اور پیچھے اپنے سوار کر لیا اس
نے اپنے غلام کو اور روانہ ہوا تھا یہانتک کہ آیا مین مسلمانونکے لشکر مین پس دوڑے مسلمان میری طرف اور کہا کہ ای ابن عامر تم کہان
تھے کہ تمھارے گم ہونے سے ہم لوگ رنج مین ہین پس آیا مین ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور بیان کیا مین نے اُسنے اپنے حال کو
جو ساتھ جبلہ بن ایہم کے گذرا تھا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تحقیق نجات اور رہائی دی تمکو اللہ تعالی نے
بسبب ذکر کرنے تمھارے حال حسان بن ثابت کے پھر بُلایا انھون نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو واسطے مشورہ
کے اور کہا کیا رائے دیتے ہو تم لوگ اس لطریق کے معاملے مین کہ ہمنے اُس سے وفاے عہد کی اور اُسنے ہمارے ساتھ فریب کیا پس کہا
خالد بن الولید نے کہ ظلم اور بغاوت کرنے والے کے واسطے جگہ ہی اُسکے گرنے کی اور اللہ تعالی اُسکی گھات مین ہی اور قریب تر
فریب کرینگے ہم اُسکے ساتھ جو اُسکے فریب سے بڑا ہوگا اور جاؤنگا مین اُسکی ملاقات کو ساتھ دس آدمیون کے اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو منزلہ دس ہزار سوارون کے ہین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ یہ کام تحقیق تمسے ہوگا
ای ابا سلیمان دنکل لہ عنیز پس لو تم اپنے ساتھ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے جسکو تم دوست رکھتے ہو پس کہا
خالد بن الولید نے کہان ہین عیاض بن خانم اشعری اور عمرو بن سعد الیشکری کہان ہین سہیل بن عامر اور رافع بن
عمیرہ الطائی اور سعید بن عامر الانصاری اور عمرو بن معدیکرب اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما
اور ضرار بن الازور اور مسیب بن نجبہ الفزاری اور قیس بن ہبیرۃ پس آکر موجود ہوے یہ لوگ اُنکے پاس
پس کہا خالد بن الولید نے اُنسے کہ ہو سوار ہو جاؤ تم برکت عطا فرماوے اللہ تعالی تم مین اور یکجا ہو سب پس پہنین
پہنین مسلمانون نے اور لیا اپنے سب سامان جنگ کو اور آئے خالد بن الولید کے پاس پس پایا اُنکو اس حال مین کہ

زرہ پہنی تھی اُنھون نے اور سوار ہوے تھے اپنے گھوڑے پر پھر کہا اُنھون نے اپنے غلام سے جسکا نام ہمام تھا کہ چل تو میرے ساتھ
یہانتک کہ دیکھیگا تو مجھسے معاملہ عجیب کو پس جلدی چلا ہمام او چلے خالد بن الولید اور آپکے دسون ساتھی اُن کے اور
ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ دعا کرتے تھے اُنکے واسطے پس جب روانہ ہوے خالد بن الولید سامنے آئے سعید بن عامر
الانصاری کے اور کہا اُسنے کہ سعید جبلہ نے تمسے کہا تھا کہ حاکم قنسرین اُسکے پاس آویگا سعید نے کہا ہان کہا تھا خالد بن الولید نے
کہا پس بیجا ہم اُس طرف سنے مین جو بجانب لشکر جبلہ کے ہی تاکہ پوشیدہ ہو کر ٹھہرین ہم وہان پس جسوقت آویگا حاکم قنسرین اسطرف لیوینگے
ہم اُسکو اور اُسکے ساتھیون کو اور ہلاک کرینگے ہم انکو پس روانہ ہوے سعید بن عامر آگے توم کے در انحالیکہ کوشش کرتے تھے
ساتھ اُنکے راہ چلنے مین بجانب لشکر جبلہ کے اور تھا چلنا اُنکا رات کو پس جب قریب ہوے اُسکے اور پہونچے نزدیک روشنی
آگ کے اور سُنی اُنھون نے آواز توم کی پھرے سعید بن عامر مسلمانونکو ساتھ لیکر بجانب راہ بطریق قنسرین کے اور پوشیدہ
ہو کر ٹھہرے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ وہان مع اپنے ساتھیونکے صبح تک پس نہ آیا اُنکی طرف کوئی شخص پس نماز صبح کی
پڑھی خالد بن الولید اور مسلمانون نے اور تھے وہ گاڈی مین پس وہ اُس حالت مین تھے کہ دفعتہً دکھائی دیا اُن کو اور
آیا لشکر جبلہ بن ایہم اور حاکم عموریہ کا اُنکی طرف گویا کہ تھا وہ ایک برج مضبوط اور وہ جاتے تھے ارض عواصم کو پس کہا مسلمانون
نے خالد بن الولید سے آیا دیکھتے ہو تم اس لشکر کو جو آتا ہی ہماری طرف بشمار ریگ اور ڈھلون اور عدد کانٹون اور درختون کے
پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ نہ کچھ ہو سکیگا اُنکی کثرت سے جسوقت ہوگی ہمارے واسطے مدد اُنپر پس اللہ تعالی
جو چاہے پس اُسی وقت مل گئے مسلمان اُنمین آنکے گویا کہ تم اُنکے لشکر سے ہو یہانتک کہ ملجاوے بطریق قنسرین اور کرے اللہ تعالی
جو چاہے پس اُسی وقت مل گئے مسلمان اُنمین اور ہو گئے منجملہ اُنکے اور وہ چپ تھے اور نہین کلام کرتے تھے رافع بن عمیرۃ الطائی نے
بیان کیا ہی کہ جب چلے ہم اور ظاہر ہوے ہمکو شہر عواصم اور قنسرین کے کہ دفعتہً حاکم قنسرین ہمارے آگے آیا اور بلند کیگئی تھی اُسکے
آگے صلیب اور قسیس لوگ اُسکے آگے تھے انجیل پڑھتے ہوے اور بلند تھا اُنکے بیچ مین کلمہ کفر کا اور قریب تھے بعض اُنکے بعض سے اور نکلا
حاکم قنسرین آگے اپنے ساتھیون کے تا کہ آوے وہ جانب جبلہ اور حاکم عموریہ کے اور سلام کرے اُن دونونکو پس سامنے گئے اُسکے خالد
بن الولید اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرد اُنکے تھے پس جب نزدیک ہوے وہ اُس سے کہا بطریق قنسرین نے
سلامت اور باقی رکھین مسیح اور صلیب تمکو خالد بن الولید نے اُس سے کہا کہ سختی ہو تجھپر ہم لوگ بندگان صلیب سے
نہین ہین بلکہ ہم اصحاب محمد حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین اور کھولا خالد بن الولید نے ڈھاٹا اپنا اور پکار کر کہا لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اور مین خالد بن الولید ہون اور مارا خالد بن الولید نے اپنا ہاتھ
اُسپر اور کھینچ لیا اُسکو زین سے اور دوڑے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکے ساتھیون کی طرف اور
کھینچا مسلمانون نے تلوارون کو اُنپر اور بلند ہوئی آواز شور و فریاد کی اور اعلان کیا دشمنان خدا نے ساتھ کلمہ
کفر کے اور شور کیا مسلمانون نے ساتھ کلمۂ توحید کے اور سُنی جبلہ اور ہرا ہیان حاکم عموریہ نے آواز مسلمانون کی

اور آیا جبلہ بن ایہم کے پاس اور کہا نہین ہین یہ عرب مگر شیطان آیا نہین دیکھتا ہی تو اس عربی اور اُسکے ساتھی بارہ شخص دکھاوین بتحقیق
گھیر لیا ہی انکو ہمارے گھوڑون کی باگون نے اور محاصرہ کر لیا انکا اس بڑے لشکر نے اور وہ کچھ اندیشہ نہین کرتے ہین اس لشکر سے اور
ہلاک ہوگئے ہین ہمارے ساتھی کے اور وہ اُنکے ساتھ قید ہی اور نہین چھوڑتے ہین اُسکو اپنے ہاتھون سے اور مین خوفناک
ہون اس امر سے کہ مار ڈالین گے اُسکو پس جا تو اُس عربی کی طرف اور کہہ تو اُسسے کہ پھیر دیوین وہ ہمارے ساتھی کو ہماری
جانب تاکہ جوانمردی اور نیکی کرین ہم اُنپر ساتھ اُنکی جانون کے پس جب چھوڑ دینگے وہ ہمارے ساتھی کو میل کرینگے ہم اُنپر اور
مار ڈالین گے اُن سب کو رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہی کہ تھے ہم اُنکے بیچ مین مثل گروہ کے بیچ میدان مین اور نہ ہم کو
اُنکی کثرت سے کچھ فکر و اندیشہ نہ تھا کسواسطے کہ ہمکو اللہ تعالی پر اعتماد تھا اور اسی وقت آیا ہماری طرف جبلہ بن ایہم الغسانی
اور وہ اپنی بلند آواز سے پکار کر پوچھتا تھا کہ تم کون ہو آیا تم لوگ صحابہ مشہورین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو یا عرب
تابعین سے ہو آگاہ کرو مجھکو اپنے حال سے قبل اُسکے کہ آوے تمپر بلا کی اور تھے ہماری طرف سے گفتگو کرنے والے خالد بن الولید
اور کہا اُنھون نے کہ ای جبلہ ہم صحابہ مشہورین محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے ہین ہم اہل قبلہ اور اسلام ہین اور بزرگی اور بخشش
کے لوگ ہین ہم کئی متفرق قبیلون سے ہین اور اللہ تعالی نے ہماری دلونکو ایک کر دیا ہی اور ہم لوگ متفق ہین ایک کلمہ پر اور وہ
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی پس جب سُنا جبلہ نے کلام خالد بن الولید کا بہت خشمناک ہوا اور کہا اُسنے کہ ای جوان عرب کے
کیا تم سردار ہو عرب کے خالد بن الولید نے کہا کہ مین سردار اُنکا نہین ہون بلکہ مین اُنکا بھائی ہون اسلام مین پس کہا جبلہ نے کہ تم کون
شخص ہو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُنھون نے کہا کہ مین مشہور سردار بنی مخزوم سے ہون مین خالد بن الولید ہون اور
یہ جو میرے داہنی طرف ہین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما ہین اور یہ جو میرے بائین طرف ہین وہ ایک مرد
اہل یمن بزرگ اور بلند قبیلہ طے سے ہین اور رافع بن عمیرۃ الطائی ہین اور لیا ہی مین نے اپنے ساتھ ہر قبیلے سے بہادر مشہور
اور دلیر تعریف کیا گیا اُسکا پس حقیر نہ جان تو ہمکو بسبب ہماری قلت کے اور نہ خوش ہو تم اپنی کثرت پر اور نہین ہو تم ہمارے
نزدیک لڑائی مین مگر مثل چڑیون کے کہ آپڑا شکاری انکا اور وہ پوشیدہ ہین خانون مین پس ڈالدیا شکاری نے جال کو انپر پس نہین
نکل گئے اُنمین سے مگر بہتر اور برگزیدہ اُن مین سے پس زیادہ ہوا غصہ جبلہ کا خالد بن الولید کے کلام سے اور کہا اُسنے کہ قریب
تم جانوگے تم ای بیٹے مخزوم کے کہ یہ کلام تمھارا تمپر فال بد ہوگا جسوقت گھیر لیوینگے تمکو پھل نیزونکے اور ہو جاوگے تم اور تمھارے ساتھی
توشہ جانوران وحشی کے اس میدان مین کہ پھاڑینگے وہ تمکو صبح سے شام تک پس کہا خالد بن الولید نے کہ یہ وہ بات ہی کہ نہ گران
گذریگی ہمپر اور یہ آسان ہی ہمارے نزدیک پس تو اپنا حال بیان کر کہ جس عرب نے کوشش کی ہی واسطے عبادت صلیب کے
اُنمین سے تو کون ہی اُسنے کہا کہ مین سردار غسان اور بادشاہ ہمدان کا ہون مین جبلہ بن ایہم ہون خالد بن الولید نے کہا کہ تو ہی ہی پھیرنیوالا
اسلام سے اور اختیار کرنے والا گمراہی کا ہدایت پر اور راہ تیری راہ تاریک اور گمراہی کی ہی جبلہ نے کہا ایسا نہین ہی بلکہ مین
نے اختیار کیا ہی بزرگی کو دولت پر خالد بن الولید نے کہا کہ تو اپنے نفس کی ذلت پر طمع کرنیوالا ہی تو اپنے نفس کو خوار اور تباہ کرنیوالا ہی

اور نہین ہی بزرگی مگر اُس گھر مین جو ہمیشہ باقی ہو اور دور رہنے مین اس بد گھر سے پس کہا جبلہ نے کہ ای بھائی بنی مخزوم کی زیادہ گوئی نکر و بس
واسطے کہ میرا چھوڑ دینا اور باقی رکھنا تمکو اور تمھارے ساتھیون کو نہین ہی مگر بسبب اُس قیدی کے جو تمھارے قابو مین رہا تمھین ہی کہ
مین خوف اس امر کا رکھتا ہون کہ مجال ہی میرے حملہ کرنے کے تم اُسکو مار ڈالوگے اور وہ آبرو والا ہی بادشاہ کے نزدیک اور نسب مین
اُس سے ملتا ہی پس چھوڑ دو تم اُسکو اپنے ہاتھون سے تاکہ چھوڑ دون مین تمکو اور تمھارے ساتھیون کو قتل سے کہ تم لوگ تھوڑے ہو اور ہم
بہت ہین خالد بن الولید نے کہا کہ قیدی کو تو مین نچھوڑونگا تا اینکہ مار ڈالونگا اور نہین پروا ہی مجکو اُس چیز سے جو بعد اُسکے قتل کے تم کروگے
اور جو تو کہتا ہی کہ مین باوصف اپنی کثرت کے تمسے اور تمھارے ساتھیون سے لڑائی مین کمی کرتا ہون یہ کہنا تیرا کلام انصاف کا
نہین ہی اور یہ بات تو ہمکو معلوم ہی کہ تم جماعت مین کثیر ہو اور ہم بارہ آدمی ہین اور گھیر لیا ہی ہمکو تمھارے گھوڑون کی باگون
نے اور تمھارے نیزون کی نوکون اور تمھاری تلوارون نے پس اگر چاہتے ہو تم عدالت کو لڑائی مین پس نکلو واسطے لڑائی کے
ہماری طرف ایک بعد ایک کے پس اگر مار ڈالا تمنے ہمکو تو قیدی تمھارا تمکو آسانی سے ملجاویگا اور اگر غلبہ دیا اللہ تعالی نے ہمکو تم پر اسواسطے
کہ مدد اور غلبہ اللہ تعالی کی طرف سے ہی جسکو چاہے دیوے پس گران گذریگا تم پر ہلاک ہونا اُسکا جسوقت کہ تم خود پیشتر اُسکے
ہلاک ہو جاوگے پس جھکا لیا جبلہ نے اپنے سر کو اور آیا وہ حاکم عموریہ کے پاس اور بیان کیا اُس سے گفتگو خالد بن الولید کو پس
تھا اور خشمناک ہوا وہ بطریق اُنکا اور لیا اپنی تلوار کو میان سے اور دیکھا خالد بن الولید نے اُسکی طرف کہ نکالا ہی اُسنے تلوار کو پس
جانا اُنھون نے کہ وہ غصے مین ہی اور ارادہ لڑائی کا رکھتا ہی پس جب قصد کیا حاکم عموریہ نے لڑائی کے واسطے نکلنے کا روکا اُسکو
جبلہ نے اور کہا اُسنے خالد بن الولید سے کہ لڑائی بیشک عدالت کو چاہتی ہی جیسا کہ تمنے بیان کیا ہی اور یہ قوم بنی اصفر گیر مثل بھیڑ
و بکری کے ہین کہ نہین سمجھتے ہین بات کو اور مین نے اپنی اور تمھاری گفتگو سب اُن سے بیان کردی پس راضی ہوے ہین
وہ میدان مین نکلکر لڑنے کو جس شخص کو تم مین سے منظور ہو وہ میدان مین نکلے پس ارادہ کیا خالد بن الولید نے نکلنے کا لیکن
روکا اور باز رکھا اُنکو عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے اور کہا ای ابا سلیمان قسم ہی حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی کہ نہ نکلے اُنکے مقابلے کو کوئی شخص سواے میرے اور مین خرچ کرونگا کوشش کو اُنمین پس شاید جاملون مین اپنے باپ
کے پیچھے پس چھوڑ دیا خالد بن الولید نے اُنکو اُنکے ارادے پہ اور کہا اُن سے شکر اللہ مقامک معرفت فرمائے پس نکلے عبد الرحمن
رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیون کے بیچ سے اور وہ سوار تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر جو دیا تھا اُنکو قسمت واقعہ
اجنادین مین اور تھا وہ گھوڑا عرب منتصرہ کا توم لحم سے اور تھا وہ مثل بڑے پہاڑ کے اور پہنے تھے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ زرہ
اور اُنکے ہاتھ مین ایک پورا نیزہ تھا پس گرداوہ دیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے میدان مین دونون صفون کے بیچ مین تا اینکہ گرم
ہوئی تیزی اُنکے گھوڑے کی پھر متوجہ ہوے اُنکی طرف اور طلب کیا میدان مین لڑنے والے کو اور کہا جانو تم اونچی الا صفر مین بیٹا
صدیق کا ہون پھر اشعار رجز کے پڑھے رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہی کہ نکلے پانچ سوار بہادران روم سے ایک کے پیچھے ایک
پس نہین گرداوا دیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے ہر ایک پر اُنمین سے زیادہ ایک گرداوے سے یہانتک کہ مار ڈالا اُس کو نیزے

قتل کیا اُنھون نے پانچون کو ایک کے بعد ایک پھر ارادہ حملے کا کیا اُنھون نے قلب لشکر روم پر اور سید دفعت نکلا اُنکے مقابلہ پر جبلہ
بن ایہم اور بہت خشمناک تھا وہ اور کہا اُسنے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے کہ بتحقیق تجاوز کیا تُمنے حد سے ہمارے اوپر اپنے کامون اور لڑائی مین
پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ یہ امر کیونکر ہی حالانکہ بغاوت اور بیوفائی ہماری عادات سے نہین ہی جبلہ نے کہا تم نے خبر دیا
ہمین کو ہمارے ہمراہیونکی لاشون سے اور مین اسواسطے نہین آیا ہون کہ مار ڈالون تمکو کیونکہ تم میرے مثل نہین ہو بلکہ مین اسواسطے
آیا ہون کہ باز رکھون مین تمھارے ساتھیونکو تمھاری عانت سے اسواسطے کہ جب ہمارا کوئی ساتھی تمھارے مقابلے کو نکلا ایک شخص
تمھارے ساتھیون سے اُسکی اعانت کرے وہ تمھاری اُسپر اور نہین ہی یہ بات عادت انصاف اور کامون اشراف سے **واقدی** رحمہ اللہ
نے **بیان** کیا ہی کہ جب سُنا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کلام جبلہ بن الایہم کا ہنسے وہ اور کہا کہ ای بیٹے ایہم کے آیا میرے ساتھ تو مکر اور
فریب کا ارادہ رکھتا ہی حالانکہ مین تربیت یافتہ علی محمد صلی اللہ و آلہ وسلم کے چچا کے بیٹے کا ہون اور مین حاضر ہوا ہون معرکون اور
لڑائیون مین جبلہ نے کہا کہ مین مکار نہین ہون اور نہین کہا مین نے مگر امر حق پھر کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہ نکل تو
اور نکلے تیرے ساتھ کوئی دوسرا تیری قوم سے اگر سچا ہی تو اپنے کلام مین اور حملہ کرو تم دونون مجھپر اسواسطے کہ مین شل اور کفو کے
جوانمردون پس جب دیکھا جبلہ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو اس حال مین کہ کسی طرح نہین آتے ہین وہ اُسکے فریب اور حیلے
مین متعجب ہوا اُنکے کام اور درخواست اور جراءت اور تیزی نیزہ اور اُنکی کم سنی سے اور پکار کر کہا جبلہ نے اُنسے کہ آیا ہو سکتا ہی تمسے
کہ آؤ تم ہم مین اور غوطہ دون مین تمکو معمودیہ کے پانی مین پس نکلو تم اُس مین سے پاک گناہون سے اسطرح سے کہ گویا نکلے تم
مان کے پیٹ سے اور ہو جاؤ گے تم گروہ صلیب اور اہل دین مسیح سے اور رکھاؤ تم قربان کو اور لو تم انعام بادشاہ رحیم سے
اور بیاہ دون مین تمھارے ساتھ اپنی بیٹی کو اور ہو جاؤ تم مثل میرے بیٹے کے اور زیادہ کرونگا مین تمپر اپنی نعمتون اور بخشش کو اور
مین وہ ہون کہ تمھارے نبی کے شاعر نے میری تعریف کی ہی پس جلدی کرو تم اس امر کے کرنے مین جو مین نے تمسے بیان کیا ہی تاکہ
نجات پاؤ تم ہلاکی سے اور داخل ہو جاؤ تم نعمت باقی اور زندگانی بہتر مین پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ یعنی ہو تجھپر ای جبلہ آیا بلاتا ہی تو مجکو ہدایت سے ضلالت اور گمراہی کیطرف اور ایمان سے
جہل کیجانب اور مین اُن لوگون سے ہون جو ایمان لایا ہی ساتھ اللہ تعالی کے اور جگہ پکڑی ہی اسلام نے اُسکے دل مین اور پہچانا اور
پہچانا اُسنے راہ راست کو گمراہی سے اور تصدیق کی ہی اللہ کے نبی کی اور دشمن ہی کفار کا پس لے تو تلوار اور آمادہ ہو لڑائی کو اگر ارادہ
رکھتا ہی تا اینکہ لگاؤن مین تجھپر ایسی ضرب کو کہ جلدی کرو نمین اُس ضرب سے تیری موت مین اور خاک مین ملا دون تیری ناک کو اور
راحت حاصل کرین اہل عرب اس امر سے کہ نسبت دیا جاوے تجھسا شخص اُنکی طرف اسواسطے کہ تو بندگان صلیب سے ہی پس
خشمناک ہوا جبلہ اُنکے کلام سے اور نکالا اُسنے اپنی تلوار کو اور ارادہ کیا نیزہ مارنیکا اُنپر اور کرتے تھے دونون آپس مین بیچ لڑائی کے
یہانتک کہ گرد ان گذرا بسبب ماندگی کے اُٹھانا اپنے نیزے کا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو پس ڈال دیا اُسکو زمین پر اپنے ہاتھ سے اور نکال لیا تلوار کو میان
سے اور نزدیک ہوئے جبلہ سے اور مل گئے وہ دونون اسوقت آیا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے جبلہ کو اور مارا ایک وار تلوار کا اُسپر پس کاٹ ڈالا اُسکے

نیزے کو اور پہنا سے دو یا جبلہ نے بائیں ہاتھ میں نیزے کو اور نکالا اُسنے اپنی تلوار کو میان سے اور کھینچنا اُسکا تلوار کو گویا کہ وہ بجلی یا نیزہ تھا اور گان قوم
عاد سے تھا چمکتی تھی مثل بجلی کے اور جس چیز پر پڑتی تھی اُسکو کاٹ ڈالتی تھی پس حملہ کیا جبلہ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ پر رافع
بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہی کہ تعجب میں تھے ہم عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے استقلال اور صبر سے جبلہ کی لڑائی میں اسواسطے کہ نکلے
تھے وہ جبلہ کے مقابلے میں بعد اسکے کہ تھک گئے تھے پیشتر اُسکے پانچ سواروں کی لڑائی میں اور سخت اور دشوار ہو گیا معاملہ اُن دونوں کی
لڑائی کا اور دونوں نے ایکساہی ساتھ وار تلوار کا کیا لیکن سبقت لیگئے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ جبلہ پر تلوار مارنے میں اور لیا جبلہ نے
اُس وار کو اپنی ڈھال پر اور کاٹ ڈالا تلوار نے ڈھال کو اور پہونچی خود تک پس دوہری ہو گئی تلوار عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی اسواسطے کہ وہ
تلوار بار بار رکھی ہوئی تھی پس زخمی کیا جبلہ کو اور جاری ہوا خون اُسکا اور مارا جبلہ نے ایک وار تلوار کا عبدالرحمن پر پس کاٹ ڈالا اُنکی زرہ کو اور زخمی کیا ایکے
مونڈھے کو پس جب جانا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کیفیت ضرب تلوار کو ثابت رکھا اپنے تئیں اور چھپایا زخم کے پہونچنے کو اور فی الفور پیچھے
پھیرا اپنے گھوڑے کو یہانتک کہ آملے خالد بن الولید اور مسلمانوں میں پس جب دیکھا مسلمانوں نے اُس چیز کو جو لاحق ہوئی اُنکو اُتارا اُنکو گھوڑے
سے اور مضبوط باندھا مسلمانوں نے اُنکے زخم کو اور کہا خالد بن الولید نے کہ ای بیٹے صدیق کے میں جانتا ہوں کہ جبلہ نے تمکو زخم لگایا ہی ساتھ
ضرب تلوار کے اور قسم ہی حق کی تمھارے باپ اور اُنکے صدق کی کہ ہر آئینہ مصیبت اور درد میں ڈالونگا میں اُسکو عوض میں اُسکے جیسا کہ
دردمند کیا ہی اُسنے ہمکو بسبب تمھارے رنج پہونچانیکے پھر آواز دی خالد بن الولید نے اپنے غلام ہمام کو اور کہا کہ لاؤ تم کبر کو میرے پاس پس
لایا ہمام حاکم قنسرین کو اُنکے پاس پس کاٹ کر زمین پر پھینک دیا خالد بن الولید نے اُسکے سر کو اور دیکھا رومیوں نے اپنے ساتھی کی طرف
کہ مار ڈالا اُسکو خالد بن الولید نے پس بسبب اسکے رنج میں ڈالا اُنکو اسمر نے اور غضبناک ہوا جبلہ اور کہا مسلمانوں سے کہ بدعہدی
اور بیوفائی کی تھی اور ہوئے تم مستوجب قتل کے بسبب مار ڈالنے ہمارے ساتھی کے پس پکارا اُسنے عرب متنصرہ اور قوم روم اور
یمن کو اور برانگیختہ کیا لڑائی پر اور کہا اُسنے کہ نہ باقی چھوڑو تم اُنمیں سے کسی کو پس نکلا ہوسے روم اور آگے کیا اُنھوں نے صلیب کو
اور دیکھا خالد بن الولید نے اُنکو ارادہ حملے کا رکھتے ہیں پس آواز دی اور کہا اُنھوں نے کہ ای ہمام ٹھہر تو ساتھ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ
کے اور باز رکھ تو اُسکو جو ارادہ انکا کرے پھر کہا اپنے ساتھیوں سے کہ صبر کرو کہ نکلے کوئی تم میں سے اور ہو جاؤ تم گرد میرے پس نہیں
جلدی کرتا ہوں میں اور مدد ہوتی ہی اللہ تعالی کیطرف سے پس ٹھہرے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے
جسطرح سے کہ حکم کیا تھا اُنھوں نے اور وہ سب ناامید ہو گئے تھے اپنی جان سے اور حملہ کیا رومیوں نے مسلمانوں پر اور بہت سخت لڑائی
اور مار دھاڑ ہوئی ربیعہ بن عامر نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی جب حملہ کیا رومیوں نے ہم پر سامنا کیا اُنکا خالد بن الولید نے بذاتہ خود
اور دور کر دیا اُنکو ہم سے بزور تلوار کے اور اسیطرح ہمارے اور اُنکے شدت کی لڑائی ہوتی تھی کہ نہیں پاتے تھے ہم کوئی راہ خلاص کی
اور معلوم ہوئی پیاس اور زیادہ ہوئی ہمپر شدت گرمی اور پسینے کی رافع بن عمیرۃ نے بیان کیا ہی کہ جب دیکھا میں نے یہ حال کہا
میں نے خالد بن الولید سے کہ ای ابا سلیمان آئی ہمپر قضا پس کہا اُنھوں نے کہ قسم ہی خدا کی سچ کہا تھا ای بیٹے عمیر کے اسواسطے کہ میں بھول گیا
اپنی کلاہ مبارک کو اور نہیں ساتھ لایا اُسکو اور ہوتی تھی بڑی برکت اُسمیں حالت شدت اور سختی میں اور نہیں بھولا میں اُسکو

مگر بسبب تقاضائے اُمت کے راوی نے بیان کیا ہی کہ دشوار اور بڑا دکھائی دیا مسلمانونکو معاملہ اور سختی اور دشواری کی اُنپر صبر نے اور لاحق ہوئی اُنکو زاری اور آئی کافرون پر بلا کی اور روشن کیا اُنہین لڑائی نے آگ کو اور تلوارین چمکتی تھین اور سر لوگون کے کٹ کر گرتے تھے اور زمین بھر گئی تھی مردون سے اور تھے مسلمان رومیونکے بیچ مین مثل قیدیون کے اور قوم سخت لڑائی مین تھی اور تلوارین کام کر رہی تھین لوگون مین کہ دفعتہ پکار کر کہا مسلمانون سے ہاتف غیبی نے خذل الاعداء و نصر الخائف یا حملۃ القرآن جاءکم الفرج من الرحمن ونصرکم علی عبدۃ الصلبان اور آگئے تھے کلیجے منھو نمین اور کام کیا تھا شمشیر ہائے بران نے اور ہر شخص اپنے نزدیکی کے مقابلے مین صبر کرنے والا تھا اور گھرے ہوے تھے مسلمان اور لاحق ہوئی تھی تشنگی اور ہر شخص نے اپنی نزدیکی کو رنج مین ڈالا تھا واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے ابی مسلم خضرمی سے روایت کی ہی کہا ابی مسلم نے کہ تھا مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہر لڑائی اجنادین وغیرہ مین اور موجود تھا مین اُنکے ساتھ قنسرین اور حلب مین اور نہین دیکھی مین نے اپنے معاملات جہاد مین مگر بہتری اور مدد اور غلبہ پس اُسی حال مین کہ ہم بمقام شیزر تھے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ایک رات اپنے خیمے مین تھے کہ دفعتہً نکلے وہ اپنے خیمے سے مسلمانونکو آواز دیتے ہوے اور وہ پکارتے تھے النفیر النفیر فقد احیط بفرسان الموحدین پس دوڑے ہم سب اُنکی طرف ہر جگہ اور مکان سے اور کہا ہمنے کہ کیا حال ہی تمھارا ای سردار اُنھون نے کہا کہ مین اس وقت سوتا تھا کہ جگا دیا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور جھڑکا اور درشتی سے فرمایا مجھکو یا ابن الجراح انتم دون نصرۃ القوم الکرام قم والحق بخالد فقد احاط بہ اللئام فانک تلحق بہ ان شاء اللہ تعالی بمشیتہ رب العالمین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا مسلمانون نے کلام ابو عبیدہ بن الجراح کا دوڑے وہ بجانب ہتھیارون کے اور سوار ہوے گھوڑون پر کسے ہوے پر اور جلدی کی اُنھون نے چلنے مین بارادہ جا ملنے خالد بن الولید اور اُنکے ساتھیون کے پس اسی حال مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ آگے اس گروہ کے تھے کہ دیکھا اُنھون نے ایک سوار کو کہ جلد جاتا تھا آگے قوم کے پس حکم کیا مسلمانون کو کہ جا ملین اُس سوار سے پس نہ مل سکے وہ لوگ بسبب تیز رفتاری گھوڑے اُس سوار کے ابو عبیدہ بن الجراح نے بیان کیا ہی کہ گمان کیا مین نے کہ وہ سوار کوئی فرشتہ ہی جسکو اللہ تعالی نے ہمارے لشکر کے آگے بھیجا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب تھک گئے گھوڑے اُسکے پانے سے پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس سوار سے کہ ٹھہر جا تو اپنے طریقے اور روش نرم پر ای سوار کوشش کرنے والے اور دلیر سختی کرنے والے نرمی کر تو اپنی ذات کے ساتھ رحمت کرے اللہ تجھ پر پس ٹھہر گیا وہ سوار جسوقت سُنا اُسنے آواز کو پس جب قریب ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اُس سے تو دیکھا کہ وہ ام تمیم زوجہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ہین پس جب ابو عبیدہ بن الجراح نے پہچانا اُنکو کہا کہ ای ام تمیم کیا چیز باعث تمھارے چلنے کی ہی کہا اُنھون نے کہ ای سردار جب سُنا مین نے اس بات کو کہ خالد بن الولید کو دشمنون نے گھیر لیا ہی پس کہا مین نے اپنے دل مین خالد بن الولید کبھی پست اور مغلوب نہونگے حالانکہ گیسوے مبارک مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُنکے پاس ہین اور جسوقت پھر مجھے خیال اُنکا پس چلین میں نے

بجانب کلاہ کے جسمین موے مبارک تھے کہ بھول گئے خالد بن الولید اُسکو پس لیا مین نے اُسکو از عجلت چلی مون انکی طرف مین کہا ابوعبیدہ
بن الجراح نے کہ واسطے اللہ کے ہی یہ کام تمہارا ای امام تم چلو تم اللہ تعالی کی برکت اور مدد پر امام تمیم نے بیان کیا ہی کہ تھی مین ساتھ ایک
جماعت عوات قوم مذحج وغیرہ کے اور گھوڑے ہمارے سواری کے تیزروی مین مثل جریون کے اڑتے تھے یہانتک کہ پہونچے ہم قریب
ایک غبار اور لڑائی کے اور نوکین نیزون کی چمکتی تھین بیچ گرد کے مثل ستارون کے اور مسلمانون کی کوئی حس اور آواز سنی نہین جاتی تھی پس بڑا
جانا ہمنے اس امر کو اور کہا مین نے کہ قوم مسلمانون پر غالب ہو گئے ہین دشمن انکے پس تکبیر کہی ابوعبیدہ بن الجراح اور انکے ساتھیون نے
حملہ کیا دشمنون پر رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہی کہ اُس حال مین کہ ہم اپنی جانون سے مایوس ہو گئے تھے سنی ہمنے آواز تہلیل
اور تکبیر کی پس کہا ہمنے کہ لایا ہمارے واسطے اللہ تعالی کشود کار کو اگر چاہا اللہ تعالی نے پس نہین کچھ عرصہ گذرا تھا تا اینکہ گھیر لیا
مسلمانون نے لشکر مشرکین کو اور رکھا اور مارا انہین تلوار کو ہر جگہ سے اور اونچی ہوئین تلوارین اور بلند ہوا شور مصعب بن محارث نے
بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے بندگان صلیب کو اور گویا وہ بھاگنے والے ہین اور دیکھا مین نے خالد بن الولید کو کہ وہ ثابت اور قائم تھے اور
دیکھتے اور دریافت کرتے تھے آوازونکو کہ وہ کسکی اور کہان سے ہین پس اُسیوقت ایک سوار نکلا گرد سے اور چہار تا تھا دشمنون کو یہانتک کہ دور کردیا
اُسنے انکو جو ہمارے گرد تھے پس جلدی گئے خالد بن الولید اُسکی طرف اور پوچھا کہ تو کون ہی اُنھون نے کہا کہ مین تمہاری زوجہ تمیم ہون ای
ابا سلیمان لائی ہون تمہاری اُس کلاہ مبارک کو جس سے کہ مدد چاہتے ہو اور توسل ڈھونڈھتے ہو تم اس سے بجانب اللہ پاک کے پس قبول
کرتا ہی اللہ تعالی دعا کو تمہارے لیے تو تم اسکو اپنے پاس رکھو پس قسم ہی خدا کی کہ نہین بھول گئے تھے تم اسکو مگر اسی دن کے واسطے پھر کلاہ دی انکو
پس جو کہ گیسوے مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قدرے حسنہ وجمال سے ایک نور مثل تجلی کے پس قسم ہی بعثت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہین رکھا تھا خالد بن الولید نے کلاہ کو اپنے سر پر اور حملہ کیا تھا قوم پر مگر یہ کہ پھیرا اور ہلا دیا انکے آگے والونکو پیچھے والون پر
حملہ کیا انکے ساتھ مسلمانون نے پس نہین ہوئی تھی بہت دیر یہانتک کہ پیٹھ پھیری کافرون نے اور راہ لی نیزون کی اصحاب محمد مختار صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھون سے اور نہین تھے قوم روسیون مین مگر کشتہ اور زخمی اور قیدی اور پہلے سب کے بھاگنے والونمین جبلہ تھا اور
تنصرہ اسکے پیچھے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ پھرے مسلمان انکے تعاقب سے اور لوٹ آئے ہوئے گردنشان ابوعبیدہ بن الجراح کے
اور آئے خالد بن الولید اور ساتھی انکے اور سلام کیا اُنھون نے ابوعبیدہ بن الجراح اور مسلمانونپر اور ادا کیا شکر اللہ تعالی کا کیا
سلامتی مسلمانونپر کافرون سے اور دیکھا ابوعبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو گویا وہ مثل ٹکڑے ارغوان کے ہین کہ سرخ
ہوتا ہی پس معانقہ کیا اُسنے اور کہا کہ واسطے اللہ کے نیکوکاری تمہاری ہی تحقیق تسکین دی تمنے سوزش کو اور راضی کیا تمنے خداے بزرگ کو پھر
مسلمانون سے کہا کہ میری رائے یہ ہی کہ فورا چلین بجانب قنسرین اور اُسکے حاضر کے پس مسلمانون نے کہا کہ بہتر رائے تمہاری ہی ای
امین الامۃ پس کوچ کیا اور روانہ کیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دلیر مسلمانون کو اور مقرر کیا مقدمہ لشکر مین ساتھ عیاض
بن غانم الاشعری کے اور کہا اُسنے کہ جاؤ تم قنسرین اور حاضر پر اور تاخت و تاراج کرو تم اور قید کرو انکی اولاد کو اور مار ڈالو اُسکے
حامیون کو پس جب دیکھا اہل قنسرین نے اُس چیز کو جو اُتری اُنپر صبر کر لیا اُنھون نے دروازون کو اور قبول کیا اُنھون نے

صلح اور جزیہ دینے کو پس منظور کیا اس امر کو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور لکھدی انکو دستاویز صلح کی اور فرض اور مقرر کیے ہر ایک
جوان پر چار دینار یا اڑتالیس درہم بدلے دینار کے اور اسی طریقے پر حکم کیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے واقدی رحمہ اللہ
نے بیان کیا ہی کہ روایت کی مجھسے عبد الملک بن محمد بن ابی عبد اللہ نے سلمان بن علی سے کہا سلمان نے کہ تھا مین قیدیان حاضر قنسرین
مین پس جب بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے پانچوان حصہ مال غنیمت کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اُسکے ساتھ مجھکو بھی بھیجا پس جب
سامنے لائے گئے ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سُنا ہمنے اُنکو کہ اپنے ہمنشینون سے کہتے تھے کہ میری راے مین یہ آیا ہی کہ مقرر
کرون مین اس قیدی کو مکتب مین پس تعلیم پاوین اور سیکھین بعض لوگ ہمارے پھر سپرد کیا قیدی کو زید بن ثابت کے اور کہا اُن
سے کہ جاؤ اور داخل کرو تم قیدی کو حارث انصاری کے بیٹے کے گھر مین اور یہی دستور تھا عہد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زمانہ
خلافت حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما مین پس جب فتح کیا اللہ تعالی نے قنسرین اور حاضر کو ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون کے ہاتھ پر
پھر اس حیثیت سے کہ شہر کو از روے صلح اور دیہات گرد و نواح اور زمین مزروعہ کو ساتھ قہر اور غلبے کے اور مال غنیمت حاصل کیا
مسلمانون نے اور بھیجا گیا پانچوان حصہ غنیمت کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہ مشورہ
دو مجھکو اپنی راے سے رحمت کرے اللہ تمپر اسواسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا المستشار مؤتمن اور اللہ تعالی نے ارشاد
فرمایا ہی وشاورھم فی الامر آیا چلین ہم بجانب حلب اور اُسکے حصار کے یا بطرف انطاکیہ اور اسکے ملک کے یا پیچھے کو پھرین ہم پس کہا
مسلمانون نے کہ ای سردار کیونکر ہو سکتا ہی کہ چلین ہم بجانب حلب و انطاکیہ کے اور مشغول ہوویں ہم ہرقل کی لڑائی مین اور حال یہ ہی کہ زمانہ
صلح کا ہمارے اور اہل شیزر اور حماۃ اور منبج اور حمص اور جوسیہ کے بیچ مین گذر گیا ہی اور بیشک اُن لوگون نے مہیا کیا ہی سامان اور اسباب
قلعہ داری کا اور مضبوط کیا ہی اپنے شہرونکو ساتھ قلات اور لشکرونکے پس ہم ڈرتے ہین اس امر سے کہ پراگندہ اور متفرق کرینگے وہ لوگ اُن شہرونکو جو ہمارے
قبضے مین ہین اور تاخت و تاراج کرینگے انکو خصوصاً اہل بعلبک اسواسطے کہ وہ لوگ صاحب شدت اور سختی اور صاحب فوج بنا و تیاری ہین راے
یہ ہی کہ پھر چلین ہم اور لڑین اُنسے شاید اللہ تعالی فتح کرے اُسکو ہمارے ہاتھون پس خوش جانا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے انکی راے کو اور پھیر
دی اپنی راہ پس پایا شہرونکو جیسا کہ مسلمانون نے کہا تھا کہ مضبوط کیے گئے ہین سامان جنگ اور گیہون اور جو سے اور نہ تھا ارادہ ابو عبیدہ بن الجراح کا
مگر واسطے حمص کے پس پایا اُسکو اس حیثیت سے کہ مضبوط کیا گیا تھا وہ اور بھیجا تھا بادشاہ نے اُسکی طرف ایک بطریق سخت اور لڑنے والا بلیغ
گھوڑ والونسے جسکا نام مربس تھا ساتھ لشکر کثیر کے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس حال کو چھوڑا خالد بن الولید کو واسطے محاصرہ کرنے
حمص کے اور خود متوجہ ہوے بجانب بعلبک کے پس جب پہونچے قریب اُسکے دیکھا ایک بڑی جماعت کو جنکے پاس طرح طرح کے سامان تجارت کے
کنارون دریا سے تھے پس جب دیکھا انکو دور سے کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ یہ لشکر کیسا ہی لوگون نے کہا ہم نہین جانتے ہین پس گیا ایک گروہ
اُس قافلے کیطرف اور دریافت کی خبر انکی اور بعض کہتے ہین کہ یہ خبر لیکر آئے کہ یہ قافلہ روم و میوونکا ہی مال متاع لیے ہوے شداد بن عدی التنوخی نے
بیان کیا ہی کہ بڑا بوجھ قافلے کا شکر تھی جو اہل بعلبک کے واسطے لائے تھے پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال کہا مسلمانونسے کہ بعلبک ہمارے
واسطے دار الحرب ہی اور ہمارے اُنکے بیچ مین کوئی قول و قرار نہین ہی پس یہ مال غنیمت ہی جسکو اللہ تعالی نے تمھارے واسطے بھیجا ہی شداد نے بیان کیا ہی کہ گھیر لیا ہمنے قافلے کو اور

اسمین چار سو بوجھ شکر اور قند اور انجیر وغیرہ کے تھے اور اہل قافلہ کو قید کرلیا ہمنے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ باز رہو
اُنکے مار ڈالنے سے اور طلب کرو اُنسے فدیہ کو پس عوض لیا ہمنے اُنسے سونا اور چاندی اور کپڑے اور جانور وغیرہ اور بنایا ہم نے شکر سے
عصیدہ اور فالوذج ساتھ گھی اور روغن زیت کے پس جب صبح ہوئی حکم کیا ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے چلنے کا بجانب بعلبک
کے اور اُترنے کا اسپر اور کچھ لوگ بھاگ گئے تھے قافلے کے پس بیان کیا اُنھون نے اہل بعلبک سے اپنے حال کو اور تھا
بعلبک مین ایک بڑا بطریق جسکا نام ہربیس تھا اور وہ مضبوط لڑائی کا اور بہادر دل کا مہیب صورت تھا پس جب پہونچی اُسکو خبر
ایکا کیا اُسنے شہر کے لوگون کو اپنے پاس اور حکم کیا اُنکو ہتھیار اور ساز جنگ پہننے کا اور چلا ہربیس آگے لشکر کے بارادہ چھڑانے قافلے کے اور
وہ نہین جانتا تھا کہ ابو عبیدہ بن الجراح مع لشکر مسلمانونکے اسکی طرف آتے ہین پس جب دوپہر ہوئی دیکھا ایک جماعت نے دوسری
کو اور ہربیس ملعون کے ساتھ سات ہزار سوار تھے سواے ان لوگون کے جو دیہات اور بازارون سے اُسکا ساتھ دیا تھا پس جب
دیکھا اُنکو مردم فوج طلیعہ ابو عبیدہ بن الجراح نے پکارا اُنھون نے کہ چلو دشمن پر اور اسی وقت دوڑے دلیر لوگ اور جلدی کی سوارون
نے اور آگے ہوے شجاع اور راست کرلیا اُنھون نے نیزونکو اور نکال لیا تلوارونکو اور مرتب کین ہربیس نے صفین اپنے ساتھیونکی
مثل صف بندی لڑائی کے پس کہا بعض بطارقہ نے اُس سے کہ اہل عرب کے ساتھ تیز کیا ارادہ ہی اُسنے کہا کہ مین لڑونگا تاکہ مجھے
کرین وہ لوگ ہم مین اور اُترین وہ ہمارے شہرون پر پس کہا بطریق نے اس سے کہ واپس چل تو اور نہ لڑ اُنسے اسواسطے کہ نہ
اہل دمشق نے اُنپر قدرت پائی نہ لشکر اجنادین نہ فوج فلسطین نے آیا نہیں معلوم ہی اہل بعلبک کو وہ امر جو واقع ہوا ہی کل ساتھ حاکم
قنسرین اور حاضر عرب تنصوا اور حاکم عموریہ کے کہ پھیر دیا اُس گروہ نے اُنکو بھگا کر اُنکی پشتونکی طرف اور بہتر تو یہ ہی کہ نہ غرور کر اور نہ فریب
مین آجا تو اپنے ساتھیو پر اور چل پھیر بحالت سلامتی کے پس کہا ہربیس نے کہ یہ تو مین نکرونگا اور نہ بھاگونگا مین ان عربونکے آگے سے اور
مجکو یہ خبر پہونچی ہی کہ بڑا لشکر مسلمانون کا سردار سابق یعنی خالد بن الولید کے ساتھ حمص مین ہی اور یہ لشکر مال غنیمت ہی جسکو مسیح نے ہماری
طرف بھیجا ہی پس بطریق نے کہا کہ مین تیری راے کی متابعت نکرونگا اور نہ غرور و فریب مین آونگا اپنے ساتھیون پر پھر چلا پس گیا وہ بعلبک کو
اور متابعت کی اُسکی بہت لوگون نے قوم سے اور آمادہ ہوا ہربیس اور بڑھا وہ واسطے لڑائی مسلمانون کے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے اُنکو آمادہ اور مائل لڑائی پر آمادہ کیا اپنے ساتھیونکو لڑائی پر اور مرتب کیا اُنکو گروہ گروہ کرکے اور کہا اُنسے کہ اے لوگو جان لو تم رحمت کرے
اللہ تمپر اس امر کو کہ اللہ تعالی نے تائید کی تمہاری ساتھ مدد دینی کے یہانتک کہ شکست دی تمنے بہت لشکرونکو اس قوم سے اور یہ
شہر جسکا تم ارادہ رکھتے ہو بیچ مین اُن شہرون کے جنکو تمنے فتح کیا ہی واقع ہوا ہی اور اس شہر کے لوگ بہت کھانا اور سامان رکھتے ہین
اور احتیاط کرو تم غرور سے اور دیکھو تم اس امر کو کس قوم سے لڑتے ہو اور کس چیز پر مدد دیے جاتے ہو پس لو تم لڑائی کو اور جان لو تم کہ اللہ تعالی
تمہارے ساتھ ہی اور مدد دیگا تمکو پس حملہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون نے عامر بن ربیعہ نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی مین ساتھ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ تھا ہمارے اور اُنکے بیچ مین مگر ایک گرد اسیا تک کہ پیٹھ پھیری اُنھون نے بطلب شہر کے اور ہربیس کے ساتھ زخم
لگے تھے پس بلایا اُسکو بطریق اور کہا اُس سے کہ کیا ہوے تو نام عرب کے جو لوٹا تمنے پس کہا اُس سے ہربیس نے تیز کرا کر مین مسیح مشغول کرتا ہی تو مجھے

حالانکہ مارڈالا عرب نے میرے لوگوں کو اور زخمی کیا مجکو ان زخموں سے پس کہا بطریق نے اُس سے کہ مین نے نہین کہا تھا تجھسے کہ تو
ہلاک کریگا اپنی قوم اور لوگونکو اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ چلے اور پہونچ کر اُترے بعلبک پر پس دیکھا شہر کو بڑا مینڈالا اور شہر پناہ کو
مضبوط اور بند کر لیا تھا اُن لوگوں نے دروازہ ہائے شہر کو اور جمع کر لیا تھا اپنے جانورونکو شہر کے اندر اور چڑھ گئے تھے دیوار شہر پر مثل
ٹیڑیوں پھیلی ہوئی کے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب مضبوطی شہر اور بلندی دیوار شہر پناہ اور شدت سردی اُس مقام کے
اور ہمیشہ اُس شہر مین گرمی اور جاڑے مین سردی رہتی تھی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے خواص اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
مسلمانان اہل رائے اور مشورے سے کہ اے لوگو صلاح دو مجکو اپنی رائے سے رحمت کرے اللہ تم پر پس متفق ہوئی رائے سب لوگونکی ایک ہی مشورے
پر کہ اُترے رہو پڑاو اور تنگی مین ڈالو انکو پس کہا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہ نیکی کرے اللہ تعالی تمھارے ساتھ اے سردار مین جانتا ہون کہ قوم اس شہر
مین ٹکرتے ہین بعض اُنہین کے بعض سے بسبب کثرت کے اور مین نہین جانتا ہون کہ شہر وسعت کرے انکو اور اگر لڑینگے اور غلبہ کرینگے ہم اُنپر
تو اُمید رکھینگے ہم اللہ تعالی سے کہ فتح کریگا اسکو مسلمانونکے ہاتھ پر اور ہمیشہ اللہ تعالی وارث اپنی زمین کا کرتا ہے اپنے نیک بندونکو پھر پڑھا
اُنھون نے اس آیت کو ولقد کتبنا فی الزبور آخر تک پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے بیٹے جبل کے کہان سے جانا تمنے اپنی قوم
انکی تنگی مین ہین انھون نے کہا کہ اے سردار تھا مین اول اُن لوگوں کا جسنے گھوڑا دوڑایا جماعت مسلمانونسے پس قریب پہونچا اس حصار
سپید کے اور اُمید کی مین نے اس امر کی کہ ملجاؤں مین انکے اگلے گروہ مین پس حائل ہو جاؤنین درمیان قوم اور انکے شہر کے پس نہ آیا میرے
ساتھ کوئی ایک بھی مسلمانون سے اور دیکھا مین نے قوم کو کہ شہر مین داخل ہوتے ہین وہ سب دروازون سے جسطرح کہ میدانون مین پانی کی بہیا آتی ہے
پس شہر ڈھک گیا وہانکے لوگون اور زمین والون اور گاؤن والونسے اور سوائے اُسکے جانور قوم کے بھی اُنکے ساتھ ہین اور وہ مثل شہد کی مکھی کے
ہین کثرت مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ سچ کہا تمنے اے معاذ اور نصیحت کی تمنے اور نہین جانا مین نے تمکو مگر مبارک بیچ مشورے کے اور
اللہ سے مدد چاہتے ہین ہم اور اُسی سے درخواست کرتے ہین ہم توفیق کی اور شب گذرانی مسلمانون نے درانحالیکہ نگہبانی کرتے تھے بعض
اُنکے بعضونکی صبح تک پس جب صبح کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لکھا ایک خط اُنھون نے بنام اہل بعلبک کے ان الفاظ سے بسم اللہ
الرحمن الرحیم من امیر جیوش المسلمین بالشام والحاکم علیہم وخلیفۃ امیر المومنین فیہم ابو عبیدۃ عامر بن الجراح الی اہل ہذہ المدینۃ
من المخالفین والمعاندین اما بعد فللہ المنۃ والطول وقد اظہر الدین واعز اولیاءہ المومنین علی جنود الکافرین وفتح علیہم البلاد
وابا د اصل العداوات کتابنا انما ہو متارۃ بیننا وبینکم وتقدمۃ الی کبیرکم وصغیرکم لانا قوم لانری فی دنیانا البغی والعناد
وما کانا بالذی نقاتلکم او نقدم الیکم ونعلم ما عندکم فان دخلتم فیما دخل فیہ اہل المدن من قبلکم من الصلح والامان فالحمد للہ
ارغم الذمام اذ ہممناکم فان ابیتم الا الحرب والقتال پھر خط کے آخر مین اس آیت کو لکھا انا قد اوحی الینا ان العذاب علی من کذب
وتولی پھر لپیٹا خط کو اور دیا ایک بدوی کو معاہدین سے اور حکم کیا اسکو کہ خط لیکر جاوے اہل شہر کے پاس اور نہ جدا ہووے اور نہ
پھرے مگر ساتھ جواب کے اور ضمانت اور اقرار کیا اسکو بیس درم دینے کا مال مسلمانون سے اور کہا کہ نہین کام لیتا ہون
مین کسی سے مگر ساتھ پورا کرنے بخشش کے پس لیا معاہدی نے خط کو اور آیا اسکو لیکر دیوار شہر پناہ تک اور گفتگو کی اُسنے

اُنکی زبان مین اور کہا کہ مین بھیجا گیا ہون تمھارے پاس پس لٹکایا اُنھون نے اُسکے واسطے رسی کو اور باندھا رسی کو اُسکی کمر مین اور لیلیا اُسکو قوم نے اپنے پاس اور لیگئے نزدیک ہربیس کے پس سلام کیا اُسنے ہربیس کو اور دیا خط اُسکو پس بلایا ہوے بطارقہ اور ملوک اور لڑنے والے لوگ اور پڑھکر سنایا اُنکو ہربیس نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کا راوی نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہا سفیان بن خزرجہ نے کہ سوال کیا مین نے اپنے باپ خزرجہ بن عوف المازنی سے جو برابر فتوح ملک شام مین موجود رہے اس امر کا کہ کیونکر پڑھا ہربیس نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کا حالانکہ وہ خط زبان عربی مین تھا پس کہا اُنھون نے کہ اے بیٹے میرے موجود تھا مین اُس دن کہ لکھا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط بنام اہل بعلبک کے اور صورت اُسکی یہ ہوئی کہ بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک شخص نصرانی کو شام سے اور اُسکو کاتب اپنا مقرر کیا تھا کہ لکھواتے تھے اُس سے جسوقت چاہتے تھے بنام اہل روم کے اور نام اُسکا قیس بن کورک یا جرجس تھا اور اللہ بڑا جاننے والا ہی پس جب پڑھا ہربیس نے اُس خط کو اپنی قوم پر کہا اُسنے کہ مشورہ دو تم مجھکو اپنی راے سے پس کہا بطریق صاحب مشورہ نے کہ میری راے یہ ہی کہ نہ لڑین ہم اہل عرب سے کسواسطے کہ ہم طاقت اُنکے مقابلے کی نہین رکھتے ہین اور جب مصالحہ کرلیوینگے تو ہوجاوینگے ہم بیچ فراخی اور فارغ البالی کے جیساکہ ہوے اہل ارکہ اور تدمر اور حوران اور بصرہ اور دمشق سواے اُنکا اور جسنے مصالحہ کیا ہی اس قوم سے اگر ہم لڑینگے اُنسے اور لیوینگے وہ ہمکو بیچ لڑائی کے تو مار ڈالینگے وہ ہمارے بہتر لوگونکو اور غلام بنا دینگے ہمارے لڑکونکو اور عورتونکو اور صلح کرنا موافق تر ہی پس کہا ہربیس نے کہ نہ رحم کرے مسیح تیرے جد پر پس نہین دیکھا مین نے روم مین بڑا ڈرنے والا تجھسے اور کیونکر حکم کرتا ہی تو ہمکو اس امر کا کہ سپرد کرین ہم اپنا شہر مردم بازاری عرب کو خصوصًا اس حالت مین کہ پہچان لیا ہی مین نے اُنکی لڑائی کو اور آزمایش کی ہی مین نے اُنکے حملونکی اور مین نے حملہ کیا تھا اُنکے لشکر کے حمایت کرنے والو پر میمنہ مین اور اگر حملہ کرتا مین میسرہ مین تو بھگا دیتا اُنکو پس کہا بطریق نے آج فوج میمنہ اور قلب ڈرتی تھی تجھسے اور جدا ہو گئے اہل بعلبک دو گروہ پر ایک قوم طلب کرتی تھی صلح کو ایک قوم چاہتی تھی لڑائی کو اور پھاڑکر ڈالدیا ہربیس نے خط کو سہیل کے پاس اور حکم دیا اپنے غلامونکو کہ اُسکو باہر شہر کے کردیوین اور آیا وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور بیان کیا اُسنے سب حال قوم کا اور کہا کہ اکثر قوم نے چھوڑدیا ہی تمسے لڑائی کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانو [illegible] تم آپیر اور جان لو تم اس امر کو کہ یہ شہر تھا بیت عمل اور شہرون کے بیچ مین ہی پس اگر باقی رہیگا یہ شہر [illegible] اور معاہدہ کیا ہی یا نہ طاقت رکھینگے وہ سفر کرنے اور کسی امر کی پس بڑھا اصحاب رسول اللہ [illegible] اور آگے بڑھے اور آوازین کھیل رکو رکی کہین اُپر رومیون کے اور لڑے وہ دشمن خدا ہربیس کے بیچ ہر طرف محلہ کے باندھے گئے زخم اُسکے اُسکے سر پر ایک صلیب جواہر کی تھی اور گرد اُسکے [illegible] اُنکے جسمو پر زرہین طلائی اور اُنکے سرو نپر ٹوپیان سونیونکی تھین اور اُنکی گردنون مین [illegible] اور اُنکے ہاتھون مین تیر اور کمان تھی عامر بن قیس نے بیان کیا ہی کہ تھا مین [illegible] شہر پناہ کے تھے اور رومیون کے تیر مثل پھیلی ہوئی ٹڈیون کے پڑتے تھے [illegible] کے تھے پس پہونچے اُپر تیر قوم کے اور دیکھا مین نے ایک قوم کو روم سے کہ

کرتے تھے وہ بلندی شہر پناہ سے مثل چڑیوں کے خندق مین پس میل کیا مین نے طرف ایک شخص کے ان لوگون سے جو گرتا تھا ساتھ تلوار کے
اس ارادے سے کہ مارون مین اُسکو پس چلا کر کہا اُسنے لفون پس کہا مین نے افسوس ہی تجھپر نہین ہے واسطے امان ہی پس کس چیز نے
ڈالدیا ہی تجکو ہماری طرف شہر پناہ کے اوپر سے پس کلام کیا اُسنے مجھسے زبان رومی مین اور نہ جانا مین نے کہ وہ کیا کہتا ہی پس
پس کھینچ لیگیا مین اُسکو بجانب خیمہ سردار ابو عبیدہ بن الجراح کے اور کہا مین نے اُسنے دعا دے کر کہا ای سردار طلب کرو تم
اُس شخص کو جو پہچانتا ہو اُس گبر کے کلام کو اسواسطے کہ مین نے دیکھا ہی قوم کو کہ بعض رومی بعض کو گرا دیتے ہین بلندی شہر پناہ سے
پس بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم کو اور کہا اُس سے کہ سوال کر تو اُس سے پس سوال کیا ترجمان نے اور کہا اس سے
کہ افسوس ہی تجھپر نہین ہے امان ہی پس سچ بول تو ہمسے پس کہا اُسنے کہ مین دیہاتی لوگون سے ہون پس جب سُنا ہمنے تمہارے چلنے اور
پھر نیکو قنسرین سے یکجا ہو کر چلے ہم لوگ دیہات سے تاکہ پناہ لیوین ہم شہر مین اور آئی ایک جماعت کثیر ہم لوگون سے بجانب شہر پناہ کے
اسواسطے کہ نہین ہی ہمارے واسطے کوئی جگہ کہ رجوع کرین ہم طرف اُسکے پس جب چلے تم لوگ واسطے لڑائی کے نکلے تمہارے مقابلے کو
لڑائی کو لوگ پس ڈھانپ لیا اُن لوگون نے ہمکو پس جسوقت سخت ہوئی لڑائی انپر اور آ گئے اُنپر تیر تمہارے لشکر سے دفع کیا بعض
لوگون نے اُنمین سے بعض ہم لوگونکو اور گرا دیا تمہاری طرف پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال خوش ہوے
اور کہا کہ اُمید رکھتے ہین ہم اس امر کی اللہ تعالیٰ سے کہ انکو ہماری غنیمت کرے اور لیا لڑائی نے اپنی جگہ کو اور چلی چکی اُسکی اور بلند ہوا
شور نعرے کا اور گرد ہوے رومی اپنی شہر پناہ کے پس نہین طاقت رکھتا تھا کوئی مسلمان اُنکے نزدیک جانیکی بسبب تیر اور پتھر اور
ڈھیلوں کے پس مارے گئے مسلمان سے بارہ آدمی اور رومیون سے بہت لوگ اور وہ جو گر پڑے شہر پناہ کی بلندی سے اور پھرے
مسلمان بیچ قیامگاہ کی طرف اور نہین تھا انکو قصد کھانے پانی مین سواے روشن کرنے آگ کے بسبب شدت سردی کے پس
رات گذرانی ہم لوگون نے درانحالیکہ آگ روشن کرتے تھے ہم اور نوبت بہ نوبت نگاہبانی کرتے تھے اور اعلان کرتے تھے ہم ساتھ تہلیل اور
تکبیر کے صبح تک پس جب نماز صبح کی پڑھی ہمنے پکار کر کہا منادی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ قسم ہی ہر سردار کی طرف سے ہر مرد
مسلمان پر اس امر کی کہ نہ نکلے کوئی واسطے لڑائی اس قوم کے یہانتک کہ صبح کرے وہ اپنی جگہ مین اور تیار کرے اپنے واسطے نان خورش گرم
کو تاکہ ہوے وہ قوت دینے والی واسطے دشمن کی لڑائی پر پس دوڑے ہم لوگ واسطے اصلاح اپنے کامون کے اور دیکھا اہل بعلبک نے ہمارے توقف
اور ٹھہر جانیکو اپنی لڑائی سے اور گمان کیا اُنھون نے اس امر کو ہماری عاجزی سے پس اُمید کی اُنھون نے ہم مین اور پکار کر کہا اُنسے
ہر بیس ملعون نے کہ نکلو تم اُنکی طرف پس نہین جانا ہمنے مگر یہ کہ دروازے شہر کے کھولے گئے اور نکلے سوار پیدل مثل ٹڈیوں پھیلی ہوئی
اور بعض ہمارون نے بڑھایا تھا اپنے ہاتھ کو کھانے کی طرف اور بعض پکاتے تھے کلیجہ اور بعض فارغ ہو چکے تھے پس اُسی وقت پکار کر
کہا پکارنے والے نے کہ ای گروہ اللہ کے چلو دشمن پر اور لڑو تم قوم کو قبل اُسکے کہ ہجوم کر کے آ پڑین وہ تمپر عمران رض بن اسد حضرمی نے
بیان کیا ہی کہ تھا میرے پاس ایک کلیجہ کہ پکاتا تھا مین اُسکو اپنے ساتھیوں کے واسطے اور لاکر بنایا تھا مین نے زیت دیکے
نان خورش کو کہ دفعتہ آواز چلو چلو کی واقع ہوئی پس قسم ہی خدا کی کہ نہین رعایت کی مین نے اُسکی تا اینکہ نکال لیا مین نے اُسکو آگ سے اور لیلیا اُسے

ایک ٹکڑا اور ڈال دیا مین نے اُسکو روغن زیت مین اور لیگیا مین اُسکو اپنے مُنھ مین جلدی سے اور مارا مین نے اپنے ہاتھ کو گھوڑے کی
باگ مین تب مین سوار ہوا مین اور حملہ کیا رومیون پر پس قسم ہی خدا کی کہ نہین خبردار ہوا مین اپنی ذات سے تا اینکہ ہوگیا مین بیچ مین رومیون
کے اسواسطے کہ وہ ناگاہ درآئے ہمپر ہمارے لشکر مین اور گویا تھے وہ ایک ٹکڑا اندھیری رات کا پس توڑتا تھا مین اُنکو عمود سے
اور دھر پکڑتا تھا مین اُنپر تا اینکہ بھاگے وہ اور دیکھا مین نے گروہ مسلمانون کو متفرق اور جدا اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
بلند اور کھڑا کیا تھا اپنے نشان کو اور لوگ دوڑکر جاتے تھے اُسکی طرف اور مشرکین ہمارے لشکر کے بیچ مین تھے اور ابوعبیدہ بن
الجراح پکارکر کہتے تھے کہ آؤ اے جوانان عرب کے آج کا دن اپنے لڑنے کا اچھی طرح سے جنبش دو اپنی اُمید اور طمع کو پس دیکھوگے تم اپنے
خوف اور بددلی اور ضعف کو اور اضنیاط کرو تم اس امر سے کہ مشہور اور منتشر ہو ذکر تمھارا اس باب مین کہ اہل بعلبک غالب ہوگئے تمھاری
زمین اور اہل و عیال پر اور گرد ہوگئے وہ اُس چیز کے جو تمھارے لشکر مین ہی مطرف بن عبداللہ تیمی نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین
بعلبک کی لڑائی کے دن اور گروہ ہمارے بنی تیم اکثر پیدل تھے اور پکارکر کہا ہمکو پکارنے والے نے کہ یا تیم پس ڈالا ہمنے اپنی ذاتون کو
قوم روم پر پس سبقت کرگئے آگے پس دوڑے کہ پس بین قبیلے اور بلایا آپس مین ایک نے دوسرے کو اور ہر گروہ پہونچتا تھا اپنی اصل کی طرف
اور دیکھا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے شدت صبر رومیونکو مسلمانونکی لڑائی پر پس حملہ کیا اُنھون نے سوارون پر اور گھیر
لیا رومیون کو اور تھے منجملہ گروہ ہمراہی اُنکے عمرو بن معدیکرب الزبیدی اور عبدالرحمن بن ابی ربیعۃ العامری اور مالک اشتر
نخعی اور ضرار بن الازور اور ذوالکلاع الحمیری بیشک تحقیق یہ لوگ آزمایش کیے گئے بلاے نیک مین اور اُنھون نے رومیون
مین وہ کام کیا جو لکڑی آگ مین کام کرتی ہی اور نہین پایا رومیون نے کسی کو حرم اور اولاد مسلمین سے اور نہین لیا اُنھون نے
مگر اسباب اور کپڑے اور غلہ اور کھانا اور داخل ہوئے وہ شہر مین اور بند کرلیا دروازونکو اور امید کی مسلمانونین اور جرأت
کی اُنسے لڑنے مین پس جب دیکھا مسلمانون نے ایسے کام اُنکے پھرے وہ بجانب اپنے لشکر کے اور روشن کی آگ اور باندھا
خستگیون کو اور علاج کیا زخمیونکا اور دفن کیا مردونکو پس وہ سب جو مارے گئے پہلے دن وقت آپڑنے ردمیو نکے آٹھ آدمی اور
سات اُنکے غلام تھے پس جب رات ہوئی اکٹھا ہوئے بعض مسلمان لوگ اور بڑے بڑے موحدین ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا اُنھون
نے کہ اے سردار تحقیق دیکھا تمنے اُس چیز کو جو آئی ہمپر آج کے دن قوم نا کردار سے پس کیا کام کرنیکا ارادہ کیا ہی تمنے اور کیا رائے ہی تمھاری رحم کرے اللہ
تمپر پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ یہ ایک فتنہ تھا جو لکھا تھا اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر اور یہ مراتب ہین کہ بلند کرتا ہی اللہ تعالیٰ اُن لوگون
کے واسطے جو ہم مین سے مارے گئے ہین اور قوم کل ضرور ہمسے لڑینگے اور رائے میری یہ ہی کہ تم لوگ دور ہوجاؤ مع اپنے خیمون اور خرگاہون اور
جماعتون کے شہر سے بقدر ایک تنگ گھوڑے کے تاکہ ہوجاوے تمھارے واسطے جگہ گھوڑے دوڑانے اور باز رکھنے کی اور مدد ہوتی ہی
اللہ تعالیٰ کے نزدیک سے پھر بلایا ابوعبیدہ بن الجراح نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل عدوی کو اور دیا ایک نشان رات کو اور مقرر کیا
اُنکو پانچسو سوار اور تین سو پیدل پر اور حکم کیا اُنکو کہ اُتریں وہ میدان مین اور لڑین وہ دروازہ جبلی پر اور باز رکھین اُنکو مسلمانون
سے تاکہ متفرق ہوجاوے جماعت اُنکی اور ہوجاوین وہ منتشر اور پراگندہ اور رغبت کی اُنکو مسلمانون کے واسطے سعید نے کہا

کو مین کفایت کرونگا تمھارے واسطے اگر چاہا اللہ تعالی نے اور نہین قوت اور طاقت ہی مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پھر بلایا ابوعبیدہ
بن الجراح نے ضرار کو اور بنایا اُنکے لیے ایک نشان سرداری کا تین سو سوار اور دو سو پیدل پر اور روانہ کیا اُنکو دروازہ شام پر اور حکم کیا
اُنکو لڑنیکا ان لوگون سے جو اُس دروازہ مین تھے پس روانہ ہوے وہ جیسا کہ حکم دیا تھا اُنکو پس جب صبح کی مسلمانون نے نماز صبح کی پڑھا ابو
ابوعبیدہ بن الجراح نے مسلمانونکو تاریکی شب مین اور پہنے اُنھون نے ہتھیار اپنے پس جب آفتاب قریب طلوع کے ہوا کھولا گیا بڑا دروازہ
شہر کا جیسا ابوعبیدہ بن الجراح اُترے تھے اور نکلے لوگ واسطے لڑائی کے اور صف بندی کی اپنے ساتھیونکی ابوعبیدہ بن الجراح نے اور
وہ دیکھتے تھے کثرت اُن لوگونکی جو شہر سے اُنکی طرف نکلے تھے اور ابوعبیدہ بن الجراح مشورہ کرتے تھے اپنے ساتھیون سے لڑائی کے
باب مین اور قوم روم پورے ہونے جاتے تھے گرد اپنے بطریق کے اور وہ کہتا تھا اُنسے کہ اے گروہ نصرانیہ کے وہ لوگ جو تم سے
پہلے تھے تحقیق بددلی اور خوف کیا اُنھون نے عرب کی لڑائی سے اور تمنے ہبہ کر دیا ہے اپنی جانون کو مسیح کے واسطے اور تم حمایت
اور نگہبانی کرتے ہو اپنے دین اور اہل اور گھربار اور ملک کی پس کہا بڑے لوگون نے قوم کے کہ اے سردار خوش رکھ تو اپنی جان اور ٹھنڈی
رکھ اپنی آنکھ کو پس تحقیق ہم لوگ ڈرتے تھے عرب سے قبل لڑنے اور آگاہ ہونیکے اُنکی لڑائی سے اور اب جان پہچان گئے ہم اُنکی لڑائی کو
اور معلوم کیا ہمنے اس امر کو کہ وہ ایسی قوم ہین کہ جسوقت راست کیا اُنھون نے لڑائی کو تو نہ تھے زیادہ تر سخت ہمسے اور نہ بڑے صبر کرنے
والے ہمسے اور نہین کام دنکلنا تمھارا لڑنے کو بدون ہتھیار کے اور نہین ہے انمین ہر ایک کے پاس مگر ایک کپڑا جس سے چھپاتا ہے وہ اپنے بدنکو
یا پوستین ہے اور محتاجگی اسنے اہل عرب کا اور ذلت ابرہ انکا ہی اور ہم ایسی قوم ہین کہ ہمارے پاس پوری زرہین اور دوسرے جوشن
اور مضبوط خود ہین علاوہ اسکے ہم جان دینے کی لڑائی لڑتے ہین پس جب دیکھی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کثرت رومیونکی
پکارا اپنی بلند آواز سے اور کہا کہ اے گروہ مسلمانونکے نہ خوف اور بددلی کرو تم کہ جاتی رہے ہوا تمھاری اور گر جاے ہیبت تمھاری وضرب
اشکل ہو جاؤ تم لوگونکے نزدیک اس امر مین کہ اہل بعلبک نے بھگا دیا تمکو اور خونریزی کی تمھاری اُنھون نے پس صبر کرو تم کسواسطے کہ اللہ
تعالی نے وعدہ نیک فرمایا ہی صابرین کے واسطے پس کہا مسلمانون نے کہ اے سردار قریب ہے نہ صرف کرینگے ہم کوشش کو پھر رومیونکے دلونمین
داخل ہوئی طمع اور امید بہ نسبت مسلمانونکے سہیل رضی بن صباح العبسی نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین جلبک مین اور نکلے وہانکے لوگ
ہماری طرف دوسرے دن اور انکو زیادہ طمع اور امید ہو گئی تھی ہم مین اور ارادہ مضبوط کیا تھا اُنھون نے حملے کا ہم پر اور مین زخمی تھا زخم میرا دائین
بازو مین تھا اور مین نہ ہاتھ کو جنبش دے سکتا تھا اور نہ تلوار اُٹھا تا تھا مین پا پیادہ ہو گیا مین اُتر کر اپنے گھوڑے سے اور نکلا اپنے
ساتھیونکے بیچ سے اور کہا مین نے کہ اگر قصد میرا کریگا کوئی ان کبرون سے پس قدرت ہوگی مجکو اُسکے دفع کرنیکی اپنی ذات سے
پس آیا مین بجانب بلندی پہاڑ کے اور چڑھ گیا اُسپر اور بلند ہوا مین دونون لشکرونپر اور دیکھتا تھا مین اُنکی لڑائی اور رومیون نے طمع
کی تھی مسلمانونمین اور مسلمان پکارتے تھے الصبر الصبر اور ابوعبیدہ بن الجراح وعدہ کرتے تھے اُنسے ساتھ مدد کے اور قبائل اور گروہ
مسلمانونکے اظہار فخر اور بڑائی کا کرتے تھے اور مین دیکھتا تھا ضرب تلوارونکو خود اور ڈھال پر اور چنگاریان اُڑتی تھین اُسکی آگ اور باہم
مل گئے تھے دونون فریق پس کہا مین نے کہ نہین قریب ہے یہ کہ نفع کرے ہونا سعید بن زید اور ضرار بن الازور کا منہ دروازون پر

حالانکہ سردار مسلمانوں کے اسطرح کی لڑائی میں ہیں پھر جلدی کی میں نے بجانب درختونکی جڑونکے کہ توڑتا تھا میں انکو اور رکھتا تھا
ایک لکڑی کو دوسری پر اور قصد کیا میں نے بجانب سنگ چقماق کے اور روشن کیا میں نے آگ کو پس شعلہ زن ہوئی آگ
اور رکھا میں نے ایک ہری لکڑی کو خشک لکڑی پر پس بلند ہوا دھوان اور یہ تھی یہ بات ہماری نشانی اور پہچان سے کہ جسوقت
ہم چاہتے تھے اکٹھا ہونا بعض کا طرف بعض کے ملک شام میں تو رات کو آگ روشن کرتے تھے اور دنکو دھوان بلند کرتے تھے پس
تھوڑے عرصے میں بلند ہوا دھوان اور چڑھا وہ کراروں آسمانوں میں تا اینکہ دیکھا اُسکی طرف سعید بن زید اور اُنکے ساتھی اور ضرار
بن الازور اُنکے ہمراہیان نے پس پکارا بعضوں نے بعضونکو کہ پہنچو اور خبر لو تم سردار کی رحم کرے اللہ تمپر اسواسطے کہ نہیں ہے یہ دھوان مگر
کسی بڑے امر پر اور بہتر یہ ہے کہ ہو جاوین ہم سب ایک جگہ میں پس جلدی سوار ہوئے قوم اپنے گھوڑوں پر اور چلے یہانتک کہ قریب
پہنچے مسلمانونکے اور وہ لڑائی سخت اور انبوہ عظیم میں تھے اور تلواریں چمکتی تھیں اور سر لوگونکے کٹتے تھے اور جا بجا اُنپر گرمی ہو گیا
تھا اور دشوار ہو گیا تھا اُنپر کام اور صبر اور بلند ہوا تھا ان اور لے لیا تھا اُنکو گھبراہٹ لڑائی نے اور آگ بھی مشرکین پر بلا کی
اور روشن کی گئی تھی اُسمیں آگ لڑائی کی اور پہنچی تھیں جانیں حلقوں میں اور کام کیا تھا شمشیرہائے برندہ نے اور ہر شخص
اپنے نزدیکی کے مقابلے میں صبر کرنے والا تھا کہ دفعتہ پکارا انہیں غیب کے آواز دینے والے نے کہ خدا اُنکا فتح و نصرا مخالف اور نکلے
اور ظاہر ہوئے سعید بن زید اور ضرار بن الازور آگے قوم کے اور راست کیا تھا اُنھوں نے نیزوں کو اور نکال لیا تھا تلواروں کو
میان سے اور زمین جنبش کرتی تھی ان دونوں کے نیچے اور یقین کیا تھا رومیوں نے اپنے غالب ہو جانے کا کہ اسیوقت ظاہر ہوئے
اُنپر نشان مسلمین اور گروہ لشکر موحدین کے پس توجہ کی اُنھوں نے واسطے دریافت حال کے دفعتہ دیکھا اُنھوں نے مسلمانونکو
پہنچے کہ حائل ہو گئے وہ انکے اور انکی عورتوں اور اولاد کے بیچ میں پس فریاد کی اُنھوں نے ساتھ سختی اور ہلاکی کے اور نقصان کے
اور جانا اُنھوں نے کہ مسلمانونکی مدد آگئی ہے اور فریب اور جرات کیا ہے اُنکے بطریق نے پس جب دیکھا اُنکے سردار نے بجانب
اُنکے مقابلہ کرنے کے ڈانٹا انکو اور کہا سختی ہو تمپر پھرو تم بجانب شہر کے کہ حائل ہو گیا ہے لشکر تمہارے اور شہر کے بیچ میں اور یہ بات
مکر اور فریب اہل عرب سے ہے پس جب سُنی مسلمانوں نے یہ گفتگو گھیر لیا اُنکے بطریق کو مثل حلقہ مدور کے درانحالیکہ حمایت کرتے تھے
بعض اُنمیں کے بعض کی پس پھرا اور چلا بطریق مع اپنی قوم کے بائیں جانب مسلمانونکی بطرف پہاڑ کے اور سعید اور ضرار مع اپنے
لشکر کے آتے تھے دائیں جانب شہرپناہ سے پس تعاقب کیا انکا مسلمانوں نے تا اینکہ چڑھ گئے وہ پہاڑ پر اور پناہ لینا چاہا
رومیوں نے بیچ ایک حصار کے پہاڑ میں اور تھی وہ جگہ مضبوط اور لوگوں سے خالی تھی پس نہ چھوڑ رکھی قوم نے طرف اُسکے اور در آئے
بطور پناہ کے اُسمیں اور مسلمانوں سے جنہنے تعاقب کیا تھا انکا وہ سعید ابن زید تھے مع پانچسو سوار کے جو اُنکے ساتھ تھے اور
حال یہ ہوا کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے جب دیکھا ہزیمت روم کو اور شدت بچانے اور نگاہ رکھنے اپنی جانونکو پکار کر کہا کہ اے گروہ
مسلمانوں کے نہ پیچھا کرے انکا کوئی تم میں سے اور نہ متفرق اور جدا ہو کوئی تم میں کا اسواسطے کہ میں ڈرتا ہوں اس امر کو کہ
ہووے یہ ہزیمت روم کی مکر اور فریب تمہارے لیئے تا اینکہ جب متفرق ہو جاوے جماعت تمہاری تو پھریں سب وہ تمہاری طرف اور

سعیدؓ بن زید نے نہین سُنا تھا آواز ابو عبیدہ بن الجراح کو اور اگر وہ سنتے آواز کو تو نہ تعاقب کرتے قوم کا اور نہ جاتے اُنکے پیچھے اور
نہین جانا سعید نے مگر یہ کہ مسلمان سب کے سب مل گئے ہین انہین اور پیچھا کیا ہی اُنکے نشان قدم کا پس جب پناہ لی بطریق
اور اُسکے بڑے بڑے لوگون نے اس حصار مین کہا سعیدؓ بن زید نے کہ اللہ تعالی نے ارادہ ہلاکی اس گروہ کا کیا ہی پس گھیر لو انکو ہر طرف
سے اور نہ چھوڑو کسی کو انہین سے کہ نکالے سر کو اپنے ساتھیون سے تا کہ ملجاوین اگر تم مین مسلمان اور معلوم ہو تمکو یہ تجویز اور رائے سردار کی
پھر آئے سعید ایک بڑے مرتبے والے شخص کے پاس مسلمانون سے اور کہا کہ تم میرے قائم مقام رہو یہانتک کہ جاؤن مین اور دریافت
کرون رائے سردار کی ان رومیون کے مقدمے مین پھر لیا سعیدؓ نے قریب بیس سوار کے اپنے ہمراہیون سے اور چلے تا اینکہ
آملے وہ مسلمان کی طرف پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکی طرف کہا انا للہ وانا الیہ راجعون گئے قسم ہی خدا کی مسلمان
پس آگے آئے انکے اور پوچھا کہ ای سعیدؓ کہان ہین لوگ ہمراہی تمھارے اور کیا کام کیا تمنے اُنکے ساتھ پس کہا سعید نے اُنسے
کہ بشارت ہو تمکو ای سردار کہ مسلمان ساتھ بہتری اور سلامتی کے ہین اور محاصرہ کیا ہی اُنھون نے دشمنان خدا کو ایک حصار مین
اور بیان کیا سب حال اور کہا کہ جب دیر کی مجھپر پہونچنے خبر مسلمانون نے اترا مین خود پہاڑ سے تا کہ دریافت کرون مین خبر
مسلمانون کی اور تمھاری تجویز کو رومیون کے مقدمے مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ شکر اور تعریف ہی اُس
خدا کی جسنے بھگا دیا اُنکو اُنکے گھر والے اور اُنکی جگہ سے اُنکو جنبش دی پھر کہا اُنھون نے سعید اور ضرار سے کہ یہ کیا مخالفت تھی تمھاری
میرے ساتھ رحمت کرے اللہ تمپر آیا نہین حکم دیا تھا مین نے تم دونون کو ٹھہرنے کے لیے شہر کے دروازے پر اور باز رکھنے قوم کے
پس کس چیز نے تمکو میرے نزدیک کر دیا پس تحقیق بیقرار کر دیا تم دونون نے میرے دل اور میرے ساتھیونکے دلونکو اور گمان کیا
مین نے کہ تمھارے ہمراہی مسلمان ہلاک ہوگئے اور شہر والون نے مکر اور فریب کیا تمسے اور اسی امر نے باز رکھا مجکو تعاقب کرنے
مفرورین سے تا اینکہ چڑھ گئے وہ پہاڑ پر پس کہا سعید نے کہ سردار نہین نافرمانی کی ہمنے تمھاری کسی امر مین اور نہین مخالفت
کی ہمنے تمسے کسی قول مین اور ہم ٹھہرے تھے جسطرح سے کہ تمنے حکم دیا تھا کہ دفعتہً دیکھا ہمنے ایک دھوین کو کہ بلند ہوئی مگر اُسکی
اور دکھائی دیا ہمکو ظاہر ہونا اُسکا پس کہا ہمنے کہ یہ سخت ایک اور بُرا کام ہی کار ہائے رومیون سے یا نشانی پکارنے کی ہی مسلمانونکو
پس جلدی آئے ہم تمھاری طرف یہانتک کہ ہوا تھا جو دیکھا تمنے اور نہ ہم ڈرے اس امر کو کہ ٹھہرے رہین اپنی جگہ پر اور ہوویں خلاف
کرنیوالے تمھارے حکم کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر وما توفیقی الا باللہ قسم ہی خدا کی کہ آپڑے تھے
رومی ہمپر اور حملہ کیا تھا ہمارے لشکر پر تا اینکہ کہا تھا مین نے اپنے دل مین کہ کاش ہوتا ہمارے واسطے کوئی چلا کر پکارنیوالا
کہ پکارتا وہ سعید اور ضرار اور اُنکے ساتھیونکو مسلمانون سے کہ ہوتے وہ ہمارے ساتھ اور ہوتا کوئی ایسا کہ چڑھ جاتا اس پہاڑ پر کہ
دھواں کرتا اور دیکھتے وہ دھوین کو اور آتے ہمارے پاس پس کہا سعید بن زید نے قسم ہی خدا کی کہ دیکھا مین نے آگ کو پہاڑ پر
اور دھواں اُسکا پہونچا تھا جانب ابر آسمان کے اور اسی ذکر مین پکارا ابو عبیدہ بن الجراح نے لشکر مین کہ اے
گروہ مسلمانون کے جس شخص نے تم مین سے روشن کیا تھا آگ کو پس آوے وہ سردار کے پاس سہیلؓ بن صباح نے

بیان کیا ہی کہ جب سُنا مین نے آواز کو اور وہ قسم دیتے تھے ہمکو اللہ غالب اور بزرگ کی اور حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
اور مین پھر آچکا تھا لشکر مین بعد ہزیمت قوم روم کے پس جواب دیا مین نے پکارنے والے کو اور آیا مین سردار کے پاس اور
کہا مین نے کہ یہ کام مین نے کیا ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ کیا چیز باعث ہوئی تمکو اسپر پس بیان کیے
اپنا سب قصہ بیان کیا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ بہ تحقیق توفیق دی تمکو اللہ تعالی نے بجانب جنت
کے پس احتیاط کرو تم بعد اسکے بیچ بات کرنے مین بدون حکم اپنے سردار کے پس ابو عبیدہ بن الجراح سہیل بن صباح سے یہ
باتین کر رہے تھے کہ دفعۃً ایک شخص مسلمانون سے اترا پہاڑ سے اور پکارا اُسنے کہ چلو چلو پہونچو اور خبر لو اپنے بھائیون کی پس بہ تحقیق
گھیر لیا ہی انکو رومیون نے اور وہ شدت لڑائی اور بڑے اندوہ اور سختی مین ہین اور حال یہ ہوا کہ جب بطریق ملعون نے
دیکھی قلت مسلمانون کی جو اُسکو گھیرے تھے پس پکار کر کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ نکلو تم اس تھوڑے گروہ کی طرف جنے احاطہ کیا ہی تمکو
پس مار ڈالو انکو اور پھر چلو شہر کو اور اگر مار ڈالو گے تم انکو توڑ دو گے تم عرب کی تیزی کو اور پلٹ جاوینگے وہ تمہارے یہان سے
مصعب بن عدی تنوخی نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین روز لڑائی بعلبک کے بیچ ہمراہیان سعید بن زید کے اور ہم
گھیرے ہوئے تھے بطریق اور رومیونکو حصار مین اور ہم قریب پانچ سو کے تھے پس نہین خبردار ہوئے ہم مگر اُس حال مین کہ
بطریق اور ساتھی اُسکے دوڑے ہماری طرف ہر جگہ سے پس پکارا ہمنے ایک دوسرے کو اور یکجا ہو گئے ہم سب اور قسم ہی خدا کی
کہ موجود تھا مین اکثر وقایع شام اور لڑائی رومیون مین پس نہین دیکھا مین نے شدید اور سخت تر ان لوگون سے جو سردار
بعلبک کے ساتھ تھے اور ثابت اور قائم تر اُنسے لوہے کے نیچے در آنے مین قسم ہی خدا کی کہ دفعۃً ہجوم کیا انھون نے ہم پر اور پھیل گئے
وہ گرد ہمارے تا اینکہ گھیر لیا انھون نے ہمکو بعد اسکے کہ ہم انکو گھیرے ہوئے تھے اور مخفی نشانی ہماری اُسدن اُسمین یہ کلام
الصبر یعقبه الظفر اور ہم اسی شدت لڑائی مین تھے کہ دفعۃً سُنا ہمنے ایک آواز بلند کو کہ بھر لیا تھا اُسنے پہاڑ کو ان الفاظ
سے اما من رجل یهب نفسه للّٰه تعالی ولرسوله ویستنقذ المؤمنین فانهم بالقرب منا ولا یعلمون ما نزل بنا
پس جب سُنا مین نے آواز کو پایا مین نے اپنے گھوڑے کے پہلو کو اور گرم کیا مین نے اُسکو کوڑے سے اور تھا وہ گھوڑا مثل پہاڑ
کے برابری کرتا تھا ہوا کی پس نکلا وہ مثل بجلی کے اور نہ مل سکا مجھسے کوئی رومی مگر کہ مرد کو بعد اسکے کہ مار ڈالا تھا مین نے اُنمین
سے دو شخصونکو اور دیکھا مین نے گھوڑے کو کہ وہ اُچک جاتا تھا بڑے پتھر کو اور چلتا تھا وہ جاے دشوار پر تا اینکہ قریب پہونچا
مین مسلمانونکے پس پکار کر کہا مین نے اُنسے چلو چلو پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے آواز کو پکارا انھون
نے تیراندازونکو پس آئے اُنکے پاس منجملہ تیراندازون کے ایک سو تیرانداز جنکے پاس کمانین عربی تھین پس بلایا اور ساتھ کیا
انکو سعید بن زید کے اور کہا اُنسے کہ جا ملو تم اپنے ساتھیون مین قبل اسکے کہ آوے دشمن انکی طرف پھر بلایا ضرار بن الازور
کو اور کہا اُنسے کہ قوت دو تم اپنے بھائی سعید کو پس روانہ ہوئے وہ پہاڑ کی چوٹی پر اور قریب رومیون کے پہونچے
اور وہ گھیرے ہوئے تھے اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابو زبید بن عامر زبیدی نے بیان کیا ہی

کہ مین موجود تھا اُس لڑائی مین ہمراہیان سعید بن زید مین اور گھیر لیا تھا ہمکو رومیون نے اور صبر کیا تھا ہمنے اُنکے مقابلے مین مثل برج
قریب تھے والون کے لڑتے لڑتے بیہوش ہوگئے تھے ہم مین سے ستر آدمی مردہ اور زخمی ہوکر اور ہم سختی اور تنگی مین تھے اور امید
قطع کی تھی رومیون نے ہم مین تا اینکہ سُنی ہمنے آواز تکبیر اور نفیر کو پس جب قریب آئے نشان مسلمانون کے پھرے رومی
پیچھے کو درانحالیکہ پیٹھ دینے والے تھے وہ طرف حصار کے اور جا ملے ہم انکے پچھلے لوگون مین اور بہت لوگ اُنمین سے مارے
گئے اور زخمی ہوے بسبب کثرت کے اور پناہ لی اُنھون نے حصار مین اور گھیر لیا ہمارے ساتھیون نے انکو اور نہین چھوڑا ہمنے
کسی کو اُنمین سے اس امر پر کہ نکالے اپنے سر کو حصار سے بسبب خوف تیر کے اور پہونچی خبر ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اُن
لوگونکی جو شہید ہوے مسلمانون سے اور جو مارڈالے گئے مشرکین سے اور یہ کہ گھیر لی گئی قوم روم اور نہین ہی اُنکے نزدیک کھانا
اور پانی پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ شکر اور تعریف ہی اُس خدا کی جسنے متفرق کردیا انکو بعد مجتمع ہونے کے پھر پڑھا
اُنھون نے یہ آیت وحیل بینہم آخر تک پھر آئے وہ مسلمانونکے پاس اور کہا اُسنے کہ پھر چلو تم اپنی جگھون پر اور کھڑے
کرو تم گرد شہر کے خیمون کو اسواسطے کہ اللہ تعالی نے مکر کیا تمھارے دشمنون پر اور وفا کیا اُسنے تمسے اپنے وعدے کو
ذلک بان اللہ مولی الذین امنوا وان الکافرین لا مولی لھم پس پھر آئے مسلمان اپنی جگھون پر جہان سے تھے
وہ پہلی مرتبہ اور کھڑا کیا اپنے خیمون کو اور مقرر کیا اور بھیجا اُنھون نے لشکر طلایہ کو اور بھیجا چراگاہ کی طرف اپنے اونٹون کو
اور روانہ کیا واسطے لکڑی لانے کے اپنے غلامون کو پھر روشن کیا اُنھون نے اپنی آگ کو اور جاتا رہا اُن سے
ڈر اور حاصل ہوئی انکو طمانینت اور بعلبک کے لوگ چڑھے شہر پناہ اور شور اور فریاد کی اُنھون نے اپنی زبان مین
پس سوال کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم سے شرح اُنکے کلام کا پس کہا مترجم نے کہ اے سردار وہ بیان کرتے ہین
اوپر کی سختی اور مصیبت کو اور تباہ ہونا اپنے ملک اور گھر بار اور فنا اور معدوم ہونا اپنے لوگون کا وقت آنے اہل عرب سے
اُنکے ملک مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ نزدیک ہوا وقت شام کا پس کہلا بھیجا ابوعبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے سعید بن زید کے پاس کہ احتیاط رکھو تم اپنے ہمراہی مسلمانونپر اور کوشش کرو تم رحمت کرے اللہ تمپر
اس امر کی کہ نہ جاتا رہے تمسے قوم کا کوئی شخص اور وسعت دو تم جگہ کو واسطے محصورین کے اسقدر کہ بھاگ جاوے
کوئی اُنمین کا پس تبعیت کرے اس پہلے کی دوسرا اُنکا اور ہووے یہ امر مثل اُسکے کہ حاصل ہوئی کسی شخص کے ہاتھ مین کوئی چیز اور
ضایع کردیا اُسنے اس چیز کو پس جب آیا ایلچی پیام لیکر سعید کے پاس وصیت کی اُنھون نے اپنے ساتھیون کو اس امر کی کہ
نہ نکلین وہ واسطے تلاش لکڑی کے مگر سو آدمی مسلح اور نہ دور جاوین پس نکلی قوم واسطے لکڑی کے جیسا کہ حکم کیا تھا سعید
نے انکو اور روشن کیا اُنھون نے آگ کو اور رات گذرانی درانحالیکہ وہ تکبیر اور تہلیل کہتے تھے اور گرد حصار کے گھومتے تھے
پس جب دیکھا بطریق نے اس حال کو آیا وہ اپنی قوم کے پاس اور کہا اُسنے کہ سختی ہو تمپر تحقیق بُری تدبیر کی ہمنے اور خطا کی ہم نے
رائے مین اور نہین ہی ہمارے واسطے مدد اور رستگاری کرنے والا اور بند اور قید کیا ہی اہل عرب نے ہمکو اس جگہ تنگ مین

اور نہین ہی ہمارے نزدیک کھانا اور پانی اور اگر رہا یہ معاملہ ہمپر دوسرے دن تک گھٹ جائینگی قوتین ہماری اور مر جاوینگے
ضعیف لوگ اور ہلاک ہو جائینگے گھوڑے ہمارے اور اگر سپرد کیا ہمنے اپنے تئین باکراہ پس مار ڈالے جاوینگے ہم سب کے سب
پس کہا ابطارقہ نے کہ تونے کیا تجویز کی ہی کہ ہم اُسکو کرین پس کہا اُسنے کہ میری راے یہ ہی کہ مکر اور حیلہ کرین ہم اہل عرب سے
اور درخواست کرین ہم اُنسے صلح کی اپنے اہل شہر کے واسطے جس طرح سے کہ وہ چاہین اور ضمانت کرین ہم اُنسے اس امر کی
کہ کھول دونگا مین اُنکے واسطے شہر کو جیسا کہ اُنکو منظور ہوگا اور ہو جاوینگے ہم اُنکی ذمہ داری مین پس جب داخل ہونگے ہم شہر مین
لڑینگے ہم اُنسے شہر پناہ کی دیوار پر اور بھیجینگے ہم کسی کو حاکم عین الجر اور حاکم جوسیہ کے پاس پس شاید کہ وہ دونون
آوینگے ہماری مدد ہی کو پس لڑینگے وہ شہر کے باہر سے اور ہم شہر پناہ کے اوپر سے اور اب کی بار کفایت کرینگے ہمکو مسیح
پس کہا قوم نے کہ اے سردار حاکم جوسیہ کا کبھی تیری کمک کو نہ آویگا اس واسطے کہ وہ اپنے کام مین ہی اور کبھی وہ بھی محصور
ہوا تھا جیسے کہ ہم محصور ہوے ہین اور ہمنے سُنا تھا قبل آنے اہل عرب کے ہمارے اوپر یہ بات کہ اُنھون نے مصالحہ
کر لیا ہی حاکم جوسیہ سے اور اُسکو قوت اور طاقت عرب سے لڑنے کی نہین ہی اور حاکم عین الجر کا حال یہ ہی کہ وہ دیندار اور زاہد ہی
اور اُسمین جرأت لڑائی کی نہین ہی اور نہ اُسکے پاس لشکر ہی اور جو لوگ اُسکے شہر مین ہین وہ تاجر اور سوداگر ہین اور پھیلے ہوے
ہین انتہای حدود ملک شام مین اور ہم اُنکو داخل صلح اہل عرب مین جانتے ہین پس تجویز کر تو اپنی راے سے اپنے اور
ہمارے اور رعیت کے واسطے وہ چیز جسمین بہتری ہو پس منظور کیا اُسنے مطلب کو اور جب صبح ہوئی آیا اور بیٹھا وہ حصار
کی دیوار پر اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے آیا نہین ہی تم مین کوئی ایسا شخص جو سمجھے میرے کلام کو اور مین ہربیس بطریق ہون
پس سُنا اس کلام کو بعض ترجمان نے جو ساتھ سعید بن زید کے تھا پس آیا وہ اُنکے پاس اور کہا کہ اے سردار یہ کبر ہربیس ہی
حاکم قوم کا اور وہ استدعا کرتا ہی تمسے بات چیت کی پس کہا سعید نے کہ جا تو نزدیک اُسکے اور سوال کر کہ کیا کہتا ہی پس کہا
اُس شخص نے ہربیس سے کہ تو کیا چاہتا ہی ہربیس نے کہا کہ تمھارے سردار پناہ دیوین مجکو اپنے ساتھی تیر اندازون سے
اور نزدیک ہون مجھسے پس گفتگو کرون مین اُنسے پس بیان کیا ترجمان نے یہ مقولہ اُسکا سعید بن زید سے پس کہا سعید نے
کہ بزرگی ہی ہمکو اگر اُسکا کچھ مطلب ہی تو آوے وہ میرے پاس بحالت خواری اور ذلت کے تا گفتگو کرین ہم اُس سے پس کہا
ہربیس نے ترجمان سے کہ کیونکر آؤن مین اُنکے پاس حالانکہ میرے اُنکے لڑائی ہی پس ڈرتا ہون اس امر سے کہ مار ڈالینگے وہ
مجکو پس کہا ترجمان نے کہ مین امان لے لونگا تیرے واسطے اُسنے کہ اہل عرب نہین جور و ستم کرتے ہین جب وہ امان دیتے ہین
اور نہین توڑتے ہین عہد کو جس وقت کہ عہد کرتے ہین پس کہا بطریق نے ہان سچ ہی ایسے ہی حالات اُنکے ہمنے سُنے ہین اور مین چاہتا ہون
کہ طلب مضبوطی کرون اپنی ذات کیواسطے اور لون تجھسے عہد کو اور ہو جاؤن اُنکی ذمہ داری مین اس واسطے کہ وہ امانت دار اور
سردار غدر اور بیوفائی نہین کرتے ہین اور لونگا مین اپنے شہر والونکے واسطے امان کو اس واسطے کہ وہ ایسی قوم ہین جنسے لائق ہوا ہی کیونکہ
ورانکے ہاتھون سے ہمارا بہت خون ہوا ہی پس کہا ترجمان نے کہ مین ظاہر اور بیان کرونگا سب یہ حال سردار سے

اور برہنہ بے ہتھیار تھے کچھ لوگ اسکی قوم کے اپنی وضع اور لباس مین تا اینکہ اکٹھا ہوا وہ سامنے سعید بن زید کے پس جب دیکھا سعید
بن زید نے اسکو اور وہ لباس صوف کے پہنے تھا گر پڑے وہ اللہ تعالی کے سجدے مین اور کہا الحمد للہ الذی اذل لنا
جبابرتھم وامکننا من بطارقتھم پھر آئے اسکی طرف اور بٹھایا اسکو اپنے پہلو مین اور کہا اس سے کہ یہ تیرا لباس ہی
اور بدل دیا تو نے اسکو پس کہا اسنے قسم ہی حق مسیح اور قربان کی کہ مین نے کبھی اس لباس کو نہین پہنا تھا مگر اسوقت
اور نہین پہچانا تھا مین نے سوائے حریر اور دیباج کے اور نہین پہنا اسکو مگر اسوقت کہ نہین ارادہ رکھتا ہون مین
تجسے لڑائی کا پس آیا ہو سکتا ہی تجسے کہ صلح کرو تم میرے ساتھ ان میرے ہمراہیون اور اہل شہر کے واسطے پس کہا سعید
بن زید نے اس سے کہ آیا نہ مصالحہ کرون مین تجسے اور تیرے ساتھیون سے ان دو شرطون پر کہ جو شخص داخل ہووے
ہمارے دین مین تو ہمارا اسکا حال یکسان ہوگا اور جو شخص رہے اپنے دین پر اور ڈال دیوے ہتھیار کو ہوگا وہ بے ڈر
قتل سے اور اسپر عہد اسلام کا ہوگا کہ نہ اٹھاوے وہ ہمارے اوپر ہتھیار اور نہ لڑے ہمسے اور شہر کو ہمارے سردار محاصرہ
کیے ہوئے ہین اور نزدیک ہی فتح اسکی اگر چاہا اللہ تعالی نے پس اگر تجکو یہ منظور ہی کہ چلے تو میرے ساتھ ہمارے سردار کے پاس اور
سنین وہ گفتگو تیری اور مصالحہ کرین تیری قوم سے پس چل تو میری ذمہ داری مین پس اگر اتفاق ہو جاوے گا کام مین تیرے اور
انکے تو بہتر ہی ورنہ پہونچا دونگا مین تجکو اور اس شخص کو جو تیرے ہمراہیون سے ارادہ پھرنیکا کریگا اس جگہ پر تا اینکہ فیصلہ کر دے گا
اللہ تعالی ہمارے تمہارے بیچ مین پس کہا بطریق نے کہ مین ایسا ہی کرونگا پس اسی وقت بلایا سعید بن زید نے وقاص بن
عوف الغنوی کو اور کہا اسنے کہ ہو تم خوشخبری پہونچانیوالے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس معاملے سے جو سنا اور
دیکھا ہی تمنے پس جلد سوار ہوئے وقاص کل دار گھوڑے پر اور تھا وہ گھوڑا بڑا مضبوط پس روانہ ہوئے وہ تا اینکہ پہونچے
ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا کہ خوشخبری دیتا ہون مین تمکو ای سردار اور بیان کیا سب حال بطریق کا پس سجدہ کیا ابو عبیدہ
بن الجراح نے واسطے ادائے شکر اللہ تعالی کے پس جب اٹھایا سر کو کہا ای لوگو آگے ہو واسطے لڑائی شہر کے اور دکھاؤ اپنے ہتھیارون
کو اور سب ایک ساتھ تکبیر کہو تاکہ رعب مین ڈال دو تم قوم کو پس ایسا ہی کیا مسلمانون نے اور بعضون نے ایک ساتھ ہی تکبیر کہی
پس رعب مین ڈالا انھون نے قوم کو اور چلے لوگ واسطے لڑائی کے پس گھیر لیا انھون نے شہر کو ہر طرف سے پس پہلے سبکے
جو گیا شہر کی طرف اور دی شہر والونکو خبر بطریق کی وہ تھا ہرقال بن عقبہ [illegible] اور کہا انسے کہ تحقیق ہو تمپر ہلاک ہوئے حمایت کرنے
والے تمہارے اور لے لیا ہمنے تمہارے سردار کو جو ہمارے سردار نے صرف کیا انھا صلح کو تمہاری جانون اور اہل و عیال اور مالون پر پس انکار
کیا تمنے اور اللہ تعالی نے وعدہ فرمایا ہی ہمسے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک پر اپنی امر کا کہ فتح کریگا وہ ہمارے لیے
تمہارے شہرون وغیرہ کو اور اللہ تعالی پورا کرنیوالا ہی اپنے وعدہ کا پس جب سنا اہل بعلبک نے یہ حال پھر گئے منھ انکے اور ڈر
گئے دل انکے لڑائی سے اور کہا انھون نے کہ ہلاک کیا ہمکو بطریق نے اور ہلاک کیا اسنے اپنی جان کو اور اگر مصالحہ کر لیتے ہم اہل
عرب سے قبل اسکے کہ آوے ہمپر یہ محاصرہ اور لڑائی تو بہتر تھا ہمارے واسطے اور سخت ہوئی لڑائی انپر اور واقع ہوا انمین [illegible]

بیان کیا ہے واقدی رحمہ اللہ نے جب ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جانا اس امر کو کہ آگ لڑائی کی روشن کی گئی ہے پس پکار کر کہا انھوں نے نفون نفون یعنی امان امان اہل بعلبک پر کہا بھیجا سعید بن زید کے پاس کہ جلد آؤ تم میرے پاس اس شخص کو لیکر جسکو تمنے امان دی ہے اور ہماری طرف سے بھی امان ہے اسکو اور ہم نہین ناچیز کرینگے تمھاری ذمہ داری کو اور نہ پھیرینگے تمکو کسی کلام مین اور نہین توڑینگے تمھارے عہد کو پس جب پہونچا ایلچی ابوعبیدہ بن الجراح کا سعید بن زید کے پاس چھوڑا اور متفرق کیا انھون نے اس حصار پر ایک شخص کو اپنے ساتھیون سے اور چلے وہ مع بطریق کے تا اینکہ پہونچے ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس پس جب ٹھہرا بطریق انکے سامنے اور دیکھا انکے ساتھیون کا جھاد اور اس چیز کو جو سامنے تھی شہر کے شدت انکی لڑائی سے جنبش دی اسنے اپنے سرکو اور کاٹین دانتون سے اپنے انگلیون کو پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم سے کہ سوال کر تو اس سے پس سوال کیا مترجم نے پس آیا بطریق آگے مترجم کے اور کہا اس سے کہ بہ تحقیق مین نے جانا تھا اس امر کو کہ تم بہت ہو تعداد مین اس سے کہ جتنے ہو تم اور خیال مین آتا اور معلوم ہوتا تھا ہمکو تمھاری لڑائی کے وقت اور ہنگام اٹھانے شدت کے تمھاری لڑائی مین یہ کہ تم لوگ بہ تعداد سنگریزون کے ہو کثرت مین اور ہم دیکھتے تھے سبز گھوڑون کو کہ سوار انکے ہوا سے ملے ہوئے اور اکثر لوگ سبز پوش نشان لیے ہوئے سوار ہوتے تھے پس جب آیا مین تمھارے بیچ مین نہین دیکھتا ہون مین کوئی چیز ان مین کی اور دیکھتا ہون مین تم لوگونکو اب تھوڑی تعداد مین اور نہین جانتا ہون مین کہ کیا کام کیا ان لوگون نے اور کیا ہوئے آیا انھین لوگون کو بھیجا ہے تمنے بجانب عین الجر کے یا اور کسی طرف پس سامنے آئے اسکے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا مترجم سے کہ کہو اس سے کہ سختی ہو تجھپر جو لوگ گروہ مسلمانو نکے ہین بہت دکھاتا ہے اللہ تعالیٰ ہماری تعداد کو مشرکین کی آنکھوں مین اور مدد دیتا ہے ہمکو ساتھ فرشتون کے جیسا کہ اسنے ہمارے ساتھ بدر کی لڑائی مین کیا تھا اور یہ امر احسان اور بزرگی کا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے اوپر اور اسی سے فتح کیا اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر تمھارے شہرون اور ملکون کو اور گھٹا دیا اسنے تمھارے لشکرونکو اور بھگا دیا تمھاری جماعتون کو اور مٹا دیا اسنے تمھارے بڑونکو پس ناچیز جانو تم اس چیز کو جو دی اللہ تعالیٰ نے لڑائی سے مسلمانونکو پس جب سنا بطریق نے یہ کلام جو بیان کیا مترجم نے ابوعبیدہ بن الجراح کے کہنے سے کہا اسنے کہ بہ تحقیق ہے سیر کیا تمنے اس ملک شام کو جسنے عاجز کر دیا تھا اہل فارس اور جرامقہ اور ترک کو اور نہین جانتے تھے ہم کہ ایسا کبھی ہوگا اور یہ ہمارا شہر ایسا ہے کہ نہین محصور ہوتا تھا اور نہین عاجز کرتی تھی اسکے لوگون کو لڑائی اسواسطے کہ یہ شہر مضبوط ہے کہ نہین ہے ملک شام مین مثل اسکا بنایا تھا اسکو سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے اپنے واسطے اور مقرر کیا تھا اسکو گھر اپنے رہنے کا اور رکھنے خزانہ اپنے ملک کا اور اگر نہ واقع ہوا ہوتا تجاوز کرنا ہمارا حد سے اور نکلنا تمھارے مقابلے کو اور منحرف ہونا ہمارا شہر سے نہ مصالحہ کرتے ہم تمسے اور نہ ڈرتے ہم تمھاری لڑائی سے اگر تم مقیم رہتے سو برس تک اور اب تو جو ہوا سو ہوا پس آیا ہون مین تمکو کہ مصالحہ کرو تم شہر کے واسطے تاکہ مصالحہ کر لیوین ہم تمسے اور عدالت کرو تم اپنی شرط کی اور درخواست ہے کہ یہ امر نزدیک ہے راہ راست کے ہمارے اور تمھارے واسطے ہے اور قسم ہے حق مسیح اور انجیل کی کہ اگر

جزیہ اور تم بعد اس مصالحہ کے نہ اٹھاؤ ہتھیار ہمارے مقابلے مین اور نہ لکھا پڑھی رکھو کسی بادشاہ سے اور نہ کرو بعد صلح کے کوئی نئی بات اور نہ بناؤ کوئی کنیسہ اور نہ کوئی دیر پس جب سُنا بطریق نے ان شرائط کو کہا اُسنے کہ یہ سب تمھارے واسطے ہمکو اپنے اوپر منظور ہی اور مین ایک شرط کرتا ہون تمپر اور تمھارے ساتھیون پر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ وہ شرط کیا ہی اُسنے کہا کہ وہ یہ ہی کہ نہ داخل ہوئے تم مین کا کوئی ہمارے پاس اور ٹھہرے وہ شخص جسکو تم بجاے اپنے ہمارے اوپر مقرر کروگے باہر شہر کے مع اپنے ساتھیون کے پس ہوگی اُسکے واسطے نگاہبانی اور جزیہ لینا چھوڑ دے مجکو وہ اندر شہر کے تمھاری طرف سے واسطے اصلاح اور بہتری اور نگرانی اُمور لوگون کے اور ہم باہر لا دینگے شہر سے اُس شخص کے پاس جو تمھاری طرف سے مقرر ہوگا ایک بازار کہ اُس مین ہر چیز ہمارے شہر کی ہوگی پس خرید فروخت کرینگے بازاری لوگ اُنکے ساتھ اور نہ داخل ہونگے وہ ہمارے یہان اس خوف سے کہ سخت کلامی کرین وہ ہمارے بڑون سے پس فساد ڈالین معاملے کو ہمارے اور تمھارے بیچ مین اور ہو جاوے وہ معاملہ سبب غدر اور بیوفائی اور عہد شکنی اور آغاز بُرائی کا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ہم جسوقت مصالحہ کرینگے تم سے اپنے ذمے کر لینگے تمھارے کام کو اور باز رکھینگے تم سے اور کوشش کرینگے تمھارے دشمن پر اسواسطے کہ تم ہو جاؤگے ہماری ذمہ داری مین اور رہیگا وہ شخص جسکو ہم مقرر کر جاینگے مثل درمیانی کے تمھارے بیچ مین بطریق نے کہا پس مقرر ہو شخص باہر شہر کے اور کرے وہ جو چاہے حمایت اور نگاہبانی سے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمنے منظور کیا تمھارے واسطے شرط کو اور ہمکو کوئی حاجت تمھارے قلعے مین داخل ہونے اور اقامت پس نشست ٹھہرونکی تمھارے شہر مین نہین ہی بطریق نے کہا کہ تمام ہوئی صلح اس قرارداد پر پس روانہ ہوا بطریق بجانب شہر کے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اُسکے ساتھ تھے پس جب پہونچا وہ دروازے پر برہنہ کیا اُسنے اپنے سر کو موافق دستور کے اور آہستہ کلام کیا اُسنے اپنی زبان مین پس پہچانا اُسکو شہر والون نے اور کہا اُس سے کہ کیا حال ہی تیرا اور تیرے ساتھی کہان ہین پس بیان کیا اُسنے سب قصہ اپنا اور اپنے ساتھیون کا اور آگاہ کیا اُنکو صلح سے پس آئے قوم کے لوگ اور کہا اُنھون نے کہ ہلاک ہوئین جانین اور گیا مال پس کہا اُنسے بطریق نے کہ اے قوم نہین مصالحہ کیا مین نے اُنسے مگر تمھین میرا مطلب اور ہی سواے صلح کے پس کہا اُنھون نے کہ جا تو اپنی ذات کے واسطے صلح کر اور ہم اُنسے کبھی مصالحہ نکرینگے اور نہ چھوڑینگے ہم کسی کو عرب سے اس امر کیواسطے کہ مالک ہو جائین وہ ہماری گردنون کے اور داخل ہووین ہمارے شہر مین اور ہمارا شہر غبطہ تر شہرونکا ہی ملک شام مین اور بہت ہی سب شہرون سے مال مین اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے آگاہ کیا تھا مسلمانون کو مصالحہ بطریق سے اور حکم کیا تھا اُنکو کہ باز رہین وہ لڑائی سے اور پلٹ جاوین اپنی جگہون اور خیمون مین پس جب سُنی ترجمین نے گفتگو اہل بعلبک کی اُنکے بطریق سے خبر دی اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح کو اس خیال سے پس متوجہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح بطریق کی طرف اور کہا اُس سے کہ کیا جواب دیتا ہی تو پس کہا بطریق نے کہ اے سردار تم اپنی روش اور طریق نرم پر رہو اور چھوڑ دو مجکو اور قوم کو پس قسم ہی حق مسیح کی کہ اگر نہ قبول

کرینگے وہ میری صلح کو ہرآینہ داخل کرونگا مین تمکو شہرپناہ مین بناگواہی انکے پس رکھوگے تم انمین اپنی تلوار کو اور مار ڈالوگے تم انکے لوگونکو
اور لونڈی اور غلام بناؤگے عورتونکو اور لوٹ لوگے انکے مالون کو اسواسطے کہ مین آگاہ ہون پوشیدہ امور انکے شہر سے اور جانتا
ہون اُسکی راہون کو اس امر کو کسطرح سے اُسمین داخل ہونا چاہیے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے
اور ہم شکر کرتے ہین اللہ تعالی کا ہر حال مین اور رومی دیوار شہرپناہ پر سنتے تھے کلام اپنے بطریق کا اور مترجم شرح بیان کرتا تھا
اُسکی ابوعبیدہ بن الجراح سے پس جب سُنی اُنھون نے یہ گفتگو تاریک ہوگئے چہرے انکے اور داخل ہوا خوف اُنکے دلونمین اور بدل گئین
رنگتین اُنکی پس اُسی وقت آیا اُنکے سامنے بطریق اور کہا اُنسے کہ کیا کہتے ہو تم لوگ صلح عرب کے مقدمے مین اسواسطے کہ مین
قید ہون اُنکے ہاتھونمین اور یہی حال تمہارے لوگون اور یہی انجام کا ہی ہیں اگر نہ مصالحہ کروگے تم مار ڈالینگے وہ ہم سب کو
اور بعد ہمارے پھرینگے تمھاری طرف پس کہا اُنھون نے کہ اے سردار ہم نہین طاقت رکھتے ہین سب سقدر مال دینے کی بطریق نے
کہا چہارم حصہ اُس مال کا مین دونگا یعنی پانچسو اوقیہ سونا اور ایک ہزار اوقیہ چاندی اور دوسو پچاس کپڑے ریشمی اور اُسی قدر تلوارین
پس خوش ہوے دل رومیونکے اس بات سے اور کہا اُنھون نے بطریق سے کہ کھولے دیتے ہین ہم دروازے کو صرف تیرے
واسطے اور نہ داخل ہووے تیرے ساتھ کوئی شخص عرب کا جبتک کہ اصلاح کرین ہم اپنے شہر کی اور اُٹھا لیوین ہم اسباب اپنا
اور چھپا دیوین اپنی عورتونکو اور مطمئن ہوجاوین انکے اور ہمارے دل پس کہا بطریق نے کہ مین نے اسی بات پر اُنسے مصالحہ کیا ہے کہ
کوئی شخص اُنمین کا شہر مین داخل نہوگا اور جسکو وہ تمہارے اوپر مقرر کرینگے وہ شخص مع اپنے ہمراہیونکے باہر شہر کے رہیگا اور تم مقرر کروگے
بھیجدوگے ایک بازار اُنکے پاس کہ خرید و فروخت کرینگے وہ اُس سے پس خوش ہوئی قوم اس بات سے اور کھولدیا اُنھون
نے دروازے کو پس داخل ہوا بطریق اُنکے پاس اور بھیجا ابوعبیدہ بن الجراح نے سعید بن زید کو بجانب حصار واقع پہاڑ کے
تا اینکہ چھوڑ دیا سعید بن زید نے اُن لوگونکو جو اُسمین محصور تھے اور لائے اُنکو ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس پس لے لیے ابوعبیدہ
بن الجراح نے ہتھیار اُنکے اور رکھا لوگونکو اپنے پاس بطریق ہین کے اسواسطے کہ خوف کیا اُنھون نے اس امر کا کہ اگر چھوڑ دین اُنکو
اور جاوین وہ اپنے شہر مین تو غدر اور بیوفائی کرینگے مسلمانونکے ساتھ اور رہتے وہ لوگ ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس لشکر مین اور
نہین کوئی برائی کیجاتی تھی اُنکے ساتھ اور بطریق جمع کرتا تھا مال کو سہیل رض بن صباح نے بیان کیا ہے کہ آیا بطریق مع مال بارہ
دنکے بعد اور لائے وہ مسلمانونکے لشکر مین غلہ اور چارہ پس جب پورا ہوگیا مال اور کپڑے اور ہتھیار سپرد کیا اُسکو بطریق نے ابوعبیدہ
بن الجراح کے اور چھوڑ دیا اپنے لوگونکو اور کہا ابوعبیدہ بن الجراح سے کہ لاؤ تم اُس شخص کو جسکو تم ہمپر مقرر کروگے تاکہ شرط کرلوین
اُس سے تمہارے سامنے اس امر کی کہ نہ جور و ظلم کرے وہ ہمپر اور نہ مطالبہ کرے ہمسے اُن امور کا جنکے ہم متحمل نہوسکین ورنہ داخل
ہو وہ ہمارے شہر مین پس بلایا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ایک مرد کو بہترین قریش سے جسکا نام رافع بن عبد اللہ سہمی تھا
پس کہا اُنسے کہ مین مقرر کرتا ہون تمکو اس شہر پر متعین کرتا ہون تمہارے ساتھ پانچسو سوار تمھاری برادری اور گروہ سے اور چارسو اور
مسلمانون سے اور مین حکم کرتا ہون تمکو مطابق حکم اللہ تعالی کے پرہیزگاری کا پس ڈرو اور پرہیز کرو تم اللہ سے اسقدر جو ڈرنے کا

حق ہو اور ہو تم حاکمان عدالت کنندہ سے اور احتیاط رکھو ظلم سے اس حالت مین اٹھائے جاؤ گے تم ساتھ ظالمین کے اور جان لو تم کہ
امر کو کہ اللہ تعالی سوال کریگا تمسے ان لوگونکی نسبت اور مطالبہ کریگا تمسے اس کام پر جو خلاف حق کروگے اور جان لو تم اس بات کو
کہ مین نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ارشاد فرماتے تھے ان اللہ تعالی اوحی الی داؤد یا داؤد قل للظلمۃ لا یذکرونی فانی
ذکرنی ذکرتہ والظالم اذا ذکرنی لعنتہ پس قائم اور مقرر کرو تم گاؤں اطراف شہرون مین اور نہ لاحق ہو تمکو غرور اسواسطے کہ تم اپنے
دشمنو نکے بیچ مین ہو اور اللہ تعالی انکی کمین گاہ مین ہے اور نہین جانا مین نے تمکو مگر ہوشیار اور بیدار رہو اور اختیار رکھو سواحل دریا سے
اور تاخت تاراج کرو اور رہو وے تاخت تمہاری جمعیت ایک سو یا دو سو یا کچھ کم تمہارے ساتھیوں سے اور نہ جگہ دو تم کسیکو شہروالون
سے اس امر کی کہ شریک ہو اور ملے وہ تمہارے ساتھیون مین کسی تاخت مین تاکہ نہ طمع کرے دشمن تمہارا بسبب نزدیکی کے تمہاری طرف اور
انصاف کرو اس شخص کے ساتھ جو انکی جماعت سے جو اعانت چاہے تمسے اور اصلاح کرو انکے آپس کے مقدمات کی اور حکم کرو ان کو
عدالت کا اور رہو تم قوم مین مثل ایک کے معاملات مین اور حکم کرو اپنے ساتھیونکو اس امر کا کہ باز رکھین وہ اپنے ہاتھونکو زیادتی
سے اور ڈرتے رہو ظلم اور فساد سے واسطے رعیت کے اور اللہ تعالی میرا قائم مقام ہے تمپر اور سلامتی ہو تمپر پھر ارادہ کیا تھا ابو عبیدہ
بن الجراح نے کوچ کا کہ اسی وقت آیا حاکم عین الجبرہ کا پس مصالحہ کیا نصف اس مقدار پر جسپر اہل بعلبک نے مصالحہ کیا تھا اور حاکم مقرر
کیا اسپر سالم بن ذویب السلمی کو اور وہ ماموں عباس ابن مرداس کے تھے اور وصیت کی انکو جیسے کہ وصیت کی تھی رافع بن عبداللہ کو
اور کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بطلب حمص کے پس جب پہنچے وہ درمیان راس اور فنیکلم کے ملاقات کی انسے حاکم جوسیہ
نے انکے ساتھ بہت ہدایا اور تحفے تھے پس قبول کیا انکو اس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے اور راضی ہو صلح کی اسکے ساتھ اور روانہ ہوئے
تا اینکہ پہونچے وہ حمص مین حسان بن نعیم نے بیان کیا ہے کہ تھا مین ان لوگون مین جو رافع بن عبداللہ کے ساتھ تھے اور حال یہ تھا
کہ ہمنے نصب کیے تھے خیمے سیئے ہوئے بالونکے اور مضبوط کیا تھا انکو میخون سے اور اقامت کی تھی باہر بعلبک کے نہیں داخل ہوتا
تھا اسمین کوئی ہم مین کا مگر وقت ضرورت خرید کھانے اور غلہ جو کے اور باینہمہ ہم تاخت تاراج کرتے تھے سواحل روم کو اور جا پڑتے
تھے ان دیہات پر جو ہماری صلح مین نہ تھے اور ہمارے سردار ایک سو آدمیون پر ایک نشان بناتے تھے اور روانہ کرتے تھے ہمکو پس
جب ہم پلٹ آتے تھے اسی طرح اور دوسرونکو بھیجتے تھے اور ہمارے آپسمین سریہ کی باری مقرر کردی تھی پس جب ہم جاتے تھے کبھی سریہ مین
بھیجے تھے ہم مال غنیمت کو بعلبک مین بآسانی حاصل کی اہل بعلبک نے ہمارے ساتھ اور خوش ہوے وہ ہماری خرید و فروخت سے
اور دیکھا انھون نے ہمکو ایسی قوم کہ نہ تھا ہم مین جھوٹ اور نہ خیانت اور نہیں چاہتے تھے ہم ظلم کسی پر اور استعمال کرتے تھے صدق و راستی کو پس مانوس
ہوگئے وہ لوگ ہم سے سبب سے اور خوش ہوے دل انکے اور فائدہ حاصل کیا انھون نے تھوڑی مدت مین ساتھ بڑے مال کے پس جب دیکھا انکے بطارق نے اس چیز کو
حاصل ہوئی انکو ہمسے اپنی تجارت مین یکجا کیا انسے انکو ایک کنیسا قدیم شہر مین اور کہا انسے کہا ہے گروہ حرون اور بازاریونکے تحقیق تم نے
جانا ہے اس امر کو جو مین نے کوشش کی تمہارے کاموں مین اور رغبت اور خواہش کی مین نے سلامتی تمہاری جانون اور نگاہ رکھنے اور بچانے
اہل و اولاد اور حفاظت تمہارے شہر کی اور جانتے ہو تم لوگ اس چیز کو جو گیا میرے مال سے اور مین ایک مرد ہون مثل تمہارے کہ لیلیئے گئے مال

اور ہتھیار بیرے اور مارے گئے اکثر غلام اور ساتھی اور بیگانے میرے اور تھوڑے لوگ پہونچے ہو ساتھ اس گروہ کے معاملہ تجارت مین اور مین نے کیئے
ادا کیا ہی چہارم اس مال کا جو واجب ہوا تھا شہر پر اُنھون نے کہا کہ تو سچا ہی اپنے قول مین پس اب تو کیا کیا چاہتا ہی اُسنے کہا کہ ای قوم تمہارا بیشتر حصہ تمکے
اگر سردار تمہارا اور اب مین مثل ایک مردہ کے ہون تم مین سے اور مین چاہتا ہون کہ پھیر دو تم مجھکو کسی قدر اُس چیز کا جو دیا ہی مین نے مال سے
عرب کو پس کہا اُنھون نے کہ ای بطریق ہم کہان سے لاوین تیرے واسطے اُسنے کہا کہ مین یہ تکلیف تمکو نہین دیتا ہون کہ اپنے مال سے
نکالکر مجھکو دو مگر یہ کہ مقرر کرو تم اس خرید و فروخت مین میرے واسطے دسوان حصہ اس چیز سے جو لیتے ہو تم اور دیتے ہو ان عرب کو اسواسطے کہ
وہ قید کرتے ہین اور لوٹتے ہین روم کو اور لاتے ہین مال کو تمہارے پاس پس بہت گھبرائے وہ لوگ اس گفتگو سے اور دشوار گذرا اُنپر یہ
امر پس آئے بعض اُنکے بعض کے پاس اور کہا کہ جو کچھ ہمارے پاس ہی ہمارے سردار کا ہی اور تحقیق کوشش کی تھی اُسنے ہمارے کام مین اور حمایت کی
ہماری اپنی ذات سے پس قبول کیا اُنھون نے اور مقرر کیا اُسکے واسطے اپنے اوپر دسوان حصہ پس مقرر ہوا اُسکی طرف سے ایک شخص عُشر لینے والا کہ
لیتا تھا اُنسے دسوان حصہ اور یکجا کرتا اور لیجاتا تھا وہ بطریق کے پاس پس مقرر رہا وہ شخص اس کام پر چالیس دن جب یکجا ہو پس اُسنے جو جمع کیا
جو جمع ہوا اُسکے پاس دسوین حصے سے ایک بڑا مال کہا اُسنے کہ یہ شہر بڑا مالدار اور یہانکی سوداگری مین نفع ہی کہ نہین دیکھا ہی اہل بعلبک
نے کسی شہر کو مثل اُسکے پس یکجا کیا انکو دوبارہ کنیسہ مین اور کہا کہ ای قوم تم جانتے ہو جو خرچ کیا مین نے مال سے تمہاری صلح پر اور یہ جو
تم مجھکو دیتے ہو وہ میرے تئین کافی نہین ہوتا ہی پس اگر تم چاہتے ہو کہ پھیر دو مجھکو مال میرا اور کرو مجھکو مثل ایک اپنے پس مقرر کرو تم میرے لیے چہارم
حصہ تاکہ جلد رجوع کرے میری طرف مال میرا پس انکار کی قوم نے اور شور و فریاد کی اُنھون نے اور سُنی گئی آوازین انکی باہر شہر کے پس جب سُنی
مسلمانون نے فریاد اُنکی بے صبری کی اُنھون نے اس امر سے اور وہ لوگ نہین جانتے تھے اس قصے کو پس یکجا ہوے وہ سب اپنے سردار
رافع بن عبداللہ کے پاس اور کہا کہ ای سردار ہم سُنتے ہین آواز چلانے اس قوم کی اُنھون نے کہا کہ مین بھی سُنتا ہون جیسا کہ تمنے سُنا ہی
نہین قریب ہی یہ کہ مین کچھ اُنکے ساتھ کرون نہین حلال ہی ہمکو اُنکے پاس جانا اور اسی قرارداد پر ہمارے اور اُنکے اجرا کار رہا ہی اور ہم زیادہ مستحق ہین
بقاے عہد اللہ کے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی ومن اوفی بما عاھد علیہ اللہ الی آخر الآیہ پس اگر آوینگے وہ لوگ ہمارے پاس اور آگاہ کرینگے ہمکو اپنے
معاملے سے تو اصلاح کر دیوینگے ہم اُنکے بیچ مین اور فکر اور نظر کرینگے ہم اُنکے کام مین پس نہین تمام کیا تھا رافع بن عبداللہ نے اپنے کلام کو تا اینکہ دوڑکر
آئے اُنکے پاس شہر کے لوگ پس جب کھڑے ہوے وہ اُنکے سامنے کہا اُنھون نے کہ ہم دادخواہ ہین اللہ سے اور تمسے بیان کیا سب قصہ اپنا اور جو کچھ کیا تھا
بطریق نے اُنکے ساتھ اور جو قبول کیا تھا اُنھون نے اُسکے واسطے پہلی مرتبہ اور طمع کرنا اُسکا اُنمین رافع بن عبداللہ نے کہا کہ نہ جھگڑو اور قدرت دینگے
ہم اُسکو اس امر کی اُنھون نے کہا کہ ہمنے مار ڈالا ہی اُسکو پس دشوار گذرا یہ امر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور رافع بن عبداللہ نے کہا کہ کیا چاہتے
ہو تم ہمسے اُنھون نے کہا کہ داخل ہو تم ہمارے شہر مین اسواسطے کہ ہمنے چھوڑ دی ہی تمہارے داخل ہونیکی راہ شہر مین رافع بن عبداللہ نے کہا کہ مین قدرت
داخل ہونیکی نہین رکھتا ہون مگر بحکم و اجازت سردار ابو عبیدہ بن الجراح پس اگر اجازت دینگے وہ داخل ہونگا مین والا نہ جدا ہونگا مین اور میرے ساتھی
اپنی جگہ سے پھر لکھا اُنھون نے سب حال ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس جواب مین لکھا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ داخل ہو تم شہر مین جسطرح
سے کہ اجازت دی ہی تمکو اُنھون نے پس داخل ہوے رافع بن عبداللہ شہر مین اور لیگئے وہ اپنے ساتھ اسباب اور جو کچھ باہر شہر کے تھا **واقدی**

رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویوں کے بیان کیا ہی کہ جب فتح کیا اللہ تعالی نے بعلبک کو مسلمانوں کے ہاتھ پر چھوڑا ابو عبیدہ بن الجراح
نے بعلبک میں رافع بن عبد اللہ کو متوجہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح بجانب حمص کے پس جب نزدیک جوسیہ کے پہونچے ملاقی ہوا ان
سے حاکم جوسیہ کا ساتھ ہدیہ اپنا اور گھوڑے اور ہتھیاروں کے اور تجدید کی اُسنے صلح کی ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح کے اور ٹھہرے وہ وہاں ایک
دن اور روانہ ہوئے طرف حمص کے پس جب قریب ایک جگہ کے پہونچے جسکو زراعہ کہتے ہیں روانہ کیا اُنھوں نے پیشتر اپنے میسرہ کو اور
ساتھ کیے اُنکے پانچہزار سوار پس روانہ ہوا میسرہ تا اینکہ پہونچے وہ حمص میں پس نکلے اور آگے خالد بن الولید اُنکی ملاقات کو اور سلام کیا انپر
اور سلام کو تیز دوڑتے گئے تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے بعد میسرہ کے ضرار بن الازور کو ساتھ پانچہزار سوار کے اور بعد ضرار کے بھیجا تھا عمرو بن معدیکرب
کو ساتھ پانچہزار سوار کے پھر دن ایک سردار کو اور روانہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح بعد اُنکے ساتھ باقی لشکر کے پس جب پہونچے قریب حمص کے
پہونچا یہ دعا مانگی اللھم عجل علینا فتحھا واخذل من فیھا من المشرکین اور استقبال کیا اُنکا مسلمانوں نے اور سلام کیا اُنپر اور اترے
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نہر پر پس جب ٹھہرے اور قیام کیا لکھا اُنھوں نے ایک خط بنام اہل حمص اور اُسکے بطریق ہربیس کے ان
الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی عبیدۃ بن الجراح النھری عامل امیر المومنین عمر بن الخطاب علی الشام وقائد جیوش
اما بعد فان اللہ سبحانہ وتعالی قد فتح کثیرا من بلادکم علی ایدینا ولا یغرنکم عظم مدینتکم ولتشییدبنیانکم وکثرۃ زادکم وھل اجسامکم فما
مدینتکم عندنا الا کما لو القربان الا کبیرمہ انضیاف علی حجارۃ فی وسط عسکرنا والقینا اللحم فیھا وجمیع العسکر ینتفع الا کل منھا
وقد داروا بھا ینتظرون نضجھا وھذا یاتی بعود وھذا یاتی بجزرۃ وھذا یاتی بنار فما اسرع نضاجھا وکل ما فیھا وانا ادعوکم الی
دین ارتضاہ لنا ربنا وشریعۃ جاء بھا نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فسمعنا واطعنا فان اجبتم کان لکم ما لنا وعلیکم ما علینا
وارتحلنا عنکم وخلفنا فیکم رجالا یعلمونکم امر دیننا وما فرض اللہ علینا کما فعلنا بکم اول مرۃ وان ابیتم الا سلام اقررناکم
علی اداء الجزیۃ وان ابیتم الجزیۃ فھلموا الی حربنا حتی یحکم اللہ بیننا وھو خیر الحاکمین پھر لپیٹا خط کو اور سپرد کیا ایک شخص معاہدی کو
جو زبان عربی اور رومی یاد رکھتا تھا اور کہا اُس سے کہ جا تو یہ خط لیکر اہل حمص کے پاس اور لا تو میرے لیے جواب اُسکا پس لیا اُسنے خط کو اور
روانہ ہوا تا اینکہ پہونچا وہ نزدیک شہر پناہ کے پس ارادہ کیا اہل حمص نے اسپر تیروں کو چلانیکا پس کہا اُسنے کہ اے قوم ٹھہرو اور روکو اپنے ہاتھوں کو
کہ میں ایک شخص نہیں ہے جو اور میرے پاس ایک خط ہی اہل عرب کا پس لٹکائی اُنھوں نے اُسکے واسطے ایک رسی اور باندھی اُسکی کمر
میں اور چڑھایا اور کھینچ لیا اُسکو اپنی طرف اور لیگئے اپنے سردار کے پاس پس ٹھہرا وہ اُسکے سامنے اور سجدہ کیا اُسکے لیے اور دیا
خط پس کہا اس سے بطریق نے کہ پھر گیا تو اپنے دین سے اس قوم کے دین کی طرف اُسنے کہا کہ ایسا نہیں ہی ولیکن میں اور میری
اولاد اُنکی ذمہ داری اور رعیت میں ہیں اور نہیں دیکھی میں نے قوم سے مگر نیکی اور بہتر یہ ہی کہ نہ لڑو تم اُنسے اسواسطے کہ قوم بڑی سخت
اور شدید ہیں لڑائی میں نہیں ڈرتے ہیں موت اور آواز سخت سے اور جنگل مارا ہی اُنھوں نے اپنے دین اور اس خبر میں جو اُنکے

بھی نے کہا انکے واسطے پس مرجانا اُنکے نزدیک بہتر ہی زندگی سے اور تحقیق قسم کھائی ہی قوم نے اپنے دین کی اس بات پر کہ نہ جدا ہونگے
وہ تمھارے شہر سے مگر اس حال مین کہ سپرد کرادوگے تم انکو شہر یا فتح کریگا اللہ تعالی اسکو اُنکے ہاتھ پر اور قسم ہی حق مسیح اور اپنے دین کی
تجکو کہ تم محبوب اور دوست تر ہو اس قوم سے اور مین چاہتا ہون تمھاری مدد کو سوائے اُنکے اور مین ڈرتا ہون تمھارے واسطے اُنکی
شدت لڑائی اور دبدبے سے پس آشتی اور صلح کرو تم تاکہ سلامت اور محفوظ رہو اور نہ مخالفت کرو تم کہ ندامت اور پشیمانی اُٹھاؤ پس
جب سُنا یوس نے قول اُسکا ظاہر ہوا خشم اور غصہ اُسکے چہرے مین اور بڑبڑانے لگا اور کہا قسم ہی اپنے دین کی کہ اگر ہوتا تو ایلچی تو حکم دیتا
مین تیری زبان کے کاٹ ڈالنے کا بسبب تیری جرات کے ایسی بات کہنے سے میرے فرش پر اور دیا اُسنے خط اُس شخص کو جو اچھی طرح سے
پڑھتا تھا عرب کے لکھے ہوئے کو اور حکم دیا اُسنے اُسکو خط کے پڑھنے کا پس جواب لکھا اور ابتدا یہ کلمہ کفر کیا اور اُسکے بعد یہ لکھا
اما بعد یا معاشر العرب فانه قد وصل الینا کتابکم وعلمنا ما فیه من التهدید و لا بد للناس للحرب والقتال والسلام
اور لپیٹا اور دیا خط معاہدی کو اور حکم کیا اسکو اُتار دینے کا ساتھ رسی کے پس جب آیا وہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور
دیا انکو خط پس توڑا اور کھولا اور پڑھا اور پڑھکر سُنایا مسلمانونکو پس مائل ہوئے وہ لڑائی پر اور تقسیم کیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے لشکر مسلمانونکو چار گروہ پر اس طریقے سے کہ بھیجا اُنھون نے ایک ٹکڑے کو ساتھ مسیب بن نجبۃ الفزاری کے پس اُترے
وہ باب جبل پر اور بھیجا اُنھون نے دوسرے ٹکڑے کو ساتھ شرجبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بھیجا ایک
ٹکڑے کو ساتھ مرقال ہاشم بن عتبہ کے اور ایک ٹکڑے کو ساتھ یزید بن ابی سفیان کے اور ٹھہرے ابوعبیدہ بن الجراح اور خالد بن
الولید باب رستن پر راوی نے بیان کیا ہی کہ حملہ کیا اور روانہ ہوئے مسلمان اُنکی طرف اور تمام دن وہ لڑتے رہے پس
جب دوسرا دن ہوا بھیجا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے سب غلامونکو جو لشکر مین تھے اور حکم کیا اُنکو جانے کا بجانب شہر پناہ
پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ نہ کافی ہونگے ہمکو یہ کام اُنکے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ ای سردار تم ہی
روش نرم پر رہو اور نہ مخالفت کرو تم میری اس کام مین جو کیا ہی مین نے تاکہ جانین رومی اس بات کو کہ نہین ہی انکے واسطے ہمارے
نزدیک کوئی قدر اور مرتبہ اور نہین لڑتے ہین ہم اُنسے بذات خود ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا اگر یہ تمکو منظور اور پسند ہی
اور تھے وہ غلام قریب چار ہزار کے راوی نے بیان کیا ہی کہ مطلع ہوا اور دیکھا حصار کے اوپر سے غلامونکو پس ملعون نے اور تحقیق
گرد تھے اُسکے بڑے بڑے بطارقہ اور صلبان باندھی تھین اُنھون نے اپنے سرونپر اور رکھا اُنھون نے کہ نہین جانا تھا ہمنے عرب کو اس
صفت سے اور اسوقت تو وہ سب کے سب سیاہ رنگ ہین پس کہا بعض نے انہین سے جسنے دیکھا تھا انکو اعتقاد دین ہین کہ یہ لوگ گروہ عرب
کے نہین ہین بلکہ اُنکے غلام ہین اور یہ بات مکر و فریب سے ہی مطلب اُسکا یہ ہی کہ نہین ہی ہمارے واسطے اُنکے نزدیک کوئی قدر اور مرتبہ کہ نہین
لڑتے ہین وہ خود ہمسے راوی نے بیان کیا ہی کہ غلام لڑتے رہے تمام اُس روز آغاز رات تک اور بھیجا یوس نے ایک ایلچی کو مع خط کے پاس
ابوعبیدہ بن الجراح کے پس آیا وہ ایلچی بطرف مسلمانون کے اور دیکھا اُسکو مسلمانون نے اور لیگئے اُسکو ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس
پس پوچھا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُس سے کہ تو کون ہی اُسنے کہا کہ مین ایلچی ہون حاکم کیطرف سے اور چاہتا ہون جواب اس خط کا پس لیا ابوعبیدہ بن الجراح نے

اور پڑھا خط اور تھین یہ لکھا تھا اما بعد یا معاشر العرب فانتم تبین عندنا ضعفاکم وسفہ رایکم اذ وجہتم الینا العبید للقتال ونحن صبیحۃ لیلۃ اللیلۃ نخرج الیکم واللہ ینصر من یشاء پس جب پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس خط کو مشورہ کیا انھون نے اس باب مین مسلمانون سے پس کہا انھون نے کہ ہماری راے یہ ہی کہ لکھین ہم اس قوم کو اور درخواست کرین ہم انسے اس امر کو کہ دیوین ہمکو وہ بہت غلہ کھانے کو اور ضمانت کرین ہم انسے اس امر کی کہ کوچ کر جاوینگے ہم انکے یہان سے تا اینکہ فتح کرے اللہ تعالی ہمپر سواے اس شہر کے پھر رجوع کرینگے اور پھر بینگے ہم انکی طرف اور صرف ہوچکا ہوگا غلہ انکے کھانیکا اور متفرق ہوگئے ہونگے وہ سب اپنی جگھون مین پس تاخت تاراج کر ڈالینگے ہم انکو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تمھاری راے بہتر اور مضبوط ہی پس اگر چاہا اللہ غالب و بزرگ نے تو مین قریب تر ایسا ہی کرونگا جو تمنے بیان کیا ہی پس طلب کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دوات اور کاغذ کو اور لکھا انھون نے جواب خط اہل حمص ان الفاظ اور عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد فانی قرأت کتابکم ورایت ان قولکم صلاحا ولسنا ممن یرید البغی علی احد من عباد اللہ عز وجل فان اردتم ان نرحل عنکم فابعثوا الینا میرۃ نحمتہ ایاہ فالطریق قد امنا منا الیوم واذا فتح اللہ علینا رجعنا الیکم فان فعلتم ذلک کان صلاحا لکم والسلام اور لپیٹا خط کو اور مہر کی اسپر اور دیا ایلچی کو پس جب پڑھا رئیس نے خط کو بہت خوش ہوا اور بھیجا کیا اسنے رئیسونکو اور کہا انسے کہ تحقیق عرب تمسے غلہ طلب کرتے ہین تا کہ کوچ کر جاوین وہ تمھارے یہانسے اسواسطے کہ مثل عرب کی مثل جانور درندہ کے ہی کہ جسوقت پاویگا وہ شکار تو نہ تجاوز کریگا اس سے دوسرے کی طرف **راوی نے بیان** کیا ہی کہ بھیجا رئیس نے قسون کو اور کھولدیا انکے واسطے دروازہ شہر کا پس آئے وہ لوگ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور لیا انھون نے عہد کوچ کر جانیکا اور پوری ہوئی صلح اس قرار داد پر پھر کہا انسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای اہل حمص تمنے قبول کیا جو لائے تم ہمارے واسطے خوشی سے پس اگر تم غلے اور دانے چارے کو ہمارے ہاتھ بیچنا مناسب جانو پس کرو تم اس کام کو انھون نے کہا ہان ہمکو منظور ہی پس مول لیا مسلمانون نے وہ چیزین جسکے وہ حاجت مند تھے اور کوچ کیا انکے یہانسے اور اہل حمص خوشی تھے عرب کے غلہ لینے اور کوچ کر جانے سے **راوی نے بیان** کیا ہی کہ کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون نے حمص سے تا اینکہ آئے وہ رستن مین اور دیکھا اسکو کہ مضبوط اور بانی اسمین کثیر اور بھرا ہوا لوگون سے ہی پس بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے انکے پاس ایلچی کو واسطے گفتگوے صلح کے پس انکار کی اور کہا انھون نے کہ ہم صلح نکرینگے تا اینکہ دیکھین ہم اس امر کو کہ تمھارا معاملہ ہرقل بادشاہ کے ساتھ کیا ہوتا ہی اور بعد اسکے جو اللہ چاہیگا وہ ہوگا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ہم جاتے ہین بادشاہ کے شہرونکی طرف اور ہمارے ساتھ اسباب ہی کہ بوجھ ہوگیا ہی ہمکو اور ہم خواہش رکھتے ہین اس امر کی سپرد کرین اور چھوڑ دیوین ہم اسکو تمھارے شہر مین تا وقت اپنے پھر آنیکے پس لائے اہل رستن ایلچی کو اپنے بطریق کے پاس جسکا نام **نقیطا** تھا اور آگاہ کیا اسکو اس حال سے اسنے کہا کہ ہمیشہ سے دستور ہی بادشاہونکا کہ امانت سپرد کرتے ہین بعض انکے بعض کے پاس اور یہ امر مضر نہین کرتا ہی پس کہلا بھیجا اسنے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس کہ جو حاجت اور کام تمھارا ہوگا ہم اسکو جلد انجام دینگے **واقدی** رحمہ اللہ نے ثابت بن علقمہ سے **روایت** کی ہی کہا کہ ثابت بن علقمہ نے کہ تھا مین حمص مین ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس جب کوچ کیا تھا انھون نے اور اترے تھے رستن مین اور بلایا انھون نے اہل راے اور مشورہ کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کہا انسے کہ جانو تم اس امر کو یہ شہر بڑا مضبوط ہی اور

پہونچی خبر فتح رستن کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو سجدہ کیا اُنھون نے واسطے ادائے شکر اللہ تعالی کے اور روانہ کیا ایکہزار
مرد کو اور وصیت کی اُنکو واسطے حفاظت رستن کے اور سردار مقرر کیا اُنپر بلال بن عامر الیشکری کو پس جب ٹھہرے اور مقام کیا
ان لوگون نے رستن مین آملے خالد بن الولید اور عبد اللہ بن جعفر اور ساتھی اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح کے لشکر مین اور متوجہ ہوے وہ
سب بجانب حماۃ کے پس جب پہونچے اور اُترے وہان صبح کے وقت اور داخل تھے وہان حماۃ کے لوگ مسلمانونکی صلح مین جیسا کہ بیان
کر چکے ہین ہم اور اسی طرح اہل شیزر بھی مسلمانونکی صلح مین داخل تھے مگر یہ کہ بطریق اُنکا مر گیا تھا اور بھیجا تھا اُسکی طرف ہرقل طاغی نے
ایک بطریق ظالم کو جسکا نام نکس تھا پس توڑ دیا اُسنے صلح کو اور چکھایا اہل شیزر کو ذائقہ نقصان کا اور جب یہ خبر ابو عبیدہ بن الجراح
کو پہونچی بھیجا اُنھون نے ایک گروہ مسلمانان اسپ سوار کو بیشتر اپنے بجانب شیزر کے پس تاخت و تاراج کیا گروہ نے اُنکے ملک کو اور واقع
ہوا شور و غل اور سُنا نکس بطریق نے شور اور فریاد قوم کو پس آیا وہ اہل شیزر کے پاس اپنے قلعہ سے اور کہا کہ ای اہل شیزر جانو تم اس
امر کو کہ بادشاہ رحیم نے حاکم مقرر کیا مجھکو تمپر واسطے حفاظت تمھارے شہر کے پھر کھولدیا اُسنے خزانہ ہتھیارونکا اور تقسیم کیا اُنکو اور حکم کیا اُنکو
لڑنے کا پس تھی قوم اسی حال مین کہ پہونچے خالد بن الولید مع اپنے ساتھیونکے اور ڈرایا اُنکو اس لشکر نے اور حیران ہو گئین عقلین اُنکی پس
لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط بنام اہل شیزر کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد یا اهل شیزر فان حصنکم لیس هو
بامنع من حصن بعلبک و لا من الرستن و لا رجالکم باشجع من رجالهم فاذا قرأتم کتابی هذا فادخلوا فی طاعتی و الا فانا نقاتلکم
دیا اُنکو ذالک علیکم اور لپیٹا اور دیا خط ایک شخص کو معاہدین سے پس جب پہونچا خط اہل شیزر کے پاس دیا اُنھون نے اُس خط کو اپنے بطریق نکس کو
پس اُسنے کہا کیا رائے ہے تمھاری ای اہل شیزر پس کہا اُنھون نے کہ سچے ہین عرب اسواسطے کہ نہین ہین ہماری شہر پناہ اُنلوگونکی شہر پناہون سے
زیادہ مضبوط جسکو لے لیا ہے مسلمانون نے پس کیونکر شیزر اُنکو باز رکھیگا پس بُرا اور سخت کہا نکس نے اُنکو اور لعنت کی اُنپر اور حکم کیا اپنے غلامونکو
اُنکے مارنیکا اور نکلے وہ اُنکو پس توڑ دیا اُنکو مسلمانون نے اور داخل ہوے شہر مین اور واقع ہوئی لڑائی پس خوش ہوے مسلمان اس حال سے
پھر منادی کردائی ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون مین اس امر کی کہ فتح کیا اللہ تعالی نے اس شہر کو تمپر ساتھ آسانی کے اور بہ تحقیق
نکل گئے ہین اہل حمص اب تمھارے ذمہ داری سے پس اب پھر چلو تم میرے ساتھ اُنکی طرف پس سوار ہوے عرب اپنے گھوڑون پر اور
ارادہ کیا تھا اُنھون نے روانگی کا کہ دفعتہً ظاہر ہوا اُنکو ایک بڑا غبار جو آتا تھا اُنکی طرف انطاکیہ کی راہ سے پس جلدی کی ایک گروہ نے
طرف اُسکے اور تھا وہ ایک بڑا فسل اور اُسکے ساتھ ایک سو بردون تھے اور اُنکو ایک سو گبر گھیرے ہوے ہین اور وہ نہین جانتا تھا مسلمانونکے
اُترنے کا حال شہر مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ دوڑا اُنکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور تکبیر کہی مسلمانون نے اور پکڑ لیا
بردون کو اور قید کر لیا فسل اور گبرونکو اور لیکر چلے یہ سب بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے اور پایا اُنکو نہر معلون پر استفسار حال کیا فسل سے
بیان کیا اُسنے جو کچھ جانتا تھا اپنے بادشاہ کا حال اور یہ کہ سب روم اور روسیہ اور صیقالیہ اور افرنج اور ارمن نے کمک کی ہے بادشاہ کی
اور وہ سب ارادہ رکھتے ہین تمھارے اوپر کا پس بڑا دکھائی دیا یہ امر ابو عبیدہ بن الجراح کو اور دعوت کیا اُنھون نے فسل پر اسلام کو پس کہا اُسنے
ترجمان سے کہ کہو اپنے سردار سے کہ شب کو دیکھا تھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین اور اسلام قبول کیا مین نے اُنکے ہاتھ پر اور

کٹنے ہوے اور دوڑے رومی بڑبڑاتے ہوے اپنی لغت مین بسبب ظاہر ہونے قتل کے انمین اور پھیرے وشل بکھیونکے اور گھیر لیا مسلمانونکو
اور پیٹھ گئے گہر لوگ زانونکے بل اور چھپے وہ ڈھالونکے ساتھ اور خالی کیے تیر اندازی سے ترکش کو پس جب دیکھا خالد بن الولید نے
یہ حال نکلے ساتھ نشان کے اور وہ حمص کی لڑائی مین بموجب حکم ابو عبیدہ بن الجراح کے صاحب نشان تھے اور پکارتے تھے اپنے
ساتھیون سے کہ شدت کرو تم برکت دیوے اللہ تعالی تم مین اسواسطے کہ یہ معاملہ قسم ہی خدا کی کہ غنیمت ہی دین اور دنیا مین
پس اسی حال مین کہ وہ برانگیختہ کرتے تھے مسلمانونکو لڑائی پر دفعتہً سامنے آیا ایک بڑا رئیس رومی اور وہ زرہ مضبوط اور بازو رکھنے
والی پہنے اور جوش خروش مین مثل شیر کے تھا پس حملہ کیا اُسنے خالد بن الولید پر پس خالی دیا خالد بن الولید نے اُسکے حملے کو اور
آئے اُسپر ساتھ اپنی تلوار کے تا اینکہ جسوقت قصد کیا لگانے اور مارنے تلوار کا کہ اُسکے سر پر آکر علیحدہ گری تلوار اُنکے ہاتھ سے اور
باقی رہا قبضہ تلوار کا خالد بن الولید کے ہاتھ مین پس اُسیکی گہر گئے اُنمین اور حملہ کیا اُنپر پس دوڑ آئے خالد بن الولید اُسپر اور جھپٹ
گئے اُسکو اور لے لیا ایک نے دوسرے کو اپنے گھوڑے کی زین پر اور ملایا خالد بن الولید نے کہ اُسکو اپنے جسم سے اور گود مین لیا اُسکو
درمیان اپنے دونون ہاتھونکے پس پیس ڈالین اُنھون نے پسلیان اُسکی اور ڈالدیا اُسکو مار کر اور لیلی خالد بن الولید نے تلوار
اُسکی پس جنبش دی اُسکو اپنے ہاتھ مین پس اُڑین اس سے چنگاریان مشابہ آگ کے اور رکھ لیا اُسکے سر کو بیچ زین پر اور پکارا
بنی مخزوم کو اور برانگیختہ کیا اُنکو لڑائی پر پس حملہ کیا اُنھون نے اور دوڑ آئے وہ رومیون مین اور خالد بن الولید شمشیر زنی کرتے
تھے دائین اور بائین اور پکارکر کہتے تھے کہ مین خالد بن الولید ہون اور لڑتے رہے اسیطرح تا اینکہ لٹکا آفتاب وسط آسمان مین اور گرم
ہوئی زرہ اُنکی بدن پر پس نکلے خالد بن الولید معرکے سے اور بنی مخزوم اُنکے پیچھے تھے اور خون اُنکی زرہون پر تھا اور چہرے
اُنکے مثل گل لالے کے تھے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اشعار رجز پڑھتے تھے پس پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ واسطے
اللہ کے ہی نیکوکاری تمھاری اے ابا سلیمان تحقیق کوشش کی اللہ کے واسطے جیسا کہ حق کوشش کا تھا اور جب دیکھا مرقال
ہاشم بن عتبہ نے یہ حال پکارا اپنی قوم بنی زہرہ کو اور حملہ کیا میمنہ روم پر اور اُنکے ساتھ بسرہ بن مسروق تھے مع اپنی قوم کے پس
مل گئے ساتھ قوم کے میمنہ مین اور مارا اُنکو اور دن سے اور صبر کیا اُنھون نے موت پر اور حملہ کیا بعد اُنکے قیس بن ہبیرہ نے مع اپنی قوم
کے میسرہ روم پر پس وہ قوم کو اپنی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کرتے تھے اور پارہ پارہ کرتے تھے اُنکو اور حملہ کیا بعد اُنکے عکرمہ بن ابی
جہل نے اور اُنکے گرد ایک جماعت بنی مخزوم کی تھی اور دور آئے وہ جماعت روم مین پس اُسی وقت گرم ہوئی لڑائی اور منتظر
ہوئین جانین مسلمانونکی واسطے شہادت کے اور یقین کیا اُنھون نے شہادت کا پس نہین دیکھا اُنھون نے حمص کے دن
کسی کو مضبوط زیادہ بنی مخزوم سے سوائے اسکے کہ عکرمہ بن ابی جہل سخت تر تھے اُنمین سے لڑائی مین اور وہ اُمید رکھتے تھے تیر دنکی
اور قصد کرتے تھے اُنکی طرف اور کہا گیا اُنسے کہ پرہیز کرو تم اللہ تعالی سے اور مہربانی اور نرمی کرو اپنی جانکے ساتھ پس کہا اُنھون نے
کہ اے قوم ہرگاہ مین لڑتا تھا بتون کی طرف سے پس کیونکر آج کے دن اطاعت اللہ اور رسول مین نہ لڑون اور تحقیق مین
دیکھتا ہون حورون کو ظاہر اور قریب ہونے والی اپنی طرف کہ اگر ظاہر کرے ایک اُن مین کی اپنے ہاتھ کی کلائی کو

اہل دنیا کے واسطے تو رجا ہین اہل دنیا اُسکی خواہش اور تمنا مین دیکھتا ہون ایک اُنہین سے کہ اُسکے ہاتھ مین دستار ریشمی اور
کاسہ جواہر کا ہی اور وہ کہتی ہی کہ جلدی کرو تم ہمارے واسطے جو راہ ہوئے کو کہ ہم مشتاق تمھارے ہین اور کہا عکرمہ نے تحقیق
سچا وعدہ کیا تھا ہم سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور وہ اشعار پڑھتے تھے اور نکالا اور راست کیا
اُنھون نے اپنی تلوار کو اور در آئے وہ مشرکین مین اور نہین زیادہ کی اُنھون نے مگر پیش قدمی اور دلیری اور تعجب کیا رومیون
نے اُنکے اچھے صبر کرنے سے اور اُنکے لڑنے سے پس وہ اُسی حال مین تھے کہ اُسی وقت قصد کیا مریس بطریق نے اور اُسکے پاس ایک
بڑا حربہ چمکتا ہوا تھا پس جنبش دی اُسنے اُسکو اپنے ہاتھ مین اور چلایا اُسکو پس پڑا وہ عکرمہ بن ابی جہل کے دل پر پس گر پڑے وہ
مردہ ہو کر رحمت کرے اللہ اُنپر پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اس حال کو کہ اُنکے چچا کے بیٹے مار ڈالے گئے اُکھڑے اُنکی
لاش پر اور بہت روئے اور کہا کہ کاش حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیکھتے میرے چچا کے بیٹے کے مرجانے کو تاکہ جانتے وہ کہ ہم جو قت
بھڑتے ہین دشمن سے تو سوار ہوتے ہین اور آجاتے ہین ہم نیزون کی نوکون پر نہایت جانبازی سے اور لڑتے رہے مسلمان
حالت ترس اور خوف مین تا اینکہ آئی رات اور پلٹ گئے رومی اپنے شہر کی طرف اور بند کر لیا اُنھون نے دروازہ کو اور پھرے
مسلمان اپنے اسباب اور قیام گاہون کی طرف اور رات گذرانی اُنھون نے پس جب صبح کی نماز پڑھی اُنھون نے کہا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے گروہ مسلمانو رحمت کرے اللہ تمپر اگر تمنا کروگے تم اس بات کی کہ اہل حمص ہاتھ آدین تمکو باہر
شہر کے تو ہر آئینہ پوری اور روان ہوگی خواہش تمھاری اسواسطے کہ اللہ تعالی نے قوت اور غلبہ دیا ہی تمکو روم پر اور فتح کیے
اُسنے تمھارے واسطے شہر پناہون اور قلعون کو پس یہ کیا کمی اور کوتاہی ہی اور اللہ تعالی تمھارے سامنے ہی اور تمکو دیکھتا ہی پس
کہا خالد بن الولید نے کہ اے سردار یہ اہل حمص شہسوار اور بہادر روم کے اور شیر آدمیون کے ہین اور نہین ہین اُنھین بازاری
اور ڈرنے والے بد دل اور وہ بڑے سخت ہین لڑائی مین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا پس کیا صلاح ہی تمھاری اے ابا سلیمان
راہ پر کرے اللہ تعالی تمھارے کامون کو اور مضبوطی اور راستی دیوے تمھارے رائے کو خالد بن الولید نے کہا کہ میری
رائے یہ ہی کہ ہم کشادگی دیوینگے قوم کو اور دور ہو جاوین اُنسے اور چھوڑ دیوین ہم اُنکے لیے اپنی جگہ اور اوٹھون کو پس
جب تعاقب کرینگے وہ ہمارا شہر سے اور ہوینگے وہ ہمارے ساتھ راہ ہموار اور برابر مین باگین پھیرینگے ہم اُنپر اور
پچھاڑ ڈالینگے اُنکو بسبب اُنکے دور اور فاصلے پر ہونے کے شہر سے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بہتر ہی رائے تجویز کی
تم نے اور وعدہ کر لیا آپس مین مسلمانون نے کشادہ کرنے اور چھوڑ دینے اپنی جگہ کا رومیون کے سامنے پس جب
صبح کی قوم نے کھولے گئے دروازے اور نکلے وہ واسطے لڑائی کے مسلمانون نے اُمید دلائی اُنکو اپنی جانون مین
اور پھرے تھے اُنسے تا اینکہ روشن ہوا دن اور نکلا آفتاب اور پھیلی خوشبو لڑائی کی طمع اور اُمید کی قوم نے مسلمانون مین
بسبب اُسکے کہ ظاہر ہوئی قوم کو کمی اور کوتاہی کرنا مسلمانون کا لڑائی مین اور شدت کی قوم نے مسلمانون پر پس
بھاگے عرب اُنکے سامنے سے اور چھوڑ دی اپنی جگہ کو راوی نے سراقہ بن قادم الحنفی سے جو فتوح ملک شام مین موجود تھے

بسلسلہ راویون کے روایت کی ہے کہ کہا سراقہ نے کہ بھاگے ہم آگے رومیون کے اور تعاقب کیا ہمارا مرپس نے ساتھ ایک جماعت
کے اپنے گروہ سے اور وہ ایک ہزار آدمی اور بڑے سخت تھے قوم کے اور بھاگے ہم آگے رومیونکے بطلب جوسیہ کے اور یہ بھی بچگئے
اور لے لیا ہمکو بطارقہ نے اور تھا حمص مین ایک قس بڑھا شہر مرپس کا کہ مضبوط کیا تھا اسکو تجربہ نے اور جانتا تھا وہ براہین
مکر اور فریب کی اور تھا وہ ایک عالم علماے روم سے کہ پڑھی تھی اسنے توریت اور انجیل اور صحف شیث اور ابراہیم علی نبینا و
علیہما الصلوۃ والسلام کو اور پائی تھی اسنے صحبت بعض حواری عیسی علیہ السلام کی یہیں سے پہنچا تھا وہ شہر پناہ کے اوپر اور دیکھا
مسلمانونکو کہ بھاگ گئے اور قبضے مین آگئی جگہ انکی اور لوٹا جاتا ہی اسباب انکا تو پکار کر کہا تھا کہ قسم ہے حق مسیح اور انجیل کی کہ یہ بات
مکر اور فریب کی ہی اہل عرب کی طرف سے اور مین نے صحفونمین دیکھی ہی [illegible] تم پر اے اہل حمص بہ تحقیق اہل عرب
سپرد کرینگے اپنی اہل اور اولاد کو اگرچہ مار ڈالے جاوین [illegible] واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ قس شور
کرتا تھا اور اہل حمص لوٹتے تھے توشہ اور اسباب کو اور بطریق مرپس درپے تھا عرب کی طلب مین [illegible] پکار کر کہا ابوعبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے ساتھ بلند آواز کے کہ پھرو پھرو اے گروہ مسلمانونکی برکت دیگا اللہ تعالی تم مین اور مدد کریگا تمہاری
دشمنون پر پس جب سنی مسلمانون نے آواز انکی پھرے رومیون پر مثل ستارہ ٹوٹنے والے کے آسمان سے اور مثل تیر چلنے والیکے کمان سے گویا
کہ وہ جانور درندہ گروہ در گروہ مارنے والے تھے تا اینکہ گھیر لیا انہے لشکر اور بطریق کو اور [illegible] مسلمانونکے بیچ مین [illegible] سپید کے سیاہ
بیل مین تھے پس چڑھایا گرہن نے اپنی کمانونکو اور چلائے عرب [illegible] سردار کو [illegible] تھے اوپر مثل حملہ کرنے
شیر کے اور منڈل باندھے تھے گرد انکے مثل کرگسون کے پس لڑا کرتے تھے [illegible] سے
عطیہ بن فہر الزبیر نے بیان کیا کہ جب دیکھا رومیون نے ہمارے [illegible] کو اپنے ساتھ حملہ کیا انھون نے [illegible] تا اینکہ گرم ہوا
تنور لڑائی کا اور نکل کر دوڑے خالد بن الولید وسط معرکہ گاہ سے ایک گھوڑے پر [illegible] تھے کپڑے [illegible]
حاکم بعلبک کے اور اونکے سر پر عمامہ سرخ تھا اور وہ جوشن [illegible] مین تھے مثل شیر مست کے اور نکال لیا تھا اپنی تلوار کو میان سے
اور ہلایا اسکو پس اڑین اس سے چنگاریان اور چمکین وہ مثل روشنی بجلی کے اور پکارا بلند آواز سے کہ رحمت کرے اللہ تعالی اس شخص کو
جسنے نکالا اپنی تلوار کو اور مضبوط کیا اپنے ارادے کو اور بڑھایا اپنے نیزونکو اور وہ اشعار [illegible] پس اسی وقت نکالا عرب
نے اپنی تلوارون کو میان سے اور جا پڑے رومیون پر مثل گرنے چڑیون کے دانے پر اور پکار کر کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے کہ اے لوگو لڑو تم اپنے حریم اور جگہ کے واسطے اور حمایت کرو تم اہل اور اولاد کی واسطے کہ تحقیق اللہ تعالی [illegible]
اور دیکھ رہا ہی تمکو اور مدد دینے والا ہی تمکو تمہارے دشمنون پر اور رکھتے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اس حال مین کہ علیحدہ تھے ساتھ پانچ سو
سوار کے بجانب جماعت کے پس ٹوٹ پڑے وہ رومیون پر اور نہین آگاہ ہوے رومی مگر اسوقت کہ ضربات نیزون نے لیلیا
تھا انکو مثل آگ روشن کے اور پکار کر کہا مسلمانون سے معاذ بن جبل نے کہ جوانمردو لو تم دروازے کو تا کہ نجات نپاوین رومی تمہارے
ہاتھون سے پس قصد کیا مسلمانون نے شہر کے دروازون کا جب دیکھا رومیون نے انکو پھینکدیا انھون نے اسباب کو

اور قصد کیا اُنھون نے دروازون کا پس مارے گئے رومیون سے جو مارے گئے اور بھاگ بچے اُنہین سے جو بھاگ بچے مهند بن عث
خزاعی نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی نہین بھاگ بچے ایکہزار سوار ہمراہی مرہس سے مگر کچھ زیادہ ایک سو سوار سے اور
مصیبت اُنپر بارہ جانا اُنکا دروازون پر اسواسطے کہ عوام الناس اُنہین کے باہر شہر پناہ کے تھے سعید بن زید نے بیان کیا ہی
کہ موجود تھا مین روز واقعہ حمص مین اور تھا مین حریص ساتھ شمار کرنے کشتگان کے پس شمار کیا مین نے سو رومیونکو کہ مارے
گئے تھے سوائے زخمی اور قیدی کے اُنہین سے پس بشارت دی مین نے اس امر کی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس کہا
اُنھون نے کہ آیا دیکھا ہی تمنے مارا جانا اُنکے بطریق کا مین نے کہا کہ اگر وہ مقتولین مین ہی تو سوائے میرے اور کسی نے اُسکو نہین مارا
ہی ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کیونکر جانا تمنے کہ وہ تمھارا کشتہ ہی مین نے کہا کہ دیکھا تھا مین نے ایک مرد موٹے تازے بھاری ڈیل
ڈول سرخ رنگ والیکو اور وہ زرہ وغیرہ اسطرح کی پہنے تھا اور خوشبوے مشک پھیلی تھی اُسکے ریشمی کپڑون سے اور تھی اُسکے ہاتھ مین
ایک سیخ لوہے کی اور تھا وہ رومیون کے بیچ مین پس حملہ کیا مین نے اُسپر اور یہ دعا پڑھی مین نے اللھم انی افداہ قد ذنبت
قبل قدارنی اللھم اجعل قتلہ علی یدای وارزقنی اجرہ ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا آیا لیلیے تمنے کپڑے اُسکے مین نے کہا نہین
ولیکن میری نشانی اُسمین ایک تیر ہی جسکو مارا اور رجا دیا ہی مین نے اُسکے دل مین اور دو ضرب تلوار کی ہین اُسکے ازار بند کی جگہ مین
ابوعبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہا کہ جاؤ اور ڈھونڈو تم اُسکے پاس اور لیکر دے دو اسباب اُسکا سعید کو پس ایسا ہی کیا مسلمانون
نے پس جھگڑا کیا لڑائی نے اپنے بوجھ کو پس مسلمانون نے کپڑے اور زرہین اور ہتھیار اور لائے اُس سب کو ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ کے سامنے اور واقع ہوا شور اور چلانا رومیونکا حمص مین اور عورتین اُنکی روتی تھین اور ریکھا ہوا لوگ اور بوڑھے آدمی اُنکے گرجے مین
اور بات چیت کی اُنھون نے قسیس اور راہبون سے یہ کہ حمص کو مسلمانونکے سپرد کر دین پس نکل آئے وہ لوگ ابوعبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے پاس اور مصالحہ کیا اُنھون نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے اس امر پر کہ سپرد کر دین شہر کو اُنکے اور ہو دین
وہ اُنکی ذمہ داری مین پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ تم ہماری صلح اور ذمہ داری مین ہو اور واجب ہوئی ہمپر نیکو خواہی تمھاری اور
چلے جائینگے ہم تمھارے یہان سے ولیکن نہ داخل ہونگے ہم تمھارے شہر مین اسوقت تک کہ دیکھین ہم کہ ہمارے اور بادشاہ روم کے
بیچ مین کیا معاملہ ہونا ہی اور چاہی رومیون نے تعظیم اور تکریم مسلمانونکی ساتھ ٹھہرنیکے حمص مین لیکن منع کیا اُنکو ابوعبیدہ بن الجراح
نے اسلئے ہرسے اور نہین داخل ہوا کوئی شخص مسلمانون سے حمص مین مگر بعد لڑائی یرموک کے اور یہ سب اسواسطے تھا کہ نزدیک
مسلمان واسطے رومیون کے ساتھ عدالت اور نیکو خواہی کے جریر بن عون نے بخار سے روایت کی ہی کہا بخار نے کہ مصالحہ کیا
اہل حمص نے بعد مارے جانے مرہس کے اور نکلے وہ اور دفن کیا اُنھون نے اپنے مردون کو اور شہید ہوے جماعت مسلمانون سے
ایک سو پینتیس آدمی کہ وہ سب قوم حمیر اور ہمدان کے تھے مگر تیس آدمی اہل مکہ سے رحمت کرے اللہ تعالی اُنپر واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ پہونچی خبر ہرقل کو کہ مسلمانون نے فتح کر لیا حمص اور دمشق اور شیزر کو اور چھین لیا اُنھون نے اُس ہدیہ کو جو اُسنے
بھیجا تھا [illegible] اسمین سے پہنچا وہ اس معاملے سے کاہش جان کو اور توقف کیا اُسنے باستظار آنے لشکر کے اُن شہرون سے جہان لکھا تھا اُسنے تا ابکہ

بھیجا گیا اُسنے جماعت کو اور آراستہ کیا لشکروں کو پس تھا طول اُسکے لشکر کا انتہا کیے سے آخر لشکر تک ایک فرسنگ اور بھیجا اُسنے وجوہ کو بجانب
شہر قیساریہ کنارے ملک شام کے تاکہ نگاہ رکھیں وہ صور اور عکا اور طرابلس اور بیروت اور طبریہ کی اور بھیجا اُسنے
دوسرے لشکر کو بجانب بیت المقدس کے اور توقف کیا انتظار آنے باہان ارمنی کے کہ آوے وہ ساتھ قوم ارمن کے اور جمع کی
تھی اُسنے قوم ارمن سے اسقدر جماعت کہ نہین جمع کیا تھا اسقدر کسی بادشاہ نے پس بعد تھوڑے دن کے آیا لشکر اُسکا ہرقل بادشاہ کے
پاس اور نکلا بادشاہ مع اپنے ارباب دولت کے اور پا پیادہ ہوگیا باہان اور لشکر اُسکا واسطے استقبال بادشاہ کے اور دعائیں دین
اُسکے تئین اور گیا بادشاہ بجانب کنیسہ قسونیکے اور بیٹھا اُنکے منبر کفر پر اور کھڑے ملوک اور رہبان اور بطارقہ گرد کنیسہ مین اور بلند کیا اُنھون نے آوازونکو
ساتھ گریہ و زاری کے پس منع کیا اُنکو اس امر سے اور کہا اے اہل صلیب تحقیق مین نے ڈرایا اور دھمکایا تمکو عرب سے پس نہ مانا تمنے میرے کہنے کو اور قسم
ہے اپنے دین کی کہ ضرور وہ مالک ہو جاوینگے میرے اس تخت گاہ تک اور گریہ و زاری کام عورتون کا ہے اور تحقیق جمع کیا ہے تمھارے واسطے اسقدر لشکر و
سامان کہ نہین قدرت رکھتا ہے کسی مقدار پر کوئی بادشاہ نصرانی اور تحقیق صرف کیا مین نے اپنے مال و دولت کو تاکہ بچاؤ رکھوں اہل عرب کو تمسے
اور تمھارے دین اور آبرو سے پس توبہ کرو تم طرف مسیح کے اپنے گناہوں سے اور قصد کرو اپنی رعیت کیواسطے نیکی کا اور نہ ظلم کرو تم آپس اور
صبر کرو تم لڑائی مین اور نہ حسد کرو تم آپس مین اور ڈرتے رہو تم غرور سے کہ جس قوم نے غرور کیا وہ مخذول اور رسوا ہوا اور مین ایک بات
تمسے پوچھتا ہون اور اسکا جواب تمسے چاہتا ہون پس کہا اُنھون نے کہ سوال کرو تم جو کچھ منظور ہو پس کہا اُسنے کہ تحقیق تم لوگ بہت
ہو اور بے گنتی اور شمار کے اور بڑے ہین ڈیل تمھارے اور زیادہ ہے قوت تمھاری اہل عرب سے پس کس وجہ اور کہان سے واقع ہوئی تمہیں
درماندگی اور عاجزی حالانکہ ترک اور اہل فارس ڈرتے تھے تمھارے دبدبہ سے اور بکرات اُنھون نے تمھاری رعیت کا قصد کیا اور شکست اُٹھا کر
پلٹ گئے اور اب غالب ہو گئے تمپر قوم ضعیف ترین خلق کی جو ننگے بدن اور بھوکے اور بے سامان اور بے ہتھیار ہین اور مار ڈالا اُنھون نے
تمکو بصرے اور حوران مین اور غالب ہو گئے تمپر اجنادین اور دمشق اور بعلبک و حمص مین پس سکوت کیا قوم نے اس کلام کے جواب سے
اور اُٹھ کھڑا ہوا ایک شخص عالم اُنکے دین کا اور کہا اُسنے کہ اے بادشاہ آیا جانتا ہے تو کس وجہ سے عرب ہمپر غلبہ دیے گئے ہین اُسنے کہا کہ نہین پس
کہا کہ وہ اس وجہ سے غلبہ دیے گئے ہین کہ ہماری قوم نے تغیر اور تبدل کیا ہے اپنے دین مین اور انکار کی اُنھون نے اُس چیز کی جسکو مسیح بن مریم
لائے تھے پس ظلم کیا بعضون نے بعض پر اور کوئی اُنمین پابند امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا نہین ہے اور رائگان کر دیا اُنھون نے اپنی نماز
کو اور رکھا یا سود کو اور مرتکب ہوئے زنا کے اور ظاہر ہوئے اُنمین گناہ اور بد کلام اور اہل عرب کا حال یہ ہے کہ فرمانبرداری کرتے ہین وہ
لوگ اپنے پروردگار کی اور اپنے نبی کی عبادت کرتے ہین رات کو اور روزہ رکھتے ہین دنکو اور نہین سستی کرتے ہین وہ اپنے پروردگار کی
یاد اور اپنے نبی پر درود بھیجنے سے اور کوئی اُنمین ایسا نہین ہے کہ ایک دوسرے پر ظلم اور برائی کا اظہار کرے اور خصلت اور عادت اُنکی
راستی اور عبادت ہے اگر حملہ کرتے ہین تو وہ نہین پھرتے ہین اور اگر ہم اُنپر حملہ کرتے ہین تو نہین پیٹھ پھیرتے ہین وہ جان لیا ہے اُنھون نے
امر کو دنیا نیست ہونیوالی ہے اور عالم آخرت پائدار اور باقی ہے پس جب سنا بادشاہ نے یہ کلام کہا اُسنے کہ بالضرور اسی وجہ سے غلبہ دیے
گئے ہین اہل عرب ہمارے اوپر اور ہر گاہ تیرا قول یہ ہے پس کوئی ضرورت نہین ہے مجکو تمھاری مدد دہی کی اور نہ قیام کرونگا مین تمھارے بیچ مین

اور مین نے میل اور ارادہ اس امر کا کیا ہی کہ پھیر دون ان لشکرون کو انکے شہرونکی طرف اور لیلون اپنا مال اور لڑکے بالے اور چھوڑ دون
ارض سوریہ کو اور چلا جاؤن بجانب قسطنطنیہ کے تئین ہو جاؤنگا مین وہان سے دور اہل عرب سے پس جب سُنا قوم نے یہ کلام اُسکا گر پڑے
سجدے مین اُسکے سامنے اور کہا اُنھون نے کہ اے بادشاہ تو ایسا نکر اور نہ خوار اور ذلیل کر تو دین مسیح کو مثال یہ کیا جاویگا تو اس سبب سے
قیامت کے دن اور ٹوک سے تجکو عار اور سرزنش لاحق ہوگی اور خوش ہونگے ہمارے غم اور رانده ... اور اگر تو چلا جاویگا عمده
باغ ملک شام سے تو اقامت کرینگے اہل عرب شام مین بعد تمہارے اور تحقیق کیجا ہوا ہی ہمارے لیے ایسا لشکر کہ کسی بادشاہ کیواسطے نہین
جمع ہوا تھا اور سامنا کرینگے ہم ساتھ اس لشکر کے اہل عرب کا اور صبر کرینگے ہم انکی لڑائی مین اور شاید مدد نازل ہو ... اور اگر غلبہ ہوگا ہمارے دشمنونکو
واسطے طلب کرینگے ہم نجات اپنی جانونکی پس مقدمۃ الجیش کر تو اس فوج کا جس کسی کو منظور ہو اور چھوڑ اور اجازت دے ہمکو کوچ کرنیکی واسطے
لڑائی اہل عرب کے پس خوش ہوا بادشاہ انکے کلام سے اور میل اور ارادہ کیا اُسنے اس امر کا کہ بھیجے لشکر کو ہمراہ پانچ پانچ نشان ... کے
پس پہلے بنایا اُسنے ایک نشان سنہری دیباج کا اور نشان کے سر پر صلیب جوہر کی تھی اور سپرد کیا اس نشانکو **قناطر** ملک رومیہ کے
اور ہمراہ کیا اُسکے ایک لاکھ سوار قوم روسیہ اور صقالبہ سے اور خلعت اور پٹکا پہنایا اُسکو اور بنایا دوسرا نشان دیباج سفید کا جس پر
دو شمسے سونیکے تھے اور اُسکے سر پر صلیب زبرجد کی تھی اور دیا اُس نشانکو جرجیر ملک عموریہ اور انگوریہ کو اور خلعت دی اُسکو اور
کہا اُس سے سردار مقرر کیا مین نے تجکو ایک لاکھ رومی پر اور بنایا تیسرا نشان اور سپرد کیا دیرجان کو اور مقرر کیا ساتھ اُسکے ایک لاکھ قوم صقلیہ
اور افرنج سے اور بنایا چوتھا نشان دیباج سیاہ کا اور سپرد کیا **قوریہ** کو اور سردار مقرر کیا اُسکو ایک لاکھ فوج پر قوم **ودقس** اور
ارمن اور مغلیظ سے اور خلعت دی اُسکو اور بنایا پانچوان نشان جڑاؤ موتی اور یاقوت کا ایک سنہری چھڑ سے جسکے سرے پر
صلیب یاقوت سرخ کی تھی اور سپرد کیا **باہان** ارمنی کو اور وہ بہت دوست رکھتا تھا باہان کو اسواسطے کہ تھا وہ عقل اور تدبیر اور شجاعت
والے لوگون سے اور وہ لڑتا تھا لشکر فارس سے اور کہا اُس سے کہ اے باہان مین نے سردار مقرر کیا تجکو اس بات لشکر پر پس تیرے
حکم کیسیکا حکم نہین ہی اور کہا اُسنے قناطر اور جرجیر اور دیرجان اور قوریہ سے کہ جان تو تم اس بات کو کہ سلطان تمھاری تحت صلیب
باہان کی ہی اور کام تمہارا متعلق اُس سے ہی پس نکرنا تم کوئی امر بدون اُسکی راے اور مشورے کے اور نہ لانا اور طلب کرو تم اہل عرب کو
جہان کہین وہ ہون اور نہ خوف اور بزدلی کرو تم اور لڑو اپنے دین قدیم اور شرع منسوخ کے واسطے اور جدا ہوجاؤ تم چار راہون مین
اسواسطے کہ اگر تم سب ایک راہ لوگے تو نہ وسعت دیگی وہ راہ تمکو اور ہلاک کردوگے تم زمین کو پھر خلعت دی اُسنے جبلہ بن ایہم الغسانی
کو اور ساتھ کیا اُسکے عرب متنصرہ قوم غسان اور لخم اور جذام اور عاملہ سے اور کہا اُسنے کہ ہو تم آگے لشکر کے اسواسطے کہ ہلاکی ہر شئے
کی اُسکی جنس سے ہوتی ہی اور لوہا لوہے سے کٹتا ہی اور حکم کیا قسون کو اس امر کا کہ بہلاویں انکو معمودیہ کے پانی مین اور قربانی کرو اور بخور دو
کی پھونکنے کے واسطے **واقدی** رحمہ اللہ نے سالم مولی ہشام بن عمر بن حفصہ سے روایت کی ہی کہ کل فوج جو ہرقل نے یرموک
کیطرف سے بھیجی تھی چھ لاکھ تھی تمام گروہ ہون اُن کفار سے جو صلیب کا اعتقاد رکھتے تھے اور ایک روایت مین ... اس فوج کی سات لاکھ تھی
اور سعید بن سعید الحمیری نے بیان کیا ہی کہ مین نے پوچھا عمرو سے کہ آیا تم موجود تھے فتوحات شام مین انھون نے کہا کہ ہان مین موجود تھا

اور مجکو بہ حیلہ اور خواہش تھی دریافت کرنے تعداد لشکر اُنکی پس جب قریب ہمارے پہونچیں فوجین روم کی یرموک مین چڑھ گیا مین
ایک اونچی زمین پر پس شمار کیے مین نے بتیس نشان جب ٹھہرے وہ اپنی جگھون مین بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
رو ماس حاکم بصرے کو واسطے دریافت اور تلاش اُنکی تعداد کے پس گئے رو ماس بہ تبدیل وضع اپنے اور غائب ہی وہ ایکدن رات
پھر واپس آئے پس جب دیکھا مینے انکو یکجا ہوے ہم ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور پوچھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنسے اُنھون نے
کہا کہ سُنا تھا مین نے قوم کو کہ ذکر کرتے تھے کہ کل فوج دس لاکھ ہی پس نہین جانتا ہون مین کہ وہ کس غرض سے یہ تعداد بیان کرتے ہین کہین
اُسکو ہمارے جاسوس دربیان کرین وہ جسے تا کہ ڈرو تم لوگ اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اے رو ماس تمھاری فوج مین ہر نشان کے
نیچے کتنے لوگ ہوتے ہین پس کہا رو ماس نے کہ اے سردار ہمارے لشکر و نمین ہر نشان کے نیچے پچاس ہزار لڑنے والے ہین پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح
نے یہ کلام تو کہا اللہ اکبر البشر و اسپھر پڑھا اُنھون نے اس آیت کو کم من فئۃ قلیلۃ تا آخر تک واقدی رحمہ اللہ بیان کیا ہی کہ جب ہرقل
نے سلطنت اور حکم دیا اپنے لشکر کو باہان ارمنی کا اور خلعت دی اُسکو سوار ہوا ہرقل اور ملوک اور بجاے گئے قرنا واسطے کوچ کے اور
نکلا ہرقل باب فارس پر واسطے رخصت کرنے اپنے لشکر کے اور چلا ساتھ اُنکے وصیت کرتا ہوا اور کہا قناطر اور جرجیر اور دیرجان اور اپنے
بھائی تُدر کو یہ کہ لیوے اور اختیار کرے ہر ایک تم مین سے ایک راہ کو اور حکم ہر ایک کا تم مین سے جاری اور نافذ ہوگا اُسکے لشکر پر
اُسوقت تک کہ صف بندی کرو تم عرب سے لین پس حکم رانی تم مین واسطے باہان کے ہوگی کہ اُسکے ہاتھ کے اوپر کوئی ہاتھ نہوگا اور جان لو تم
اس امر کو کہ تمھارے اور اہل عرب کے بیچ مین یہی واقعہ جنگ ہی پس اگر غالب ہو جاوینگے وہ تم پر پس اکتفا اور قناعت کرینگے وہ شام کے شہرونپر
بلکہ اُمید کرینگے ہم مین اور ڈھونڈھینگے تمکو جس شہر و نمین تم جاؤ گے اور نہ اکتفا کرینگے مال پر سواے جانکے اور بناوینگے تمھارے بیٹونکو غلام اور
لاوینگے تمھاری لڑکیونکو ملکیت مین اور تمھاری عورتونکو لونڈیان بناوینگے پس صبر کرو تم لڑائی پر اور مدد دو اپنے دین اور شرع کو
واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ پھر روانہ کیا اُسنے قناطر کو اوپر گھاٹی طرطوس اور جبلہ اور راہ ذقیم پہاڑونکی اور بھیجا جرجیر کو
راہ پر معرات اور مصرین کی اور روانہ کیا تُدر کو حلب اور حماۃ کو اور بھیجا دیرجان کو ارض عواصم اور قنسرین پر اور روانہ ہوا
باہان ارمنی پیچھے ہر قوم کے مع اپنے لشکر کے اور پیدل لوگ اُسکے آگے آگے تھے کہ دور کرتے تھے پتھرون اور گرتے درختونکو راہ سے اور نہین گذر
کرتے تھے کسی شہر مین مگر یہ کہ سختی کرتے تھے وہانکے لوگونپر اور مانگتے اور لیتے تھے اُنسے مرغیان اور چربیان اور وہ چیزین جسکی طاقت اور
قدرت انکو نہ تھی اور لوگ دعا کرتے تھے اُنپر اور کہتے تھے کہ خدا تمکو پھر نہ پھر لاوے اور جبلہ بن ایہم الغسانی مقدمۃ الجیش تھا اور اُسکے ساتھ
متنصران تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بھیجا ہرقل لعین نے اپنے لشکر کو واسطے لڑائی مسلمانونکے موجود تھے جاسوس ابو عبیدہ
بن الجراح کے معاہدین سے لشکر رومیون کے دریافت کرتے تھے اخبار روم کے پس جب پہونچا لشکر شیزر تک جدا ہوے اُنسے جاسوس ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور چلے ڈھونڈھتے ہوے مسلمانونکے لشکر کو پس نہ پایا اُنکو حمص مین اور کہا لوگون نے اُنسے کہ لشکر مسلمانونکا جابیہ
مین ہی اسواسطے کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جب فتح کیا حمص کو چھوڑا تھا اہل حمص کے نزدیک اُس شخص کو جو لیتا تھا اُنسے خراج
اور جزیہ اور جاسوس چلکر جابیہ مین پہونچے اور موجود دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے بیان کیا پس سُنا ابو عبیدہ بن الجراح نے

یہ حال بڑا معلوم ہوا اُنپر یہ معاملہ اور کہا شیخ لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور سات گذرانی حالت قلق اور بیقراری مین نہین
آنکھ بند کی بسبب خوف کے بحال مسلمانون کے پس جب صبح ہوئی اذان کہی اور نماز پڑھی ساتھ مسلمانونکے تاریکی رات مین پس جب
فارغ ہوے وہ نماز سے متوجہ ہوے لوگونکی طرف اور کہا اور قسم دلائی انکو اس امر کی کہ نہ پلٹ جاوین وہ یہانتک کہ سنین انکے کلام کو
پھر کھڑے ہوے بحالت خطبہ پڑھنے کے پس حمد اور تعریف اللہ تعالی کی بیان کی اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اور
درود بھیجا اُنپر اور دعاے رحمت کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اور دعا کی واسطے مسلمانونکے ساتھ مدد اور غلبہ کے پھر کہا کہ
اے گروہ مسلمانونکے رحمت کرے اللہ تعالی تمپر تحقیق اللہ تعالی نے آزمایش تمھاری بلاے نیک مین کی ہے تا کہ دیکھے وہ کہ کیونکر عمل کرتے
ہو تم اور سچا کیا اپنے وعدہ کو اور لایا تمپر اپنی مدد اکثر جگہون مین اور تحقیق میرے جاسوسون نے مجکو خبر دی ہے کہ دشمن خدا ہرقل نے طلب
مدد کی ہے تمپر زرک کے شہرونسے اور روانہ کیا ہے انکو تمھاری طرف بعد ازانکہ جہل کر دیا ہے انکو ساتھ زاد اور سامان کے چاہتے ہین وہ کہ
بجھاوین نور خدا کو اپنے منھونسے اور اللہ تعالی پورا کرنیوالا ہے اپنے نور کا اور جان لو تم اس امر کو کہ روانہ ہوے ہین وہ مختلف لشکرون
مین اور وعدہ اُن سبکا یہ ہے کہ جمع ہو جاوین سب تمھارے مقابلہ مین اور جان لو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی تمھارے ساتھ ہے اور ہنو گا وہ شخص
تھوڑا جسکے ساتھ اللہ ہے اور اللہ تعالی مخذول و پشیمان کرنیوالا ہے تمھارے دشمنونکا اور ہنو گا وہ شخص سست جسکو مخذول و پشیمان کریگا
اللہ تعالی پس کیا راے ہے تمھاری اس معاملے مین پھر کہا اپنے جاسوس سے کہ اُٹھ کھڑا ہو اور آگاہ کر تو مسلمانونکو اس امر سے جو دیکھا ہے تو نے
پس اُٹھ کھڑا ہوا وہ اور آگاہ کیا اُسنے مسلمانونکو ساتھ اُس چیز کے جو دیکھی تھی اُسنے بھاری اور کثیر لشکر سے پس بڑا معلوم ہوا یہ معاملہ مسلمانونپر
اور داخل ہوا بعض کے دلون پر خوف اور دیکھنے لگے بعض اُنمین کے بعض کی طرف اور کسینے اُنمین سے کچھ جواب نہ دیا پس کہا ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہ کیا سکوت ہے میرے جواب سے رحم کرے اللہ تعالی تمپر مشورہ دو تم مجکو اپنی راے سے کہ مین نہین ہون مگر مثل ایک کے
تم مین سے پس کلام کیا کچھ لوگون نے سابق الایمان والونسے اور کہا اُنھون نے کہ اے سردار تم بزرگی اور مرتبے کے آدمی ہو اور تمھاری
شان مین آیات قرآن شریف نازل ہوئی ہین تم وہ ہو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تمکو امین اس اُمت کا مقرر فرمایا ہے اور ارشاد کیا ہے
لکل امۃ امین و امین ھذہ الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح پس ایسا مشورہ دو تم ہمکو جسمین بہتری مسلمانونکی ہے پس کہا ابو عبیدہ نے
کہ مین مثل ایک مرد کے ہون تم مین سے کلام کرتے ہو تم کلام کرتا ہون مین بھی مشورہ دیتے ہو تم مشورہ دیتا ہون مین بھی اور اللہ تعالی توفیق
دے پس اُٹھ کھڑے ہوے آگے کی طرف دس مسلمان جسمین کچھ لوگ قوم مین اور کچھ لوگ مقرب تھے اور کہا اُنھون نے کہ اے سردار تم وہ شخص ہو کہ تمھارے
واسطے بلندی اور مرتبہ ہے اور ہماری راے تو یہ ہے کہ روانہ ہو تم اپنی اس جگہ سے اور اُترو ایک میدان چراگاہ اور کشادہ مین جو نزدیک
ہووے وادی القری کے پس ہونگے مسلمان قریب مدینہ طیبہ کے اور کمک پہنچیگی ہمکو خلیفہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس سے
پس جسوقت آوینگے دشمن ہماری طرف ہونگے ہم غالب و فتحیاب پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ بیٹھو تم رحمت کرے اللہ تمپر کہ
تحقیق مشورہ دیا تمنے جو تمھاری تجویز مین آیا حالانکہ مین ایسا نہ کرونگا اور چلا جاؤنگا اپنی جگہ سے برا جانینگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے
واسطے اس امر کو اور سرزنش و ملامت کرینگے وہ مجکو اور کہینگے کہ چھوڑ دیا تمنے ان شہرونکو جنکو فتح کیا اللہ تعالی نے تمھارے ہاتھ پر اور چلے گئے وہان سے

اور مثل شکست اور ہزیمت کے تمسے واقع ہوا پھر کہا کہ مشورہ دو مجکو تم رحمت کرے اللہ تمپر پس اُٹھ کھڑے ہوئے قیس بن ہبیرۃ المرادی رضی اللہ
عنہ اور کہا کہ ای امین الامۃ نہ پھرینگے ہم اپنے اہل وعیال کیطرف صحیح اور سالم اگر نکل جاوینگے ہم ملک شام سے کبھی اور کیونکر
چھوڑ دینگے ہم چشمے بہنے والے اور نہرین اور کھیتی اور انگور اور سونا اور چاندی اور ریشمی کپڑا اور کیونکر پھرینگے ہم بجانب قحط حجاز اور با
زمین خشک بے گیاہ اور غذاے جو لباس صوف کے اور یہ لوگ اس مقام مین مثل ایسے عیش وسیع اور پاک مین ہین کہ اگر مار ڈالے جاوینگے
ہم یہان پس بہشت وعدہ گاہ ہماری ہی اور رہونگے ہم بیچ ایسی نعمتونکے کہ ہر آئینہ نزدیک کریگا اللہ اُس شخص کو جو چھوڑیگا اور جاویگا طرف
مقام ثابت اور برقرار اور ہمسائگی کے محمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ سچے ہیں قیس بن ہبیرہ اور کلام حق کہا
انھون نے پھر کہا کہ او لوگو آیا پلٹو گے تم بجانب شہر پتھر اور ڈھیلے کے اور چھوڑ دوگے تم ان گھرون کے واسطے محلون اور شہر پناہون اور
باغون اور نہرون اور کھانون اور پینون اور چاندی کو تحقیق سچے ہین قیس اپنے کلام مین اور ہم نہین جانیوالے ہین اپنی جگہ سے تا وقتیکہ
حکم کرے اللہ تعالی ہمارے بیچ مین اور وہ بہترین حکم کرنیوالا ہی پس اُٹھ کھڑے ہوئے قیس بن ہبیرہ اور کہا کہ سچ کرے اللہ تعالی تمھارے کلام
و اعانت کرے تمھاری سرداری پر اور نہ جدا ہو تم اپنی جگہ سے اور بھروسا کرو تم اللہ غالب پر پس اگر جاتی رہیگی تمسے فتح اس عالم کی اُمید
رکھتے ہین ہم کہ نہ جاتا رہیگا ہمسے ثواب اُس عالم کا پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے قیس بن ہبیرہ سے کہ مشکور کرے اللہ تعالی تمھارے
کامونکو پس پہلے سے تمھاری ہی اور پے در پے ہوا قول مسلمانونکا ساتھ اچھائی تجویز قیس بن ہبیرہ کے مگر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کہ وہ چپ تھے
اور کچھ نہین بولتے تھے پس سامنے آئے انکے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا کہ ای ابا سلیمان بتحقیق تم مرد بزرگ منش و دلیر سوار اور چالاک
ہو اور تم صاحب راے اور ارادہ اور مصر سب کامونکے ہو پس تم کیا کہتے ہو قیس کے کلام مین پس کہا خالد بن الولید نے کہ ہان سُنا
مین نے مشورہ قیس کا مگر یہ کہ میری راے سواے انکی راے کے ہی ولیکن مین نہین چاہتا ہون کہ مخالفت کرون مین مسلمانونکی اور تحقیق متفق ہو چکی
ہی راے انکی اسجگہ کے ٹھہرنے مین ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بیان کرو تم رحمت کرے اللہ تمپر پس اگر ہوگی راے تمھاری موافق
واسطے مسلمانونکے اختیار کرونگا مین اُسکو اور رہونگا مین تابع تمھاری راے کا پس کہا خالد بن الولید نے کہ جان او تم ای امیر اس امر
کو کہ اگر ٹھہرے رہوگے اپنی اسجگہ مین پس تحقیق اعانت دوگے تم اپنے اوپر دشمن کو اسواسطے کہ یہ مقام جابیہ کا نزدیک ہی
قیساریہ سے اور اسمین قسطنطین ہرقل کا بیٹا چالیس ہزار کی جماعت سے ہی اور اہل اردن بسبب تمھارے خوف کے وہان
نکلے ہوے ہین اور مین تمکو یہ مشورہ دیتا ہون کہ کوچ کرو تم اپنی جگہ سے اسطرح سے کہ گویا تم استقبال کرنیوالے ہو اپنے دشمن کے
اور چھوڑ دو تم **اذرعات** کو پس پشت اپنے یہانتک کہ جا اُترو تم یرموک مین اور رہوگی مدد اور کمک امیر المومنین کے پاس سے
آکر ملنے والی تم مین اور تم سامنے اپنے دشمن کے بیچ جگہ کشادہ اور قابل دوڑانے اور گرداوے گھوڑونکے ہوگے پس جب کہا
خالد بن الولید نے یہ کلام مسلمانون نے کہا کہ مشورہ خالد بن الولید کا بہتر ہی ہمکو اسپر عمل کرنا چاہیے اور اُٹھ کھڑے ہوے ابو سفیان
اور کہا کہ ای سردار عمل کرو تم خالد بن الولید کی راے پر اور روانہ کرو انکو اُس جانب کو جو نزدیک قادسیہ کے ہو کہ ہووین وہ بیچ ہمارے
لشکر اور دیبونکے لشکر کے جو اردن مین مقیم ہی تاکہ سختی اور دشواری مین نہ پڑے ہمارا لشکر وقت ہمارے کوچ کرنیکے اسواسطے کہ قریب ہی

کر بلند ہونگی واسطے کوچ لشکر کے ان درختون سے آوازین پس داخل ہوگی تمھارے دشمنونکے دلونمین طمع اور امید پس اگر آوینگے
وہ بارادہ غارتگری یا مکر اور فریب کے ملاقی ہونگے اُنسے خالد بن الولید مع اپنے ہمراہیونکے پس کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہے خدا
کی اے بیٹے حرب کے یہ بات تو نے میرے دلکی کہی اور میری بھی یہی راے تھی پس کوچ کیا مسلمانون نے اور بلایا ابوعبیدہ بن الجراح نے
اس لشکر خالد بن الولید کو جو آیا تھا اُنکے ساتھ عراق سے اور خالد بن الولید کے ساتھ کیا اس لشکر کو اور حکم دیا انکو بیچ وہ مسلمانونکی نگہبانی پر
اور طلیعہ انکے لشکر کے پس ایساہی کیا خالد بن الولید نے اور واقع ہوا شور مسلمانون کا وقت اُنکے کوچ کرنیکے یہانتک کہ سُنی گئی آواز
اُنکے شور کی ایک فرسخ پر اور طلب کیا اُنھون نے یرموک کو اور سُنی ان رومیون نے جو کہ بیچ تھے اردن مین آواز مسلمانونکی وقت
اُنکے کوچ کے پس طلب کیا رومیون نے مسلمانونکو اور گمان کیا فرار کا نسبت مسلمانونکے اور امید کی انمین اور ملاقی ہوے وہ خالد بن
الولید اور لشکر زحف سے پس آگے آے رومی پس جب دیکھا خالد بن الولید نے گروہ مشرکین کی باگونکی طرف درانحالیکہ وہ آگے آنیوالے
تھے پس بیٹھے اور کہا کہ احتیاط رکھو کیا اچھی زرہ مضبوط ہے پھر پکار کر کہا اپنے ساتھیو لشنے کہ تم یہ نشانی غلبے کی ہے پس نکالا مسلمانون
نے تلوارونکو اور بڑھایا نیزونکو اور حملہ کیا خالد بن الولید اور مرقال اور ضرار بن الازور اور طلحہ بن نوفل عامری اور عامر بن الطفیل اور
زبیر بن اکال الدم اور ہلال بن مرہ اور صخر بن غانم اور مثل اُنکے اور لوگون نے پس نہوئی رومیونکو طاقت انکے مقابلے کی پس پیٹھ
پھیر کر بھاگے وہ اور مسلمان مارتے اور قید کرتے تھے انکو یہانتک کہ ڈالدیا زمین پر انھون نے رومیون سے ایک بڑا پشتہ کشتون کا
اور قریب ہوے اُنسے خالد بن الولید وقت ہزیمت کے دریاے اردن تک پس ڈوب گئی بیچ اُسمین ایک جماعت کثیر رومیونکی پھر
روانہ ہوے خالد بن الولید مع اپنے ہمراہیونکے بارادہ شمول لشکر ابوعبیدہ بن الجراح کے اسواسطے کہ وہ پہونچ گئے تھے یرموک مین
اور چھوڑا تھا اذرعات کو بیچ پشت اپنے اور تھا وہان ایک بڑا ٹیلا مثل پہاڑ کے پس چڑھایا ابوعبیدہ بن الجراح نے مسلمانونکی عورتین
اور انکی اولاد کو اُس ٹیلے پر اور حکم کیا انکو ہشیار اور بیدار رہنے کا اور کھڑے کیے نگہبان اور مقرر کیے طلایع اور جاسوسونکو ہر راہ پر اور آئے خالد
بن الولید لڑائی سے اور انکے ساتھ قیدی اور مال غنیمت کا تھا پس دعاے خیر دی انکو ابوعبیدہ بن الجراح نے اور کہا کہ قسم ہے خدا کی
نشانی غلبے کی ہے بشارت ہو تمکو پروردگار عالم کیطرف سے اور ٹھہرایا مسلمانونکو یرموک مین اور وہ لوگ ساتھ سامان اور ہتھیار کے مستعد
تھے واسطے لڑائی دشمنونکے گویا کہ وہ منتظر وعدے کے تھے اور پہونچی خبر قسطنطین پسر ہرقل کو اس امر کی کہ ملوک نے کوچ کیا ہے بجانب یرموک
کے پس بھیجا اُسنے اپنے ایلچی کو بجانب باہان کے درانحالیکہ وہ سرزنش اور ملامت کرتا تھا باہانکو اور سُست سمجھتا تھا اُسکی راے کو توقف
روانگی مین اور برانگیختہ کرتا تھا اسکو چلنے پر بجانب لڑائی مسلمانونکے پس جب پہونچا باہانکے پاس خط قسطنطین کا بلایا اُسنے بطارقہ اور ملوک کو
اور پڑھکر سُنایا خط اُنکو اور حکم کیا چلنے کا اور کہا اُسنے ملوک اور بطارقہ سے کہ ہوکر گذرو تم کسی شہر مین شہرہاے شام سے مگر کہ لو اپنے ساتھ
ایلیو تم وہانکے لوگونکو خوشی یا جبر سے پس روانہ ہوا فوج رومیونکی بعض کے پیچھے بعض اور نہین پہونچتے تھے وہ کسی شہر مین ان شہرون سے
جنکو مسلمانون نے فتح کیا تھا مگر یہ کہ درشتی اور ملامت کرتے تھے انکو اور کہتے تھے تمھی ہو جنھون نے چھوڑ دیا تمنے اپنے دین کو اور میل کیا تمنے
بجانب اہل عرب کے پس وہ لوگ کہتے تھے کہ تم ہم سے زیادہ مستحق ملامت کے ہو اسواسطے کہ تم لوگون نے فرار اختیار کیا اُنسے اور چھوڑ دیا

ہمکو نشانہ واسطے بلا کے پس مطیع بنایا ہمنے اپنی جان کو واسطے ان عرب کے پس پہچانتے تھے رومی حق بات کو اور سکوت کرتے تھے
اُنکے جواب سے اور ہمیشہ لیتے تھے عوام الناس کو آگے اپنے تا اینکہ پہونچے وہ یرموک میں پس اُترے وہ بمقام دیر الجبل کے اور
وہ نزدیک تھا زمین رقاد اور جولان سے اور اپنے اور مسلمانونکے بیچمین تین فرسخ جگہ چھوڑی اور پڑاؤ اُنکے لشکر کا چھ فرسخ طول اور
عرض میں تھا پس جب پورا ہو گیا لشکر روم کا دکھلائی دیے اور قریب ہوے اگلے گروہ اُنکے مسلمانونکے لشکر پر اور تھا وہ جبلہ بن
ایہم غسانی اور ساٹھ ہزار عرب متنصرہ جو مقدمۃ الجیش باہان کے تھے پس جب دیکھا اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بجانب کثرت
دشمن کے کہا اُنھوں نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم عطیہ بن عامر نے بیان کیا ہے کہ نہیں تشابہت دیا جاتا تھا
لشکر رومیونکا مگر ساتھ پھیلی ہوئی ٹیڑی کے جسوقت بند کر دیتی ہے وہ کنارہاے آسمان اور زمین کو بسبب اپنی کثرت کے اور دیکھا میں نے
مسلمانونکو کہ بدل گئیں رنگتیں اُنکی اور ظاہر ہوا اُنسے رنج اور گھبراہٹ اور نہیں جدا ہوتے تھے وہ مگر قول لا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم سے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دیکھتے تھے اُنکی طرف اور کہتے تھے ربنا افرغ علینا صبرا وثبت
اقدامنا آخر آیت تک اور اختیار کیا مسلمانون نے اضطراب کو اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے جاسوسون کو اور حکم کیا
اُنکو کہ داخل ہو دیں وہ قوم کے لشکر میں اور دریافت کریں مسلمانونکے واسطے خبر اُنکی پس روانہ ہوے اور غائب رہے
ایکدن اور ایک رات اور پھرے وہ بجانب لشکر مسلمانونکے اور بیان کیا اُنسے حال تعداد اُنکا اور گروہ اور گھوڑے اور ہتھیارونکا
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ امید رکھتا ہوں میں اللہ سے اس امر کی کہ ہو جاوے سارا سامان اُنکا مال غنیمت ہمارے واسطے
پس جب اُترا باہان مع اپنے لشکر کے مسلمانون کے مقابلے میں نہر یرموک اور بلد رقاد اور ارض جولان اور بلد سو اور چند روز
نہ لڑے وہ مسلمانون سے اور نہیں ڈالا اُنہیں لڑائی کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سبب توقف اور بچھڑ جانے باہان کا مسلمانون
کی لڑائی سے یہ تھا کہ ہرقل نے ایک ایلچی بھیج کر باہان کو یہ کہلا بھیجا تھا کہ نہ جاری کر تو لڑائی کو اپنے اور مسلمانون کے بیچ میں یہانتک
کہ بھیج تو اُنکے پاس ایک ایلچی کو اور وعدہ کر تو اُنسے ہماری طرف سے ہر سال میں ساتھ مال کے واسطے اُنکے سردار عمر رضی اللہ
عنہ اور رئیسوں کے ہر امیر کے اور یہ کہ اُنکے قبضے میں رہیگا جابیہ سے حجاز تک پس جب پہونچا ایلچی باہان کے پاس اور بیان کیا اُس سے
پس کہا باہان نے کہ افسوس ہے کہ بلاوین عرب ہمکو اس امر کی طرف پس کہا جرجیر نے کہ جو بادشاہ نے کہا اُسکے کرنے میں تجھکو کیا
مشقت ہوگی پس کہا باہان نے جرجیر سے کہ جا تو اُنکی طرف اور طلب کر تو اُنمیں سے کسی ایسے مرد عاقل کو جس سے بات چیت
کرے تو اس امر میں جو سنا ہے تو نے اور کوشش کر تو اس معاملے میں آپس پہنے جرجیر نے ریشمی کپڑے اور باندھا اُسنے سربند ریشمی
سنہرا اور رو ڈال دیا گردن میں حمائل وغیرہ کر اور سوار ہوا ایک بڑے شہری عربی پر جسپر سنہری زین تھا اور نکلے اُسکے ساتھ ایکہزار آدمی قوم ندیہت
پس جب ظاہر اور قریب ہوا وہ مسلمانونکے لشکر کے ٹھہرا اُنکے سامنے اور کہا اے گروہ مسلمانونکے سامنے آوے ہمارے تمھارا سردار
تا کہ بیٹھیں کریں ہم تمسے گفتگو یعنی شاید کہ ہم مصالحہ کر لیویں اور نہ خونریزی کریں ہم اور سنا اُسکے کلام کو مسلمانون نے اور آگاہ کیا
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس سوار ہوے وہ اپنے گھوڑے پر اور چلے بجانب جرجیر کے یہانتک کہ ملگئیں گردنیں دونو کے جانورونکی

اور لوگ دیکھتے تھے اُن دونونکی طرف پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ ای بھائی کفر کے کہہ تو جو مجکو کہتا ہی اور پوچھ جو تجھکو پوچھنا ہی پس کہا
جرجیر نے کہ ای برادر عربی نہ فریب مین ڈالے تمکو یہ کہنا تمھارا کہ بھگا دیا ہمنے رومیونکو بہت جگہون مین اور فتح کرلیا ہمنے اُنکے شہرونکو پس دیکھو تم
اب اُس چیز کو جو تمھارے سامنے آئی ہی اسواسطے کہ ہمارے ساتھ تمام مختلف زبانونکے لوگ ہین اور آپس مین قول و قسم کی ہی روم
اور ارمن نے اور معاہدہ اس امر کا کیا ہی کہ نہ بھاگینگے وہ تمھارے مقابلے سے اور تمکو انکے مقابلے کی طاقت نہین ہی پس پھر جاؤ تم
اپنے شہرونکی طرف تحقیق پایا اور پہونچگئے تم بادشاہ کی زمین سے اسقدر کہ پایا تمنے اور تحقیق قصد اور میل اس امر کا کیا ہی عظیم روم
نے کہ نہ ترک کرے تمھارے ساتھ احسان کرنیکو اور دہ دیتا ہی اور ہبہ کرتا ہی اسقدر جو لیا ہی تمنے شہرون سے سال کی مدت مین اور
لیلیا ہی گھوڑے اور ہتھیار اور جب تم آئے تھے تو پا پیادہ چلتے تھے اور اب تم نیک اور خوش حال ہوگئے ہو پس منظور اور قبول کرو تم اُس
امر کو جسکی طرف بلاتا ہون مین تمکو ورنہ ہو جاؤ گے تم ہلاک ہونے والونسے ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ آیا تو کہہ چکا اُسنے کہا ہان پس
تمھارا جواب کیا ہی ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جو تونے حال اپنے ساتھیونکا قوم روم اور ارمن سے اور قصد نہ بھاگنے کا انکی نسبت
بیان کیا پس خطا کی تونے اس کلام مین اور ہمکو تلوار سے دھمکانے اور ڈرانے مین اسواسطے کہ ہم تلوار سے نہین ڈرتے ہین اور ہم شمشیر زنی
کو نکلے ہین اور اپنے کام مین ہم یقین رکھتے ہین اور ضرور ہم فتح کرینگے تمھاری زمین کو اور لے لیونگے تمھارے بادشاہ کے خزانونکو جیسا کہ
وعدہ کیا تھا ہمسے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ہمارے نبی کا وعدہ خلاف نہین ہی اور جو تونے حال معاہدہ رومیونکا
در باب نہ بھاگنے کے بیان کیا ہی پس چھپا لینگی رومیونکو تیز نوکین ہماری تلوارونکی پس بھاگینگے وہ اپنے پیچھے کو اور کہنا اور ڈرانا
تیرا اپنی کثرت تعداد اور جماعت پر پس تحقیق دیکھا ہی تمنے حال قلت اور ضعف ہمارا اور کیونکر بچے ہم تمھاری بڑی جماعتون با سامان
اور ہتھیار سے اور درست ترین چیزونکا ہمکو وہ دن ہی جسدن جاری کرینگے ہم لڑائی یہانتک کہ معلوم ہو جاویگا کہ کون ہم مین کا
ایسا ہی جسکی خواہش اور تمنا لڑائی کی ہی پس جب سنا جرجیر نے کلام انکا متوجہ ہوا وہ ایک مرد امنی کیطرف اور کہا کہ تحقیق ہو تجھ اے
نام مرد
سنبیل بادشاہ بڑا پہچاننے والا اس قوم کا ہی پھر پھیری اُسنے باگ اپنے گھوڑے کی اور پلٹ گیا باہان کیطرف اور آگاہ کیا اُسکو ابوعبیدہ
بن الجراح کی گفتگو سے پس کہا باہان نے جرجیر سے کہ آیا کہا اور بلایا تونے انکو بجانب مصالحے کے اُسنے کہا نہین قسم ہی حق مسیح کی کہ
مین نے اس بارہ مین اُنسے کوئی آغاز گفتگو نہین کی ولیکن بھیج تو انکے پاس بعض عرب متنصرہ کو اسواسطے کہ عرب بعض انمین کے بعض
کیطرف میل کرتے ہین پس اُسیوقت بلایا باہان نے جبلہ بن ایہم غسانی کو اور کہا اُس سے کہ جا تو اُن قوم کیطرف اور ڈرا تو انکو ہماری کثرت سے
اور ڈال تو انکے دلونمین خوف و دہشت کو اور آتا تو اُنپر مکر اور فریب پناپس نکل کر روانہ ہوا جبلہ تا اینکہ مسلمانونکے سامنے آٹھہرا اور پکار کر کہا اُسنے
اپنی بلند آواز سے کہ ای گروہ عرب کے آوے تم مین سے میرے پاس کوئی مرد اولاد عمرو بن عامر سے کہ گفتگو کرون مین اس سے پس سنا
ابوعبیدہ بن الجراح نے کلام جبلہ کا اور کہا مسلمانون سے کہ بھیجا ہی قوم نے تمھارے پاس اپنے جنس کو بارادہ مکر و فریب کے بسبب
پاس یگانگت اور قرابت کے پس بھیجو تم اُسکے سامنے ایک مرد کو انصار سے پس جلدی کی اُسنے پاس جانیکی عبادہ بن صامت رضی اللہ
عنہ نے اور کہا انہون نے ابوعبیدہ بن الجراح سے کہ ای سردار مین اُسکے پاس جاؤنگا اور سنونگا جو وہ کہیگا اور جواب اُسکا دونگا پس چلے اپنے

گھوڑے پر سوار ہو کر گئے عبادہ بن صامت سامنے جبلہ کے پس دیکھا جبلہ نے ایک مرد سخت سیاہ رنگ کو کہ گویا وہ قوم شنوہ سے ہے
اور ڈرا انکے دیکھنے سے بسبب بڑائی انکے ڈیل ڈول کے پس کہا جبلہ نے کہ ای جوان تم کن لوگونسے ہو عبادہ بن صامت نے کہا کہ مین اُس قوم
سے ہون کہ جس قوم کا آدمی تو نے طلب کیا ہی یعنی اولاد عمرو بن عامر سے ہون جبلہ نے کہا مبارک ہو تمکو کون قبیلہ سے ہو تم عبادہ بن صامت
نے کہا مین قبیلہ خزرج سے ہون مین عبادہ بن صامت صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون پس سوال کر تو جو تجکو منظور ہی پس کہا جبلہ
نے کہ ای بیٹے چچا کے مین نہین آیا ہون تمھاری طرف مگر اسوجہ سے کہ مین جانتا ہون کہ اکثر تمھاری جماعت کے لوگ قریب او یگانے ہین پس مین بھی خواہ
اور مشورہ دینے والا تمھارا ہون اور یہ قوم جو اترے ہین گرداگرد تمھارے انکی ساتھ ایسا لشکر ہی کہ نہین سامنا ہو سکتا ہی تمکو اس سے اور لشکر
کے پیچھے لشکر ہی اور یہ بات نہ کہو تم کہ ہمنے کاٹ ڈالا ہی تمھاری جماعتونکو ایک بعد دوسرے کے اور جان لو تم کہ لڑائی گھومنے والی مثل ڈول
کے ہی اور اگر غالب ہو جائینگے وہ تمپر تو نہوگی تمکو کوئی جاے پناہ بگریزید اور اگر وہ شکست اٹھاوینگے تو پلٹ جاوینگے وہ اپنے لشکر اور
شہر پناہون اور خزانون اور شہرونکی طرف اور جو تمنے پایا ہی پس لیلو تم اور پھر جاؤ تم اپنے شہرونکو عبادہ بن صامت نے کہا کہ فارغ ہوا
تو اپنے کلام سے جبلہ نے کہا کہ ہان تم کہو جو تمکو منظور ہو عبادہ بن صامت نے کہا کہ ای جبلہ آیا نہین جانتا تو نے اُس چیز کو کہ ملاقی ہوے ہم
تمھاری پہلی جماعت سے اجنادین وغیرہ مین اور کیونکر فتح اور غلبہ دیا ہمکو اللہ تعالی نے تمپر اور بھگا دیا تمھارے نافرمانی کرنیوالونکو
ہم جانتے ہین اس امر کو کہ جسقدر تمھاری جماعت باقی ہی اُسکا معاملہ بھی آسان ہو گیا اور ہم لڑتے ہین اور لڑینگے ایسے دین سے کہ
چاہتے ہین ہم مردہی اُسکی نہین ڈرتے ہین ہم جو آگے آتا ہی ہمارے اور نہین پروا کرتے ہین ساتھ تمھاری جماعت کے اور ہم حریص
اور خواہشمند ہین خونریزی کے پس نہین دیکھتے ہین ہم کوئی چیز بہت میٹھی دمیونکے خونسے اور مین دعوت کرتا ہون ای جبلہ تمکو بجانب
اسلام کے اور داخل ہو تو مع اپنی قوم کے ہمارے دین مین تاکہ حاصل ہو تجکو بزرگی دنیا و آخرت کی اور نہو تو تابع ایسے امر کا کہ فدا کرے تو
اپنی جانکو پھر ساتھ برائی اور شفقت کے اور تو رؤسائے عرب سے ہی اور ہمارا دین ظاہر اور غالب ہو چکا ہی پس تو بیعت کر اور اختیار کر
تو راہ اُس شخص کی جسنے رجوع بجانب حق کے کی اور کہہ تو کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس خشمناک ہوا جبلہ کلام عبادہ بن صامت سے
اور کہا اُسنے کہ چپ ہو تم میرے سامنے ایسے کلام سے کہ نہین جدا ہونیوالا ہون مین اپنے دین سے عبادہ بن صامت نے کہا کہ اگر انکار کرتا ہی تو
اور رہیگا اپنے کفر پر پس ڈرا اس امر سے کہ ڈالین ہم تجکو اول نیزہ بازی مین کہ ہم گزند پہنچانیوالے ہین لڑائی مین اور اگر پہونچیگی تجکو ہماری
تلوارین تو رہائی پاویگا تو انکی نوکونکی تیزی سے اور چھوڑدے تو ہمکو اور رومیونکو اپنے حال پر کہ وہ بنسبت تیرے آسان اور سبک ہین اور
اگر تو انکار کریگا پس بیٹھ اور آمادہ رہیگا انکی مدد پر تو اترینگی تجھپر وہ چیز جو اتریگی انپر پس خشمناک ہوا جبلہ اور کہا اُسنے کہ تم کسوجہ سے مجکو
اپنی تلوارونسے ڈراتے ہو آیا نہین ہون مین مثل تمھارے اور نہین ہوتا ہی ایک مرد دیگر مقابل ایک مرد کے عبادہ بن صامت
نے کہا کہ جان لیا ہی ہمنے کہ تو ہمارے پاس مکر او ہمارا نقصان کرنے آیا ہی حالانکہ ہم مثل تم لوگون کے نہین ہین سختی ہو تمپر حال یہ ہی کہ
ہم باوصف اپنی قلت جماعت کے توحید کرتے ہین اپنے پروردگار کی اور درود بھیجتے ہین اُسکے نبی پر اور ہمارے پیچھے ایک لشکر ہی کہ روکے
دو کنارہ ہاے عالم کو جبلہ نے کہا کہ مین تمھارے پیچھے کوئی لشکر مثل اس لشکر کے جو تمھارے ساتھ ہی نہین دیکھتا ہون اور نہ کوئی اور گروہ تمھارا

مدد کرنیوالا ہی عبادہ بن صامت نے کہا کہ تو جھوٹا ہی قسم ہی خدا کی اپنے کلام مین ہمارے پیچھے لوگ بزرگ شریف دلیر سخت ہین کہ جانتے
ہین موت کو غنیمت اور زندگانی کو تاوان ہر ایک انمین کا برابر لشکر ہی آیا ہو لگیا تو عمر رضی اللہ عنہ اور انکی شدت اور مضبوطی کو اور عثمان رضی اللہ
عنہ اور انکی دانش اور جوانمردی کو اور علی کرم اللہ وجہہ اور انکے دبدبہ کو اور عباس اور طلحہ اور زبیر اور فلان اور فلان لوگ جو چلے ہوے ہین انکے
پاس مسلمانان مکہ اور طائف اور یمن وغیرہ سے پس جب سنا جبلہ نے یہ کلام کہا اسنے ای بیٹے چچا کے آیا تھا مین یارادے تمھاری نصیحت
کے پس ہرگاہ انکار کی تمنے پس مین درخواست کرتا ہون تجھسے اس امر کی کہ سوال کرو تم اپنی قوم سے کہ قبول کرین وہ صلح کو جسکی طرف
ہم انکو بلاتے ہین عبادہ بن صامت نے کہا قسم ہی خدا کی نہ صلح ہوگی ہمارے اور تمھارے بیچمین مگر ساتھ ادائے جزیہ یا اسلام یا تلوار کے
اور اگر ہوتا عذر اور بیوفائی کرنا امر بد ہمارے نزدیک ہر آئینہ بلند کرتا مین تیرے اوپر اپنی اس تلوار کو اور بھیجدیتا تیری روح کو دوزخ کیطرف
پس جب سنا یہ جبلہ نے کلام عبادہ بن صامت کا حالانکہ انھون نے نہ موافقت کی جبلہ سے کلام مین اسکی جانب کو پس پھرا وہ جھڑتا ہوا
بجانب باہان کے درانحالیکہ بھر لیا اسکے دل نے گفتگو سے عبادہ بن صامت سے خوف اور ڈر کو پس جب ٹھہرا وہ آگے باہان کے ظاہر ہوتا اسکے
چہرہ سے خوف پس کہا باہان نے جبلہ سے کہ تیرے پیچھے کیا حال ہی اسنے کہا کہ ای بادشاہ مین نے ڈرایا اور رعب ڈالا انپر پس انکے نزدیک یکسان ہی اور
انھون نے کہا ہی کہ نہین ہی ہماری خواہش اور آرزو مگر لڑائی باہان نے کہا کہ یہ کیا بے صبری ہی جو تجھسے ظاہر ہوئی ہی آیا نہین ہین وہ عرب مثل
تمھارے مین نے سنا ہی کہ وہ تیس ہزار ہین اور تم ساٹھ ہزار ہو آیا نہین لڑسکتے ہین دو آدمی تمھارے انکے ایک آدمی سے پس تو انکو اور جا تو ای جبلہ اور
تیرے بھائی بند انکی لڑائی کیواسطے اور ہم تمھارے پیچھے ہین پس اگر فتح اور غلبہ پایا تمنے انپر تو ہوگا ملک ہمارے بیچمین مشترک اور ہوگے تم نزدیک ترین لوگونکے
واسطے اور وہ ملک ہمارا جو عرب نے لیا ہی اور باہان ترغیب دیتا تھا جبلہ کو بخشش اور انعام مین اور خواہش دلاتا تھا اسکو لڑائی پر پس منظور کیا
جبلہ نے اس امر کو اور آگاہ کیا اپنی قوم بنو غسان کو اور حکم کیا انکو کہ ہشیار ہو جاوین اور زرہین پہنین وہ پس ایسا ہی کیا قوم نے اور
سوار ہوے ساتھ پورے لوہے کے درانحالیکہ نہین ملا تھا کوئی رومی انمین اور آگے آگے جبلہ بن ایہم سنہری زرہ پہنے ہوے اور لٹکائے ہوے
تھا اس تلوار کو جو بنائی ہوئی ہند کی تھی اور اسکے ہاتھ مین وہ نشان تھا جو ہرقل نے اسکے واسطے بنایا تھا پس چلا وہ بجانب صحابہ کے ساٹھ
ہزار کی جماعت سے پس جب دکھائی دیے اور قریب ہوے وہ مسلمانون کے مثل دیوار آہنی کے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
وہ باتین کر رہے تھے عبادہ بن صامت سے جو انکے اور جبلہ کے بیچ مین ہوئی تھین کہ دفعتہ دکھائی دیے انکو بنو غسان پس جب دیکھا انکو
مسلمانون نے پہچانا انکو اور آواز دی بعض نے بعض کو کہ ای گروہ مسلمانونکے بتحقیق عرب نصرانی تمسے لڑنے کو آتے ہین پس کیا کہتے ہو تم اس
معاملہ مین مسلمانون نے کہا کہ لڑینگے ہم اللہ سے امید مدد اور غلبہ کی رکھتے ہین اور قصد کیا لوگون نے انکی طرف کوچ کرنیکا پس پکار کر کہا
خالد بن الولید نے مسلمانون سے کہ صبر کرو تم رحمت کرے اللہ تمپر اور نہ جلدی کرو تم پس بتحقیق در آئی ہی انپر کوری تا اینکہ مکر کرو نگا مین انکے
ساتھ کہ اسکے سبب سے وہ ہلاک ہو جاوینگے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ وہ کیا ہی ای ابا سلیمان خالد بن الولید نے کہا کہ ای سردار مین نے
اعانت چاہی ہی ہمارے جنس عرب سے اور وہ تمھارا پیتا ہی ہمارا زیادہ تر دیتے ہین اور اگر ہم تمام اپنی جماعت سے انسے لڑینگے تو یہ بات ہماری لیے باعث ضعف کی ہوگی
اور مین بھیجونگا انکے مقابلہ مین کچھ لوگ انمین سے کہ کام کرینگے وہ انکے پھر جبکہ مین اور جب پلٹ جاوینگے وہ ہمارے سامنے سے تو ہوگا یہ امر باعث

شکستگی مشرکین کا اور انکی ٹوٹی سلکی کا اور اگر انکار کرینگے وہ پھر جانے سے اور آمادہ جنگ ہونگے تو نکلینگے انکی طرف کچھ تھوڑے لوگ کہ پھیر دیوینگے انکو انکی پشت پر
پس تعجب کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید کے کلام سے اور کہا اے ابا سلیمان کر تم جو تمنے تجویز کی ہے اور جو خطا ہوا ہے تمھاری لائق ہیں پس اسی وقت
بلایا خالد بن الولید نے قیس بن سعید بن عبادہ خزرجی اور کعب بن مالک انصاری اور معاذ بن جبل اور جابر بن عبد اللہ اور ابی ایوب
خالد بن یزید کو پس جب آن ٹھہرے یہ لوگ خالد بن الولید کے سامنے کہا خالد بن الولید نے انسے کہ اے مددگاران خدا و رسول کے یہ عرب آئے ہیں واسطے تمھاری
لڑنے کو تمسے آئے ہین وہ قوم غسان اور لخم اور جذام ہین بھائی تمھارے ہین پس نکلو تم انکی طرف اور گفتگو کرو ان سے اور کوشش کرو انکے
پھیر دینے مین لڑائی سے پس اگر وہ ایسا کرینگے تو بہتر ہے ورنہ لیلوینگی ہماری تلوارین انکے خون اور ہو وینگے ہم کافی انکی لڑائی کو پس نکلے اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ پانچ شخص تھے انصار سے تا آنکہ سامنے ہوئے جبلہ کے اور تجاوز کیا تھا جبلہ نے مسلمانونکے مقابلہ مین بارادہ لڑائی
یہانتک کہ جب قریب ہوئے صحابہ قوم غسان سے پکارا انھون نے کہ اے گروہ عرب کے قوم غسان اور لخم جذام سے بھائی تمھارے ہین اور ہم چلے آتے ہین
نزدیک ہونیکو تمسے پس اجازت دی انکو جبلہ نے اپنے نزدیک آنیکی پس جب داخل ہوئے صحابہ پاس اسکے اور وہ خیمہ سرخ ریشمی مین جسمین فرش زرد
بچھا ہوا تھا تکیہ لگائے بیٹھا تھا اور اسکے گرد ملوک آل جفنہ تھے پس دعا دی اسکو مثل دعای سلاطین کے پس بلند کیا جبلہ نے انکے مرتبونکو اور کہا اگر
اولاد چچا کی ہم عزیز اور یگانے ہو ادر مین آیا تھا تمھاری طرف واسطے لشکر کے جسنے ڈھانپ لیا ہے تمکو پس بھیجا تمنے میرے پاس ایسے شخص کو بیچ جماعت سے جسنے گفتگو
مین تحلیہ زار اور شدید کی پس کونسا امر تمکو میرے پاس لایا ہے پس سبسے پہلے کلام کیا اس سے جابر بن عبد اللہ نے اور کہا انھون نے کہ اے بیٹے چچا کے نہ موندہ کر تو ہمسے انکی گفتگو کو
اسواسطے کہ ہمارا دین نہین قائم رہتا ہے مگر ساتھ نصیحت کے اور مسلمانونکے واسطے نصیحت کرنا واجب ہے اسواسطے کہ تو عزیز اور قرابتی ہے پس ہم
آئے ہین تیرے پاس ڈراتا ایک بلانے ہین ہم تجکو طرف اسلام کے اور ہو جاوے گا تو اہل اسلام سے اور ہمارا تیرا حال یکسان ہو جاویگا اسواسطے کہ دین ہمارا
بزرگ ہے اور نبی ہمارے بزرگ اور دانا ہین جبلہ نے کہا کہ مین اس امر کو دوست نہین رکھتا ہون اور مین اپنے دین مین تہمت کیا گیا ہون اور تم گروہ
عرب و مین اوس و خزرج نے پسند کیا ہے ایک امر کو اور مین نے پسند کیا ہے اپنے واسطے ایک امر کو پس کہا اس سے انصار نے کہ تو مرد بزرگ ہے اور تجھسا
آدمی نہین بے علم رہ سکتا ہے اسلام اور اسکے رتبے سے پس قبول کر تو اسلام کو تا کہ راہ پر ہو جاوے تو پس انکار کیا جبلہ نے پس بہت کچھ سمجھایا صحابہ نے
جبلہ نے کہا ڈرتا ہون اس امر کہ جسوقت چھوڑ دونگا مین تمسے لڑائی کو اور ہووے غلبہ واسطے روم کے تمپر تو نہ بخیر خفا ہونگا مین کیسے اس بات پر
کہ نکال دینگے وہ مجکو میرے شہر سے اسواسطے کہ روم نہین راضی ہونگے مجھسے مگر اس بات پر کہ لڑونگا تمسے اور کیونکر تم مجکو ڈراتا ہے اور اگر
داخل ہو جاؤنگا مین تمھارے دین مین تو حقیر اور ناچیز ہونگا مین صحابہ نے کہا کہ ہرگاہ تو اس سے انکار کرتا ہے پس جسوقت کہ غالب اور فتحمند
ہو جاوینگے ہم تو مار ڈالینگے ہم تجکو اسواسطے کہ ہماری تلوارین پھاڑ ڈالتی ہین ہڈیونکو پس سختی لڑائی کی ساتھ خبر تیرے کے دوست تر ہے ہمارے
نزدیک اور ارادہ کیا صحابہ نے اسکے ڈرانیکا تا کہ پھر جاوے وہ رومیون سے اور جبلہ نے انکار کی اس امر سے اور کہا قسم ہے حق صلیب
کی ضرور لڑونگا قوم سے اگرچہ ہو لڑائی بھائی اور سب یگانون سے پس کہا قیس بن سعید نے کہ تحقیق گھیر لیا ہے شیطان نے
تیرے دل کو اور تو دوزخی ہلاک ہونے والون سے ہے پس قریب ہے تو دیکھیگا ہمسے ایسی لڑائی کو کہ بوڑھا ہو جاویگا
بسبب اسکے لڑکا پس اٹھ کھڑے ہوئے قیس اور کہا اپنی قوم سے کہ چلو تم دوری اور خواری ہو واسطے اسکے جبلہ نے

کہا کہ مستعد ہو تم کل واسطے لڑائی کے پس چلے آئے صحابہ پھر کر خالد بن الولید اور ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور آگاہ کیا انکو جبلہ کے
حال ور گفتگو سے پس کہا خالد بن الولید نے کہ چھوڑ دو اسکو پس قسم ہی عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر آئینہ دیکھیگا جبلہ ہم
مین سے ایسے لوگونکو کہ نہ ارادہ کرینگے وہ اُسکی لڑائی مین سوائے رضامندی پروردگار عالم کے اور کہا انھون نے کہ ای گروہ مسلمانون کے
قوم ساٹھ ہزار ہین اور ہم کچھ زیادہ تیس ہزار اور ہم اللہ تعالی کے گروہ ہین اور چاہتے ہین ہم کہ ملاقی ہون اور کہتے ہین ہم اُس جماعت سے
پس اگر مارا ہمنے جبلہ کو تو ٹوٹ جائیگی ہیبت ہمارے دشمنونکے دلونمین لیکن منتخب کرونگا مین کچھ لوگ اپنی جماعت سے واسطے لڑائی ان عرب کے ابو سفیان
نے کہا کہ واسطے اللہ کے ہی کام نیک تمھارا ای ابا سلیمان تحقیق رائے نیک کو پہونچے تم پس کرو تم جس امر کا ارادہ کیا ہی تمنے اور لیلو اس لشکر سے جسکو تم
چاہو پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین چاہتا ہون کہ منتخب کرون اپنے لشکر سے تیس آدمی پس لڑے ہر آدمی ہم مین سے دو ہزار سے ان نصرہ سے
نہین ہین باقی تھا کوئی شخص مسلمانونسے مگر یہ کہ تعجب کیا اُسنے سے قول خالد بن الولید سے اور گمان کیا انکی نسبت مزاح کا پس جس شخص نے پہلے اُسنے
اُس باب مین حسن کلام کیا وہ ابو سفیان تھے پس کہا انھون نے کہ ای بیٹے ولید کے آیا یہ کلام تمھارا مزاح کا ہی یا صحیح اور درست ہی خالد بن الولید نے
کہا قسم ہی اُس ذات کی جسکی مین عبادت کرتا ہون کہ نہین کہا مین نے مگر کلام صحیح اور درست کو پس کہا ابو سفیان نے کہ ہو گے تم اُس صورت مین
خلاف کرنیوالے واسطے حکم اللہ برتر کے اور ظلم کرنیوالے اپنی ذات پر اور مین نہین گمان کرتا ہون اس امر کا کہ تمھارے واسطے اُسمین قوت ہو پس اگر کہتے
تم کہ لڑیگا ایک مرد دو سے تو یہ آسان ہوتا تمھارے اس کلام سے کہ لڑیگا ایک مرد ہم مین کا دو ہزار سے اور اللہ تعالی رحم کرنیوالا ہی اپنے بندونپر فرض کیا ہی
ہمپر یہ کہ لڑے ہم مین کا ایک آدمی دو آدمیونسے اور ایکسو دو سو سے اور ایکہزار دو ہزار سے سو تم تیس آدمی ساٹھ ہزار کے مقابلے مین تجویز کرتے ہو سوا اس کے
ہم مین سے کوئی نہ قبول کریگا اور اگر قبول کریگا تو ضرور ساتھ اپنی آتے اور اعانت کریگا اپنے ہلاک پر خالد بن الولید نے کہا کہ ای ابا سفیان تم ہو جاؤ تم بدل ور ڈرانیوالے
اسلام مین حالانکہ تھے تم مضبوط اور شجاع جاہلیت مین خاموش ہو تم اپنی گفتگو سے اور دیکھو کہ کیسے بہادر شہسوار مسلمانونکو مین منتخب کرتا ہون پس
جب تم انکو دیکھوگے تو جانوگے اس امر کو کہ یہ وہ لوگ ہین کہ جنھون نے اپنی جانونکو اللہ تعالی کے واسطے ہبہ کر دیا ہی اور نہین چاہتے ہین وہ لڑائی
سے سوائے اللہ تعالی کے اور جسکے دلکا حال اللہ تعالی اس کیفیت سے جانیگا تو لائق اور سزاوار ہوگا اللہ تعالی پر یہ کہ مدد کریگا اسکی اگر چلیگا
وہ آگ کے تنکو پر ابو سفیان نے کہا کہ ای سلیمان بات یہی ہی جو تمنے کہا اور میرا کلام بنظر شفقت بحال مسلمانونکے تھا اور اگر تمھارا ارادہ یہی ہی تو
ساٹھ آدمی ساٹھ ہزار کیواسطے مقرر کرو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ہان مشورہ ابو سفیان کا مناسب ہی خالد بن الولید نے کہا کہ قسم ہی خدا کی نہین
ارادہ کیا تھا مین نے اپنے اس کلام سے مگر مکر اور فریب کرنیکو ساتھ اپنے دشمن کے اسواسطے کہ جسوقت وہ شکست اٹھا کر پھر جاوینگے اپنے سردار کی طرف
تو داخل ہوگا خوف اور رعب ہمارا ان مین اور جانیگا باہان اس امر کو کہ ہمارا لشکر اُسکے واسطے کافی اور مثل ہی ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہا کہ تم ساٹھ آدمی لیلو بعض انمین کے بعض کی اعانت کرینگے خالد بن الولید نے کہا کہ جس شخص کا جی چاہے اسبات کے واسطے ورنہ میرے واسطے
تو سوائے اپنی جانکے اور کچھ نہین ہی اور اللہ تعالی توفیق دیوی مجھکو اس چیز کی جسکو مین دوست رکھتا ہون عبداللہ بن عمر نے بیان کیا ہی کہ پہلے سب سے جس شخص کو
خالد بن الولید نے انتخاب کیا شہسواران مسلمین سے وہ زبیر بن العوام اور بعد انکے فضل بن عباس تھے پھر کہا خالد بن الولید نے کہان ہین ہاشم بن سعید
الطائی کہان ہین شہسوار بنی تمیم کے قعقاع بن عمرو التمیمی کہان ہین شرحبیل بن حسنہ کہان ہین خالد بن سعید کہان ہین عون بن عبداللہ کہان ہین صفوان

بن فضل المعطل السلمی کمان ہین صفوان بن امیہ کمان ہین سہیل بن عمرو کمان ہین ربیعہ بن عامر کمان ہین ضرار بن الازور کمان ہین رافع بن عمیرہ
کمان ہین عدی بن حاتم طائی کمان ہین یزید الخیل الابیض الرکبان کمان ہین حذیفہ بن الیمان کمان ہین قیس بن الیمان ہین کمان ہین قیس
بن سعید الخزرجی کمان ہین کعب بن مالک انصاری کمان ہین سوید بن عمرو بن الغنوی کمان ہین عبادہ بن صامت کمان ہین جابر بن عبداللہ
کمان ہین ابو ایوب انصاری کمان ہین عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق الاموی کمان ہین عبداللہ بن عمر بن الخطاب العدوی کمان ہین یزید بن الخطاب کمان ہین
رافع بن سہیل کمان ہین یزید بن عامر کمان ہین عبیدہ بن اوس کمان ہین مالک بن نضر کمان ہین حارث بن عبد کمان ہین ظفر بن ابی لبابہ کمان ہین عبدالمنذر
بن عوف کمان ہین غالب بن قیس کمان ہین عباد بن عبیداللہ کمان ہین رافع عنجدہ اور تحقیق ان انکی برابر تھا لڑتی تھین ایکسو سوار سے کمان ہین
عبید بن ابی عبید کمان ہین مغیث بن قیس کمان ہین ہلال بن صابرہ کمان ہین ابن ابی ابید کمان ہین کلال بن حارث کمان ہین حمزہ بن عمر کمان
ہین عبیداللہ بن یزید واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مین نے مختصر کرکے ذکر کیا ہے اور تحقیق خالد بن الولید نے منتخب کیا اکثر قوم انصار
سے پس کہا قوم انصار نے کہ خالد بن الولید آگے کرتے ہین آج کے روز انصار کو اور پیچھے کرتے ہین مہاجرین کو شاید انکے دلمین کوئی بات ہے نصار
کیطرف سے یا یہ کہ انکو برگزیدہ کرتے ہین واسطے لڑائی انکی تو چھپے تاکہ دیکھین وہ کہ کیسا ہے صبر انکا اس معاملے مین یا ارادہ کرتے ہین وہ اس امر کا کہ
آگے کرین انکو واسطے ہلاکی کے اور شفقت کرتے ہین اولاد مہاجرین پر جب سنا خالد بن الولید نے یہ کلام متوجہ ہوے وہ یہانتک کہ انصار کے
بیچ مین آئے اور کہا کہ قسم ہے اللہ کی اے اولاد عمرو بن عامر کے نہین بلایا اور تجویز کیا مین نے تمکو مگر اس معاملے مین جسکو پسند کیا ہے مین نے
اپنی ذات کیواسطے اور نہ پیچھے ہونا چاہا اور نہ تمہارے باپ پر اسواسطے کہ تمھارے دلوں مین ایمان نے جگہ پکڑی ہے انصار نے کہا کہ تم سچے ہو پھر مصافحہ کیا
انسے اکثر قوم نے انزدیک ہو بیٹھے ساتھ انکے دل سے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پیچھے ساٹھ آدمی سواے خالد بن الولید نے
حاطب بن عمرو کو بلایا پس جب بلایا انھون نے حاطب بن عمرو کو ساتھ کے پیچھے ظاہر ہوا خشم اور غصہ انکے چہرے سے اور حاطب کو شدت
عداوت تھی اپنے بھائی سہیل کے ساتھ اسلام مین اور وہ اکثر کہتے تھے رسول اللہ صلعم سے کہ یا رسول اللہ اگر قدرت پاؤنگا مین اپنے بھائی سہیل کے
خون پر تو بہایا ونگا اسکو پس تعجب فرماتے تھے مصطفے انکی اچھائی ایمان سے پس جب ہوا دن یرموک کا آگے کیا خالد بن الولید نے سہیل کو پیچھے واسطے
کو پس لاحق ہوئی حاطب کو عار اور آئے خالد بن الولید کے پاس اور کہا کہ اے بیٹے ولید کے تم ہمیشہ دشمن رہے خاندان بن عامر کے آگے کرتے ہو
جسکو پیچھے ہونا چاہیے اور پیچھے کرتے ہو جسکو آگے ہونا چاہیے اور نہین ارادہ کیا ہے تمنے اس امر سے مگر یہ کہ چھوڑ دو ہمکو اور مقدم کرو ہمارے
غیر کو اور نہین خطا پہنچی تجھ پر امیر المومنین عمر بن الخطاب کی تمہارے باب مین کہ تم ناز کرتے ہو اپنی دلیری اور جوانمردی پر ساتھ اس چیز کے جو فتح
کی اللہ تعالی نے تمہارے ہاتھ پر اور تم اپنے کو شجاع اور لوگونکو اپنے سے کم جانتے ہو اور اگر نہین مدد تا اللہ تعالی سے حالانکہ اللہ تعالی ایسے
اعتماد کرتے ہین مومنین تو ملاتا مین اپنی باگ کو تمھاری باگ کے ساتھ اور اپنے گھوڑے کو تمھارے گھوڑے کے ساتھ اور حملہ کرتا مین اور تم ان کافرون پر
پس دیکھتے مسلمان کہ کون ہم مین کا بڑا صبر کرنیوالا ہے مشرکین کی لڑائی پر اللہ تعالی کی راہ مین پس خشمناک ہوے خالد بن الولید حاطب
کے ساتھ اور کہا انسے کہ تمکو اور تم ایسے اور لوگونکو کہنے کی بات ہو گئی اور دراز ہو گئین زبانین تمھاری گفتگو مین یہانتک کہ زیادہ کیا تمنے
میرے لیے ملامت کو نزدیک عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور مین نہین جانتا ہون اس امر کو تمہارے واسطے اس کلام مین کوئی گناہ ہے

اور نہیں ہے یہ مگر آزمایش اللہ تعالیٰ کیطرف سے کہ ناطق کیا ہو اُسنے اس کلام سے تمھاری زبانونکو اور چاہتا ہو وہ میری آزمایش کو اس سبب سے
اور میرے صبر کو اور مین درخواست کرتا ہون اللہ تعالیٰ سے توفیق اور سلامتی کی تاکہ دور ہو جاوے میرے دلسے ننگ عار شیطانی اور غصہ زمانہ
جاہلیت کا پھر کہا قسم ہے خدا کی اے حاطب اگر قصد کرو تم بعد اس کلام کے اس امر کا کہ رکھو تم اپنے قدم کو خالد کے رخسار پر تو ہرگز آئندہ نہ پاؤگے تم اُنمین پیچ کو
اور سیکھا از روے عاجزی اور فروتنی کے ہے واسطے بندہ خدا کے اور از روے طاعت کے ہے واسطے رسول اللہ صلعم کے پس نہیں باقی رہا کوئی شخص
مسلمانونمیں جسنے سنا قول خالد بن الولید کا مگر ہوا شکر گزار اور تحسین کی اُنکی بات کا کیا اور ابو عبیدہ بن الجراح سنتے تھے قول خالد بن الولید کا پس وہ
رونے لگے اور کہا قسم ہے خدا کی اے ابا سلیمان تم فرزند یکتا ہو واسطے اُنکی شکر گزاری مین پھر کھڑے ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اور پکڑ لیا ہاتھ حاطب کا اور
رکھدیا اُنکے ہاتھ کو خالد بن الولید کے ہاتھ مین پس ہنسے اور وہ مصافحہ کیا ایک نے دوسرے سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین اُمید رکھتا ہون
ہمیشہ کی کہ ہو جاؤ تم دونون مصداق اُسکے جو فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مجید مین ونزعنا ما فی صدورہم من غل آخر تک واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ جب انتخاب کیا خالد بن الولید نے شہسواران مسلمین سے ساٹھ مردونکو کہ ہر ایک اُنمین کا اگر ارادہ کرتا ثابت واحد لشکر کے مقابلے کو تو یہ
آسان تھا اُسپر وقت کہا خالد بن الولید نے اُنسے کہ کیا راے ہے تمھاری رحمت کرے اللہ تمپر بیچ مین حملہ کرنیکے میرے ساتھ اس لشکر پر جو ہمسے لڑنیکو آیا ہے
اور وہ لوگ قوم عرب ہیں مثل تمھارے اور تم خوب اُنکو جانتے اور پہچانتے ہو پس اگر ہوگا تمکو اُنکے مقابلہ مین صبر اور تائید کریگا اللہ تعالیٰ بحالت صبر کے
ساتھ مدد کے اور شکست دوگے تم اُن عربکو پس جان لو اس امر کو تم اس لشکر کو شکست دوگے پس جب شکست دوگے تم اُنکو اور پھر جاویگا خوف تمھارا
اُنکے دلونمیں پس پلٹ جاوینگے وہ بحالت زیانکاری کے اُنھون نے کہا کہ اے ابا سلیمان کرو تم جو تمھارے ہو سکے قسم ہے خدا کی ہرگز نہ ڈرینگے ہم اپنے دشمنون سے مثل لڑائی ایسے
شخص کے جو بکرتا ہے اللہ تعالیٰ سے دین کو اور بھروسا کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی قوت پر اور خرچ کرتا ہے طلب آخرت مین اپنی جان کو پس عاجزانہ خیر کی دعا دی خالد بن
الولید نے اور ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکو اور کہا کہ آمادہ ہو جاؤ تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر اور لیلو تم ہتھیار اور سامان اپنا اور رہوین تمھارے پاس
تلوارین نزدیک کرنیوالی موت کی اور نہ لیوے کوئی تم مین نیزے کو اسواسطے کہ نیزہ تو ہلاکت … اور کمی کرنیوالا کبھی میل کرتا ہے وقت مارنیکے پس نکلتی ہے
… کرتا ہے اور نہ لو تم نیزونکو وہ خطا بھی کرتے اور بیکار کبھی ہوتے ہین اور سوار ہو گھوڑون … پر اور نہ سوار ہووے کوئی مرد اپنے اُس گھوڑے پر جسپر
اُسکو عادت ہو اور وعدہ کرلو آپسمین اس امر کا کہ یکجائی نزدیک حوض محمد مصطفیٰ صلعم کے ہوگی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ متفرق ہوے
ساٹھون مسلمان اپنے اسباب کیطرف واسطے درستی اپنے حال کے اور سلام کرتے تھے وہ اپنے اہل عیال پر اور ضرار بن الازور آئے اپنے خیمے مین اور
لباس پہنا اُنھون نے اور سلام کیا اپنی بہن خولہ پر پس جب درست کیا اُنھون نے آلات لڑائی کو خولہ اُنکی بہن نے کہا کہ اے بھائی مین دیکھتی ہون
تمکو کہ تم مجکو اسطرح سے رخصت کرتے ہو جیسے کوئی یقین کرنیوالا جدائی کا رخصت کرتا ہے پس آگاہ کیا ضرار نے اُنکو اس حال سے کہ وہ ارادہ رکھتے ہین
دشمن سے بھڑ جانیکا بمعیت خالد بن الولید کے پس روئین خولہ اور کہا اے بھائی میرے لڑو تم دشمن سے اور تم یقین رکھتے ہو ساتھ اللہ تعالیٰ کے ہے واسطے
کہ دشمن نزدیک کریگا تمسے وقت دور کو اور نہ دور کریگا نزدیک کو پس اگر پیش آویگا تمپر کوئی حادثہ لاحق ہوگی تمکو تمھارے دشمن سے کوئی مصیبت تو
قسم ہے خدا کی ہرگز نہ سست اور ضعیف ہو جاونگی خولہ اور ہونگی بیٹھنے والی زمین پر پاپوش کی … اور جا ملینگی تمسے جلدی سے پس … ضرار بن الازور اُنکے
رونے سے اور رات گزرانی اُنھون نے نماز اور دعا اور عاجزی اور رونے مین اور مانگتے طلب کرتے تھے وہ مدد کو اللہ تعالیٰ سے تا اینکہ ظاہر ہوئی صبح …

نے پس جب فراغت پائی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اذان کے اور نماز صبح کی پڑھائی انکو
پورا کیا قوم نے وضو کو اور بلند کیا آوازونکو ساتھ اذان کے اور نماز صبح کی پڑھائی انکو ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے پس جب فراغت پائی
انھون نے نماز سے تو سبکے پہلے جلدی کی نکلنے کی لڑائی مین خالد بن الولید نے اور وہ اشعار رجز یہ پڑھتے تھے اور گئے وہ اپنے اسباب کیطرف
اور پہنا اپنے ہتھیارونکو اور رخصت کیا اپنی ازواجکو اور سوار ہوا اور وہ آگے لشکر مسلمانونکے اور یکجا ہوے تھے ساتھی انکے پس سبکے پیچھے جو آئے انکے
پاس وہ ابوعبیدہ بن الجراح تھے اور تھے ہمراہ انکے زبیر بن العوام اور تھے ساتھ انکی زوجہ اسماء بنت ابی بکر صدیق تھیں ور ایکجانب مین تھے عبدالرحمن تھے
اور اسماء دعا کرتی تھین انکی سلامتی کی اور کہتی تھین کہ اے بھائی میرے نہ جدا ہونا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی کے بیٹے سے وقت اپنے حملہ
کرنیکے کرنا تم وہ امر جو وہ کرینگے اور لڑنا تم اسطرح سے جسطرح وہ لڑین اور نہ لاحق ہو تمکو اللہ کے کام مین ملامت کسی ملامت کرنیوالی کی اور رخصت
کیا اصحاب نبی نے اپنے اہل کو اور روانہ ہوے اور خالد بن الولید انکے بیچ مین تھے گویا وہ شیر تھے اور گرد انکے شیر تھے یہانتک کہ ٹھہرے وہ سامنے
ہمراہیان جبلہ کے پس جب دیکھا بنو غسان نے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف حالانکہ وہ تھوڑے تھے گمان کیا انھون نے کہ وہ بھیجے ہوے آئے
ہین انکے پاس بطلب مصالحہ اور ترک لڑائی کے اور چلا کر پکارا جبلہ نے اپنی قوم کو اور درخواست روانگی کی انسے اور پکار کر کہا غسان سے کہ جلدی کرو تم
بجانب مدد دینے صلیب کے پس قبول کیا انھون نے اور لیا انھون نے سامان لڑائی کو اور بلند کیا صلیبانکو اور صف بندی کی واسطے لڑائی کے
اور بلند ہوا آفتاب اوپر اور تلوارین چمکتی تھین مثل روشنی آفتاب کے اور چمک خود انکی مثل روشنی آگ کے تھی اور ٹھہرے وہ بانتظار اس امر کے کہ کیا کام
کرتے ہین صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جب برابر ہوئین دونون جماعتین نکلے خالد بن الولید اپنے ساتھیونکے بیچ سے اور پکار کر کہا اپنی
بلند آواز سے کہ اے عبادت کرنیوالو صلیب کے اور کہنیوالو قربان کے نکلو اور چلو تم بجانب لڑائی کے اور نیزہ بازی کے پس جب سنا جبلہ نے کلام
خالد بن الولید کا جانا کہ مسلمان بھیجے ہوے نہین آئے ہین بلکہ لڑنیکو آئے ہین پس نکلا جبلہ قلب لشکر سے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتا تھا پھر کہا
جبلہ نے کہ کون شخص ہے ہمارا پکارنیوالا واسطے ہماری لڑائی کے خالد بن الولید نے کہا کہ وہ شخص مین ہون پس نکلو تم بجانب میدان لڑائی کے جبلہ نے
کہا تحقیق ہمنے درست کیا ہے اپنے کامونکو تمھاری لڑائی کے واسطے اور تم نہین دور ہوتے ہو ہماری ملاقات سے اور قسم ہے حق مسیح کی کہ نہ منظور کرینگے
ہم اس چیز کو جو تم ہمسے خواہان ہو پلٹ جاو تم اپنی قوم کیطرف اور آگاہ کرو تم اس امر سے کہ سواے لڑائی کے ہم کچھ نہین چاہتے ہین پس ظاہر کیا اسکے
لیے خالد بن الولید نے تعجب کو اسکے کلام سے اور کہا کہ اے جبلہ کیا جانتا ہے تو کہ ہم نہین آئے ہین مگر واسطے لڑائی کے پس اگر تم ہماری نسبت یہ
کہو کہ ہم گروہ قلیل ہین پس اللہ تعالی مدد اور غلبہ دیگا ہمکو تمپر جبلہ نے کہا کہ اے جوان تحقیق مغرور اور فریب کیا تمنے اپنی ذات اور قوم کے ساتھ
جو تم ہمسے لڑنیکو آئے ہو خالد بن الولید نے کہا تو ایسا گمان نہ کر پس قسم ہے خدا کی ہم جدا ہوے ہین تمسے لڑنیکو ہر مرد ہم مین کا تمھارے ایکہزار کے واسطے
کافی ہے اور ہمارے پیچھے ایسے قوم رہ گئے ہین کہ وہ زیادہ خواہشمند ہین لڑائی کے خواہش پیاس سے سرد پانی کیطرف جبلہ نے کہا کہ اے بھائی مخزوم کے
تحقیق مین بزرگ جانتا تھا تمکو عقل مین اور قصد کیا تھا مین نے تمھارے مقابلے مین چلانے اور بھیجنے دلیرونکو تا اینکہ سنا مین نے تمسے یہ کلام
کہ تم ساٹھ آدمی قصد ہماری لڑائی کا رکھتے ہو اور ہم رئیس غسان اور قوم لخم اور جذام کے ہین اور اب ہم حملہ کرتے ہین تمپر ساٹھ ہزار سے
پس نہ باقی رہیگا تم مین کا کوئی شخص اور پکار کر کہا جبلہ نے اپنی قوم کو کہ اے آل غسان حملہ کرو حملہ کرو پس حملہ کیا ساٹھ ہزار نے ایک ہی
ساتھ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور انکے ہمراہیون پر پس ثابت قدمی سے انکے مقابلے مین صحابہ رضی اللہ عنہم نے

اور سخت ہوئی لڑائی اُنکے بیچ میں پس نہیں سنی جاتی تھی مگر آواز شور و غل قوم کی اور پڑیں تلواریں خود و نپر یہانتک کہ یقین کیا ہر
مسلمان نے اور مشرک نے ہر ایک کو خالد بن الولید اور ہمراہی اُنکے نہ نجات پاوینگے قتل سے پس تکبیر کہی مسلمانوں نے اور لاحق ہوا انکو
قلق اور اضطراب اپنے مسلمان بھائیونپر اور بعض اُنکے بعض سے کہتے تھے کہ تحقیق خالد بن الولید قریب نفس میں آگئے بہ نسبت ہمارے ساتھیونکے اور
ہلاک کیا اُنکو اور رومی کہتے تھے کہ اگر ہلاک کیا جبلہ نے اس گروہ کو پس لامحالہ ہلاک عرب کا ہمارے ہاتھ سے حاصل ہے اور
اسیطرح برابر لڑائی ہوتی رہی عبادہ بن صامت نے بیان کیا ہے کہ واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری خالد بن الولید اور زبیر بن العوام اور
عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق اور فضل بن عباس اور ضرار بن الازور اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کی کہ تحقیق دیکھا تھا میں نے ان
چھ شخصونکو کہ ملائے ہوئے تھے مونڈھے لڑائی میں اور بچاتے تھے اور نگاہ رکھتے تھے بعض انمیں کے بعض کو اور نہیں جدا ہوتے تھے پس
کتنے لوگ ایسے تھے کہ باقی رہگئے بدون مددگار کے داہنی جانب میں اور کتنے ایسے تھے کہ نیست ہوگئی تھی مدد انکی بائیں جانب کی اور
زیادہ کیا انکا لڑائی نے مشغولوں پس کتنے خون تھے کہ بہنے لگے اور کتنے قرار پکڑے ہوئے زین کے جھک گئے اور متوجہ ہوئے ساتھ دلیرونکے اور چلاتے تھے
تیرونکو اور نیزہ بازی کی اُنھوں نے ساتھ نیزہ ہائے بلند کے اور تنگی میں ڈالا ساتھ تلواروں چمکتی ہوئی کے اور سُست ہوگئے بازو تھکے ہوئے اور آئی
کوشش اور گئی سستی درو سستگی اور رخنہ دار ہوگئیں ہڈیاں گو وہ دار سزاوار ونکے مونڈھونکی اور جب درآئے انمیں چھ صحابی اور قتل کیا انکو
جلدی سے پس داخل ہوا میں ساتھ اُنکے اور کہا میں نے کہ پہنچیگی مجکو وہ چیز جو پہنچیگی انکو اور پکار کر کہا خالد بن الولید نے کہ اے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یہ جگہ ہے قیامت ہے اور بہ تحقیق دیکھی خالد بن الولید کو وہ چیز جسکی وہ تمنا کرتے ہیں پس جب گرم ہوئی ہمارے بیچ میں لڑائی پاپیادہ
ہوگئے خالد بن الولید اپنے گھوڑونسے اور پاپیادہ ہوگئے مرقال بن ہاشم اور ہجوم کیا انپر لوگوں نے اور مبتلا ہوا گرد اُنکے زبیر بن العوام اور
فضل بن عباس نے درانحالیکہ بچاتے تھے اُن دونوں کو اور فضل بن عباس پکار کر کہتے تھے کہ جدا ہوا ای گروہ کتونکے اور دور ہو اصحاب سے میں
شہسوار نیزہ زن ہوں ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں عبادہ بن صامت نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے پیش رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی کہ میں نے شمار کیے تھے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے پس حملے کہ حملہ کرتے تھے وہ خالد بن الولید کیطرف سے اُس لشکر پر جو گرد انکے تھا
پس مار ڈالتے تھے وہ ہر حملہ میں ایک سوار کو گروہ قوم سے اور سوار ہوئے خالد بن الولید ایک گھوڑے پر سوائے اپنے گھوڑے کے اور سوار ہوئے مرقال
ایک گھوڑے پر اسپان قوم سے اور حملہ کیا اُنھوں نے مشرکین پر اسطرح کہ گویا وہ لڑے نہ تھے اور برابر تمام اس دن سخت لڑائی لڑتے رہے
تاآنکہ قریب غروب ہوا آفتاب اور تھے وہ مثل شیر حملہ آور کے اور مسلمانونکو سخت قلق تھا اپنے بھائیونپر پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے شور کر کے کہا مسلمانوں سے کہ حملہ کرو برکت دیوے اللہ تعالی تم میں پس دیکھیں ہم کہ ہمارے بھائیونکا کیا حال ہوا کہ بے شبہ ہلاک
ہوئے خالد بن الولید اور ساتھی اُنکے پس سبھوں نے انکا کہنا منظور کیا سوائے ابوسفیان کے پس کہا ابوسفیان نے ابو عبیدہ بن الجراح سے
ای سردار ضرر قوم مسلمانونکو مخلصی حاصل ہوگی اور دیکھو گے تم جو کچھ ہوگا پس نہ التفات کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب کلام ابوسفیان کے
اور بوجہ قلق کے قصد حملے کا کیا اور رونے لگے پس اُسی حال میں وہ آمادہ تھے حملہ کرنے پر کہ دفعۃً لشکر متنصرہ کا بھاگ نکلا اور آوازیں
مسلمانونکی بلند ہوئیں ساتھ قول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ له الملک وله الحمد وهو على كل شیء قدیر کے اور ملجا ہوئے

بعض نے بعض کے پاس اور گروہ متفرقہ کا بھاگا جاتا تھا اسطرح سے کہ گویا کسی پکارنیوالے نے آسمان سے پکار کر بھگا دیا تھا اُنکو اور آئے خالد بن
الولید اور ساتھی اُنکے وسط معرکہ سے درانحالیکہ بیان سے تھکے وہ بسبب لاحق ہونے مشقت اور شدت کے پس تجسس و تلاش کی اپنے
ساتھیونکی خالد بن الولید نے پس دیکھا اُنہین نکو بیچ مردونکے پس طمانچے مارتے تھے وہ اپنے مُنھ پر اور کہتے تھے کہ ہائے کیا تو نے مسلمانونکو اے بیٹے
ولید کے کل پروردگار عالم کے سامنے تجکو اس بارے مین کیا عذر ہوگا پس دیکھا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور پکار کر کہا اُنسے کہ کیا حال
ہے تمھارا اے خالد انھون نے کہا کہ اے سردار گم کردیا مین نے مسلمانون سے چالیس شخصونکو منجملہ اُنکے زبیر بن العوام اور فضل بن عباس اور جابر اور رافع بن
اور فلان و فلان شہسواران مسلمین ہین پس استرجاع کی اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور کہا اے
خالد مین نے کہا تھا تجسے کہ تمھارا غرور قریب ہے ہمارے ساتھ کچھ نہ کچھ کریگا پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے انا للہ وانا الیہ راجعون پس کہا اُنسے
سلامہ بن اوحض السلمی نے کہ اے سردار ہو تم جگہ لڑائی کو اور تلاش کرو صحابہ کو پس اگر دیکھو گے تم اُنکو تو خیر ورنہ لوگ یا تو قید ہوگئے ہین یا انکا تعاقب
کفار کا کیا ہے پس لائی گئین ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس مشعلین آگ کی اور وہ آئے وہ لڑائی کی جگہ پر پس دیکھا انھون نے کہ بنی غسان
سے پانچ ہزار آدمی مارے گئے ہین اور صحابہ سے دس آدمی شہید ہوئے ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ احتمال ہے کہ بقیہ صحابہ قید ہین
ہین یا مشرکین کا پیچھا کیا ہے پھر کہا انھون نے اللھم امنن علینا بالفرج ولا تفجعنا بابن عمۃ نبیک ولا بابن عمۃ الفضل
پھر کہا انھون نے کہ اے گروہ مسلمانونکے کون شخص تم مین سے پیچھا کریگا نشان قوم کا اور دریافت کریگا خبر مسلمانونکی و ثواب اُسکی مزدوری
اُسکی اللہ تعالی پر ہوگی پس منظور کیا اس امر کو خالد بن الولید نے اور کہا کہ مین ایسا کرونگا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تم اس کام
کو نہ کرو کہ تم تھکے اور مشقت اُٹھائے ہوئے ہو خالد بن الولید نے کہا قسم ہے خدا کی مین ضرور جاؤنگا اُنکی تلاش کو پھر بدل لیا خالد بن
ولید نے اپنے گھوڑے کو حازم بن جبیر کے گھوڑے سے جسکا نام ہرطال تھا کہ تیز روی مین نہین ملتا تھا اُس سے مگر غبار پس کہا اُن سے
گھوڑے کے مالک نے اے ابا سلیمان بشارت ہو تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ خوش کریگی تمکو کہ ایسے گھوڑے پر تم سوار ہوئے کہ جسکی سواری مین
نے احد اور خیبر اور ذات السلاسل اور تبوک اور یمامہ مین کی ہے اور سوار ہوئے تھے اسپر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
روز غزوہ حنین کے اور سوار ہوئے تھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بروز ردّہ کے جب کہا تھا اُنھون نے کہ لڑونگا مین ساتھ اُنکے ہمراہ ان
دونون چیزونکے پس خوش ہوئے خالد بن الولید اور ڈالدیا اُسکی باگ کو بطلب تعاقب قوم اور تبعیت کی اُنکی ایک مسلمانون نے پس بہت
دور نہین چلے تھے خالد بن الولید کو دفعۃً سُنی اُنھون نے آواز تہلیل اور تکبیر کی پس جواب دیا خالد بن الولید نے مثل اُسکے پس آئی
قوم خالد بن الولید کیطرف کہ آگے اُنکے زبیر بن العوام اور فضل بن العباس تھے پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اُنکی طرف مرحبا
کہا اُنسے اور تعظیم کی اُنکی اور سلام کیا اُنپر اور کہا فضل بن عباس سے کہ اے ابن عم رسول اللہ کے کیا حال تھا تمھارا اُنھون نے کہا
کہ اے ابا سلیمان شکست دی اللہ تعالی نے مشرکین کو اور پھیر دیا اُنکو اُنکے پیچھے پس تعاقب کیا اُنکا اور یہ اسوجہ سے ہمنے کیا
تھا کہ کچھ لوگ ہم مین کے قید ہوگئے ہین پر اُمید کی ہمنے رہائی کی پس دیکھا ہمنے اُنکو اور بیشک وہ مارڈالے گئے ہین خالد بن الولید نے
کہا کہ قوم ضرور قید ہین زبیر بن العوام نے اُنسے پوچھا کہ اُن کی قید کا حال تم کو کہان سے معلوم ہوا خالد بن الولید نے

کہا موجب ہے کہ ہمنے نہین پایا اُنکو جگہ مین سواے اُس کے اور ہم نہین جانتے تم پس ہوا دن پس تئیس ہو گئے ہین اور تھے قیدیونمین نافع بن عمیرہ الطائی اور
ضرار بن الازور اور ربیعہ بن عامر اور عاصم بن عمرو اور یزید بن ابو سفیان پس سخت گذرا یہ معاملہ مسلمانون پر اور سجدہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے
اپنے تئیں زمین پر پس کہا خالد بن الولید نے کہ اے گروہ مسلمانون کے قسم ہے خدا کی کہ خرچ کیا مین نے اپنی جانون کو بیچ روزی ہوئی مجکو شہادت
اور جو باقی رکھے موت اُنکی اگر تھی اور پانچ آدمی تم مین سے قید ہو گئے ہین اور رہائی اُنکی بہرت ہاتھ ہے پر اگر چاہا اللہ تعالی نے اور رات گذرانی
مسلمانون نے حالت خوشی اور سرور مین اور مشرکین نے سختی مین رہا حال یہ کہ شکستگی پائی اُنکے حامی لشکر نے پس بلایا باہان نے جبلہ کو اور دریافت
کیا سب حال وہ کام اسکا پس کہا اُسنے کہ اے بادشاہ ہم پر ابر غالب تھے یہانتک کہ دراز کی تاریکی رات کی پس ہنگامہ اور شور کر کے پکارا اُنکو
پکارنے والے نے پس متفرق کر دیا اُسنے جماعت کو اور مارے گئے ہم مین جو مارے گئے اور قوم کو جو مدد اور غلبہ ہے تو وہ معبود تمہارا اُنکا ہے اور اگر ایسا نہوتا
نکلتے دشمن کے ساٹھ آدمی واسطے مقابلہ ساٹھ ہزار کے ہم مین سے باہان نے کہا کہ بھیجا ہرقل نے تم مین سے لوگونکو بطور ایلچی کے پس نہین قبول
کیے وہ نہ ہم اور نہ تم اور بیچ جانا ہو نہین تمہارے لشکر کو پس شکست اُٹھاتے ہین وہ قسم ہے حق صلیب کی کہ حملہ کرونگا مین کل اُنپر ساتھ اپنے گروہ کے
اور کرونگا مین انکو مٹی اور رات گذرانی اُسنے بفکر اور قریب کے مسلمانون اور خالد بن الولید پر اور رات گذرانی ابو عبیدہ بن الجراح نے
اور اتفاق رنج کیا واسطے لڑائی پر کل کی صبح پر اور لکھا امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو ایک خط ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
من عامر بن الجراح سلام علی الشام سلام علیک اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ
والہ وسلم واعلم یا امیر المومنین ان کلب الروم قد استنفر علینا کل من یحمل صلیبا وقد سار القوم الینا کالجراد المنتشر وقد نزلنا
بالیرموک قریبہ من الجولان والعدو فی ثمان مائۃ الف مقاتلۃ غیر الاتباع وستین الف من المتنصرۃ من غسان واول من
التقانا سیاقۃ جیوشہ فی ستین الفا فخرج الیہم منا ستون رجلا فہزمہم اللہ المشرکین بایدیہم وما النصر الا من عند اللہ وقتل منا
عشرۃ وسماہم فاسر منہم رافع بن عمیرۃ وربیعۃ بن عامر وضرار بن الازور وعاصم بن عمیرۃ ویزید بن ابی سفیان ونحن علی نیۃ
اللقا فلا تغفل عن المسلمین وامددنا برجال الموحدین ونحن نسال اللہ تعالی ان ینصر الاسلام واہلہ والسلام علیک وعلی جمیع
المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور لپیٹا خط اور سپرد کیا عبد اللہ بن قرط کو اور حکم کیا اُنکو روانگی مدینہ طیبہ کا عبد اللہ نے بیان کیا ہے کہ سوار ہوا
مین یرموک سے جمعہ کے دن بعد عصر کے ماہ ذیحجہ مین اور گذری تھین ماہ ذیحجہ مین بارہ راتین پس پہنچا مین مدینہ طیبہ مین جمعہ کے دن
بیچ پانچین گھڑی کے اور مسجد نبوی بھری تھی لوگون سے پس بٹھلایا مین نے اپنی اونٹنی کو باب جبرئیل پر اور آیا مین روضہ مبارک مین پس سلام
کیا مین نے قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قبر ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اور قصد کیا مین نے ساتھ خط کے طرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کے پس حضور کیا مسلمانون نے مجکو دیکھکر اور [illegible] گیا مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پس بوسہ دیا مین نے اُنکے ہاتھونکو اور سلام کیا مین نے
اُنپر اور مسلمانونپر پس جب پڑھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط کو بدل گیا رنگ اُنکا اور کہا اُنھون نے انا للہ وانا الیہ راجعون پس کہا
حضرت عثمان اور حضرت علی اور حضرت عباس اور عبد الرحمن بن عوف اور طلحہ وغیرہم رضی اللہ عنہم نے کہ اے امیر المومنین آگاہ کرو تم ہمکو
مضمون خط سے ہمارے بھائیونکے پس کھڑے ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور چڑھ گئے منبر پر اور پڑھکر سُنایا خط مسلمانون کو پس جب سُنا

مسلمانون نے مضمون خط کو شور کیا اُنھون نے ساتھ آواز رونیکے بنظر شوق کے بحال مسلمانون کے اور سب سے زیادہ عبد الرحمن
بن عوف الزہری روئے اور کہا کہ ای امیر المومنین بھیجدو تم ہمکو اسواسطے کہ ہم لوگ جب ملک شام مین جائینگے تو مضبوط کردیگا
اللہ تعالی پُشت مسلمانون کو پس قسم ہی خدا کی کہ مین نہین مالک ہون مگر اپنی جان اور مال کا اور نہین بخل کرونگا مین اُسکے
ساتھ مسلمانونپر پس جب سُنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کلام عبد الرحمن کا اور دیکھا شفقت اور بے صبری مسلمانونکی اپنے
بھائیون پر آئے میرے پاس اور کہا کہ ای بیٹے قرط کے کون شخص سردار اور رئیس رومیونکا ہی پس کہا مین نے کہ پانچ بطارقہ
ہین ایک انمین کا بھانجا ہرقل بادشاہ کا اور نام اُسکا قوریر ہی اور دریجان ورقناطر اور جرجیر اور صلیبان ان چارونکے تحت حکم
صلیب بابان کے ہین وہی حکمران ہی اُنپر پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر پڑھا
اس آیت کو یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواہہم آخر تک پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اس معاملہ مین کیا مشورہ دیتے ہو رحمت
کرے اللہ تعالی تمپر پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ بشارت ہو تمکو رحمت کرے اللہ تمپر اسواسطے کہ اس معاملے مین ہوگی نشانی قدرت
کی اللہ تعالی کی طرف سے کہ آزمایش کریگا وہ اُنمین اپنے بندونکی تاکہ دیکھے وہ اُنکے کامون کو پس جو شخص صبر کریگا اور امید
ثواب کی رکھیگا اللہ تعالی کی طرف سے پس لکھا جاویگا اللہ تعالی کے نزدیک صابرین مین اور جو شخص ڈریگا اور سستی کریگا
پیچھے پھریگا امر نیک سے اور جان لو تم یہ وہ لڑائی ہی جسکا حال مجھسے بیان فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہمیشہ
ذکر اُسکا باقی رہیگا اور یہ فتنہ ہلاک کرنیوالا اور بڑا ہی پس کہا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہ یہ ہلاکی کسپر ہوگی ای بیٹے میرے
بھائی کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ ای چچا اُس شخص پر ہوگی جسنے کفر کیا ساتھ اللہ تعالی کے اور قرار دیا ہی اللہ تعالی کے
واسطے بیٹے کو پس اعتماد کرو تم ساتھ مدد اللہ کے اور بھروسا کرو تم اُسپر پھر کہا کہ ای امیر المومنین لکھو تم خط ابو عبیدہ بن الجراح کو
اور نیکو خواہی کرو اُنکے دل کی پس قریب تر ہونگے وہ ایک بڑے معاملے مین پس خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عمر بن الخطاب الی ابی عبیدۃ
والذین معہ من المهاجرین والانصار والمجاهدین سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبعد فقد قرأت کتابک وفہمتہ وسامدکم بالامداد ان کان مدد اللہ والنصر منہ خیر لکم
واعلموا انہ لیس بالجمع الکثیر یہزم الیسیر وانما یہزم بما ینزل اللہ تعالی من النصر وان اللہ تعالی یقول ولن تغنی عنکم فئتکم
شیئا ولو کثرت وربما ینصر اللہ تعالی العصابة القلیل عددھا علی الکثیرۃ وما عند اللہ خیر للابرار وقال اللہ تعالی
فمنہم من قضی نحبہ الآیہ فطوبی للشہداء لمن توکل علی اللہ فان الفعل ومن معک وناس ممن صح بین یدی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فما عجزوا عن عدوھم فی موطن من مواطنہم حتی قتلوا فی سبیل اللہ تعالی ولم یہابوا لقاء الموت
فی جنب اللہ تعالی ولا وھن لعدھم من بقی من اخوانہم ولکن تاسوا بہم وجاھدوا فی اللہ حق جہادہ واقلا انتا اللہ
تعالی علی قوم نصیرھم فقال تعالی وکاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر وانا ورد علیک کتابی ھذا

فاقرأ علی المسلمین وامرھم ان یقاتلوا فی سبیل اللہ یا ایھا الذین امنوا اصبروا وصابروا الآیہ والسلام علیک ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ پھر یہ خط کو اور حوالے کیا عبداللہ بن قرط کے اور کہا کہ اے بیٹے قرط کے جس وقت کہ قریب ہو تم مسلمانوں کے اور برابر جنگ
ہوں سفین لڑائی کی جاؤ تم مسلمانوں کی صفوں میں اور حضر دانکے سرداران صاحب نشانوں کے پاس اور آگاہ کر دو تم انکو اس امر سے کہ تم فرستادہ عمر
انکے پاس اور کہو انسے کہ عمر نے سلام کہا انکو اور کہا ہی تمسے کہ ای ایمان والے لوگ صدق دلسے لڑو انسے وقت مقابلے کے اور شدت
کرو انپر مثل شدت کرنے شیر کے اور مارو انکے سروں کو ساتھ تلواروں کے اور ہووین وہ آسان تر تمھارے نزدیک مکھی سے پس تم مدد
دیے جاؤگے اور غالب ہو جاؤگے اگر چاہا اللہ تعالی نے پھر پڑھکر سناؤ تم انکو یہ آیت ان حزب اللہ ھم الغالبون عبداللہ بن قرط
نے بیان کیا ہی کہ کہا میں نے کہ ای امیر المومنین دعا کیجیے میرے واسطے سلامتی اور جلد پہونچنے کی پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حملک اللہ
تعالی وسلمک وطوی لک البعد حبیب اللہ بن قرط نے بیان کیا ہی کہ سلام کیا میں نے انپر اور مسلمانوں پر اور باہر نکلا میں مسجد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس جب آیا میں دروازے پر کہا میں نے اپنے دل میں کہ قسم ہی خدا کی کہ خطا کی میں نے کہ نہیں سلام کیا
میں نے قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سو واسطے کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ اس دن کے بعد دیکھونگا میں قبر شریف کو یا
نہ دیکھونگا پس قصد کیا میں نے حجرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وعن ابیہا کا اور وہ بیٹھی تھیں قبر شریف کے پاس اور حضرت علی
اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما بھی نزد قبر شریف کے بیٹھے تھے اور حضرت امام حسن علیہ الصلوۃ والسلام حضرت عباس کی گود
میں تھے اور حضرت امام حسین علیہ الصلوۃ والسلام حضرت علی کی گود میں تھے اور حضرت عباس سورہ انعام اور حضرت علی ہود پڑھتے تھے پس
سلام کیا میں نے قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور رخصت ہوا میں پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ ای بیٹے قرط کے قصد رفتن کا
کیا تمنے میں نے کہا کہ ہاں ای میرے سید اور نہیں جانتا ہوں میں کہ پہونچونگا میں مسلمانوں کے پاس مگر اسوقت کہ لشکر متوجہ لڑائی کے ہونگے
اور لڑائی تیزی پر ہوگی اور سر گرتے ہونگے اور جسوقت دیکھینگے مسلمان مجکو اس حالت سے کہ میرے ساتھ کوئی مدد اور کمک نہیں ہی تو
ڈرتا ہوں میں انکے واسطے اس امر کو کہ بے صبری کرینگے وہ اور میں دوست رکھتا ہوں اس بات کو کہ پہونچ جاؤں میں انکے پاس قبل انکے ملاقی
ہونے کے دشمن سے پس صبر دلاؤں میں اور نصیحت کروں میں پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ تمنے عمر رضی اللہ عنہ سے درخواست
دعا کی نہیں کی آیا نہیں جانا تمنے ای بیٹے قرط کے کہ انکی دعا نہیں پھیری جاتی ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے حق میں
ارشاد فرمایا ہی لو کان بعدی نبی لکان عمر آیا نہیں ہیں وہ ایسے کہ موافقت کی تھی انکے حکم نے حکم قرآن مجید کی اور فرمایا تھا مصطفے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لو نزل من السماء عذاب ما نجا منہ الا ابن الخطاب آیا نہیں جانا تمنے کہ اللہ تعالی نے نازل فرمایا انکے حکم
میں آیات کو آیا نہیں ہیں وہ زاہد پرہیزگار آیا نہیں ہیں وہ عابد قوم عدو سے آیا نہیں ہیں وہ مشابہ نوح نبی سے آیا نہیں ہیں وہ پیروی کرنے
والے راہ گذرے ہوئے لوگوں کی آیا نہیں ہیں وہ پہونچنے والے مرتبہ قبولیت اور رضامندی کے آیا نہیں جانا اور نہیں سنا تمنے انکی
بیٹی حفصہ نے غصہ کیا تھا انپر اور کہا انسے کہ ای میرے باپ نرمی کرو تم اپنی جان کے ساتھ اور کھاؤ تم غذا گیہوں کی اپنے کھانے میں پس
تحقیق دی گئی ہی تمکو کشائش اور آیا ہی تمھارے پاس مال پس کہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ای حفصہ اگر سنتا میں اس کلام کو

سنا تمہارے کسی اور شخص سے تو مین بہت ملامت اور غصہ کرتا اور بیان کیا اُسنے حال سختی اور تنگی عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور صدیق رضی اللہ عنہ کا پھر کہا کہ اے حفصہ آیا نہین جانتا تھے کہ تھے وہ دونون میرے ساتھی اور سردار ہمارے وہ ایک راہ کو اور مین چاہتا
ہون کہ انکے طریقے کی موافقت مین رفاقت کرون پھر کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اگر عمر رضی اللہ عنہ تمہارے واسطے دعا کی ہو
تو بیشک تم قبولیت دعا کی اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کہا عبد اللہ نے قسم ہے خدا کی اے امیر المومنین کہ جو فضائل حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کے آپنے ذکر کیے ہین مین انکو جانتا ہون ولیکن مین اُسکے سوا آپکی دعا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کی دعا چاہتا ہون جسوقت
نزدیک قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھا تھا پس حضرت علی نے اپنے دونون ہاتھونکو اور حضرت عباس اور حضرت امام حسن اور
حضرت امام حسین اور حضرت عایشہ رضی اللہ عنہم نے اور بیٹھی تھین انکے پاس حضرت حفصہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا پھر پڑھا حضرت
علی کرم اللہ وجہہ نے اس دعا کو اللھم انی اتقرب الیک بھذا الرسول المجتبی النبی المصطفی الذی توسل بہ آدم فاجبت دعوتہ
وغفرت خطیئتہ الا سھلت علی عبد اللہ طریقہ وقربت لہ البعد وایدت اصحاب نبیک بنصرک یا ذا الجلال والاکرام اور
آمین کہے حاضرین نے حضرت علی کی دعا پر پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ روانہ ہو اے بیٹے قرط کے پس تحقیق اللہ تعالی نہ پھیریگا
دعا علی اور عمر اور عباس اور حسن اور حسین اور ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالانکہ وسیلہ اختیار کیا ہے ہمنے اسکی طرف ساتھ
بزرگترین خلائق کے عبد اللہ نے بیان کیا ہے کہ نکلکر باہر آیا مین حجرۂ شریفہ سے اور مین خوش تھا اور سوار ہوا مین اپنی
اونٹنی پر اور در آیا مین اسکو دشت بے آب و گیاہ مین بعد نماز عصر کے اسی دن کہ جس روز مین مدینہ طیبہ مین داخل ہوا تھا
اور مین نگاہ رکھتا تھا قطع راہ کو پس جب ملی تاریکی اور آئی رات ڈھیلی کردی مین نے باگ اونٹنی کی پس جب جانا مین نے
کہ وہ مجھکو لیے ہوئے اڑتی ہے اور اسی طرح مین تین دن برابر چلتا رہا پس جب ہوا وقت عصر کا تیسرے دن سے قریب ہوا
مین یرموک کے اور سنا مین نے شور اذان اور تکبیر مسلمانونکا پس قصد کیا مین نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے خیمے کا
پس نہ ٹھہرایا مین نے اپنی اونٹنی کو اور اترا مین اُسکے پاس سے اور سلام کیا مین نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور مسلمانونکو پس
جواب سلام کا دیا انھون نے مجھکو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین تعجب کرتا ہون تمہارے جلد جانے اور پھر آنیسے حالانکہ راستہ
دور ہے اور جسوقت سے کہ تم ہمسے جدا ہوئے دس دن گذرے ہین پس آگاہ کیا مین نے انکو کیفیت دعاے حضرت عمر اور حضرت علی رضی
اللہ عنہما سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ سچ ہو تم انکی دعا نہین پھیری جاتی ہے پھر پڑھکر سنایا انھون نے خط مسلمانونکو پس خوش ہوئے
ساتھ اسکے اور کہا انھون نے کہ ہم مین کوئی ایسا نہین ہے کہ نہ چاہتا ہو شہادتکو پس اللہ تعالی ہمکو فائدہ دے ہمکو مرتبہ شہادت پر واقدی رحمہ اللہ
نے عمرو بن العلا سے انھون نے ایک مرد ثقہ سے روایت کی ہے کہ کہا اس مرد نے کہ جسوقت آئے عبد اللہ بن قرط ہمارے لشکر مین کہ ناگہ
سنا ہمنے آوازین ڈرانیوالی کو پس دوڑے ہم آوازونکی طرف کہ اسیوقت دیکھا ہمنے قوم یمن کو صعدا اور زبید اور بجیلہ
اور طائف اور عتبہ اور ذی جبلہ اور حناجر اور نجوان اور حضرموت سے کہ آئے تھے واسطے جہاد کے تعداد
انکی چھ ہزار تھی اور پیشرو انکے جابر بن خویلد الربعی تھے پس سلام کیا ہمنے انکو اور مرحبا کہا اُنسے اور نہین آئی تھی

تاریکی راتکی تا اینکہ آئے ایکہزار سوار اہل مکہ سے اور طائف سے اور اُنکے سردار سعید بن عامر تھے کہ بنایا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنکے
واسطے نشان فوج کا اور وصیت کی اور کہا تھا اُنسے کہ ای سعید مین نے سردار مقرر کیا تمکو اس لشکر پر اور نہین ہو تم بہتر اُنسے مگر یہ کہ ہو جاؤ تم زیادہ
ڈرنیوالے اور پرہیزگار اُنسے پس جب روانہ ہو تم تو نرمی کرو اُنکے ساتھ اور نہ دشنام دو اور ناخوش روئی کرو اُنکے سامنے اور نہ ناچیز
جانو تم اُنکے چھوٹے کو اور نہ برگزیدہ کرو تم اُنکے قوی کو ضعیف پر اور نہ تبعیت کرو تم اپنی خواہش نفس کی اور پرہیز کرو تم اُنکے ساتھ راہ
چلنے جنگل مین اور چلو اُنکو لیکر راہ آسان مین اور نہ لاؤ تم اُنکو سخت راہ پر اور اللہ خلیفہ ہے تمپر اور تمہارے ساتھیون پر پس کہا سعید نے
کہ ای امیر المومنین آپنے مجکو ایسی وصیت کی ہے کہ اگر عمل کرونگا مین اسپر تو ہو جاؤنگا نجات پانیوالون سے پس کہا حضرت علی
کرم اللہ وجہہ نے کہ ای سعید یاد رکھو تم وصیت اپنے امام کی اور جب پہنچو تم ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور ملاقی ہو تم اور مقابل ہو
تم اُس لشکر سے کہ نہ ملاقی ہوئے کبھی مثل اُسکے اور دشوار ہووے تمپر معاملہ اُسکا پس لکھو تم امیر المومنین کو تاکہ بھیجین وہ مجکو تمہارے پاس پس
اُنکے پاس ہونگا مین اور تم اور جو میرے ساتھ ہونگے مہاجرین سے پس اُلٹ دینگے ہم زمین شام کو اگر چاہا اللہ تعالی نے اور رخصت کیا سعید
کو اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے سعید بن عامر نے بیان کیا ہے کہ جب دور پہنچا مین مدینہ طیبہ سے چلا مین تبوک کی راہ پر اور کہا مین نے کہ
جا ملون مین مسلمانون کو لیکر پھرے مین اسیطرح ایسی تبوک مین اور وہ مقام صلح مسلمانون مین داخل تھا اور اُسکے پیچھے منزل تھا جسکو
عیاض بن غنم نے فتح کیا تھا اور کوچ کیا مین نے بارادہ جابیہ کے اور چھوڑ دیا مین نے شاہراہ کو اور مین خوفناک تھا لشکر مسلمانون
کے واسطے دشمن سے اور تھا یہ معاملہ میری روانگی کا بسبب توفیق اور لطف اللہ تعالی کے پس پیش آئی کہ راہ مشکل مجکو گویا کہ مین کہین چلا
تھا اُس راہ مین ایک ساعت کبھی پس متحیر ہوا مین اور دیکھا ہوئے مسلمان میرے پاس اور مین پڑھتا تھا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم پس بہکگئے ہمین مسلمان اور نہین پہچانا مین نے کسی کو اپنے کام مین پس چلا مین دو دن اور مین بلاتا تھا لوگونکو چلنے کے واسطے اور
لوگ مجھسے سوال کرتے تھے اور مین اُنسے یہ کہتا تھا کہ راہ پر ہون پس جب دوسرا دن ہوا ظاہر ہوا ہمکو ایک بڑا پہاڑ پس دیکھا
مین نے اُسکی طرف اور نہین پہچانتا تھا مین اُسکو اور کہا مین نے اپنے دل مین کہ فریب نفس مین آیا کیا تو نے مسلمانونکو اور لئے
سے اور مین کہتا تھا کہ یہ پہاڑ بعلبک کا ہوگا اور دیکھا تھا مین نے پہاڑ کو آغاز جوانی مین پس نہین پہونچے اور چلے ہم اُسپر مگر اُسوقت کہ
رات لگی پس جب پہونچے ہم ایک گاؤن مین اور آگے آیا ہمارے ایک بڑا جنگل جسمین بہت سے درخت وغیرہ تھے پس کہا مین نے اپنے
ساتھیون سے کہ بشارت ہو تمکو کہ یہ درخت ملک شام کے ہین اور اُسیوقت ایک بڑا جنگل متوحش پیش آیا جسمین راہ نہ تھی پس مشقت اُٹھائی
مسلمانون نے اُسمین اور اکثر لوگ پیدل تھے اور اُٹھاتے تھے بعض اُنکے بعض کو اور ایک دوسرے کو پیچھے گھوڑون اور اونٹونکی پیٹھ پر چڑھایا پس کہا
مسلمانون نے کہ ہم جانتے ہین ای سعید کہ تمنے خطا کی چلنے مین ہمارے ساتھ پس تحقیق کوئی راحت دو ہمکو اس جنگل مین کہ ہم تھک گئے
مین سعید نے کہا کہ قبول کیا مین نے اس امر کو اور تھا جنگل مین ایک چشمہ جسمین بہت پانی تھا پس اُترے مسلمان اُس مقام مین اور پانی
پیا اُس چشمے سے اور پانی پلایا اپنے گھوڑون اور اونٹون کو اور نماز پڑھی اور چرایا گھوڑون اور اونٹونکو درختون اور [illegible] سے اور سو رہے
لوگ اور بعضے نماز پڑھتے تھے اور بعضے اپنے پروردگار سے دعا مانگتے تھے اور مین بیٹھا تھا پس سو گیا مین اور دیکھا مین نے خواب مین کہ

گویا مین ایک باغ سبز اور ہرے مین ہون جسمین درخت اور پھل ہین اور مین اُسکے پھل کھاتا ہون اور اُسکی نہرون کا پانی پیتا ہون و چنتا تھا
مین پھل اور دیتا تھا مین اپنے ساتھیونکو اور وہ کھاتے تھے اور مین اُس معاملے سے خوش نہ تھا کہ دفعتہ نکلا میری طرف اُن درختون سے
ایک بڑا شیر پس دیکھا اُسنے میرے مُنھ کی طرف اور قصد ناگہان در آنیکا کیا مجھپر اور مین خوفناک تھا کہ اُسیوقت نکلے اُس شیر پر دو اور بڑے شیر
پس گرا دیا اُن دونون نے زمین پر اُسکو پس سُنا مین نے اُس سے ایک بڑی آواز کو پس متنبہ اور بیدار ہو گیا مین خواب سے اور مٹھائی پھلونکی میرے منھ مین
تھی پس تعبیر کی مین نے کہ یہ مال غنیمت ہوگا اور حاصل کرینگے مسلمان اُسکو اور مین بیٹھا ہوا قرآن شریف پڑھتا تھا کہ دفعتہ سُنا مین نے آواز
دینے والے غیب کو کہ پکارتا تھا جنگل مین اور اشعار تقویت اور بشارت دہی کے پڑھتا تھا سعید نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا مین نے
اشعار ہاتف اور اُسکی بشارت دہی کو مسلمانونکے واسطے درباب حصول مال غنیمت کے سجدہ شکر اللہ تعالی کا ادا کیا مین نے اور
بیدار ہوے مسلمان بسبب آواز ہاتف کے پس یاد کر لیا مین نے ایک شعر کو اور یاد رکھا شماخ بن حصن کلبی نے تین شعرونکو اور پڑھکر
سُنایا اُنھون نے مجکو اور خوش ہوے مسلمان کلام ہاتف کا سُنکر اور خوش ہوے واسطے حصول غنیمت کے اور نکلے مسلمان جنگل سے بعد
پڑھنے نماز صبح کے اور طول جنگل کا دو فرسخ تھا پس دیکھا مین نے اُسکو اور تحقیق کیا تو وہ جبل رقیم تھا پس جب دیکھا اور پہچانا مین نے اُسکو
تکبیر کہی مین نے اور تکبیر کہی مسلمانون نے بسبب تکبیر کہنے میرے اور کہا اُنھون نے مجھسے کہ کیا چیز دیکھی ہی تمنے اے بیٹے عامر کے پس مین نے کہا کہ نزدیک ہی پہنچے
ہم شام کے شہرونکے کہ یہ جبل رقیم ہی اور اکثر اہل میرے جاہل تھے اور کہا اُنھون نے کہ اے سعید رقیم کیا چیز ہی پس کہا مین نے کہ مین نے اس
پہاڑ کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہی اور آیا مین مسلمانونکو لیکر غار کیطرف پس زیارت کی مسلمانون نے اُسمین اور روانہ ہوے
ہم تا اینکہ پہنچے ہم شہر عمان مین سعید نے بیان کیا ہی کہ تجاوز کیا مین نے راہ سے ایک گانون کیطرف جسکا نام انجاب تھا پس دیکھا
مین نے گانون والونکو کہ وہ نکلے تھے گانون سے مع لڑکے بالونکے گویا کہ وہ چھوڑنے والے تھے گانون کو پس جب دیکھا مسلمانون نے اُنکو
حملہ کیا اُنپر بدون اسکے کہ حکم دون مین اُنکو حملہ کرنیکا پس قید کر لیا اُنھون نے بعضونکو اور پھری قوم گانونکی طرف اور تھی اُسمین ایک شہر پناہ
مضبوط پس پناہ لی اُنھون نے اُسمین پس نزدیک گیا مین شہر پناہ کے اور پکار کر کہا مین نے اُن لوگون سے جو اُسمین تھے کہ سختی ہو تمپر کیا حال
ہی تمھارا جو نکلے جاتے ہو تم اپنے گانونسے پس قریب آیا میرے ایک گانون والا اُنمین سے اور کہا اُسنے کہ اے عرب ہم نکلے جاتے تھے
اپنے گانون سے پس رُک گئے ہم تم سے اور سبب ہمارے جانیکا یہ تھا کہ حاکم عمان نے پیام بھیجا تھا ہمارے پاس اور حکم کیا ہمکو کہ روانہ ہووین
ہم اُسکے پاس تاکہ ہو جاوین ہم اُسکی حمایت مین آیا ہو سکتا ہی تمسے اے گروہ عرب کہ ہم تمھاری رشتہ داری اور سایہ مین ہین پس کہا
مین نے کہ ہان ہمکو منظور ہی پس واقع ہوئی صلح ہمارے اُنکے بیچ دس ہزار درہم پر اور لکھدی مین نے اُنکو دستاویز صلح کی پس جب قصد
کیا ہمنے چلنے کا کہا دہقان نے کہ تحقیق احسان کیا اور بے ڈر کر دیا تمنے ہمکو اے گروہ عرب کے اور ڈرتے ہین ہم اپنی قوم سے اور جانو تم اسبات کو کہ
تقیطا حاکم عمان کیطرف سے ضرور تمکو سختی پہونچیگی پس اگر فتح مند ہوے تم اُسپر تو ہوگی فتح ہمکو اور تمکو پس کہا مین نے اُس سے کہ کیونکر فتح پاوینگے ہم
اُسپر اُنھون نے کہا کہ ملک باہان ارمنی نے کہلا بھیجا ہی اُسکے پاس کہ کوچ کرے وہ بجانب کنارے دریا کے قیساریہ کو تاکہ ہووے وہ ساتھ
قسطنطین بیٹے ہرقل بادشاہ کے یکجا اور متفق پس اگر فتح مند ہوے تم اُسپر تو ہوگی وہ فتح بڑی غنیمت پس مین نے کہا کہ کسقدر اُسکا لشکر ہی

اُسنے کہا کہ پانچ ہزار ہتھیار بند ہین فلسطین ور آیا ہی تمہارا خوف اُنکے دلونمین پس جس وقت رستگاری پاوینگے پس کہا سعید نے مسلمانونسے کہ کیا مشورہ
دیتے ہو تم اس بطریق عمان اور اُسکی غنیمت کے باب مین مسلمانون نے کہا کہ تم جو چاہو پس اگر مار ڈالوگے تم اُسکو تو ہوگا یہ بہتر واسطے مسلمانونکے اور
باعث سستی اور ضعف مشرکین کا سعید بن زید نے بیان کیا ہی کہ کہا مین نے گانون والونسے کہ وہ قوم کس راہ پر آوینگے اُنھون نے کہا ہی
ادیلہ اور بتایا ہمکو راہ حوران کی پس چلے ہم طرف ایک بڑے جنگل کے پس پوشیدہ رہے ہم اُسمین ایکدن ایک رات پس جب صبح کی تھی کہا مین نے
کہ ای گروہ مسلمانونکے وہ امر جسکے واسطے بھیجا ہی ہمکو امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے یعنی کمک ابو عبیدہ بن الجراح کی بہتر
اور بزرگتر ہی ہمارے اس مقام کے ٹھہرنے سے پس انکو تم رحمت کرے اللہ تمپر تا کہ کمک کرین ہم اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی اور جس وقت پہونچینگے ہم قریب مسلمانونکی جماعت سات ہزار مرد کے تو ہوگا یہ امر باعث سستی اور ذلت مشرکین کا پس کہا مسلمانون
نے کہ ای بیٹے عامر کے ہمارے دلونکو یقین حصول غنیمت کا ہی پس نہ محروم کرو تم ہمکو اُس سے پس مسلمان اسی حال مین تھے کہ دفعۃً
قریب پہونچی اُنکے ایک قوم جو بالون کے بنے ہوے کپڑے پہنے تھی اور اُنکے ہاتھون مین صلیبان تھین اور سنڈرائے تھے وسط اپنے
سرونکو پس دوڑے مسلمان اور لپیلیا اُنکو اور لا کر کھڑا کیا سامنے سعید کے پس کہا سعید نے اُنسے کہ تم کون ہو اور تھا اُنمین ایک بڑا بڈھا
پس کہا اُسنے کہ ہم لوگ راہب ان دیرونکے ہین ارادہ رکھتے تھے بادشاہ کے بیٹے قسطنطین کے پاس جانے کا تا کہ دعا کرین ہم واسطے
غلبے لشکرون کے تمپر سعید نے کہا وما دعاء الکافرین الا فی ضلال پس تمہارے پیچھے کیا چیز ہی اُنھون نے کہا ہمارے پیچھے حاکم
عمان کا ساتھ جمعیت پانچہزار ہتھیار بند بڑے لڑنے والے نصرانیت اور رہبان عبادت کرنیوالے صلیب کے ہی پس کہا مسلمانون نے
اللّٰھم اجعلھم غنیمۃ لنا پھر کہا سعید نے اُس راہب سے جسنے قید کیا ہی اپنی ذات کو اپنی جگہ پر اگرچہ ڈراتے اور دھمکاتے تم ہمکو دشمن سے
تو چھوڑ دینگے ہم تمہاری راہ کو پھر حکم کیا سعید نے اُنکی مشکین باندھنے کا اُنکے زنار سے پس وہ اُسی حال مین تھے کہ دفعۃً دکھائی دیا اور قریب
پہونچا سر لشکر حاکم عمان کا پس جب نزدیک ہوے وہ مسلمانونکے حملہ کیا اُنھون نے مسلمانونپر اور مسلمان اُسوقت سامان لڑائی سے
درست نہ تھے مگر پکار بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازونکو ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور رکھا اُنمین تلوارونکو پس مار ڈالا اُنکے سب لوگونکو اور خبر
لگی حاکم کو پس جب دیکھا اُسنے مسلمانونکے کام کو لڑائی مین حکم کیا اُسنے اپنے ساتھیونکو حملہ کرنیکا پس چڑھایا اُنھون نے کمانونکو اور برچھایا
نشانہ بازیکو اور کھینچ لیا تلوارونکو اور حملہ کیا مسلمانونپر اور حملہ کیا مسلمانون نے اُنپر اور بہت سخت لڑائی لڑے سعید بن عامر
نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے مسلمانونکو کہ وہ مار ڈالتے تھے رومیونکو اور کر دیتے تھے اُنکو ٹکڑے ٹکڑے مثل بکری کے پس دیکھا
قبیلہ نے مسلمانون کے لڑائی اور بھاگ نکلا وہ اور پیچھا کیا اُسکا مسلمانون نے اور بعض مشغول لینے اور دیکھا کرنے غنیمت مین
تھے اور بعض مسلمان قیدیون کی نگاہبانی کرتے تھے اور نقیطا بھاگا جاتا تھا پس ٹھہر گیا وہ تا کہ مل جاوین اُس سے اور
بھاگے ہوے لوگ کہ دفعۃً پہونچا اور قریب ہوا اُنکے پیچھے سے دوڑتا ہوا ایک گروہ سوارون کا اور تحقیق راست
کیا تھا اُنھون نے نیزون کو اور وہ قریب ایک ہزار سوار کے اور پیشرو اُنکے دو سوار مثل دو شیر کے تھے پس تامل
سے دیکھا مین نے اُن دونون مین تو ایک اُنمین سے فضل بن عباس دوسرے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہما تھے پس جب

دیکھا اور رومیون نے انکی طرف پھرے اپنی لشکروں پر پس حملہ کیا زبیر بن العوام نے لبطریق پر اور نیزہ مارا اُسکے اور اُلٹ کر گرا دیا اُسکو زین سے
زمین پر اور جلدی بھیجا اللہ تعالی نے اُسکی روح کو آگ کیطرف اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اور نہ تھا گرد ویتے تھے شہسوار رونکو یہانتک
کہ مار ڈالا اُنھون نے انکی جماعت سے بہتونکو اور پکار کر کہا زبیر بن العوام نے کہ اے گروہ مسلمانونکے لڑو اور قید کرو تم قوم کو رحمت کریگا اللہ تعالی
تمپر کہ ہم قریب کرینگے انکے سبب اپنے دشمن کے ساتھ راوی نے بیان کیا کہ پہونچے ہمراہی سعید کے اسجگہ پس دیکھا اُنھون نے اطراف معرکے
کے پس تعجب نہیں دیکھا اُنھون نے رومیونکو کہ پس ہین لڑ رہے ہین اور بعض اُنکے بعض کو قتل کرتے ہین پس جب نزدیک پہونچے سُنا اُنھون
نے آواز تکبیر و تہلیل کو پس داخل ہوے سب پھر نزدیک آئے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے چچا کا بیٹا ہون پس نزدیک ہوگئے سعید اُنکے اور کہا کہ واسطے اللہ کے ہمکو خبر دو تمھاری اے فضل کہاں تمھارے ساتھ ہیں اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فضل نے کہا کہ میرے ساتھ زبیر بن العوام ہین سعید بن عامر نے بیان کیا کہ نہین چھوٹ گیا قوم
سے کوئی شخص مگر یہ کہ مارا گیا اور گرفتار ہوا تھا اور حاصل کیا مسلمانون نے بڑے مال غنیمت کو اور سلام کیا بعضون نے بعض کو
پس آئے زبیر بن العوام سعید کے سامنے اور کہا کہ اے ابن عامر کس چیز نے روک رکھا تھا تمکو چلنے سے تا اسکہ پایا تمنے ہمکو اس مقام میں
حالانکہ آئے تھے سالم بن نوفل العدوی آگاہ کیا تھا اُنھون نے ہمکو تمھاری روانگی سے ہماری دار فکر میں پڑے ہوے گمان مسلمانون کے
تمھاری نسبت پس بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ہمکو کہ تاخت و تاراج کرین ہم عمان کو پس پہونچے ہم تمھارے پاس پس شکر ہے
اللہ کا سلامتی پر پھر حکم کیا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے جدا کرنے سر انکا اور اُٹھا لیا سر انکو عرب نے نیزون کی نوکو پر اور تھے سر چار
ہزار اور قیدی ایک ہزار اور چھوڑ دیا سعید بن عامر نے راہبون کو اور روانہ ہوے مسلمان تا اینکہ پہونچے وہ قریب لشکر مسلمانونکے
اور بلند کیا اپنی آواز انکو ساتھ تکبیر اور تہلیل کے اور جواب دیا انکو ساتھ تہلیل و تکبیر کے سب لشکر نے پس اپنی جگہ سے نکلے
ہر لوگ رومیونکے اور دیکھا اُنھون نے آٹھ ہزار مسلمانون کو اور سر ونکو نیزونکی نوکو پر پس متحیر ہوگئے وہ اس حال کے دیکھنے سے اور
سلام کیا مسلمانون نے سعید بن عامر رضی اللہ عنہ پر اور بیان کیا مسلمانون نے حال شامل ہونے مدد اللہ تعالی اور حاصل ہونے
غنیمت رومیون کا ابو عبیدہ بن الجراح سے پس سجدۂ شکر ادا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور حکم کیا نسبت ایکہزار رومیونکے
پس ماری گئین گردنین انکی قطبہ بن سویہ نے بیان کیا ہی کہ نہین دیکھا مین نے کسی لشکر رومی کو کہ بچ رہا اُس سے کوئی شخص مگر
لشکر عمان کو اور زبیر بن العوام نے لیا تھا اُن مین سے ایک غلام پس ٹھہرا وہ اُنکے نزدیک تین دن اور بھاگ گیا بجانب لشکر ماہان
کے اور ملال ہوا زبیر بن العوام کو اُسکے چلے جانے سے پس بعد ختم ہونے لڑائی کے ہاتھ آیا وہ ایک مسلمانکے پس دیکھا اُسکو زبیر نے
اور پہچانا اُسکو اور مطالبہ کیا اُسکا پس نہ دیا اُس شخص نے اُنکو پس جھگڑتے ہوے آئے وہ دونون پاس ابو عبیدہ بن الجراح کے پس
حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسکی نسبت واسطے زبیر کے پس لیا اُسکو زبیر نے اور رہا وہ زبیر کے ساتھ یہانتک کہ مراجعت
کی اُنھون نے مدینہ طیبہ کو اور مضبوط ہوے دل مسلمانونکے بسبب اُنکے جو آئے اُنکے پاس واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ
جب گرفتار ہوگئے پانچ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رنج ہوا اُنکے گم ہونیکا صحابہ کو اور سب سے زیادہ ابو عبیدہ بن الجراح کو

رنج تھا اور وہ روتے تھے اور عاجزی اور دعا کرتے تھے قید ہونیکی رہائی کیواسطے اور پانچون قیدیون کا یہ حال گذرا کہ وہ لائے گئے باہان
ملعون کے سامنے پس جب دیکھا اُسنے اُنکو تو چاہا اُنکا حال کو اور پوچھا جبلہ سے کہ یہ کون ہین اُسنے کہا کہ یہ لوگ کچھ لشکر مسلمانونکے
ہین اور تھے وہ ساٹھ آدمی کہ مار ڈالے ہین نے اکثر انھین کے اور گرفتار کیا ہین نے ان پانچ کو اور نہین باقی رہا اُنکے لشکر مین کوئی ایسا
شخص کہ ڈرین ہم اُسکی ضرب کاری سے مگر ایک شخص کہ وہی ثابت قدم رکھتا ہے اُنکو اور ہر ایک اُس سے ڈرتا ہے اُسنے فتح کیا ہے ارکہ اور تدمر
اور حوران اور بصری اور دمشق اور وہی ہے جسنے توڑ دیا تھا لشکر اجنادین کو اور تعاقب کیا تھا توماس بطریس کا مرج الدیباج تک اور مار ڈالا تھا
ان دونونکو اور پکڑ لیا تھا ہرقل بادشاہ کی بیٹی کو پس جب باہان نے یہ حال سُنا کہا اُسنے کہ ضرور ہے مجکو کوئی حیلہ اور مکر کرون پس مرد کے
ساتھ یہانتک کہ بلا دونگا اُنکو اپنے پاس اور مار ڈالونگا اُسکو ساتھ حیلے کے پھر بلایا اپنے ایک مرد رومی کو جسکا نام جرجیر تھا اور حکیم دانا اور زبان
عرب مین فصیح تھا اور کہا اُس سے کہ جا تو چاہتا ہون عرب کے پاس اور کہہ تو اُنسے کہ بھیجین وہ ہمارے پاس ایک ایلچی کو اور وہ خالد بن
الولید ہو دن پس سوار ہوا جرجیر اور روانہ ہوا جانب مسلمانونکے پس ملاقی ہوئے خالد بن الولید اُس سے اور کہا کس واسطے تو آیا ہے اُسنے کہا کہ بادشاہ
نے مجکو تمھارے پاس بھیجا ہے اور کہا ہے کہ بھیجو تم اپنی جماعت سے ایک شخص کو شاید کہ اللہ تعالی بچاوے ہمارے اور تمھارے خونونکو پس کہا خالد بن الولید
نے کہ مین بذات خود ایلچی ہو کر جاؤنگا اور ٹھہرایا اُنھون نے ایلچی روم کو اور بیان کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے یہ کہ مین باہان کے پاس جانیکا
ارادہ رکھتا ہون پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ جاؤ تم سلامت رکھے اللہ تعالی تمکو پس شاید کہ اللہ تعالی ہدایت دیوے انکو یا ایک گروہ کو
اُنمین سے تمھارے ہاتھون پر اور گردن دیوین اور مسخر کرین وہ صلح اور ادا دیوے جزیہ کو اور بچائے جاوین خون تمھارے ہاتھون پر پس بچانا خون ایک
مسلمان کا دوست تر ہے اللہ کے نزدیک سب کافرون سے خالد بن الولید نے کہا کہ مین طلب کرتا ہون اعانت اور تائید کو اللہ تعالی سے
پھر گئے وہ اپنے خیمے کیطرف اور پہنا اُنھون نے حجازی موزونکو اور سیاہ عمامہ سر سے باندھا اور منسوب کیا اپنی کمر کو ساتھ پٹکے ہرنی کے جسمین
گریبان چاندی کی تھین اور لٹکائی ایک تلوار یمنی کی جو سیلے سے ملونی تھی اور حکم کیا اپنے غلام ہمام کو کہ لیوے وہ اپنے ساتھ قبہ سرخ اُنکا جو طائف کے چمڑے سے
بنا ہوا تھا اور اُسمین حد سورج کے سونیکے تھے جو چمکتے تھے اور حلقے اُسکے چاندی کے تھے مول لیا تھا اُسکو خالد بن الولید نے زوجہ مسعود بن معرف عبسی
سے نسبت تین سو دینار کے پس لے لیا اُسکو ہمام نے سفر جیر پر اور سوار ہوئے خالد بن الولید اپنے گھوڑے پر اور تھا وہ سبقت لیجانیوالا گھوڑون
گھوڑونسے اور کوتل رکھا ہمام نے غلام نے اُس خچر کو جسپر قبہ تھا اور ہمام پہنے تھے چلتہ سبز اور عمامہ سرخ اور کمر بند جسمین گریبان چاندی کی
تھین اور لٹکائے ہوئے تھے تلوار یمنی کو پس جب ارادہ کیا خالد بن الولید نے چلنے کا کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای ابا سلیمان لیجاؤ تم اپنے ساتھ کچھ
لوگونکو مسلمانون سے خالد بن الولید نے کہا کہ ای مرد امین نہین دوست رکھتا ہون اس امر کو اور نہین درست ہے جبر کرنا دین مین اور نہین ہے
اُنکے ذمے میری اطاعت کرنا پس جب سُنا مسلمانون نے کلام خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا کہا اُنسے معاذ بن جبل نے کہ ای ابا سلیمان تحقیق تو
بزرگی کے لوگونسے ہے اور اگر حکم کروگے تم ہمکو کسی کام مین تو کرینگے ہم فرمانبرداری اسواسطے کہ تم جانتے ہو اللہ اور رسول کے اطاعت
مین اور اس مقام مین کوئی جبر کی بات نہین ہے حکم کرو جسے چاہو اور منظور رہو کہ ہم جلدی کرینگے اللہ اور رسول کی اطاعت مین آوے کی بیان
کیا ہے کہ سوار کرایا خالد بن الولید نے مسلمانون سے ایک سو مہاجرین اور انصار کو جسمین مرقال بن ہاشم اور عتبہ بن ابی وقاص الزہری

اور سعید بن زید اور میسرہ بن مسروق اور قیس بن ہبیرہ اور شرحبیل بن حسنہ اور یزید بن ابو سفیان اور سہیل بن عمرو اور قعقاع بن عمرو
التیمی اور جابر بن عبد اللہ انصاری اور عبادہ بن صامت اور اسود بن سوید المازنی اور ذوالکلاع الحمیری اور مقداد بن عمرو الربعی اور مقداد
بن اسود الکندی اور عمرو بن معدیکرب الزبیدی تھے رضی اللہ عنہم اور ہمراہ خالد بن الولید منتخب کرتے رہے ایسے ہی بزرگ لوگونکو تا اُنکا
پورے کیا انکو ایک سو سوار کہ ہر فرد اُنمیں کا اکیلا نکلنے والا تھا ایک لشکر کے مقابلے مین اور پہنا اُنھون نے ہتھیارونکو اور باندھا عمامونکو
اور ڈال لیا اپنے اوپر چادرونکو اور لٹکایا خنجرونکو اور صوف ڈال لیا ڈھالونکو اور داہنی طرف اُنکے معاذ بن جبل اور بائیں جانب
اُنکے مقداد بن عمرو اور سب گرد اُنکے تھے معاذ بن جبل نے بیان کیا ہی کہ اعلان کیا ہمنے وقت چلنے کے ساتھ تکبیر اور تہلیل کے اور بیان کیا
سالم نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو جس وقت کہ روانہ ہوئے خالد بن الولید اور ساتھی اُنکے پڑھتے
تھے ایک آیت قرآن شریف کی اور آنسو اُنکے جاری تھے پس کہا مین نے کہ ای سردار کون چیز تمکو رُلاتی ہی اُنھون نے کہا کہ ای بیٹے سالم
یہ لوگ قسم ہی خدا کی مدد دینے والے اس دین کے ہین پس اگر مصیبت پہونچے کسی کو اُنمین سے ابو عبیدہ کی سردار ہین تو کیا اُنکا جواب اللہ
کے نزدیک واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب پہونچے خالد بن الولید اور ساتھی اُنکے قریب لشکر روم کے بڑھا یا مسلمان نے نگاہی
نگاہونکو پس دیکھا اُنھون نے دشمن کے لشکر کو پانچ فرسخ تک یا ورلوہا چمکتا تھا اُنکے لشکر مین پس شور کرکے کہا خالد بن الولید اور اُنکے
ساتھیون نے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ پس اسی حالمین تھے کہ آگے آئی اُنکے فوج طلیعہ روم
کی کہ سردار اُنکا جبلہ ابن ایہم الغسانی تھا پس کہا اُسنے کہ تم کون ہو پس جواب دیا گیا کہ یہ خالد بن الولید ہین کہ چاہتے ہین باہان کو کہ ہین اُسکے
پاس بطور ایلچی کے بلاتے ہین اُسکو طرف ہدایت کے اُسنے کہا کہ ٹھہرو تم اپنی جگہ پر اُسوقت تک کہ اجازت حاصل کرون مین تمہارے واسطے
ملک باہان سے پھر آیا جبلہ باہان کے پاس اور کہا کہ ای بادشاہ تحقیق آئے ہین سردار عرب کے خالد بن الولید اور ہمراہ اُنکے ایک سو سوار
اُنکے اصحاب سے ہین گویا وہ شیر حملہ کرنیوالے ہین پس کہا باہان نے مین نے تو فقط خالد بن الولید کو چاہا تھا اور اُنکے سوا دوسرے کو نہین بلایا تھا
پس کر ٹھہرا جبلہ سامنے مسلمانونکے اور کہا اُسنے کہ ای گروہ عرب ملک باہان نے نہین طلب کیا تھا مگر تنہا خالد بن الولید کو کہ
سوال کریگا وہ جس بات کا ارادہ کریگا پس شاید ان دونو مین صلح واقع ہو جاوے خالد بن الولید نے کہا کہ تو کہدے اپنے سردار سے
کہ خالد نہ آوینگے تیرے پاس بلکہ اصحاب اُنکے ہمراہ اُنکے ہونگے کہ مین نہین بے پروا ہون اُنکی راے اور مشورہ سے پس گیا جبلہ باہان کے پاس
اور آگاہ کیا اُسکو گفتگو سے خالد بن الولید سے پس کہا باہان نے کہ اجازت دے تو اُنکو آنیکی پس جب آوینگے وہ میرے خیمہ کے پاس پس حکم کر تو اُنکو
گھوڑونسے اُتر نیکا اور تلوارین نکالے جدا کرینگا پس گیا جبلہ اور اپنے ساتھ چلنے کو اُنسے کہا پس چلے اور داخل ہوے صحابہ رضی اللہ عنہم اور بطارقہ
گرد اُنکے چلتے تھے اور خالد بن الولید سر جھکائے ہوے خاموش تھے اور نہین دیکھتے تھے داہنی اور بائین کو اور ساتھی بھی اُنکے نہین فکر اور
اندیشہ کرتے تھے روم مین اور نہ اُنکے ساز و سامان مین یہانتک کہ پہونچے وہ باہان کے خیمہ تک پس جب سامنے ہوے خیمہ کے
پکار کر کہا اُنسے جبلہ نے کہ ای گروہ عرب کے پہونچ گئے تم بادشاہ کے خیمے تک پس اُترو تم اپنے گھوڑونسے اور رکھدو تم اپنی تلوارونکو پس
کہا خالد بن الولید نے کہ گھوڑون سے تو ہم اُتر پڑینگے مگر تلوارین ہماری بزرگی عزت ہین اور ہم نہین چھوڑینگے اُس بزرگی

بزرگی اور عزت کو جسکے واسطے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے ہین پس آگاہ کیا مترجم نے اس گفتگو سے باہان کو پس کہا اُسنے
کہ چھوڑ دو انکو آوین جسطرح سے وہ چاہین پس پکار کر کہا حاجبون نے کہ داخل ہو تم ای گروہ عرب جسطرح سے تم چاہو واقدی رحمہ اللہ
نے بیان کیا ہی کہ جب خالد بن الولید اُترے اپنے گھوڑے سے اور پاپیادہ ہوگئے وہ اور ایکسو مسلمان درانحالیکہ ناز کرتے تھے وہ
اپنے چلنے مین اور کھینچے ہوئے تھے حمائل اپنی تلوارونکو اور پھاڑتے تھے صفین حجاب اور بطارقہ کی اور نہین ڈرتے تھے کسی سے یہانتک
کہ پہونچ گئے وہ تکیون اور مسندون اور دیباج تک اور دکھائی دیا اُنکو باہان درانحالیکہ وہ بیٹھا تھا اپنے تخت پر پس جب
دیکھا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکے تکلفات اور زینت کو برائی بیان کی اُنھون نے اللہ تعالی کی اور بچھائی گئین اُنکے
واسطے کرسیان پس نہ بیٹھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنپر بلکہ اٹھا دیا اُنکو اور بیٹھے وہ زمین پر پس جب دیکھا باہان نے اُنکے
کامونکو ہنسا اور کہا اُسنے ای گروہ عرب کے کسواسطے انکار کرتے ہو تم بزرگی اور بخشش سے اور کیون دور کیا تم نے
فرش و دیباج اور کرسیون کو اور بیٹھے تم مٹی پر اور نہ عمل مین لائے تم ادب کو ہمارے ساتھ اور پریشان کر دیا تم نے ہمارے فرش کو
پس کہا خالد بن الولیدؓ کہ ادب کرنا تھا ساتھ اللہ برتر اور بزرگ کے بہتر اور برتر ہی ادب کرنے سے تمہارے ساتھ کہ بچھونا اللہ تعالی
کا پاک ہی تمہارے بچھونے سے پھر پڑھی آیت منھا خلقناکم آخر تک واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویونکے بیان کیا ہی کہ خالد
بن الولید اور باہان کے بیچمین کوئی مترجم واسطہ نہ تھا بلکہ وہ خود آپس مین باتین کرتے تھے پس کہا باہان نے کہ ای خالد بن الولید مین
چاہتا ہون کہ تم سے آغاز کلام کرونگا خالد بن الولیدؓ نے کہا کہ بات چیت کرو جو چاہتا ہی کہ مجکو پروا نہوگی اُس بات سے جو تو
کہیگا اور ہر بات کا جواب ہوگا پس اگر تجکو منظور ہی تو کلام کر تو اور اگر تو چاہتا ہی تو مین بات چیت شروع کرون باہان نے کہا بلکہ مین
شروع کرتا ہون پھر کہا اُسنے کہ تعریف ہی اُس اللہ کی جسنے کیا ہمارے سید مسیح کو بزرگترین انبیا کا اور کیا اُسنے ہمارے بادشاہ کو بزرگترین
بادشاہونکا اور ہماری اُمت کو بہترین اُمتونکا پس کاٹ دیا خالد بن الولید نے اُسکی باتکو پس کہا ترجمان نے کہ نہ کاٹو تم بادشاہ کی باتکو
در بارہ عرب اور عمل مین لاؤ تم ادب کو پس انکار کی خالد بن الولید نے چپ ہو رہے اور کہا سب تعریف ثابت ہی اُس اللہ کی
جسنے گردانا ہمکو ایسا کہ ایمان لائے ہم اپنے نبی اور تمہارے نبی اور سب انبیا اُوپر اور گردانا اُسنے ہمارے سردار کو جسکے سپرد کیا ہی ہمنے
اپنے کامونکو ایکمرد مثل بعض لوگونکے اگر ہمارے سردار امید اس امر کی کرین کہ ہمپر بادشاہ ہین تو معزول کرینگے ہم انکو اپنے اوپر کی
سکونت سے پس نہین دیکھتے ہین ہم یہ کہ ہمارے سردار کو ہمارے اوپر بزرگی ہو مگر اس حالمین کہ ہو دین وہ ہمسے زیادہ فدا سے کرکو اور نیز
اور پرہیزگار اور تحقیق گردانا ہی اللہ تعالی نے ہمارے گروہ کو ایسا کہ پابند امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ہین اور اقرار کرتے ہین وہ
اپنے گناہونکا اور طلب مغفرت کی کرتے ہین اُس سے اور عبادت کرتے ہین اللہ واحد کی جسکا کوئی شریک نہین ہی راوی نے بیان
کیا ہی کہ زرد ہو گیا رنگ باہان کا اور چپ رہا وہ کچھ دیر تک اور کہا اُسنے کہ سب تعریف ہی واسطے اُس اللہ کے جسنے آزمایش مین ڈالا ہمکو
اور نیک کیا آزمایش کو ہماری اور معاف رکھا ہمکو محتاجگی سے اور غالب کیا ہمکو اُمتون پر اور عزت دی ہمکو پس خوار اور ذلیل ہونگے ہم
اور منع کیا ہمکو ظلم کرنے سے پس نہین ظلم کرتے ہین ہم اور نہین ہین اُس چیز مین جو دیا ہی ہمکو اللہ تعالی نے نعمتون دنیا سے بھرنیوالی اور ستم او

زیادتی کرنیوالے لوگونپر اور تھے ایک گروہ تم مین سے کہ آتے تھے اور درخواست کرتے تھے ہماری ایلچی گری اور ہماری بخشش اور انعامونکی
پس ہم نیکی کرتے تھے تمھارے ساتھ اور تعظیم کرتے تھے تمھارے مہمان کی اور بڑھاتے تھے تمھیر مرتبے کو اور احسان کرتے تھے تمپر اور ایفاے
وعدہ کرتے تھے تمسے اور ہم جانتے ہین کہ سب قبائل عربکے ہمارے اس معاملے کو جانتے ہین اور ہمارے شکرگزار ہین اُس چیز پر جو بخشش کی
تھی ہمنے اپنی نعمتون بزرگ سے تمکو پس نہین آگاہ ہوے ہم تا اینکہ آئے تم ہمارے یہان ساتھ گھوڑون اور مردونکے اور جانا ہمنے کہ تم آئے ہو طلب
اُس چیز کے ہمسے جسکو طلب کیا تھا تمھارے بھائیون نے پس نا گہان تم اُسکے خلاف پائے گئے یہانتک کہ آئے تم در انحالیکہ قتل کرتے ہو دونکو
اور قید کرتے ہو عورتونکو اور لوٹ لیتے ہو مالونکو اور کھود دیتے ہو اور مٹاتے ہو آثار اور نشانیونکو اور چاہتے ہو ہمارے نکالدینے کو ہمارے شہرونسے
اور تحقیق طلب کیا ہمسے ان باتونکو ان لوگون نے جو تمھارے بیشتر اور تمسے زیادہ تعداد ہتھیار اور مال مین تھے اور پھیر دیا ہمنے انکو در انحالیکہ
تھے وہ نا امید ہونیوالے درمیان زخمیون اور راندے ہو دونکے پس پہلے جو ہمنے ایسا کیا تھا وہ بادشاہ فارس کے ساتھ تھا اور پھیر دیا تھا اُس کو
اللہ تعالی نے اُسکی پشت پر ساتھ نا امیدی اور ذلت کے اور ایسا ہی ہمنے بادشاہ ترک اور جرامقہ وغیرہ کے ساتھ بھی کیا پس نہ تھا کوئی گروہ تم
سے زیادہ چھوٹا اور شکستہ حال اسواسطے کہ تحقیق تم اہل بالون اور پشم شتر اور بدبختی کے لوگ یعنی محتاج ہو اور تم باینہمہ امید اور طمع کرتے ہو ہمارے
شہرون اور مالونمین اور ہمارے گرد بہت سے سردار ہین اور ہمارا دبدبہ سخت ہے اور گروہ ہمارے بڑے ہین اور نہین دوڑ کر آئے تم ہمارے اوپر مگر
اس سبب سے کہ نکلے تم ایسی سواریون پر کہ نہین ہین وہ مثل تمھارے سواریونکے شام کے ملکونمین اور فساد کیا تمنے تمام فساد اور سوار ہوے
تم ایسی سواریون پر کہ نہین ہین وہ مثل تمھاری سواریونکے اور پہنے تمنے ایسے کپڑے کہ نہین ہین وہ مثل تمھارے کپڑونکے اور تعرض کیا تمنے
واسطے شہرون روم اور اُنکی لڑکیان سپید رنگ اُنس کرنیوالونکے پس مقرر کیا تمنے اُنکو خدمت کنندہ اپنے واسطے اور کھالئے تمنے وہ
کھانے جو نہین ہین مثل تمھارے کھانونکے اور بھر لیا تمنے اپنے ہاتھونکو سونے اور چاندی اور متاع بزرگ سے اور بہ تحقیق ملاقی ہوئے ہین
ہم تمسے اب حالانکہ تمھارے ساتھ ہمارا مال و متاع اور جو کچھ ہمسے تمنے لوٹا ہی موجود ہے پس چھوڑ دیتے ہین ہم تمکو اس حال مین کہ نہ مطالبہ
کرینگے ہم تمسے اُن چیزونکا اور نہ جھگڑا کرینگے ہم تمسے اُنمین اور نہ خشم اور غصہ کرینگے ہم تمپر تمھارے گذرے ہوے کامونمین اور اب چلے جاؤ تم
ہمارے ملک سے پس اگر انکار کروگے تم پھر جانے سے تو عزیمت سخت کرینگے ہم تمپر پس نیست کردینگے ہم تمکو مثل کل کے دنکے گذرے اور نیست
ہوگے اور اگر میل کروگے تم بجانب صلح کے تو حکم کرینگے ہم دینے کا ہر مرد کو تمھارے لشکر سے ایکسو دینار اور ایک کپڑا تمھارے سردار ابوعبیدہ بن الجراح
کیواسطے ایکہزار دینار اور تمھارے خلیفہ کیواسطے دس ہزار دینار اس قرار پر کہ قسم کھاؤ تم ہمسے اس امر کی کہ پھر دو تم بجانب ہماری لڑائی کے
راوی نے بیان کیا ہی کہ باہان کبھی خواہش اور رغبت دلاتا تھا اور کبھی دھمکاتا تھا اور ڈراتا تھا اور خالد بن الولید خاموش تھے اور کچھ کلام
نہین کرتے تھے پس جب فارغ ہوا باہان ارمنی کلام سے کہا خالد بن الولید نے کہ بادشاہ نے کلام کیا اور اچھا کلام کیا اور سُنا ہمنے اُسکے
کلام کو اور ہم کلام کرتے ہین اور سُنتے وہ ہمارے کلام کو پھر کہا خالد بن الولید نے کہ سب تعریف ثابت ہے واسطے اللہ کے جسکے سوا کوئی معبود
نہین ہے پس جب سُنا باہان نے یہ کلام بڑھایا اپنے ہاتھونکو آسمان کیطرف اور کہا کہ سچ ہے جو تمنے کہا اے عربی پس کہا خالد بن الولید نے کہ گواہی
دیتا ہون مین اس امر پر کہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندہ اور بھیجے ہوے اُسکے ہین پسند کیے گئے ہمین اور نبی اُسکے برگزیدہ ہین پس کہا باہان نے

اگر قسم ہے خدا کی مین نہین جانتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہین یا نہین اور شاید ہون جیسا کہ تم کہتے ہو پس کہا خالد بن الولید نے
کہ پسند کیا مردنے اپنے دین کو پھر کہا خالد بن الولید نے کہ بزرگترین ساعتونکی وہ ہے جسمین اللہ تعالی کی اطاعت کیجاوے پس کہا باہان نے
اپنی قوم سے کہ یہ شخص مرد حکیم اور دانشمند اور عاقل ہے کلام حکمت کا کرتا ہے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ تونے اپنی قوم سے کیا کہا
آگاہ کیا اُسنے انکو اپنی گفتگو سے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ اگر دیکھی ہے تو نے عقل پس اللہ تعالی تعریف کیا گیا ہے اس باب مین
اور ہمنے سُنا ہے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ما خلق اللہ تعالی شیئا احب الیہ من العقل لان اللہ تعالی لما خلق
العقل وصوّرہ وقدرہ قال لہ اقبل فاقبل ثم قال لہ ادبر فادبر فقال وعزتی وجلالی ما خلقت شیئا احب الی منک بک انال
وبک اعطی وبک یدخل جنتی باہان نے کہا کہ جب تم مین ایسی عقل ہے تو کیون لائے تم ان لوگونکو ساتھ اپنے خالد بن الولید نے کہا کہ مین انکو
اسواسطے لایا ہون کہ مشورہ کرون مین اُنسے باہان نے کہا کہ تم باوصف اپنی تیزی عقل اور اچھائی اپنی راے اور ادراک کے محتاج مشورہ غیر
کے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو مشورے کا حکم فرمایا ہے اور وہ سب زمین کے لوگون سے
زیادہ عاقل تھے پس فرمایا اللہ تعالی نے انکو وشاورہم فی الامر اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ما ضاع امرء عرف
قدرہ ولا ضاع مسلم قبل مشورۃ اخیہ اگر مین صاحب راے اور عقل ہون جیسا کہ یقین کرتا ہے تو اور جیسا کہ سُنا ہے تو نے پس تحقیق
نہین بے نیاز ہون مین مشورہ دانشمند سے پس کہا باہان نے کہ تمہارے لشکر مین مثل تمہارے عاقل اور ہوشیار کسقدر ہین خالد بن الولید
نے کہا ہمارے لشکر مین زیادہ ایک ہزار مرد سے ہین کہ نہین بے نیاز ہو مین انکی راے اور مشورے سے باہان نے کہا کہ ہم نہین جانتے تھے کہ تم مین
ایسے لوگ ہین اور ہمنے تو یہی سُنا تھا کہ تم لوگ فرومایہ جاہل بے عقل ہو پس کہا خالد بن الولید نے کہ اکثر ہم مین ایسے ہی تھے یہانتک کہ بھیجا
اللہ تعالی نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس ہدایت کی اللہ تعالی نے ہمکو راہ راست اور بتلایا ہمارے نبی نے ہمارے راہونکو اور
سمجھے ہم نیک کو بد سے اور ہدایت کو گمراہی سے پس کہا باہان نے کہ اے خالد تعجب مین ڈالا ہے مجھکو تمہاری عقل و دانشمندی نے اور مین
دوست رکھتا ہون اس امر کو کہ بھائی ہو جاؤ مین تمہارا پس ہو جاؤ تم بھائی میرے اور دوست میرے پس کہا خالد بن الولید نے کہ بڑی خوشی کی
بات ہے اگر پورا کرے اللہ تعالی تیرے کلام کو اور ہو جاوے تو نیکبخت اور یکجا ہو جاوین ہم اور تم اور نہ جدا ہووین پس کہا باہان نے کہ یہ کیونکر
ہو سکتا ہے کہ خالد بن الولید نے کہا گواہی دے اور کہہ تو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا رسول اللہ الذی بشر بہ المسیح عیسی پس
جسوقت تو ایسا کریگا ہو جاویگا بھائی میرا اور مین بھائی تیرا اور ہو جاویگا تو دوست میرا اور مین دوست تیرا اور نہ جدا ہونگے ہم مگر بسبب پیش
آنے کسی بری بات کے باہان نے کہا کہ جو تم مجھسے اپنے دین چھوڑ دینے اور تمہارے دین مین داخل ہونیکو چاہتے ہو پس نہین ہے میرے لیے طرف اس
امر کے کوئی راہ خالد بن الولید نے کہا کہ مجھکو بھی تیرے بھائی بننے کی کوئی راہ نہین ہے جبتک الا مین کہ تو اپنے دین پر ہے پس باہان نے کہا کہ مین دوست
رکھتا ہون اس امر کو کہ اصلاح پر ہو جاوے کام ہمارے اور تمہارے بیچ سے خالد بن الولید نے کہا کہ جو اللہ تعالی چاہیگا وہ ہوگا باہان نے کہا
مین تحقیق مین چاہتا ہون کہ دور کرو مین خشم اور غصے کو اپنے اور تمہارے بیچ سے اور بات چیت کرون تمسے اس طرح جیسے کہ بھائی بھائی
سے کلام کرتا ہے پس جواب دو تم میرے اس کلام کا جسپر مین نے تمکو بلایا ہے کہ سنو مین کہ تم کیا کہتے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ بعد اس گفتگو کے

حال یہ ہی کہ تو جانتا ہی اس امر کو کہ جو کیفیت تو نے اپنے قوم کی عزت اور مالداری کی اور غلبہ انکا دشمنون پر اور قرار پکڑنا ملکون مین بیان کیا پس ہم
جانتے اور آگاہ ہین اس سے اور جو تو نے اپنے بخششونکا حال ہمارے ہمسایون عرب پر ذکر کیا وہ بھی ہم جانتے ہین ولیکن نہین کیا تمنے یہ امر مگر
واسطے باقی رکھنے اپنی نعمتونکے اور بنظر نگاہ رکھنے اپنی جانون اور اولادونکے اور بڑھانے اپنے ملک و عزت کے تاکہ زیادہ ہو جاوے
جماعت تمھاری اور نہ ڈرین اسکے دبدبے کو وہ لوگ جو تمھارے مقابلے کا قصد کرین اور جو تمنے ہماری محتاجگی اور اونٹ چرانیکا ذکر کیا سو اکثر
لوگ ہم مین سے اونٹ چراتے ہین اور جس شخص نے ہم مین اونٹ چرایا حاصل ہوئی اسکو بزرگی اس شخص پر جسنے نہین چرایا اور جو تو ہمکو محتاج اور بدبخت
کہتا ہی پس ہم ایسے ہی جاہل تھے اور تحقیق اُتارا تھا اللہ تعالی نے ہمکو ایسی جگہ مین جہان نہرین اور درخت اور کھیتی نہین ہی مگر تھوڑے اور تھے ہم
جاہلیت کے لوگ ایسے جاہل تھے کہ نہین مالک تھا ہم مین کا کوئی شخص مگر اپنی تلوار اور گھوڑے اور اونٹون اور بکریونکا اور کھا جاتا تھا زبردست
ہم مین کا ضعیف کو اور نہین بے ڈر اور امن مین رہتے تھے بعض ہمارے بعض سے مگر چار مہینے حرام مین عبادت کرتے تھے ہم سوائے اللہ تعالی کے
اُن بتون کی جو نہ سنتے تھے اور نہ نفع دیتے تھے اور ہم انکے منھ کے بھل پڑے رہتے تھے یہانتک کہ بھیجا اللہ تعالی نے ہم مین نبی عربی کو
کہ پہچانا ہمنے شرافت اور بزرگی انکی اور تھے وہ نبی پیشوا پرہیزگار ظاہر کیا انھون نے اسلام کو اپنی دعوت سے اور لائے وہ ہمارے واسطے
روشن کتاب اور ہدایت مضبوط کو اور دکھایا ہمکو راہ راست تمام کیا اللہ تعالی نے بسبب انکے انبیا کو پس حکم کیا انھون نے ہمکو ساتھ
عبادت پروردگار عالم کے عبادت کرتے ہین ہم اسکی اور نہین شریک گردانتے ہین ہم اسکے ساتھ کسی چیز کو اور نہین پرستش کرتے ہین
ہم اسکے سوا کسی بت کو اور نہین اختیار کرتے ہین ہم اسکے سوا کسی مالک کو اور حاکم کو اور نہین سجدہ کرتے ہم چاند اور سورج کا اور نہ
آگ اور صلیب کا اور نہ قربان کا اور نہین سجدہ کرتے ہین ہم مگر واسطے اللہ تعالی کے اور اقرار کرتے ہین ہم ساتھ نبوت اپنے
نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ ہدایت کیا اللہ تعالی نے ہمکو انکے سبب سے اطاعت کی ہمنے انکے حکم کی پس منجملہ انکے احکام کے
ہمکو ایک یہ ہی کہ جہاد کرین ہم اُس شخص کے ساتھ جو ہمارے دین کو نہ اختیار کرے اور جو ہم کہتے ہین وہ نہ کہے ہی وہ شخص انلوگو سے
جنھون نے نہین مانا اور نہ سپاہی کی ساتھ اللہ تعالی کے اور مقرر کیا اسکے ساتھ شریک کو حالانکہ بزرگ اور بری ہی پروردگار
ہمارا اس سے لا تاخذہ سنۃ ولا نوم پس جس شخص نے متابعت کی ہماری ہو گیا وہ ہمارا بھائی اسلام مین اور جسنے انکار کیا قبول
کرنے اسلام سے پس جزیہ دینا بچاتا ہی اسکے خون اور مال کو اور جسنے انکار کی جزیہ سے پس تلوار حکم ہی ہماری اسکے بیچ مین یہانتک کہ
جاری کرے اللہ تعالی حکم اپنا اور وہ بہترین حاکمون کا ہی اور ہم تمکو ان باتون پر چھوڑتے ہین یا کہو تم لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
وان محمدا عبدہ ورسولہ یا جزیہ دو ہر سال مین ہر مرد جوان کیطرف سے ایک دینار اور نہین ہی اس شخص پر جو نہین پہونچا ہی
مرتبہ بلوغ کو اور نہ عورت پر نہ راہب پر جو بیٹھ رہا ہی اپنے صومعہ مین پس کہا باہان نے کہ آیا بعد کہنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے
کوئی اور بات بھی تجھپر لازم ہی خالد بن الولید نے کہا کہ بعد اسکے نماز پڑھو تم اور زکوۃ دو تم اور روزے رکھو رمضان کے مہینے مین اور حج کرو تم
بیت الحرام کا اور قتل کرو کافرون کو اور حکم کرو تم ساتھ حکم شریعت کے اور منع کرو منہیات شرعیہ سے اور آپس مین دوستی رکھو واسطے اللہ کے
کام مین اور دشمنی رکھو دشمنان خدا کے ساتھ پس اگر انکار کروگے تم اس سے پس لڑائی ہوگی ہمارے اور تمھارے بیچ مین یہانتک کہ ڈالے اور

وارث کریگا اللہ تعالیٰ اپنی زمین کا جس شخص کو وہ چاہیگا اپنے بندونسے باہان نے کہا کہ خوب تمکو منظور ہو کہ ہم نہ پھرینگے اپنے دین سے اور نہ جدا
ہوینگے تمکو اور جو تم کہتے ہو کہ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے پس سچ کہتے ہو اسواسطے کہ وہ ہماری اور تمھاری نہ تھی بلکہ ہمارے اور تمھارے سوا اوروں
کی تھی پس لڑے ہم اُسنے اور مالک ہوگئے ہم زمین کے اور ہمارے تمھارے بیچمین لڑائی ہوگی پس نکلو تم مقابلے کو اللہ کا نام لیکر پس کہا خالد بن الولید نے
کہ قسم ہے خدا کی کہ تم ہمسے زیادہ خواہشمند لڑائی کے نہین ہو اور گویا مین دیکھتا ہون تمھارے لشکر کو کہ شکست اُٹھائی ہے اپنے اور مدد اور غلبہ
ہمارے آگے ہے اور تو چلایا جاتا ہے خوار اور ذلیل درانحالیکہ رسی تیری گردن مین ہے اور سامنے لایا گیا ہے تو امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے پس مار ہی
اُنھون نے تیری گردن کو پس جب سُنا باہان نے کلام خالد بن الولید کا بہت سخت غضبناک ہوا وہ راوی نے بیان کیا کہ جب دیکھا حاجب اور
بطارقہ اور سہر قلبیہ ورقبا صرہ نے باہان کے خشم اور غصے کو ارادہ کیا اُنھون نے خالد بن الولید کے مار ڈالنے کا لیکن وہ لوگ منتظر حکم باہان کے تھے
پس کہا باہان نے کہ اے خالد بن الولید مین تمسے بات چیت کرتا تھا اور میرے دل مین تمھاری نسبت مہربانی تھی اور اب ہو گیا اُسکی جگہ خشم اور غصہ پس
قسم ہے حق مسیح کی کہ سامنے بلاؤنگا مین تمھارے پانچون صحاب قیدیکو اور گردنین مارونگا انکی پس کہا خالد بن الولید نے کہ سُن تو جو مین تجھسے کہتا ہون
کہ مارا جانا تو اُن پانچونکی خواہش اور تمنا ہے اور ہم بھی مثل اُنکے ہین پس قسم ہے حق صاحب دعاے مقبول کی اور دعوت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اور
امارت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ اگر مار ڈالیگا تو انکو تو مین مار ڈالونگا تجھکو اپنی تلوار سے اور مار ڈالیگا ہر ایک شخص میرے ساتھیونمین سے ایک ایک کو
تیرے ساتھیون سے پھر جلد اُٹھ کھڑے ہوے خالد بن الولید اور کھینچ لیا اُنھون نے اپنی تلوار کو میان سے اور اُنکے ساتھیون نے بھی
ایسا ہی کیا اور وہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا رسول اللہ راوی نے بسلسلہ راویون کے
بیان کیا ہے رافع بن مازن سے کہا رافع بن مازن نے کہ تھا مین ہمراہ خالد بن الولید کے باہان کے خیمے مین اور نکال لیا تھا ہمنے اپنی تلوارونکو
اور قصد کیا تھا ہمنے قوم کا اور نہین تھی ہماری آنکھونمین رومیونسے کوئی چیز اور یقین کی تھی ہمنے کہ حشر ہمارا اسی جگہ سے ہوگا پس جب دیکھا
باہان نے حال خالد بن الولید کا اور ہمارا اور ظاہر ہوئی موت ہماری تلوارونکی تیزی سے پس پکار کر کہا باہان نے کہ اے خالد توقف کرو
عجلت نہ کرو کہ جلدی مین ہلاک ہو جاؤگے تم اسواسطے کہ مین جانتا ہون کہ تمنے یہ کام نہین کیا ہے مگر اس وجہ سے کہ تم ایلچی ہو اور ایلچی
نہین مار ڈالا جاتا ہے اور جو باتین مینے کہین وہ اسواسطے کہین کہ آزمایش کرون مین تمھاری اور دیکھون اور دریافت کرون مین کہ تمھاری کیا
رائے ہے اور اب مین تمسے مواخذہ کرتا ہون پس پلٹ جاؤ تم اپنے لشکر کو اور قصد تیاری لڑائی کا کرو اور دیگا اللہ تعالیٰ مدد اور غلبہ جس
شخص کو چاہیگا پس جب سُنا خالد بن الولید نے یہ کلام باہان کا میان مین کیا تلوار کو اور کہا کہ اے باہان قیدیونکے ساتھ تو کیا ارادہ رکھتا ہے
باہان نے کہا کہ مین چھوڑ دونگا انکو بسبب بخشش کے تمھارے حال پر اور چھوڑ دونگا انکی راہ کو تاکہ ہوویں وہ مددگار تمھارے اور نہ عاجز
ہوویں مسلمان لڑائی مین کل کے روز پس خوش ہوئے خالد بن الولید اس کلام سے اور حکم کیا باہان نے چھوڑ دینے اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس چھوڑ دیے گئے وہ قید سے اور ارادہ کیا خالد بن الولید نے روانگی کا پس کہا باہان نے کہ اے خالد مین دوست
رکھتا تھا صلح ہو جانیکو اپنے اور تمھارے بیچ مین اور مین سوال کرتا ہون ایک حاجت کا خالد بن الولید نے کہا کہ سوال کر تو جس چیز سے تو چاہتا
ہے باہان نے کہا کہ تمھارے پاس سرخ قبہ نے عجب مین ڈالا ہے مجکو اور مین چاہتا ہون کہ تم میرے تئین ہبہ کر دو اسکو اور دیکھو تم میرے لشکر مین کہ جو چیز تمکو

اچھی علوم ہووہ مین تمکو دیدون خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی ہر آئینہ خوش کیا تو نے مجکو جبکہ مانگا تو نے میری ملکیت کی چیز کو پس وہ ہی تجکو اور جو تو نے اپنے لشکر کی چیزونکو کہا ہر پس مجکو کچھ اسکی حاجت نہین ہی باہان نے کہا کہ تم اللہ والے لوگ ہو ہر آئینہ بخشش کی تمنے اور نیکی کی تمنے خالد بن الولید رضی نے کہا کہ بتحقیق تو نے بہی احسان اور نیکی کیا جو ہمارے ساتھیونکو قید سے چھوڑ دیا پھر ملٹے خالد بن الولید باہان کے پاس سے اور ساتھی اُنکے گرد اُنکے تھے اور آگے لایا گیا گھوڑا اُنکا پس سوار ہوے وہ اور سوار ہوے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور حکم کیا باہان نے اپنے حجاب اور ہمراہیون کے کہ جاوین وہ مسلمانونکے ساتھ اُسجگہ تک جو اُنکے قبضے مین ہی پس ایسا ہی کیا قوم نے اور پہونچے خالد بن الولید اور ہمراہی اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور خوش ہوے مسلمان رہائی پانے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور بیان کیا خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے تمام سرگذشت کو پھر کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہی حق صاحب منبر اور روضہ شریف کی کہ نہین چھوڑا باہان نے ہمارے ساتھیونکو مگر بخوف ہماری تلوار ونکے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ باہان مرد حکیم اور دانشمند ہی مگر شیطان اُسکی عقل پر غالب ہوگیا ہی پس کس قرارداد پر تم اُنسے جدا ہوے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ ہمارے اُن کے لڑائی پر قرارداد ہوئی ہے اور دے گا مدد اور غلبہ اللہ تعالی جسکو چاہیگا پس جب ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال سُنا کھڑا کیا پس لوگونکو مسلمانونسے اور کھڑے ہوے اُنکے بیچ میں الخالیکہ وہ خطبہ پڑھنے والے تھے پس حمد اور ثنا بیان کی اللہ تعالی کی اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا اُنپر اور آگاہ کیا مسلمانونکو اس امر سے کہ کل صبحکو دشمن کا ارادہ لڑائی کا ہی اُنسے اور حکم کیا انکو ساتھ درستی ساز و سامان کے اور کہا کہ بھروسا اور اعتماد کرو تم اللہ تعالی پر پس درست کیا مسلمانون نے سامان اپنا اور تھے سوار مسلمانونکے آمادہ کرتے تھے بعض اُنمین کے بعض کو اور آئے خالد بن الولید اپنے ساتھیونکے پاس اور وہ لوگ لشکر زحف کے تھے اور کہا اُنسے کہ جان لو تم اس بات کو کہ ان کافرون نے جنپر مدد دی ہی اللہ تعالی نے تمکو بہت جگہون مین یکجا کی ہی جماعت اپنے ملکونکی اور نہین کیا تھا اُنکے بیچ مین اور دیکھا مین نے اُنکو کہ وہ کثرت مین مثل چیونٹیونکے ہین اور وہ سلامت لوگ ہین مگر بُزدل رکھتے ہین نہ کوئی اُنکا مددگار ہی اور یہی لڑائی ہی ہمارے اُنکے بیچ مین اسواسطے کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی ذلک بان الله مولی الذین آمنوا وان الکافرین لا مولی لهم اور قرار پائی ہی لڑائی کل کی صبح پر اور تم جوانمردی ورشد تکے لوگ ہو پس کہا اے ابو سلیمان رحمت کرے اللہ تمپر پس کہا خالد بن الولید کے ہمراہیون نے کہ لڑائی تو ہماری خواہش اور تمنا ہی اور برابر صبر کرینگے ہم اُنکے مقابلے مین لڑائی اور شدت اور نیزہ اور تلوار پر یہانتک کہ حکم کریگا اللہ تعالی ہمارے اُنکے بیچ مین اور وہ بہتر ین حاکمونکا ہی پس خوش ہوے خالد بن الولید اُنکے کلام سے اور کہا اُنسے کہ درست کرو تم اپنے آلات لڑائی کو پس نہین ہی رات گذرانی کسی نے مگر یہ کہ وہ مسلح تھا اور رات کاٹی خوشی سے واسطے جہاد کے پس جب صبح ہوئی اذان کہی موذنون نے اور وضو کیا مسلمانون نے اور نماز پڑھائی اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور سوار ہوے مسلمان اپنے گھوڑون پر واسطے لڑائی کے اور آراستہ کیا اپنی صفونکو پس تھی تین صفین کہ نہین دیکھتی تھی ہر صف اپنی پچھلی کو اور آئے خالد بن الولید ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا کہ اے سردار کیا اُنکو دیتے ہو تم ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا مقرر کرو تم معاذ بن جبل کو میمنہ پر پس کہا خالد بن الولید نے کہ وہ اسکے لائق ہین پس کہا کہ اے معاذ جاؤ تم میمنہ پر پس گئے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بجانب میمنہ کے اور ٹھہرے وہان ساتھ نشان کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ اے سردار کسکو مقرر کروگے تم میسرہ پر اُنھون نے کہا کہ کنانہ بن ہشیم کو

پس روانہ ہوئے کنانہ جیسا کہ کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اور کنانہ کی شجاعت کا حال یہ تھا کہ وہ آتے تھے قبائل عرب کے پاس جو انکے دشمن تھے
پس پکارتے تھے اور ڈانٹتے تھے انکو اور بڑائی اپنے نام کی بیان کرتے تھے پس نکلتے اور آتے تھے انکی طرف لوگ تیز رو گھوڑون پر پس اُنسے لڑتے
تھے پس اگر فتحمند ہوتے تھے اُنپر تو عین انکا مطلب تھا اور اگر دیکھتے تھے وہ انکی طرف سے غلبا اور حملے کو اور دشوار ہوتا تھا اُنپر کام تو لوگون کا
اُترتے تھے اپنے گھوڑوں سے اور دوڑتے تھے اُن کے سامنے ہو کر پس نہین پاتے تھے وہ لوگ اُنسے مکر کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب
مقرر کیا انکو ابوعبیدہ بن الجراح نے میسرہ پر جا کر ٹھہرے وہ میسرہ مین اور متوجہ ہوئے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بجانب خالد بن الولید کے اور کہا
اُنسے کہ ای ابا سلیمان سردار مقرر کیا مین نے تمکو لشکر پر سردار مقرر کرو پس تم پیدل لوگونپر جسکو چاہو تم خالد بن الولید نے کہا کہ قریب تر سپرد کرونگا مین
اُنکے کام کو ایسے شخص کے کہ نہ لائے جاوینگے مسلمان اُسکے آگے سے پس پکارا خالد بن الولید نے ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص کو اور کہا اُنسے کہ حاکم
مقرر کیا ہی تمکو سردار نے پیدل لوگونپر پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ آ کر واسطے ہاشم اور ہو تم اُنکے ساتھ آگاہ ہو کہ مین اسجگہ تمھاری موافقت
کرنیوالا ہون راوی نے بیان کیا ہی کہ جب مرتب و آراستہ کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے مسلمانون کی صفون کو کہا خالد بن الولید نے کہ ای
سردار کہلا بھیجو تم اب سرداران مالک نشانون کے پاس کہ سُنین وہ میری بات کو پس بلایا ابوعبیدہ بن الجراح نے ضحاک بن قیس کو اور
کہا اُنسے کہ ای بیٹے قیس کے جاؤ تم اصحاب الرایات کے پاس اور کہو اُنسے کہ ابوعبیدہ تمکو حکم دیتے ہین کہ سُنو اور اطاعت کرو تم واسطے خالد
بن الولید کے پس ایسا ہی کیا ضحاک نے اور گھومے وہ اصحاب الرایات پر یہانتک کہ آئے معاذ بن جبل کے پاس اور ابلاغ حکم کیا پس کہا
معاذ بن جبل نے کہ بخوشی اور اطاعت یہ حکم منظور ہی پھر آئے معاذ اپنے ہمراہی لوگون کے پاس اور کہا اُنسے کہ آگاہ ہو تم کہ مامور کیے گئے ہو تم
ساتھ اطاعت مرد مبارک پیشانی اور مبارک صورت کے پس جو حکم دیوین اُسکے خلاف نکرنا تم کہ وہ سواے بہتری مسلمانونکے اور کچھ نہین
چاہتے ہین پس جب وصیت کر چکے ضحاک بن قیس اصحاب الرایات کو ساتھ قول ابوعبیدہ بن الجراح کے اور تابعداری خالد بن الولید کے
پھرتے تھے خالد بن الولید درمیان صفونکے اور ٹھہرتے تھے نزدیک نشانون کے اور کہتے تھے ای مسلمانو تحقیق صبر کرنا ارادہ اور قصد ہی
اور ڈرنا اور بد دلی کرنا عاجزی ہی اور جانو تم اس بات کو کہ صبر کرنیوالے غالب ہوتے ہین اور ڈرنا اور نامردی دونون سبب خواری کے
ہین پس جسنے صبر کیا اللہ تعالی اُسکو مدد اور غلبہ دیتا ہی اُسکے دشمن پر اسواسطے کہ اللہ تعالی اُسکے ساتھ ہی پس جسنے صبر کیا تلوارونکی
تیزی پر پس جب آویگا وہ اللہ تعالی کے پاس بزرگ کریگا اللہ تعالی اُسکی جگہ کو اور مشکور ہوگی سعی اُسکی واللہ یحب الشاکرین راوی نے
بیان کیا ہی کہ اسیطرح خالد بن الولید ہر صاحب نشان سے یہی کلام کرتے تھے تا اینکہ گذرے ساتھ جماعت لوگونکی پھر خالد بن الولید نے یکجا کیا
اپنے پاس گروہ مسلمانونکو اہل ثبات اور صبر سے اور جو شخص موجود تھا اُنکے ساتھ لشکر زحف مین پس تقسیم کیا اُنکو چار ٹکڑون پر پس مقرر کیا
ایک حصے پر قیس بن ہبیرۃ المرادی کو اور کہا اُنسے کہ تم شہسوار عرب کے ہو پس ہو تم گروہ پر اور جیسا مین کرون ویسا ہی تم بھی کرو اور
مقرر کیا دوسرے حصے پر میسرہ بن مسروق العبسی کو اور اسیطرح کی وصیت اُنکو بھی کی اور بلایا عامر بن الطفیل کو اور اسی طرح اُنسے بھی
وصیت کی اور مقرر کیا اُنکو تیسرے ٹکڑے پر اور ٹھہرے خود خالد بن الولید مع لشکر زحف اور باقی لشکر کے واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ نہین بلند ہوا تھا آفتاب مگر یہ کہ خالد بن الولید فراغت پا چکے تھے ترتیب لشکر سے اور باہان ارمنی کا یہ حال تھا

کہ اُسنے حکم کیا رومیونکو ساتھ زینت اور درستی سامان لڑائی کے پس ایسا ہی کیا اُنھون نے مگر یہ کہ مسلمان زیادہ جلدی کرنے والے تھے
ترتیب لشکر اور درستی سامان جنگ مین راوی نے بیان کیا ہے کہ چلا لشکر رومیونکا بجانب لشکر مسلمانونکے اور دیکھا باہان اور اُسکی قوم نے
مسلمانونکو اور انکی آراستگی صفونکو کہ گویا چڑیان اُنپر سایہ کیے ہین اور صفین ملی ہوئی ہین اور نیزے بلند ہین پس در آیا اُنکے دلون مین خوف
اور ہیبت پھر آراستہ کیا باہان نے اپنے لشکر کو اور مقرر کیا اُسنے عرب کو قوم غسان اور لخم اور جذام اور عاملہ سے آگے صفونکے اور آگے کیا اُسنے
اپنی صلیب کو اور وہ صلیب کھری چاندی کی تھی بوزن پانچ رطل کے اور سونیکا کام اُسمین تھا اور اُسکے چارون گوشونپر جواہر چمکتے تھے
اور روشن تھے مثل ستارونکے راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ صفین جنکو باہان نے آراستہ اور مرتب کیا تھا تین صفین تھین کہ ایک
صف اُنمین کی مثل لشکر مسلمانونکے تھین اور ظاہر کیا باہان نے اپنے تئین صفونمین اور قسیس اور راہب دھونی دیتے تھے اُسکو اور پڑھتے تھے وہ
انجیل کو اور بہت جایا تھا باہان نے اپنے لشکر مین نشان اور علمونکو پس جب برابر اور پوری ہوگئین صفین انکی نکلا ایک بطریق بطارقہ
روم سے بھاری ڈیل ڈول کا جو سنہری زرہ پہنے تھا اور اُسکی گردنمین صلیب جڑاؤ سونے اور جواہرات کی تھی اور اُسکی سواری مین سبزہ گھوڑا
تھا اور وہ بطریق مرتبے والے رومیونمین تھا جو بادشاہ کے تخت کے پاس کھڑا ہوتا تھا پس جب نکلا وہ لشکر سے مقابلے کو تو بلاتا تھا
کلام رومی سے اپنی آواز سے مثل گرجنے بادل کے پس جانا مسلمانون نے کہ وہ طلب کرتا ہے لڑنیوالے کو پس توقف کیا مسلمانون نے نکلنے سے
پس چلا کر کہا خالد بن الولید نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ یہ گبر بلاتا ہے تمکو واسطے اپنی لڑائی کے اور تم بچھڑتے ہو پس اگر تم لوگ
نہ نکلوگے اُسکی طرف تو مین خود نکلونگا اور ارادہ کیا خالد بن الولید نے اُسکے مقابلے مین نکلنے کا کہ دفعۃً نکلا ایک سوار مسلمانونسے ایک بڑے
بزدون سبزہ رنگ پر اور وہ زرہ وغیرہ سامان سے اچھا اور پورا تھا اور قصد کیا اُسنے بجانب بطریق کے پس نہین تھا کوئی شخص خالد بن الولید کے
ہمراہیونسے کہ پہچانتا ہو اُس سوار کو پس کہا خالد بن الولید نے اپنے غلام ہمام سے کہ جا تو اُس سوار کیطرف اور دیکھ کہ وہ کون شخص ہے مسلمانون سے
اور کس گروہ سے ہے پس گئے ہمام اور آواز دی اُس سوار کو درانحالیکہ ارادہ کیا تھا سوار نے نزدیک ہوجانیکا بطریق سے اور کہا ہمام نے کہ ای مرد تم کون
شخص ہو پس کہا مین روماس حاکم بصری کا ہون پس پھر آئے ہمام اور آگاہ کیا خالد بن الولید کو اس حال سے پس جب جانا خالد بن الولید نے تب
اُسکو دعا کی اور کہا اللھم بارک فیہ وزد فی نیتہ پس جب گئے روماس سامنے گبر کے کلام کیا اُس سے زبان رومی مین پس پہچانا اُنکو رومی
نے اور کہا کہ ای روماس کیونکر چھوڑ دیا تمنے اپنے دین کو اور میل کیا تمنے اس قوم کیطرف روماس نے کہا کہ یہ دین جسمین داخل ہوا ہون مین یہ
ایسا دین بزرگ ہے کہ جو شخص داخل ہوا اُسمین ہوگیا نیکبخت اور جسنے مخالفت کی اُسکی پس تحقیق گمراہ ہوا وہ پھر حملہ کیا روماس نے گبر پر اور
حملہ کیا گبر نے اُنپر اور وہ لڑے آپسمین ایک گھڑی یہانتک کہ تعجب کیا دونون لشکرون نے اُن دونون کی لڑائی سے پس غافل پایا گبر نے
روماس کو پس مارا اُسنے ایک ہاتھ سخت کہ بہنے لگا خون اُنکا اور محسوس ہوئی ایذا ضرب کی روماس کو پس پھرے وہ بجانب مسلمانونکے
اور پیچھا کیا اُنکا گبر نے بطلب اُنکے اسطرح پر کہ نہین کمی کی اُنکی طلب سے اور قریب تھا کہ در آوے اُنپر پس للکارا اُسکو مسلمانون نے ہر طرف سے
پس مضبوط ہوگیا دل روماس کا مسلمانونکی آواز دینے سے اور ڈر گیا اُنکے انکار کرنے سے پس باز رہا اور کمی کی اُسنے روماس کی طلب سے اور داخل ہوئے روماس
مسلمانونکے لشکر مین اور رخون اُنکے خون سے پر دوان تھا پس لیا اُنکو ایک جماعت نے مسلمانون سے اور باندھا اُنکے زخم کو اور شکریہ ادا کیا اُنکے کام کا

اور ثنا کیا اُسنے اللہ تعالیٰ کی بخشش کا اور سپاس کیا دی انکو ساتھ سلامتی کے اور جب پھرے رومانی شکست اٹھا کر غرور کیا گبر نے اپنے ملبس
اور ظاہر کیا اُسنے اپنی دشمنی کو اور تو تلا پن کیا اپنے کلام مین اور طلب کیا لڑنیوالے کو پس ارادہ کیا میسرہ بن مسروق العبسی نے مقابلے مین نکلنے کا
پس کہا خالد بن الولید نے کہ اے میسرہ ٹھہرنا تمھاری جگہ پر دوست رکھتا مجکو تمھارے نکلنے سے اس گبر کیطرف اور تم شیخ بوڑھے ہو اور یہ گبر شدید
اور بھاری ہے جثیل ڈول کا اور جوان بہادر ہے اور مین نہین دوست رکھتا ہون تمھارے جانیکو اسکی طرف اور نہین برابری کر سکتا ہے بوڑھا آدمی جوان
اور مفسد کی خصوصاً یہ کہ ایک بال سلمانونکا دوست تر ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب اہل شرک سے پھر گئے میسرہ اپنی جگہ پر اور ارادہ کیا مقابلے کو
نکلنے کا عامر بن طفیل نے پس کہا خالد بن الولید نے کہ تم کم سن ہو اور مین ڈرتا ہون کہ تم نہ برابری کر سکو گے پس کہا عامر بن طفیل نے کہ اے سردار اسلام
برابر کردیا اُسنے معاملا اس گبر رومی بدکار کا اور داخل کر دیا تمنے سلمانونکے دلون مین اسکی طرف سے خوف کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ شہسوار لڑنیوالے پہچانتے ہین
اپنے مثل کو لڑائی مین اور اسکی لڑائی اور شدت ظاہر ہے اور تم اسکی برابری نہین کر سکتے ہو اسواسطے کہ نہین نکلا وہ بیشتر اپنے ساتھیون کے اور ظاہر کیا
اُسنے اپنی شجاعت کو مگر اسوجہ سے کہ وہ فرد ہے شجاعت مین اپنی قوم مین پس ٹھہرو تم اپنی جگہ پر پس ٹھہرے عامر بن طفیل اپنے ساتھیون مین اور نہین
مخالفت کی خالد بن الولید کے حکم سے **راوی نے بیان کیا ہے** کہ گبر طلب کرتا تھا مقابلہ کرنیوالے اور لڑائی کو پس آئے خالد بن الولید کے
پاس حسن بن عبداللہ ازدی کے اور کہا اُنسے کہ مین چاہتا ہون مقابلے کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہے مجکو اپنی جان کی کہ تم مین دلیری اور قوت
سخت ہے اور نہین جانتا ہون مین تمکو مگر دیکھا لاک پس اگر تمکو منظور ہو تو اللہ کا نام لیکر اسکے مقابلے مین نکلو پس درست کیا ازدی نے سامان
لڑائی کا اور قصد کیا مقابلے مین نکلنے کا پس کہا خالد بن الولید نے کہ ٹھہرو تم اپنی روش نرم پر اے بیٹے عبداللہ کے یہانتک کہ سوال کرون مین تمسے
اُنھون نے کہا کہ پوچھو تم اے ابا سلیمان خالد بن الولید نے کہا کہ آیا پیشتر اسکے مقابلہ کیا ہے تمنے کسی سے حرب مین اُنھون نے کہا نہین خالد
بن الولید نے کہا کہ نہ نکلو تم اسکے مقابلے کیواسطے کہ تم نے غرور کیا نکلنے مین اور یہ سوار تجربہ کار ہے لڑائی کا اور آزمایش کی ہے مین نے اسکی اور
پہچانا ہے مین نے اسکی بازگشت کو لڑائی مین مین نہین دوست رکھتا ہون کیسے نکلنے کو اسکے مقابلے مین مگر جو شخص کہ مثل اسکے ہو پس اشارہ
کیا خالد بن الولید نے اس گبر کیطرف اور کہتے تھے یہ اور دیکھتے تھے قیس بن ہبیرۃ المرادی کیطرف پس کہا قیس نے کہ اے ابا سلیمان مین جانتا ہون
کہ تم مین آتے ہو ساتھ میرے اور میرے نکلنے کو مراد لیتے ہو مین جاؤن اسکے مقابلے کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ جاؤ تم اللہ غالب بزرگ کا نام
لیکر کہ تحقیق تم مثل اسکے ہو اور اللہ تعالیٰ تمھاری اعانت کریگا اُسپر پس نکلے قیس بن ہبیرہ رحمہ اللہ اور روانہ کیا اُنھون نے اپنے گھوڑے کو
یہانتک کہ نرم اور ملائم کر دیا اسکی طبیعت کو اور توڑ لیا اسکی تیزی کو پس آگے بڑھایا اسکو بجانب بطریق کے اور وہ کہتے تھے بسم اللہ وعلی برکۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نزدیک ہوئے وہ بطریق سے پس جب دیکھا گبر نے اُنکے گھوڑے کو جانا اُسنے کہ وہ شہسوار سخت ہین شہسواران مسلمین سے
پس جلدی پھرا وہ اُنکی طرف اور ارادہ کیا اُنکی جانب کو اور نیزہ بازی و شمشیر زنی کیا دونون نے پس شمشیر یسرے اُنکی طرف قیس بن ہبیرہ
اور مارا ایک وار تلوار کا اسکے سر پر پس لیا اسکو گبر نے اپنی ڈھال پر پھاڑ ڈالا قیس بن ہبیرہ کی تلوار نے سپر کو اور پہونچی خود تک اور پیوست ہوگئی
اسمین اور قصد کیا قیس نے تلوار کے نکالنے کا پس نہ نکال سکے وہ اور تلوار ماری گبر نے اُنکی پشت پر پس قائم ہوا وہ وار تلوار کا اور
ملاقی ہوئے وہ دونون بعد دونون وار کے پس آ پڑا گبر اُنپر بارادہ قید کر لینے کے اور تھا وہ بہت سخت اور قیس بسبب عبادت

بسبب بیداری اور روزہ وغیرہ کے دبلے پتلے جسم کے تھے پس جب دیکھا قیس نے طرف گبر کے کہ غالب ہو گیا وہ انپر جدا ہو گئے وہ اُسکے ہاتھ سے
اور دور ہو گئے اُس سے اور دیکھتے تھے اُسکو گوشہ چشم سے بطور غصے کے اور سوچتے تھے اُسکے لیے مکر اور فریب کو مگر یہ کہ تلوار انکی نکل گئی تھی انکے ہاتھ سے
پس پھیری باگ اپنے گھوڑے کی بارادہ آنیکے مسلمانوں میں تاکہ لیوین وہ کسی کی تلوار کو اور پھیرین طرف لڑائی کے اور تحقیق جا پہونچے گئے تھے وہ اپنی
جانے پس جب پھیرا باگ کو ڈر اُنکا لیکہ وہ مکر کرنیوالے تھے شور کیا گبر نے اُنکے پیچھے اور دوڑا اُنکی طلب مین پس کمی کی قیس بن ہبیرہ نے پلٹنے مین اور کہا اپنے
دلمین کہ اے نفس مطلب تیرا موت ہے اور دیکھا گناہی پھر تو بجانب گبر کے پس پکار کر کہا اُسنے خالد بن الولید نے کہ اے قیس مین خدا اور رسول کا واسطہ تمکو دیتا
ہون کہ پھیرو تم اور چھوڑ دو تم اُسکے کام کو میرے اوپر اور یہ اسواسطے تھا کہ خالد بن الولید نے دیکھا تھا انمین تعب کو پس کہا قیس نے کہ اے خالد تمنے
بڑی قسم دلائی مجھکو لیکن اگر پھر آؤنگا مین تمہارے پاس آیا بڑھاؤ گے تم میرے دفت مقرر مین خالد بن الولید نے کہا کہ نہین قیس نے کہا مین خیال
کرونگا مین فرار کو اور نہ ہونگا مین اصحاب نار سے بلکہ صبر کرونگا مین اور پہونچونگا مین مرتبہ بخشش کو اللہ تعالی کیطرف سے اور پھرے
وہ اپنے نزدیکی کیطرف اور اُنکے ہاتھ مین تلوار نہ تھی بلکہ نکال لیا تھا اُنھون نے خنجر کو جو اُنکی کمر مین تھا پس دیکھا خالد بن الولید نے قیس بن ہبیرہ
کو اس حال سے کہ اُنکے ہاتھ مین تلوار نہین ہے پس کہا خالد بن الولید نے کہ کون شخص ہے کہ لیگا اس تلوار کو اور پہونچا دیگا قیس بن ہبیرہ تک
بامید حصول ثواب خداے غالب اور بزرگ کے پس کہا عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے کہ اے ابا سلیمان مین اس کام کو کرونگا
پس کہا خالد بن الولید نے کہ یہ کام تمھین سے ہوگا اے بیٹے صدیق کے پھر نکال لیا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کو میان سے
اور چلے وہ قیس بن ہبیرہ سے بارادہ پہونچا دینے تلوار کے پس جب دیکھا رومیون نے بجانب عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اور
اُنکے آنیکے قیس بن ہبیرہ سے گمان کیا اُنھون نے کہ وہ بارادہ اعانت قیس بن ہبیرہ کے اُس بطریق پر آتے ہین پس نکلا رومیون
سے ایک دوسرا بطریق اور آیا وہ اپنے ساتھی کے پاس اور ٹھہرا اُسکے ساتھ اور دیدیا تلوار کو عبدالرحمن نے قیس بن ہبیرہ کو اور
ٹھہرے وہ اُنکے پاس اور نہ پھرے وہ جسوقت کہ دیکھا اُنھون نے دو کو اور وہ گبر نکلنے والا لشکر رومیون سے کچھ بڑی باتین کرتا تھا کہ مسلمان
کچھ بھی اُس کلام سے واقف نہین ہوے پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ خواہی ہو تجکو کیا بات کہتا ہے تو کہ ہم نہین سمجھتے ہین تیرے کلام
کو پس نکلا اُنکی طرف ایک مترجم رومیون سے اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے آیا نہین کہا تھا تمنے کہ ہم لوگ صاحب انصاف اور حق ہین ڈر اُنکا لیکہ
نکلتے ہو تم دو سوار ایک سوار پر کہا عبدالرحمن نے نہین قسم ہے خدا کی ترجمان نے کہا پس نہین دیکھا ہمنے تمہارے انصاف سے کچھ بھی ڈر اُنکا لیکہ نکلے
ہو تم دو سوار ایک سوار کیطرف عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین اسواسطے نکلا ہون کہ دیدون مین اپنے ساتھی کو تلوار اور پلٹ جاؤن
اور اگر نکلین تم مین سے ایکسو ہم مین سے ایک شخص کے مقابلے مین تو ہرگز ہمپر نہ بڑا اور دشوار ہوگا ہمپر یہ امر اور آگاہ ہو کہ تم تین شخص ہو اور
مین اکیلا ہون اور مین تمہارے واسطے کافی ہون پس آگاہ کیا مترجم نے اپنے ساتھی کو پس تعجب کیا اُسنے عبدالرحمن کے کلام سے اور
دیکھتے تھے وہ دونون گوشہ چشم سے براہ تکبر اور غضب کے پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ درخواست کرتا ہون مین تجھسے بواسطہ
اللہ تعالی کے اے قیس کہ تمنے مشقت اُٹھائی ہے پس ٹھہر جاؤ تم تاکہ ایکساعت آرام حاصل کرو اور دیکھو تم اس امر کو جیسے ہوگا پھر حملہ کیا
عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اُس شخص پر جو پاس سے گفتگو کرتے تھے پس نیزہ مارا اُنھون نے اُسکے سینے مین کہ جا نکلا اُسکی پشت سے

پس گر پڑا وہ زمین پر اور دیکھا دونون گبرون نے اپنے ساتھی کو زمین پر گرا ہوا پس حملہ کیا اُن دونون نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ پر پس قصد کیا
عبدالرحمن کی طرف قیس نے بارادۂ اعانت کے پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ اے قیس سوال کرتا ہون مین تجسے بواسطہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور بحق ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے یہ کہ چھوڑ دو تم مجکو آگ مین ڈالونگا مین ان دونون کو پس اگر مارا گیا مین تو ہوگے تم شریک میرے
ثواب جہاد مین اور کہدینا عایشہ رضی اللہ عنہا کو میری طرف سے سلام پس پیچھے ہٹے اُنکے پاس سے قیس رضی اور تعجب کیا اُنکے کام سے اور حملہ کیا عبدالرحمن
رضی اللہ عنہ نے ایک پر اُن دونون گبرون سے اور نیزہ مارا اُسکے سینے مین پس پھنس گئی نوک اُنکے نیزہ کی گبری کی زرہ مین پس ڈالدیا عبدالرحمن نے
نیزہ کو اپنے ہاتھ سے اور نکالا میان سے اپنی تلوار کو اور مار گبر کے ایسا ایک وار کہ دو ٹکڑے کر دیا اُسکو اور دیکھا تیسرے گبر نے جناب عبدالرحمن
رضی اللہ عنہ کو اور اُنکی جرأت کے پس متحیر اور متعجب ہوا وہ اُنکے کام سے اور دیکھا قیس رضی اللہ عنہ نے اُس بطریق کی طرف کہ وہ متحیر اور مبہوت
تھا پس ظاہر ہوئی اُنمین غفلت پس کہا اُسنے عبدالرحمن نے کہ اے قیس کیا باعث تمہارے توقف کا ہے پس حملہ کیا قیس رضی اللہ عنہ نے اُس بطریق
پر اور مارا اُسکے ایسا وار تلوار کا کہ توڑ دیا سر اُسکا اور گر پڑا وہ زمین پر بیہوش ہو کر اور جلدی بھیجا اللہ تعالی نے اُسکی روح کو آگ کی طرف
پس جب دیکھا رومیون نے حال اپنے ساتھیونکا کہا بعض نے اُنمین کے بعض سے کہ نہین ہین یہ گروہ مگر شیطان واقدی رحمہ اللہ
نے بیان کیا ہے کہ آگاہ کیا گیا باہان اُنکے کام سے پس کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ پادشاہ ہے بہت جاننے والا حال اُس قوم کا ہے
قسم ہے حق مسیح کی مین جانتا ہون کہ تم مین کوئی ایسی بات ہے جسکے سبب سے غلبہ دیے گئے ہین یہ قوم پس اگر نہ پس ڈالوگے تم اُنکو اپنی کثرت سے
پس کوئی شخص نہ کھڑا ہوگا تمہارے واسطے اُنکے مقابلے مین پھر آیا باہان کے پاس ایک بطریق اور سرگوشی کی اس سے پس کہا اُسنے کہ اے
پادشاہ قوم مسلمان بیشک غلبہ دیے گئے ہین ہمپر اسواسطے کہ مین نے شب کو خواب مین دیکھا ہے کہ گویا کچھ لوگ اُترے ہین آسمان سے
طرف زمین کے اور وہ سبز اور ابلق گھوڑون پر سوار ہین اور پورے ہتھیارونسے مسلح ہین اور گھیر لیا ہے اُنھون نے اُن عرب کو اور ہم لوگ اُنکے
سامنے کھڑے ہین اس حال مین کہ نہین نکلتا ہے کوئی شخص ہمارے لشکر سے مگر یہ کہ مار ڈالتے ہین وہ اُسکو یہانتک کہ ہمارے بہتونکے ساتھ ایسا ہی
کیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ٹوٹ گیا اُس بطریق کے کلام سے دل باہان کا اور کچھ جواب اُسکو نہین دیا پس ملتجی ہوئی قوم
اُسکے پاس اور سوال کیا اُس سے مین آگاہ کیا اُسنے اُنکو پس جب بہت بات چیت کی قوم نے اُٹھ کھڑا ہوا باہان اُنکے بیچ مین مثل خطبہ
پڑھنے والے کے اور کہا کہ اے اہل اس دین کے اگر نہ لڑوگے تم عرب سے تو ہوگے تم زیان کارون سے اور خشم اور غصہ کرینگے تمپر مسیح اور اللہ
تعالی ہمیشہ مدد اور عزت دینیوالا ہے تمہارے دین کا اسواسطے کہ اللہ تعالی کی حجت تمپر یہ ہے کہ اُسنے بھیجا تھا تمہاری طرف رسول کو اور
اُتارا تمہارے اوپر کتاب کو پس نہین تبعیت کی تمہارے رسول نے دنیا کی اور حکم دیا تمکو رسول نے یہ کہ نہ تبعیت کرو تم دنیا کی اور اُسکی کتاب مین
یہ حکم ہے کہ نہ ظلم کرو تم اسواسطے کہ وہ ظالم کو دوست نہین رکھتا ہے پس جب تبعیت کی تمنے دنیا کی اور ظلم کیا تمنے اور مخالفت کی تمنے اُسکی غالب
کیا اُسنے تمہارے دشمنونکو تمپر پس کیا عذر ہے تمہارا اپنے خالق کے نزدیک اور تحقیق چھوڑ دیا تمنے حکم اپنے نبی کا اور احکام مسند رکھے کتاب الہی کا
اور یہ عرب تمہارے سامنے چاہتے ہین قتل تمہارے شہسوارون اور اولادون اور عورتون کا اور تم گناہ کے کام کرتے ہو اور نہین
ڈرتے ہو اپنے پروردگار سے پس اگر دور کردیا اللہ تعالی نے تمہارے غلبے کو تمہارے ہاتھون سے اور غالب کردیا اُسنے تمکو [illegible]

دشمن کو تم پر بسبب عدم حق اور عدالت کے اللہ تعالیٰ کیطرف سے اسواسطے کہ تم احکام شریعت کے حکم نہین کرتے ہو اور منہیات شرعیہ سے باز نہین
رکھتے ہو **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ توڑا اور قطع کیا باہان نے اپنے اس کلام سے کلام اُس بطریق کا جسنے خواب کا حال بیان کیا
تھا اور حکم کیا باہان نے اُس سے کہ پراگندہ اور فاش کرے وہ اس حال کو کسی سے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب قیس بن ہبیرہ اور عبدالرحمن
رضی اللہ عنہما نے مارڈالا انھیون بطریقون کو اُترے عبدالرحمن اپنے گھوڑے سے اور لیا انھون نے اور قیس بن ہبیرہ نے ہتھیار اور کپڑے مقتولین کے اور پلٹ
آئے وہ بجانب مسلمانونکے اور دیے کپڑے وغیرہ مقتولین کے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس کہا انھون نے کہ یہ تم دونون کا حق ہے اور جس شخص نے
قتل کیا کسی سوار کو پس وہ مالک مقتول کے اسباب کا ہے کہ ایسا ہی حکم دیا ہے مجکو امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے پس لیلیا قیس بن ہبیرہ
نے اسباب کو اور رہا ٹھہرے وہ اپنی اُسجگہ مین جہان خالد بن الولید نے اُنکو ٹھہرایا تھا اور پلٹے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بجانب میدان لڑائی کے پس گردا اور ما
انھون سے دونون صفونکے بیچ مین اور وہ اُس بطریق کے شہری پر سوار ہوے جسکو انھون نے مارڈالا تھا پس دیکھا اُسکو کہ نہین جلدی کرتا
ہے وہ گھوڑا اُنکی سواری مین جیسا کہ نگاہ رکھتے تھے وہ عربی گھوڑے کو پس پھرے وہ اور بدل دیا اس شہری کو اور سوار ہوے اپنے گھوڑے
پر اور حملہ کیا انھون نے میمنہ روم پر پس گھبرادیا اُنکی صفونکو اور مارڈالا اُنمین سے دو سوارونکو اور پلٹے پس حملہ کیا قلب پر پھر متوجہ ہوے طرف
میسرہ کے پس چلائے گئے اُنپر تیر پس پھرے وہ یہانتک کہ ٹھہرے سامنے لشکر کے اور ڈراتے تھے رومیونکو اپنے نام سے اور بلاتے تھے
میدان مین نکلنے والیکو پس نکلا اُنکے مقابلے کو ایک گھڑی دی پس نہین گرادیا عبدالرحمن نے اُسکے ساتھ مگر اندک یہانتک کہ مارڈالا اُسکو
اور نکلا دوسرا کہ پس اُسکو بھی مارڈالا پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اللھم ارعہ واحفظہ فان عبدالرحمن قد اصطلی الیوم
بقتال جیشی لوده وحده پھر پکارا کر کہا کہ اے عبدالرحمن قسم ہے تمکو بیٹے باپکے بڑھاپے اور اُنکی بیعت کی کہ پھر آؤ تم اپنی جگہ پر اور چھوڑ دو تم اپنے مسلمان
بھائیونکو واسطے لڑائی کے پس پھر آئے عبدالرحمن رضہ اپنی جگہ پر جب قسم دلائی اُنکو خالد بن الولید نے خزام ختم نے بیان کیا ہے کہ پوچھا مین نے ایک شخص سے
جو یرموک کی لڑائی مین موجود تھا کہ آیا عورتین بھی تمھارے ساتھ لڑائی مین موجود ہوئی تھین اُس شخص نے کہا ہان ایک اُنمین کی اسماء زوجہ زبیر
بن العوام اور خولہ بنت الازور اور ام ابان زوجہ عکرمہ بن ابی جہل اور عفرہ بنت عاد مع اپنے شوہر سلمہ بن عود الضمیری کی اور رملہ بنت طلحۃ الزبیدی
اور دملکہ اور راماہ اور زینب اور نعم اور ہند اور رغید اور لبنی اور مثل اُنکے اور عورتین کہ یہ سب ایسی سخت لڑائی لڑتی تھین جس سے راضی کرتی تھین
اللہ غالب و بزرگ اور اُسکے رسول کو واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویونکے بیان کیا ہے کہ واقعہ یرموک کی ابتدا ایک چنگاری اُڑنیوالی اور انتہا اُسکی
آگ بڑی بھڑکنے والی تھی اور جلانیوالی تھی مسلمان بھائیونکو واسطے لڑائی کے پس پھر آئے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اپنی جگہ پر اور جو دن لڑائی کا
آتا تھا وہ گذرے ہوے دن سے سخت اور دشوار ہوتا تھا عمرو بن جریر نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے یرموک کی لڑائی کو کہ پہلے دن
اندک تھی اور پچھلے دن سخت اور دشوار تھی اور سبب اُسکا یہ تھا کہ باہان نے حکم دیا تھا دس صفون کو مسلمانون پر حملہ کرنے کا اور
یہ اور سبب اُسکے ہوا تھا کہ مارڈالا تھا عبدالرحمن نے جس کسی کو کہ مارڈالا اور حملہ کیا مسلمانون نے اُنپر اور متوجہ ہوے لوگ ساتھ لوگون کے
اور دیکھا ابوعبیدہ بن الجراح نے ذرا اُنکا لیکہ وہ متوقف تھے اور نہین حملہ کرتے تھے باہان کے لشکر پر اور رجانا انھون نے کہ قریب تر
اُنپر معاملہ سخت اور دشوار ہوگا پس کہا انھون نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور پڑھتے تھے اس آیت کو الذین قال لھم الناس

اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اور برابر جاری رہی لڑائی بلند ہوئے آفتاب سے تا قریب
غروب کے اور نہین جدا ہوے دونون لشکر تا اینکہ جدا کیا رات نے دونون گروہونکو پس جسوقت جدا ہوے بعض لوگ بعض سے تو نہین پہچانتے
تھے مگر ساتھ نشانی کے اور ہر قوم عرب کے پکارتے تھے اور بتادیتے تھے اپنی نشانیون معینہ کا اور باہم یاد دلاتے تھے اپنے نسبونکو اور پھرا ہر گروہ
طرف اپنے جگہونکے اور آئے مسلمان اپنی عورتون کی طرف اور ہر عورت ملتی تھی اور صاف کرتی تھی اپنے شوہر کے چہرے کو اپنی کملی سے اور
کہتی تھی کہ بشارت ہو تمکو ساتھ بہشت کے ای دوست اللہ کے اور رات گذرانی مسلمانون نے ساتھ نیکی اور بہتری کے اور روشن کیا
آگ کو اور یہ اس سبب سے تھا کہ پہلے دن قتل نہین ظاہر ہوا تھا دونون گروہونپر بلکہ مارے گئے رومیون سے تھوڑے لوگ اور شہید ہوے
مسلمانون سے دس آدمی کہ منجملہ اُنکے دو شخص حضرموت کے تھے ایک شخص کا نام مازن اور دوسرے کا نام قادم تھا اور تین شخص غسان سے جنکے نام رافع
اور محلی اور حازم تھے اور ایک شخص انصار سے جنکا نام عبداللہ بن الاخرم تھا اور تین شخص قوم بجیلہ اور ایک شخص قوم مراد سے جو بھتیجے قیس بن ہبیرۃ المرادی
کے تھے پس غمگین ہوے اُنکے مارے جانیسے قیس بن ہبیرہ اور تلاش کیا اُنکو اور نہ دیکھا پس جانا اُنھون نے کہ وہ مارے گئے پس لیا قیس نے اپنے
ساتھ تھوڑی آگ روشن کو اور نکلے وہ اور کچھ لوگ اُسی قوم کے یہانتک کہ آئے میدان معرکے مین اور ڈھونڈھا اُنکو پس نہ دیکھا اُنکو پس جسوقت
کہ ارادہ کیا پھرنے کا دفعتہ دیکھا اُنھون نے ایک آگ کو کہ آتی ہے رومیون کی طرف سے بارادہ میدان معرکے کے تلاش ایک بطریق کے جو بہت
ذی رتبہ تھا اُنکے نزدیک پس کہا قیس رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیون سے کہ بجھا دو تم اپنی آگ کو پس قسم ہے خدا کی کہ مین اپنے بھتیجے کا بدلا لونگا
اس قوم سے پس بجھا دیا اُنھون نے آگ کو اور لیٹ گئے وہ زمین پر مقتولین کے بیچ مین اور آمادہ ہوے واسطے رومیونکے اور تھے رومی قریب
ایکسو آدمیونکے ساتھ ساز و سامان کے اور قیس رضی اللہ عنہ کے ساتھ اُنکی قوم کے سات آدمی تھے پس کہا اُنھون نے کہ ای قیس قسم ایکسو مرد ہین
اور ہم سات آدمی ہین اور تھکے اور ماندے ہین پس کہا قیس نے کہ پلٹ جاؤ تم اپنے پیچھے کو پس مین اپنے واسطے سوا موت کے اور کچھ نہین چاہتا
ہون یا لونگا مین بدلا اپنے بھتیجے کا پس تعجب کیا اُنھون نے اُنکے کلام سے اور ٹھہرے وہ اُنکے ساتھ مثل ٹھہرنے بڑے مرتبے والونکے اور آئے
گبران رومی درانحالیکہ وہ گرد گھومتے تھے تو درمیان مقتولین کے تا اینکہ ٹھہرے وہ اُس گبر کی لاش کے پاس جو پہلے ٹرنیکو نکلا تھا اور اُسکو قیس
بن ہبیرہ نے قتل کیا تھا پس جب پھرے وہ بارادے جانے اپنے لشکر کے چلا کر پکارا اُنکو قیس بن ہبیرہ نے اُنکے پیچھے سے اور تبعیت کی اُنکے ساتھیون
نے پس ڈالدیا رومیون نے اپنے بطریق کی لاش کو اپنے شانونسے اور غافل ہوگئے اور بھولگئے وہ اپنے تئین شور کی آواز سے پس بھچایا اُنکا
مسلمانون نے اور شمشیر زنی کی اُنمین اور مار ڈالا اُنکو جلد اور قیس رضی اللہ عنہ جسوقت مارتے تھے اُنمین تلوار کو کہتے تھے کہ یہ میرے بھتیجے کیطرف سے ہے یہ
اُنکے بدلے مین ہے یہانتک کہ مارے گئے اُنکے ہاتھ سے سولہ رومی اور مارا اُنکے ساتھیون نے بہت لوگونکو اور پلٹ گئے باقی رومی پس جب فراغت پائی
قیس نے قوم سے پھرے تلاش اپنے بھتیجے کے کہ جنکا نام سوید بن بہرام تھا بجانب لشکر روم کے پس سُنی اُنھون نے ایک آواز نالکی اور آئے اُسکی طرف
پس وہ اُنکے بھتیجے سوید تھے پس جب دیکھا قیس نے اُنکو پہچانا اور روئے پھر کہا اُنھون نے کہ کیا حال ہی تمھارا ای میرے بھتیجے پس کہا اُنھون نے کہ ای چچا میرے
مین نے پیچھا کیا تھا قوم روم کا پس پھیرا اُنمین کا ایک شخص میری طرف پس ایسا نیزہ مارا اُسنے میرے سینے پر کہ نکلگئی نوک اُسکی پشت سے میرے اور مین
دیکھتا ہون اُسکے سبب سے ایک بڑے امر کو اور یہ خوبصورت عورتین بہشتی میرے گرد ہین درانحالیکہ انتظار کرتی ہین وہ میری روح نکلنے کی پس

روئے قیس رضی اللہ عنہ اور کہا کہ ای بھتیجے ہر وقت معین اور لکھا ہوا ہی اور شاید کہ تمھارے واسطے وقت دراز ہو پس کہا سوید نے کہ قسم ہی
قریب ہوا ہی قسم ہی خدا کی معاملہ میں آیا قدرت اور طاقت رکھتے ہو تم اس امر کی کہ اُٹھا لیچلو مجکو بجانب مسلمانونکے اور مرد مین اُسی جگہ قیس نے کہا
ہان پس اُٹھا لیا قیس نے اُنکو اپنی پیٹھ پر اور لائے اُنکو مسلمانونکے لشکر مین اور لیگئے اُنکو فرودگاہ مین اور کپڑا اُڑھا دیا اُنکو اور سُنا ابو عبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ نے قیس بن ہبیرہ کے آنیکو پس آئے وہ اُنکے پاس اور دیکھا اُنکے بھتیجے کیطرف کہ اُنھون نے جوانمردی کے ساتھ اپنی جان دی ہی
پس سلام کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکو اور بیٹھے قریب سر کے اور روئے وہ اور مسلمان پس کہا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح نے کیونکر او کس حال مین ہم
پاتے تمکو ای میرے بھتیجے سوید نے کہا ساتھ نیکی اور بہتری اور مغفرت کے جزاے نیک عطا کرے اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس
ہر آئینہ سچے تھے وہ اپنے قول مین اور درست ارشاد کیا تھا سے اور سوید باتین کرتے تھے ابو عبیدہ بن الجراح سے یہانتک کہ مر گئے وہ رحمت کرے
اللہ تعالیٰ اُنپر پس نہین جدا ہوے ہم لوگ تا اینکہ چھپا دیا ہمنے اُنکو اُنکی قبر مین اور آگاہ کیا قیس نے ابو عبیدہ بن الجراح کو مشرکین کے قتل کرنے سے
پس بہت خوش ہوے وہ اور جانا اُنھون نے کہ یہ بات نشانی مدد اور غلبے کی ہی اور باقی رات گذرانی مسلمانون نے درانحالیکہ پڑھتے تھے وہ
قرآن مجید کو اور مانگتے تھے اللہ تعالیٰ سے مدد اور اعانت کو اور باہان کا یہ حال گذرا کہ جب پہرا وہ بجانب اپنے لشکر کے یکجا ہوے اُسکے پاس
بطارقہ روم اور راہب اور عالم دانشمند اور لایا گیا باہان کے سامنے کھانا اور بچھایا گیا دسترخوان اُسکا پس نہین کھایا اُسنے کچھ بسبب واقع
ہونے خوف کے اُسکے دلمین اُس خواب سے جسکو ایک بطریق نے دیکھا تھا اور مطلب اُسکا مصالحہ کر لینا عرب سے اور دینا جزیہ کا تھا لیکن مشغول
تھا اپنی راے مین بسبب خلاف کرنے رومیون کے اُس سے اور بوجہ خوف ہرقل بادشاہ کے ولکن لیقضی اللہ امرا کان مفعولا راوی
نے بیان کیا ہی کہ قس اور راہب سامنے باہان کے آئے اور کہا اُنھون نے کہ کیا حال ہی بادشاہ کا جو باز رہا ہی کھانے سے بسبب رنج اور غم معاملہ
لڑائی کے ہی تو حال یہ ہی کہ لڑائی پھرنوالی ہی مثل ڈول کے ایکدن تیرے واسطے ہی اور ایکدن تجھپر ہی اور جان تو ای بادشاہ اس امر کو کہ قوم مسلمان
غلبہ اور مدد دیے گئے ہین ہمپر اور نہین ہلاک کر سکتے ہین ہم اُنکو مگر اسطرح کہ ہم سب کے سب اُنپر حملہ کرین پس باقی رکھین اُنمین سے ایک کو
باہان نے کہا کہ مین نہین جانتا ہون مگر ایک چیز کو تمھارے واسطے جو کی تمنے بدلوانے احکام اپنے دین سے اور ظلم کرنے اپنی حکومت مین پس
اسی وجہ سے غلبہ دیے گئے عرب تمپر پس اُٹھ کھڑا ہوا ایک مرد اُسکے دین والونسے اور کہا اُسنے کہ ای بادشاہ تو ہمیشہ زندہ رہے حال یہ ہی
کہ مین ایک مرد اہل بلد اور تیرے دین والونسے ہون اور میرے پاس ایک سو بکریان تھین جنکو میرا بیٹا چراتا تھا پس خیمہ کھڑا کیا ایک
بڑے آدمی نے تیرے بڑے مرتبے والونسے بکریون کے پہلو مین پھر دوسرا دن کیا اُسنے وہان پس لے لین اُسنے بکریون سے بقدر حاجت
کے اور لیا باقی بکریون کو اُسکے ساتھیون نے پس آئی اُسکے پاس میری عورت درانحالیکہ وہ شکایت کرتی تھی اُسکے نزدیک میری بکریون
کے لیجانیکی پس جب دیکھا اُسنے اُس عورت کو حکم کیا اُسکو اپنے پاس آنیکا پس داخل ہوئی وہ اُسکے پاس اور دیر تک اُسکے نزدیک ٹھہری پس
جب دیکھا اُس حال کو اُسکے بیٹے نے آیا وہ نزدیک خیمے کے پس دیکھا اُسنے کہ اُسکی ماں اُسکے ہم پہلو ہی پس شور کیا لڑکے نے پس حکم دیا اُس
بطریق نے اُسکے مار ڈالنے کا اور مارا گیا وہ اور آیا مین اُسکے پاس بارادہ رہائی اپنے بیٹے کے پس بلایا اُسنے مجکو اور مارا مجھپر تلوار کو
پس لیا مین نے وار تلوار کو اپنے ہاتھ پر پس کاٹ ڈالا تلوار نے ہاتھ کو پھر بعد اس کلام کے نکالا اُس شخص نے اپنے ہاتھ پس وہ ہاتھ درحقیقت کٹا ہوا

بنہایت خشمناک ہوا باہان اس حال کے سننے سے اور کہا کہ آیا تو پہچانتا ہے اسکو اُسنے کہا کہ ہان وہ شخص یہ ہے اور اشارہ کیا اُسنے اپنے ہاتھ سے
بجانب ایک بطریق کے بطارقہ سے پس دیکھا باہان نے بطریق کیطرف بحالت غضب کے پس خشمناک ہوے اور بطارقہ اُسکے سبب سے اور [illegible]
کہا اُنھون نے یہ شخص اعانت چاہنے والے پر اور مار ڈالا اُسکو اپنی تلوارون سے اور باہان انکی طرف دیکھتا تھا پس زیادہ ہوا خشم اُسکا اور کہا کہ خوار ہین
ہوے تم قسم ہے حق صلیب کی تحقیق ہو تم پہ کیونکر اُمید رکھتے ہو تم مدد اور غلبے کی حالانکہ تم ایسے کام کرتے ہو آیا نہین ڈرتے ہو کل کے عوض کو ضرور اللہ
تعالیٰ بدلا لیویگا تم سے اور چھین لیویگا تمھارے ہاتھون سے اُس چیز کو جو اُسنے تمکو دی ہے اور دیدیویگا اُس چیز کے تئین تمھارے غیر کو جو موافق احکام
شریعت کے حکم کرتے ہین اور نہیات شرعیہ سے باز رہتے ہین پس اب تم میرے نزدیک مثل کتون اور گدھون کے ہو اور جانورون سے بدتر ہو اور
قریب دیکھو گے تم انجام اپنے ظلم کا کہ کسکی طرف لیجاویگا وہ تمکو اور سمجھو گے تم جاؤگے پھر حکم کیا اُسنے انکو پھر جانیکا اور بعضون نے یہ روایت کی ہے کہ [illegible]
تھا وہ اور انکو اُنکے حال پر چھوڑا پس جب پلٹ گئی قوم اُسکے نزدیک سے نہین باقی تھا مگر ایک بطریق پس کہا اُسنے کہ ای بادشاہ قسم ہے خدا کی بات
یہی ہے جو تو نے کہی اور ہم دیکھتے ہین ہم مگر یہ کہ ہم مغلوب ہین بسبب اپنے ظلم کے اور جان تو ہین ہر کہ مین نے اپنے خواب مین دیکھا ہے کہ کچھ لوگ اُترے ہین
منبرے گھوڑون پر پس گھیر لیا ہے انھون نے عرب کو اور وہ پورے ہتھیار وہی سلح ہین اور ہم لوگ اُنکے سامنے کھڑے ہوے انکو دیکھتے ہین پس نہین نکلتا ہے ہم مین سے
کوئی مگر کہ اُسکو مار ڈالتے ہین یہانتک کہ بہتونکو ہم مین سے مار ڈالا اور بیان کی اُسنے کیفیت خواب کی جیسا کہ پہلے بطریق نے بیان کی تھی اور باہان
تمام رات سوچتا رہا کہ مسلمانونکے معاملے مین کیا کرنا چاہیے پس آسانی کی اُسکی رائے نے واسطے اُسکے اس امر پر کہ نہ جاری کرے وہ لڑائی کو اپنے
اور مسلمانونکے بیچ مین پس جب صبح ہوئی آراستہ کیا مسلمانون نے اپنی صفونکو اور دیکھا اُنھون نے کہ نہین ہے کچھ جنبش رومیون کے لشکر مین پس
جانا اُنھون نے کہ رومیونکے واسطے کوئی امر درپیش ہے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ چھوڑ دو انکو اُنکے حال پر اور نہ زیادتی کرو تم اُنپر راوی نے بیان
کیا ہے کہ بیجا ہے بطارقہ باہان کے پاس اور چار دن ملوک قناطر اور جرجیر اور دیرجان اور قورین اور لشکر کے سردار تھے کہ طلب اجازت لڑائی کی
اُس سے کرتے تھے پس کہا باہان نے کیونکر لڑون مین بسبب ایسی قوم کے کہ ظلم کرتے ہین پس اگر ہو تم لوگ اصیل قوم کے پس لڑو تم اپنے غلبے اور حکومت
کیواسطے اور باز رکھو تم انکو اپنی حرمت اور دیگر بارے پس کہا اُنھون نے ڈالدے تو اور حوالہ کر لڑائی کو ہمپر پس قسم ہے حق مسیح بن مریم کی کہ نہ جدا
ہونگے ہم اُنسے یہانتک کہ دور کرینگے ہم انکو ملک شام سے یا مار ڈالینگے وہ ہمکو یا ہم اُنکو پس اعتماد کر تو ہمارے کلام پر اور کوچ کر انکی طرف پس جسوقت
قصد کرے تو لڑائی کا پس چھوڑ تو ہر ایک کو ہم مین سے اُسکی باری پر مع اُسکے لشکر کے لڑے ہر ایک ہم مین سے ایکدن تا اینکہ معلوم ہو جاوے
کہ کون شخص ہم مین سے سخت اور شدید ہے اور کون شخص مقرار کرتا ہے مسلمانونکو طول دینے لڑائی سے اور یکجا کرینگے ہم اپنے لڑکے بالون اور رنڈون کو کشتیون
مین پس اگر ہوگا غلبہ ہمپر عرب کو تو پھیرینگے ہم انکو اور اگر ہوگا غلبہ عرب کو ہمپر پس جا ملینگے لڑکے بالے اپنے شہرون اور قوم مین اور ہوگی لڑائی
ہمارے انکے بیچ مین ایک ہفتے مین پانچ دن اور آرام حاصل کرینگے ہم دو دن اور اُمید رکھتے ہین ہم اس امر کی کہ جدا اور فیصل ہو جاویگا
کام ہمارے انکے بیچ مین ایکدن یا دو دن مین باہان ملعون نے کہا رائے یہی ہے پھر لکھا اُسنے خط ہرقل کو اس مضمون سے بعد حمد کے پس سوال
کرتے ہین ہم اللہ سے ای بادشاہ تیرے لشکر اور تیرے گھر والونکے واسطے مدد اور غلبے کا تیری سلطنت کیواسطے عزت اور حکومت کا پس
تحقیق بھیجا تو نے مجھکو ساتھ بیشمار لشکر کے اور آیا مین عرب پر پس اُترا مین اُنکے میدانون اور طرح دی مین نے انکو پس نہ جمع کی اُنھون نے [illegible]

اور درخواست کی مین نے اُنسے صلح کی پس نہ قبول کیا اُنھون نے اور کہی مین نے اُنکے واسطے حیلے اس امر پر کہ پھر جاوین وہ اپنے ملک کیطرف نہ کیا
اُنھون نے اور بہت سخت اور خوفناک ہوگیا ہی لشکر بادشاہ کا اُنسے اور مین ڈرتا ہون اس امر کو کہ بدلی اور ڈر اُن سبکو شامل اور اُن سبکے
دلونمین داخل ہوجاوے اور یہ امر بسبب کثرت رواج ظلم کے ہی اُنمین اور تحقیق بکا کیا مین نے عقلا اور اہل نصیحت کو اپنے ساتھیو نسے اور متفق
ہوئی ہماری اسکی راے کوچ کرنے پر تمام اپنی جمعیت سے ایکدن اُنپر اور برابر لڑینگے ہم اُنسے یہانتک کہ حکم کرے اللہ تعالیٰ ہمارے اُنکے بیچ مین پس اگر
غالب کردیگا اللہ تعالیٰ ہمارے دشمن کو ہمپر پس راضی ہوجا تو ساتھ حکم خدا کے اور جان تو کہ دنیا دور ہونیوالی ہی تجھسے پس نہ افسوس کر تو اُسپر چیز
پر جو جاتی رہے اس دنیا سے اور نہ غبطہ کر تو دنیا کی کسی چیز پر جو تیرے ہاتھ مین ہی اور جاہل تو اپنی پناہ کی جگہ اور دار الریاست قسطنطنیہ
مین نیکی کر تو اپنی رعیت کے ساتھ نیکی کرے اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ اور رحم کر تو کہ رحم کیا جاوے تجھپر اور عاجزی اختیار کر واسطے اللہ کے کہ بلند مرتبہ
کرے تجکو اللہ تعالیٰ اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نہین دوست رکھتا ہی غرور کرنیوالیکو اور تحقیق کیا مین نے مکر اور حیلہ سردار قوم خالد بن الولید کے
بلانے مین پس نہ قادر ہوسکا مین اور خواہش اور رغبت دلایا مین نے انکو مال پر پس نہ قبول کیا اُنھون نے اور دیکھا مین نے اُنکو حق پر ثابت اور دائم
اور ارادہ کیا تھا مین نے اُنپر ناگہان در آنیکا اور مکر کرنیکا پس خوف کیا مین نے انجام کار مکر کو اور نہین غلبہ دیے گئے وہ مگر بسبب عدالت
اور نیک طریقہ اپنے نبی کے اور سلامتی ہو تجھپر پھر لپیٹا خط کو اور بھیجا اُسکو بعض گبر و نکے ہاتھ سے اپنے ہمراہیون سے پاس ہرقل کے راویون نے
بیان کیا ہی کہ باہان بعد پہلی لڑائی کے سات دن مسلمانون سے نہین لڑا اور نہ مسلمان اُس سے لڑے اور بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے
اپنے جاسوسون سے اُس شخص کو جو دریافت کرے اُس امر کو جسنے باز رکھا ہی قوم کو لڑائی سے پس غائب رہا وہ جاسوس ایک دن اور
رات پھر واپس آیا اور آگاہ کیا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر سے کہ باہان نے خط لکھا ہی ہرقل بادشاہ کو اور وہ راہ دیکھتا ہی اسکے
جواب کی پس کہا خالد بن الولید نے کہ اے سردار قسم ہی خدا کی کہ نہین باز رہا ہی باہان لڑائی سے مگر اسوجہ سے کہ در آیا ہی خوف ہمارا اُسکے دل
مین پس روانہ کر دو تم ہمکو اُسکی طرف ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ خالد جلدی نکرو تم کہ جلدی کرنا شیطان کا کام ہی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی
کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نرم طبیعت تھے اور دوست رکھتے تھے نرمی کو پس جب آٹھوان دن ہوا دیکھا باہان نے افسوس و ملال
اپنے ساتھیونکا لڑائی پر پس بلایا اُسنے ایک شخص کو عرب متنصرہ سے اور کہا اُس سے کہ جا تو اور داخل ہو اُس قوم کے لشکر مین اور دریافت
کر تو میرے واسطے اُنکے حالات کو اور دیکھ تو اس امر کو کہ اُنکے نزدیک ہماری خبر کیا ہی اور کیونکر ہی آرزو اُنکی ہماری لڑائی مین اور کام اور خصلتین
اُنکی کیا ہین اور کیونکر ہی خوف ہمارا اُنکے دلونمین پس چلا وہ شخص نخمی یہانتک کہ داخل ہوا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
لشکر مین اور ٹھہرا وہان ایکدن اور ایک رات درانحالیکہ پھرتا تھا وہ اُنکے لشکر مین اور کوئی مسلمان اُس سے انکار نہین کرتا تھا اسوجہ سے
کہ وہ عرب سے تھا اور اُسکے اور اُنکے لباس یکسان تھے پس دیکھا اُسنے مسلمانونکو کہ بے ڈر اور مطمئن ہین نہین ہی اُن مین کسی طرح کا رنج مگر یہ
کہ حال اُنکا درست اور اُن مین نماز اور قرآن اور تسبیح جاری ہی اور اُن مین کوئی امر تجاوز کرنے کا حد سے نہین ہی اور نہ کوئی
کسی پر ظلم اور ستم کرتا ہی اور قصد کیا اُس نے اُس جگہ کا جہان ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے پس دیکھا اُن کو گویا
وہ ضعیف ترین عرب کے ہین کبھی بیٹھتے ہین زمین پر اور کسی وقت سو رہتے ہین پس جب آتا ہی وقت نماز کا

وقت نماز کا اُنکے لشکر پورا وضو کرتے ہین اور موذن لوگ اذان کہتے ہین اور وہ لوگونکو نماز پڑھاتے ہین اور دیکھا لخمی نے کہ جو ابو عبیدہ بن الجراح
کرتے ہین وہی مسلمان بھی کرتے ہین پس کہا لخمی نے کہ یہ اچھی اور نیک عبادت ہی اور قریب ہی یہ کہ مدد اور غلبہ دیے جاوینگے وہ پھر واپس گیا وہ لشکر
باہان کی طرف اور بیان کیا اُس سے جو کچھ کہ دیکھا تھا اُسنے تمام مسلمانون سے اور کہا کہ اے بادشاہ مین آیا ہون تیرے پاس ایسی قوم کے نزدیک
سے کہ شب بیداری کرتے ہین وہ اور روزہ رکھتے ہین دن مین اور حکم کرتے ہین مطابق احکام شریعت کے اور منع کرتے منہیات شرعیہ سے
راہب ہین رات کو اور شیر ہین دن مین اگر چوری کرتا ہی کوئی انمین تو اُسکے ہاتھ کاٹ ڈالتے ہین اور اگر زنا کرتا ہی کوئی تو سنگسار کرتے ہین اُسکو
اور نہین غالب ہوتی ہی خواہش اُنکی مگر اوپر حق کے بلکہ حق اُنپر غالب ہی اور نہین سردار اُنکے ضعیف تر اُنمین کے مگر یہ کہ اطاعت کیے جاتے ہین وہ
اپنے کلام مین اُنکے بیچ مین اگر وہ کھڑے ہوتے ہین تو سب کھڑے ہوتے ہین اگر وہ بیٹھ جاتے ہین تو سب بیٹھ جاتے ہین خواہش اُنکی قتل ہی اور باز
رہنا اُنکا لڑائی سے اسوجہ سے ہی کہ بغاوت تمہارے اوپر ثابت ہو جبکہ تم ابتدا کروگے اُنسے لڑائی مین پس کہا باہان نے کہ یہ قوم فتحمند اور
غلبہ دیے گئے ہین غیر از ینکہ مین نے ایک حیلہ اور مکر تجویز کیا ہی کہ عمل مین لاؤنگا اُنپر پس کہا لخمی نے کہ اے بادشاہ کیا مکر ہی باہان نے کہا کہ آیا نہین
کہا تو نے کہ وہ نہ اُٹھینگے یہانتک کہ ہم اُنسے لڑین تاکہ ہم باغی قرار پاوین اُسنے کہا ہان باہان نے کہا کہ مین لڑائی نکرونگا بلکہ طول دونگا
معاملے کو اپنے اور اُنکے بیچ مین اور بعد اُسکے جا پڑونگا مین اُنپر بسبیل غفلت کے اور ہونگے وہ بدون ساز و سامان لڑائی کے اور بدون ہتھیار ونکے
پس نا مرسیب ہی کہ فتحمند ہونگا مین اُنپر پھر باہان نے بلایا اپنے پاس ملوک و بطارقہ کو اور بنایا اُنکے واسطے نشان اور صلبان یہانتک کہ بنایا
اُسنے ایکسو ساٹھ صلیب اور ہر صلیب کے نیچے دس ہزار آدمی تھے پس صلیب پہلا اُسنے قناطر کیواسطے بنائی جو ہم مرتبہ اُسکا تھا اور حکم کیا اُنکو میمنہ کا
ٹھہرے پھر بنائی اُسنے ایک صلیب دیرجان کیواسطے اور ساتھ کیا اُسکے اُسکی قوم سالسلہ اور لان کو اور مقرر کیا اُسکو میسرہ پر پھر بنائی اُسنے ایک صلیب
واسطے جرجیر کے اور ہمراہ کیا اُسکے قوم ارمن اور بجہ اور نوبہ اور روسیہ اور سقالبہ کو اور بنائی ایک صلیب بادشاہ کے بھانجے قوریر کے
واسطے اور قوم افرنج اور فلیبہ اور قیاصرہ اور ہرقل اور دوقس کے اور بنائی ایک صلیب جبلہ بن ایہم غسانی کے واسطے
اور ساتھ کیا اُسکے عرب متنصرہ کی قوم لخم اور جذام اور غسان اور ضبیعہ سے اور حکم کیا کہ وہ آگے لشکر کے رہے اور کہا اُس سے کہ تم عرب
ہو اور دشمن بھی عرب ہی اور لوہا نہین کاٹتا ہی مگر لوہا پھر جدا کیا اُسنے گروہونکو اپنے لشکر کے پہلو مین تیس صفین کر کے اسطرح سے
کہ نہین دیکھی کسی نے مثل اُسکے صف بندی کی اور برابر آراستہ کرتا رہا لشکر کو یہانتک کہ صبح ہوئی اور فراغت پائی اُسنے آراستگی اپنے لشکر سے اور
ترتیب کیا اُسنے طلایہ اپنے لشکر کے پھر حکم کیا اپنا خیمہ کھڑا کرنیکا پس کھڑا کیا گیا خیمہ ایک بلند ٹیلے پر بجانب یرموک کے تاکہ دیکھے وہ وہان
سے دونون لشکرونکو اور کھڑا کیا اُسنے اپنے داہنی جانب مین ایکہزار سوار کو خاصان روم سے کہ وہ پورے تھے ہتھیارونمین اور ایکہزار سوار اپنی
بائین جانب مین جنکے لباس ریشم سُرخ اور سونیکے تار و نسے بنے ہوئے تھے نہین دکھائی دیتا تھا جسم اُنکا مگر اُنکا پتلیان آنکھونکی اور یہ لوگ
ملوک صاحب تخت تھے پس حکم کیا اُنکو ہوشیار رہنیکا اور کہا اُسنے کہ مین نے اپنے ان کاموین عرب کے ساتھ مکر اور حیلہ کیا ہی اسواسطے کہ وہ
لڑنیکے واسطے آراستہ نہین ہین اور نہ مرتب اور آراستہ ہو اور نہ سب طلوع کرے آفتاب بعد دیکھو تم مسلمانونکو غیر آراستہ پس حملہ کرو ہر جگہ اور ہر طرف سے پس
نہین ہین وہ ہمارے لشکر مین مگر مثل ہیبت تل کے بیچ پوست شتر سیاہ کے پس جب پہونچے مسلمانون نے بیانکیا ہی کہ جب مرتب کیا باہان نے اپنے لشکر کو نہین اپنے لشکر مین تھا اور اُنکو

اُسکے اس کلام سے کچھ آگہی نہتھی پس جب صبح ہوئی اذانین کہین موذنون نے اور آئے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور نماز پڑھی اُنکے ساتھ لوگون سے
ور وہ نہین جانتے تھے بابانکے مکر اور فریب کو پس پڑھا اُنھون نے پہلی رکعت مین سورۂ والفجر کو یہانتک کہ جب پڑھی اُنھون نے یہ آیت اِنَّ ربک لبالمرصاد
پس پکار کر کہا مسلمانون سے ہاتف غیبی نے درانحالیکہ وہ نماز مین تھے یہ کلام ظفرتم بالقوم وما الغنی کیدہم شیئاً وما اجری اللہ ھذہ الآیۃ علی
لسان امیرکم الا بشارۃ لکم پس جب سنا مسلمانون نے آواز ہاتف کو تعجب کیا اُنھون نے پھر پڑھا ابوعبیدہ بن الجراح نے دوسری
رکعت مین والشمس وضحٰہا اس آیت تک فدمدم علیہم ربہم بذنبہم فسوّٰہا ولا یخاف عقبٰہا اور اسی وقت ہاتف غیبی نے کہا
تم المقال وصح الزجر ھذہ علامۃ النصر پس جب فراغت پائی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے نماز سے کہا اُنھون نے مسلمانون سے
کہا یا سنی تمنے آواز ہاتف غیب کی اُنھون نے کہا کہ ہان سنا ہمنے وہ ایسا ایسا کہتا تھا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہ قسم ہی خدا کی ہاتف
ہی مدد اور غلبہ اور یہی ہی مطلب کا پس خوش ہو تم ساتھ مدد اللہ تعالیٰ کے پس قسم ہی خدا کی کہ اللہ مدد اور غلبہ دیگا ہمکو اُنپر اور بھیجیگا اُن پر
شدت اور سختی عذاب کی جیسا کہ اُتارا تھا اللہ تعالیٰ نے عذاب کو اگلے لوگون پر پھر کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے گروہ
مسلمانون کے جانو تم اس امر کو کہ مین نے رات کو خواب دیکھا جو دلالت کرتا ہی ہمارے غلبے کو اعدا پر اور شامل ہونے اعانت کے اللہ تعالیٰ
کی طرف سے پس دعا دیکر کہا مسلمانون نے کہ کیا خواب دیکھا تمنے اُنھون نے کہا کہ دیکھا مین نے کہ مین کھڑا ہون سامنے دشمنان روم کے
تا اینکہ گھیر لیا مجکو ایسے لوگون نے جو سفید کپڑے پہنے تھے کہ مثل اُنکے نہین دیکھا تھا مین نے اور چمک اُنکے نور کی ڈھانپ لیتی تھی بینائی
آنکھونکو اور اُنکے سرون پر عمامے سبز اور اُنکے ہاتھونمین نشان زرد اور وہ سبز گھوڑون پر سوار تھے پس جب صف بستہ ہوگئے گرد میرے
کہا اُنھون نے مجھسے کہ آگے بڑھو تم اپنے دشمنون پر اور نہ ڈرو تم کہ تمھین غالب ہوا اور اللہ تعالیٰ مددگار تمھارا ہی اور بلایا اُنھون نے کچھ لوگون کو تم
مین سے پس پلائی اُنکو شراب جو اُنکے کاموین تھی اور گویا مین دیکھتا ہون اپنے لشکر کو کہ داخل ہوا وہ لشکر روم مین پس جب دیکھا رومیون
نے ہمکو ہمارے سامنے سے بھاگ نکلے وہ لوگ پس کہا مسلمانون نے کہ صالح اور نیک کرے اللہ تمکو اے سردار یہ بشارت ہی کہ ٹھنڈھا کیا
اللہ تعالیٰ نے اسکے سبب سے تمھاری آنکھونکو اور اچھی بشارت دی تمکو پس اُٹھ کھڑا ہوا ایک شخص قوم خولان سے اور کہا اُسنے کہ صالح اور نیک
کرے اللہ تعالیٰ سردار کو مین نے بھی رات کو ایک خواب دیکھا ہی ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ نیک خواب دیکھا اور نیک ہوگا اگر چاہا اللہ تعالیٰ
نے کیا دیکھا ہی رحمت کرے اللہ تمپر اور ہمپر اُنھون نے کہا کہ دیکھا مین نے کہ گویا ہم نکلے ہین اپنے دشمن پر پس ڈالا اُنھون نے ہمپر لڑائی کو کہ اُسیوقت
ٹوٹ پڑین اُنپر آسمان سے سفید چڑیان جنکے پر سبز اور چنگل اُنکے مثل کرگس کے تھے پس وہ توڑتی تھین اُنکو مثل توڑنے چڑیون تیز چنگل کے پس جب
تیزی کی کسی مرد نے تو ایسا چنگل مارا اُنھون نے کہ ٹکڑے کر دیا اُسکو پس خوش ہوئے مسلمان اس خواب سے اور کہا بعضون نے بعض سے
کہ بشارت ہو تمکو کہ تحقیق دور کر دیا اللہ تعالیٰ نے اور غلبہ دیا تمکو اور تائید کی تمھاری ساتھ فرشتونکے کہ لڑینگے وہ تمھارے ساتھ ہوکر جیسا کہ اُنھون
نے تمھارے ساتھ بدر کے دن کیا تھا اور خوش ہوئے ابوعبیدہ بن الجراح اور کہا اُنھون نے کہ یہ اچھا خواب ہی اور سچ ہی اور تعبیر اُسکی مدد اور غلبہ ہی
اور مین اُمید کرتا ہون اللہ تعالیٰ سے واسطے تمکو عاقبت پرہیزگارونکے پس کہا ایک شخص نے زمرۂ مسلمانون سے کہ اے سردار کیا سبب ہی تمھارے
توقف کرنیکا ان گروہ کنون سے اور کس چیز کے سبب سے تم منتظر لڑائی کے ہو اور دشمن خدا نے مکر اور فریب کیا ہی ہمارے ساتھ بسبب پہنچنے کے اور شہر کے

وہ ہمارے مقابلے سے مگر بارادے آپڑنے کے ہمپر کسی رات مین ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہی بات قریب قیاس معلوم ہوتی ہے جو تم
گمان کرتے ہو سعید بن رفاعہ حمیری نے بیان کیا ہے کہ ہم لوگ اسی حال مین تھے کہ دفعتہً سنا ہمنے آوازون اور چلانیکو کہ بلند ہوئی تھین وہ ہر
طرف سے پکارتی تھین لڑنیکو اور رومی چلے آتے تھے ہماری طرف کو اور جانا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ فریب سے گئے ہین اور پڑے ہین
مسلمان لوگ نماز صبح مین پس اٹھ کھڑے ہوے وہ اور اٹھ کھڑے ہوے ہم لوگ اور اس رات مین نگاہبان لشکر مسلمانون کے سعید بن زید بن عمرو بن
طفیل العدوی تھے کہ دفعتہً آئے وہ ہماری طرف اور وہ پکارتے تھے کہ چلو چلو اے گروہ عرب کے یہانتک کہ آکر ٹھہرے وہ آگے ابوعبیدہ بن الجراح
کے اور انکے ساتھ کچھ لوگ عرب متنصرہ تھے پس کہا انھون نے کہ اے سردار تحقیق باہان نے فریب کیا مسلمانونکے ساتھ بسبب اپنے باز رہنے
کے لڑائی سے اور اب اسنے آراستہ او مرتب کی ہین صفین اپنے لشکر کی اور چلا ہے ہماری طرف بارادے آپڑنیکے ہمپر اور ہم بے سامان جنگ
اور بے ترتیب ہین اور یہ متنصرہ آئے ہین ہمارے پاس بخواہش اسلام کے ڈرانے آئے ہین ہمکو باہان کی سختی سے اور کہتے ہین وہ کہ باہان روانہ ہوا
ہمرہ اپنے لشکر کے اور آتے ہین ہماری طرف حامی بطارقہ کے اور رائے انکی اس امر پر متفق ہوئی ہے کہ لڑے ہمسے ایک بادشاہ انکے بادشاہونسے
مع اپنے لشکر ہمراہی کے ایکدن اور یہ صورت سخت ترین لڑائیونکی ہے اور دیکھا مسلمانون نے نشانہاے قوم کو کہ قریب ہوے ہین انسے اور صلیبان
نزدیک آگئے ہین پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کہا انھون نے کہ کہان ہین ابا سلیمان
خالد بن الولید پس آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُنسے کہ تم اہل ہر کام کیواسطے ہوئے ابا سلیمان جاؤ اور نکلو
ساتھ دلیر اور بہادر مسلمانونکے اور باز رکھو تم دشمنون کو اہل و عیال تک آنے سے تا اینکہ لوگونکی صفین آراستہ ہو جاوین اور درست کرلیوین
وہ اپنے آلات حرب کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ تمہارا کہنا بخوشی منظور ہے اور پکار کر کہا خالد بن الولید نے کہ کہان ہین ہاشم مرقال کہان ہین
زبیر بن العوام کہان ہین عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق کہان ہین فضل بن عباس کہان ہین یزید بن ابی سفیان کہان ہین ربیعہ بن عامر کہان ہین
بشر بن مسروق العبسی کہان ہین میسرہ بن قیس کہان ہین عبداللہ بن انیس الجہنی کہان ہین صخر بن حرب الاموی کہان ہین عمارہ سدوسی
کہان ہین مسلم بن النعم العدوی کہان ہین مقداد بن اسود کندی کہان ہین ابوذر غفاری کہان ہین عمرو بن معدیکرب الزبیدی کہان ہین
عمار بن یاسر عبسی کہان ہین ضرار بن الازور کہان ہین عامر بن الطفیل کہان ہین ابان بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم اجمعین اور اسیطرح
خالد بن الولید بلاتے تھے ایک کو بعد ایک کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان لوگونکو جو موجود ہوے تھے انکے ساتھ سخت
لڑائیون مین یہانتک کہ بلایا انھون نے پانچسو سوار کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ہر ایک انمین کا بذات خود ایک
لشکر تھا جو کہ اللہ تعالی کی راہ مین لڑتا تھا پس آئے وہ سب کے سب خالد بن الولید کے پاس اور نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ پانچسو
سوار کے اور حملہ استقبال کیا انھون نے لشکر مشرکین کا اپنے نیزونکی نوکون سے اور شعلہ زن ہوئی لڑائی انکے بیچ مین اور مشغول ہوے ابوعبیدہ بن الجراح
ترتیب صف اور آراستگی لشکر مین اور آئے ابوسفیان ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا کہ اے سردار حکم کرو تم عورتونکو کہ چڑھ جاوین وہ
اس ٹیلے پر ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اچھی رائے تمنے تجویز کی ہے راوی لکھتا ہے کہ حکم کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے عورتونکو پس چڑھ گئین وہ
ٹیلے پر اور رکھا انھون نے اپنی جانونکو اور انکے ساتھ لڑکے اور لڑکیان تھین پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے عورتونسے کہ لو تم [illegible]

اور تھپر دنکو اپنے سامنے رکھو اور رغبت دلاؤ تم مسلمانون کو لڑائی پر پس اگر فتح اور غلبہ ہمارے واسطے ہو پس رہو تم جسطرح پر کہ ہو اور اگر بھاگتے
ہوے دیکھو تم کسی مسلمان کو پس مارو تم اُنکے مُنھون مین چوبون اور تھپرونکو اور دکھاؤ تم اُنکی اولاد کو اور کہو تم اُنسے کہ لڑو تم اپنے گھربار اور
اولاد اور اسلام کیواسطے پس کہا عورتون نے کہ اے سردار خوش رہو تم اس امر پر جو کہ آسان دکھائی دیا ہی تمکو واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ جب پناہ مین کردیا ابوعبیدہ بن الجراح نے عورتون کو پیچھے پر متوجہ ہوے وہ واسطے ترتیب لشکر کے دو حصے لوگ لڑائی کیطرف
بعد ازینکہ آراستہ کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُنکو میمنہ اور میسرہ اور قلب اور دونون بازو پر اور آگے کیا صاحب نشانونکو اور مقرر کیا مہاجرین
اور انصار کو قلب مین اور ظاہر کیا مسلمانون نے سامان اور ہتھیارونکو اور گردانین اپنے لشکر مین تین صفین پہلی صف مین تیرانداز لوگ
اہل یمن سے تھے اور ایک صف مین ڈھال تلوار والے لوگ اور ایک صف مین صاحب تیر و اسپان و سامان تھے اور تقسیم کیا سوارونکو
تین فرقون پر پس اُسکی تین صفین کین اور مقرر کیا اُنپر تین شخص کو شہسواران مسلمین سے کہ ایک اُنمین سے غیاث بن حریلہ عامری
اور دوسرے سلمہ بن سیف الیربوعی اور تیسرے قعقاع بن عمرو التیمی تھے اور ٹھہرے مسلمان اُنکے نشانون کے نیچے اور ٹھہرے
ابوعبیدہ بن الجراح اپنے اُس نشان کے نیچے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وقت روانگی بجانب ملک شام کے اُنکے واسطے بنایا تھا اور وہ
زرد نشان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا جو غزوۂ خیبر مین ہمراہ تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ خالد بن الولید کے ساتھ جو نشان تھا
تھا اور سیاہ رنگ تھا اور پیدل لوگون پر شرحبیل بن حسنہ اور بازوے میمنہ پر یزید بن ابی سفیان اور بازوے میسرہ پر قیس بن ہبیرہ عربی
جب آراستہ ہوگئین صفین چلے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ صفونکے بیچ مین اور وہ ترغیب دیتے تھے مسلمانون کو لڑائی پر اور کہتے تھے اور
اگر مدد دوگے تم اللہ تعالی کو مدد دیگا وہ تمکو اور لازم پکڑو صبر کو کہ صبر نجات دینے والا رنج سے اور پسندیدہ پروردگار اور دفع کرنیوالا دشمن کا ہی
پس نہ دور کرو تم اپنی صفونکو اور نہ توڑو اپنی نیتون کو اور نہ چلو تم ایک قدم مگر یہ کہ یاد کرو تم اللہ غالب اور بزرگ کو اور نہ آغاز کرو تم لڑائی کو
یہانتک کہ ابتدا کرین وہ تمپر اور راست کرو تم نیزون کو اور چھپاؤ تم اپنے کو ساتھ ڈھالون کے اور التزام کرو تم خاموشی کا مگر اللہ غالب
اور بزرگ کے یاد کرنے مین اور کوئی نئی بات نہ کرو یہانتک کہ حکم دون مین تمکو اُسکے کرنے کا پھر گئے وہ قلب فوج کی طرف اور ٹھہرے
اُنمین پھر نکلے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ دران حالیکہ وہ ترغیب دیتے تھے لوگون کو اور یہ کہتے تھے یا اہل القرآن ویا انصار الہدی
والحق اعلموا ان رحمۃ اللہ تعالی لا تنال الا بالعمل والنیۃ ولا تدرک بالمعصیۃ والتمنی بغیر عمل مرضی ولا یدخل الجنۃ الا بالاعمال و
الصالحۃ مع رحمۃ اللہ عزوجل ولا یوتی اللہ رحمۃ ومغفرتنا الواسعۃ الا الصالحین والصادقین الم تسمعوا قول اللہ عزوجل
وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی
لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون واستحیوا رحمکم اللہ من اللہ
تعالی ان یریکم اللہ منہزمین من عدوکم وانتم فی قبضتہ ولیس لکم ملجا من دونہ اور برابر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ مسلمانون سے
ایسا ہی کچھ کہتے تھے یہانتک کہ پھرے وہ اپنی قوم کی طرف اور نکلے بعد اُنکے سہیل بن عمرو کہ چلتے تھے صفون کے بیچ مین اور نصیحت
کرتے تھے مثل نصیحت معاذ بن جبل کے اور پھرے وہ اپنی قوم کی طرف اور نکلے بعد اُن کے ابوسفیان بن حرب پس گھومے وہ

صفون کے بیچ مین اور وہ پورے ہتھیارون مین سوار تھے اپنے گھوڑے پر اور نصیحت کرتے اور کہتے تھے یا معاشر الناس انتم العرب الکرام
السادة العظام و قلة بعضکم فی دیار الاعلاج منقطعین عن الاھل و الوطن و اللہ لا ینجیکم منھم الیوم الا الطعن و الضرب
تبلغون بہ الامال ادرکوا و سابقوا الفوز من ربکم واعلموا ان الصبر فی مواطن الباس مما یعز اللہ بہ اھلہ و ینجی بہ من الغم فاصلوا قومھم
القتال فان النصر ینزل مع الصبر فان صبرتم ملکتم امصارھم و بلادھم و استعبدتم نساءھم و ابناءھم و ان ولیتم فلیس
بین ایدیکم [illegible] الا بالفلاة الکثیرة الماء القری و سوف لا ترجعون الی دور و قصور فامتنعوا باسیافکم و
جاھدوا فی اللہ حق جھادہ [illegible] الا و انتم مسلمون پھر نکلے ابوسفیان صفون کے بیچ سے اور آئے عورتون کے پاس اور
وہ بڑے ٹیلے پر تھین اور انھین مہاجرات اور بیٹیان انصار کی تھین اور وہ اولاد انکی انکے ساتھ تھی تبین کہا ابوسفیان نے ان سے
یہ کلمات انہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال النساء ناقصات عقل و دین فکن ممن حفظن ادیانھن وقد من فی
ذلک الیوم [illegible] ازواجکن علی القتال ومن رجع منھم منھزما فاحصبن وجھہ بالحجارة وامرن [illegible] بالعمد واظہرن
الصفا [illegible] حتی یرجع راوی نے بیان کیا ہے کہ تھین عورتین آمادہ ہو کر اور باندھنے والی تھین دوپٹون کو سر اور کمرون اور
پڑھنے والی تھین اشعار رجز کو اور پھر ابوسفیان اپنی جگہ پر اور وہ کہتے تھے یہ کلمات یا معاشر المسلمین قد حضر ما ترون
ھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما کم و الشیطن و النار وراءکم اور بعد اسکے اگر کھڑے ہوے وہ اپنی جگہ پر اور
نہین بے نیاز کیا مگر قریب باہان نے کسی چیز کو اور پھرے رومی اپنے پیچھے کو جس وقت دیکھا انھون نے خالد بن الولید کو آتے ہوے
جمعیت پانچسو سوار کے پس تجاوز کیا انھون نے اس وجہ سے اور پھر گئے وہ پس جب برابر ہوئین صفین اور آراستہ کیا مسلمانون نے
اپنے لشکر کو چلا کر کہا باہان نے رومیون سے کہ کس چیز نے توقف مین رکھا ہے تمکو مسلمانون کی لڑائی سے پھیرو تم انکی طرف پس
پھرے رومی بجانب مسلمانون کے اور دیکھا خالد بن الولید نے بڑے اور بہت لشکر کو رومیون سے اور تلوارین چمکتی تھین اور
علیحدہ ہو گئے تھے زمرہ رومیون سے تیس ہزار آدمی ان کے بڑے مرنے والون سے اور کھودی گئی تھین ان کے واسطے
خندقین اور اترے تھے وہ ان مین اور باندھا تھا انھون نے اپنے پیرون کو زنجیرون سے اور رکھتے تھے ہر دس آدمی ایک
زنجیر مین بغرض حفاظت کے اور اس غایت سے کہ نہ بھاگین وہ اور قسم کھائی تھی انھون نے مسیح بن مریم اور صلیب
اعظم اور بتون اور راہبون اور جارون کنیسون کی اس امر پر کہ نہ دور ہونگے وہ اپنی جگھون سے یا مار ڈالے جاوین
گے وہ پس جب دیکھا خالد بن الولید نے ان کے کام کو کہا انھون نے ان سے جو ان کے گرد تھے لشکر زحف سے
کہ قریب ہے کہ یہ دن بہت سخت اور بڑا ہوگا پھر کہا انھون نے اللھم ایدالمسلمین بالنصر و افرغ علیھم الصبر
پھر آئے ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا ان سے کہ اے سردار بہ تحقیق قوم ملے اور نزدیک ہین آپس مین ساتھ
زنجیرون کے اور روانہ ہوے ہین وہ ہماری طرف ساتھ شمشیرہاے بران کے اور قریب ہے کہ ہووے یہ دن بڑا اور
سخت پس آئے ابوعبیدہ بن الجراح مسلمانون کے پاس اور کہا کہ قوم رومیون کی تعداد کثیر ہے اور نہ نجات دے گا مگر صبر کرنا

سوا

پھر کہا انھون نے خالد بن الولید سے کہ تمھاری کیا راے ہے ای ابا سلیمان پس کہا خالد بن الولید نے کہ جانو تم اس امر کو کہ باہان نے آگے
کیا ہے حمایت کنندگان اپنے ہمراہیونکو اپنے لشکر کے اور صف بندی کی ہے انکی مقابلے مسلمانونکے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے
کہ باہان نے اپنے آگے کیا تھا رومیون سے اُن لوگونکو جنکی شجاعت اور دانشمندی اور ثابت قدمی مشہور تھی ایک لاکھ پس جب دیکھا خالد
بن الولید نے انکو جانا انھون نے کہ وہ لوگ اہل شدت سے ہین پس کہا انھون نے ابوعبیدہ بن الجراح سے کہ میری راے یہ ہے کہ
ٹھہراؤ تم اپنی جگہ پر جہان تم ہو سعید بن زید کو اور ٹھہرو تم انکی پشت پر محاذی انکے بجمعیت دو سو یا تین سو مسلمانونکے اپنے ساتھیوں سے پس جب
جانینگے مسلمان اس امر کو کہ تم انکے پیچھے ہو شرم کرینگے وہ اللہ پاک سے پھر تم سے نہ بھاگینگے وہ پس قبول کیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
مشورہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا اور بلایا سعید بن زید بن عمر بن نفیل کو اور یہ سعید منجملہ اُن دس مسلمانونکے ہین جنسے رضامندی اپنی
ارشاد فرمائی ہے اللہ تعالی نے اس آیت مین لقد رضی اللہ عن المومنین آخر تک پس ٹھہرایا انکو اپنی جگہ پر پھر منتخب کیا ابوعبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ایک سو سوار شہسواران یمن سے اور انمین کچھ لوگ مہاجرین سے تھے اور ٹھہرے انکو لیکر پیچھے صف
کے محاذی سعید بن زید کے **راوی** نے ورقہ بن مہلل التنوخی سے جو یرموک کی لڑائی مین نشان بردار ابوعبیدہ بن الجراح کے
تھے **روایت** کی ہے کہا ورقہ نے کہ پہلے جو نکلا لڑائی کو مسلمانون کے لشکر سے وہ ایک شخص قوم ازد سے کم سن تھا پس کہا اس شخص نے
ابوعبیدہ بن الجراح سے کہ ای سردار مین چاہتا ہون کہ تسکین دون اور سیراب کرون اپنے دل کو اور جہاد کرون اپنے اور اسلام کے
دشمن کا اور خرچ کرون مین اپنی جان کو اللہ تعالی کی راہ مین شاید دیجاوے مجکو شہادت پس آیا اجازت دیتے ہو تم مجکو اس بارے مین اور
اگر کوئی تمھارا مطلب اور حاجت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو پس آگاہ کرو تم مجکو اس سے پس روئے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
اور یہ کہا اقرا محمدا صلعم منی السلام واخبرہ انا وجدنا ما وعدنا ربنا حقا **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ پھیرا ازدی نے اپنے
گھوڑے کے سر کو اور حملہ کیا بارادے لڑائی کے پس نکلا وہ انکے مقابلے مین ایک گبر کفار روم سے پورا قد و قامت کا سبز گھوڑے پر
پس جب دیکھا اسکو ازدی نے چلے اسکی طرف اور تحقیق قید کیا تھا انھون نے اپنی جان کو اللہ تعالی کی راہ مین پس جب نزدیک ہوے
پڑھا انھون نے شعر رجز کا اور حملہ کیا ہر ایک نے اُن دونون سے اپنے ساتھی پر پس جلدی کی ازدی نے رومی پر اور نیزہ مارا اسکے سینہ پر
اور گرا دیا اسکو زمین پر بیہوش اور لے لیا اسباب اور گھوڑا اسکا اور سپرد کیا یہ سب ایکمرد کو اپنی قوم سے پھر پلٹے وہ میدان کی طرف اور بلایا
لڑنے والے کو پس نکلا انکے مقابلے مین دوسرا رومی پس مار ڈالا اسکو اور نکلا تیسرا اور چوتھا یہانتک کہ قتل کیا انھون نے چار رومیونکو
پس نکلا انکے مقابلے مین پانچوان رومی اور شہید کیا اسنے ازدی کو رحمت کرے اللہ تعالی انپر پس خشمناک ہوے قوم ازد بسبب مارے جانے
اپنے ساتھی کے اور نزدیک ہوے وہ رومیونکی صفون سے پس اسیوقت آگے بڑھے رومی اور چلے مثل چیلی ہولی ٹیڑی کے یہانتک
کہ نزدیک ہوا ایک کنارہ انکا میمنہ مسلمین سے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تحقیق دشمنان خدا اور تمھارے آمادہ حملے کے
ہین اور جانو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی تمھارے ساتھ ہے پس قائم رکھو تم اپنے تئین ساتھ صبر اور راستی کے اور ملاقی اور شامل ہونے مدد کے اللہ تعالی
پاس سے پھر دیکھا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے گوشہ چشم سے آسمان کی طرف اور یہ دعا مانگی انھون نے اللھم ایاک نعبد و ایاک نستعین توحلت

ولا نشرك بك شيئا ان هولاء يكفرون بك ويابائك ويتخذون لك ولدا اللهم انصرنا عليهم يا من قال في كتابه واعتصموا
بالله هو مولكم فنعم المولى ونعم النصير اللهم انزل افات اعليهم وادعب قلوبهم وانزل علينا السكينة والزمنا كلمة التقوى
وانجز لنا ما وعدتنا انك يا من لا يخلف الميعاد پس اسی حال مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بد دعا کر رہے تھے کہ دفعتہً حملہ
کیا رومیون نے میمنہ مسلمین پر اور اسمین قوم ازد اور مذحج اور حضرموت اور حمیر اور خولان تھی پس ایک ہی حملہ کیا اُنپر رومیون
نے پس صبر کیا مسلمانون نے اُنکے مقابلے مین اور سخت لڑائی لڑے وہ اور بہت اچھی ثابت قدمی کی پس حملہ کیا اُنپر دوسرے
لشکر رومیون نے پس بڑا صبر کیا مسلمانون نے اُنکے مقابلے مین اور حملہ کیا تیسرے لشکر نے اُنپر پس ہٹے مسلمان میمنہ سے اور
چھوڑ دیا ایک گروہ نے لوگون سے جگہ کو اور پھرے وہ اپنے لشکر کیطرف اور بہت اچھی ثابت قدمی کی ایک گروہ نے اور لڑے
وہ رومیون سے اپنے نشانون کے نیچے اور خالی کر دیا اپنی جگہ کو قوم زبید نے اُسی وقت اور وہ میمنہ مین تھے پس دوڑے
اُنمین سے عمرو بن معدیکرب الزبیدی رضی اللہ عنہ اور وہ سردار تھے قوم زبید پر اور قوم زبید اُنکی تعظیم کرتی تھی بسبب اُنکی شجاعت کے
جو زمانہ جاہلیت اور اسلام مین کی تھی اور یرموک کی لڑائی تک عمر اُنکی ایکسو دس برس کی ہو چکی تھی مگر یہ کہ آمادہ کیا تھا اُنکو شجاعت
نے پس جب دیکھا اُنھون نے اپنی قوم کی طرف کہ چھوڑ دیا ہی جگہ کو چلا کر کہا اُنھون نے یا آل زبید یا آل زبید تفرون من الاعداء
تفرون من شرب كواس الردى توصنون لانفسكم بالعار والذلة فما هذا الانزعاج كلاب الاعلاج ما علمتم
ان الله مطلع على المجاهدين الصابرين فاذا نظر اليهم قد الزموا الصبر في مرضاته وتلبوا القضائه امدهم
بنصره وايدهم بجيش لا فاين تهربون من الجنة ارضيتم بالعار وغضب الجبار پس جب سنا قوم زبید نے کلام اپنے
سردار عمرو بن معدیکرب الزبیدی یا حجاج بن عبد یغوث کا علی اختلاف الروایات پھرے وہ اپنی جگہ کی طرف مثل پھرنے بکری
وغیرہ جانورونکے اپنے بچون کی طرف اور ملے ہوئے گرد عمرو بن معدیکرب الزبیدی کے اور پانچ سو سوار تھے اور شدت کی اُنھون نے
رومیون پر اور حملہ کیا اُنکے ساتھ قوم حمیر اور حضرموت اور خولان نے اور حملہ کیا اُن سب نے بالاتفاق رومیون پر بہت سخت
حملہ پس ہٹ گئے اور دور ہوئے رومی اپنی جگہ سے اور حملہ کیا قوم دوس نے مشرکین پر ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پس
جنبش دی ابو ہریرہ نے اپنے نشان کو اور ترغیب دلاتے تھے وہ اپنی قوم کو لڑائی پر اور نصیحت کرتے تھے وہ اس کلام سے
یا ایہا الناس سارعوا الی معانقة الحور العین وجوار رب العالمین فی جنات النعیم وما من موطن احب الی اللہ من هذا
الموطن الا وان الصابرین فضلهم اللہ علی غیرهم الذین لم یشهدوا واستشهدوا پس جب سنا دوس نے اُنکے کلام کو
گرد ہوئے اُنکے اور حملہ کیا رومیون پر اور گھیر لیا اُنکو جیسا کہ گھیر لیتی ہی چکی اور ہجوم کیا جماعت رومیون نے میمنہ مسلمین پر پس چلایا
اور ہٹایا اُنکو بجانب قلب کے پس بہت اچھا صبر کیا مسلمانون نے اُنکے مقابلے مین اور جلدی پہونچا اُنپر دوسرا لشکر رومیون کا
پس شکست اُٹھائی لشکر میمنہ مسلمانون نے درانحالیکہ وہ اپنے پیچھے پھیرنیوالے تھے اور گھوڑے پھیرتے تھے اپنی دُمونکی طرف اور نکلا
لشکر میمنہ کا درانحالیکہ چھوڑنیوالا تھا اپنی جگہ کو مثل بکری جگہ چھوڑنیوالی کے شیر کے آگے سے اور دیکھا عورتون نے شکست [illegible]

گروہ مسلمانونکو پس پکار کر کہا عورتون نے آپس مین کہ اے بیٹیان عورات عرب کی لو تم مردون کو اور پھیر دو اور باز رکھو شکست اُٹھانیسے
سعیدہ بنت عاصم خولانی نے بیان کیا ہی کہ تھی مین سب عورتون مین اُس دن ٹیلے پر پس جب چھوڑ دیا اپنی جگہ کو میمنہ مسلمانون نے
آواز دی ہمکو عفیرہ بنت غفار نے کہ اے عورات عربیہ لو تم مردونکو اور اُٹھالو اپنی اولادکو اپنے ہاتھون مین اور استقبال کرو تم ساتھ پکارنے اور
ترغیب دلانیکے راوی نے بیان کیا ہی کہ آگے بڑھین عورتین درانحالیکہ تکبیر مارتی تھی وہ گھوڑون کی منھونپر اور عیاض بن متنبہ کی بیٹی
پکار کر کہتی تھین کہ بُرا اور زبون کرے اللہ تعالی منھ اُس مرد کا جو بھاگے اپنی زوجہ سے اور سب عورتین اپنے شوہرونسے کہتی تھین کہ تم ہمارے
شوہر نہین ہو اگر نہ بچاؤ گے تم ہمکو گبرونسے عیاض ابن سہیل بن سعید الطائی نے بیان کیا ہی کہ خولہ بنت الازور اور خولہ بنت ثعلبہ
انصاریہ اور کعوب بنت مالک بن عاصم اور سلمیٰ بنت ہاشم اور نعم بنت قنافل اور ہند بنت عتبہ بن ربیعہ اور لبنیٰ بنت الجبر بن الحمیر یہ آگے سب عورتون کے
تھین اور عود باج انکے ساتھ تھے اور وہ اشعار نصیحت آمیز نسبت مسلمانونکے پڑھتی تھین اور برابر ترغیب دلاتی تھین وہ لڑائی پر پس پھرے
مسلمان شکست اٹھانیوالے بہت سخت تا وقت سننے رغبت دہی عورتونکے اور تھا بیچ مین ہند بنت عتبہ اور انکے ہاتھ مین عود تھا اور انکے پیچھے
عورت مہاجرات تھین اور ہند پڑھتی تھی وہ اشعار جو بروز جنگ احد انھون نے پڑھے تھے پھر استقبال کیا ہند نے گروہ مسلمانونکا پس دیکھا انکو
بھاگتے ہوئے پس آواز دیکر کہا اُسنے کہ کہان بھاگتے ہو تم اللہ تعالی سے اور وہ سامنے ہی تمھارے اور دیکھا ہند نے اپنے شوہر ابو سفیان کو
بھاگتے ہوے پس مارا انکے گھوڑیکے منھ کو چوب خیمے سے اور کہا کہ کہان جاؤگے تم اے بیٹے صخر کے پھیرو تم لڑائی کیطرف اور خرچ کرو تم اپنی جانکو یہانتک
کہ خالص اور پاک کرے اللہ تعالی تمکو اُس چیز سے جو گذری ہے تمھاری ترغیب دہی اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس پھرے ابو سفیان جب سنا انھون
نے کلام ہند کا اور پھرے مسلمان انکی ہمراہی مین اور دیکھا مین نے عورتونکو کہ حملہ کیا عورتون نے ابو سفیان کی معیت مین پس دیکھا مین نے عورتونکو کہ جنگ
کرتی تھین وہ مسلمانونپر اور وہ گھوڑونکے بیچ مین تھین اور دیکھا مین نے ایک عورت کو کہ وہ لڑتی تھی ایک بڑے گبر سے جو اپنے گھوڑے پر سوار تھا پس نہ الگ ہوئی
وہ عورت اُسی سے پس نہین جدا ہوئی وہ اُس گبر سے یہانتک کہ اوندھا گرا دیا اُسکو گھوڑے سے پھر مار ڈالا اُسکو اور وہ کہتی تھی کہ یہ نتیجہ ہے مدد اللہ کے
ابن زبیر نے بیان کیا ہی کہ سخت حملہ کیا مسلمانون نے درانحالیکہ نہین مطلوب تھی انکو اُس حملے مین سواے رضامندی اللہ غالب و بزرگ اور
رضامندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بہت سخت لڑائی لڑی قوم ازد با اتفاق ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے یہانتک کہ ظاہر ہوا انکے قتل کا کلام
آئی انمین ایک جماعت کثیر اسواسطے کہ انھون نے صدمہ اٹھایا تھا اپنی جانونپر پس شہید ہوئے انمین سے اسقدر کہ نہین شہید ہوے اسقدر کسی کے سوا ازد
قبیلوں سے سعید بن عمرو بن نفیل نے بیان کیا ہی کہ مسلمانونکی میمنہ مین ایسی سخت لڑائی تھی کہ کبھی ہم شکست کھاتے تھے اور کبھی پھرتے تھے لڑائی
کیطرف اور کبھی صبر کرتے تھے اور کبھی تکبیر کہتے تھے اور دیکھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے لشکر میمنہ کو کہ پہونچ گیا ہے قلب لشکر تک پس پکارا انھون نے
اپنے ہمراہیونکو اور متوجہ ہوئے انکی طرف چھ ہزار آدمی کی جماعت سے اور تکبیر کہا اور حملہ کیا رومیونپر پس بُرا قتل اور زخم کیا انمین یہانتک کہ دور
کر دیا دشمنان خدا کو میمنہ اور قلب سے اور پھیر دیا انکو انکی پشت کیطرف پھر چلے وہ یہانتک کہ پھیرا انھون نے میمنہ اور قلب کو اپنی جگہون پر اور
ٹھہرے خالد بن الولید آگے انکے اس حال مین کہ دور کرتے تھے اور بھگاتے تھے وہ اُس شخص کی جو رو سیاہ سے مسلمانونکے نزدیک تھا پس شکست
اٹھائی رومیون نے خالد بن الولید کے آگے سے اور دیکھا خالد بن الولید نے انکے سوارونکو پس پکار کر کہا انھون نے کہ اے اہل اسلام اور اہل ایمان لوگ

اور اے پڑھنے والے قرآن کے اور اے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحقیق واقع ہوئی قوم روم میں شکست پس نہیں باقی ہے اُنکے نزدیک کوئی
شخص مضبوط اور ٹہرنے والا مگر اسقدر کہ دیکھا تُمنے اور تحقیق توڑ دیا اللہ تعالی نے اُنکی تیزی کو پس پھیرو تم اُنپر حملے کو اور شدت کرو تم اُنپر رحمت کرے
اللہ تعالی تمپر پس قسم ہے اُسکی جسکے ہاتھ میں خالد کی جان ہے کہ میں امید اس بات کی رکھتا ہون کہ دیویگا اللہ تعالی تمکو غلبہ اُنکے بازوؤن پر
پس کہا اُسنے مسلمانون سے ہر طرف سے کہ حملہ کرو تم اے خالد بن الولید تاکہ حملہ کرین ہم تمھارے ساتھ پس نکال لیا خالد بن الولید نے اپنی تلوار کو
اور حملہ کیا باتفاق اپنے ہمراہیونکے عبد الرحمن بن حمید الجمحی نے بیان کیا ہے کہ میں اُن لوگون میں تھا جنھون نے خالد بن الولید کے
ساتھ حملہ کیا تھا پس قسم ہے خدا کی کہ جگہ چھوڑ دی رومیون نے ہمارے سامنے سے اور بھاگے وہ مثل بھاگنے بکری کے شیر کے ڈکارنے سے
اور تعاقب کیا اُنکا مسلمانون نے پس واقع ہوا حملہ روم کے میمنہ پر پس بُری طرح سے جگہ کو چھوڑ دیا اُنھون نے اور وہ لوگ جو زنجیرون مین
تھے پس نہیں چھوڑا اُنھون نے اپنی جگہ کو ذرا خیال کیجیے چلاتے تھے وہ پیرون کو اور وہ نگاہبان قوم کے تھے اور خالد بن الولید ہمارے آگے تھے
حملے مین اور ہم اُنکے پیچھے تھے اور ہمارا شعار اس حملے مین یہ تھا یا محمد یا منصور اجب اجب پس خالد بن الولید برابر حملہ کرتے
تھے یہانتک کہ پہونچے وہ دریجان تک اور وہ کھڑا تھا اپنی اُسجگہ جہان باہان نے اُسکو کھڑا کر دیا تھا اور اُسکے ساتھ صلیب جواہر کی تھی اور ساتھی
اُسکے منتظر حملہ کے تھے اسکی معیت مین پس جب پہونچا لشکر مسلمانون کا اُسجگہ تک جہان دریجان تھا کہا اُسکے بطارقہ نے اُس سے
کہ اے بادشاہ آیا نہین حملہ کرتا ہے تو کہ حملہ کرین ہم اُسکے ساتھ یا تیچھے کو پھرین ہم کہ مل گیا ہے ہم مین لشکر عرب کا پس کہا اُسنے اپنے
ساتھیون سے کہ جانو تم اس امر کو کہ مین بُرے دن کا دیکھنا اور اُسمین حاضر ہونا نہین چاہتا ہون اور بادشاہ نے مجکو اس جگہ ٹھہرایا ہے
اور مین بُرا جانتا ہون یہانسے ٹھہرنیکو مگر لپیٹ دو تم میرے مُنھ اور سر کو اس کپڑے مین تاکہ نہ دیکھون مین لڑائی کو پس لپیٹ دیا اُنھون نے
اُسکے چہرے کو ایک ریشمی کپڑے مین اور لوگ لڑتے تھے یہانتک کہ بھاگے رومی مسلمانونکے سامنے سے اور پہونچے وہ دریجان کے
پاس اور چہرہ اُسکا لپیٹا گیا تھا کپڑے مین پس حملہ کیا اُسپر ضرار بن الازور نے اور پار ہوگیا نیزہ مارا اُسکے اور مار ڈالا اُس کو
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اچھا معاملہ اللہ تعالی کا مسلمانون کے ساتھ یہ ہوا کہ جرجیر اور قناطر نے باہم بگڑ اختلاف اور
جھگڑا کیا اور جرجیر میمنہ مین تھا ساتھ قوم ارمن کے اور قناطر میسرہ مین تھا جرجیر نے قناطر سے کہا کہ حملہ کر تو عرب پر یہ کیا ہے تیرا توقف ہے حملے مین پس
قناطر نے کہا کہ آیا تو مجکو حکم حملے کا دیتا ہے جرجیر نے کہا ہان اور کیونکر مین تجھپر حکم نہ کرون آیا مین تجھپر سردار نہین ہون قناطر نے کہا کہ تو
چھوٹا ہے تو ایک سردار ہے مین دوسرا سردار ہون اور میرا درجہ تجھپر زیادہ ہے اور تو ماہ وریہ ہے میری اطاعت کا پس اختلاف کیا اُن دونون
نے اور خشمناک ہوا جرجیر گفتگو سے قناطر سے پس سخت حملہ کیا اُسنے مسلمانون پر اور تھا حملہ اُسکا کنانہ اور قیس اور خثعم اور
جذام اور قضاعہ اور عاملہ اور غسان پر اور یہ لوگ اُس دن درمیان لشکر میسرہ اور قلب مسلمانون کے تھے اور دور کر دیا رومیون
نے مسلمانون کو اُنکی جگہ سے یہانتک کہ دور ہوگیا لشکر میسرہ مسلمانون کا اپنی صفون کی جگہ سے اور نہ باقی رہے اُن مین
سے مگر مالک نشانون کے لڑتے وہ اور جو اُنکے نزدیک تھے بہت سخت لڑائی اور پیچھا کیا رومیون نے اُن مسلمانون کا جنھون نے
شکست اُٹھائی تھی یہانتک کہ داخل ہوئے اُنکے ساتھ اُنکے لشکر تک پس آگے آئین اُنکی عورتین ساتھ چوبہائے خیمونکے کہ مارتی تھین گھوڑونکے

منھون مین اور چلاتی تھین اپنے مردون کو اور پکار کرتی تھین کہتے کہ کہانتک شکست اُٹھاکر اور چھوڑکر جاؤگے ای لوگ اسلام کے مار
بھنون اور بیٹے اور لڑکیونکو آیا ارادہ اُنکے پھیردینیکا گبرون کو رکھتے ہو تم منہال رومی نے بیان کیا ہی کہ مین قسم کہتا ہون کہ ہر آئینہ
عورتین ہمپر سخت اور شدید تھین رومیون نے پس سخت پھرنا پھرے مسلمان ہزیمت سے اور پکارا بعضون نے بعض کو اور وصیت کی آپسمین لگا ہیا
اور صبر کی اور پھرے وہ رومیون پر سخت پھرنا اور قثامہ بن الکنانی آگے مسلمانونکے تھے ڈرانا لیکہ مارتے تھے وہ مشرکین کے منھونکو کبھی تلوار سے اور
کبھی نیزے سے یہانتک کہ ٹوٹ گئے تین نیزے اُنکے اور وہ اشعار رجز پڑھتے تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی پھر حملہ کیا قثامہ نے یہا
ٹوٹ گئین دو تلوارین اُنکی ہو جب کوئی تلوار یا نیزہ ٹوٹ جاتا تھا تو وہ کہتے کہ کون شخص بعاریت دیگا مجھکو تلوار یا نیزہ اللہ کی راہ مین یہ
دینا اُسکا اللہ کا ہو پھر پکار کر کہا اُنھون نے کہ ای گروہ قیس کے لوتم حصہ اپنا ثواب و مزدوری سے اور صبر دینا مین بزرگی ہی اور آخرت مین رحمت
اور فضیلت ہی فاصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون پس قبول کیا اُنکے کلام کو انکی قوم نے اور خوش ہو کر وہ انکی ہمراہی مین لڑے تو قثامہ
نے **بیان** کیا ہی کہ دیکھا تھا مین نے مثل حملہ قثامہ اور اُسکی قوم کے کہ ہلا دیا تھا اُنھون نے ہمارے بعض کو بعض سے اور پھرے خالد بن الولید اپنے حملے
جمعیت دو ہزار کے اور رکھا اُنھون نے تلوار کو رومیون پر پس مارڈالا اُنکو بہت جلد اور رومیون بہت لوگ مارے گئے اور آئے خالد بن الولید اپنے سے اور مسلما
کہتے تھے کہ جزائے خیر دے اللہ تعالی قثامہ بن اشیم الکنانی کو کہ ہمارے واسطے اچھا رنج اُٹھایا اُنھون نے پس جب سُنا خالد بن الولید نے یہ کلام آئے وہ قثا
کے پاس اور بوسہ دیا اُنکی آنکھونکو اور سر کو اور کہا کہ ای قثامہ جزائے خیر دے اللہ تعالی تمکو اسلام کیواسطے اور ربیعہ بنت الحرث ٹیلے سے اُترکے اور وہ کہتی تھین کہ کیا
کیا خالد بن الولید نے یہانتک کہ کھڑی ہوئین خالد بن الولید کے سامنے اور کہا کہ ای بیٹے ولید کے آیا تم نے سکھلایا ہی مسلمانونکو بھاگنا لڑائی سے حالانکہ لوگ اپنے سردار کے تابع ہ
ہین پس اگر ثابت قدمی کرتے ہین سردار تو ثابت قدمی کرتے ہین لوگ اُنکے ساتھ اور اگر شکست اُٹھاتے ہین تو شکست اُٹھاتے ہین لوگ ساتھ اُنکے پس کہا خالد بن الولید
نے قسم ہی خدا کی کہ مین شکست اُٹھانیوالون مین نہین تھا اور نہین تھا وہ شخص جو لڑتا تھا گرد وغبار مین مگر مین پس کہا اور ربیعہ نے کہ برا کرے اللہ اُسکا جسنے دیکھا اپنے سر
کو ثابت قدم اور بھاگ نکلا **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ دیکھا ماہان نے لشکر میمنہ کیطرف کہ وہ روندا گیا مثل روندے جاتے چمڑے کے پس غیرت
دلا بھیجا اُسنے انکو لڑائی پر پس اسیوقت نکلا ایک گبر گران روم سے لشکر میمنہ سے اور پورا تھا وہ ہتھیار مین گویا ایک ٹکڑا پہاڑ کا اور سوار تھا ایک شہر بڑے
قد و قامت والے پر پس نکلکر آیا وہ دونون صفون کے بیچ مین اور گردا دیا اُسنے اپنے شہری پر اور درخواست لڑائی کی پس نکلا اُسکے مقابلے کو ایک جوان قوم ازد
مین سے گرا دیا اُسنے ساتھ اُسکے مگر اندک یہانتک کہ مارڈالا اُس جوان کو گبر نے پھر طلب کیا اُسنے لڑنیوالیکو پس ارادہ کیا اُسکی طرف نکلنے کا معاذ بن جبل
رضی اللہ عنہ نے پس کہا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہ ای معاذ درخواست کرتا ہون تمسے بحق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس امر کی کہ
ٹھہرو تم اپنی جگہ پر اور لیے رہو اپنے نشانکو کہ تمھارا ٹھہرنا اور لیے رہنا نشان کا دوست تر ہی مجھکو تمھارے نکلنے سے اس گبر کیطرف پس ٹھہر گئے معاذ بن جبل ساتھ نشا
پھر پکار کر کہا اُنھون نے کہ ای گروہ مسلمانونکے جو شخص چاہتا ہو گھوڑیکو کہ سوار ہو کر لڑے اسپر تو میرا گھوڑا اور ہتھیار موجود ہین پس جواب دیا اُنکو انکے بیٹے عبد الرحمن نے اور
کہا کہ مین اس کام کو کرونگا ای میرے باپ اور تھے نوجوان عبد الرحمن پس مسلح ہوئے وہ اور لے لیا گھوڑا اپنے باپ کا اور سوار ہوئے اُسپر اور کہا کہ ای میرے باپ مین اُس گبر
کیطرف جاتا ہون پس اگر صبر کیا مین نے اُسکے مقابلے مین تو احسان ہوگا اللہ کا مجھپر اور اگر مارڈالا اُسنے مجھکو پس تمپر میرا سلام ہی اور اگر تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآ
وسلم سے کوئی مطلب خاص ہی پس وصیت کرو تم مجھکو پس کہا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہ ای بیٹے میرے عرض کرو تم میری طرف سے اُنکی خدمت مین سلام کو اور عرض کرو تم

منھون مین اور چلاتی تھین اُنپر پھیرو دن کو اور پکار کر کہتی تھین اُنسے کہ کہانتک شکست اُٹھا کر اور چھوڑ کر جاؤ گے ای لوگو اسلام کے مال اور
بہنون اور لڑکے اور لڑکیونکو آیا ارادہ اُنکے سپرد کرنیکا گبرون کو رکھتے ہو تم **سنہال** رومی نے **بیان** کیا ہی کہ مین قسم کہتا ہون کہ ہر آبگینہ
عورتین تھین بہت سخت اور شدید تھین روبرو ہونے پس سخت پھرنا پھرے مسلمان ہزیمت سے اور پکارا بعضون نے بعض کو اور وصیت کی آپسمین نگاہبانی
اور صبر کی اور پھرے وہ روبروئے سخت پھرنا اور قثامہ بن الکتانی آگے مسلمانونکے تھے درانحالیکہ مارتے تھے وہ مشرکین کے منھونکو کبھی تلوار سے اور
کبھی نیزے سے یہانتک کہ ٹوٹ گئے تین نیزے اُنکے اور وہ اشعار رجز پڑھتے تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی پھر حملہ کیا قثامہ نے یہانتک کہ
ٹوٹ گئین دو تلوارین اُنکی اور جب کوئی تلوار یا نیزہ ٹوٹ جاتا تھا تو وہ کہتے کہ کون شخص بعاریت دیگا مجکو تلوار یا نیزہ اللہ کی راہ مین بدلا
دینا اُسکا اللہ کا ہی پھر پکار کر کہا اُنھون نے کہ ای گروہ قیس کے لو تم حصہ اپنا ثواب و رفرزوری سے اور صبر دنیا مین بزرگی ہی اور آخرت مین رحمت
اور فضیلت ہی فاصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون پس قبول کیا اُنکے کلام کو اُنکی قوم نے اور خوش ہو کر وہ اُنکی ہمراہی مین لڑنیکو قثامہ
نے **بیان** کیا ہی کہ دیکھا تھا مین نے مثل حملہ قثامہ اور اُسکی قوم کے کہ ہلا دیا تھا اُنھون نے ہمارے بعض کو بعض سے اور پھرے خالد بن الولید اپنے حملے سے
بجمعیت دو ہزار کے اور رکھا اُنھون نے تلوار کو بیچ رومیون پس مار ڈالا اُنکو بہت جلد اور رومیون مین بہت لوگ مارے گئے اور آئے خالد بن الولید اپنے سے اور مسلمان
کہتے تھے کہ جزائے خیر دے اللہ تعالیٰ قثامہ بن اشیم الکتانی کو کہ ہمارے واسطے اچھا رنج اٹھایا اُنھون نے پس جب سُنا خالد بن الولید نے یہ کلام آئے وہ قثامہ
کے پاس اور بوسہ دیا اُنکی آنکھونکو اور سر کو اور کہا کہ ای قثامہ جزائے خیر دے اللہ تعالیٰ تمکو اسلام کیواسطے اور آئین ذریعہ بنت الحرث ٹیلے سے اُترکے اور وہ کہتی تھین کہ کیا کام
کیا خالد بن الولید نے یہانتک کہ کھڑی ہوئین خالد بن الولید کے سامنے اور کہا کہ ای بیٹے ولید کے آیا تمنے سکھلایا ہی مسلمانونکو بھاگنا لڑائی سے حالانکہ لوگ اپنے سردار کے تابع ہوتے
ہین پس اگر ثابت قدمی کرتے ہین سردار تو ثابت قدمی کرتے ہین لوگ اُنکے ساتھ اور اگر شکست اُٹھاتے ہین تو شکست اُٹھاتے ہین لوگ ساتھ اُنکے پس کہا خالد بن الولید نے
کہ قسم ہی خدا کی کہ مین شکست اُٹھانیوالونمین نہین تھا اور نہین تھا وہ شخص جو لڑتا تھا گرد و غبار مین مگر مین پس کہا ذریعہ نے کہ برا کرے اللہ اُسکا جسنے دیکھا اپنے سردار
کو ثابت قدم اور بھاگ نکلا **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ دیکھا باہان نے لشکر میمنہ کیطرف کہ وہ روندا گیا مثل روندے جانے چمڑے کے پس غضب
دلایا اُسنے اُنکو لڑائی پر پس اُسیوقت نکلا ایک گبر گران روم سے لشکر میمنہ سے اور پورا تھا وہ ہتھیار مین گویا ایک ٹکڑا پہاڑ کا اور سوار تھا ایک شتر پر جسکے
قد و قامت والے پر پس نکل کر آیا وہ دونون صفونکے بیچ مین اور گرا دیا اُسنے اپنے شتر کو اور درخواست لڑائی کی پس نکلا اُسکے مقابلے کو ایک جوان قوم ازد سے
پس نہین گرا دیا اُسنے ساتھ اُسکے مکر اندک یہانتک کہ مار ڈالا اُس جوان کو گبر نے پھر طلب کیا اُسنے لڑنیوالیکو پس ارادہ کیا اُسکی طرف نکلنے کا معاذ بن جبل
رضی اللہ عنہ نے پس کہا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہ ای معاذ درخواست کرتا ہون مین تمسے بحق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس امر کی کہ
ٹھہرو تم اپنی جگہ پر اور لیے رہو اپنے نشانکو کہ تمہارا ٹھہرنا اور لیے رہنا نشان کا دوست تر ہی مجکو تمہارے نکلنے سے اس گبر کیطرف پس ٹھہر گئے معاذ بن جبل ساتھ نشانکے
پھر پکار کر کہا اُنھون نے کہ ای گروہ مسلمانونکے جو شخص چاہتا ہو گھوڑیکو کہ سوار ہو کر لڑے اسپر تو میرا گھوڑا اور ہتھیار موجود ہین پس جواب دیا اُنکو اُنکے بیٹے عبدالرحمن نے اور
کہا کہ مین اس کام کو کرونگا ای میرے باپ اور تھے نوجوان عبدالرحمن پس مسلح ہوئے وہ اور لے لیا گھوڑا اپنے باپ کا اور سوار ہوئے اُسپر اور کہا کہ ای میرے باپ مین اُس گبر
کیطرف جاتا ہون پس اگر صبر کیا مین نے اُسکے مقابلے مین تو احسان ہوگا اللہ کا مجھپر اور اگر مار ڈالا اُسنے مجکو پس میرا سلام ہی اور اگر تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے کوئی مطلب خاص ہی پس وصیت کرو تم مجکو پس کہا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہ ای بیٹے میرے عرض کرو تم میری طرف سے اُنکے حضور مین سلام کو اور عرض کرو تم

جزاے خیر دیوے اللہ تعالی آپکو امت کیطرف سے پھر کہا جاؤ تم ای بیٹے میرے توفیق دے اللہ تمکو اور تمکو اُس چیز کی جسکو وہ دوست رکھتا ہی اور پسند
کرتا ہی پس روانہ ہوے عبدالرحمن بن معاذ رضی اللہ عنہما بجانب گبر کے مثل شعلۂ آگ کے اور حملہ کیا گبر پر اور مارا اُسپر تلوار کو پس اُچھل آئی تلوار
اور نہ کارگر ہوئی اُسپر اور سبیل کیا اُسپر گبر نے ساتھ وار پہونچنے والے کے اور تلوار ماری اُسنے اُنکے سر پر کاٹ ڈالا تلوار نے عمامے کو اور زخمی کر دیا سر کو
کہ جاری ہوا خون پس جب دیکھا گبر نے بجانب خون کے اور گمان کیا اُسنے یہ کہ مار ڈالا اُسنے اُنکو پھیرا وہ اپنی پشت کیطرف تا دیکھے وہ کیونکر گرتے
ہین عبدالرحمن گھوڑے سے زمین پر پس جب دیکھا عبدالرحمن نے گبر کو پیٹھ پھیرے ہوے ہٹا ہی وہ پھرے بجانب مسلمانون کے پس کہا معاذ بن جبل
رضی اللہ عنہ نے اُنسے کہ ای بیٹا تمھارا کیا حال ہی اُنھون نے کہا کہ گبر نے مجکو مار ڈالا ہی معاذ نے کہا کہ ای میرے بیٹے کس چیز کو چاہتے ہو تم دنیا سے
پھر باندھا اُنکے زخم کو اور اسی وقت وہ زخم اچھا ہو گیا پھر گبر نے براہ تکبر کے تین حملے کیے اور قوم ازد نے پھیر دیا اُسکے حملون کو ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کون شخص تم مین سے اُسکا مقابلہ کریگا پس نکلے اُسکی طرف عامر بن طفیل الدوسی اور تھے وہ اصحاب
الرایات سے اور حاضر ہوے تھے خالد بن الولید کے ساتھ جنگ یمامہ مین اور بروز جنگ یمامہ کے اُنھون نے مسیلمہ کی لڑائی
مین یہ خواب دیکھا تھا کہ گویا ملاقی ہوے وہ ایک عورت سے پس کھولدیا اُس عورت نے اُنکے واسطے اپنی فرج کو پس داخل ہوے وہ اُس
مین اور دیکھا اُسکی طرف اُنکے بیٹے نے پس جلدی دوڑے وہ تا کہ داخل ہوین وہ اسجگہ مین جہان اُنکے باپ داخل ہوے ہین پھر بیدار ہوے
خواب سے اور بیان کیا خواب کو مسلمانون سے پس کسی شخص نے تعبیر نہین جانی پس کہا عامر بن طفیل نے کہ مین اسکی تعبیر جانتا ہون مسلمانون
نے کہا کہ کیا تعبیر ہی ای بیٹے طفیل کے اُنھون نے کہا کہ مین نے اُسکی یہ تعبیر مقرر کی ہی کہ مین قتل کیا جاؤنگا اسواسطے کہ وہ عورت جسنے
داخل کر لیا تھا مجکو اپنی فرج مین وہ زمین ہی اور میرے بیٹے کو زخم پہونچیگا اور قریب ہی کہ وہ ملاقی ہو مجھسے پس لڑے وہ جنگ یمامہ مین اور
مبتلاے امتحان نیک ہوے اور سلامت رہے اور نہین لاحق ہوگی کوئی اذیت اُنکو پہر جب دن لڑائی یرموک کا ہوا حاضر ہوے وہ اُس لڑائی
مین اور نکلے واسطے لڑائی گبر کے اور حملہ کیا پھر بعد ازینکہ اُلٹ دیا اُنھون نے میمنہ روم کو اُنکے میسرہ پر پھر پاک پھیری البطریق پر مثل برق کے اور نیزہ مارا
اُسکے اور نیزہ اُنکا دھقاو موجود رہا تھا اُنکے ساتھ ردت اور یمامہ کی لڑائی مین پس ٹوٹ گیا نیزہ پس ڈالدیا اُسکو ہاتھ سے اور اعتماد کیا اپنی تلوار پر
اور جنبش دی اُسکو اور مارا تلوار کو گبر کے شانے پر اور ملا دیا اُسکی انتریون مین پس اوندھا ہو کر گر پڑا گبر اپنے گھوڑے سے اور دوڑے اُسکی طرف عامر
بن طفیل پس لے لیا اُسکو اور لاے مسلمانونکے پاس اور سپرد کیا اُسکو اپنے بیٹے کے اور پھرے بجانب رومیون کے اور ایک حملہ کیا میمنہ پر اور ایک
حملہ کیا میسرہ پر اور ایک حملہ قلب پر کیا اور طلب کیا اپنے حملے مین عرب متنصرہ کو قوم غسان اور لخم اور جذام سے اور ہمراہیان جبلہ بن ایہم الغسانی
کو پس ارادہ العرب سے ایک سوار کو اور طلب کیا اُسنے ایک کو پس نکلا اُنکی طرف جبلہ بن ایہم اور وہ ایک زرہ ریشمین طلائی کام کی اور اُسکے
نیچے ایک زرہ منابلہ کے زرہ ہوسنے پہنے تھا اور اُسکے سر پر خود تھا کہ مثل شعاع آفتاب کے چمکتا تھا اور گھوڑا اُسکی سواری کا عاد کے
گھوڑونکی نسل سے تھا پس نکلا جبلہ بجانب عامر بن الطفیل کے پس کہا اُسنے کہ تم کس گروہ سے ہو عامر نے کہا کہ مین قوم دوس سے ہون جبلہ نے کہ تم اہل
قرابت سے ہو پس باقی رکھو اپنی ذات کو اور پھر جاؤ اپنی قوم کیطرف اور دور کرو اور چھوڑ دو طمع کو عامر بن طفیل نے کہا کہ مین نے تجھسے کہدیا کہ مین
کون شخص اور کس قبیلے سے ہون پس تو کس گروہ عرب سے ہی اُسنے کہا کہ مین غسان سے ہون اور مین اُن سب کا سردار ہون اور میرا نام جبلہ

بن الایہم ہی اور مین نکلا ہون تمہاری طرف کو جسوقت کہ دیکھا مین نے تمکو اور تحقیق مار ڈالا تو نے ابن لطریق سخت کو اور وہ مثل باہان ورجرجیر کے تھا
شجاعت مین پس نکلا مین تمہاری طرف تاکہ مار ڈالون مین تمکو اور بہرہ مندی حاصل کرون مین باہان اور ہرقل کے نزدیک تمہارے مار ڈالنے سے
عامر بن طفیل نے کہا کہ جو تو نے شدت اور سختی قوم کی اور بڑے ہونے ڈیل ڈول کا ذکر کیا پس اللہ تعالی شدید تر ہی باز رکھتے ہین اور ہلاک
کرنیوالا ظالمون کا ہی اور جو تو یہ کہتا ہی کہ میرے مار ڈالنے سے بہرہ مندی حاصل کریگا نزدیک مخلوق کے اور وہ مثل تم سب کے ہی پس مین
ارادہ رکھتا ہون کہ بہرہ مندی حاصل کرون بسبب اپنے جہاد کے اپنے نزدیک پروردگار عالمین کے اور حملہ کیا عامر بن طفیل نے جبلہ بن ایہم پر اور
حملہ کیا جبلہ نے اُنپر اور ملاقی ہوے دونون ضربے پس نکلا وار عامر بن طفیل کا بیکار اور بے جگہ اور نکلا وار جبلہ کا کارگر اور جگہ پر پس کاٹ ڈالا اُنکے
گیسو سے شانے تک پس گرے عامر بن طفیل شہید ہوکر رضی اللہ عنہ اور رکھوا جبلہ عامر بن طفیل کی جگہ گر پڑنے پر اور ٹھہرایا اور تعجب
کرتا تھا وہ اپنے دل مین اوس چیز پر جو کیا تھا اُسنے اور طلب کیا جبلہ نے لڑنیوالے کو پس نکلے اُسکی طرف جندب بن عامر بن طفیل الدوسی
اور اُنکے پاس نشان تھا پس آئے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا کہ ای سردار میرے باپ مار ڈالے گئے ہین اور مین چاہتا ہون
کہ اُنکا بدلا لون یا جا ملون اُنہین اور دے دو تم اپنے نشان کو جو میرے پاس ہی جس شخص کو چاہو تم قوم دوس سے پس لیا ابو عبیدہ بن
الجراح نے نشان کو اُنکے ہاتھ سے اور دیدیا ایک شخص کو قوم دوس سے پس اُٹھا لیا اُسنے نشان کو اور نکلے جندب بن عامر واسطے
لڑائی جبلہ کے اور وہ اشعار پڑھتے تھے اور نزدیک ہوے جبلہ بن الایہم سے اور چلاکر کہا اُس سے کہ ٹھہر تو ای قاتل میرے باپ کے
کہ مین اُنکے عوض تجھکو مار ڈالونگا جبلہ نے کہا کہ تم کون ہو عامر کے اُنھون نے کہا کہ مین اُنکا بیٹا ہون جبلہ نے کہا کہ کس چیز نے برانگیختہ کیا تمکو اوپر
اور اپنی اولاد کے ہلاک کرنے پر اور قتل نفوس کا بُرا اور حرام ہی پس کہا جندب نے کہ قتل نفس اللہ کی راہ مین نیک اور بہتر ہی جس کے
سبب سے بڑا مرتبہ ملتا ہی جبلہ نے کہا کہ مین تمہارا مار ڈالنا نہین چاہتا ہون حالانکہ تم جوان کم سن ہو پس پلٹ جاؤ تم یہانتک کہ نکلے میرے
مقابلے کو اور کوئی سواے تمہارے جندب نے کہا کہ مین کیونکر پھر جا سکتا ہون حالانکہ غمدیدہ ہون بسبب موت اپنے باپ کے قسم ہی خدا کی
نہ پھرونگا مین یا اُنکا بدلا لونگا مین یا اُنسے جا ملونگا پھر حملہ کیا اُنپر جبلہ نے اور حملہ کیا اُنھون نے جبلہ پر اور برابر ایک دوسرے پر دراتے تھے
اور کھلی ہوئی تھین آنکھین لوگونکی دونون کیطرف اور دیکھا جبلہ نے جندب کی طرف اور اُس چیز کو جو ظاہر ہوئی اُنکی شجاعت سے پس جانا اُسنے
کہ وہ بڑے سخت اور شدید ہین پس اختیار کیا اُسنے احتیاط کو اور قوم غسان دیکھتی تھی اپنے سردار جبلہ کو پس جب دیکھا
اُنھون نے جندب کو کہ غالب ہوگئے ہین وہ لڑائی مین پس پکار کر کہا بعض نے اُنہین سے بعض کو کہ یہ جوان جو نکلے ہین تمہارے سردار کے مقابلے
کو جوان شریف اور بزرگ ہین پس اگر دیکھو تم اُنکو کہ غالب ہوگئے ہین تمہارے سردار پر پس کمک کرو تم اپنے سردار کی اور نہ چھوڑو اُنکو کہ مار ڈالین
اُسکو پس آمادہ ہوئے شہسواران غسان واسطے حملے کے بجانب اپنے سردار کے تاکہ بچا دین اُسکو اگر لاحق ہو جاوے اُسکو کوئی امر سخت اور دیکھا مسلمانون نے
اپنے ساتھی جندب بن طفیل کیطرف اور اُنکی شدت اور شجاعت کو پس خوش ہوے وہ اُس امر سے اور دیکھا سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
اُنکو اور اُنکے کامون کو پس روئے وہ اور کہا کہ ایسے ہی ہوتے ہین وہ لوگ جو خرچ کرتے ہین اپنی جان کو اللہ کی راہ مین ای میرے اللہ نہ فراموش کر
اُنکے واسطے اُنکے کامونکو جابر بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین یرموک کے دن پس نہین دیکھا مین نے کسی جوان کو شریف اور

بزرگ گزدوستی سے اور وہ جندب بن عامر بن طفیل تھے کہ جب لڑے تھے وہ جبلہ بن ایہم الغسانی سے سوا اسکے کہ جسوقت آجاتی ہے موت تو نہیں
نفع دیتی شدت لڑائی مین اور نہ کثرت ہتھیارون کی اور صورت یہ ہوئی کہ جوان دوسئی نے حملہ کیا جبلہ پر اور مارا اُسکے ایک ایسا وار تلوار کا
جس سے سُست کردیا اسکو اور مارا جبلہ نے ایک وار پس قتل کیا انکو اور جلدی لے گیا اللہ تعالی انکی روح کو بجانب بہشت کے اور رست کیا
اللہ تعالی نے خواب عامر بن الطفیل کا اور گرد گھوما جبلہ انکی لاش پر پس چلا کر کہا اُسکی قوم نے کہ پھر تو ہی سردار اپنی جگہ پر کہ تحقیق جاری کر چکا
تو اُس چیز کو جو تجھپر واجب تھی پس پلٹ گیا جبلہ اور وہ غرور کرنیوالا تھا اپنے کام پر یہانتک کہ ٹھہرا وہ اپنی صلیب کے نیچے اور باہان نے
اُسکا شکریہ کہلا بھیجا اور اندوہگین ہوے مسلمان بسبب عامر بن الطفیل اور اُنکے بیٹے کے پس اُسیوقت اسپین پکارا یہ کلمات قوم دوس نے الجنۃ
الجنۃ تحن وا تباد سیل کم عامر وبلعاللہ لا من اعلا اعداء اللہ پس نکلے قوم دوس بجانب لڑائی کے اور رغبت دی انکو قوم ازد اور دوس نے
اور وہ اُنکے ہم سوگند تھے اور حملہ کیا اُنھون نے قوم غسان اور لخم اور جذام پر اور پکارا اُنھون نے ساتھ الفاظ اپنے پہچان کے پس اُسیوقت
آواز دی ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون کو اور کہا کہ اے لوگو جلدی دوڑو تم بجانب مغفرت اپنے پروردگار اور ملاقات حوران
بہشتی کے بہشت مین پس نہین ہے کوئی جگہ دوست تر اللہ کے نزدیک ان جگہون سے آگاہ ہو کہ صابرین کو بزرگی دی ہے اللہ نے
اُن لوگون پر جو نہین حاضر ہوے ہین اُنکے حاضر ہونیکی جگہون مین پس جب سُنا قوم ازد نے اس کلام کو حملہ کیا اُنھون نے ساتھ
دوس کے مشرکین پر بڑا سخت حملہ اور پکارتے تھے وہ اپنے الفاظ پہچان کو الجنۃ الجنۃ واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے
بیان کیا ہے کہ بروز جنگ یرموک شعار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا یہ تھا امۃ امۃ اور شعار قوم عبس کا یہ تھا یاال عبس
یاال عبس اور شعار اہل یمن کا جسمین ہر قسم کے لوگ تھے یہ تھا یا انصار اللہ یا انصار اللہ اور شعار خالد بن الولید اور اُنکے ہمراہیون کا
یہ تھا یا حزب اللہ یا حزب اللہ اور شعار قوم دوس کا یہ تھا یا ال اللہ یا ال اللہ اور شعار قوم حمیر کا یہ تھا الفتح الفتح اور شعار قوم دارم
اور سکاسک کا یہ تھا الصبر الصبر اور شعار بنی مراد کا یہ تھا یا نصر اللہ انزل یا نصر اللہ انزل پس یہ سب شعار مسلمانون کے تھے
یرموک کی لڑائی مین پس جب حملہ کیا قوم دوس نے اور تبعیت کی اُنکی قوم ازد نے قصد کیا اُنھون نے عرب متنصرہ کا اور طلب کیا جگہ انکی صلیب
کو اور پھاڑا اُنکی جماعت کو سخت پھاڑنا یہانتک کہ پہونچے وہ صلیب تک پس نیزہ مارا ایک مسلمان نے اٹھانیوالے اُس صلیب کو جو قوم
غسان کیواسطے تھی پس گرادیا اسکو گھوڑے سے اور گرے صلیب اُسکے ہاتھ سے اوندھے ہو کر اور حملہ کیا قوم غسان نے بارادہ لینے صلیب کے
لڑے وہ صلیب کے نزدیک یہانتک کہ بہت لوگ اُنکے مارے گئے کچھ لوگ قوم ازد اور دوس کے مگر یہ کہ وہ غسان کے بیچ مین مثل سپیدی تل
کے بیچ مین پوست شتر سیاہ کے تھے پھر نکلے وہ غسان کے بیچ سے واقدی رحمہ اللہ نے ہشام بن علم اور اُنھون نے جویرث اور اُنھون نے نافع
بن جبیر اور اُنھون نے عبد اللہ بن عدی سے روایت کی ہے کہا عبد اللہ نے کہ موجود تھا مین یرموک مین پس تعداد مسلمانونکی چھبیس ہزار تھی پس
خشمناک ہوے ابن جویرث اور کہا اُنھون نے کہ جھوٹ کہا جسنے تم سے یہ تعداد بیان کی اور بہ تحقیق مسلمان یرموک کے دن اکتالیس ہزار تھے
اور مین نے اس امر کو ثقہ راویون سے سُنا ہے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ یہ قول ٹھیک ہے اسواسطے کہ مسلمان بروز جنگ
اجنادین کے بتیس ہزار تھے پھر آگئی کمک بعد اسکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب حملہ کیا قوم ازد اور دوس نے بروز جنگ

یرموک کے مشرکین پر ڈالا مشرکین کو بڑے قہر اور ذلت مین اور قہر مین ڈالا انکو مشرکین نے اور ڈرانے والا حملہ کیا مشرکین نے پس ور
ہوئے اور چھوڑ دیا مسلمانون نے جگہ کو اور تھے صاحب نشان مسلمانون کے یرد زیرموک کے عیاض بن غنم الاشعری پس شکست اٹھائی انھون
نے اور دیکھا مسلمانون نے بجانب عیاض بن غنم الاشعری کے کہ پیٹھ پھیری انھون نے اور نشان انکے ہاتھ مین ہے پس چلا کر کہا انمین سے مسلمانون
نے کہ ثابت قدم رہو اور لڑنے والونکی نہین ہوتی ہے مگر بسبب انکے نشانکے پس دوڑے واسطے لینے نشان کے عمرو بن العاص اور خالد بن الولید رضی اللہ
عنہما اور انحالیکہ سبقت کرتے تھے وہ دونون نشان کیطرف پس سبقت کی عمرو بن العاص نے نشان کے لینے مین اور برابر لڑتے رہے وہ یہانتک
شکست اٹھائی رومیون نے اور فتح کیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کے ہاتھ اور تیسرا دن یرموک کا بہت سخت تھا کہ تین مرتبہ شکست اٹھائی
شمسواران مسلمین نے کہ پھرتی تھین انکو عورتین ساتھ پتھرون اور چوبون خیمہ کے اور ظاہر کرتی تھین انکے سامنے لڑکونکو پس پھرے مسلمان بجانب
لڑائی کے راوی نے بیان کیا ہے کہ آئی رات ساتھ اپنی تاریکی کے اور لوگ لڑتے تھے اور مشرکین کے بہت لوگ مارے گئے اور مسلمانون مین
تھوڑے شہید ہوئے مگر تیرون سے انمین بہت زخمی ہوئے تھے پس جب آئی ابر رات ساتھ اپنی تاریکی کے روانہ ہوئے رومی اپنی جگہونپر اور رات
گذرانی انھون نے بحالت سلاح بندی کے اور یہی حال مسلمانون کا تھا اور نہین تھا انکے واسطے کوئی ارادہ مگر نماز اور بعد اسکے باندھا
انھون نے زخمون کو اور نماز پڑھائی انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے دو نمازین ایک ہی ساتھ پھر کہا کہ ای لوگو رحمت کرے اللہ تم پر جو وقت
سخت اور دشوار ہو بلا پس منتظر رہو کشود کار کے کہ آتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی نزدیک سے اور روشن کرو تم آگ کو اور نگاہبانی کرو تم اور ظاہر کرو تم
تہلیل اور تکبیر کو اور اٹھ کھڑے ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دران حالیکہ وہ چلتے پھرتے تھے مسلمانونکے بیچ مین اور وہ پکڑتے تھے
ہاتھ خالد بن الولید کا اور پرسش حال کرتے تھے مسلمانونکی اور باندھتے تھے انکے زخمون کو اپنے ہاتھ سے اور کہتے تھے کہ ای لوگو دشمن بھی
تمھارے رنج اگین ہین جیسا کہ تم رنج اگین ہو اور امید رکھتے ہو تم اللہ تعالیٰ سے اس چیز کی جسکی وہ امید نہین رکھتے ہین اور پھر گئے
ابو عبیدہ بن الجراح مع خالد بن الولید کے اور ڈراتے رہے مسلمانون کے خیمون مین تمام رات صبح تک اور قطع کی
رومیون نے راہ کو بجانب یرموک کے ساتھ ہامانکے اور جھڑکا اور خشمناک ہوا وہ انپر اور کہا اسنے کہ مین جانتا ہون کہ تمھارا
یہی حال ہوتا ہے بسبب اس چیز کے جو دیکھا تھا مین نے تم مین خوف اور بد دلی اور بے صبری سے دو چند اہل عرب سے پس عذر
کیا انھون نے اس سے اور کہا کہ ہم کل انسے لڑینگے اسواسطے کہ ہم مین بہادر اور شجاع لوگ ہین جو ابتک نہین لڑے ہین اور کل بہت
بازی کرینگے ہم انسے لڑائی مین اور غالب ہو جاوینگے ہم انپر پس سکوت کیا ہامان نے اپنی جھڑکی سے انپر اور حکم کیا انکو کہ اپنے سامان اور
ہتیارونکی اصلاح اور درستی کرین پس ایسا ہی کیا انھون نے اور رات گذرانی دونون فریق نے دران حالیکہ نگاہبانی کرتے تھے وہ اپنے
لشکرونکی اور ڈر گئے تھے رومی انکے دل بسبب مارے جانے لوگونکے انمین اور مسلمان لوگ قوی تھے اپنے دین مین اور درست تھین نیتین انکی پس
جب صبح ہوئی نماز خوف کی پڑھی ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ مسلمانون کے اور اسی وقت دیکھا صلیبان کو کہ ظاہر ہوئین وہ بمقابل
مسلمانون کے اور نشان رومیون کے بلند ہوئے مثل شمار شوک اور درختون کے گویا نہین ملاقی ہوئے تھے وہ کسی دشمن سے اور
نہین لڑتے تھے پس ٹھہرے وہ اپنی صفونکی جگہ مین اور رکھا گیا ہامان کا تخت اس ٹیلے پر جہان وہ بیٹھا تھا بغرض دیکھنے حال دونون

شکرون کے اور حکم کیا اُسنے رومیونکو کہ درست اور مرتب کرین وہ صفونکو اور نہ لڑین مسلمانونسے مگر اُسوقت کہ لڑین مسلمان اُنسے
پس صف بندی کی اُنھون نے اور لازم پکڑا اپنی جگھونکو پس جب دیکھا سرداران مسلمین نے بجانب جلدی کرنے رومیونکے واسطے
قتال کے پکارا ہر سردار نے اپنے لوگون کو اور ترغیب دی اُنکو لڑائی کی پس پھرے وہ لوگ نماز سے بطرف گھوڑونکے اور سوار ہوے
اور مسلح ہوگئے اور پھرا ہر سردار اپنی جگہ پر دران حالیکہ نصیحت کرتا تھا وہ اپنے ہمراہیونکو اور وعدہ کرتا تھا اُنسے شامل ہونے
مدد خدا کا اور گئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ صفون کے بیچ مین پس بیان کرتے تھے اُنسے بزرگی اور فضائل جہاد کی اور
اس چیز کو جو مہیا کیا ہے اللہ تعالی نے مجاہدین صابرین کیواسطے اور مقرر کیا عورتون اور اولاد اور مال اور اسباب غنیمت پر سعید بن
سعید بن عمیر الانصاری کو اور مامور کیا پیدل لوگون پر سعید بن عمرو بن نفیل العدوی کو اور آگے کیا تیر چلانیوالونکو قوم مرینا اور الضا سے اور مقرر
کردیا اُنمین سے پانچسو کو میمنہ مین اور پانچسو میسرہ مین اور پانچسو کو قلب مین اور رکھو سے اور آئے ابو عبیدہ بن الجراح اُنکے پاس اور کہا اے گروہ
چلانیوالے تیرونکے لازم پکڑو تم اپنی جگھونکو پس اگر دیکھو تم قوم روم کو کہ پھرے وہ ہماری طرف کو سبکے سب پس تیر اندازی کرو تم اُنپر اور یاد
کرو نام اللہ غالب اور بزرگ کا اور نہ چلاؤ تیرونکو جدا جدا لیکن تیر تمھاری کمانون سے ایک ہی ساتھ اسطرح کہ گویا وہ ایک قبضہ کمان
کے تیر ہین اور اگر چلین رومی ہماری طرف پس ٹھہرو تم اپنی جگہ پر یہانتک کہ پہونچے تمھارے پاس حکم میرا پس کیا اُنھون نے وہ کام جو حکم دیا تھا انکو سردار
ابو عبیدہ بن الجراح نے اور آئے ابو سفیان اپنے بیٹے یزید کے پاس اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور اُنکے ہمراہی اُنکے ساتھ تھے اور ارادہ کیا تھا اُنھون
نے حملہ اور جہاد کا اور کہا اُنھون نے کہا ہے میرے بیٹے نیک کام کیا تو نے نیکی کرے اللہ تمھارے ساتھ لازم پکڑو تم پرہیزگاری اور خوف خدائے غالب اور
بزرگ کو اور صبر کرو تم اسواسطے کہ نہین ہے کوئی شخص اس وادی یعنی یرموک مین نگروہ اور ٹھنے والا چادر صبر کا ہے پس پرہیزگاری کرو اور ڈرو تم
اللہ سے جیسا کہ چاہیے اور مدد دو اللہ کے دین اور شرع اُسکے نبی کو اور احتیاط کرو بے صبری اور خوف سے کہ جو چیز اللہ تعالی نے مقرر کی
ہے اُسکو وہ ضرور جاری کریگا اور صبر کرو ساتھ اپنے ساتھیونکے مثل صبر صاحب ارادہ لوگونکے اور ڈرو تم اُس امر سے کہ دیکھے اللہ تعالی تمکو شکست
اُٹھاتے ہوے پس رجوع کرو تم بجانب غضب اللہ غالب اور بزرگ کے یزید نے کہا کہ قریب تر صبر کرونگا مین بقدر اپنی کوشش اور طاقت کے
اور اللہ تعالی سے سوال کرتا ہون مین اعانت اور مدد کا اور آواز دی یزید بن ابی سفیان نے اپنے لوگونکو اور جنبش دی اپنے نشان کو اور
پکارا اُنکو واسطے لڑائی کے اور حملہ کیا تمام اُن دشمنون پر جو اُنکے نزدیک تھے اور قوم یزید کی اُنکے ساتھ تھی پس لڑے وہ ایسی سخت اور بڑی لڑائی
کہ تعجب کیا لوگون نے اُس سے اور برابر لڑتے رہے وہ اسیطرح یہانتک کہ بڑا قتل اور جرح کیا اُنھون نے دشمنون مین اور مبتلا ہوے وہ آزمایش
نیک مین اور لڑائی اُنکی لشکر کے قلب کی جانب سے تھی اور یزید بن ابی سفیان اسی حال مین اپنے کامون اور جوانمردی مین مصروف تھے
یہانتک کہ نکلا اُنکی طرف ایک بطریق بطارقہ سے جو بھاری ڈیل ڈول کا اور شدید اور سخت تھا اور اُسکے ہاتھ مین ایک نیزہ تھا جسمین صلیب
سونیکی جڑی تھی اور گرد اُسکے دس ہزار سوار رومی تھے پس آگئین پھر ین اُنھون نے مسلمانونکے لشکر میمنہ پر اور میمنہ مین عمرو بن العاص تھے پس
چلے اور پھرے بجانب اپنی پشت کے عمرو بن العاص اور ہمراہی اُنکے درانحالیکہ وہ شکست اُٹھانیوالے تھے یہانتک کہ داخل ہوے رومی اوائل
لشکر مسلمانونمین قریب میمنہ کے اور عمرو بن العاص اور ساتھی اُنکے پھرتے تھے لوگون پر پس حملہ کرتے تھے اُنپر اور لپٹتے تھے یہانتک کہ غالب ہوگئے

اُسپر رومی پس دور کردیا اُنکو اُنکی جگہوں سے تا اینکہ ملادیا اُنھوں نے اُنکو اُس ٹیلے پر جسپر عورتین تھین اور گھیر لیا رومیوں نے ٹیلے کو پس آواز دی
ایک عورت انصاری نے کہ کہاں ہین دین کے مدد کرنیوالے کہاں ہین اسلام کی حمایت کرنیوالے **راوی نے بیان کیا ہے** کہ زبیر
بن العوام رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے اپنی زوجہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس دران حالانکہ علاج کرتے تھے وہ اپنی آنکھ
کا اور انکو عارضہ آشوب چشم کا تھا کہ دفعتہً سنی اُنھوں نے آواز عورت کی جو پکارتی تھی کہ کہاں ہین مددگار دین کے پس کہا اُنھوں نے اپنی
زوجہ سے کہ اس عورت کا کیا حال ہے جو آواز دیتی ہے مددگاران دین کو پس عفیرہ بنت غفار نے کہا کہ اے ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم شکست اٹھائی ہے لشکر میمنہ مسلمانوں نے یہانتک کہ ملادیا ہے انکو ہم مین اور پہونچے اور ملگئے ہین گرد ہم مین اور یہ عورت انصاریہ
طلب مدد کرتی ہے مددگاران دین سے پس کہا زبیر بن العوام نے کہ قسم ہے خدا کی مین مددگاران دین سے ہون اور نہ دیکھیگا مجھکو اللہ پاک
اسجگہ بیٹھے ہوئے پھر الٹا اُنھوں نے کپڑے کو آنکھ سے اور سوار ہوئے وہ اپنے گھوڑے کی پشت پر اور لے لیا اپنے چھوٹے نیزے کو اور بڑھے
اپنا نام لیکر اور کہا اپنے حملے مین کہ مین زبیر بن العوام ہون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھوپھی کا بیٹا ہون اور برابر اُنھین
نیزہ بازی کرتے تھے یہانتک کہ پھیر دیا اُنکو اُنکی پشتوں کی طرف اور گھوڑے اُنکے پھرتے تھے اپنی دُموں کی جانب لیث بن جابر نے
کہا ہے کہ واسطے اللہ کی تھی نیکوکاری زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کی کہ بتحقیق پھیر اُنھوں نے رومیوں کو ایک ذات سے جس وقت
حملہ کیا اُنپر اور سوائے اُنکے کوئی شخص عرب سے اُنکے ساتھ نہ تھا یہانتک کہ پھیر دیا اُنکو اُنکے لشکر کی طرف اور پھرے گروہ عمرو بن العاص کے اور
لوگ اُنکے اور زبیر بن العوام پکارتے تھے الوحیٰ الوحیٰ الجنۃ الجنۃ الھجوم الھجوم یا اھل الاسلام الصبر الصبر پھر حملہ کیا عمرو بن العاص اور
اُنکے ساتھیوں نے اور دور کردیا رومیوں کو بعد شکست اُٹھانے کے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ جرجیر ارمنی نے ساتھ جمعیت
تین ہزار قوم ارمن کے شرجیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کیا پس خالی کردیا جگہ ہمراہیان شرجیل بن حسنہ
نے اور نہین ثابت قدم رہا سوائے اُنکے کوئی واسطے لڑائی کے مع چند کس اپنی قوم کے سوائے پانچ سو آدمی کے پس حملہ کیا شرجیل بن
حسنہ نے قوم ارمن پر اور پھیر دیا اُنکو اُنکی پشتوں کی طرف پھر پلٹے وہ حملے سے اور وہ یہ کہتے تھے یا اھل الاسلام الفرار من الموت الصبر
الصبر پس پھرے ہمراہی اُنکے اور حملہ کیا وقت اُنکے پھرنے کے قوم ارمن پر پس پھیر دیا اُنکو اُنکی پشتوں کی طرف اور شمشیر زنی اور نیزہ
بازی اور تیر اندازی کی ہمراہیان شرجیل بن حسنہ نے ارمن پر یہانتک کہ ایسی مصیبت پہونچائی اُنھوں نے ارمن کو کہ نہین پہونچائی
تھی ارمن نے اُنکی ہزیمت کے وقت پھر آئے شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اپنی جگہ پر اور اُنکے ساتھی گرد اُنکے ہوگئے پس درشتی کی
شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اُنپر ساتھ غصے کے اور وہ کہتے تھے اپنے ہمراہیوں سے کہ کیا صدمہ پہونچا تمکو جو شکست اُٹھائی تم نے
ان عجمیوں بے ختنہ بریدہ کافروں سے حالانکہ تم لوگ حمایت کرنے والے دین کے اور فرمانبردار اور اہل قرآن اور بندگان رحمان ہو
آیا نہین سُنا ہے تمنے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب مجید مین فرماتا ہے ومن یولھم یومئذ دبرہ الا متحرفاً لقتال او متحیزاً الی فئۃ
فقد باء بغضب من اللہ آیا نہین سُنا ہے تمنے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد کرتا ہے اپنی کتاب بزرگ مین ان اللہ اشتری من المومنین
انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ آیا موت سے تم لوگ بھاگتے ہو آیا بہشت سے گریز کرتے ہو پس کہا اُنھوں نے کہ اے صحابی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ غرض تھی شیطان کیطرف سے مثل روز احد اور حنین کے اور اب ہم تمھارے ساتھ ہین پس حملہ کرو تم تاکہ حملہ کرین ہم تمھارے
ساتھ پس عطا ہے جزاے خیر دی انکو شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اور ٹھہرے وہ اپنی جگہ مین قریب سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کے
اور لازم پکڑا انھون نے اپنی جگہ کو اور نہین متحرک ہوے وہ اپنی جگہون سے بغرض نگاہبانی کے اور دیکھا قیس بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ نے گروہ شرحبیل
بن حسنہ کو کہ ٹھہرے وہ اپنی جگہ پر پس نکلے قیس مع اپنے ساتھیون کے اور حملہ کیا دشمن پر اور وہ پکارتے تھے ساتھ کلمات اپنے شعار کے اور
سُنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُنکے پکار کو پس نکلے خالد بن الولید پیچھے جماعت رومیونکے پس پکارا انھون نے اور اُنکے ساتھیون نے
ساتھ کلمات اپنے شعار کے اور شعار اُنکا یہ تھا یا نصر اللہ انزل یا منصور استہ استہ اور یہی شعار مسلمانونکا بروز جنگ بدر اور احد کے تھا
اور حملہ کیا خالد بن الولید نے رومیہ میمنہ کیطرف سے اور حملہ کیا قیس بن ہبیرہ نے میسرہ کیطرف سے پس بہت سخت لڑائی لڑے وہ اور گردادے
دیے سخت رومیون نے پس واسطے اللہ کے ہی نیکوکاری زبیر بن العوام اور ہاشم مرقال اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہم کی کہ حملہ
سخت کیا انھون نے یہانتک کہ باہان کے خیمے کے قریب پہونچے پس جب دیکھا باہان نے یہ حال بھاگا وہ اپنے تخت سے اُترکر آواز دی
رومیون کو اور شدت اور سرزنش کی اُنپر پس پھرے رومی واسطے لڑائی کے اور آواز دی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے سعید بن
زید کو پس حملہ کیا سعید نے مع اپنے ساتھیون کے اور وہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا منصور استہ استہ یا نصر اللہ انزل
اور سخت مار مارا انکو اور تحقیق اُتارا اللہ تعالی نے اپنی مدد کو مسلمانون پر اور جلد جلد مارا انھون نے رومیونکو پس مسلمان اسی حال سے اپنے
حملے مین تھے کہ دفعۃً سُنا انھون نے ایک آواز دینے والیکو کہ یہ کہتا تھا یا نصر اللہ انزل یا نصر اللہ اقترب ایھا الناس الغیاث
عامر بن اسلم نے بیان کیا ہے کہ جب تامل کرکے دیکھا ہمنے آواز دینے والیکو تو وہ ابوسفیان تھے اور تحت نشان اپنے بیٹے یزید کے تھے اور شدت
کی سب سرداران مسلمین نے اُن رومیونپر جو اُنکے قریب تھے اور بہت سخت لڑائی لڑے وہ اور نہین تھا رومیونمین زیادہ ثابت قدم زنجیر والے
لوگون سے کہ وہ ٹھہرے تھے اپنی جگہونمین اور ردّ کرتے تھے اُس شخص کو کہ اُنکی طرف آتا تھا اور تیر چلانے والے قوم ارمن کے قلب مین
تھے رومیونکے لشکر سے اور وہ ایک لاکھ تیرانداز تھے کہ جسوقت تیر چلاتے تھے عرب کی طرف چھپا دیتے تھے آفتاب کو تیرون سے پس اگر مدد
واعانت اللہ کی شامل حال نہوتی تو مسلمان ہلاک ہوجاتے اور جدا ہوے مسلمان بحالت سرور اور خوشی کے اور [illegible] کے بہت لوگ ہلاک
ہوے راوی نے بیان کیا ہے کہ نکلا ایک گبر ان روم سے گویا وہ مثل بڑے بھاری درخت کے تھا اور وہ سنہری زرہ پہنے تھا اور اُسکے سر
پر خود طلائی کام کا تھا جسمین صلیب جڑاؤ سونیکے لگے تھے اور وہ سوار تھا ایک بڑے شہری پر اور اُس شہری پر ایک زرد رنگ کی پڑی تھی اور اُسکے ہاتھ
مین نیزہ تھا پس گردا دیا گھوڑے کو اور ظاہر کیا اپنے کو اور طلب کیا لڑنیوالے کو پس دیکھا مسلمانون نے اُسکے بھاری اور مہیب
ڈیل ڈول کو پس دیکھتے تھے وہ برابر اُسکی طرف ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ای لوگو نہ خوفناک کرے تمکو وہ چیز جو دیکھتے ہو تم
بڑائی قد و قامت سے کہ کتنے بھاری ڈیل ڈول کے ایسے ہوتے ہین جنکا دل مضبوط نہین ہوتا ہے پس نکلیگا تم مین سے اُسکے مقابلہ کو
اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالی سے اُسپر پس نکلا ایک غلام اہل عرب کے غلامون سے اور وہ سیاہ رنگ تھا اور اُسکے ہاتھ مین
ڈھال اور تلوار تھی اور وہ پیدل تھا پس جب ارادہ کیا اُسنے گبر کے نزدیک جانے کا آواز دی اُسکو اُسکے مالک نے اودد

ذوالکلاع الحمیری تھے پس جب واپس آیا غلام اُنکا نکلے وہ دوڑ کر بجانب کبر کے اور سخت گرد اڑا دیا اُنھون نے اور تھے ذوالکلاع الحمیری اہل شجاعت
سے پس گرگھومے وہ ساتھ اپنے نیزے کے اور اُسکے گرد گھوما کبر اور وہ دونون نیزہ باز تھے پس قریب ہوکر سخت نیزہ بازی کی دونون نے یہانتک
کہ تھک گئے نیزہ بازی سے اور ایک ساعت جدا ہو گئے وہ دونون پس نکالا ان دونون نے تلوارون کو اور نزدیک ہوے پس مارا ذوالکلاع نے
تلوار کو کبر پر اور کبر نے بھی اُسپر تلوار ماری اور تھی وہ کاٹنے والی اور بازو اُسکے قوی تھے پس کاٹ ڈالا اُسنے اپنی تلوار کے وار سے سپر اور زرہ
اُسکے نیچے کے کپڑونکو اور پہنچی تلوار ذوالکلاع الحمیری کے بازو پر بہت زخمی کردیا اُنکو اور بوجھ ہو گیا ہاتھ انکا اُنپر جب دیکھا ذوالکلاع
الحمیری نے اُس امر کو جو لاحق ہوا اُنکو کبر سے پھیرا اُنھون نے سر اپنے گھوڑے کا بارادہ لشکر مسلمانونکے اور دیکھا کبر نے باگ پھیرتے ہوے
پس طمع کی اُسنے اُنمین اور للکارا اپنے بڑون سوارونکو تاکہ ملجاے اُنسے اور گھوڑا ذوالکلاع الحمیری کا تیز چلنے والا تھا پس نہین
پایا اُن کو کبر نے یہان تک کہ مل گئے وہ مسلمانون مین اور خون جوشش مارتا تھا اُن کے زخم سے مثل ٹونٹی کے
اور دیکھا ہوے اُنکے پاس شہسواران قوم حمیر کے اور کہا اُنھون نے کہ کیا حال ہو تمھارا ای سردار پس کہا اُنھون نے ای شہسواران
حمیر ڈرو تم غرور سے اور نہ بھروسا کرو تم لڑائی مین ہتھیارون اور اُنکی مضبوطی پر اور بھروسا کرو اللہ غالب اور بزرگ پر قوم حمیر نے
کہا کہ ای سردار یہ بات کیونکر ہی پس کہا اُنھون نے کہ مین نے باز رکھا تھا اپنے غلام کو لڑائی سے بہ نظر شفقت کے اُسکے
حال پر جسوقت کہ نہ تھی اُسکے پاس زرہ پس کیا اُس بے ختنہ بریدہ نے میرے ساتھ وہ معاملہ جو تم دیکھتے ہو قسم ہی خدا کی کہ
قبل اسکے کسی لڑائی مین مجکو ایسا زخم نہین لگا تھا پس باندھا قوم حمیر نے اُنکے زخم کو اور ٹھہرے ذوالکلاع الحمیری اپنے نشان کے
نیچے جسکو ایک شخص اُنکی قوم کا اُٹھاے تھا پس پکارا ذوالکلاع الحمیری نے کہ ای لوگ حمیر کے اگر پھر آئے تمھارے سردار زخمی ہوکر پس آیا
نہین ہی کوئی تم مین سے ایسا جو اُنکا بدلا لیوے پس نکلا ایک سوار شہسواران حمیر مین سے اور اُسکے پاس پورے ہتھیار تھے یمن کے سے
ہوے تلوارون اور نیزے سے مثل شعلہ آگ کے اور دلیرانہ حملہ کیا اُسنے بجانب کبر کے اور بڑا گرد اڑا دیا اُسنے اُسکے ساتھ اور پھیرا
حمیری نے اپنے نیزے کو کبر پر کہ قائم کردیا اُسنے سینے مین اور مار ڈالا اُسکو اور جلدی لے گیا اللہ تعالی اُسکی روح کو بجانب
دوزخ کے اور ارادہ کیا حمیری نے اُترنے کا اپنے گھوڑے سے واسطے لینے اسباب اور کپڑے کبر کے پس حملہ کیا اُسپر ایک گروہ
نے رومیون سے پس دور کردیا رومیون نے حمیری کو اُترنے کے پاس سے اور پھیر دیا حمیری نے اُنکو ذلیل اور خوار
پھر واپس آئے حمیری کبر کی طرف پس لے لیا اسباب اُسکا اور لائے وہ اسباب ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس دے
دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے وہ اسباب اُنکو پس حوالہ کیا اُنھون نے اسباب کو اپنی قوم کے اور پھرے وہ اپنی جگہ لڑائی پر پس نکلا انکی
طرف دوسرا کبر پس مار ڈالا اُنھون نے اُسکو اور نکلا تیسرا کبر پس اُسکو بھی مار ڈالا پس نکلا چوتھا کبر پس قتل کیا اُسنے حمیری کو
اور ارادہ کیا کبر نے حمیری کے اسباب لینے کا پس تیر چلایا اُسپر ایک مرد نے تیراندازان انصار سے پس لگا تیر اُسکے سینے پر اور زمین پر گرا دیا
اُس کو بے ہوش اور جلدی لے گیا اللہ تعالے اُس کی روح کو طرف آگ دوزخ کے اور گرے وہ دونون
ایک ساتھ پس آواز دی بعض بطارقہ نے بعض کو اور دوڑے وہ مسلمانون کی جماعت سے اور یہ بطریق

جو تیر سے مارا گیا اُنکے نزدیک تیر سے مرتبے والو سے تھا پس پکارا اُنکو باہان نے اور تسکین دی اُنکو گھبراہٹ کو اور نکلا واسطے لڑائی کے بادشاہ
لان کا جسکا نام مربوس تھا اور وہ شاہانہ زرہ پہنے تھا اور ظاہر کیے تھے اُسنے اپنے ریشمی کپڑے اور جواہرات کو اور اُسکی کمر مین جڑاو پٹکہ
تھا پس گردا دیا اُسنے دونون صفون کے بیچ مین اور ظاہر کیا اپنی تلوار کو اور شناسا کیا اپنی ذات کو اور کہا کہ مین بادشاہ لان کا
ہون پس نکلے میرے مقابلے مین مگر سردار تمہارا پس نکلے اُسکے طرف شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور اُنکے ہاتھ مین نشان تھا اور وہ زرہ پہنے اور اُسکے اوپر کمر بند چمڑے کا باندھے اور سبزے گھوڑے پر سوار تھے پس کہا ابوعبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ یہ کون شخص ہے کہ اس گبر کے مقابلے کو نکلا ہے لوگون نے کہا کہ شرحبیل بن حسنہ ہین پس کہلا بھیجا ابوعبیدہ
بن الجراح نے اُنکے پاس کہ دیدو تم نشان جس کسی کو چاہو اور نکلو تم مقابلے کو بدون نشان کے پس جب سُنا اُنھون نے یہ پیغام اس شخص سے
جسکو ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بھیجا تھا دیدیا نشان اُسکو اور کہا اُس سے کہ ٹھہر تو اُسکو لیکر اپنی جگہ پر پس اگر اللہ تعالی نے
میری نسبت قضا وقدر کا معاملہ کیا پس دیدینا نشان ابوعبیدہ بن الجراح کو تاکہ سپرد کرینگے وہ جسکو چاہینگے اور اگر پھر آیا مین تو لیلونگا
پس لیا اس شخص نے نشان کو اور رکھا اُسکو اور نکلے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ بجانب گبر کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سُنا لانی نے شعر شرحبیل بن حسنہ کا پس نہین سمجھا وہ شعر کو اور وہ ادراک زبان عربی جانتا تھا پس
کہا اُسنے کہ ای عربی کیا کہا تُنے شرحبیل بن حسنہ نے کہا کہ مین وہ کلام کہتا ہون جو اہل عرب لڑائی کے وقت کہتے ہین کہ شجاعت
حاصل ہوتی ہے اُسکے سبب سے اُنکے دلون کو اور اعتماد کرتے ہین وہ اللہ تعالی کے اُن وعدون پر جسکا وعدہ ہمارے نبی محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پس کہا اُسنے کہ تمھارے نبی نے تمسے کیا وعدہ کیا تھا شرحبیل بن حسنہ نے کہ ہمسے یہ وعدہ
فرمایا تھا کہ فتح کریگا اللہ تعالی ہمارے واسطے شہرونکو طول وعرض مین اور مالک ہونگے ہم شام اور عراق اور خراسان کا
اور ہم لینگے ترک اور خزر اور لان سے پس ہونگے ہم غالب اور فتحمند اُنپر بسبب مدد دہی اللہ تعالی کے اُسنے کہا کہ اللہ تعالی نہین مدد
دیتا ہے اس شخص کو جو ظلم کرے اور تم ظلم کرتے ہو ہمپر اور مانگتے ہو ہمسے وہ چیز جسکے تم مستحق نہین ہو شرحبیل بن حسنہ نے کہا کہ ہم وہ قوم
ہین کہ حکم دیا ہے اللہ تعالی نے ہمکو اس کام کرنیکا اور زمین کا مالک اللہ تعالی ہے وارث کرتا ہے وہ زمین کا جس کسی کو چاہتا ہے اپنے
بندون سے نکوئی عاقبت کیواسطے پرہیزگارون کے ہے اور مین تجکو پہچاننے والا البعض لغت عرب کا دیکھتا ہون پس اگر چھوڑ دے
تو عبادت صلیب کی اور داخل ہو تو دین اسلام مین تو ہوجائیگا اہل بہشت سے اور نیکبخت ہوجاویگا تو پس کہا اُسنے مین اپنے
قول سے پھیرنے والا نہین ہون اور نکالا اُسنے ایک صلیب کو اپنی گردن سے پس بوسہ دیا اُسکو اور رکھا اپنی دونون آنکھون پر
اور طلب مدد کی اُس سے پس خشمناک ہوے شرحبیل بن حسنہ اُسکے کامون سے اور کہا اُس سے کہ سختی ہو تجھپر اور تیرے
ساتھیون پر اور اُنپر جنکا قول مثل تیرے قول کے ہے پھر گرد گھومے اُسکے اور آمادہ ہوے دونون لڑائی پر اور بڑے گرد اوے
دیے دونون نے اور برابر ایک گھڑی دونون گرداوے دیتے رہے اور دیکھتی تھین آنکھین لوگون کی اور مسلمان دعا سے
اور اعانت کرتے تھے واسطے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دیکھا شرحبیل بن حسنہ نے مشرک کی

اور سختی اور تیزی کو پس دور ہوے وہ اسکے سامنے سے مثل شکست اُٹھانیوالیکے پس جانا گبر نے کہ شکست اُٹھائی اُنھون نے پس تعاقب
کیا اُنکا اور کمی کی شرجبیل بن حسنہ نے اپنے گھوڑے کے دوڑانے مین تا اینکہ جسوقت جانا اُنھون نے کہ گبر نزدیک پہونچگیا ہی اُسکے پھیری باگ
کو اسکی طرف اور پھیرا نیزے کو اُسپر بارادہ مار دینے کے اُسکے سینے پر پس خالی دیا مشرک نے نیزے کو اور صحیح و سالم رہا پھر کہا اُس سے
کہ ای گروہ عرب کے نہین چھوڑتے ہو تم فریب اور مکر پس کہا شرجبیل نے کہ ٹھہر سختی ہو تجھپر آیا نہین جانا تو نے کہ لڑائی فریب اور حیلہ ہی
اور مکر کرنا اصل اُسکی ہی پس کہا گبر نے کہ کیا نفع دیا تمکو مکر نے پھر متوجہ ہوے دونون بجانب حملے کے اور شمشیر زنی کی آپس مین یہانتک کہ
اور ٹوٹ گئین دونونکی تلوارین اور بہت سخت لپٹ گئے آپس مین دونون پس تھا مشرک مضبوط اور بھاری قد و قامت کا اور شرجبیل
بن حسنہ نحیف اور لاغر تھے بسبب ہمیشہ روزہ رکھنے کے پس ایسے زور سے اُنکو دبایا مشرک نے کہ سست کردیا اُنکو اور قصد کیا
اُسنے اُنکے اُٹھا لینے کا زین اسپ سے دونون گروہ دیکھتے تھے اُنکی طرف ضرار بن الازور نے بیان کیا ہی کہ درآیا مجھمین غصہ اور
کہا مین نے اپنے دلمین کہ افسوس ہی تجھپر ای ضرار اس بات کا کہ یہ گبر قتل کریگا کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس کس چیز نے
باز رکھا ہی تجکو اُنکی مدد دہی سے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ نکلے ضرار بن الازور اُنکی طرف درانحالیکہ وہ پیدل تھے اور دوڑتے تھے
اپنے قدمون سے مثل ہرن باریک کمر کے یہانتک نزدیک ہوے وہ اُن دونونکے اور وہ دونون اس حال سے بے علم تھے اور ضرار کے ہاتھ مین خنجر تھا پس
مارا ضرار نے خنجر کو اُسکی پشت سے پس نکلا خنجر اُسکے دلکی طرف سے پس گرا گبر مردہ ہوکر اور چھوڑا یا اللہ تعالی نے شرجبیل بن حسنہ کو اُسکے
فشار اور سختی سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب گر پڑا گبر اپنے گھوڑے پر سے اُترے اور گئے شرجبیل بن حسنہ اور ضرار بن الازور گبر کیطرف اور
لیلیا جو کچھ زرہ وغیرہ سامان لڑائی کا اُسکے پاس تھا اور سوار ہوے ضرار اُسکے گھوڑے پر اور پھرے وہ اور شرجبیل بن حسنہ بجانب مسلمانونکے
پس مبارکباد دی مسلمانون نے شرجبیل بن حسنہ کو اُنکی سلامتی پر اور شکریہ ادا کیا ضرار بن الازور کے کامونکا پھر شرجبیل بن حسنہ نے
لیا اسباب گبر کا پس جھگڑا کیا اُنسے ضرار بن الازور نے اور کہا کہ اسباب مجکو چاہیئے اسواسطے کہ مین نے گبر کو مارا ہی اور شرجبیل بن
حسنہ نے کہا کہ مین نے اُسکو مارا ہی اور منازعت کی اس بارہ مین اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پس خوف
کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس امر کا فیصلہ کرین وہ اس مقدمہ مین پس نہ راضی ہون وہ دونون اُنکے فیصلے پر اور لکھا خط بنام امیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ سے یا امیر المومنین ان رجلا خرج الی البراز وقاتل علجا من علوج الروم و
بلغ معہ فی الحرب الی جہد جہید وخرج اخر من المسلمین فاعانہ علی قتل العلج فالسلب لمن ہو منہما پس آیا جواب حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے اس تفصیل سے کہ اسباب مقتول کا اُسکے مار ڈالنے والیکو چاہیئے پس لیلیا اسباب کو ابو عبیدہ بن الجراح نے
شرجبیل بن حسنہ سے اور دیدیا ضرار بن الازور کو پس کہا ایک مرد مسلمان نے شرجبیل سے کہ کیونکر پایا ضرار نے اسباب کو پس کہا شرجبیل
نے ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء راوی نے بیان کیا ہی کہ جب مار ڈالا ہی ضرار بن الازور نے بادشاہ لان کو خشمناک ہوتے
رومی پس نکلا اُنمین سے ایک بہادر سواران درانحالیکہ طلب کرتا تھا وہ لڑنیوالے کو پس نکلے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اور مار ڈالا
اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا دوسرا سوار پس مار ڈالا زبیر نے اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تیسرا

اور جو تھا ہیں مار ڈالا زبیر نے اُن دونوں کو اور لے لیا اسباب اُنکا پس کہا خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے
کہ زبیر بن العوام نے کوشش کی ہی آجکے دن بمقابلے رومیوں کے اور خرچ کیا ہی اپنے نفس کو واسطے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اور مجکو خوف ہی انکے تھک جانیکا پس آواز دی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے زبیر بن العوام کو اور قسم دلائی انکو کہ نہ مقابلے
کو نکلیں وہ پس پھرے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اپنی جگہ کیطرف اور نکلا پانچواں رومی پس نکلے اُسکے مقابلے کو خالد بن الولید اور مار ڈالا
اُسکو اور تھا وہ ملک ارد سیہ اور داماد ملک لان کا پس برابر تخمینہ کیا گیا کپڑے اور پٹکے اور صلیب اور زرہ سر بند کل اسباب
اُسکا ساتھ پندرہ ہزار کے راوی نے بیان کیا ہی کہ آگاہ کیا گیا باہان اس حال سے پس خشمناک ہوا وہ اور کہا اُسنے کہ یہ دو بادشا
ہم میں سے مارے گئے اور میں جانتا ہوں کہ مسیح ہماری مدد نہ کرینگے پھر حکم کیا اُسنے تیر اندازونکو برابر ایک ہی ساتھ تیر چلانے کو پس چلایا
اُنھوں نے اپنے تیروں کو اور چھوڑا اُنھوں نے بجانب مسلمانوں کے ایک لاکھ تیر ایک ہی ساتھ پس پڑتے تھے تیر مسلمانوں کے لشکر میں
مثل آگ کے آسمان سے اور بکثرت واقع ہوا قتل اور جرح مسلمانوں میں اور سات سو مسلمان یکچشم ہوئے پس نام اُسدن کا یوم التعویر
رکھا گیا اور منجملہ اُن لوگوں کے جنپر تیر پہونچے یہ تھے مغیرہ بن شعبہ اور سعید بن زید بن نفیل اور بکر بن عبد اللہ اللیثی اور ابو سفیان صخر
بن حرب اور راشد بن سعید اور بعد اس سانحہ کے ایک مرد دوسرے مرد سے ملاقات کرتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ کیا مصیبت تمھاری آنکھ
کو پہونچی پس کہتا تھا دوسرا مرد کہ اس معاملہ کو مصیبت نہ کہو بلکہ کہو اسکو کہ آزمائش اور رحمت ہی اللہ تعالی کیطرف سے راوی نے بیان کیا ہی
کہ سخت اور بڑا ہوا معاملہ تیروں کے پڑنیکا مسلمانوں کے لشکر میں یہانتک کہ نہیں سنی جاتی تھی مگر یہ آواز واعیناہ وا بصراہ واحدقتاہ
اور اضطراب شدید واقع ہوا مسلمانوں میں اور پھیریں عرب نے اپنے گھوڑونکی باگیں درانحالیکہ پھیرنے والے تھے وہ اپنی
پشتوں کی طرف اور دیکھا باہان ملعون نے مسلمانوں کے لشکر کی گھبراہٹ کو پس ترغیب دی اُسنے تیر اندازوں اور رومیوں کو اور
آواز دی اپنے لوگوں کو اور چلے اور روانہ ہوئے زنجیر والے لوگ بجانب لشکر مسلمانوں کے اور حملہ کیا جرجیر اور قناطر اور قورین نے
اور کہا اُسنے باہان نے کہ ٹھہرو تم حملے سے اور چلاؤ تم اور بھگاؤ مسلمانوں کو تیروں سے کہ سوا اسکے کوئی تدبیر اُنکے
واسطے نہیں ہی پس زیادتی کی تیر اندازوں نے تیر چلانے میں اور روانہ ہوئے زنجیر والے لوگ ساتھ اپنے لوہے کے اور تلواریں
چمکتی تھیں لوگوں کے ہاتھوں میں مثل پارہ ہاے آتش کے اور لڑائی قائم تھی بیچ کے جبل اور اختیار کیا مسلمانوں نے اپنی جانوں پر مہربانی کو
بسبب اس چیز کے جو پہونچا تھا زخم نکل پڑنے بینائی آنکھوں سے عباد بن عامر نے بیان کیا ہی کہ دیکھا میں نے مسلمانوں کے لشکر
اپنی طرف آنیوالا اور شہسواران مسلمین بکھرنیوالے اور گھوڑے اُنکے پیچھے کو پھرنیوالے پس کہا میں نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم اللھم انزل علینا نصرک الذی نصرتنا بہ فی المواطن کلھا پھر پکار کر کہا میں نے حمیر کے لوگوں سے کہا ای گروہ حمیر کے
بھاگتے ہو تم بہشت سے دوزخ کیطرف ای لوگ قرآن مجید کے یہ کیسا تمھارا بھاگنا ہی کیا نہیں ڈرتے ہو تم عار اور ننگ کو کیا
نہیں ہو تم سامنے اللہ تعالی جبار کے کیا نہیں ہی وہ جاننے والا احالات پوشیدہ کا کیا ڈر گئے تم کفار کی لڑائی سے پس نہیں
جواب دیا مجکو کسی نے گویا وہ بہرے تھے اور مجکو نہیں سنتے تھے پس کہا میں نے کہ اگر میرے قبیلے کے لوگ حمیر

ساکت ہین جواب دینے سے پس پکارتا تھا مین ہر قبیلے عرب کو اور ہر قبیلہ باز رہا تھا بسبب اپنے معاملہ ذات کے مجکو جواب دینے سے پس
بہت پڑھا مین نے کلام لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کو پس تھوڑا عرصہ نہین گذرا تھا کہ نازل ہوئی مدد آسمانی اور معاملہ
یہ گذرا کہ مسلمان لوگ پھرے بجانب ٹیلہ عورتون کے اور نہین ثابت قدمی کی اُنکے ساتھ کسی نے سوائے صاحب نشانون کے عبداللہ بن
قرط ازدی نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین شام کی سب لڑائیون مین پس نہین موجود ہوا اور نہین دیکھا مین نے زیادہ سخت
کسی لڑائی کو مسلمانون کو یرموک کے دن سے اور نہین موجود تھا اور نہین دیکھا مین نے یرموک دن زیادہ سخت یوم التعویر سے اور
چلتے تھے گھوڑے مسلمانون کے اپنی دمون کی طرف اور لڑتے تھے سردار بذات خود اور نشان اُنکے ہاتھون مین تھے یہانتک کہ ابو عبیدہ رض
بن الجراح اور یزید بن ابی سفیان اور عمرو بن العاص جان دینے کی لڑائی لڑتے تھے اور دیکھا مین نے شرحبیل بن حسنہ اور ضرار بن
الازور اور ہاشم مرقال اور سیب بن نجبۃ الفزاری اور عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم کو کہ بہت بڑی لڑائی
لڑتے تھے پس کہا مین نے اپنے دلمین کہ کتنی مدت یہ لوگ لڑسکتے ہین حالانکہ وہ چند کس ہین تا اینکہ مساعدت کی اللہ تعالی نے ہمارے
ساتھ حملے اُن عورتون کے جو حاضر ہوئی تھین لڑائی مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس وہ علاج زخمون کا کرتی تھین اور پانی پلاتی تھین اور میدان
جنگ مین لڑنیکو نکلتی تھین پس نہین دیکھا مین نے کسی عورت کو عورات قریش سے لڑی تھین وہ سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اور نہ جنگ یمامہ مین ہمراہی خالد بن الولید کے مثل اُسکے کہ لڑین عورتین قریش کی یرموک کے دن جسوقت کہ سخت ہوا مسلمانون پر قتل اور
لگے رومی مسلمانون مین پس بڑی شمشیر زنی کی عورتون نے یہ بات زمانہ خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین واقع ہوئی اور ملگئین عورات مہاجرین
کی ساتھ عورتون لخم اور جذام کے اور قائم تھی لڑائی بیر کے بھل اور ظاہر نشانیان اُسکی پس بیان کرتی تھین عورتین اپنی قومیت اور نام
اپنی ماؤن کے اور اپنے لقبون اور جان دینے کی لڑائی لڑتی تھین اور مارتی تھین گھوڑون کے منھون مین چوبون کو اور ظاہر کرتی
تھین اولادون کو اور بعض اُن مین کی لڑتی تھین مشرکین سے اور بعض لڑتی تھین مسلمانون سے یہانتک کہ پھرے مسلمان بجانب
لڑائی کے اور حمایت کی اور بچایا اُنھون نے لوگون کو تا اینکہ شکست اُٹھائی مسلمان عورتون لخم اور جذام اور خذلان سے پس نکلین
اُنکی طرف خولہ بنت الازور بن طارق اور ام حکیم بنت الحرث اور لبنی بنت سلام اور سلمی بنت لوی بن عاصم الیربوعی اور مارتی تھین
وہ اُنکے منھون اور سرون پر چوبون کو اور کہتی تھین کہ نکل جاؤ تم ہمارے بیچ سے کہ تمنے شکست کردیا ہماری جماعت کو پس پھرین
عورتین لخم اور جذام کی اور وہ جان دینے کی لڑائی لڑین ام حکیم بنت اغوث تلوار سے آگے لشکر کے لڑین اور پھیرتی تھین وہ مشرکین
کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے ہند بنت عتبہ کو کہ اُسکے ہاتھ مین ہندی تلوار تھی اور وہ شمشیر زنی کرتی
تھین مشرکین مین اور پکار کر کہتی تھین اپنی بلند آواز سے کہ اے گروہ عرب کے کاٹ ڈالو تم گردن بچے ختنہ بریدہ کو ساتھ تلوارون کے
اور اُسوقت سوائے آواز ابو سفیان کے اور کسی کی آواز سنی نہ جاتی تھی اور وہ نصیحت کرتے تھے اپنی بلند آواز سے اور کہتے
تھے کہ اے گروہ مسلمانون سمجھو یہ ایکدن ہے اللہ تعالی کے دنون سے پس آزمایش نیک مین در آؤ تم اللہ کے

کام ہین اور اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا کا یہ حال تھا کہ لا دیا تھا اُنھون نے اپنی باگ کو ساتھ باگ اپنے شوہر زبیر بن العوام
کے پس نہین مارتے تھے زبیر بن العوام کوئی وار تلوار کا مگر کہ مارتی تھین اسماء مثل اُسکے اور پھرے مسلمان بجانب لڑائی کے جسوقت دیکھا
اُنھون نے عورتون کو جان دینے کی لڑائی لڑتی ہین اور کہتے تھے مرد اپنے نزدیک والے کہ اگر نہ لڑینگے ہم تو عورتون سے زیادہ مستحق ہین
ہم پردہ نشینی کے پس واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری عورتون کی یرموک کے دن واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ
لڑائی یرموک کی رجب کے مہینے سن پندرہ ہجری مین ہوئی یحییٰ بن عامر نے بیان کیا ہی کہ حملہ کیا خولہ بنت الازور اخت ضرار نے جب
ایک گبر رومی پر جسنے حملہ کیا تھا پھر پس سامنا کیا خولہ نے اُسکا اور سبقت کرتی تھین وہ اُسپر ساتھ تلوار کے یہانتک کہ ٹوٹ گئی تلوار اُنکے
ہاتھ سے اور مارا گبر نے اپنی تلوار کو اُنکے سر پر پس جاری ہوا خون اور گر پڑین وہ زمین پر پس آواز دی عفیرہ بنت غفار نے جسوقت دیکھا
اُنکے گرنیکو اور پکار کر کہا کہ امداد کہین ہوے قسم ہی ضرار کی مزار بسبب اپنی بہن کے پھر حملہ کیا عفیرہ نے گبر پر اور مارا اُسپر ایسا وار تلوار کا کہ جدا
کر دیا اُسکے سر کو اور آئین عفیرہ خولہ بنت الازور کے پاس اور اُٹھایا اُنکے سر کو اور خون نے رنگین کر دیا تھا اُنکے بالون کو مثل سرخ پھول
لالہ کے پس کہا عفیرہ نے کہ تمھارا کیا حال ہی پس کہا خولہ نے کہ بخیر ہون ولیکن میرا گمان یہ ہی کہ مین ضرور مر جاؤنگی پس آیا تمکو میرے
بھائی ضرار کا حال معلوم ہی پس کہا عفیرہ نے کہ مین نے تو اُنکو نہین دیکھا ہی پس کہا خولہ نے اللّٰھم اجعلنی فداءً لاخی نفعھم بہ الاسلام
عفیرہ نے بیان کیا ہی کہ کوشش کی مین نے تم اُنکے اُٹھانے اور کھڑے کرنے مین پس نہ کھڑی ہوئین وہ پس نہین ہوئی تھی رات تا اینکہ
دیکھا مین نے کہ گھومتی تھین وہ اور پانی پلاتی تھین لوگونکو اور گویا اُنکو کوئی اذیت نہ تھی پس دیکھا اُنکو اُنکے بھائی نے اور زخم اُنکے
اُنکے سر مین تھا پس کہا بھائی نے تمکو کیا ہوا ہی اُنھون نے کہا کہ یہ امر بسبب ایک گبر کے ہوا ہی جسکو عفیرہ نے مار ڈالا اُنھون نے
کہا ای بہن خوش ہو تم کہ تحقیق ایک زخم کے عوض مین نے بہت عوض لیے ہین اور مار ڈالا مین نے اُنکے بیشمار لوگونکو اور برابر قائم تھی
لڑائی آغاز روز سے اور جب رات قریب آئی لڑائی زیادہ اور شعلہ زن ہوئی گرمی لڑائی کی اور ابو عبیدہ بن الجراح لڑتے تھے
اپنا نشان لیے ہوے اور سرداران مسلمان مثل اُنکے لڑتے تھے اور ارادہ کیا اور آئے ابو عبیدہ بن الجراح بجانب مسلمانون کے
اور اُنکے ساتھ ہاشم ادرمرقال اور بنی حمیر اور لخم اور جذام اور مارے گئے یوم التعویر کو چالیس ہزار آدمی یا کچھ زیادہ اس سے اور خالد بن الولید
کے ہاتھ سے نو تلوارین اُسدن ٹوٹ گئین اور اُس لڑائی دیکھنے والون نے خالد بن الولید کے لڑنیکو مثل ایک سو بہادر شہسوار جوانون کی
لڑائی کے روایت کیا ہی حازم بن معین نے بیان کیا ہی کہ نکلے مشرکین سے بیچ لڑائی مین ریشمی کپڑون والے لوگ سبز اور ابلق گھوڑون پر
گویا وہ مثل پہاڑون کے محکم اور مضبوط کے تھے پس جب نکلے وہ درآئے بیچ لڑائی مین اور ایک ہی ساتھ حملہ کیا اُنھون نے اور بلند کی
اُنھون نے اپنے بیچ مین ایک بڑی صلیب جوہر کی اور حملہ کیا اُنکے میسرہ نے ہمارے میسرہ پر اور اُنکے میمنہ نے ہمارے میمنہ پر پس فرار کیا
ہمنے اُنکے سامنے سے گویا ہم مثل جانورون کے تھے جنگل مین اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب مسلمانون کے بھاگے وہ عورتونکی طرف
اور عورتین اُنکے منھون مین مارتی تھین پس آواز دیکر کہتے تھے یہ لوگ اللہ اللہ لا تسلموا الاسلام لبعض ہمتکم و العفو اللہ ربکم
اور تھے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شخص قوم بنی محارب سے جسکا نام نجم بن مفرح تھا اور وہ بڑے حاضر جواب

اور خوش بیان اور فصیح ترین عرب اور بلند آواز تھے بنی محارب مین ایسے مشہور تھے کہ آتے تھے فصحاے عرب اُنکے پاس واسطے سماعت
اُنکی نثر اور نظم کے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے صفوان بن راشد سے بیان کیا ہے کہ نہین پھیر لوگون نے ہزیمت اور شکست سے
بعد حکم اور یدو اللہ تعالی کے یرموک کی لڑائی مین مگر کلام ایک مرد کا بنی محارب سے جسکا نام مفرج تھا اور کوئی کلام اُنکا خالی از سجع اور
قافیہ نہین ہوتا تھا کہ وہ جمع کرتے تھے اس کلام کو اپنی حسن ترتیب سے اور یاد کیا ہمنے انکے کلام کو ہزیمت یرموک کے دن جسکا ذکر کرینگے
ہم فصحاے متاخرین اصمعی اور ابو عبیدہ معمر انھین کے طرز کی پیروی کرتے تھے اور وعظ اُن کا بہ نسبت مسلمانونکے بروز جنگ یرموک کے یہ ہے
ایہا الناس ہذا یوم لہ ما بعدہ وقد عاینتم قربہ وبعدہ ولن تنالوا الجنۃ الا بالصبر علی المکارہ باللہ ما یدخلہا من ہو فی لجہا
کارمنہ وللہ فی عرض السموات جنۃ محفوفۃ بالمکارہ واعلی الدرجات درجۃ الشہادۃ فارضوا عالم الغیب والشہادۃ وھذا
لتدنا مر علی ساقہ وبدء الشقاق فی اسواقہ وما خلق نفاقہ فی انفاقہ وما انتم اصحاب بنی الاصفر افایستم من الثبات والنصر بشر روح المصطفے
بنبالکم وقد ہو العزم فاثبتوا بانکم وایاکم والولون الادبار فتستوجب غضب الجبار واما والذی قدر اقدارہ واجری الفلک والدار وکل
شئ عندہ بمقدار لقد تزینت لکم الحور العین بایدیہن اباریق وکاس من معین فمن طلب دار البقاء ہان علیہ الیوم ما یلقی فصحیحوا الحملۃ
تنالوا ربکم وحفظ اہملکم تنالوا الغنیمۃ واطعنوا الصدر تنالوا الحرث وشرعوا الاسنۃ تنالوا الجنۃ وتاشغلوا واعلی الصبر یکتب لکم الاجر
بتر المومنین یحسن وعدکم وایاکم ان تضلوا عن سبیلکم لا تزلزلوا الکفار فی جملہم واعلموا من طبق قولہم وافتروا من سبق منا سلافکم فی
قولہم واسمعوا ما نزل فی القرآن من اجلہم وعد اللہ الذین امنوا وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم قال
مبینا لیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا الی یعلم السر المکنون فقال یعبدوننی ولا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک
فاولئک ہم الفاسقون ثم سیروا فقد سبق المعدون واجتہدوا وافقا فاز المجتہدون فقال یعبدوننی ولا یشرکون بی حق تقاتہ ولا تموتن
الا وانتم مسلمون اور حملہ کیا خالد بن الولید نے اور وہ سُرخ سر بند باندھے تھے اور ڈراتے تھے رومیونکو اپنے نام سے اور کہتے تھے کہ مین خالد بن الولید
ہون اور نکلا اُنکے مقابلے مین ایک بطریق جسکا نام نسطور تھا اور وہ ریشمی کپڑے پہنے تھا اور آیا وہ درانحالیکہ طلب کرتا تھا خالد بن الولید کو بجانب میدان لڑائی کے
اور وہ تو طلبین کرتا تھا اپنی زبان مین اور ملاقی ہوے دونون اور بڑی سخت لڑائی لڑے جیسا کہ چاہیے پس وہ نہایت لڑائی کی تیزی مین تھے کہ دفعتہً [illegible]
گرا گھوڑا خالد بن الولید کا اور جھکے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اُسکے سر کی طرف اور دیکھا مسلمانون نے اُنکی جانب کہ وہ جھکے ہین پس کہا مسلمانون نے
لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور خالد بن الولید کہتے تھے یہی اور بلند کیا بطریق نے اپنی تلوار کو خالد بن الولید کی پشت پر پس سُست کر دیا اُسکی

انکی پشت کو اور کچھ کام نہین کیا اسنے بسبب تلوار کے اور اٹھا گھوڑا خالد بن الولید کا اپنی لغزش قدم سے اور گر پڑا تاج خالد بن الولید کا
انکے سر سے پس پکار کر کہا انھون نے کہ لو میرے تاج کو پس لیا تاج کو ایک شخص نے بنی مخزوم سے پس کہ لیا خالد بن الولید نے اسکو اپنے سر پر پس
کہا اس شخص نے کہ ای ابا سلیمان تم اس حال لڑائی مین ہو اور تاج طلب کرتے ہو پس کہا خالد بن الولید نے کہ بتحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے جس وقت منڈایا تھا اپنے سر مبارک کے بالونکو حجۃ الوداع مین لے لیے تھے مین نے کچھ موے مبارک آپکی پیشانی کے پس فرمایا تھا محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ ان بالونکو کیا کروگے مین نے عرض کی تھی کہ بطور تبرک کے رکھونگا مین ای رسول اللہ کے اور اعانت طلب کرونگا مین انسے
اپنے دشمنونکی لڑائی مین پس فرمایا تھا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہمیشہ تم فتحیاب ہوگے جبتک کہ یہ بال تمھارے پاس رہینگے
پس رکھ لیا تھا مین نے ان بالون کو آگے کیطرف اپنے تاج مین پس نہین ملاقی ہوا مین کسی جماعت سے کبھی حالانکہ وہ کلاہ سر پر تھا مگر یہ کہ شکست
دی مین نے اس جماعت کو اور یہ سب برکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ خالد بن الولید نے مضبوط باندھا تاج کو
اپنے سر پر ساتھ سر بند سرخ کے اور حملہ کیا نسطور بطریق پر اور بلند کیا اپنی تلوار کو اسکے شانے پر پس کاٹ ڈالا دوسرے شانے تک اور ارادہ
دوسرے وار کا اسپر کیا پس حملہ کیا اسکے ساتھیون نے اور کھینچ لیگئے اسکو اپنی طرف پس ہلاک ہوا وہ انکے بیچ مین اور ٹوٹ گئین ہمتین ان لوگون کی جو
باقی تھے انکے ملوک سے اور برا جانا انھون نے پیش قدمی کو اور بعد اس معاملے کے خالد بن الولید بلاتے تھے انکو بجانب میدان جنگ کے پس
نہین نکلتا تھا کوئی انمین سے اور برابر خالد بن الولید شمشیر زنی کرتے تھے رومیون مین یہانتک کہ تھک گئے بازو انکے پس مہربانی کی عمر بن
بن ہشام مخزومی نے اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ ای امیر المومنین خالد بن الولید نے کیا جو کچھ انپر واجب تھا اور ادا کیا حق تلوار کا
یہانتک کہ سست ہوگئے بازو انکے پس اگر تم انکو حکم استراحت کا دو تو بہتر ہی پس چلے ابو عبیدہ بن الجراح انکی طرف اور قسم دلاتے تھے انکو کہ نہ
پیش قدمی کرین وہ اور کہتے تھے انسے کہ باز رکھو تم انکو اپنی ذات سے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ای سردار مین ہر طرح سے
شہادت کو طلب کرتا ہون پس اگر خطا کرونگا تو اللہ تعالی جانتا ہی میری نیت کو اور حملہ کیا انھون نے پس نہین پھیرے وہ اپنے حملے
سے یہانتک کہ ظاہر اور پورا کیا حملے کو اور مسلمانون نے قوت دی خالد بن الولید کو انکے حملے مین اور پھیرے مسلمان جانب لڑائی کے
بعد انھانے ہزیمت کے اور عورتین مرد نکلے آگے تھین اور رہا بر دونون کے لڑائی ہوتی رہی یہانتک کہ پھیرے رومی اپنی پشتون کیطرف
اور دارے گئے انمین سے ہزارون گنتی مین اور زنجیر والے رومیونکا یہ حال ہوا شکست اٹھائی اکثر ون نے انمین سے اور پے سپر کیا انکو
گھوڑون نے اپنے سمون سے اور برابر انمین لڑائی ہوتی رہی یہانتک کہ میل کیا آفتاب نے بجانب غروب کے اور جدا ہوے بعض انکے
بعض سے اور بہ نکلا خون انکے بیچ مین اور فرش ہوگئی زمین ساتھ مقتولین کے اور زخم ظاہر تھے دونون لشکر مین کثرت تھی زخمیونکی اور پھیری ہر قوم
بجانب اصلاح اپنے حال در معالجہ زخمیونکے اور عورتین متفرق تھین واسطے درستی کھانے اور بندش خستگیون اور علاج زخمونکے اور جس چیز کی
مردون کو ضرورت ہوئی عورتون نے اسکی درستی کی اور نہین کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کسی کو صاحب نشانون سے واسطے نگہبانی کے
مسلمانون کے بلکہ نگاہبانی کو اپنے ذمہ لیا ساتھ مہاجرین کے پس اسی حال مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح گشت کرتے تھے کہ دفعتہ
دیکھا انھون نے دو سوار دون کو کہ ملاقی ہوے اپنے اور وہ دونون سوار گشت کرتے تھے انکو گشت کے ساتھ پس [illegible]

ابو عبیدہ بن الجراح نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس نزدیک ہوے اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح اور دیکھا تو ایک زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اور دوسری زوجہ اُنکی اسما بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما ہیں پس سلام کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنپر اور کہا کہ اے ابن عمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کس چیز نے تمکو نکالا ہے اُنھون نے کہا کہ مین نگاہبانی مسلمانونکی کرتا ہون اور سبب اُسکا یہ ہے کہ میری زوجہ اسما نے مجھسے کہا کہ اے ابن عمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریب ہے کہ مسلمان بازر ہینگے اس رات مین نگاہبانی سے پس آیا ہو سکتا ہے تمسے کہ مساعدت اور قوت دیکر تم میری مسلمانونکی نگاہبانی پر پس منظور کیا مین نے اُنکی بات کو پس اداے شکریہ کیا اُنکا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور قسم دلائی اُنکو پھر جانیکی اپنے گھر بار کیطرف پس نہین کیا اُنھون نے ایسا اور زبیر بن العوام اور زوجہ اُنکی تمام اُس رات مین گشت کرتے رہے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہے کہ رومیونکے لشکر مین ایک شخص حمص کا تھا جسکو لوگ ابو الجعید کہتے تھے اور وہ روساے حمص سے تھا پس جب یکجا ہوے رومی اور روانہ ہوے مسلمانونکی طرف بجانب یرموک کے تو اُترے وہ کھیتونمین اور ابو الجعید نے اپنا مسکن اُسجگہ مقرر کیا تھا بسبب خوش ہونے آب وہوا کے اور چلا حمص سے اور اُترا لشکر روم کا کھیتونمین اور وہان درخت ابو الجعید کے تھے اور اُسکی زوجہ نگاہبانی کرتی تھی اُنکی پس ابو الجعید نے رومیونکی مہمانی کیا اور بزرگداشت کی اور کھانا کھلایا اُنکو اور پانی پلایا پس جب فارغ ہوے اُنکے سب کہ سوا اُنکے رومیون نے اُس سے کہا کہ لا تو اپنی عورتونکو ہمارے پاس پس انکار کیا اُسنے اس امر سے اور گالیان دین اور وہ لوگ نہین جانتے تھے مگر اُسکی ہمبستری کو پس جب بخل کیا ابو الجعید نے اُنپر اس کام مین قصد کیا اُنھون نے ہمبستری کا پس لیا اُس عورت کو تمام رات مصروف بازی رہی اُسکے ساتھ پس رویا ابو الجعید اور شور کیا اُسنے اور دعاے بد کی اُنپر پس مار ڈالا اُنھون نے اُسکے بیٹے کو پس آئی اُسکی مان اور لیا اُسنے سر اپنے بیٹے کا اپنے دوپٹے مین اور رائی اُسکو جانب پیشرو لشکر کے اور شکایت کی اپنے حال کی اُس سے اور کہا اُس سے کہ دیکھ تو تیرے ساتھیون نے میرے بیٹے کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے پس حق رسانی کر تو میری پس متوجہ نہوا وہ اس کے کلام پر اور عوض اُسکے بیٹے کا نہ لیا پس کہا اُس لڑکے کی مان نے کہ قسم ہے خدا کی ہر آئینہ ہمیشہ غالب رہینگے عرب انپر اور پھر گئی وہ دعاے بد کرتی تھی اُنپر پس تھوڑا عرصہ نگذرا تھا کہ اللہ تعالی نے مسلمانونکے ہاتھ سے اُنکو ہلاک کیا پس جب آیا یرموک کا ابو الجعید اُسکے کہ مار ڈالا خالد بن الولید نے نسطور بطریق کو آیا ابو الجعید مسلمانونکے لشکر مین اور کہا کہ یہ لشکر جو تمھارے سامنے اُترا ہے یہ بڑا لشکر ہے اور اگر حوالہ کرینگے وہ اپنے تئین تمکو واسطے قتل کے تو ہر آئینہ فرصت نہ پاوگے تم اُنکے مار ڈالنے سے مدت کثیر مین پس اگر مکر و فریب کرون مین اُنکے ساتھ اس رات مین ایسا فریب کہ فتحیاب ہو جاو تم اُنپر تو میرے ساتھ کیا کروگے اور کیا مجکو دوگے مسلمانون نے کہا کہ ہم ہر گز دینگے اور یہ یہ چیزین اور کچھ ہم جزیہ نلیوینگے تجھسے اور نہ تیری اولاد سے اور اس بات پر ایک عہدنامہ تجکو لکھدینگے داودی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب عہد لے لیا اور مضبوطی حاصل کی اُسنے مسلمانون سے گیا وہ رومیونکی طرف اور وہ لوگ نہین آگاہ تھے یاقوصہ سے اور یاقوصہ ایک بڑی ندی ہے پس اُتارا ابو الجعید نے اُنکو اُسکے پہلو مین اور کہا اُنسے کہ اس جگہ سے نہ دور ہو تم پس مین قریب تر ہی فریب کرونگا تمھارے واسطے ساتھ عرب کے کہ اُسکے سبب سے وہ ہلاک ہو جاوینگے اور کیا اُسنے یاقوصہ کو اُنکے اور عرب کے بیچ مین اور وہ لوگ نہین جانتے تھے کہ اُسکی پستی کسقدر ہے پس تب یوم النعوبر کے آیا ابو الجعید ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس پایا

انکو اسی حال مین گرگشت کرتے تھے وہ اُس رات مین مع جماعت مہاجرین کے پس کہا ابو عبیدہ سے کہ یہ توقف کرنا اور بیٹھے رہنا اختیار کیا اس
کسو جہ سے ہی اُنھون نے کہا کہ کیا کام کرین ہم اُسنے کہا کہ جب کل کی رات آوے کثرت سے آگ روشن کرو تم پھر پلٹ گیا وہ رومیون کیطرف
تاکہ رنج پہونچاوے وہ اُنپر پس جب دوسری رات آئی روشن کیا مسلمانون نے دس ہزار سے زیادہ جگہون مین آگ کو پس جب روشن ہوئی
آگ آیا ابو الجعید اُنکے پاس پس کہا اُنھون نے کہ ہمنے بموجب کہنے تیرے کے آگ روشن کی ہے پس ابدا سکے کیا تدبیر ہے اُسنے کہا کہ مین پانچسو
آدمی تمہارے دلیر اور بہادر ونسے چاہتا ہون تاکہ مشورہ دون مین انکو اُس چیز کی جو وہ کرینگے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اختیار کیا
ابو عبیدہ بن الجراح نے پانچسو مرد ونکو کہ منجملہ اُنکے عیاض بن غنم بن طارق الہلالی اور رافع بن عمیرۃ الطائی اور ضرار بن الازور اور
عبد اللہ بن قرط اور عبد اللہ بن یاسر اور عبد اللہ بن اوس اور عبد اللہ بن عمر بن الخطاب اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق اور غانم بن عبد اللہ
اللیثی اور سوا اُنکے اور لوگ مثل ان رئیسون کے تھے پس جب اکٹھا ہوے یہ لوگ چلا ابو الجعید انکو لیکر غیر راہ مین اور قصد کیا اُسنے ساتھ اُنکے
لشکر روم کا یہانتک کہ نزدیک ہوے اور قریب تھا کہ پہنچاوین وہ رومیونمین لیا ابو الجعید نے کچھ لوگونکو اُنمین سے اور راہ بتلائی اُنکو ندی کی گھاٹ پر
اور سوا اُسکے اور مسکنہ پر ہوک کے اور کوئی گھاٹ کو نہین جانتا تھا اور کہا اُسنے کہ تم لوگ اُنپر لڑائی کو پھر شکست اُٹھاؤ تم اور چھوڑ دو مجھکو
اور انکو پس ایسا ہی کیا اُن لوگون نے اور شور و حملہ کیا اور جاری ہوئی لڑائی اُنکے اور رومیونکے بیچ مین پھر شکست اُٹھائی پانچسو مسلمانون نے
اور گئے گھاٹ کیطرف پس اُسیوقت مشور کیا ابو الجعید نے اپنی آواز بلند سے اور کہا کہ ای گروہ روم کے لوگو تم آؤ انکو جنھون نے شکست
اُٹھائی ہے پس ان مسلمانون نے روشن کیا ہے اپنی آگ کو واسطے تمہارے فریب ہی کے اور میل کیا ہے اُنھون نے بھاگ جانے کا پس سب چلے
رومی بحالت جلدی کے درانحالیکہ وہ اس امر کو سچ جانتے تھے پس سوار ہوے بعض اُنکے ننگی پیٹھ گھوڑونپر اور بعض پیدل تھے اور سب چلے
وہ شکست اُٹھانیوالونکی طلب مین اور راہ ابو الجعید جاتا تھا اُنکے سامنے یہانتک کہ ٹھہرا دیا اُسنے اُنکو ندی پر اور کہا کہ یہ گھاٹ ہے لوگو تم
اسکو پس آئے وہ درانحالیکہ آتے تھے پانی مین اور گرتے تھے مثل گرنے ٹیڑیونکے یہانتک کہ مر گئی اُنمین سے ایک جماعت کثیر کہ جسکا
احاطہ اور ادراک زبان اور دل سے نہین ہو سکتا ہے پس اہل عرب نے اس ندی کا نام یاقوصہ رکھا راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ سرگذشت
رومیونکی ہے اور نہین جانا اُنمین کے آگے آنیوالے نے کہ پیچھے والے پر کیا گذری یہانتک کہ جب صبح کی اُنھون نے سُنا اُنھون نے اس امر کو کہ
مسلمان بدستور اپنے لشکر مین ہین پس جانا اُنھون نے کہ مسلمانون نے سخت حیبت ڈالی اُنپر رات کیوقت اور گنتی کی تعداد کی لشکر کی
پس کہا بعضون نے بعض سے کہ وہ کون شخص ہے جو رات کو شور کرتا تھا پس بعضون نے کہا کہ وہ شور کرنیوالا ہی مرد ہے جسکی رنجہ کیساتھ تمنے ہم سبھی
اور بازی کی تھی اور مار ڈالا تھا اُسکے بیٹے کو اور تحقیق لیلیا اُسنے اپنا عوض تمسے راوی نے بیان کیا ہے کہ صبح کو سُنا بامان نے حال بگاڑ نیکا
اپنے ساتھیونپر پس جانا اُسنے کہ بیشک وہ ہلاک ہوگا اور رعب اُسپر غالب ہونگے پس کہلا بھیجا اُسنے قوریر سے کہ کس کام دنیا کا مشورہ دیتا ہے تو مجھکو
یس تحقیق غالب ہوگئے ہین عرب ہمپر اگر وہ ایک ہی ساتھ حملہ کرینگے ہمپر تو ہم مین سے کوئی شخص نہ بچیگا پس آیا مناسب ہے تیرے نزدیک یہ کہ درخواست کرین
ہم اُنسے اس امر کی کہ توقف اور تاخیر کریں وہ لڑائی مین یہانتک کہ کرین ہم کوئی فکر اور حیلہ اپنے جانونکے بچانیکا پس کہا قوریر نے کہ تو اس کام کو کر پس بلایا بامان نے
ایک شخص کو قوم مخم سے اور بھیجا اُسکو مسلمانونکے طرف اور یہ پیام دیا کہ لڑائی مثل ڈول کے ہے اور دیکھا گھومنے والی ہے اور تحقیق قریب کیا تمنے ہمارے ساتھ

اور بغاوت کرو تم کہ ظلم کرنیوالا ہی ظالم اور آجکے دن توقف مین ڈالو تم لڑائی کو ہمسے پس جب کل ہوگی تو ہمارے تمہارے فیصلہ ہوجائیگا
آیا ایلچی ابوعبیدہؓ بن الجراح کے پاس اور ادا کیے پیام کیا اسنے پس قصد کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اسکی درخواست کی منظوری کا پس
منع کیا انکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس امر سے اور کہا کہ اے سردار ایسا نکرو تم کہ بعد اسکے قوم کیواسطے اچھائی نہین ہی پس کہا
ابوعبیدہ بن الجراح نے ایلچی سے کہ جا تو اپنے ساتھی کے پاس اور کہدے تو اس سے کہ ہم لڑائی مین تاخیر نکرینگے اور ہمکو اپنے کام مین جلدی ہی پس پھر
ایلچی باہان کے پاس اور آگاہ کیا اسکو ابوعبیدہؓ بن الجراح کے جواب سے پس برا اور دشوار گذرا اسپر یہ امر سراسیمہ ہوا وہ اور کہا اسنے
کہ مین عرب سے اس امر مین پوشیدہ آشتی صلح کی رکھتا تھا پس قسم ہی حق صلیب کی کہ نہ نکلیگا انکے مقابلے کو سوا میرے دوسرا کوئی شخص پھر آواز دی اسنے
رومیون اور ارکان تخت بادشاہ اور ان لوگونکو جنپر بھروسا کرتا تھا وہ سختیونمین اور حکم دیا اسنے کہ درست کرین وہ ہتیارونکو واسطے لڑائی کے راوی نے
بیان کیا ہی کہ مستعد ہوے وہ لوگ اور نکلا باہان آگے لشکر کے اور صلیب اسکے آگے تھی اور اسیوقت مسلمانون نے لیا اپنی جگھون کو واسطے لڑائی کے
اور صورت اسکی یہ ہوئی کہ ابوعبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے نماز صبح کی پڑھائی مسلمانونکو اور حکم کیا انکو جلدی کرنیکا لڑائی مین اور لیا انھون نے
اپنی جگھونکو واسطے لڑائی کے اور ٹھہرے ابوعبیدہؓ بن الجراح اور خالد بن الولید اس لشکر مین جو مشہور ہی لشکر زحف تھا اور نکلا آفتاب پس
اسیوقت نکلا جرجیر جو بعض ملوک رومیون سے تھا طلب کیا اسنے لڑنے والے کو اور کہا ان سے نکلے میرے مقابلے کو مگر سردار لشکر کا پس
جب سنا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے حوالہ کیا انھون نے نشان کو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے اور کہا تم اسکے مستحق ہو پس اگر پھرونگا مین پس
بطریق کی لڑائی سے پس نشان میرا ہی اور اگر مار ڈالیگا وہ مجکو پس تم متکفل سرداری کے رہنا یہانتک کہ تجویز کرینگے حضرت عمر رضی اللہ
عنہ موافق اپنی راے کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین اسکے مقابلے کو جاؤنگا سوا تمہارے پس کہا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے کہ مین ایسا نکرونگا
اور ضرور مین اسکی طرف جاؤنگا اور اجر مین تم میرے شریک ہو پھر نکلے ابوعبیدہؓ بن الجراح اور ہر مسلمان اس امر کو بدون جانتا تھا اور
مسلمان انسے درخواست باز رہنے کی کرتے تھے پس مبالغہ کیا انھون نے نکلنے مین اور چھوڑ دیا مسلمانون نے انکی ذات پر پس جب نزدیک
ہوے ابوعبیدہؓ بن الجراح جرجیر سے اور دیکھا انکو اسنے کہا کہ تمہین اس لشکر کے سردار ہو ابوعبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ ہان مین سردار ہون اور مین نے منظور
کیا تیری درخواست کو واسطے لڑائی کے پس تو ہی اور میدان لڑائی کا جسمین نہین باقی ہی کوئی امر تمہاری شکست مین مگر یہ کہ مار ڈالون مین تجکو اور بعد
تیرے باہان کو جرجیر نے کہا کہ بہت صلیب کی تیر غالب ہو جائیگی پھر حملہ کیا جرجیر نے ابوعبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ پر اور حملہ کیا انھون نے جرجیر پر
اور طول ہوئی ان دونونکے بیچ مین لڑائی اور خالدؓ بن الولید اور مسلمان لوگ دیکھتے تھے جانب ابوعبیدہؓ بن الجراح کے اور دعاے سلامتی اور مدد کی انکے
واسطے کرتے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ دوری اختیار کی جرجیر نے ابوعبیدہؓ بن الجراح کے سامنے سے اور چلا سامنے لشکر کے اور طلب کیا اسنے اہل
مین میمنہ مشرکین کو اور پیچھا کیا اسکا ابوعبیدہ بن الجراح نے اور باینہمہ وہ امید مدد اور سلامتی کی رکھتے تھے اور چلے ابوعبیدہؓ بن الجراح اسکے پیچھے پس اسوقت
پھرا انپر جرجیر مثل بجلی کے اور ملاقی ہوے دونون ساتھ دو ضرب شمشیر کی پس ابوعبیدہؓ بن الجراح نے سبقت کی اپنے وار مین پس پڑی ضرب انکی
جرجیر کے ایک شانے پر کہ جا نکلی اسکے دوسرے شانے سے پس تکبیر کہی اسیوقت ابوعبیدہ بن الجراح نے اور تکبیر کہی مسلمانون نے اور ٹھہرے ابوعبیدہؓ بن
الجراح رضی اللہ عنہ اسکی لاش پر اور تعجب کرتے تھے اسکے بھاری ڈیل ڈول سے اور نہین لی انھون نے کوئی چیز اسکے اسباب سے پس پکارا انکو خالد بن الولید

رضی اللہ عنہ نے کہ واسطے اللہ کے ہی نیکو کاری تمھاری اے سردار پھیر دو تم اپنے نشان کیطرف کہ تحقیق کر چکے تم جو تمپر واجب تھا پس پھیرے ابو عبیدہ
بن الجراح پس قسم دلائی مسلمانون نے انکو اور کہا پھیرنے کو پس پھیرے وہ اور لیا اپنے نشان کو خالد بن الولید سے اور دیکھا ماہان نے بجانب
جرجیر کے کہ مار ڈالا گیا ہی پس دشوار گذرا اسپر یہ امر کہ جرجیر ایک رکن تھا اُسکے ارکان سے اور قصد کیا اُسنے بھاگنے کا پھر کہا اپنے دل مین کہ
نہین لیے جاتا ہون مین کسی عذر کو نزدیک ہرقل بادشاہ کے اور کسکو نہین واسطے لڑائی کے پس اگر مار ڈالا گیا مین تو راحت پاونگا مین عار و
ننگ سے اور اگر صحیح و سالم رہا مین تو ہوگا میرے تئین نزدیک بادشاہ کے نیک عذر بھاگنے اور پیٹھ پھیرنے سے پس آگاہ کیا اُسنے لوگونکو
کہ وہ بذات خود ارادہ لڑائی کا رکھتا ہی پھر لیا اُسنے اپنا سامان جنگ اور پہنا اُسنے لباس پر تکلف اپنا اور نکلا گویا وہ بالکل چمکتا ہوا سونا
تھا پس بھیجا کیا اُسنے اپنے پاس بطارقہ اور قسیس اور راہبونکو اور کہا اُسنے کہ ہرقل بادشاہ تم لوگونسے زیادہ ہی امر کو دیا تھا میں ارادہ کیا اُسنے قوم مسلمانان
صلح کا پس مخالفت کی تمنے اُسکی اور آگاہ ہو تم کہ مین بذات خود لڑنے کو جاتا ہون پس آگے آیا اُسکے ایک بطریق بطارقہ تخت بادشاہ سے اور تھا مین
ایک طریقہ عبادت اور دین کا تھا اور وہ کنائس اور راہبونکی تعظیم کرتا تھا اور تعمیت کرتا تھا اُس چیز کی جو اللہ تعالی نے فرض کی تھی انجیل مین اور
نسب مین جرجیر سے قریب تھا مین جب جانا اُسنے جرجیر کے مارے جانیکا حال دشوار گذرا اسپر یہ امر اور کہا اُسنے کہ قسم ہے حق صلیب کی کہ مین لیکے
نکلونگا بجانب مسلمانونکے اور عوض لونگا مین جرجیر کا یا مار ڈالونگا اُسکے مارنیوالے کو پھر کہا اُسنے ماہان سے کہ مقرر ہو گیا مجھپر جہاد اور
یہ کہ ادا کرون مین فرض مسیح کو اور مجکو ضرور کرنا ہی مین چھوڑا اسکو ماہان نے اُسکی رائے پر پس نکلا وہ لعنہ اللہ اور نام اُسکا جرجس تھا اور وہ زرہ پہنے
ہوے تھا اور زرہ پر لیا تھا اور لوہے کے بازو پہنے ہوے تھا اور حمائل کر لیا تھا اُسنے تلوار کو اور لٹکایا تھا اُسنے بچھوا اور پناہ مانگی اُسکے واسطے
قسون نے اور کنیسونکی دھونی اُسکو دی اور آیا اُسکے سامنے راہب عموریہ کا اور دی اُسکو ایک صلیب جو اُسکی گردن مین تھی اور کہا کہ یہ صلیب
مسیح کے زمانہ سے راہبونکی وراثت مین چلی آتی ہی اور راہب لوگ مس کرتے ہین اُسکو اور چومتے ہین پس لے تو اُسکو کہ مدد دیگی تجکو پس لیا اُسکو
جرجس نے اور نکلا وہ اور پکارا اُسنے لڑنیوالیکو ساتھ کلام عرب فصیح کے تا اینکہ گمان کیا لوگون نے کہ وہ عرب تنصرہ سے ہی پس نکلے اُسکی طرف ضرار بن
الازور مثل شعلہ آگ کے جب نزدیک گئے اور دیکھا اُسکے بھاری ڈیل ڈول کو خوفناک و نادم ہوے وہ اپنے نکلنے پر اُسکے مقابلے مین پھر کہا کہ قریب ہے
کہ نہ بے نیاز کریگا یہ لباس اگر آگئی ہی موت پھر پلٹے ضرار پیچھے کو پس جانا مسلمانون نے کہ ڈر گئے ہین پس کہا ایک شخص نے کہنے والون سے کہ
ضرار نے شکست اُٹھائی کبر سے حالانکہ ہمنے اُنکو ایسا کبھی نہین دیکھا تھا اور نہین کلام کیا ضرار نے کسی سے یہانتک کہ گئے وہ اپنے خیمے مین
اور نکالا اپنے کپڑونکو بدن سے اور باقی رکھا صرف ازار کو اور لیا ساتھ کمانکو اور حمائل کیا تلوار کو اور ڈھال کو پھر چلے بجانب لڑائی کے بقصد
قتال بطریق کے پس پایا اُنھون نے مالک نخعی کو کہ سبقت کی تھی اُنھون نے بجانب بطریق کے اور تھے مالک دراز قامت کہ جسوقت سوار ہوتے
تھے تو کھینچتے تھے اپنے دونون پیرونکو زمین پر پس لکھا ضرار نے کہ مالک نخعی پکارتے ہین کہ کون الفاظ سے تقدم یا عباد الصلیب الی البطل
النجیب ناصر محمد ان الحبیب پس جواب دیا اُنکو کبر نے بسبب لاحق ہونے خوف کے پس گرد گھومے اُسکے مالک نخعی اور ارادہ کیا اُسپر
نیزہ مارنیکا اور آگے کیا اُسکی طرف اپنے نیزے کو پس دیکھا اُسکے بدن مین کوئی جگہ نیزہ مارنیکی بسبب زرہ وغیرہ کے جو اُسپر تھی پس
قصد کیا اُسکے گھوڑے کا اور نیزہ مارا اُسکے چوتڑ مین کہ نکلی نوک نیزہ کی دوسری جانب سے پس چلا گھوڑا بسبب گرمی ضرب نیزہ کے اور دیا گرا

اپنے ہاتھ پیر دنکو زمین پر اور مارا ارادہ کیا مالک نے نیزے کے نکالنے کا نہیں نکال سکے اسواسطے کہ نیزہ درآیا تھا گھوڑے کی پسلیون مین پس ٹوٹ گیا نیزہ اور گر پڑا گھوڑا مع بطریق کے اور وہ اُسکی پشت پر تھا اور نہیں قادر ہو سکا بطریق گھوڑے کی پشت سے اُترنے پر اسواسطے کہ وہ ساتھ زنجیر دنکے بندھا تھا اپنے زین مین پس دیکھا مسلمانون نے بجانب ضرار بن الازور کے کہ وہ دوڑے بطریق کیطرف مثل آہو باریک کمر والے کے یہانتک کہ پہونچے اُسکیطرف پس مارا اپنی تلوار کو اُسکے سر پر پس دو ٹکڑے کردیا اُسکے سر کو اور کھڑے ہوے اور لیلیا اُسکے اسباب کو پس آئے اُسکے سامنے مالک نخعی اور کہا کہ یہ کیا بات ہی اے ضرار بن الازور کہ شریک ہوے ہو تم میرے شکار مین ضرار نے کہا کہ تمھارا شریک نہین بلکہ مین اُسکا مالک ہون پس کہا مالک نے کہ تم نہین مالک ہو سکتے ہو مین نے مارا ہی اُسکے گھوڑے کو ضرار نے کہا دب ساع تقاعد اکل حامد مین ملسے مالک نخعی ور کہا کہ لو تم اپنے شکار کو ادا کرے اللہ اسکو تمھارے تئین ضرار بن الازور نے کہا کہ مین نے یہ کلام نہین کیا تھا مگر بطور مزاح کے لو تم اس اسباب کو پس قسم ہی خدا کی نہ لونگا مین تمھین سے کسی چیز کو اور وہ حق تمھارا ہی اور تم مستحق زیادہ ہو پس اُٹھالیا ضرار نے اُس اسباب کو اپنے کاندھے پر اور نہین قریب تھا یہ امر کہ اُٹھاوین وہ اسباب کو بسبب گرانباری کے اور پسینا ٹپکتا تھا اُسکے بدن سے بسبب بار کے زبیر بن عابد نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے ضرار کو کہ اسوقت وہ پیدل چلتے تھے اور مالک نخعی سوار تھے یہانتک کہ پہونچایا اور ڈالدیا ضرار نے اُس اسباب کو مالک نخعی کی فرودگاہ مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال دیکھکر کہ قسم ہی خدا کی یہ قوم ہین جنھون نے ہبہ کردیا ہی اپنی جانونکو واسطے خدا کے اور نہین رکھا چاہتے ہین وہ دنیا کو راوی نے بیان کیا کہ جب مارا گیا ہی سر جس بطریق لوٹ گئے بازو باہان کے پس آواز دی اُسنے اپنی قوم کو اور دیکھا کیا اُنکو نیچے پاس اور کہا اُسنے کہ سنو تم اے ہمراہیان بادشاہ کے اور پہونچاو تم اُسکو میرا پیام کہ مین نے نہین اُٹھا رکھا تھا کسی طرح کی کوشش کو اس دین کی مدد دینے مین اور حمایت کی ہین نے بادشاہ کی اور لڑا ہین اُسکی نعمتونکے سبب سے اور مین نہین قوت اور طاقت رکھتا ہون خالب ہو جانیکی آسمان کے پروردگار پر اسواسطے کہ اُسنے راہ بتلادی ہی عرب کو ہمپر اور مالک کردیا ہی اُنکو ہمارے شہرونکا اور اب مین کیا مخدیلکر بادشاہ کے پاس جاونگا یہانتک کہ نکلونگا مین واسطے لڑائی کے اور رہاونگا مین نیزہ بازی اور شمشیرزنی کی جگہ مین اور مین نے ارادہ کیا ہی کہ سپرد کرتا مین صلیب کو تم مین کسی کو اور نکلونگا مین واسطے لڑائی مسلمانونکے پس اگر مار ڈالا جاونگا مین تو راحت پاونگا مین عار و ننگ سے اور بادشاہ کی سرزنش سے اور اگر نصیب ہوگا غلبہ اور عوض لونگا مین مسلمانون سے اور پھر ونگا مین صحیح و سالم تو جانیگا بادشاہ اس امر کو کہ نہین کمی کی ہی مین نے اُسکی مدد دینے سے پس کہا اُن لوگون نے کہ تو بادشاہ نہ جا تو بجانب میدان جنگ کے یہانتک کہ جاوینگے ہم لوگ بجانب لڑائی کے تیرے پیشتر پس مار ڈالے جاوینگے ہم لوگ تو اختیار ہی تجکو اُس کام کے کرنیکا جو تجکو منظور ہوگا پس قسم کھائی باہان نے چارون انجیلونکی اس امر کی کہ اُسکے پیشتر کوئی لڑنیکو نہ جاوے پس جب قسم کھائی باہان نے باز رہے وہ لوگ اُسکے پھیرنے سے پس بلایا باہان نے اپنے بیٹے کو جو اُسکے ساتھ تھا پس دیدی صلیب اُسکو اور کہا اُس سے کہ ٹھہر تو میری جگہ مین اور سامنے لایا گیا باہان کے سامان جنگ پس پہن لیا اُسنے اُسکو واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ وہ سامان جنگ جسکو باہان پہنکر لڑنے کو نکلا تھا ساٹھ ہزار کے برابر تخمینہ کیا گیا کہ وہ سب جڑاو تھا موتی اور یاقوت سے اور جب قصد کیا اُسنے بجانب میدان کے نکلنے کا آیا اُسکے سامنے ایک اُسکا عمدہ کا اور کہا اُسنے اے بادشاہ مین نہین دیکھتا ہون تیرے واسطے کوئی راہ میدان جنگ مین جانیکی اور نہین دوست رکھتا ہون مین

اس بات کو تیرے واسطے باہان نے کہا کس وجہ سے تو کہتا ہی اُسنے کہا کہ مین نے تیری نسبت ایک خواب دیکھا ہی پھر تو اس ارادے سے اور
چھوڑ تو وہ سرے کو سوائے اپنے واسطے نکلنے میدان جنگ کے باہان نے کہا کہ مین تو یہ نہ کرونگا اور مرجانا مجکو دوست تر ہی عار ونگ سے پس پھونکی
نے راہبون نے اُسکو اور پناہ لی اور دعا مانگی اُسکے واسطے اور نکلا باہان بجانب لڑائی کے اور گویا وہ ایک چمکتا ہوا پہاڑ سونیکا تھا پس آیا
یہانتک کہ ٹھہرا وہ دونوں صفونکے بیچ مین اور طلب کیا اُسنے لڑنیوالیکو اور ڈرایا اپنے نام سے پس جسنے پہلے اُسکو پہچانا وہ خالد بن الولید
تھے پس کہا خالد بن الولید نے کہ یہ باہان سردار قوم کا ہی اور قسم ہی خدا کی کہ وہ نہین نکلا ہی مگر یہ کہ اُسکے نزدیک کوئی بات ہی راوی نے بیان کیا ہی
کہ باہان خوف دلاتا تھا اپنے نام سے پس نکلا اُسکے مقابلے کو ایک جوان قوم دوس سے اور کہا اُس جوان نے کہ مین مشتاق بہشت کا ہون
اور باہان کے ہاتھ مین عمود سونیکا تھا پس مارا اُسنے عمود ایسی شدت سے جوان دوسی پر کہ قتل کیا اُسکو اور جلدی لیگیا اللہ تعالی اُسکی روح کو
جانب بہشت کے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے اُس جوان دوسی کو کہ جسوقت یہ امر بسبب خوشی کے ہوا اشارہ
کرتا تھا اپنی اُنگلی سے بجانب آسمان کے اور نہین ڈرایا تھا اُسکو اُس چیز نے جو لاحق ہوئی تھی پس جانا مین نے کہ یہ امر بسبب خوشی اور سرور کے تھا
دیکھنے حوران بہشتی سے اور رکھوا باہان اُسکے گرد اور قوی ہوا دل اُسکا بسبب مار ڈالنے اُس دوسی کے اور طلب کیا اُسنے لڑنیوالیکو پس دیکھا
اُسکی طرف مسلمان در انحالیکہ وہ سب یہ دعا مانگتے تھے اللّٰھم اجعل قتلہ علی یدی پس سبکے پہلے مالک نخعی نکلے اور برابر ہی کی اُنکی میدان
مین اور مبارزت کی باہان سے ساتھ کلام کے اور کہا کہ اے کبر غرور کرتا تو اُس شخص کے مار ڈالنے پر اسواسطے کہ وہ ساتھی ہمارا مشتاق ملاقات
اپنے پروردگار کا تھا اور نہین ہی کوئی ہم مین مگر یہ کہ مشتاق ہی بہشت کا پس اگر چاہتا ہی تو ہمسائگی ہماری بہشت مین پس کہہ تو
کلمہ شہادت کو پس اگر نہین منظور ہی تو جزیہ دے ورنہ تو بیشک ہلاک ہوگا پس کہا باہان نے کہ آیا تم میرے ساتھی خالد بن الولید ہو پس
کہا انھون نے کہ نہ مالک بن مالک نخعی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہون پس کہا باہان نے خبردار ہو لڑائی پھر حملہ کیا اُسنے مالک نخعی تھا
اور تھا وہ ملعون اہل شجاعت سے اور بھروسا کیا اُسنے اپنے عمود پر اور مارا مالک نخعی کے خود پر پس در آیا خود اُنکی پیشانی مین پس پھر گئی
پڑی اُنکی آنکھ کے اوپر پس اُسدن سے نام اُنکا مالک اشتر نخعی رکھا گیا اور ارادہ کیا مالک اشتر نے بسبب صدمہ ضرب باہان کے پھرنے کا
پھر تامل کیا اُسنے ارادہ فرار مین پس باز رکھا اُنھون نے اپنے نفس کو اور جانا اُنھون نے یہ امر کہ اللہ تعالی مدد کرنیوالا اُنکا ہی اور خون جاری تھا
اُنکے زخم سے اور دشمن خدا جانتا تھا کہ مین نے مار ڈالا ہی مالک اشتر کو پس وہ منتظر تھا اس امر کا کہ وے اپنے گھوڑے سے گرتے ہین اور اُسی وقت
حملہ کیا مالک اشتر نے اُسپر اور پہونچین اُنکو آوازین مسلمانونکی اس آواز سے کہ اے مالک اللہ تعالی سے اعانت طلب کرو تم کہ وہ اعانت کریگا
تمھارے نزدیکی پر مالک اشتر نے بیان کیا ہی کہ اعانت طلب کی مین نے اللہ تعالی سے اور درود بھیجا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
سیدھا راستہ مین نے اُسکے ایک بڑا وار پس کاٹ تا میری تلوار نے لیکن وہ بسبب سستی کرنیوالی نہ تھی پس جانا مین نے کہ موت مثل شہد بنایا ہی میرے پر
جب جانا اور رہا باہان نے اثر زخم کا پھیرا اُسنے اپنے منھ کو اور داخل ہوا وہ اپنے لشکر مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ جب بھاگا باہان مالک
اشتر کے سامنے سے شکست اُٹھا کر کہا خالد بن الولید نے مسلمانونکو بول لشکر روم ہی اور سختی کے حملہ کرو تم قوم پر جنگ کہ وہ خوف مین پھر حملہ کیا
خالد بن الولید اور اُنکے ہمراہی لشکر نے اور حملہ کیا ہر سردار نے ساتھ اپنے ہمراہیونکے اور تبعیت کی اُنکی مسلمانونکی جماعت نے ساتھ تہلیل

اور تکبیر کے پس کچھ تھوڑا صبر کیا رومیوں نے انکے مقابلہ میں یہانتک کہ جب غائب ہوا آفتاب اور تاریک ہو گیا کنارہ آسمان کا چھوڑ دیا رومیوں
نے اپنی جگہ کو دراں حالیکہ وہ شکست اٹھانیوالے اور بھاگنے والے تھے اور تعاقب کیا انکا مسلمانوں نے دراں حالیکہ قتل کرتے تھے اور گرفتار کرتے تھے
انکو پس مارے گئے انمیں سے قریب ایک لاکھ کے اور گرفتار ہوئے چالیس ہزار اور ڈوب مری ندی میں ایک جماعت کثیر جنکا شمار نہیں ہو سکتا ہے اور
ٹکرا مرے اور ہلاک ہوئے بعض انمیں کے پہاڑوں اور جنگلوں میں اور گروہ مسلمانوں کے انکے پیچھے تھے کہ لاتے تھے انکو پہاڑوں سے گرفتار کر کے اور برابر
مسلمان انکو قتل اور قید کرتے تھے یہانتک کہ گذری کچھ تھوڑی رات پس کہلا بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح مسلمانوں کے پاس یہ کہ چھوڑ دو تم انکو
صبح تک پس مسلمان لوگ پھرتے تھے اپنے لشکر کیطرف اور ہاتھ انکے پر تھے غنائم اور سرادقات اور سونے چاندی کے برتنوں اور رزائی اور نمارق اور
طنافس سے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سفر کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے واسطے یکجا کرنے غنائم کے اور رات گذرانی مسلمانوں
نے دراں حالیکہ وہ خوشی اور سرور میں تھے بسبب شامل ہونے مدد اللہ تعالی کے اوپر یہانتک کہ جسوقت صبح کی انھوں نے پس نہ معلوم ہوئی
رومیوں کی کوئی خبر اور جا پڑے اکثر رومی یرموک کے غاروں اور گڑھوں میں راوی نے بیان کیا ہے کہ ارادہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے شمار کرنے
تعداد مقتولین مشرکین کا پس نہ قادر ہو سکے وہ اسکے شمار پر مگر ساتھ لکڑیوں کے پس حکم کیا انھوں نے کاٹنے لکڑیوں کا جنگل سے اور رکھتے تھے شمار کرنیواسطے
ہر مقتول پر ایک لکڑی کو پس شمار کیا لکڑیوں کو تو معلوم ہوا کہ تعداد مقتولین کی ایک لاکھ پانچ ہزار ہے اور قیدی چالیس ہزار تھے اور مارے گئے
مسلمانوں سے چار ہزار کچھ زیادہ اور پایا ابو عبیدہ بن الجراح نے کچھ سروں کو یرموک سے پس نہیں پہچانے جاتے تھے کہ آیا وہ سر عرب تنصرہ کے ہیں یا
مسلمانوں کے پس حکم کیا انکے غسل دینے کا پھر نماز پڑھی اوپر اور ان لوگوں پر جو مارے گئے تھے اور حکم کیا انکے دفن کرنیکا اور جدا ہوئے گروہ مسلمانوں کے
تلاش رومیوں کے پہاڑوں اور جنگلوں میں اور اسیوقت دیکھا انھوں نے ایک چرواہے کو کہ سامنے آیا ہے انکے پس کہا انھوں نے اس سے کہ آیا گذرا ہے تیری
طرف ہو کر کوئی شخص رومیوں سے اسنے کہا ہاں گیا ہے بطریق ایک بطریق اور اسکے ساتھ قریب چالیس ہزار آدمی کے تھے واقدی رحمہ اللہ نے بیان
کیا ہے کہ یہ بطریق جسکا حال چرواہے نے بیان کیا باہان ملعون تھا پس بھیجا گیا انکا خالد بن الولید نے اور ڈھونڈھتے جاتے تھے وہ اسکے نشان
قدموں کو اور اسکے ساتھ لشکر زحف کا تھا پس پایا انکو دمشق میں پس جب نزدیک ہوئے اسکے تکبیر کہی مسلمانوں نے اور حملہ کیا خالد بن الولید نے
اور رکھا تلوار کو انمیں پس مار ڈالا انمیں سے بہتوں کو اور باہان پاپیادہ ہو گیا تھا اپنے گھوڑے سے اور یہ کام اسنے اپنی جان بچانے کیواسطے
کیا تھا پس سامنے آیا ایک شخص مسلمانوں سے پس حمایت کی باہان نے اپنی جان کی پس مار ڈالا اسکو اور قاتل باہان کے نعمان بن ازدی یا عاصم
بن خول البربوعی تھے اور اختلاف ہے راویوں میں اس بات میں کہ ان دونوں سے کس شخص نے باہان کو قتل کیا ہے اور اللہ تعالی بڑا جاننے والا ہے
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ نکلے اہل دمشق اور آئے وہ خالد بن الولید کے پاس اور کہا انھوں نے کہ آیا ہم اپنے اسی عہد پر
ہیں جو ہمارے تمھارے بیچ میں ہوا ہے کہا خالد بن الولید نے کہ تم اپنے اسی عہد پر ہو پھر چلے خالد بن الولید تلاش قوم میں پس مار ڈالا انکو جہاں
کہیں پایا یہانتک کہ پہونچے وہ ثنیۃ العقاب تک پس اقامت کی وہاں ایکدن پھر واپس آئے اثنای راہ میں جانب حمص کے پس ٹھہرے وہاں اور
پہونچی خبر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس روانہ ہوئے وہ یہانتک کہ آملے وہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے مع اپنے ہمراہی مسلمانوں کے راوی نے
بیان کیا ہے کہ [illegible]

اور بیچا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے غنائم کو اور نکالا اسمین سے پانچوان حصہ اور لکھا خط بشارت و فتح کا بنام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہ ان الفاظ سے
بسم اللہ الرحمن الرحیم وصلوٰۃ علی نبیہ المصطفیٰ ورسولہ المجتبیٰ من ابی عبیدہ عامر بن الجراح اما بعد فانی احمد اللہ لا الہ الا ہو و
اشکرہ ملیا علی ما اولی علی من نعمۃ وخصنا بہ من کرمہ بلوکۃ بنبی الرحمۃ وشفیع الامۃ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واعلمک انی
نزلت الیرموک ونزل باھان بالقرب منا ولہ یوا المسلمون اکثر من جمع ولا عددا فنفعنی اللہ الی الجمیع بنصرنا علیہم بمنہ وفضلہ فقتل
منہم زہاء علی مائۃ الف وخمسۃ آلاف واسرنا اربعین الفا وقتل من المسلمین اربعۃ آلاف ختم اللہ لہم بالشہادۃ ووجدت
رؤسا قطعت لم اعرف اصحابہا فصلیت ودفنتہا وقتل باھان علی دمشق قتلہ عاصم بن خول الیربوعی وکان قبل الوقعۃ نصب علیہم رجل
منہم یقال لہ ابو الجعید من اہل حمص فاقاسمہم فی موضع یعرف بالیرموک یقال لہا ایا قوصۃ فغرق منہم ما لا یحصیہم الا اللہ تعالی واما من قتل
فی الاودیۃ والجبال من المنہزمین وغیرہم فاخذت منہم سبعون الفا وقد ملکنا اللہ اموالہم واحوالہم وحصونہم وبلادہم وکتبنا الیک فی
ہذا الیوم الفتح من دمشق وقد جمعت الغنائم وخمستہا فانتظر امرک فی الخمس والغنائم والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعلی جمیع المسلمین
اور لپیٹا خط کو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور مہر کی اسپر اپنی اور بلایا حذیفہ بن الیمان رض کو اور دیا خط انکو اور ساتھ گئے انکے دس مسلمان مہاجرین
اور انصار سے اور کہا حذیفہ سے کہ روانہ ہو تم ساتھ خط فتح اور بشارت کے بجانب امیر المومنین کے اور مزدوری تمہاری اللہ تعالی پر ہے
پس لیا حذیفہ نے خط کو اور روانہ ہوے وہ اسیوقت اور اسی ساعت مین اور وہ دس مسلمان انکے ساتھ تھے دراتحالیکہ وہ کوشش
کرتے تھے چلنے مین دن اور رات کو تا اینکہ پہونچے مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب شکست
دی اللہ تعالی نے رومیونکو یرموک کے دن اور ہوا معاملہ مطابق اسکے جو اللہ تعالی نے مقدر کیا دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شب ہزیمت روم کو
یہ خواب کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے روضۂ مقدس مین ہین اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ انکے ساتھ ہین اور عمر رضی اللہ عنہ نے
سلام کیا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا دل مسلمانون سے متعلق ہے اور نہین مین جانتا ہون کہ اللہ تعالی نے انکے ساتھ کیا کیا
انکے دشمنونکے معاملہ مین اور مین نے سنا ہے کہ رومی آٹھ لاکھ ہین پس ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے عمر خوش ہو تم کہ
تحقیق فتح دی اللہ تعالی نے مسلمانونکو اور شکست دی انکے دشمنونکو اسقدر انمین سے مارے گئے پھر پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے یہ آیت تلک الدار الآخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین راوی نے بیان
کیا ہے کہ جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگونکو اور آگاہ کیا مسلمانونکو اپنے خواب سے پس خوش ہوے

[illegible]

مسلمان اسکے سبب سے اور جانا انھون نے کہ شیطان خواب مین صورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نہین بن سکتا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ
جب آئے حذیفہ بن الیمان اور ردیس سلمان مع خط ابوعبیدہ بن الجراح کے شعر فتح شام کے پس تھا مضمون اُسکے خط کا مطابق ارشاد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پس سجدۂ شکر کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور پڑھکر سنایا خط لوگونکو پس بلند ہوئین آوازین مسلمانونکی ساتھ شکر اور تعریف پروردگار
عالم کے پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حذیفہ سے کہ آیا تقسیم کردیا ابوعبیدہ بن الجراح نے غنائم کو انھون نے کہا کہ نہین یا امیر المومنین بلکہ انھون نے جُدا کیا
پانچوین حصہ کو اور وہ منتظر تمھارے حکم کے ہین پس منگایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قلم دوات کو اور لکھا خط بنام ابوعبیدہ بن الجراح کے اس عبارت سے بسم اللہ
الرحمن الرحیم من عبد اللہ عمر بن الخطاب الی عاملۃ الشام سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وقد
فرحت بما فتح اللہ علی المسلمین من نصرہ والھزام عدوھم فاذا وصل الیک کتابی ھذا فاقسم الغنائم علی المسلمین ثم فضل اھل السیف واعط کل ذی حق حقہ
واحفظ المسلمین واکلا لھم واشکو لھم صبرھم وفعالھم واقم لموضعک حتی یاتیک امری والسلام علیک وعلی من معک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر لپیٹا خط
اور دیا حذیفہ بن الیمان کو پس لیا حذیفہ نے خط کو اور روانہ ہوے وہ تا اینکہ پہونچے ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس پس پایا اُنکو دمشق مین پس سلام کیا
اُنکو اور دیا خط امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پس جب پڑھکر سنایا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خط مسلمانون کو حکم کیا لانے
غنائم کا پس لائے گئے غنائم اُنکے سامنے پس تقسیم کیا اُسکو مسلمانونپر پس پہونچا ہر سوار کے حصہ مین چودہ ہزار مثقال سرخ سونا اور ہر پیدل
کے حصہ مین آٹھ ہزار اور اسی طرح چاندی بھی تقسیم ہوئی اور دیا فرس ہجین کو ایک سہم اور فرس عتیق کو دو سہم اور ملا دیا براذین کو عرب
سے پس جب اسطرح تقسیم کی ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا اصحاب الہجین نے کہ ملا دو تم ہمکو ساتھ عرب کے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح
نے کہ مین نے تقسیم کیا ہی غنائم کو تمپر جیسا کہ تقسیم فرمایا تھا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ ملا دو تم ہمکو صحابہ کے غنیمت کو پس مانا انھون نے
اُنکے قول کو اور لکھا ابوعبیدہ بن الجراح نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حال اختلاف لوگون کا بیچ خیل اور ہجین اور عرب کے پس لکھا
اُنکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط اس عبارت سے اما بعد فانک فعلت سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فنعم حکم فاعط الفرس
العربی سہمین والہجین سہما واعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عرب العربی وھجن الہجین فجعل للہجین سہما وللعربی سہمین پس
جب پہونچا خط ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس اور پڑھکر سنایا مسلمانونکو انھون نے کہا کہ قسم ہی خدا کی نہین ارادہ کیا تھا ابوعبیدہ بن الجراح
نے ناچیز کرنے کسی مرد کا تم مین سے ولیکن تبعیت کی تھی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب
تقسیم کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے غنائم کو مسلمانون پر کہا اُن سے خالد بن الولید نے کہ ایک شخص مسلمانون سے خواہش کرتا ہی
میرے واسطے سے اس امر کی کہ ملاؤ تم اُسکے ہجین گھوڑے کو عربی گھوڑے مین اور دو تم اُسکو دو سہم پس انکار کی ابوعبیدہ بن الجراح
نے اور کہا قسم ہی خدا کی کہ چھپا نہ مٹی کا مجکو دوست تر ہی اس سے غنم بن زہیر نے روایت کی ہی کہ حاضر ہوے میرے جد زبیر بن العوام
یرموک کی لڑائی مین اور اُنکے پاس دو گھوڑے تھے کہ ایک دن ایک پر سوار ہوتے تھے اور ایک دن دوسرے پر پس جب آیا وقت
تقسیم غنائم کا دیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُنکو تین سہم اور اُنکے گھوڑے کو دو سہم پس کہا زبیر بن العوام نے کہ آیا تم میرے ساتھ اس
طرح سے نہ کروگے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بروز حنین کے میرے ساتھ کیا تھا میرے ساتھ دو گھوڑے تھے پس دیا تھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو پانچ سہم اور میرے گھوڑے کو چار سہم مقداد بن عمرو نے کہا کہ مین تھا اور تم بدر کی لڑائی مین اور میرے
ساتھ دو گھوڑے تھے پس پایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو ایک، ایک حصہ واسطے میرے دونون گھوڑونکے پس کہا ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہ تم سچے ہو اے مقداد اب مین کام کرونگا مثل کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو کیا تھا انھون نے بدر وحنین کے دن
اور آئے جابر بن عبد اللہ انصاری پس گواہی دی انھون نے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبیر بن
العوام کو حنین کے دن پانچ سہم عطا فرمائے تھے پس دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے پانچ سہم زبیر بن العوام کو پس جب ایسا کیا انھون نے تو آئے عرب
کے لوگ جنکے پاس چار گھوڑے اور پانچ گھوڑے تھے پس کہا انھون نے کہ لاؤ تم ہمکو ساتھ زبیر بن العوام کے پس اجازت طلب کی ابو عبیدہ
بن الجراح نے اس بات مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پس جواب لکھا حضرت عمر نے کہ بیشک زبیر بن العوام بتحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے حنین کے دن انکو پانچ سہم عطا فرمائے تھے پس دو تم اور کسی کو سوائے انکے مثل انکے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب شکست دی اللہ
تعالی نے رومیونکو یرموک کی لڑائی مین مسلمانونکے ہاتھ پر پہونچی خبر ہزیمت لشکر اور قتل باہان کی ہرقل کو اسنے کہا کہ مین جانتا تھا کہ معاملہ
ایسا ہی ہوگا پھر توقف کیا اسنے با انتظار دیکھنے اس امر کے کہ اب مسلمان لوگ کیا کام کرینگے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مسلمانون کا
حال یہ گذرا کہ اقامت اختیار کی انھون نے ایک مہینا برابر دمشق مین اور دیکھا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانونکو اپنے پاس اور کہا انسے کہ
مشورہ دو تم مجکو اس امر کا کہ مین کون کام کرون اور کسطرف جاؤن اسواسطے کہ میری رائے تو اس امر پر قرار پاتی ہی کہ یا بجانب قیساریہ کے کوچ کرون یا طرف
بیت المقدس کے پس تم لوگونکی کیا رائے ہی پس کہا مسلمانون نے کہ تم سردار مین ہو اور تم جہان کہین جاؤگے ہم تمھاری تبعیت کرینگے پس کہا معاذ بن
جبل نے کہ اے سردار لکھو تم امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کو پس وہ جہان کہین جانیکا حکم کرین پس طلب اعانت کرو تم اللہ سے اور روانہ ہو تم
اسطرف کو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تمھاری رائے اے صاحب ہی توفیق خیر دے اللہ تعالی ہمکو اور تمکو پھر لکھا انھون نے خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس
مضمون کا کہ مین ارادہ قیساریہ یا بیت المقدس کا رکھتا ہون اور تمھارے حکم کا منتظر ہون اور بھیجا خط ہاتھ عرفجہ بن ناصح نخعی کے اور حکم روانگی کا
انکو دیا پس روانہ ہوے وہ یہانتک کہ پہونچے مدینہ طیبہ مین اور دیا خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس پڑھا حضرت عمر نے خط کو اور مشورہ کیا اس امر مین
مسلمانونسے پس کہا حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اے امیر المومنین حکم کرو تم ابو عبیدہ بن الجراح کو کہ جائے وہ مع جمیعت لشکر مسلمانون کے
بیت المقدس پر پس گھیر لیوین اسکو اور لڑین وہانکے لوگونسے کہ یہ بہتر اور مبارک رائے ہی پس جس وقت فتح کریگا اللہ تعالی بیت المقدس کو پھیرین وہ اپنے
لشکر کو بجانب قیساریہ کے کہ وہ بعد اسکے فتح ہو جاویگی اگر چاہا اللہ تعالی نے ایسی ہی خبر دی تھی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ
کہا کہ سچ فرمایا تھا مصطفے صلوۃ اللہ علیہ نے اور سچے ہو تم اے ابا الحسن پھر منگایا دوات کاغذ اور لکھا خط ابو عبیدہ کو مضمون یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ
عمر امیر المومنین الی عاملہ بالشام ابی عبیدۃ اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد وصل کتابک تستشیرنی الی ای ناحیۃ تتوجہ فقد اشار
ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالمسیر الی بیت المقدس فان اللہ یفتحہا علی یدیک والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل پھر لپیٹا خط اور دیا عرفجہ بن ناصح نخعی کو اور حکم کیا عجلت روانگی کا پس روانہ ہوے عرفجہ یہانتک کہ پہونچے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے
پاس پس پایا انکو جابیہ مین اور دیا خط انکو پس شکر کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور خبر دی مسلمانونکو پس خوش ہوے وہ ساتھ اپنی عزیمت کے بجانب بیت المقدس کے

پس بلایا اسیوقت ابوعبیدہ بن الجراح نے یزید بن ابی سفیان کو اور بنایا اُنکے واسطے ایک نشان سُرخ اور دیا اُنکو وہ نشان اور ساتھ کیے اُنکے
پانچ ہزار سوار مسلمانوں سے اور روانہ کیا اُنکو اور کہا کہ اے بیٹے ابی سفیان کے میں نہیں جانتا ہون تمکو مگر خیرخواہ دین کا پس جب قریب ہو تم
شہر ایلیا کے پس بلند کرو تم اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور سوال کرتا ہون میں اللہ سے بواسطہ مرتبہ اُسکے نبی اور صالحین ہے کہ آسان
بیت المقدس کے اس امر کا کہ آسان کرے اللہ تعالیٰ اُسکی فتح کو مسلمانوں پر پس لیا یزید نے نشان کو اور روانہ ہوئے بارادۂ بیت المقدس
کے پھر بلایا ابوعبیدہ بن الجراح نے شرجیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور بنایا اُنکے واسطے
ایک نشان سیاہ اور سپرد کیا اُنکے اور ہمراہ گئے اُنکے پانچہزار سوار اہل یمن اور حضرموت اور کہلان اور ربیعہ اور خولان اور ہمدان
از دسے اور کہا روانہ ہو تم اور یہانتک کہ پہونچو تم بیت المقدس کو پس اُترو تم مع اپنے لشکر کے اور نہ ملاؤ تم اپنے ساتھیون کو
یزید بن ابی سفیان کے ساتھیون میں پھر بنایا تیسرا نشان اور وہ نشان سفید تھا اور سپرد کیا مرقال ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص کو اور ساتھ کیے
اُنکے پانچہزار سوار عرب قوم سفر وغیرہ سے اور روانہ کیا اُنکو پیچھے شرجیل بن حسنہ کے اور کہا کہ اُترو تم بیت المقدس کی شہرپناہ پر اور رہو
جگہ تمھاری اُترنیکی اور تمھارے دونوں ساتھیون سے اور بنایا چوتھا نشان اور سپرد کیا سیب بن نجبۃ الفزاری کو اور کہا اُسنے کہ جا ملو
اپنے بھائیون میں اور ساتھ کیے اُنکے پانچہزار سوار قوم نخع اور خثعم اور غطفان اور فزارہ سے اور بنایا پانچوان نشان اور سپرد کیا
قیس بن ہبیرۃ المرادی کے اور ساتھ کیے اُنکے پانچہزار سوار اُنکی قوم سے اور پھر بنایا چھٹا نشان اور سپرد کیا عروہ بن مہلہل بن زید الجبل کے
اور ساتھ کیے اُنکے پانچہزار سوار اُنکی قوم سے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ تمام وہ لشکر جو روانہ کیا تھا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
بجانب بیت المقدس کے تیس ہزار تھا اور روانہ ہوئے سرداران لشکر چھ دنمین اسطرح سے کہ ہر سردار ایک دن میں روانہ ہوا تاکہ ڈراوین وہ
دشمنان خدا کو ہر روز بسبب پہونچنے ایک سردار مع لشکر کے اور جو پہلے ظاہر ہوئے اُنپر وہ یزید بن ابی سفیان تھے پس جب قریب ہوئے
اُنسے تکبیر کہی اُنھون نے اور اُنکے ساتھیون نے اور سُنا اہل بیت المقدس نے شور اُنکی آوازونکا پس ہلگئے دل اُنکے اور چڑھے وہ شہرپناہ کے
اوپر پس جب دیکھا اُنھون نے بجانب قلت ہمراہیان یزید بن ابی سفیان کے ناچیز جانا اُنکو اور سمجھے کہ کل تعداد لشکر کی یہی ہے پس اُترے
یزید بن ابی سفیان مع ہمراہیونکے قریب باب اریحا کے اور آئے دوسرے دن شرجیل بن حسنہ اور تیسرے دن مرقال ہاشم بن عتبہ
بن ابی وقاص پس اُترے وہ باب غربی پر اور آئے تیسرے دن سیب بن نجبۃ الفزاری پس اُترے اُترطرف بیت المقدس کے اور
آئے چوتھے روز قیس بن ہبیرۃ المرادی پس اُترے سامنے اُسکے اور عروہ بن مہلہل بن زید الجبل پس اُترے وہ قریب راہ رملہ
سامنے محراب داؤد علیہ السلام کے عبد اللہ بن عامر ربیعہ القطفانی نے بیان کیا ہے کہ نہین آیا اور اُترا کوئی شخص مسلمانون سے بیت المقدس پر
مگر یہ کہ اُتر کر نماز پڑھی اُسنے بیت المقدس کے سامنے اور تکبیر کہی اور دعاے مدد اور فتح کی دشمنوں پر مانگی اور ٹھہرے ابوعبیدہ بن الجراح اور
خالد بن الولید اور باقی لوگ اور مال اولاد اور عورتین اور جانور اور جو چیزین اللہ تعالیٰ نے جانورون اور مال سے دی تھین اور
نہین جدا ہوئے اپنی جگہ سے اور ٹھہرے اور توقف کیا مسلمانون نے تین دن اور اُترے بیت المقدس پر ذرا نخالیکہ نہین ڈالتے
تھے اُنپر لڑائی کو اور راہ دیکھتے تھے اُنکی طرف کے ایلچی کی پس نہین کلام کیا مسلمانون سے کسی نے وہان کے لوگون سے

اگرچہ کہ مضبوط کین اُنھون نے دیوارین شہر پناہ کی ساتھ ڈھالون اور تلوارون اور سپرون اور جوشن اور ساتھ بڑے تکلفات کے سبب
بن نجبۃ الفزاری نے بیان کیا ہی کہ نہین تھا کوئی شہر بلاد شام سے جہان ہم نہین اُترے پس نہین دیکھا ہم نے زیادہ تر تکلف اور باسامان
کسی شہر کو بیت المقدس سی اور نہین اُترے ہم کسی قوم پر مگر یہ کہ فروتنی اور عاجزی کی اُنھون نے ہمارے مقابلے مین اور داخل ہوا اُنمین رنج اور خوف
مگر اہل ایلیا کے کہ ہم اُترے اُنکے مقابلے مین تین دن پس کچھ بات چیت اُنھون نے نہین کی پس جب چوتھا دن ہوا کہ ایک مرد بدوی نے
شرجبیل بن حسنہ سے کہا کہ اے سردار آیا یہ قوم بہرے ہین جو نہین سنتے ہین یا گونگے ہین جو کلام نہین کرتے ہین یا اندھے ہین جو نہین دیکھتے
ہین چلو تم ہمکو لیکر اُنکی طرف اور ناگمان در آؤ تم اُنپر پس جب ہوا چوتھا دن اور نماز صبح کی پڑھی مسلمانون نے پہلے جو شخص سوار ہوا سردارون سے
واسطے لڑائی بیت المقدس کے یزید بن ابی سفیان تھے اور ظاہر کیا اُنھون نے اپنے ہتھیارونکو اور نزدیک ہوے وہ اُنکے شہر پناہ کے سامنے
اور تحقیق لیا تھا اپنے ہمراہ ایک مترجم کو بیان کرتا تھا وہ جو کچھ لوگ اُسسے کہتے تھے پس ٹھہرے یزید بن ابی سفیان سامنے شہر پناہ کے اُس
حیثیت سے کہ سنتے تھے وہ کلام اُنکا اور وہ خاموش تھے پس کہا یزید نے اپنے ترجمان سے کہ کہہ تو اُنسے کہ سردار عرب کے تمسے کہتے ہین کہ کیا کہتے ہو تم قبول
کرنے کلمہ حق اور دعوت صدق کا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہین تاکہ بخشے ہمارا پروردگار تمھارے گذرے ہوے گناہونکو اور بچاؤ تم اپنے
خونونکو پس اگر انکار کرتے ہو تم اُسکے کہنے سے اور نہین قبول کرتے ہو دعوت اسلام کو پس تمھارے شہر کے واسطے صلح ہوسکتی ہی جیسا کہ
صلح کی تمھارے غیرون نے جو سامان اور قوت مین تمسے بڑے ہین پس اگر انکار کروگے ان دونون باتونسے پس آویگی تمپر ہلاکی اور
ہوگی بازگشت تمھاری بجانب آتش دوزخ کے پس پڑھا مترجم اُنکی طرف اور کہا کہ کون شخص مخاطب ہوتا ہی تم مین سے پس کلام کیا
اُس سے ایک قس نے جو بالونکا بنا ہوا کپڑا پہنے ہوے تھا اور کہا اُسنے کہ مین مخاطب ہون اُنکی طرف سے پس تم لوگ کیا چاہتے ہو پس
کہا مترجم نے کہ یہ سردار ایسی ایسی باتین تمسے کہتے ہین اور بلاتے ہین تمکو بجانب دین اسلام کے پس اگر انکار کرتے ہو تم قبول کرنے دین اسلام
سے پس مصالحہ کرلو اپنے شہر اور جانون کیواسطے ساتھ ادائے جزیہ کے ورنہ ہمارے تمھارے بیچ مین لڑائی ہی پس پہونچائی قس نے اہل بیت المقدس
کو گفتگو مترجم کی پس شور کیا اُنھون نے ساتھ اپنے کلمہ کفر کے اور کہا ہم اپنے دین سے نہ پھرینگے اور مرجانا ہمکو آسان تر ہی پھر جانا دین سے پس آگاہ
کیا مترجم نے یزید بن ابی سفیان کو اُنکی گفتگو سے پس آئے یزید بن ابی سفیان سردارونکے پاس اور آگاہ کیا اُنکو جواب قوم سے اور کہا کہ
کس امر کے تم منتظر ہو اُنکے معالجے مین اُنھون نے کہا کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے ہمکو حکم اُنسے لڑنیکا نہین دیا ہی بلکہ اُترنے کا حکم دیا ہی مگر ہم
لکھتے ہین امین الامۃ کو پس اگر وہ حکم دینگے ہمکو لڑنے کا قوم سے تو ویسا ہی کرینگے ہم پس لکھا یزید بن ابی سفیان نے ابو عبیدہ بن
الجراح کو کیفیت جواب اہل بیت المقدس کی اور درخواست طلب کی اُنسے پس لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے حکم لڑائی کا قوم سے اور یہ کہ
مین بھی خط کے پیچھے تمھارے پاس روانہ ہوتا ہون اور بھیجا خط ساتھ میسرہ بن ناصح کے پس جب پڑھا مسلمانون نے خط ابو عبیدہ بن الجراح
کا خوش ہوے وہ اور رات گذرانی بانتظار صبح کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مجکو روایت پہونچی ہی کہ مسلمانون نے اُس
شب کو ایسی خوشی مین گذرانا گویا وہ منتظر کسی آنیوالے کے اپنے پاس ہین بسبب لڑائی اہل بیت المقدس کے اور ہر سردار اپنے
اُٹھ پہر فتح بیت المقدس کی چاہتا تھا پس جب روشن ہوئی صبح اذانین کہین موذنون نے اور نماز صبح کی پڑھی

مسلمانون نے پس پڑھی یزید بن ابی سفیان نے ساتھ اپنے ہمراہیونکے یہ آیت یاقوم ادخلوا الارض المقدسة التی کتب اللہ لکم آخر تک
پس روایت کی ہی کہ ہر سردار نے اپنے ہمراہیونکے ساتھ یہی آیت نماز مین پڑھی گویا وہ سب ایک وقت پڑھتے پس جب فارغ ہوے وہ نماز سے پکارا
اُنھون نے کہ چلو اے مخلوق خدا کی پس پہلے سب کے بنو حمیر اور یمن کے لوگ نکلے واسطے لڑائی کے اور نکلا سلمان مثل شیر حملہ آور کے اور دیکھا اہل
بیت المقدس نے مسلمانونکو اور ظاہر ہوے وہ واسطے لڑائی مسلمانونکے اور چڑھایا اُنھون نے اپنی کمانون کو اور چلایا مسلمانونپر اپنے تیرونکو
اور تھے وہ تیر مثل پھیلی ہوئی ٹیڑیکے پس بچاتے تھے سلمان تیرونکو ساتھ سپرونکے اور صبح سے غروب آفتاب تک برابر انمین سخت لڑائی ہوتی
رہی اور نہین ظاہر کرتے تھے وہ مسلمانون کی طرف سے کسیطرح خوف اور دہشت کو اور نہین اُمیدوار کرتے تھے مسلمانون کو اپنے
شہر مین پس جب غروب ہوا آفتاب پھرے سلمان اپنے لشکر کیطرف اور نماز پڑھی اُنھون نے اور اصلاح طعام شنبیدہ کیا پس جب فارغ
ہوے وہ بہ کثرت سے روشن کیا آگ کو کہ لکڑیان اُنکو ممکن اور موجود تھین پس بعض قوم نماز پڑھتے تھے اور بعض قرآن مجید کی تلاوت کرتے
تھے اور بعض جناب باری کی درگاہ مین دعا اور زاری کرتے تھے اور بعض سوتے تھے بسبب پہونچنے مشقت لڑائی کے پس جب صبح ہوئی
چلے سلمان اُنکی طرف اور آمادہ ہوے واسطے اُنکی لڑائی کے اور بکثرت ذکر اور تعریف اللہ تعالیٰ کی کی اور درود بھیجا اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر اور آگے بڑھے چلانیوالے تیرونکے اور وہ تیر چلاتے تھے اور ذکر اللہ تعالیٰ کا اور تسبیح اُسکی کرتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے
نے بیان کیا ہی کہ مسلمان دس دن لڑائی اہل بیت المقدس مین مصروف رہے اور اہل بیت المقدس ظاہر کرتے تھے سرور کو اور اُنکے
دلون مین مسلمانون کیطرف سے کچھ جنبش اور گھبراہٹ نہ تھی پس جب ہوا گیارھوان دن ظاہر ہوا اُنپر نشان ابوعبیدہ بن الجراح کا جسکو
غالب بن سالم لیے تھا اور نشانونکے پیچھے شہسواران مسلمین اور دلیران موحدین گرد ابوعبیدہ بن الجراح کے تھے اور خالد بن الولید اُنکے داہنی
طرف اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اُنکے بائین جانب تھے اور آئین عورتین اور مال پس بڑا شور کیا مسلمانون نے ساتھ
تہلیل اور تکبیر کے پس جوابدیا اُنکو تمام قبائل نے اور واقع ہوا رعب اہل بیت المقدس کے دلونمین اور رجوع کیا اُنکے رئیسون اور بطارقہ
نے بجانب اُس کنیسہ کے جو اُنکے نزدیک معزز اور نام اُسکا قمامہ تھا پس جب ٹھہرے وہ اپنے بطریق کے سامنے اور سجدہ تعظیمی کیا اُنکو پس کہا
اُسنے کہ یہ کیا شور ہی جو مین سنتا ہون پس کہا اُنھون نے کہ تحقیق آگئے ہین سردار قوم کے ہماری طرف اور نزدیک ہوے ساتھ باقی مسلمانونکے
پس یہ شور اُنکے سبب سے ہی پس جب سُنا بطریق نے یہ کلام اُنسے بدلگیا رنگ اور متغیر ہوگیا چہرہ اُسکا اور کہا اُسنے ہی ہی پس کہا اُنھون نے
کہ یہ کیا بات ہی اُسنے کہا کہ قسم ہی حق انجیل کی کہ اگر ہین وہ سردار اُنکے پس نزدیک ہوئی ہلاکی تمھاری اُنھون نے کہا کہ یہ معاملہ کیونکر ہی بطریق
نے کہا کہ جو علم ہمکو متقدمین سے بطور وراثت کے چلا آتا ہی اُس سے ہمکو معلوم ہوا ہی کہ جو شخص فتح کریگا زمین کو طول اور عرض مین وہ
گندم رنگ صحابی اُنکے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونگے پس اگر وہی آگئے ہین تو کوئی راہ نہین تمھارے واسطے اُنکی لڑائی کی اور
نہ تمکو طاقت مقابلے اُنکے کا ہونگی ہی اور ضرور ہی کہ قریب ہون مین اُنسے اور دیکھون اُنکی صفت کو پس اگر وہی ہین تو مین اُنسے
مصالحہ کرلونگا اور قبول کرونگا جس امر کا وہ ارادہ کرینگے اور اگر اُنکے سوا کوئی اور ہین پس نہ سپرد کرونگا مین شہر کو کبھی
اس واسطے کہ ہمارا شہر نہ فتح ہوگا مگر اُس شخص کے ہاتھ سے جسکا ذکر مین نے تم سے کیا ہی پھر کھڑا ہوا قس اور

راہب اور شاسمہ اُسکے گرد تھے اور بلند کی تھین صلیبان اُسکے سر پر اور کھولا تھا انجیل کو سامنے اُسکے اور گھیرے تھے بطارقہ گرد اُسکے اور ا
چڑھے وہ شہر پناہ کی دیوار پر یہانتک کہ آئے وہ اُس راستہ کے نزدیک جس راہ سے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ آئے تھے پس دیکھا
بطریق نے مسلمانون کیطرف اور مسلمان دیکھتے تھے ابو عبیدہ بن الجراح کو اور سلام کرتے تھے اُنپر اور تعظیم کرتے تھے اُنکی پھر رجوع کی اُنھون نے
بجانب لڑائی کے گویا کہ وہ شیر حملہ آور تھے پس پکارا مسلمانونکو ایک شخص رومی نے جو بطریق کے سامنے چلتا تھا موجب حکم بطریق کے اور کہا اُسنے کہ
اے گروہ مسلمانونکے باز رہو تم لڑائی سے یہانتک کہ سوال کرین اور طلب خیر کرین ہم تمسے پس توقف کیا مسلمانون نے لڑائی مین پس پکار کر کہا
اُسنے اس رومی نے زبان عربی مین کہ جان لو تم اس امر کو کہ صفت اُس شخص کی جو فتح کریگا ہمارے اس شہر اور سب شہرون اور زمین
کو ہمارے پاس موجود ہے اور ہمکو معلوم ہے پس اگر وہی تمھارے سردار ہین تو ہم تمسے نہ لڑینگے بلکہ سپرد کر دینگے ہم شہر تمکو اور اگر وہ نہین ہین پس نہ
باز رہینگے ہم تمسے اور نہ سپرد کرینگے ہم شہر تمکو کبھی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب سُنا مسلمانون نے کلام اُنکے مترجم کا آئے کچھ
لوگ اُنمین سے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور آگاہ کیا اُنکو اُس گفتگو سے جو اُنھون نے سُنی تھی پس نکلے اور چلے اُنکی طرف ابو عبیدہ بن الجراح
یہانتک کہ اُنکے سامنے آئے اور دیکھا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور تحقیق کیا اُنکی صورت کو پس کہا بطریق نے اے اہل
بیت المقدس سے کہ یہ وہ شخص نہین ہین خوش تم اور لڑو اپنے دین کے واسطے پس جب سُنا اُنھون نے اُسکے کلام کو بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازونکو اور
انکار کیا اپنے کلمہ کفر کو اور متوجہ ہوے وہ بجانب لڑائی کے درانحالیکہ لڑتے تھے وہ سخت لڑائی اور چلا گیا بطریق بجانب کنیسہ قمامہ کے
اور کچھ کلام نہین کیا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح سے بلکہ حکم کیا اُسنے اپنی قوم کو لڑائی کا اور پھرے اُسیوقت ابو عبیدہ بن الجراح بجانب اپنے
ہمراہیونکے پس کہا خالد بن الولید نے کہ کیا حال گذرا تمھارا اے سردار ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین کچھ نہین جانتا ہون سواے اسکے
کہ مین گیا تھا اُنکی طرف جیسا کہ تمنے دیکھا ہے اور قریب ہوا اور دکھائی دیا مجکو ایک شیطان اُنکے شیاطین سے جو گمراہ کرتے ہین پس نہین تھا وہ مگر
یہ کہ دیکھا اُسنے میری طرف یہانتک کہ ایک ہی ساتھ اُن سبھون نے شور کیا پھر چلا گیا وہ اُنکے پاس سے اور کچھ کلام نہین کیا اُسنے مجھسے
خالد بن الولید نے کہا کہ قریب ہے کہ اس بات مین اُنکے نزدیک کوئی تجویز اور راے ہے کہ واقف ہونگے ہم اُسپر بعد اُسکے اور جانینگے ہم خبر اُسکی بعد
اُسوقت کے پھر پکارا خالد بن الولید اور ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانونکو اور حکم کیا اُنکو لڑنیکا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ آنا اور اُترنا
مسلمانونکے بیت المقدس مین ایام جاڑون اور سردی مین تھا اور جانا تھا رومیون نے کہ مسلمان نہ طاقت رکھینگے ٹھہرنیکی راوی نے بیان کیا ہے کہ
چلے مسلمان اُنکی طرف اور حملہ کیا اُنپر اور نکلے تیر انداز لوگ اہل یمن سے اور تھین کمانین اُنکی درختان کوہی کی جسکا تیر سبب بلا کرتا ہے اور لپیٹ
گئے وہ درانحالیکہ کھینچنے والے کمانونکے تھے سینے کے بھل اور چلایا اُنپر تیرونکو اور رومی کم احتیاط کرنیوالے تھے تیرون سے بسبب اپنی بے پروائی
کے تیر دستے یہانتک کہ دیکھا مسلمانون نے تیرونکو اور ناوا کر دیتے تھے اُنکو سرون کے بھل اور نکلتے تھے اُنکی پشتون سے عون بن
نہابل نے بیان کیا ہے کہ واسطے اللہ کے تھی نیکو کاری عرب یمن کی پس تحقیق دیکھا مین نے اُنکو کہ وہ تیر چلاتے تھے اور روشنی پہنچ کرتے
تھے شہر پناہ کی دیوار سے مثل بارش قطرات پانی کے پس جب دیکھا اُنھون نے تیرونکے کارگر ہونے کو احتیاط کی تیرونسے اور مضبوط کیا
اُنھون نے واسطے تیرونکے شہر پناہ کو ساتھ ڈھالون اور چمڑون اور پردے وغیرہ کے جو باز رکھتے تھے اُسنے تیرون کو اور دیکھا

مین نے ضرار بن الازور کو کہ بے بجانب بڑے دروازے شہر پناہ کے اوراُسپر ایک بڑا بطریق تھا جسکے سرپر سونیکی صلیب تھی اور گرداُسکے غلام کُرتے پہنے ہوے اور اُنکے ہاتھون مین عود اور کمانین چھپی ہوئی تھین اور بطریق لوگون کو لڑائی پر ترغیب دیتا تھا پس دیکھا مین نے ضرار کو کہ قصد کیا اُسکی طرف اور وہ چھپتے تھے اپنی ڈھال کے نیچے یہانتک کہ وہ نزدیک پہونچے اُس برج کے جسپر وہ بطریق تھا پھر چلایا انھون نے اپنے تیر کو بطریق پر پس دیکھا مین نے تیر کو کہ نکلا اور برج اونچا تھا پس کہا مین نے کہ کیا کام کریگا یہ تیر تا ہنگام پہونچنے کے اس دیوار تک اور کیا کارگر ہوگا اس کے بر پر حالانکہ اُسپر زرہ وغیرہ سامان جنگ ہی پس قسم کرتا ہون مین کہ پڑا تیر اُسپر پس پھیردیا اُسکو بجانب اسفل اُنکے شہر پناہ کے پس سُنا مین نے واسطے قوم کے ایک بڑی آواز ڈرانیوالی کو پس جانا مین نے کہ مارڈالا ضرار نے اُس بطریق کو اپنے تیر سے اور برابر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ لڑتے رہے اہل بیت المقدس سے چار مہینے کامل اور کوئی دن ایسا نہ تھا جسمین سخت لڑائی نہین ہوتی تھی اور مسلمان صبر کرنیوالے تھے سردی اور پانی اور برف پر پس جب دیکھا اہل بیت المقدس نے شدت محاصرہ اور اُس چیز کو جو نازل ہوئی اُنپر آسمانون سے گئے وہ لوگ بجانب قمامہ کے اور ٹھہرے وہ سامنے اپنے بطریق کے اور سجدہ کیا اُسکے سامنے اور کہا اے ہمارے سردار کیا ہوگیا ہمپر محاصرہ ان عرب کا اور ہم اُمید رکھتے تھے کہ آویگی ہمارے پاس کمک بادشاہ کی اور بتحقیق باز رہا بادشاہ ہمسے بیشک بذات خود بسبب شکست اُٹھانے اپنے لشکر کے اور کوئی دن ہمپر ایسا نہین گذرتا ہی جسمین بہت لوگ ہمارے مارے نہین جاتے ہین اور اُنکے بھی لوگ مارے جاتے ہین مگر یہ گروہ لوگ زیادہ تر خواہشمند ہین لڑائی کے ہمیشہ زندگانی کے اور حسد سے وہ ہمپر اُترے ہین کوئی ایک کلام بھی ہمنے اُنسے نہین کہا ہی اور نہ اُنکے کلام کا جواب دیا ہی بسبب نا چیز جاننے کے اُنکو اور اب تحقیق دور ہوا ہی چھپانا حال کا اور سخت دشوار ہوگیا کام ہمارا اور ہم چاہتے ہین تجھسے کہ چل تو قریب قوم مسلمانونکے اور دیکھ اور دریافت کر تو کہ وہ ہمسے کس امر کے خواہان ہین پس اگر ہوگا امر دشوار رکھو لدینگے ہم دروازہ اُنکو اور نکلینگے ہم اُنکے مقابلے کو پس سبکے سب ہم مارڈالے جاینگے یا شکست دیوینگے ہم اُنکو پس منظور کیا بطریق نے اُسکی درخواست کو اور ظاہر کیا اُسنے اپنے لباس کو اور چڑھا وہ شہر پناہ کی دیوار پر اور اُٹھائی گئی صلیب اُسکے سامنے اور ریکجا ہوے قسیس اور راہب لوگ گرد اُسکے جنکے ہاتھون مین انجیلین کھلی ہوئین اور انگیٹھیان سونیکی تھین اور آیا بطریق اُس جگہ پر جہان ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ اُترے تھے اور پکار کر کہا اُنمین سے ایک مرد فصیح زبان نے ساتھ زبان عربی کے کہ اے گروہ عرب کے عمدہ شخص دین انصرانیت اور خاص شریعت اُس دین کا تو بہتر تمسے گفتگو کرنیکو پس نزدیک ہمارے آوے سردار تمھارا پس آگاہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح کو اُسکے کلام سے پس پھر آئے وہ چلتے ہوے اُسکی طرف اور ایک جماعت اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گرد اُنکے تھی اور مترجم اُنکا اُنکے ساتھ تھا پس جب آکر ٹھہرے وہ سامنے اُنکے کہا ابو عبیدہ بن الجراح کے مترجم نے کہ کیا چاہتے ہو تم اور کیا مانگتے ہو تم یہ سردار عرب کے ہین جو تمھاری طرف آئے ہین بطریق نے مترجم سے کہا کہ تو اُنسے کہدے کہ تم کیا چاہتے ہو پس یہ شہر ارض مقدس ہی اور جسنے اُسکا ارادہ کیا ہی قریب ہی کہ اللہ تعالی اُسپر غضب اور اُسکو ہلاک کریگا پس آگاہ کیا مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو اس گفتگو سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مترجم سے کہ کہ تو اُنسے کہ ہم جانتے ہین اس امر کو یہ شہر بزرگ ہی اور اسی شہر سے تشریف لیگئے تھے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نزدیک ہوے تھے اپنے پروردگار پس قریب ہوسکتے وہ بقدر دو گوشہ کمان کے بلکہ کمتر اُس سے اور یہ شہر معدن انبیا اور اُنکی قبرین اسمین ہین اور ہمکو بہ نسبت تمھارے اس شہر کے ساتھ زیادہ استحقاق ہی اور ہم برابر اُترے رہینگے یا مالک کردیگا اللہ تعالی ہمکو اس شہر کا جیسا کہ مالک کردیا ہی اُسنے ہمکو

غیر اس شہر کا بطریق نے کہا کیا چیز تم ہمسے چاہتے ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جو ہم چاہتے ہین وہ ایک بات ہی تین باتونسے پہلی اسمین
کی یہ ہی کہ کہو تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس اگر قبول کروگے اس کلمہ کو تو ہمارا حال یکسان ہوجائیگا بطریق نے کہا کہ یہ بڑا کلمہ ہی اور ہم
قائل ہین اسکے مگر یہ کہ تمھارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم مقر نہین ہین کہ وہ رسول اللہ کے ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جھوٹا ہی
دشمن خدا اور کبھی اللہ کی وحدانیت کا قائل نہین ہی حالانکہ خبر دی ہی ہمکو اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین اس امر کی کہ تم یہ کہتے ہو ان اللہ المسیح بن اللہ
لا الہ الا اللہ سبحانہ وتعالی عما یقول الظالمون علوا کبیرا بطریق نے کہا کہ اس بات کو ہم کبھی منظور نکرینگے پس دوسری بات کیا ہی ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہا کہ دوسری بات یہ ہی کہ مصالحہ کرو تم اپنے شہر کے واسطے اور دو ہمکو جزیہ درانحالیکہ تم حقیر اور ذلیل ہونیوالے ہو جیسا کہ تمھارے
سوا اور شام کے سب لوگون نے ہمکو جزیہ دیا ہی بطریق نے کہا کہ یہ بات پہلی بات سے زیادہ بڑی اور دشوار ہی ہمپر اور کبھی ذلت اور حقارت
گوارا نہ کرینگے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا پس جدا ہونگے ہم تمھاری لڑائی سے اور فتحیاب کریگا اللہ تعالی ہمکو تمپر پس لونڈی غلام بناوینگے
ہم تمھاری عورتون اور اولاد کو اور مار ڈالینگے ہم تم مین سے اُس شخص کو جو مخالفت کریگا کلمہ حق سے اور قیام کریگا کلمہ کفر پر بطریق نے کہا کہ
ہم اپنا شہر نہ سپرد کرینگے تا آنکہ سب کے سب ہلاک ہوجائینگے اور کیونکر ہم سپرد کرینگے اپنے شہر کو حالانکہ اسمین مہیا کیا ہی ہمنے سامان حصار کا
اور اسمین اچھا سامان اور سخت اور شدید لوگ ہین اور نہین ہین مثل اُن لوگونکے جنکو ملاقی ہوے تم اہل شہر والے اور اُنھون نے اقرار اداے جزیہ کا
تمسے کر لیا کہ اُس قوم پر مسیح نے غضب کیا ہی پس داخل ہوگئے وہ تمھاری اطاعت مین اور ہم ایسے ہین کہ جسوقت سوال اور دعا کرتے مسیح سے
قبول کرتے ہین وہ ہماری دعا کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ جھوٹا ہی اے دشمن خدا کے ما المسیح بن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ
الرسل وامہ صدیقۃ کانا یاکلان الطعام خلقہ اللہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون پس کہا بطریق نے کہ ہم اپنے دین اور اعتقاد سے نہ پھرینگے
پس کہا اس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین بطریق نے کہا کہ مین قسم مسیح کی کھا کر کہتا ہون کہ اگر تم
بیس برس ہمپر گھیرے رہوگے تو کبھی ہمارے شہر کو نہ فتح کر پاؤگے اور نہ فتح کریگا ہمارے شہر کو مگر ایک مرد جسکی تعریف ہم اپنی کتاب مین لکھی ہوئی پاتے ہین اور وہ
صفات تم مین نہین ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کیا صفت ہی اُسکی جو تمھارا شہر فتح کریگا بطریق نے کہا ہم اُسکی صفت کو تمسے نہ بیان کرینگے
مگر ہم پاتے ہین اُسکو اپنی کتاب اور علم مین اسطرح سے کہ جو شخص فتح کریگا اس شہر کو وہ صحابی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور نام اُنکا عمر بن الخطاب
اور وہ مشہور بہ فاروق اور وہ بڑے سخت مرد ہونگے کہ نہ ڈر آویگی اُنکے اوپر اللہ کے کام مین ملامت کسی ملامت کرنیوالی کی اور ہم اُنکی صفت
تم مین نہین دیکھتے ہین پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس بات کو بطریق کی گفتگو سے ہنسے وہ اور کہا اُنھون نے فتحنا البلد ورب الکعبۃ
پھر کہا بطریق سے کہ اگر اُنکو دیکھے تو پہچان سکتا ہی اُسنے کہا ہان اور کیونکر نہ مین اُنکو پہچانونگا حالانکہ صفت اُنکی اور شمار اُنکے نسب کے اور نشانیان
اُنکی ہمکو معلوم ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہی خدا کی وہی ہمارے خلیفہ اور صحابی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین
بطریق نے کہا کہ جب یہ بات ہی اور تمکو معلوم ہوگئی صداقت ہمارے قول کی پس بچاؤ تم خونریزی کو اور کہلا بھیجو اپنے خلیفہ کو کہ وہ یہان
آوین پس جسوقت ہم اُنکو دیکھینگے اور ثابت اور تحقیق ہو جاویگی ہمکو پہچان اور صفت اُنکی کھولدینگے ہم اُنکے واسطے دروازہ شہر کو
اور جزیہ دینگے ہم اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اگر خدا نے چاہا تو مین قریب نزدیک اُنکے پاس یہان آنیکو کہلا بھیجونگا پس آیا تم

دوست رکھتے ہو لڑائی کو اپنے ساتھ باز رہنے کو تمسے بطریق نے کہا کہ ای عرب تم نہین چھوڑتے ہو اپنے ظلم اور جبر کو کہ ہمنے سچی بات تمسے کہدی واسطے
بچانے خونکے اور تم لڑائی کے خواہان ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ لڑائی مرغوب نہین ہی ہمارے دلونکو زندگانی سے امید رکھتے ہین ہم لڑائی کے
سبب سے بڑے مرتبے اور بخشش کی اپنے پروردگار کیطرفسے پھر مراجعت کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اور حکم کیا انھون نے مسلمانونکو باز رہنے
لڑائی سے پھر بلکہ اور آگاہ کیا انکو بطریق کی گفتگو سے اور بلند کیا مسلمانون نے اپنی آوازونکو ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور کہا انھون نے کہ ای سردار تم ایسا ہی
کرو اور لکھو تم امیر المومنین کو یہ حال پس شاید وہ روانہ ہون ہماری طرف اور فتح کرے اس شہر کو اللہ ہمپر پس اسیوقت لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے
خط اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم لعبد اللہ امیر المومنین عمر ابن الخطاب من عامله علی الشام ابی عبیدة عامر بن الجراح اما بعد سلام
اللہ علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا هو واصلی علی نبیه واعلم یا امیر المومنین انا منازلون لاهل مدینة ایلیا نقاتلهم کل یوم ویقاتلونا ولقی
المسلمون مشقة عظیمة من البرد والامطار الا انهم صابرون علی ذلک یرجون رحمة اللہ عز وجل بذلک فلما کان فی الیوم الذی کتبت الیک فانه شرف علی
بطریقهم الذی یعظمونه فقال انه یجد فی کتبهم انه لا یفتح بلدهم الا صاحبهم وانه یعرفه بصفته وقد سالنا حقن الدماء وان تسیر الینا وتجیئنا بنفسک
فلعل اللہ ان یفتح هذه البلد علی یدیک والسلام علیک ورحمة اللہ وبرکاته وعلی جمیع المسلمین پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کون شخص
لیجائیگا میرے خط کو بجانب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور مزدوری اسکی اللہ پر ہی پس جلدی کی جواب مین میسرہ بن مسروق العبسی
نے اور کہا انھون نے کہ ای سردار مین ایلچی ہونگا اور واپس آؤنگا ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کے اگر چاہا اللہ تعالی نے ابو عبیدہ بن الجراح
نے کہا کہ لو تم خط کو برکت دیوے اللہ تعالی تم مین پس لیا خط کو میسرہ بن مسروق نے اور سوار ہوے وہ اپنی اونٹنی پر اور برابر
کوشش کرتے رہے چلنے مین یہانتک کہ آئے مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس داخل ہوے وہ رات کیوقت
اور آئے مسجد شریف مین اور سلام کیا قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قبر ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر پھر آئے وہ ایک جگہ مسجد مین
اور سو رہے حالانکہ کئی راتین انکو گذری تھین کہ وہ نہین سوئے تھے پس لگ گئی آنکھین انکی پس نہین بیدار ہوے وہ مگر حضرت عمر کی
اذان سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اعلان کرتے تھے اذان مین پس جب اذان کہی انھون نے داخل ہوے وہ مسجد مین اور یہ کہتے تھے الصلوة
رحمکم اللہ میسرہ نے بیان کیا ہی کہ اٹھ کھڑا ہوا مین اور وضو کیا مین نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز صبح کی پڑھی مین نے پس
جب پھرے وہ نماز سے کھڑا ہوا مین انکے سامنے اور سلام کیا مین نے انکو پس جب دیکھا انھون نے مجکو مصافحہ کیا مجھسے اور خوش ہوے اور
کہا انھون نے کہ میسرہ ہی قسم پروردگار کعبہ کی اور کہا کہ تمھارے پیچھے کیا حال ہی ای بیٹے مسروق کے مین نے کہا کہ ای امیر المومنین بہتری اور
سلامتی ہی پھر دیا مین نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا خط پس بوسہ دیا انھون نے خط کو اور پڑھکر سنایا مسلمانون کو پس خوش
ہوے مسلمان اسکے مضمون سے اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ کیا رائے دیتے ہو تم رحمت کرے اللہ تمپر اس بارہ مین جو مجکو امین الامة
نے لکھا ہی پس سبکے پہلے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کلام کیا اور کہا انھون نے کہ ای امیر المومنین اللہ تعالی نے
ذلیل کیا رومیونکو اور نکالا انکو ملک شام سے اور مدد و غلبہ دیا مسلمانون کو انپر اور محاصرہ کیا ہی ہمارے ساتھیون نے ایلیا کا اور
تنگی مین ڈالا ہی انکو اور ہر روز انکی ذلت اور سستی اور دہشت بڑھتی جاتی ہی پس اگر ٹھہرے رہوگے تم یہان

اور بچاؤگے تم اُنکی طرف جاوینگے وہ کہ تمنے اُنکے کلام کو خفیف اور سُبک جانا ہی ہین ٹھہرینگے وہ مگر اندک مدت یہانتک کہ اختیار کرینگے وہ ذلت
اور حقارت کو اور ادا کرینگے جزیہ کو پس جب سُنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنکے کلام کو دعاے جزاے خیر دی اُنکو کہ ہان میری راے ہی کہ آیا اس
کے سوا اور کوئی راے بھی تم لوگون کے نزدیک ہی پس کہا حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے کہ میری راے اس راے کے خلاف ہی
اور مین ظاہر کرتا ہون اُسکو رحمت کرے اللہ تمپر پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یا ابو الحسن وہ کیا راے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ قوم نے درخواست کی ہی تمھارے آنیکی اور اُنکی درخواست مین ذلت ہی اور شاید کہ مسلمانونکے واسطے صورت فتح کی ہو اور تحقیق اُٹھایا
ہی مسلمانون نے بڑی سختی کو سردی مین اور لڑائی اور طول مقام سے اور میری راے یہ ہی کہ اگر تم روانہ ہوگے اُنکی طرف تو فتح کریگا اللہ شہر کو
تمھارے ہاتھ پر اور ہوگا تمھارے چلنے مین بڑا اجر بہ پیاس اور بھوک مین اور ہر جنگل کے کاٹنے پہاڑ کے چڑھنے مین یہانتک کہ پہونچو گے
تم اُنپر جس وقت کہ پہونچوگے تم اُنپر ہوگی تمھارے اور مسلمانونکے واسطے اطمینان اور آرام اور بہتری فتح اور مین بیٹر نہین ہون اس امر سے
اگر مایوس ہوجاوینگے وہ لوگ تمھارے آنے اور قبول کرنے صلح سے تو جنگل مارینگے اور پکڑینگے وہ اپنے شہرونکو اور آویگی مدد اُنکی بطارقہ
اور طاغیہ کے پاس سے پس آویگی اسوجہ سے مسلمانونپر سختی اور بلا اسواسطے کہ بیت المقدس اُسکے نزدیک بزرگ اور معظم ہی اسکا وہ حج کرتے ہین اور
نہین بچھڑتے ہین وہ اُس سے اور بہتر یہی ہی کہ تم روانہ ہو اُنکی جانب سے پس خوش ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے
مشورے سے اور کہا اُنھون نے کہ نظر کی عثمان رضی اللہ عنہ نے بجانب مکر دشمن کے اور نظر کی علی رضی اللہ عنہ نے مسلمانون کے حال پر
اور دعاے جزاے خیر دی اُنکو اور کہا اُنھون نے کہ نہ اختیار کرونگا مین مگر علی رضی اللہ عنہ کے مشورے کو کہ نہین دیکھا مین نے
اُنکو مگر نیک مشورہ اور مبارک صورت پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم کیا لوگونکو واسطے درستی سامان روانگی کے اپنے ساتھ پس
خوش ہوے مسلمان اس سبب سے اور درستی سامان کی کی مسلمانون نے اور آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد شریف مین پس چار رکعت نماز
کی پڑھی اُنھین پھر آئے بجانب قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور چھوڑا اپنی طرف سے مدینہ طیبہ مین حضرت علی کو اور اُسیوقت چلے وہ
مدینہ منورہ سے اور لوگ اُنکی مشایعت کرتے تھے اور رخصت کرتے تھے اُنکو اور سوار تھے حضرت عمر اپنے سُرخ اونٹ پر جسپر دو تھیلے تھے
ایک مین ستو دوسرے مین چھوہارے بھرے تھے اور اُنکے سامنے ایک مشک بھری ہوئی پانی کی تھی اور پشت پر اُنکے ایک بڑا کاسہ کھانیکا تھا
اور نکلی اُنکے ساتھ ایک جماعت صحابہ کی جو یرموک کی لڑائی مین حاضر ہوئی تھین پھر پلٹ گئی تھی بجانب مدینہ منورہ کے اور منجملہ اُنکے زبیر بن العوام
اور عبادہ بن صامت تھے اور روانہ ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بجانب بیت المقدس کے اور وہ جب کسی منزل مین پہونچتے تھے تو نہین کوچ
کرتے تھے وہان سے مگر بعد نماز صبح کے پس جب فارغ ہوتے تھے نماز سے متوجہ ہوتے تھے بجانب مسلمانونکے اور حمد و ثنا اللہ کی بیان کرتے تھے ان
کلمات سے الحمد للہ الذی اعزنا بالاسلام وخصنا بنبیہ علیہ السلام وھدانا من الاسلام وجمعنا من بعد الشتات علی کلمۃ التقوی والف بین قلوبنا ونصرنا
علی عدونا ومکن لنا فی بلادہ وجعلنا اخوانا متحابین فاحمدوا اللہ عباد اللہ علی ھذہ النعمۃ واسألوہ المزید منہا والشکر علیہا وعلی ما اصبحتم تتقلبون فیہ
من النعم السابغۃ والمنن الظاہرۃ فان اللہ یزید المستزیدین والراغبین فیما لدیہ ویتم نعمتہ علی الشاکرین پھر لیتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کاسے کو
اور بھرتے تھے اُسکو ستو سے اور پھیلاتے تھے گرد اُسکے خرمونکو اور کہتے تھے مسلمانون سے کہ کھاؤ تم گوارا ہو رحمت کرے اللہ تمپر اور رکھتے تھے خود اور

کھاتے تھے مسلمان ساتھ اُنکے پھر کوچ کرتے تھے پس برابر اسیطرح سے وہ کوچ کرتے تھے عمرو بن مالک عیسی نے بیان کیا ہی کہ تھا مین ہمراہ حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کے جسوقت کہ وہ روانہ ہوتے تھے بجانب ملک شام کے پس گذرے اثناے راہ مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک پانی پر جس کی
مالک قوم جذام تھی اور اُسپر گروہ جذام کا اُترا تھا اور جگہ پانی کی ذات المنار کے نام سے پکاری جاتی تھی پس اُترے مسلمان اُسپر پس اُسی حال
مین کہ ٹھہرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہان اور اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرد اُنکے تھے کہ آئی اُنکے پاس ایک قوم جذام کی پس
کہا اُنھون نے کہ اے سردار ہمارے نزدیک ایک مرد ہی جسکی دو زوجہ ہین اور وہ دونون بہنین ہین ایک ماں باپ سے پس خشمناک ہوے حضرت
عمر رضی اللہ عنہ اور کہا کہ لاؤ تم اُس مرد کو پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ یہ دونون عورتین کون ہین اُسنے کہا میری زوجہ ہین حضرت نے کہا کیا اُن دونون مین
کوئی قرابت ہی اُسنے کہا کہ ہان وہ دونون حقیقی بہنین ایک ماں باپ سے ہین پس کہا حضرت عمر نے کہ دین تیرا کیا ہی آیا تو مسلمان نہین ہی اُسنے کہا کہ مین مسلمان
ہون حضرت عمر نے کہا کہ آیا نہین جانا تو نے کہ یہ صورت حرام ہی تجھپر آیا نہین فرمایا ہی اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین وان تجمعوا بین الاختین الا ما قد
سلف اُس مرد نے کہا کہ قسم ہی خدا کی مین اس امر کو نہین جانتا ہون کہ وہ دونون مجھپر حرام ہین پس خشمناک ہوے حضرت عمر اور کہا تو جھوٹا ہی قسم ہی خدا
کی کہ وہ دونون تجھپر حرام ہین ہر آئینہ چھوڑ دے تو راہ ایک کی اُن دونون سے ورنہ مین تیری گردن مارونگا اُس مرد نے کہا کہ آیا آغاز کا تمھارا
مجھی پر ہی میری زوجہ کے مقدمہ مین یہ ایسا دین ہی کہ نہین پہونچا مین اُسمین کسی بہتری کو ہر آئینہ تھا مین بے نیاز اُسمین داخل ہونے سے
پس کہا حضرت عمر نے اُس سے کہ نزدیک آ تو میرے پس نزدیک ہوا وہ اُنسے پس مارے حضرت عمر نے چند درے اُسکے سر پر اور کہا آیا گالی دیتا ہی
اور بُرا کہتا ہی تو اسلام کو اے دشمن خدا کے اور دشمن اپنی جان کے حالانکہ یہ وہ دین ہی جسکو پسند کیا ہی اللہ تعالی نے اپنے فرشتون اور پیغمبرون
اور بہترین لوگونکے واسطے چھوڑ دے تو سختی ہو تجھپر راہ ایک کی دونونسے ورنہ مین حد افترا کی تجھپر جاری کرونگا اُس مرد نے کہا کہ مین کیا کرون
مین ان دونونکو دوست رکھتا ہون مگر قرعہ ڈالو تم دونونکے بیچ مین پس جسپر قرعہ پڑے وہ میری ہی اور مین اُسکا ہون اگرچہ مین دونون کو
دوست رکھتا ہون پس قرعہ ڈالا حضرت عمرؓ نے اُن دونون عورتونپر اور پڑا قرعہ ایک پر تین مرتبہ اُن دونون سے پس رکھا اُس مرد نے ایک کو
اور چھوڑ دیا دوسری کو پھر آئے حضرت عمر اُسکے سامنے اور کہا کہ سُن اے مرد اور نگاہ رکھ اس امر کو جو مین تجھسے کہتا ہون کہ جو شخص داخل ہوا ہمارے
دین مین پھر رجوع کی اُسنے دین سے تو ہم اُسکو مار ڈالتے ہین اور ڈر تو جدا ہونے اسلام اور اس امر سے کہ خبر پہونچے مجکو تیرے بارہ مین یہ کہ شب
گذرانی تو نے ساتھ بہن اپنی زوجہ کے پس اگر تو ایسا کریگا تو مین تجکو سنگسار کرونگا راوی نے بیان کیا ہی کہ روانہ ہوے حضرت عمر رضی اللہ
اُس مقام سے یہانتک کہ پہونچے ایک قبیلہ بنی مرہ سے پس اُسیوقت دیکھا اُنھون نے ایک قوم کو کہ کھڑے کیے گئے ہین وہ آفتاب مین
درانحالیکہ سختی کی جاتی ہی اُنپر حضرت عمرؓ نے کہا کہ اس قوم کا کیا حال ہی جو اُنپر سختی کی جاتی ہی لوگون نے کہا کہ اُنکے ذمہ خراج ہی پس اُسی کے
مطالبہ مین اُنپر سختی کیجاتی ہی پھر حکم کیا حضرت عمر نے اُنکے چھوڑ دینے کا اور کہا کہ وہ لوگ کیا کہتے ہین لوگون نے کہا کہ وہ لوگ عذر کرتے
ہین اور کہتے ہین کہ ہم نہین پاتے ہین کہ جو ادا کرین ہم خراج کو حضرت عمر نے کہا کہ چھوڑ دو اُنکو اور نہ تکلیف دو اُنکو اُس چیز کی کہ جسکی وہ
طاقت نہین رکھتے ہین پس تحقیق مین نے سُنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے لا تعذبوا الناس فان الذین یعذبون
الناس فی الدنیا یعذبھم اللہ یوم القیامۃ پھر روانہ ہوے حضرت عمر یہانتک کہ جب آئے وہ وادی القری مین آگاہ کیا لوگون نے

انکو اس حال سے کہ یہان ایک پیر مرد ہی اور اُسکی ایک زوجہ ہی اور اس پر رہے …

ہو سکتا ہی تجھسے یہ امر کہ مقرر کرے تو اپنی زوجہ مین میرے واسطے حصہ کو اور …

اور زوجہ تیری ایکدن رات میرے حصہ مین رہیگی اور ایکدن رات تیرے حصہ مین پس کہا اُس …

دیکھی اس حال سے حضرت عمرؓ نے حکم دیا حضرت عمرؓ نے انکے حاضر کرنیکا پس حاضر کیے گئے وہ دونون …

اُنھون نے کہا کہ ہم مسلمان ہین پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ کیا بات ہی تم دونو کی جو مین نے سنی …

عمرؓ نے جو سنا تھا اُس سے انکو آگاہ کیا پس کہا بڈھے نے کہ سچ ہی حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ کیا نہین …

تجھپر اور اُس چیز پر جسے اس امر قبیح کیطرف تجکو بلایا ہی پس کہا اُسنے کہ مین مرد بڈھا ہون اور ضعیف ہو گیا ہون

جسپر اعتماد اور بھروسا کرون اور کہا مین نے کہ یہ شخص کفایت کریگا میرے اونٹونکے چرانے اور پانی پلانے مین …

برادر مقرر کرونگا مین اُسکے واسطے حصہ اپنی زوجہ سے اور اب کہ مین واقف ہو گیا ہون اس امر سے … ایسا …

نے کہا کہ نہ تو ہاتھ اپنی زوجہ کا نہین ہی کسی کو تجھپر کوئی راہ اس باب مین پھر کہا حضرت عمرؓ نے اس جوان سے کہ …

جانے سے پس اگر خبر پہونچیگی مجکو اس امر کی تو مین تیری گردن مارونگا پھر کوچ کیا حضرت عمرؓ نے بارادہ بیت المقدس …

ہوے آغاز ملک شام سے اسلم بن برقانے جو حضرت عمرؓ کے غلام تھے بیان کیا ہی کہ جب پہونچے ہم ملک شام مین دفعۃً دیکھا …

کو مسلمانونسے پس کہا حضرت عمرؓ نے زبیر سے کہ ای عبد اللہ جلد جاؤ تم اور دیکھو کہ یہ گروہ کیسا ہی پس جلد گئے زبیر اُس گروہ …

گروہ کو کہ وہ اہل یمن ہین جنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے واسطے دریافت خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بھیجا تھا زبیر نے بیان کیا …

لوگون نے مجکو اور کہا اُنھون نے کہ ای جوان تم کہانسے آئے ہو مین نے کہا کہ مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا …

کہا کہ کیونکر چھوڑا ہی تمنے وہانکے لوگونکو مین نے کہا کہ ساتھ نیکی اور بہتری کے اُنھون نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کیا کام کیا …

طرف کو یا نہین مین نے کہا کہ تم کون لوگ ہو اُنھون نے کہا کہ ہم قوم عرب ہین اور بھیجا ہی ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح نے تاکہ دریافت کرین

ہم انکو خبر حضرت عمرؓ کی راوی نے بیان کیا ہی کہ پھرے زبیر بعد اس گفتگو کے بجانب حضرت عمرؓ کے اور بیان کیا اُنسے پس کہا حضرت …

ہمراہ ای عبد اللہ اور انکے بعد ہمکو آگے پیچھے وہ لوگ پس سلام کیا اُنھون نے ہمپر اور پوچھا حال حضرت عمرؓ کا پس کہا مینے اُنسے کہ حضرت عمرؓ …

چاہتے ہو اُنھون نے کہا کہ ای امیر المومنین تحقیق بیدار ہوئین آنکھین اور بلند ہوئین گردنین بسبب طول مدت کے بجانب تمھارے آنے …

پس بشارت ہو کہ اللہ فتح کرے ہمپر بیت المقدس کو راوی نے بیان کیا پھر پلٹے وہ لوگ اپنی بستیون کی طرف یہانتک کہ پہونچے وہ ابو عبیدہؓ بن

الجراح کے لشکر مین اور پکار کر کہا بلند آوازون سے کہ خوش ہو ای گروہ مسلمانونکے حضرت عمرؓ کے آنے سے راوی نے بیان کیا …

جنبش مین آئے لوگ اور قصد کیا سبھون نے سوار ہونیکا واسطے استقبال حضرت عمرؓ کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ قسم …

رہو سیدھی طرف سے ہر مرد کو کہ نہ نکلے کوئی اپنی جگہ سے پھر چلے ابو عبیدہؓ بن الجراح ساتھ تھوڑے سے لوگونکے مہاجر اور انصار سے یہانتک

کہ پہونچے وہ اور ہمراہی اُنکے قریب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور دیکھا حضرت عمرؓ نے بجانب ابو عبیدہ بن الجراحؓ کے کہ وہ

انون نے
رونے
اللہ عنہ
زہ گوشت
پیرون تک پس پوچھا
ہم پہونچتے ہین اُس چیز کو
اگر یہی بات ہی تو کھاؤ گوارا
تاج مسلمانونکو جو شہر دن
حوا ور شہد اور زیت
تمھارے واسطے
ہین تمسے سردار
عمرؓ نے اپنے
نداد بعض
ن کو کہ یہ
تے تھے
کیا ہی
تھی

سوار تھے ایک مادہ شتر جوان پر جو پیٹی گئی تھی گلیم فطوالی سے اور باگ اسکی بالونکی تھی اور ابو عبیدہ بن الجراح اپنے ہتھیارون سے مسلح تھے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے حضرت عمر کو بٹھایا اُنھون نے اونٹنی کو اُٹھایا حضرت عمر نے اپنے اونٹ کو اور سلام کیا بعض نے بعض پر اور سامنے آگئے مسلمان درانحالیکہ سلام کرتے تھے حضرت عمر کو پھر سوار ہوے حضرت عمر اور ابو عبیدہ بن الجراح اور روانہ ہوے آگے لوگو نکے اور پیچھے باتین کرتے تھے اسیطرح چلے جاتے تھے یہانتک کہ اُترے وہ دونون اور نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانونکو پھر بہت اچھا خطبہ سُنایا مسلمانون کو ان الفاظ سے الحمد للہ الحمید المجید القوی المجید الفعال لما یرید لعبد اسکے کہا اتن اللہ تعالی کرمنا بمحمد علیہ السلام فاذاہم عنا الضلالۃ وجمعنا بعد الفرقۃ والف بین قلوبنا ونصرنا بعد البغضاء فاحمدوہ علی ہذہ النعم تستوجبون منہ المزید لان اللہ عز وجل قال لئن شکرتم لازیدنکم پھر پڑھا اس آیت کو من یہدی اللہ فہو المہتد ومن یضلل فلن تجد لہ ولیا مرشدا پس جب پڑھا حضرت عمر نے اس آیت کو اُٹھ کھڑا ہوا ایک اہل قس نصرانی جو اُنکے سامنے بیٹھا تھا اور کہا اسنے کہ اللہ تعالی تو کسی کو گمراہ نہین کرتا ہی پس جب مکرر کہا اسنے اس کلام کو حضرت عمر نے مسلمانونسے کہا کہ دیکھتے رہو تم لوگ اگر پھر کہے یہ شخص اسی کلام کو تم گردن مارو اسکی اور جان لیا قس نے جو حضرت عمر نے کہا تھا پس ٹھہر گیا وہ اور خاموش ہو رہا اور پڑھنا شروع کیا حضرت عمر نے خطبہ کو ان الفاظ سے اما بعد فانی اوصیکم بتقوی اللہ عز وجل یبقی ویفنی ماسواہ الذی ینتقم بطاعتہ اولیائہ وبمعصیتہ تشتفی اعدائہ ایہا الناس ادوا زکوۃ اموالکم طیبت بہا نفوسکم لا تریدون بہا جزاء من مخلوق ولا شکرا افہموا ما توعظون بہ فان الکیس من احذ دینہ وان السعید من وعظ بغیرہ الا وان شرار الامور مبتدعاتہا علیکم بالسنۃ بسنۃ نبیکم والزموہا فان الاقتصاد فی السنۃ خیر من الاجتہاد فی البدعۃ والزموا القرآن فانکم تجدون فیہ الشفاء والفوز ایہا الناس انہ قد قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کقیامی فیکم وقال الزموا سنتی واصحابی ثم الذین یلونہم ثم یظہر الکذب حتی یشہد من لا یستشہد ویحلف من لا یستحلف فمن اراد بحبوحۃ الجنۃ فلیلزم الجماعۃ وان الفرقۃ من الشیطان ولا یخلون احد منکم بامرءۃ فان ہی من حبائل الشیطان ومن سرتہ حسنتہ وساءتہ سیئتہ فہو مومن والصلوۃ ثم الصلوۃ پس جب فارغ ہوے حضرت عمر خطبہ سے بیٹھے وہ اور ابو عبیدہ بن الجراح بیان کرتے تھے اُنسے سب کیفیات رومیونکی لڑائی کی اور حضرت عمر خاموش تھے پس کبھی وہ روتے تھے اور کبھی سکون مین آتے تھے یہانتک کہ آیا وقت نماز ظہر کا پس کہا لوگون نے کہ یا امیر المومنین درخواست کرو تم ہمارے واسطے بلال موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ وہ اذان کہین اور بلال ملک شام مین مقیم تھے پس جب سُنا اُنھون نے کہ مسلمان اُترے ہین بیت المقدس پر آکے وہ مسلمانونکے پاس اور حاضر ہوے لڑائی مین اور لڑتے تھے انکی معیت مین پس جسوقت سُنا اُنھون نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس آگئے ہین آئے بلال اور سلام کیا حضرت عمر کو اور تعظیم کی اُنکی بزرگی رتبہ کی پس جب آیا وقت ظہر کا سوال کیا مسلمانون نے حضرت عمر سے کہ درخواست کرین وہ بلال سے اذان کہنے کی پس بلایا اُنکو حضرت عمر نے اور کہا کہ ای بلال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمسے درخواست رکھتے ہین کہ اذان کہو تم انکے واسطے اور یاد دلاؤ تم انکو اوقات انکے نبی کے بلال رضی اللہ عنہ نے کہا ہان مین اذان کہونگا پس جب کہا اُنھون نے اللہ اکبر عاجزی کی مسلمانون نے اور کپنے لگے بدن اُنکے پس جب کہا بلال نے

اشهدان لا اله الا الله واشهدان محمدا رسول الله بہت شدت سے روے مسلمان یہانتک کہ قریب پھٹ جانے کے ہوے دل مسلمانون کے
وقت ذکر اسکے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور قریب تھا کہ بلال قطع کردیوین اذان کو بسبب لاحق ہونے خوف اور درد اور رونے
کے مسلمانون کو اور ذکر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب فارغ ہوے بلال رضی اللہ عنہ اذان سے نماز پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے مسلمانونکو پس جب فارغ ہوے حضرت عمرؓ نماز سے اور بیٹھے کہا بلال نے کہ یا امیر المومنین سرداران لشکر شام کے کھاتے ہین تازہ گوشت
چڑیون اور صاف روٹی کو اور وہ چیزین ضعیف مسلمانونکو نہین ملتی ہین اور نہین پہونچتے ہین ضعیفون کے ہاتھ ان چیزون تک پس پوچھا
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیفیت اس امر کی پس کہا یزید بن ابی سفیان نے کہ نرخ ہمارے اس ملک کا ارزان ہے اور ہم پہونچتے ہین اس چیز کو
جو کہا ہے بلال نے یہان جیسا کہ ہم کہاتے تھے اور قوت دیتے تھے اپنی جانونکو حجاز مین پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اگر یہی بات ہے تو کھاؤ گوارا
ہو تمکو اور نہ جدا ہونگا مین اپنی جگہ سے یہانتک کہ دیکھ لو تم میرے پاس ان لوگونکو جو اپنی جگھون مین ہین یعنی لکھو تم محتاج مسلمانونکو جو شہرون
مین اور گانؤن مین ہین پس مقرر کرون مین واسطے ہر ایک گھر والے کے وہ چیز جو کفایت کرے انکو گیہون اور جو اور شہد اور زیت
اور عدس اور سرکہ اور سواے اسکے اور جو کچھ انکو ضرور ہو پھر کہا حضرت عمرؓ نے ضعفاے مسلمین سے کہ یہ چیزین تمھارے واسطے
تمھارے سردارون سے ملینگی اور سواے اسکے جو دونگا مین تمکو بیت المال سے پس اگر موقوف اور منقطع کردیوین یہ چیزین تمسے سردار
تمھارے آگاہ کرو تم مجکو یہانتک کہ معزول کرونگا مین انکو پھر حکم دیا حضرت عمرؓ نے مسلمانونکو کوچ کرنے کا پس جب ارادہ کیا حضرت عمرؓ نے اپنے
اونٹ پر سوار ہونیکا اور جو لباس بکری کے بالونکا بنا ہوا وہ پہنے تھے وہ ٹکڑون سے تہ بتہ سیاہ ہوا تھا اور تھے اسمین چودہ پیوند اور بعض
پیوند چمڑے کے تھے پس کہا مسلمانون نے کہ یا امیر المومنین اگر سوار ہو تم عوض اپنے اونٹ کے کسی گھوڑے پر اور پہنو تم کپڑون کو کہ یہ
باعث بڑی ہیبت کا ہوگا تمھارے دشمنون کے دل مین اور آے مسلمان آگے انکے درانحالیکہ درخوست کرتے تھے اور نرمی کرتے تھے
انکے ساتھ یہانتک کہ منظور کیا حضرت عمرؓ نے انکی درخوست کو اور نکال ڈالا اپنے لباس کو اور پہنا سفید کپڑون کو زبیر نے بیان کیا ہے
کہ مین جانتا ہون کہ وہ کپڑے مصر کے تھے اور قیمت اسکی پندرہ درہم تھی اور ڈال لیا تھا انھون نے اپنے شانہ پر ایک دستار کو نہ وہ نئی تھی
اور نہ پھٹی تھی اور دیا تھا انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور لایا گیا انکے سامنے ایک برذون سبز رنگ براذین روم سے پس جب
سوار ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسکی پشت پر خوش رفتاری کی برذون نے انکی سواری مین پس جب دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے اسکی چال ڈھال کو جلد اترے اسکی سواری سے اور کہا کہ چھوڑ دو تم میری لغزش کو چھوڑ دے اللہ تعالیٰ تمھاری لغزش کو
دن قیامت کے قریب تھا کہ بھائی تمھارا ہلاک ہو جاوے بسبب اسکے داخل ہوا میرے دل مین کبر اور مین نے سنا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ وزن مثقال حبۃ من خردل من کبر و لا یدخل
النار من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان اور قریب تھا کہ ہلاک کرے مجکو سپید کپڑا تمھارا اور برذون خوش رفتار تمھارا
پھر نکالا حضرت عمرؓ نے ان کپڑون کو اور پہن لیا اپنے پچھلے لباس کو راوی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روانہ ہوے بارادہ
کھائی پہاڑ اور اسکے چڑھنے کے بیت المقدس کی راہ مین پس ملاقی ہوے ان سے ایک قوم مسلمانون کی جو کپڑے دیباج کے

پہنے تھے جسکو اُنھون نے یرموک سے پایا تھا پس حکم کیا حضرت عمرؓ نے مٹی ڈالنے کا اُنکے منھ پر اور کیا اڑ ڈالنے کا اُنکے کپڑون کو اور برابر چلتے
تھے وہ گھاٹی پہاڑ پر یہانتک کہ قریب بیت المقدس کے پہونچے پس جب دیکھا بیت المقدس کو کہا اُنھون نے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہم
افتح لنا فتحا یسیرا واجعل لنا من لدنک سلطانا نصیرا اور استقبال اُنکا کیا گروہ مسلمانون اور سردار نشانون نے اور چلے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ یہانتک کہ پہونچے وہ اُس جگہ جہان ابوعبیدہ بن الجراح اُترے تھے پس کھڑا کیا گیا اُنکے واسطے ایک خیمہ بنا ہوا بالون کا
پس بیٹھے اُسکے کنارے کی جانب بیچ مٹی پر پھر اُٹھ کھڑے ہوے اور چار رکعت نماز پڑھی انھون نے راوی نے بیانکیا ہی کہ بلند ہوا واسطے مسلمانون کے
ایک بڑا شور جنبش دینے والا ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور سنا اہل بیت المقدس نے شور کو بدون لڑائی کے پس چڑھ گئے وہ شہر پناہ پر
پس کہا اُسنے اُنکے بطریق نے کہ سختی ہو تمپر دیکھو تم کہ عرب کا کیا حال ہی جو بلند ہوئین ہین آوازین اُنکی بدون لڑائی کے پس قریب ہوا
ایک مرد عرب پر متنصرہ سے اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے آگاہ کرو تم ہمکو اپنے قصد سے مسلمانون نے کہا کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ آئے
ہین ہمارے پاس مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس یہ شور مسلمانون کی خوشی کا بسبب اُنکے آنے کے
ہی پس پھرا وہ متنصرہ اور آگاہ کیا اُسنے بطریق کو مسلمانونکے کلام سے پس چپ ہو رہا وہ اور کچھ کلام نہین کیا اُسنے پس جب صبح ہوئی
اور نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانونکو کہا اُنھون نے کہ عار جاؤ تم قوم کی طرف اور آگاہ کرو تم اُنکو اس امر سے کہ مین
آیا ہون پس گئے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور پکارا اُنکو اور کہا اُسنے کہ اے لوگو اس شہر کے ہمارے سردار امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی
آئے ہین پس کیا کروگے تم اُس امر مین جو تمنے کہا تھا پس آگاہ کیا لوگون نے بطریق کو پس نکلا وہ اپنے کنیسہ سے اور وہ لباس بنلیو بانونکا
پہنے تھا اور گرد اُسکے راہب اور قسیس اور اساقفہ تھے اور اُٹھائی گئی تھی اُسکے سامنے بڑی صلیب جسکو وہ نہین نکالتا تھا اہل شہر کے واسطے
مگر اُنکی عیدین اور چلا اُسکے ساتھ باطلیق جو حاکم بیت المقدس کا تھا اور وہ کہتا تھا بطریق سے کہ اگر تو اُنکی صفت کو پہچانتا ہی تو خبردار نہ
کھولینگے ہم اُنکے واسطے دروازے کو اور چھوڑ دے تو ہمکو اور عادات ان عرب کو پس ہٹا دینگے وہ ہمکو یا ہٹا دینگے ہم اُنکو بطریق نے
نے کہا کہ مین ایسا ہی کرونگا اور بلند ہوا وہ شہر پناہ پر اور سامنے آیا ابوعبیدہ بن الجراح کے کہ کہو تم جو تمکو منظور ہو اے شیخ نیک اور
خوش سیرت ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہ امیر المومنین جنکے اوپر کوئی سردار نہین ہی ابھی آئے ہین پس نکلو تم اُنکی طرف اور لو تم
اُنسے امان اور ذمہ اور مقرر کرو تم اُنکے واسطے جزیہ کو بطریق نے کہا کہ اے مرد اگر سردار تمھارے آئے ہین اور وہ ایسے ہین جنپر کوئی
سردار نہین ہی پس کہو تم اُنسے کہ قریب اور سامنے ہون وہ ہمسے پس پہچانین ہم اُنکی صفت اور نعت سے اور جدا کرو تم اُنکو اپنے
بیچ سے اور ٹھہرین وہ سامنے شہر پناہ کے تاکہ دیکھین ہم اُنکو پس اگر ہونگے وہ ساتھی ہمارے جنکی صفت ہم انجیل مین پاتے ہین
اُترینگے ہم اُنکی طرف اور منعقد کرینگے ہم اُنسے امان اور ذمہ داری کو اور اقرار کرینگے ہم اُنکے واسطے جزیہ دینے کا اور اگر وہ سوائے
اُس شخص کے ہین جنکی صفت اور نعت ہمکو معلوم ہی پس نہین ہی تمھارے واسطے ہماری طرف سے سوائے لڑائی کے پس پھرے
ابوعبیدہ بن الجراح بجانب حضرت عمرؓ کے اور آگاہ کیا اُنکو بطریق کے مقولہ سے پس قصد کیا حضرت عمرؓ نے کھڑے ہونے اور چلنے کا
پس کہا اُسنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ یا امیر المومنین جاتے ہو تم اُنکی طرف تنہا اور نہین ہی تمھارے پاس

کوئی ساز و سامان لڑائی کا سوائے اس موقع کے پس ہم ڈرتے ہین تمھارے واسطے اس امر کو کہ وہ تمھارے ساتھ بیوفائی کرین پس ہو نچین اور
یا جاوین وہ تمکو پس کہا اور پڑھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کو قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ہو مولانا وعلی اللہ فلیتوکل المومنون پھر
طلب کیا اُنھون نے اپنے اونٹ کو پس لایا گیا اونٹ اُنکے پاس پس سوار ہوے وہ اُسپر اور لباس اُنکا وہی مرقع تھا اور سوائے اُسکے اور کچھ نہ تھا
اور تھا اُنکے سر پر ایک ٹکڑا گلیم قطوانی کا جس سے باندھا تھا اپنے سر کو اور سوائے ابو عبیدہ بن الجراح کے اُنکے ساتھ کوئی نہ تھا اور چلتے تھے ابو عبیدہ
بن الجراح سامنے اُنکے یہانتک کہ نزدیک ہوے وہ شہر پناہ کے اور ٹھہرے سامنے بطریق اور بطالیق کے اور کلام کیا اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہ اے لوگو یہ امیر المومنین آئے ہین پس پڑھا بطریق نے اپنی نگاہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیطرف پس شور کیا اور کہا اُسنے اپنی بلند آواز سے
کہ یہی قسم ہے خدا کی وہ شخص ہین جنکی صفت اور نعت ہم اپنی کتابون مین پاتے ہین اور یہی وہ شخص ہین کہ ہوگی فتح ہمارے شہر کی اُنکے ہاتھون پر
اور ضرور یہ بات ہوگی پھر کہا اُسنے اہل بیت المقدس سے کہ سختی ہو تمپر آؤ اور رہا ؤ تم اُنکے پاس اور معتقد کرو تم اُنسے امان اور ذمہ داری کو
پس یہی قسم ہے خدا کی صحابی محمد بن عبد اللہ کے بیٹے کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب سنا رومیون نے کلام بطریق کا چلے وہ اور اُترے جلد حالانکہ
جان اُنکی ضیق مین تھی رنج محاصرہ سے اور کھولدیا اُنھون نے دروازہ کو اور آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس درانحالیکہ درخواست کرتے
تھے اُنسے عہد اور ذمہ کی اور اقرار کرتے تھے جزیہ دینے کا پس جب دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنکا اس حال سے تو عاجزی کی اُنھون نے
واسطے اللہ تعالی کے اور گر پڑے سجدہ مین اونٹ کی پالان پر سامنے آئے دینگے اور کہا کہ اُنسے کہ پھر جاؤ تم اپنے شہر کی طرف
اور تمھارے واسطے ذمہ اور عہد ہوگا اگر درخواست کروگے تم ہم سے اور اقرار کروگے ہمارے واسطے جزیہ دینے کو راوی نے بیان کیا ہے کہ پھر گئی
کہ قوم نے اپنے شہر کی طرف اور بند نہین کیا اُنھون نے دروازے کو اور پھرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے قیام گاہ اور لشکر کی طرف
اور رات گذرانی وہان پس جب دوسرا دن ہوا اُٹھ کھڑے ہوے وہ پس داخل ہوے بیت المقدس مین اور تھا داخل ہونا اُنکا
دوشنبہ کے روز اور ٹھہرے وہان جمعہ تک اور ایک نشان محراب کا بنایا اُسمین اور وہ جگہ مسجد کی ہے اور آئے پس نماز جمعہ کی پڑھائی
اپنے ہمراہیون کو پس قصد کیا رومیون نے اُنکے ساتھ بیوفائی کا اور تھا ابو الجعید جسنے پرنج اور بلا مین تھا لا اقتدا رومیون کو یرموک مین اہل بیت
المقدس کے نزدیک بسبب اپنے لڑکے بالون اور مال کے پس کہا اُن لوگون نے ابو الجعید سے کہ کیا اے شیری ہے ہمارے غدر اور بیوفائی کرنے
مین ان عرب کے ساتھ جسوقت کہ مشغول ہون وہ اپنی نماز مین اور سجدہ کرین وہ اور نہین ہین اُنکے پاس ہتھیار لڑائی کے پس کہا اُن
سے اُنکے ساتھی ابو الجعید نے کہ اے قوم نہ کرو ایسا کام اور نہ بیوفائی کرو تم اُنکے ساتھ اگر تم ایسا کروگے تو مغلوب کیے جاؤگے تم دقت
بیوفائی اور غدر کے و لیکن ظاہر کرو تم اُنکے واسطے زینت دنیا کو اور چھوڑ دو اُنکو تم پس اگر وہ اہل دنیا ہین اور اُسکے خواہان ہین سوائے
آخرت کے تو مین مشورہ دونگا اُس کام کا جو تم اُنکے ساتھ کرنا چاہتے ہو اُنھون نے کہا کہ ہم کون کام کرین ابو الجعید نے کہا کہ ظاہر کرو تم
واسطے عرب کے اُس چیز کو کہ جو تمھارے پاس زینت اور متاع دنیا اور دنیا کی اُس چیز سے کہ جس سے ساختی دنیا کا صبر نہین
کرسکتا ہے پس اگر طلب کیا اُنھون نے اُسکو اور قصد بیوفائی کا کیا پس تمکو اختیار ہے اُس کام کے کرنے کا جسکا تم ارادہ رکھتے ہو راوی
نے بیان کیا ہے کہ اُس قوم نے اُن چیزون پر جسکی وہ قدرت رکھتے تھے اچھے مال و متاع سے پس ظاہر کیا اُسکو اور آراستہ کردیا اُس کو

مسلمانونکو راہ مین پس مسلمان اُسکو دیکھتے تھے ہنگام آنے بیت المقدس کے اور تعجب کرتے تھے اور یہ کہتے تھے الحمد للہ الذی ورثنا دیار قوم ہم
مثل ہذا من الدنیا ولو سویت الدنیا عند اللہ جناح بعوضۃ ما سقی الکافر منہا شربۃ ماء عون بن سالم نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی نہین تھا
کوئی مسلمان ایسا جسنے ہاتھ لگایا ہو کسی چیز پر اُنکی متاع سے اور ابو الجعید نے اُنسے کہا کہ یہ وہی قوم ہی جنکی تعریف اللہ تعالی نے
توریت اور انجیل مین بیان کی ہی اور وہ ہمیشہ حق پر ہین اور کوئی شخص اُنکی لڑائی مین نہ ٹھہریگا جبتک کہ وہ قائم رہینگے اُس چیز پر جسپر وہ
قائم ہین واقدی رح نے بیان کیا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دس دن بیت المقدس مین قیام کیا شہر بن حوشب نے روایت کی ہی کہ کعب بن احبار
کہتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جسوقت مصالحہ کیا اہل بیت المقدس سے اور داخل ہوے وہ وہان تو اقامت کی اُنھون نے وہان
دس دن اور آیا مین اُنکے پاس اور تھا مین ایک گانون مین دیہات فلسطین سے پس آیا مین انکے پاس تاکہ اسلام اختیار کرون مین اُنکے ہاتھون پر اور سبب اسکا یہ تھا
کہ میرے باپ بڑے جاننے والے اُس چیز کے جو نازل کی تھی اللہ تعالی نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام پر اور مجکو بہت دوست رکھتے تھے اور مجھپر بہت
شفقت کرتے تھے اور کوئی چیز اُنھون نے مجھسے نہین چھپائی تھی مگر یہ کہ تعلیم اور آگاہ کر دیا تھا مجکو اُس چیز سے پس جب اُنکی موت کا وقت آیا بلایا
اُنھون نے مجکو اپنے پاس اور کہا کہ ای میرے بیٹے تم جانتے ہو کہ مین نے نہین جمع کیا اور نہین اُٹھا رکھا تمسے کسی چیز کو جسکو مین جانتا تھا مگر مین ڈرتا
ہون تمھارے واسطے کہ خروج کرین بعض جھوٹے لوگ مین تبعیت کرو تم اُنکی اور مین رکھتا ہون ان دو ورقون کو اس مکان کے روزن مین جسکو تم دیکھتے ہو پس نہ
متعرض ہونا اور نہ دیکھنا اُنکو مگر اُسوقت کہ سنو تم خبر نبی کی جو آخر زمانہ مین مبعوث ہونگے اور نام اُنکا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا پس اگر چاہیگا
اللہ تعالی تمھارے ساتھ نیکی اور بہتری کو پس تبعیت کروگے تم اُنکی پھر مر گئے میرے باپ بعد اس وصیت کرنیکے مجکو پس دفن کیا مین نے اُنکو پس نہین تھی
کوئی چیز دوست تر مجکو اس امر سے کہ گذر جاوین ایام تعزیت کے تاکہ دیکھون مین کہ اُن ورقون مین کیا ہی پس جب گذر گئے دن تعزیت کے آیا مین روزن کیطرف
پس کھولا مین نے اُسکو اور نکالا مین نے اُن دونون ورقون کو اور پھیلایا مین نے اُنکو اور نظر کی مین نے بجانب اُس چیز کے جو اسمین تھی اور
دیکھا مین نے کہ اسمین یہ لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین لا نبی بعدہ مولدہ بمکۃ ومہاجرہ بطیبۃ الطیبۃ لاامیۃ لیس بفظ ولا
غلیظ ولا سخاب امتہ الحامدون والذین یحمدون اللہ علی کل حال السنتہم ذللۃ بالتکبیر والتہلیل وہو منصور علی کل من ناواہ من اعدائہم یغسلون
وجوہہم ویئتزرون اوساطہم اناجیلہم فی صدورہم وتراحمہم بینہم تراحم الانبیاء بین الامم وہم اول من یدخل الجنۃ یوم القیامۃ من بین الامم وہم
السابقون المقربون الشافعون المشفع لہم کعب نے کہا ہی کہ جب پڑھا مین نے اُسکو کہا مین نے دل مین کہ آیا کوئی چیز بھی میرے
باپ نے مجکو تعلیم کی ہی جو اس سے بہتر ہو پھر توقف کیا مین نے بعد موت اپنے باپ کے جبتک اللہ تعالی نے چاہا تا اینکہ سنا مین نے
یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہوے ہین مکہ معظمہ مین اور وہ مکرر ظاہر کرتے ہین اپنے کام کو پس کہا مین نے اپنے دل مین یہ وہی ہین لامحالہ
قسم ہی خدا کی اور برابر مین ذکر اور گفتگو کرتا تھا اُنکے حال اور کام سے یہانتک کہ بیان کیا لوگون نے مجھسے کہ مکہ کو چھوڑ کر یثرب مین آئے ہین
پس نگاہ رکھتا مین اُنکے معاملہ کی یہانتک کہ جہاد کیا اُنھون نے اور لڑے وہ لڑائیان اپنی اور غالب ہوے اپنے دشمنون پر پس قصد اور
سامان کیا مین نے اُنکے پاس جانیکا پس سنا مین نے کہ اُنھون نے اس عالم سے انتقال فرمایا پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ شاید یہ وہ نہین
تھے جنکا مین انتظار کرتا تھا تا اینکہ دیکھا مین نے اپنے خواب مین کہ گویا دروازے آسمانکے کھولے گئے ہین اور فرشتے گروہ در گروہ اُترتے ہین

اور کہنے والا یہ کہتا ہے کہ انتقال فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور موقوف اور منقطع ہوئی وحی اہل زمین سے پس بعد اس خواب کے
پھرا مین بجانب زمین اپنی قوم کے اور پہونچی مجکو یہ خبر کہ بعد انکے ایک خلیفہ ہوئے ہین انکی امت سے جنکا نام ابوبکر صدیق ہے پس کہا مین نے اپنے دلمین
کہ جاؤنمین انکے پاس نہین دیر ہوئی تھی کہ آیا ہماری طرف لشکر انکا ملک شام مین پھر آئی میرے پاس خبر انکی وفات کی پھر سنا مین نے کہ انکے بعد ایک
شخص خلیفہ ہوئے ہین جنکا نام عمر ہے پس کہا مین نے اپنے دلمین کہ نہ داخل ہونگا مین اس دین مین جبتک کہ معلوم کرون مین حقیقت اسکی اور برابر مین امید
رکھتا تھا یہانتک کہ آئے عمر بن الخطاب بیت المقدس مین اور مصالحہ کیا انھون نے وہانکے لوگون سے اور دیکھا مین نے وفاے عہد اور عمل جسکو
جو اللہ تعالی نے انکے دشمنونکے ساتھ کی تھی پس جانا مین نے کہ یہی لوگ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین اور ارادہ او گفتگو کیا مین نے اپنے دلمین انکے
دین مین داخل ہونے پر اور مین پس وپیش کرتا تھا اس مین پس قسم ہے خدا کی کہ ایک رات مین کوٹھے پر تھا اپنے کوٹھے پر اور اسیوقت ایک مسلمان یہ آیت پڑھتے
تھے یا ایہا الذین اوتوا الکتاب آمنوا بما نزلنا مصدقا لما معکم من قبل ان نطمس وجوها فنردها علی ادبارها او نلعنهم کما لعنا اصحاب السبت وکان
امر اللہ مفعولا سنا مین نے اس آیت کو ڈرا مین قسم ہے خدا کی اس امر کو کہ صبح کرونگا مین تا اینکہ پھر جائیگا منہ میرا پس کوئی بات مجکو صبح کے پھرنے سے
زیادہ دوست نہ تھی پس جب صبح ہوئی چلا مین اپنے گھر سے اور پوچھا مین نے حال عمر بن الخطاب کا پس کہا گیا مجھسے کہ وہ بیت المقدس مین ہین
پس قصد کیا مین نے انکی طرف اور وہ اسیوقت نماز صبح کی پڑھ چکے تھے مع اپنے ساتھیونکے پس سامنے آیا مین انکے اور سلام کیا مین نے انکو پس
جواب سلام کا دیا انھون نے اور کہا کہ تم کون ہو پس کہا مین نے کہ مین کعب حبار ہون اور آیا ہون بارادہ داخل ہونے دین اسلام کیواسطے کہ مین نے
دیکھا اور پایا ہے صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکی امت کی آخری ہوئی کتابونمین جسمین اللہ تعالی نے وحی کی تھی بجانب موسی علیہ السلام کے اپنی بعض
کتاب مین اور فرمایا ہے یا موسی انی ما خلقت خلقا اکرم من محمد لولاه ما خلقت جنة ولا نارا ولا شمسا ولا قمرا ولا ارضا امته خیر الامم ودینه خیر
الادیان البعثة فی آخر الزمان امته مرحومة وسمی الرحمة النبی الامی التہامی القریشی الوحید بالمومنین الشدید علی الکافرین سریرته مثل علانیته وقوله
لا یخالف فعله القریب والبعید بمنزلة سواء ... پس کہا حضرت عمر نے کہ آیا سچ ہے جو تم کہتے ہو ای کعب کہا کعب نے کہ ہان
قسم اسکی جو سنتا ہو میرے اس کہنے کو اور جانتا ہے اس چیز کو جو پوشیدہ ہے سینون مین پس کہا حضرت عمر نے الحمد للہ الذی اعزنا واکرمنا وشرفنا ورحمنا برحمته
التی وسعت کل شیء وبعث الینا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس آیا ہو سکتا ہے تمسے ای کعب کہ داخل ہو ہمارے دین مین پس کہا کعب نے کہ
یا امیر المومنین آیا تمہاری کتاب مین جو تمپر نازل ہوئی ذکر تمہارے نبی کا ہے حضرت نے کہا ہان پھر پڑھا انھون نے اس آیت کو ووصی بہا ابراہیم
بنیه ویعقوب یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون ام کنتم شہداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیه ما تعبدون من بعدی قالوا

[illegible]

نعبد الٰہک والٰہ ابائک ابراہیم الآیہ پھر پڑھی حضرت عمرؓ نے آیت ما کان ابراہیم یہودیا و لا نصرانیا و لکن کان پھر پڑھی یہ آیت و من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ پھر پڑھی یہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا پھر پڑھی یہ آیت و ما جعل علیکم فی الدین من حرج ملۃ ابیکم ابراہیم ھو سماکم المسلمین من قبل کعب احبار نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا مین نے یہ کہا یا امیر المومنین انا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ پس خوش ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بسبب مسلمان ہونے کعب کے پھر کہا اُنھون نے کعب سے کہ آیا ہو سکتا ہی کہ چلا تم میرے ساتھ مدینہ طیبہ کو پس زیارت کرو تم قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور فائدہ حاصل کرو تم قبر شریف کی زیارت سے پس کہا مین نے کہ ہان یا امیر المومنین مین ایسا ہی کرونگا راوی نے بیان کیا ہی کہ کوچ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بعد ازینکہ لکھدیا اہل بیت المقدس کو عہدنامہ اور ساکن کر دیا اُن کو اُن کے شہر مین اوپر جزیہ ادا کرنے کے اور روانہ ہوے مع اپنے لشکر کے بجانب جابیہ کے پس ٹھہرے وہان اور ترتیب دیا دفتر کو اور لیا خمس واسطے اللہ غالب اور بزرگ کے اُس چیز سے جو دی اور پوری کی تھی اللہ تعالیٰ نے مسلمانون پر پھر تقسیم کیا ملک شام کو دو قسمون پر دیا ابو عبیدہ بن الجراح کو حوران سے حلب تک اور جو اُسکے قریب تھا اور حکم کیا اُن کو روانگی حلب اور وہان کے لوگون سے لڑنے کا یہان تک کہ فتح کرے اللہ تعالیٰ حلب کو اُن کے ہاتھون پر اور دیا ارض فلسطین اور ارض القدس اور ساحل یزید بن ابی سفیان کو اور مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح کو حاکم اُمرا اور حکم کیا اُنکو کہ لڑین وہ ساکنان قیساریہ سے تا اینکہ فتح کرے اللہ اُس کو اُن کے ہاتھون پر اور دیا اکثر ملک اجنادین کا ابو عبیدہ بن الجراح کو مع خالد بن الولید کے اور روانہ کیا عمرو بن عاص کو بجانب مصر کے اور مقرر کیا عہدۂ قضا سے حمص پر عمر بن سعید الانصاری کو پھر روانہ ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بجانب مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کعب کو اپنے ساتھ لیا اور مدینہ منورہ کے لوگ گمان کرتے تھے اس امر کا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اقامت کرین گے ملک شام مین بسبب دیکھنے کثرت بہتری اور پاکی اور ارزانی نرخون ملک شام کے اور اس وجہ سے کہ اس ملک کو بلاد الانبیا کہتے ہین اور وہ ارض مقدس ہی اور اُس سے محشر ہوگا پس ڈھونڈھتے تھے اُن کی خبر کو اور نکلتے تھے شہر کے باہر ہر دن بانتظار اُنکے آنے کے یہانتک کہ آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور جنبش مین آیا مدینہ طیبہ اُنکے آنے کے دن مین اور خوش ہوے صحابہ اُن کے آنے سے اور سلام کیا اُمرا اور مرحبا کہا اور مبارکباد دی اُنکو اُس چیز پر جو فتح کیا اللہ تعالیٰ نے اُنکے ہاتھون پر پس پہلے سب کے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد شریف مین اور سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اور چند رکعتین نماز کی پڑھین اور بلایا کعبؓ احبار کو اور کہا اُسنے بیان کرو تم مسلمانون سے جو کہ دیکھا تھا تمنے دو ورقون مین پس بیان کیا کعب نے پس زیادہ کیا لوگون نے ایمان کو رضی اللہ عنہم اجمعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے کہا ہی کہ قسم ہو اُس اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہی اور وہ جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا ہی کہ نہین عمداً
کیا مین نے فتوح ملک شام کی خبر مین مگر صدق و راستی کو اور نہین بیان کیا مین نے اُس خبر کو مگر طریقہ راستی سے تا کہ ثابت کرو مین
اُنھین بزرگیان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور خاک مین ملاؤن مین اُسکے سبب سے ناک اہل رفض اور منکرین سنت اور
رفض کی اسواسطے کہ اگر نہوتے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ خواہش اور ارادہ اللہ غالب کے اور بزرگ کے تو نہوتے شام وغیرہ
مسلمانونکی ملکیت اور قبضہ مین اور نہ ظاہر اور بلند ہوتا نشان اُس دین کا پس واسطے اللہ کے ہی نیکو کاری اُنکی کہ تحقیق کوشش اور
جہاد کیا اُنھون نے اور صبر کیا اور ثابت قدمی کی اُنھون نے واسطے مقابلے دشمن کے اور خرچ کیا اُنھون نے اپنی کوشش کیا اور نہین کمی
کی اُنھون نے یہانتک کہ دور کر دیا اُنھون نے کفر کو اُسکے تخت سے اور آمادہ ہو گیا کفر اپنے چلے جانے پر اور ذلیل و خوار کیا اُنھون نے
کسری اور قیصر اور جلد کر کی کوتا اینکہ برتر اور ظاہر ہو گیا اسلام اور ذلیل اور خوار ہوا کفر اور پیچھے کو پھرا اسی واسطے اللہ تعالے
نے اُنکے حق مین یہ ارشاد فرمایا فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے مقرر کیا اور بھیجا سرداران شام کو تو بھیجا اُنھون نے ابو عبیدہ بن عامر الجراح رضی اللہ عنہ کو بجانب حلب اور انطاکیہ اور
حمص اور اُن قلعونکے جو اُن مقامات کے نزدیک تھے اور بھیجا عمرو بن العاص کو بجانب مصر کے اور بھیجا یزید بن ابی سفیان کو بجانب
کرانہاے دریاے شام کے پس پہونچے اور اُترے یزید بن ابی سفیان وہان اور قیساریہ مین لوگ بکثرت گروہ در گروہ
تھے اور حاکم وہان کا قسطنطین ہرقل بادشاہ کا بیٹا تھا اور اُس کے ساتھ اسی ہزار فوج تھی رومیون اور عرب اور
نتصرہ اور قوم دوسیہ سے پس جب دیکھا قسطنطین نے بجانب مسلمانون کے کمک طلب کی اُسنے ہرقل سے اور بھیجا

ہرقل نے حاکم مرعش لاون بن منجال کو ساتھ بیس ہزار دلیران قوم روسیہ کے اور بھیجین اسکے واسطے کشتیان غلے اور کھانیکی جب دیکھا
یزید بن ابی سفیان نے یہ حال اور جانا انھون نے کہ نہین قدرت ہی انکو قیساریہ پر خط لکھا انھون نے بنام امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب کے اس عبارت سے
بسم الله الرحمن الرحيم من يزيد بن ابی سفيان عامله على بعض الشام الى امير المومنين عمر بن الخطاب سلام عليك فانى احمد الله الذى لا اله الا هو
القيوم واصلى على نبيه محمد صلى الله عليه وآله وسلم اما بعد يا امير المومنين انى نزلت قيسارية وهى مدينة اهلها بالخلق كثيرة الجند ليس لى بها سبيل و
قسطنطين بن الملك هرقل فى استمداد تأييد فقد انجد لا بصاحب مرعش وهو لاون بن منجال فى عشرين الفا من الروسية والمراكب بعلية فى
كل يوم بالعلوفة والطعام وارى لنا النجدة نحو والسلام اور بھیجا خط کو بجانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سالم بن حمید النخعی کے پس جب پہونچے سالم مدینہ
طیبہ مین سپرد کیا خط حضرت عمر کو اور سلام کیا انپر پس کہا حضرت عمر نے کہ یہ خط کہان سے ہی سالم نے کہا کہ تمہارے عامل یزید بن ابی سفیان
کی طرف سے ہی پس لیا حضرت عمرؓ نے خط کو اور کھولا اور پڑھا اسکو پس جب پہونچے اسکی انتہا کو کہا فکر یزید بن ابی سفیان کے کام اور انکی درخواست
مین کی اور اسیوقت حضرت علیؓ آئے پس اٹھ کھڑے ہوئے حضرت عمر اور معانقہ کیا انسے اور سلام کیا ایک نے دوسرے کو پھر بیٹھ گئے وہ دونون صحابی پس کہا
حضرت علیؓ نے کہ یا امیر المومنین کیونکر ہی حال تمہارا پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ مین اللہ کیطرف سے ساتھ نیکی اور بہتری کے ہون اور مین اس سے درخواست
اعانت کی کرتا ہون اس کام مین جو اسنے مجکو سپرد کیا ہی قسم ہی خدا کی کہ اگر ضایع اور رایگان جاویگی کوئی بکری کنارے دریاے فرات کے تو ماخوذ
ہونگے اسکے سبب سے اور یہ خط یزید بن ابی سفیان کا جو قیساریہ شام پر ہین طالب کمک کے مجھے آیا ہی پس کہا حضرت علیؓ نے کہ تم
مسلمانون پر کچھ رنج اور غم نکرو اور نہ بے صبری کرو تم اسواسطے کہ اللہ تعالی قریب ہی اسکو فتح کریگا پھر بحالت خاک مین ملاے شہر
کے پس کمک کرو تم یزید بن ابی سفیان کی جسقدر قدرت رکھتے ہو تم پس خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ بن الجراح کو
بحکم کمک کرنے اور مدد دینے یزید بن ابی سفیان کے اور روانہ کیا انکے پاس خط کو واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ تعداد لشکر کی ساتھ
ابو عبیدہؓ بن الجراح کے بیس ہزار اور ساتھ یزید بن ابی سفیان کے چھ ہزار اور ساتھ عمرو بن العاص کے دس ہزار تھی پس جب پہونچا خط
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بھیجا انھون نے یزید بن ابی سفیان کے پاس تین ہزار سوارون کو ہمراہ
حرب بن عدی کے اور باقی رہی ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس سترہ ہزار کہ اکثر انمین اہل یمن سے تھے اور معاملہ یہ گذرا ابو عبیدہ بن
الجراح نے صلح کی تھی اہل قنسرین اور حاضر کے ساتھ بحالت خواری ان لوگون کے پانچ ہزار اوقیہ سونے اور اسی قدر چاندی
سپید اور دو ہزار کپڑون اقسام دیباج اور پانچ سو بار شتر زیتون اور انگور پر پس جب تمام ہوئی صلح انکی اور منظور ادر
حاضر کی انھون نے وہ چیز جسکے ذمہ دار رہے تھے وہ اپنے شہر سے لکہدی ابو عبیدہ بن الجراح نے انکو دستاویز
صلح کی اور مقرر کین اسمین شرطین انکے واسطے اور داخل ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید اور چند سردار
مسلمان شہر مین پس کھینچا انھون نے شہر مین خط مسجد کا اور سنا اہل حلب نے حال صلح قنسرین اور روانگی عرب کا اپنی
جان کو پس بہت گھبرائے اور وہ تھے اہل حلب پر دو شخص رئیس اور وہ دونون حقیقی بھائی ایک مان باپ سے اور وہ رہتے
تھے شہر مین اور اسوقت تک شہر قلعہ مین داخل نہ تھا بلکہ قلعہ سے جدا تھا اور ایک بطریق کا نام یوقنا تھا اور دوسرے کا نام

یوحنا تھا اور باپ ان دونونکا مالک ہوگیا تھا شہر حلب و راسکی اطراف وجوانب کا تا حد گھاٹی پہاڑون اور حد فرات کے اور برسون
حلب کا وہ مالک رہا کہ کسینے اُس سے جھگڑا نہین کیا اور ہرقل بادشاہ روم نے حلب کو اُسکے واسطے بطور جاگیر کے جدا کر دیا تھا بسبب
ڈرنے اُسکی بُرائی اور اُسکے بڑے مکر اور فریب سے اور ملوک روم کے اُس سے ڈرتے تھے اور اُسکی تعظیم کرتے تھے اور اُس سے نہین لڑتے تھے
بوجہ دوست رکھنے اپنی حکومت اور جمعیت کے اور اسوجہ سے کہ وہ جنبش مین لاتا تھا اُنکو اپنے قصد اور ارادے سے کہ وہ جوان کم سن تھا پس
اس خیال سے کہ وہ مالک ہوجائے کل سلطنت کا بسبب اپنی قوت اور تدبیرون کے اور کثرت اور شدت اپنے بھائی متبد ونکے پس
جب در آیا وہ عواصم مین خاص کر لیا اُسنے قلعہ حلب کو واسطے رہائی اور حفاظت اپنے نفس کے اور بنایا اُسکو اور شہر پناہ سے استوار
کیا اُسکو اور فراخ دستی کی اُسنے شہر مین پس جب ہلاک ہوا وہ مالک ہوا بعد اُسکے بڑا بیٹا یوقنا اور وہ بڑا شجاع دلیر جمع کرنے والا مال کا
در آگے آنیوالا لڑائی مین تھا کہ نہین ڈرتا تھا اُسکی آگ سے اور بھائی اُسکا یوحنا نرم طبیعت تھا اور چھوڑ دیا تھا اُسنے ملک کو
اپنے ہاتھ سے اور راہب ہوگیا تھا اور وہ اپنے زمانہ کا بڑا عالم تھا اور جب سُنا اُسنے کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قصد کیا
ہی اُنکی طرف کا کہا اُسنے اپنے بھائی یوقنا سے کہ کس چیز کیطرف میل کیا ہی تو نے اُسنے کہا کہ عرب کی لڑائی پر اور نہ چھوڑونگا مین اُنکو کہ وہ
میرے زمین اور شہر کے نزدیک آوین اور دکھا دونگا مین عرب کو یہ امر کہ مین اُن بطارقہ شام وغیرہ سے نہین ہون جنکا سامنا اہل عرب نے
کیا ہی اور یوحنا پڑھا تھا انجیل اور زبور اور نہین تھا اُسکا کام مگر آباد کرنا کنائس اور بنانا دیرون اور مضبوط کرنا صومعون اور لباس
اور کپڑے دینا شماسہ اور قسون اور راہبونکا اور مشغول ہونا اُنکے کامونکا پس جب پہونچی اُن دونون بھائیون کو خبر فتح حاضر اور قنسرین
کی بزور غلبہ اور قہر اور اور دوسرے صلح کے اور یہ کہ عرب اس شام پر اترے ہین اور لشکر اُنکا مرات اور عواصم اور بقاع سے حد فرات تک مار
دھاڑ کرتا ہی پس یوحنا اپنے بڑے بھائی یوقنا کے پاس آیا اور کہا اُس سے کہ مین چاہتا ہون اس امر کو کہ خلوت کرون تیرے ساتھ ایک رات اور
مشورہ کرون تجھسے اور آگاہ کرون تجھکو اپنی رائے سے اور اطلاع کرون تیرے رائے پر پس منظور کیا یوقنا نے اُسکی درخواست کو پس جب یکجا ہوئے
وہ دونون اور چھپایا اُنکو رات نے اکٹھا ہوئے وہ دونون اپنے باپ کے ایک گھر مین جو قلعہ مین تھا پس جب بیٹھے وہ واسطے مشورہ
کے سامنے اپنے بھائی کے اور کہا اُسنے کہ ای میرے بھائی آیا نہین دیکھا تو نے اُس چیز کو جو اُتری اور آئی بادشاہون پر ان عرب کے اور نگون
سے اور اُس چیز کو جو آئی اہل شام اُنکے ہاتھو نپر مار ڈالنے اور لوٹ لینے اور زبردستی سے لینے مالونسے اور نہین آتے ہین وہ کسی شہر شام
تھہرنے مگر یہ کہ فتح کر لیتے ہین اُسکو اور مالک ہوجاتے ہین وہانکے لوگونکے پس اُنکے ساتھ اس امر کے کرینگا تو مشورہ دیتا ہی کہ گویا مین
اُنکے سامنے ہون اور ہو چکے ہین وہ ہمیں پس کہا یوحنا نے کہ ای میرے بھائی تحقیق تو نے مشورہ طلب کیا مجھسے اپنے کام مین پس مین
نصیحت خالص کرونگا تجھکو اگر قبول کرے تو میری نصیحت کو گو مین سن مین تجھسے چھوٹا ہون اور لڑائی کے کامونکو تجھسے کم جانتا ہون پس
قسم ہی حق مسیح کی کہ اگر قبول کریگا تو میرے مشورہ کو تو بالا رہیگی بات تیری اور درست اور سلامت رہیگا مال اور جان تیری پس کہا
یوقنا نے کہ مین تجھکو خیر خواہ جانتا ہون اپس تیری کیا رائے ہی پس کہا یوحنا نے کہ میری رائے یہ ہی کہ بھیج تو ایک ایلچی کو عرب کے پاس اور اگر تجھکو منظور
ہو تو مین خود تیری طرف سے ایلچی ہوکر اُنکے پاس جاؤن پس خرچ کر دے تو اُن کو کسی قدر مال اور درخواست کر

تو اُسنے صلح کی اور مقرر کر تو اُنکے واسطے ایک مقدار مال کو کہ دیا کرے تو اُنکو ہر سال مین جبتک اُنکے واسطے غلبہ ہے پس جب سُنا یوقنا نے
یہ کلام اپنے بھائی کا خشمناک ہوا اُسپر اور کہا کہ مسیح تیرا بُرا کرین کیا بری اور عاجز راے ہے تیری اور تیری مان نے تجکو راہب اور قسیس پیدا
کیا ہے اور تجکو بادشاہ اور لڑنیوالا نہین پیدا کیا اور راہبونکے دل نہین ہوتے ہین اسواسطے کہ غذا اُنکی زربیت اور ترکاری ہے اور وہ گوشت
نہین کہاتے ہین اور نعمتونکو نہین پہچانتے ہین اور نہ اُنکو لڑائی مین دانش اور آگہی ہے اور نہ لوگونسے بھڑنا جانتے ہین اور مین تو بادشاہ اور بادشاہ
کا بیٹا ہون اور میرا اُنکے بیچ مین سواے لڑائی کے اور کچھ نہین اور نہ منسوب کر تو بادشاہونکو جانب عجز کے سختی ہو تجپر اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ سپرد
کردین ہم اپنا ملک عرب کو اور دیوین ہم رسی اپنی جانونکی اُنکے ہاتھ مین بدون لڑے بھڑے پس جب سُنا یوحنا نے یہ کلام اپنے بھائی کا
ہنسا اُسکے کلام سے مثل ہنسنے متعجب کے اور کہا اُس سے کہ اے میرے بھائی قسم ہے حق مسیح کی کہ مین جانتا ہون اس امر کو کہ تیری سونت نزدیک
آئی ہے اسواسطے کہ تو ستمگار اور باغی ہے کہ دوست رکھتا ہے تو خونریزی اور ہلاکی جانونکو اور مین تیری جماعت کو ہرقل کی اُس جماعت سے زیادہ
نہین جانتا ہون جسکو اُسنے یرموک مین یا اُنکے ساتھ یکجا کیا تھا اور اُن قوم کو ہمپر غلبہ دیا گیا ہے پس ڈر تو اللہ سے اور نہ اعانت کر تو اپنی
ہلاکی پر پس جب سُنا یوقنا نے کلام اپنے بھائی کا غضبناک ہوا وہ اور کہا اُسنے یوحنا سے کہ تو نے بہت بات چیت کی اور عربی تعریف کی تو
اہل عرب کی اور مین مثل اُس جماعت کے نہین ہون جسکا ذکر تو نے کیا ہے اور اُنمین نہین ملایا جاتا ہے علاوہ برین مین تو ایک کو بھی اُن لوگون سے
جنکا تو نے اہل شہرون وغیرہ سے ذکر کیا ہے نہین جانتا ہون کہ اُسنے اپنے شہر کو ازروے غلبہ اور قہر مسلمانون کے بیش از لڑائی کے سپرد
مسلمانونکے کردیا اور مین نے اِلی سیواسطے یکجا کیا ہے کہ اُسکے سبب سے اپنی اذیت کو دفع کرون اور مین نے اہل عرب کی لڑائی پر اتفاق کر لیا ہے
پس اگر فتحیاب کریگی صلیب مجکو اُنپر اور غلبہ دیونگے مجکو مسیح مسلمانون پر تو تلاش اور طلب کرونگا مین عرب کو یہانتک کہ جاؤنگا مین
اُنکے پیچھے حجاز مین اور سپاہی لگادونگا سب بادشاہتونپر اور پھرونگا مین ملک شام مین بادشاہ ہو کر اور ہرقل مجھسے مقابلے
اور جھگڑے کی قدرت نہ رکھیگا اور اگر شکست دیوینگے مجکو عرب تو آؤنگا مین اپنے اس قلعہ مین اور نہ چھوڑونگا اُسکو اسواسطے کہ مین نے
جمع کیا ہے اُسمین توشہ اور کھانا جو مجکو مدت تک کافی ہوگا اور رہونگا مین اُسمین گرامی اور معزز تا وقت موت کے اور نہ ڈالونگا مین اپنے ہاتھ
عرب کیطرف اور نہ خرچ کرونگا مین اپنے مال کو بدون سبب کے اور نہ حد سے تجاوز کر تو میرے ساتھ بیچ کسی معاملہ عرب کے ساتھ ایسے کلا
کے کہ جسمین تو بلاتا ہے مجکو صلح کیطرف اگرچہ سخت گیری کرونگا مین تجپر بیشتر اُنکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ تحقیق گھیر لیا تھا شیطا
یوقنا کے دل کو اور آراستہ کر کے دکھایا تھا اُسکو بُرے کام کو پس جب سُنا یوحنا نے کلام اپنے بھائی یوقنا کا کہا اُسنے کہ تجکو مجھسے با
کرنا ہمیشہ کے واسطے حرام ہے تا اینکہ رجوع کرے تو میری راے اور مشورہ کیطرف اور ہووے انتہاے کار تیرا میرے کلام کیجانب پس اُٹھ
کھڑا ہوا یوحنا بحالت خشمناکی کے پس جب دوسرا دن آیا یکجا کیا یوقنا نے سب اپنے لشکر کو قوم ارزین و زنتقرہ وغیرہ سے اور اپنے سات
پس جب کسینے ہتھیار مانگا اُسکو ہتھیار دیا اور تقسیم کیا مال کو اُنمین اور سہل اور آسان ظاہر کیا تھا اُنپر معاملہ عرب کا اور کہتا تھا اُنکے
کہ وہ لوگ تھوڑے ہین بہت نہین ہین اسواسطے کہ جماعت اُنکی جدا اور متفرق ہوگئی ہے بعض اُنمین کے بجانب قیساریہ شام کے روانہ ہو
گئے ہین اور بعض اور طرف گئے ہین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ یہ ارادہ کیا یوقنا نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی لڑائی پر قبل اس سے

لشکر کاڑی مین ہی بیں کہ ائی دیا لشکر ہماری پشتون کی طرف سے اور دفعتہ آواز مین گھوڑونکے سمونکی بلند تھین پس نہین آگاہ ہوے مگر اُسوقت
کہ آپڑا وہ لشکر ہمپر پس یقین کیا ہمنے اپنی ہلاکی کا بعد اُسکے کہ یقین رکھتے تھے ہم حصول غنیمت کا اور ہو گئے ہم گروہونکے بیچ مین پس ضرور ہوا ہمکو
کہ پڑنا پس جدا ہو گئے مسلمان تین گروہ مین ایک گروہ نے شکست اُٹھائی اور ایک گروہ نے واسطے لڑائی کاڑنیکے قصد کیا اور ایک گروہ
کو یہ بنکے ساتھ رہا اور وہ کوشش کرتا تھا یوقنا اور اُسکے ساتھی پرستش کرنیوالوں صلیب کی لڑائی مین مسعود بن عون نے بیان کیا ہے کہ واسطے
اللہ کے نیکوکاری قوم کندہ کی کہ وہ بہت سخت لڑائی لڑے اور آزمایش کیے گئے وہ بلائے نیک مین اور ہبہ کر دیا تھا اُنھوں نے اپنی جانوں کو
واسطے اللہ تعالی کے یہانتک کہ مارے گئے اُنہین سے اُسدن یکسو آدمی ایک جگہ پر اور بڑا سخت کام کیا کاڑلوا لشکر نے اور کعب بن ضمرہ
بے آرام تھے مسلمانونکے حال پر اور لڑتے تھے مشرکین سے اور وہ گرداوا دیتے تھے ساتھ نشانکے اور پکارتے ان کلمات سے یا محمد یا محمد انزل اللہ انزل یا معاشر المسلمین
اثبتو لهم فانما هی ساعة وانتم الاعلون اور مسلمان آتے تھے اُنکے پاس یہانتک کہ یکجا ہو گئے وہ گرد اُنکے پس دیکھا کعب بن ضمرہ نے اُنکو اور زخم ظاہر
تھے اُنمین اور مارے گئے مسلمانون سے ایکسو ستر آدمی پس رئیس لوگ اُنمین سے یہ لوگ تھے عباد بن عاصم نجیبی اور زمر بن عامر الیاضی اور
خازم بن شہاب اور سہیل بن ایم البجلی اور رفاعہ بن محصن الفطری اور عامر بن در الفہری اور قیس بن طالب الفہری اور نجبہ بن دارم الفہری اور عیان بن
سیف الفہری اور لجام بن ضمرہ الفہری اور محکم بن ماجد الیشکری اور سنان بن عودہ اور سعید بن مفلح اور جو لڑائی یوم السلاسل اور غزوہ تبوک مین
سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جنگ یمامہ مین ہمراہ خالد بن الولید کے حاضر تھے مسعود بن عون نے کہا ہے کہ قسم ہے خدا کی
کہ افسوس کیا ہمنے سعید بن مفلح کے قتل پر اور اُنمین چالیس زخم ہمنے دیکھے تھے کہ وہ سب اُنکے سینہ مین تھے اور کوئی زخم اُنکی پشت مین نہ تھا
پس چودہ رئیس تھے مگر یہ کوئی شخص نہین مارا گیا یہانتک کہ مار ڈالا اُسنے بہتونکو مشرکین سے اور ظاہر ہوئی بد دلی مشرکین مین جسوقت کہ دیکھا
اُنھوں نے ثابت قدمی مسلمانونکو اُنکی تھوڑی تعداد پر اور مارا جانا اپنے ہمراہی لوگونکا پس قصد کیا اُنھوں نے شکست اُٹھانیکا پس ثابت قدم
کیا اُنکو یوقنا نے اور کہا اُسنے کہ سختی ہے تمپر نہین ہین عرب مگر مثل بھیڑیونکے کہ اگر ہٹائے اور پھیرے جاتے ہین تو پھر جاتے ہین اور اگر اپنے حال پر چھوڑے
جاتے ہین تو اُمیدوار طمع کرتے ہین اور جب دیکھا کعب بن ضمرہ نے اُن لوگونکو جو اُنکے نشان کے نیچے مارے گئے بہت ملول اور اندوہگین ہوے
وہ پس اُترے وہ اپنے گھوڑے سے اور پہنا ایک زرہ کو زرہ پر اور مضبوط باندھا اپنی کمر کو پٹکے سے اور ہاتھ پھیرا اپنے گھوڑے کے مُنھ پر اور اُسکے نتھنون پر اور وہ گھوڑا اُنکے
پاس اکثر لڑائیون مین موجود رہا تھا اور جہاد کیا تھا اُنھوں نے اُسکی سواری مین سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اُسکا نام ہطال رکھا
تھا پھر سوار ہوے اُسپر اور ٹھہرے آگے مسلمانونکے اور دیکھتے تھے مقتولین کیطرف اور وہ اندیشہ مند تھے اپنے کام مین اور نشان اُنکے ہاتھ مین کیا
اور راہ دیکھتے تھے ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف سے کسی لشکر یا کسی طلیعہ کی جو آوے اُنکی جانب کو پس کوئی اثر اور نشان اُسکا اُنھوں نے نہین
دیکھا اور سبب یہ ہوا کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے باز رکھا تھا اُنکی طرف کی روانگی سے آنا اہل حلب کا اور صورت اُسکی یہ ہوئی کہ جب روانہ ہوا یوقنا
واسطے لڑائی مسلمانونکے یکجا ہوے رئیس اور بڑے آدمی حلب مین بعض اُنکے بعض کے پاس اور کہا کہ اے قوم جانتے ہو کہ اہل حلب نے ان عرب کی اطاعت
قبول کی ہے اور اُنکی ذمہ داری مین داخل ہوے ہین اور بعض نے ہمین سے اُنکے دین کیطرف رجوع کیا اور جو شخص اُسنے لڑا وہ زیانکار ہوا پس آیا ہو سکتا ہے
تم سے کہ چلو تم سردار عرب کے پاس اور طلب کرو اُسنے صلح کو اپنے واسطے اور مصالحہ کرین ہم سب اپنے شہر کے واسطے اور دیوین اُنکو

وہ چیز جو بہت اچھی ہو اپنے مالونسے پس اگر فتحیاب ہونگے مسلمان یوقنا بطریق پر تو ہونگے ہم خوف بسبب صلح کے اور اگر غالب ہوگا یوقنا اور
جبر کیگا وہ بحالت سلامتی کے تو نہ آگاہ کرینگے ہم اسکو اپنی صلح سے اور متفق ہوئی اُن سبکی رائے اس امر پر اور نکلے تیس آدمی اُنکے رئیسوں سے اور روانہ
ہوئے وہ سوائے اُسکے کہ جس راہ سے یوقنا گیا تھا یہانتک کہ قریب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کے پہونچے اور قنسرین اترے تھے اور ارادہ
کوچ کا بجانب حلب کے رکھتے تھے پیچھے کعب بن ضمرہ کے پس جب قریب پہونچے وہ لوگ پکار کر کہا اُنھون نے لغون اور عرب کو یہ امر معلوم
تھا کہ اس کلمہ کے معنی امان ہین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہونچی تھی اور لکھ بھیجا تھا اُنھون نے اپنے عمال کو جو ملک شام مین تھے
پہر کہ لغون کے معنی لغت مین امان کے ہین پس جس کسی کو تم یہ کہتے سنو پہر تم جلدی نکرو ساتھ قتل کے کہ مطالبہ کریگا تم سے اللہ تعالیٰ اُسکے
خون کا قیامت کے دن اور عمر اُس سے بری ہونگے پس عرب پہچانتے تھے اس کلمہ کو پس جب سُنا مسلمانون نے اُنکے پکارنیکو دوڑے اُنکی طرف
اور لاکر ٹھہرایا اُنکو سامنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ قریب ہے کہ یہ لوگ طلب کرینگے صلح اور امان کو
اپنی جانونکے واسطے اور یہ اہل حلب ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین اللہ سے یہی اُمید رکھتا ہون اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے مصالحہ کرینگے
مجھسے تو مصالحہ کرونگا مین اُنسے راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ لوگ جانتے تھے حال اپنے ساتھیونکا جو یوقنا کے ہمراہ تھے اور آئے تھے وہ لوگ رات
کیوقت اور آگ روشن تھی ابو عبیدہ بن الجراح کے سامنے اور مسلمان نماز مین کھڑے اور قرآن شریف پڑھتے تھے پس کہا بعض اہل حلب نے
بعض سے کہ ایسے ہی کامونسے مدد اور غلبہ دیے گئے ہین یہ لوگ ہمپر پس جب سُنا ترجمان نے اُنکی گفتگو کو آگاہ کیا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح کو اُنکی
گفتگو سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ہم وہ قوم ہین جسکی صفت کی ہے عنایت ہمارے خالق نے ہمارے لیے واسطے ان کامونکے اور ہم وہ لوگ ہین کہ نہین
بدلتے ہین ہم اللہ اور رسول کے دین کو نہین بے صبری کرتے ہین ہم مارڈالتے دشمنونسے پس آگاہ کیا مترجم نے اُنکو اس کلام سے اور کہا اُنسے کہ تم
کون لوگ ہو پس کہا اُنھون نے کہ ہم حلب کے رہنے والے ہین اور وہانکے تاجر اور رئیس ہین اور ہم آئے ہین بطلب صلح کے تمسے پس کہا
ابو عبیدہ بن الجراح نے کیونکر ہم تمسے مصالحہ کرین حالانکہ ہمنے سُنا ہے کہ تمھارے بطریق نے ہمسے لڑنیکا ارادہ مصمم کیا ہے اور مضبوط کیا ہے اُسنے
اپنے قلعہ کو اور رکھی ہے اُسمین وہ چیز جو برسونکے کھانیکو اُسکو کافی ہوگی اور بہت لشکر یکجا کیا ہے اور تمھارے واسطے ہمارے نزدیک صلح نہین ہے پس
کہا اُنھون نے کہ اے سردار ہمارا سردار یوقنا نکلا ہے ہمارے پاس سے بارادہ تمھارے لڑنیکے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ وہ کب نکلا ہے اُنھون نے
کہا کہ آج صبح کو اور ہم بعد اُسکے روانہ ہوئے ہین اور اُسکی راہ کے سوا ہم دوسری راہ آئے ہین اور ہم اُمید رکھتے ہین کہ وہ بیشک ہلاک ہوگا اس
واسطے وہ تیزی کرنیوالا ہے بغاوت مین اور نہین راضی ہے وہ ساتھ صلح کے اور اطاعت کی ہے اُسنے اپنی خواہش نفس کی اور جسنے ایسا کیا نا چیز
کیا جاتا ہے پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی نے حال روانگی بطریق کا کہ وہ اپنی فوج طلیعہ جسکو کعب بن ضمرہ کے ساتھ بھیجا تھا اور کہا
اُنھون نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہلک واللہ کعب ومن معہ انا للہ وانا الیہ راجعون پس جھکایا سر کو زمین کی طرف اور خاموش ہو رہے
اور کہا اہل حلب نے مترجم سے کہ گفتگو کرو ہمارے واسطے سردار سے درباب صلح کے پس گفتگو کی مترجم نے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ
اپنی بلند آوازی کے کہ ہمارے نزدیک اُنکے واسطے صلح نہین ہے پس ڈرے اہل حلب اپنی جانونپر اور کہا اُنھون نے کہ تحقیق یکجا ہوئے
ہین ہمارے پاس سات لوگ گاؤن اور زمینونکے پس اگر مصالحہ کروگے تم ہمسے تو آباد کرینگے ہم تمھارے واسطے زمین کو اور ہونگے ہم مددگار

تمھارے اُسکی آبادی پر اور زندگانی کرینگے ہم تمھارے ساتھ عدالت مین اور اگر تم صلح سے انکار کروگے پس بھاگ جاوینگے لوگ تمسے اور چلے
جاوینگے وہ انتہاے اپنے شہرونکو اور مشہور ہو جاویگی یہ خبر کہ تم مصالحہ نہین کرتے ہو پس نہ باقی رہیگا کوئی شخص گرد تمھارے پس آگاہ کیا
مترجم نے ابوعبیدہ بن الجراح کو انکی گفتگو سے پس دیکھتے تھے ابوعبیدہ بن الجراح اُنکی طرف اور اُسی وقت نکلا اُنکی طرف سے ایک مرد
پستہ قامت سرخ رنگ اور وہ حکماے روم سے اور فصیح تھا زبان عرب مین پس کہا اُسنے کہ اے سردار سنو تم جو بیان کرتا ہون مین تمسے اِس
علم کو جو اللہ تعالیٰ نے صحیفون مین اپنے انبیا پر نازل کیا ہی پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ کہو تو ہم سنتے ہین پس اگر وہ حکم حق ہوگا عمل کرینگے ہم
اُسپر اور اگر حق نہوگا نہ سنینگے ہم اُسکو پس کہا اُسنے کہ اے سردار اللہ پاک نے نازل کیا ہی اپنے انبیا پر انا التواب الرحیم خلقت الرحمۃ وسکنتھا
قلوب المومنین وانی لا ارحم من لا یرحم فمن احسن احسنت الیہ ومن تجاوز تجاوزت عنہ ومن عفا عفوت عنہ ومن طلبنی وجدنی ومن اغاث ضعیفا
اغثتہ یوم القیمۃ وبسطت لہ فی رزقہ وبارکت لہ فی عمرہ وکثرت لہ اولادہ ونصرتہ علی عدوہ ومن شکر المحسن علی احسانہ فقد شکرنی اور ہم
آئے ہین تمھارے پاس بحالت اندوہ اور خوف کے پس قبول کرو تم ہماری لغزشون کو اور رہن دو تم ہمارے خوف کو اور احسان اور نیکی
کرو ہمارے ساتھ پس روے ابوعبیدہ بن الجراح اُسکے کلام سے اور پڑھا اُنھون نے اِس آیت کو ان اللہ یحب المحسنین پھر کہا اُنھون نے
صلی اللہ علی محمد وعلی جمیع الانبیا فیما انزل اللہ ارسل نبینا الی جمیع الخلق فانہما اللہ علی لسان انبیاء لنا پھر متوجہ ہوے ابوعبیدہ بن الجراح
مسلمانون کیطرف اور وہ لوگ گرد اُنکے تھے اور اُنھین روساے مہاجرین وانصار تھے اور کہا اُنسے یہ لوگ بازاری اور تاجر ہین اور یہ
دادخواہ ہین اور میری راے یہ ہی کہ نیکی اور مصالحہ کرو تم اُنکے ساتھ اور خوشی کرو اُنکے دلونکو اسواسطے کہ جب شہر ہمارے قبضہ مین ہوگا
بازاری لوگ ہمارے ساتھ ہونگے تو وہ اعانت کرینگے ہمارے ساتھ رسد اور کھانے کی اور آگاہ کرینگے ہمکو ہمارے دشمن کی غربت اور اِرادے
سے اور ہونگے وہ جاسوس ہمارے پس کہا ایک مرد نے مسلمانون سے کہ نیک چال رکھے تمکو اللہ تعالیٰ اے سرداران لوگون کا شہر قاصد سے نزدیک
ہی اور ہم مطمئن اور بیدار نہین ہین اِس قوم سے اس امر پر کہ راہ بتادین وہ دشمن کو ہمارے پوشیدہ کامونپر اور آگاہ کرین دشمنون کو ہمارے حال سے
اور نہین آئے ہین قوم مگر بارادہ مکر اور فریب کے آیا نہین دیکھتے ہو تم اِس امر کو کہ بطریق اُنکا نکلا ہی بارادہ ہماری لڑائی کے پس کیونکر یہ لوگ
ہمسے صلح چاہتے ہین اور کچھ شک نہین ہی اِس امر مین کہ اُنھون نے کعب بن ضمرہ اور اُنکے ہمراہیون کے ساتھ فریب کیا ہی ابوعبیدہ بن
الجراح نے کہا کہ اے مرد نیک گمان کرو ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور اعتماد کرو تو اللہ تعالیٰ پر اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ ہمکو خوار و ذلیل نہ کریگا اور
ہمارے دشمن کو ہمپر غلبہ نہ دیگا پس رحم کرے اللہ تعالیٰ اُس شخص پر جسنے نیک اور بہتر بات کہی یا سکوت کیا اور مین اُنسے صلح مین شرط اور
خیر خواہی مسلمانون کی کرونگا پھر متوجہ ہوے ابوعبیدہ بن الجراح بجانب قوم حلب کے اور کہا اُنسے کہ مین چاہتا ہون کہ تم اپنی صلح مین
اِسقدر مجھکو دو جسقدر اہل قنسرین نے دیا ہی اُنھون نے کہا کہ اے سردار شہر قنسرین ہمارے شہر سے پہلے ہی اور لوگ اُس مین بہت
ہین اور ہمارا شہر مختلف ہی لوگون سے بسبب ظلم ہمارے سردار کے ہمپر اسواسطے کہ اُسنے لیلیا ہی ہمارے مال اور لڑکونکو اور سبکو لیکر قلعہ پر
چڑھ گیا ہی اور باقی رہگئے ہین ہمارے نزدیک ضعیف اور وہ لوگ جنکے پاس مال نہین ہی اور ہم سوال کرتے ہین تمسے اِس امر کا کہ نرمی کرو تم ہم مین اور
نیکی کرو ہمسے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم کسقدر مال ہمکو اپنی صلح مین دوگے اُنھون نے کہا کہ جس قدر اہل قنسرین نے

دیا ہی اسکا نصف ہمکو دینگے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ہمنے منظور کیا تمہارے اس کہنے کو اس شرط پر کہ جسوقت ہم آوین تمہاری سرزمین
پر اعانت کرو تم ہمارے ساتھ رسد کی اور خرید فروخت کرو تم ہمارے لشکر مین اور نہ چھپاؤ تم کسی چیز کو جو معلوم ہو تمکو ہمارے دشمنون سے
اور نہ چھوڑ دو تم پیچھے کسی جاسوس کو جو تجسس اور تلاش کرے ہماری خبر دینکو اور اگر پھر جاوے بطریق تمہارا شکست اٹھا کر تو باز رکھو تم اسکو قلعہ پر
چڑھ جانیسے انھون نے کہا کہ اے سردار یہ امر کہ باز رکھین ہم بطریق کو قلعہ پر چڑھ جانیسے پس اسکی تو کوئی راہ ہمارے واسطے نہین ہی اور ہم تمسے
اس امر کا اقرار نکرینگے جسکو ہم نکر سکین باسواسطے کہ اس امر مین ہمکو طاقت نہین ہی اور نہ اُسکے لشکر اور مددگارونکے ساتھ ہم ایسا کر سکتے ہین ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہا اگر تمہارے مکانمین نہین ہی تو باز رکھنا تم اُسکو قلعہ پر چڑھنے سے اور تمپر اللہ تعالی کا عہد اور قسمین ہین اس امر کی کہ کہو تم اس بات
کو دل سے اور پورے کرو تم ہمارے ساتھ سب شرائط کو پھر وہ قسمین دلائین اُنکو جسکو وہ جانتے تھے پس قسم کھائی اُن لوگون نے اپنے مردون
اور اولاد اور عورتون اور غلامون اور سب گھر والونکی طرف سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنسے کہ ہمنے قسم کھائی اور ہمنے تمہاری قسمونکو
منظور کیا پس اگر کوئی تم مین سے ہمارے ساتھ خلاف کریگا یا جاویگا وہ کسی حال کو بطریق سے اور نہ آگاہ کریگا ہمکو اُس سے پس واجب ہوگا
اُسپر قتل اور حلال ہوگا ہمکو لے لینا اُسکے مال کا اولاد کا نہ مطالبہ کریگا اللہ تعالی اُسکی ذمہ داری کا اور جسوقت توڑوگے تم کسی ہماری شرط کو جو
ہمنے تمپر مقرر کی ہی نہین باقی رہیگا عہد اور ذمہ تمہارے واسطے اور ہم اگلے سال سے تمسے جزیہ لیا کرینگے سعید بن عامر التنوخی نے بیان کیا ہی
کہ راضی ہوے اہل حلب ابو عبیدہ بن الجراح کی شرائط پر اور لیلیا ابو عبیدہ بن الجراح نے عہد اُنسے اور لکھ لیے نام اُنکے اور ارادہ کیا قوم
نے پھر جانیکا اپنے شہر کیطرف پس کہا اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ٹھہرو تم تاکہ مقرر کردون مین تمہارے ساتھ اس شخص کو جو تمہارے ساتھ
جاوے تمہاری جائے پناہ تک کہ واجب ہوئی ہمپر نگہبانی تمہاری اُسوقت تک کہ پھر جاؤ تم بحالت سلامتی کے اپنے شہر کی طرف پس کہا
اس مرد پست قد نے کہ اے سردار ہم اُسی راہ سے چلے جاوینگے جس راہ سے ہم آئے ہین اور ہم کسیکو اپنی ہمراہی کیواسطے نہین چاہتے ہین پس چھوڑا
اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکے حال پر اور رات کاٹی بحالت بے آرامی کے کعب بن ضمرہ اور اُنکے ساتھیون کیواسطے واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ پھرے اہل حلب اُسی رات کو شہر کیطرف پس ہو گئی صبح اور نہین پہونچے وہ شہر مین پس جب پہونچے وہ قریب شہر کے دیکھا اُنکو
بعض گبران یوقنا بطریق نے کہ وہ پھرے آتے ہین اور آیا وہ گبر اُنکے سامنے اور پوچھا اُنسے کہ تم کہانسے آتے ہو اور کیا کام کیا ہی تمنے پس سمجھے
وہ لوگ اس گبر کو اہل حلب سے پس آگاہ کیا اُسکو کیفیت صلح سے ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح کے پس چھوڑا گبر نے اُنکو اور چلا گیا اور اہل حلب نے
استقبال کیا اُس گروہ کا اور حال پوچھا اُنسے پس آگاہ کیا اُنھون نے اہل حلب کو حال صلح سے پس خوش ہو گئے وہ لوگ اس امر سے مسلمانون پر
اور روانہ ہوا وہ گبر تا اینکہ آیا یوقنا کے پاس اور وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑ رہا تھا اور گھیر لیا تھا اُنکو اور وہ جانتا تھا کہ
قابض ہو گیا ہون اور منتظر فتح کا تھا کہ اُسیوقت وہ گبر آیا پس کہا اُس گبر نے کہ اے بطریق تو غافل ہی اُس بلا اور سختی سے جو تجھپر آئی ہی اور گو کہ تو
مسلمانونکے سامنے ہی اور گویا مالک ہو گئے ہین وہ قلعہ کے اور لے لیا ہی اُنھون نے مال اور مار ڈالا ہی عورتون کو پس جب سنا یوقنا نے اُس
خبر کو جو گبر نے بیان کی ڈرا اور وہ لیتے قلعہ کیواسطے کہ مالک اُسکے ہو جاوینگے مسلمان اُسکی غیبت مین پس توڑ دی سنے اپنے اور اس امید
غنیمت کو جو کعب بن ضمرہ اور اُنکے ساتھیون پر رکھتا تھا اور دو سو مسلمانونسے کچھ زیادہ مارے گئے تھے اور کعب بن ضمرہ نے ٹھان لیا تھا اپنے دل مین کہ

اور جانتے تھے وہ کہ مسلمان بیشک ہلاک ہونگے کعب بن ضمرہ نے بیان کیا ہے کہ مین اُسدن بذات خود لڑتا تھا اور باز رکھتا تھا مشرکین کو مسلمانون سے اور نگاہ رکھتا تھا مین اُنکو ساتھ اپنی جان کے پس جب باز رکھا اور ملول کیا مجکو لڑائی نے پناہ لی مین نے طرف اپنے ساتھیون کے اور باز دیکھتا تھا اسباب اُنکے اللہ تعالیٰ سے اُمید کشود کار کی رکھتا تھا راہ آنے نشان ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح کے پس دیر کی اس امر نے ہمپر اور برابر لڑائی جاری رہی ایکدن اور رات دوسری صبح تک پس قسم کھاتا ہون مین اللہ کی اس امر پر کہ نہ کسی کو نماز میسر ہوئی اور نہ کوئی کھانے پانی تک پہونچا اور ہم درمیان یاس اور اُمید کے تھے اور مین اُمید رکھتا تھا راہ قنسرین پر اس امر کی کہ ظاہر ہو نشان اسلام کا ہر راہ سے اور نہین دیکھا مین نے کوئی اثر اُسکا کہ دفعتہً دشمن کے لشکر نے جنبش کی اپنے کنارون سے اور ایک بڑا شور و غل اُنکا بلند ہوا پس کہا مین نے کہ نہین ہے یہ مگر کمک کہ آن ملی ہے اُسکے شہر یا بادشاہ کے پاس سے پس پناہ لی مین نے ساتھ اُس کلمہ کے جو حالت رنج اور سختی مین کہا جاتا ہے یعنی لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پس قسم ہے عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہین کہہ چکا تھا مین اس کلمہ کو تا اینکہ دیکھا مین نے دشمن کے لشکر کو کہ چھوڑ دیا اُسنے اپنی جگہ کو اور پھیرا اپنی پشت کی طرف پس کہا مین نے الحمد للہ حمدا لنا کو یعنی اور مین گمان کرتا تھا کہ کسی آواز دینے والے نے آواز دی ہے اُنکو آسمان سے پس بھگا دیا اُن سبکو یا ملائکہ نازل ہوے ہین اُنپر مثل جنگ بدر کے پس نہین دیکھا مین نے کوئی اثر اور نشان دشمنونکا اور ارادہ کیا مین نے اُنکے تعاقب کا پس پکار کر کہا مسلمانون نے کہ کہان جاتے ہو اے کعب پھر و تم ہماری طرف آیا نہین کافی ہے تمکو یہ امر جسمین ہین ہم چاہو تم ہمارے ساتھ اور راحت دو ہمکو مشقت اور سختی سے اور نگاہ رکھو ہمارے واسطے فرض کو اور آرام دو ہمارے گھوڑونکو کہ نہین پھیرا ہے اللہ تعالیٰ نے دشمنونکو ہم سے مگر اپنے ارادے اور قدرت سے پس اُترے کعب بن ضمرہ اور آرام کیا مسلمانون نے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ دیر کی خبر کعب بن ضمرہ نے ابو عبیدہ بن الجراح پر پس جب نماز پڑھی اُنھون نے صبح کی پھرے وہ نماز سے اور متوجہ ہوے مسلمانون کیطرف اور خطاب کیا خالد بن الولید سے اور کہا کہ اے ابا سلیمان تمھارے بھائی ابو عبیدہ رضؓ نہین سوے رات کو بسبب رنج کے اگرچہ واجب ہے ہمپر شکر کرنا اُس چیز پر جو فتح کی ہے اللہ تعالیٰ نے ہمپر اور دل میرا مجھسے یہ کہتا ہے کہ وہ لوگ جو کعب بن ضمرہ کے ساتھ ہین ہلاک ہوے اور مارے گئے بسبب بیان کرنے اس گروہ کے جنسے کہ ہمسے درخواست صلح اور ذمہ داری کی تھی اسرار ... اُنکا مالک یوقنا روانہ ہوا ہے مسلمانونکی طرف اور مین کوئی اثر نشان اُنکا نہین دیکھتا ہون اور گمان کرتا ہون اس امر کا کہ اُسنے دیکھا ہماری منافقت کو پس لڑا اُنسے اور مار ڈالا اُن سبکو پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین بھی تمھاری طرح قسم ہے خدا کی نہین سویا بسبب رنج کے مسلمانونپر پس کیا کام کرنیکا تمھارا ارادہ ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین کوچ کا قصد رکھتا ہون پھر حکم دیا لوگونکو درستی سامان سفر کا پس کوچ کیا مسلمانون نے اور روانہ ہوے بارادہ حلب کے اور آگے لشکر کے خالد بن الولید اور پیچھے ابو عبیدہ بن الجراح تھے پس تھوڑا عرصہ نہین گذرا تھا تا اینکہ آئے خالد بن الولید مسلمانونپر اور وہ لوگ سوتے تھے اور مقرر کیا تھا اُنھون نے اپنے واسطے دیدبان تا کہ نگہبانی کرین پس جب اُنکے قریب آئے خالد بن الولید اور نشان فوج کا اُنکے ہاتھ مین تھا پکارا مسلمانونکو ان کلمات سے النفیر النفیر یا انصار الدین پس اُٹھ کھڑے ہوے مسلمان اپنی خوابگاہ سے مثل شیر دن ڈکارنے والونکے اور سوار ہوے اپنے گھوڑونپر اور استقبال کیا صاحب نشان کا اور پہچانا اُنکو پس پکار کر کہا بعض نے بعض سے کہ خوش ہو تم کہ یہ نشان مسلمانونکا ہے جسکو خالد بن الولید اُٹھائے ہین اور ملگئے لوگ اُنمین اور آئے ابو عبیدہ بن الجراح پس جب دیکھا اُنھون نے کہ کعب بن ضمرہ صحیح اور سالم ہین حمد اور شکر اللہ کا ادا کیا اور دیکھا لڑائی کی جگہ کو اور مقتولین کی لاشون کو اور مسلمانون نے

نہین چھپایا تھا مقتولین کو مٹی مین پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال بدل گئی خوشی انکی ساتھ رنج کے اور کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم اور بلایا کعب بن ضمرہ کو اور کہا کہ ای کعب کیونکر مارے گئے ساتھی تمھارے اور کون شخص لڑا تھا انسے پس کہا کعب بن ضمرہ نے کہ یوقنا اور
مین اور مسلمان ہمراہی میرے قریب ہلاکت کے پہونچے تھے کہ نہین باقی تھی انمین جنبش پس ہم اسی حال مین تھے کہ پھرے اور پلٹے وہ
ہماری طرف بدون لڑائی کیے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ پاک ہی اللہ مہیا کرنیوالا اسباب کا کاش ابو عبیدہ مارے جاتے انکے آگے
اور وہ نہ مارے جاتے تحت نشان ابو عبیدہ کے پھر حکم کیا مسلمانونکو کھودین انکے واسطے گڑھون کو زمین مین پھر رکھا گیا انکو ابو عبیدہ بن
الجراح نے اور ایک ہی نماز سب پر پڑھی اور دفن کیے گئے وہ اپنے کپڑون خون آلودہ مین پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین نے سنا ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ وہ فرماتے تھے یحشر اللہ تعالی الشہداء الذین قتلوا فی سبیل اللہ یوم القیمۃ ودماءھم علی نحورھم اللون لون الدم
والریح ریح المسک والنور علیہم بینا لا فیہ خلیہم الجنۃ بغیر حساب پس جب چھپایا لاشہاے مقتولین کو مٹی مین کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے خالد بن الولید سے کہ اگر دشمن خدا پھر گیا ہی اور جائیگا وہ کیفیت صلح قوم کی پس ڈالیجائیگی قوم اسکی طرف سے بڑی شفقت مین
پس جالمونگا مین انمین کہ واجب ہی ہمپر یہ امر کہ دفع کرین اور باز رکھین ہم انسے اسواسطے کہ وہ داخل ہین ہماری ذمہ داری مین اور
اسیوقت کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بارادہ حلب کے پس جب پہونچا لشکر یوقنا کا حلب مین گھیر لیا اسنے اہل حلب کو اور یوقنا
چاہتا تھا انکے مار ڈالنے کو اور کہا اسنے اہل حلب سے کہ تحقیق تمنے مصالحہ کیا تھا عرب سے اپنے واسطے اور ہوگئے تم مددگار انکے ہمپر انھون نے
کہا کہ بیشک ہمنے ایسا ہی کیا ہی اسواسطیکہ ہم جانتے ہین کہ وہ غلبہ دیے گئے ہین یوقنا نے کہا کہ تحقیق ہو تمپر تحقیق نہ راضی ہونگے مسیح تمھارے
کامونسے پس قسم ہی حق مسیح کی مین تم سبکو مار ڈالونگا یا نکلو اور چلو تم میرے ساتھ اہل عرب کی لڑائی پر اور توڑو تم اپنے اور انکے بیچ کے عہد اور
پیمان کو اور لاؤ تم میرے سامنے اس شخص کو جسنے اسلام مین شروع کی ہی اور کہا آغاز قتل کرونمین اسی سے پس نمانا انھون نے اس امر کو پس کہا یوقنا
نے اپنے غلامونسے کہ جاؤ اور لاؤ تم میرے پاس انکو تا کہ مار ڈالون مین انکو پس تحقیق خبر دی ہی مجکو فلان بطریق نے انکے حالات سے کہ وہ بطریق طاقی
ہوا تھا انسے اور شناسا کر دیا تھا اسنے مجکو انسے پس ناگہان در آئے غلام یوقنا کے اہل حلب پر اور مارتے اور ہلاک کرتے تھے انکو فرشون
اور گھرونکے دروازونپر اور سنا یوقنا نے شور و غل اور وہ قلعہ مین تھا پس آیا وہ اپنے بھائی کے پاس اور دیکھا اسکو کہ قتل کرتا ہی وہ اہل شہر کو
اور تین سو مرد شہر کے مار ڈالے گئے ہین پس چلا کر کہا اسنے اپنے بھائی سے کہ ٹھہر تو اپنی روش نرم پر اور ایسا نکر اسواسطے کہ مسیح خشمناک
ہونگے تجھپر اور مسیح کے دشمن کے مارنیسے ممانعت کی ہی پس کیونکر ہوسکتا ہی کہ جو لوگ ہمارے دین مین ہین وہی مار ڈالیجاوین پس کہا یوقنا نے اپنے
بھائی سے مصالحہ کیا ہی ہمپر بسے شہر کیواسطے اور ہوگئے ہین وہ مددگار عرب کے ہمپر پس کہا اسکے بھائی نے سن اے برادر نہین ہی کوئی بادر مین نہین ہی اور انھون نے اپنی بہتری کا
ارادہ کیا ہی اسواسطیکہ وہ لڑنیکے لوگ نہین ہین پس کہا یوقنا نے قسم ہی حق صلیب کی کہ مین ایک کو انمین سے باقی نچھوڑونگا اور معلوم ہوتا ہی کہ تونے انکو صلح
پر انگیختہ کیا ہی اور مین پہلے تجھپر حملہ اور سخت گیری کرونگا پھر متوجہ ہوا یوقنا اپنے بھائی کیطرف اور قابض ہو گیا اسپر اور نکالا اپنی تلوار کو تا کہ قتل
کرے اسکو پس جب دیکھا یوحنا نے اپنے بھائی کیطرف کہ نکالا ہی اسنے اپنی تلوار کو جانا اسنے کہ مین ہلاک ہونگا پس بلند کیا اسنے اپنے سر کو آسمان
کیطرف اور کہا اللھم اشھد علی انی مسلم الیک فخالف اللہ بن ابی القوم اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ وان المسیح عبد اللہ پھر کہا نے

بھائی سے کہ کر تواب جو کچھ تجکو کرنا ہو پس اگر ہو تو قاتل میرا تو مین جاتا ہون بجانب بہشت کے پس بہت گران گذرا یوقنا بطریق پر اسلام
اپنے بھائی کا اور مصالحہ اہل شہر کا اور خوف مسلمانون کا پس برانگیختہ کیا غصے نے اسکو اس امر پر کہ جدا کر کے ڈالدیا اسنے سر اپنے بھائی کا اسکے
بدن سے رحمت کرے اللہ اوپر یوحنا کے بعد اسکے آمادہ ہوا وہ واسطے مار ڈالنے اہل شہر کے اور وہ لوگ داد چاہتے تھے پس نہین دادرسی کرتا تھا اور
سوال کرتے تھے اس سے پس نہین جواب دیتا تھا انکو اور نہین باز رہتا تھا انسے پس زیادہ ہوئی انہین آواز چلانیکی اور بلند ہوا شور و غل انکا اور
گھیر لیا تھا یوقنا کے لشکر نے شہر کے شہر کو ہر طرف سے اور مایوس ہو گئے تھے اہل حلب اپنی جانون سے اور اسیوقت آئی اوپر کشود کار اور پہونچی انکو
اعانت دفعۃً دکھائی دیئے انکو نشان اسلام کے اور گرد نشان کے بہادر اور دلیر موحدین کلمہ توحید کہتے ہوئے اور خالد بن الولید انکے آگے
اور انکی جانب [illegible] ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اہل حلب اور انکے شور و غل اور رونے کو کہا ابو عبیدہ
بن الجراح سے کہ او سردار گئے اور ہلاک ہوئے قسم ہے خدا کی تمھاری صلح اور ذمہ داری کے لوگ جیسا کہ تمنے مذکور کیا تھا پس للکارا خالد بن الولید
نے اپنے گھوڑے کو اور حملہ کیا اور نشان انکے ہاتھ مین تھا اور ڈانٹا اپنے حملہ مین قوم مشرکین کو اور کہا کہ دور ہو تم ای گروہ گبرونکے ہمارے
اہل صلح کے پاس سے پھر اچھی طرح سے رکھا انہین نیزے کو اور حملہ کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور خروج کیا انھون نے تلوار دیکر
کافرون پس جب دیکھا یوقنا نے اس حال کو بھاگا وہ اپنے قلعہ کی جانب مع اپنے سب بطارقہ کے محصن بن عمرو العدوی نے بیان کیا ہی کہ
کشائش دی اور دور کیا اللہ تعالی نے رنج ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے دل سے جیسا کہ دور کیا اسنے رنج کو ہمارے دلونسے
بسبب مارے جانے گبرون سے حلب کی لڑائی کے دن اپس جدا ہوئے رومی اہل حلب سے دو گروہ ایک گروہ نے انمین سے پناہ لی بجانب قلعے کے اور
ایک گروہ نے جنگل کی راہ لی پس جسنے کہ پناہ لی طرف قلعہ کے وہ بچ رہا اور جو جنگل کیطرف بھاگا وہ مارا گیا اور کل تعداد ہمارے اہل صلح کی
جنکو یوقنا نے مار ڈالا تھا تین سو مرد تھے اور ہمنے یوقنا کے تین ہزار ہمراہیونکو مار ڈالا پس یہ ایک عجیب واقعہ تھا کہ خوش ہوئے مسلمان اسکے سبب
پس جب مار ڈالے گئے وہ لوگ جو مار ڈالے گئے اور دور کیا اللہ تعالی نے اہل حلب سے اس امر کو جسکو پایا تھا انھون نے ابو عبیدہ بن الجراح سے
سب حال کہا اور کیفیت مار ڈالنے یوقنا کی اپنے بھائی کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب بچ گیا یوقنا مسلمانون کی تلوارون سے
اور داخل ہوا وہ اپنے قلعہ مین درست کیا اسنے سامان قلعہ کا اور قائم کیا اسی دھاوا سیون اور آلات کو اور ظاہر کیا ہتھیار دنکو
قلعہ کی دیوار و برج اور بنایا اسنے سامان قلعداری کا اور اہل حلب لائے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس چالیس قیدی بطارقہ سے پس کہا ابو عبیدہ
بن الجراح نے اپنے مترجم سے کہ کہ دریافت کرو واسطے کس کے تمنے انکو قید کیا ہی ان لوگون نے کہا کہ یہ لوگ یوقنا کے ساتھی ہین جو ہمارے پاس بھاگ آئے
تھے پس نہین مناسب جانا ہمنے انکا چھپا رکھنا تمسے اسواسطے کہ وہ ہماری صلح مین داخل نہین ہین پس عرض کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے
اوپر اسلام کو پس قبول کیا انکے سات آدمیون نے دین اسلام قبول کیا اور باقی نے انکار کیا پس ماری گئین گردنین انکی بموجب حکم ابو عبیدہ بن الجراح
کے پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اہل حلب سے کہ تحقیق تمنے خیر خواہی کی اپنی صلح مین اور قریب ہے نزدیک ہے کہ دیکھو گے تم ہمسے وہ امر جو باعث تمھاری خوشی کا
ہو گا اگر چاہا اللہ تعالی نے اور رحم ہمارا اور تمھارا حال یکسان جانتے ہین اور اس تمھارے بطریق نے پناہ لی ہی ہمسے اس قلعہ مین پس آیا جانتے ہو لوگ کوئی پوشیدہ راہ
کہ بتلاؤ تم ہمکو تا کہ لڑین ہم اسسے پس اگر فتح کریگا اللہ تعالی اسکو ہمپر تو ہوگا تمھارے لیے حصہ ہمارے ساتھ اس مال غنیمت سے جو لوٹینگے ہم تمھاری قوم سے بعوض تمھارے

مجھے

کام ہی کے ہمارے ساتھ پس کہا اُنھون نے کہ ای سردار قسم ہی خدا کی کہ ہم کوئی پوشیدہ راہ اُسکی نہین جانتے ہین اسواسطے کہ یونقنا نے بند کر لیا
قلعہ کی راہونکو اور دشوار گزار کر دیا ہی اُنکو اور اُن راہونکو ہم نہین جانتے ہین پس اسیوقت اُٹھ کھڑا ہوا سامنے ابوعبیدہ بن الجراح کے
ایک مرد مسلمانونمین سے اور کہا اُسنے نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو دیکھو تم اس قوم کو کہ اگر وہ داخل ہوگئے ہین ہمارے گروہ مین تو وہ ہماری
خیرخواہی کرینگے اور راہ پوشیدہ قوم کی ہمکو بتلا دینگے پس کہا اہل حلب نے اُس شخص سے کہ قسم ہی خدا کی ہم تمھارے گروہ مین داخل ہین اور قسم ہی
خدا کی کہ ہم اُسکی پوشیدہ راہ نہین جانتے ہین اور ہم تمھارے ساتھ بیوفائی نہ کرینگے اور نہ چھپاوینگے تمسے کوئی بات تمھارے دشمن کی جسکو ہم
جانینگے پس پاک اور خوش رکھو تم اپنے دلونکو ہمسے پس قسم ہی خدا کی کہ ہم کبھی غدر اور بیوفائی نکرینگے پس اسیوقت متوجہ ہوے ابوعبیدہ بن
الجراح خالد بن الولید اور مسلمانون کیطرف اور کہا کہ مشورہ دو تم مجکو رحمت کرے اللہ تعالی تمپر پس سامنے آیا اُنکے وہی مرد مسلمان جسکا نام قیس
بن عمرو الغسانی تھا اور واقف تھا شام کے ملک اور اُسکے شہرونسے اور تمام زمین شام مین چلا پھرا تھا اور کوئی راہ آسان اور دشوار
ملک شام کی اُس سے پوشیدہ نتھی پس کہا اُسنے دعا کر کہ ای سردار مین ان شہرونکا حال جانتا ہون اپنی راے بیان کرتا ہون پس
ابوعبیدہ رضہ بن الجراح نے بیان کرنوای بیٹے عمرو غسانی کے کہ تو میرے نزدیک خیرخواہ مسلمانونکا ہی پس کہا اُسنے کہ ای سردار جانو تم اس امر کو کہ
اللہ غالب اور بزرگ نے فتح کیا ہی تمھارے ہاتھونپر شام کے شہرونکو اور ہلاک کیا اُسنے کافران گمراہ اور اُنکے حامیونکو اور باقی لشکر اُن کا
گھاٹیونکے پیچھے ہی اور درمیان پہاڑ اور تنگ راہین اور دشوار گزار اور ویران ہین اور قوم روم کے دل خوفناک ہین بسبب اسکے کہ بھگا دیا اللہ
تعالی نے اُنکو پس نہین باقی ہی ہم مین ایسے دل کر لڑین وہ بقوت اُنکے مسلمانونسے پس گھیر دو اور محاصرہ کرو تم اس قلعہ کو اور پراگندہ کرو تم گروہونکو
اور تاخت تاراج کرو اطراف اور نواح کو کہ اُنکے پاس توشہ نہین ہی جو کافی ہوگا اُنکو پس منع کیا اسے خالد بن الولید غسانی کے کلام سے
اور کہا قسم ہی خدا کی راے یہی ہی اور مین تمکو دوسرا مشورہ دیتا ہون وہ یہ ہی کہ حملہ کرو اور چلو تم ہمکو لیکر بجانب اس قلعہ کے پس شاید کہ اللہ تعالی
اُسکو بھی فتح کرے اسواسطے کہ مجکو خوف اس امر کا ہی کہ اگر بڑھ جاویگی مدت ہمارے قیام کی تو دوبارہ پھر لیگا ہمپر لشکر روم کا پس حائل ہو جاوینگے
رومی ہمارے اور قلعہ کے بیچ مین ابوعبیدہ رضہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ای ابا سلیمان تمنے مشورہ نیک دیا ہی اور بات سچی
کہی ہی پھر حکم کیا ابوعبیدہ رضہ بن الجراح نے حملہ کرنے اور چلنے کا بجانب قلعہ کے پس پیادہ ہوے سوار اپنے گھوڑونسے اور ہلکے ہوگئے وہ اپنے
کپڑونسے اور اُنکے غلام اور سادات سب ایک ہین اور بڑائی اور نسب اپنا ظاہر کیا ہر قبیلہ اور گروہ نے جواب دیا ایک نے دوسرے کو ساتھ شعار
کے مسروق بن مالک لبادی نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی نہین دیکھا تھا مین نے شام کے قلعون کی لڑائی مین کوئی سخت اور بڑا دن
اُس دن سے اور ہم تشبیہ دیتے تھے لڑائی کی گردش کو ساتھ گردش چکی کے پس ڈالتی ہی اُس چیز کو جسپر وہ گھومتی ہی اور نکلے ہم اُنکی طرف ابتدائی لڑائی مین اور
پکارتے تھے دلیران یمن اور ریسان ربیعہ اور مضر بعض اُنمین سے بعض کو اور طلب کرتے تھے وہ لوگ قلعہ کو ایسی جانب سے جسطرف
راہ نتھی پس جب بلند ہوے وہ قلعہ کیطرف لیا اُنکو پتھرون نے ہر طرف سے اور چلایا اہل قلعہ نے اُنپر ڈھلواسیان اور عراوات کو اور تین
ساتھی میرے بہت نزدیک تین کے تھے پس جلدی پھرے ہم پشتونکی طرف اور دفع کرتے تھے بعض ہم مین کے بعض کو نہین جانتے تھے ہم کہ بچیگا
کوئی شخص ہم مین کا اور واقع ہوئی خواری واسطے مسلمانونکے اور توڑ ڈالا پتھرون نے ایک جماعت کثیر کو پس مار ڈالا بعض ہمارے لوگونکو اور ہمنے توڑ ڈالا

بعض کے پس جو لوگ مارے گئے تیسرے دن سے بروز محاصرۂ قلعہ حلب کے نام اُنکے یہ ہین ملوس بن الاسلع الرابعی اور مروان بن عبید الرابعی اور
مالک بن حنظلہ الرابعی اور حسان بن حنظلہ الرابعی و سلیمان بن رفاع العامری اور عطا بن سالم الکلابی اور سراقہ بن مسلم بن عوق العددی
اور عاصم بن فارح العددی اور مرہ بن سفیان العددی اور زید بن سیف العددی اور سواد بن مالک العددی اور سب وہ لوگ
جو اُس دن مارے گئے اُنمین چار آدمی بنی ربیعہ سے اور ایک شخص اور اولاد عامر سے اور ایک بنی کلاب سے اور سات آدمی بنی عدی سے تھے
مسروق بن مالک نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی بعد اس سانحہ کے برسون ہم ایک جماعت کو لنگڑا اور لولا دیکھتے تھے کوئی شخص ہم سے لنگڑا
تھا اور کوئی شخص ہاتھ سے لنجا تھا اور پہچانتے تھے ہم اُنکو حلب کی لڑائی مین پس اُسیوقت کھڑا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے نشان کو باہر
شہر کے اور پکار کر کہا مسلمانون سے کہ اکٹھا ہو تم میرے پاس رحمت کرے اللہ تم پر تا اینکہ اکٹھا ہوئے مسلمان گرد اُنکے اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے تم
اُن لوگون لڑے تم اُنسے آجکے دن بحالت غفلت اور ناآزمودگی کے پس دفن کرو تم شہیدونکو اور باندھو تم خستگی ان لوگونکو جو زخمی ہوئے
ہین پس دوڑے مسلمان درانحالیکہ دفن کرتے تھے وہ شہدا کو اور خوش ہوئے رومی بسبب شکست اُٹھانے مسلمانون کے اور
نازل ہونے سختی کے اُنپر پس کہا رومیون سے یوقنا نے کہ نہ پھرینگے مسلمان بجانب قلعہ کے اسکے بعد کبھی اور قسم ہے حق مسیح کی کہ مکر و فریب
کرونگا مین اُنکے ساتھ پھر اترونگا مین اُنکے لشکر کیطرف واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہے کہ چن لیا یوقنا نے
دو ہزار کو اپنے لوگون سے اور ایک رات کو حکم کیا اُنکو اُترنے کا پس اُترے وہ قلعہ سے اور دیکھا اُس جماعت کے پیشرو نے بجانب لشکر
مسلمانون کے اور آگ روشن تھی لشکر کے کنارون مین پس گھومتا تھا گرد لشکر مسلمانون کے تا اینکہ دیکھا اُسنے ایک کنارہ اُنکے لشکر کو
کہ ٹھنڈی ہوگئی ہے آگ اُنکی اور اسطرف سے مسلمان بادیہ یمن کے مثل مراد اور بنی کعب اور عک کے تھے عبد اللہ بن صفوان العکی نے
بیان کیا ہے کہ ہم اُس رات مین ہتھیار رکھے برہنہ اور مطمئن اور بے خبر تھے اپنے دشمن کی طرف سے بسبب اپنی کثرت کے اور غافل تھے نگہبان
ہمارے پس نہین خبردار ہوئے ہم مگر رومیونکی آپس کی بول چال سے اور تحقیق کہ ناگہان در آئے وہ ہمپر اور وہ پکارتے تھے اپنی زبان مین اور ظاہر کیا
تھا اُنھون نے گرد و غبار کو اپنے بیچ مین اور ہم نہین سمجھتے تھے کہ وہ کیا کہتے ہین اور رکھا تھا اُنھون نے تلوار کو پس تھا مرد گرامی ہم مین سے ہر شخص جو
سوار ہو اپنے گھوڑے پر اور طلب کیا اُسنے نجات کو اپنی ذات کیواسطے اور وہ نہین جانتا تھا کہ کیونکر اور کہانسے سختی مین ڈالا گیا ہے اور کیونکر
رہائی پاویگا اور کس سمت کو متوجہ ہوگا اور واقع ہوا تھا حملہ مسلمانون کے لشکر مین اور لوگ پکارتے تھے النفیر النفیر و نعنیا درب الکعبہ اور وہ
دوڑتے تھے بجانب خیمہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح کے اور پکار کر کہتے تھے کہ اے سردار امیر پہونچیو تم مع اپنے لشکر اور سب امیر نکلے پس اُسیوقت سوار ہوئے
ابو عبیدہ بن الجراح مع لوگون کے اور گھومتے تھے وہ گرد لشکر کے اور بھاگا نابردار رومی نے کہ عرب پہونچے اور نکلے اُسمین سے پس آواز دی اور
کہا اُسنے اپنے ساتھیون سے کہ جس کسی نے کوئی چیز لی ہو پس چھوڑدیوے اُسکو اور طلب کرے نجات اپنی جان کو اسواسطے کہ عرب
ہم تک پہونچ گئے پس عبد اللہ بن صفوان نے بیان کیا ہے کہ لیا اُنھون نے ہمارے لوگون سے ایک جماعت کثیر کو قریب پچاس آدمیون کے
سوا اُنکے جو معرکہ کی جگہ مین مارے گئے اور وہ ساٹھ آدمی تھے یمن سے اور اکثر اُنمین قوم حمیر سے تھے اور رومی حمایت کرتے تھے بعض اُنمین سے بعض کی
اور طلب کرتے تھے قلعہ کو پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اس حال کو حملہ کیا ساتھ اپنے گروہ کے پس لیلیا اُس جماعت سے قریب ایک سو مرد کو اور رکھا

انہین تلوار کیا اور مار ڈالا انکو پس جب پہونچے ہمراہی یوقنا کے قلعہ مین کھولدیا اُسنے دروازہ قلعہ کا اور داخل کرلیا انکو پس جب ظاہر ہوئی صبح اور بلند
ہوا آفتاب بلایا یوقنا نے اُن پچاس آدمیونکو جو گرفتار ہوگئے تھے مسلمانونسے اور مشکین انکی بندھی تھین پس نزدیک کیا اُن کو ایسی جگہ سے کہ دیکھتے
تھے انکی طرف مسلمان اور سنتے تھے آوازین اُنکی اور وہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہانتک کہ سبکے سب مارڈالے گئے رضی اللہ عنہم پس
جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال منادی کرادی اپنے لشکر مین کہ قسم ہے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سردار ابو عبیدہ کیطرف
سے ہر مرد پر کہ نہ حوالہ کرے اپنی نگہبانی کو دوسرے پر اور ہووے ہر مسلمان نگہبان اپنی جان کا اور نہ بھروسا کرے ایک دوسرے پر پس
اختیار کیا قوم نے احتیاط کو ودیعہ لینے اور آمادہ ہوئے اُنکی لڑائی اور متوجہ ہوا یوقنا دوسرے مکر و فریب کی تدبیر مین اسواسطے مسلمانونکے جو وقت جانا
اُسنے کہ مسلمان اُسکا محاصرہ کرنیوالے ہین علاوہ برین جاسوس اُسکے دن رات اُسکو خبرین پہونچاتے تھے اور بڑے جاسوس اُسکے عرب متنصرہ تھے
حال ہین کا ایکدن یوقنا اپنے قلعہ مین تھا اور گرد اُسکے بطارقہ اور عمالقہ اُسکے تھے اور تنگی دل تنگی مین تھا کافنا انکو محصور ہونے نے اور دشوار گذر تھا
اسیر ہیا مرکر شہر کے لوگ جس کسی ایک کو اُسکے ہمراہیوں سے دیکھتے اور پہچانتے تھے اُسکو پکڑکر مسلمانونکے سپرد کرتے تھے پس یوقنا مشورہ کر رہا تھا اپنے
ساتھیونسے اپنے کام اور اس امر مین کہ دوبارہ کیونکر اور کیا فریب اور مکر مسلمانونکے ساتھ کرنا چاہیے کہ دفعتہ آیا اُسکے پاس ایک جاسوس اُسکا پس
کہا اُسنے کہ ای بطریق اگر تجھکو عربکے ساتھ مکر اور فریب کرنا منظور ہے تو یہ وقت ممکن ہے پس کہا یوقنا نے کہ یہ بات کیونکر ہی اور تجھکو کیا حال معلوم ہی اُسنے کہا
کہ اہل عرب کے واسطے رسد کے پہونچانیوالے لوگ ہین کہ نکلے اور گئے ہین عرب بجانب جنگل کے اور مصالحہ کیا ہی وہانکے لوگونسے اور رسد اور دانہ
چارہ عرب کا انھین لوگونسے متعلق ہے اور دیکھا ہی مین نے انکے باربردارون اور خچرون اور جانورونکو اور اُنکے ساتھ ایک گروہ عرب کا ہی جو چرانے
والے ہین جنہتے ہین اور انکے ہاتھو مین برچھے اور پورے نیزے ہین اور وہ گئے ہین بجانب جنگل کے بطلب رسد کے اور وہ تھوڑے آدمی ہین پس
جب سنا یوقنا نے یہ حال اپنے جاسوس سے مقرر کیا اُسنے ایکہزار سوار کو اپنے روساے قوم سے اور کہا اُسنے کہ درست کرلو تم اپنے سامان کو
پس قسم ہے حق مسیح علیہ السلام کی کہ تنگی مین ڈالونگا اور بند کردونگا مین عرب کی راہونکو پس جب آئی تاریکی رات کی کھولا اُنکے واسطے
پوشیدہ دروازہ کو اور روانہ کیا جاسوس اُنکے آگے تھا یہانتک کہ آگے وہ راہ پر اور چلے جاتے تھے رات کی تاریکی مین پس وہ اسی حال مین تھے
کہ ملا انکو ایک چرواہا اور اُسکے ساتھ ایک گلہ گائے بیل کا تھا جسکو وہ کسی شہر مین بعجلت لیے جاتا تھا پس جب دیکھا اُنھون نے
چرواہے کو جلدی گئے اُسکی طرف اور کہا اُس سے کہ آیا تجھکو کسی عرب کا حال معلوم ہی اُسنے کہا ہان عرب گئے ہین اُسوقت کہ آفتاب زرد
ہوا تھا اور وہ قریب ایکسو کے ہین تیز رو گھوڑونپر اور اُنکے ساتھ اونٹ اور خچر اور جانور ہین بارادہ لانے رسد کے اس جنگل سے پس کہا
اُس سے کہ تو مع جانورونکے کیونکر اُنکے ہاتھ سے بچ رہا اُسنے کہا کہ اس جنگل کے لوگ عرب کی صلح مین داخل ہین پس اسوجہ سے ہم لوگ
اُنسے نہین ڈرتے ہین پس کہا اُس شخص نے جو سردار اُن ایکہزار سوار کا تھا کہ جانا ہمنے حال صلح اس جنگل کے لوگونکا جس سے ہم بیخبر تھے پس
حکم کرینگے مسیح تمھارے اس معاملہ رسد رسانی اور رفوت دہی عرب مین پس آگاہ کر تو مجھکو کہ کس راہ سے عرب گئے ہین اُسنے ہاتھ کے
اشارہ سے بتلایا اور کہا کہ اس راہ سے پورب کو گئے ہین پس روانہ ہوا وہ بطریق مع اپنے ساتھیونکے اور نہین متعرض ہوئے وہ چرواہے سے
یہانتک کہ صبح کے قریب پہونچگئے مسلمانونکے نزدیک اور مسلمانونپر ایک شخص سردار تھے جنکا نام مناوش بن ضحاک لطائی تھا پس جب دیکھا

سناد ش نے گروہ رومیون کو اپنی طرف آتے ہوئے متوجہ ہوے وہ بجانب مسلمانونکے اور کہا اُنسنے کہ اے اولاد زبان عربیہ کے یہ ایا ہے بطریق لیطارقہ
روم سے ہمارے سامنے آیا ہے پس تو تم جہاد کو اور صبر کرو سختی پر تاکہ پہونچو تم بہشت کو پھر حملہ کیا مسلمانون نے رومیون پر پس در آیا اُنپر دشمن
ساتھ اپنے گروہ اور لوگونکے پس شدت کی مسلمانون نے اُنپر اور بہت سخت لڑائی لڑے اور مارے گئے سناد ش بن ضحاک اور غیلان بن یاسوان و
ظریف بن ثابت اور منیع بن عاصم اور رکھلان بن مرہ اور مدر بن حمید اور یاسر بن عوف اور نشیر بن سراقہ اور شبیہ بن الاشلع اور منہال
بن الیشکر اور نجام بن عقیل اور مسیب بن نافع اور حنظلہ بن ماجد اور سناد ش بن شلیط اور ربیعہ بن فارع اور مرہ بن ماہر اور نوفل بن عدی
اور عطا بن یاسر اور عقال بن جماہر اور سالم بن خفاف اور فضل بن ثابت اور اقرع بن قارع اور معیط بن عامر اور یہ سب قوم طے
سے تھے اور منجملہ ایکسو کے تیس آدمی مارے گئے اور ہالک ہو گئے رومی جانورون اور اونٹونکے جو مسلمانونکے ساتھ تھے اور پھرے مسلمان بحالت
شکست اُٹھا نیکے پس اسیوفنت متوجہ ہوے بطریق اپنے ہمراہیونکی طرف اور کہا اُنسے گرادو تم بوجھونکو اونٹونسے اور مار ڈالو انکو نیزونکی نوکونسے اور لیلو ان
جانورونکو جنپر رسد ہے اور چلو پہاڑ پر اور پوشیدہ ہو کر ٹھہرو پہاڑمین عرب کی آنکھونسے ورنہ اسیوقت آوینگے تمپر گروہ عرب کے مثل ہوا کے پس سختی
ڈالینگے تمپر تا اینکہ جب تاریکی رات کی ہوگی چلینگے ہم قلعہ کو اور بیدار ہو جاوینگے پس اسیوقت قصد کیا رومیون نے اونٹون کی طرف اور
گرادیا اُس چیز کو جو انکی پشتون پر تھی اور نیزے مارے اُنکے سینونپر اور لیا اُن جانورونکو جنپر رسد تھی اور پھرے بجانب پہاڑ کے ایک
گاؤن مین جو پہاڑ پر تھا پس ٹھہرے وہ تمام دن درانحالیکہ اُمید رکھتے تھے رات کی تاکہ پھر جاوین بجانب قلعہ کے اور مقرر کیا اپنے واسطے
نگاہبانونکو نگاہبانی کرتے تھے انکی عرب سے یعقوب بن صبیح الطائی نے بیان کیا ہے کہ مین تھا درمیان مسلمانونکے گروہ مین تھا جبکہ مارے گئے
سناد ش چچا میرے اور ہم لوگ تھوڑے تھے اور آپڑے اور سختی مین ڈالا تھا ہمکو گروہ رومیون نے پس جب دیکھا ہمنے انکی کثرت اور شدت لڑائیکو
ساتھ قلت اپنی تعداد کے پھرے ہم لوگ پیٹھ پیچھے کو پس آیا مین اپنے مسلمانونکے لشکر مین اور گروہ ساتھی ہمارے پیچھے میرے تھے پس دوڑ کر ابوعبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا کہ تمہارے پیچھے کیا حال ہے ہمنے کہا کہ ہمارے پیچھے لڑائی متوسط ہے مارے گئے قسم ہے خدا کی سناد ش اور مارے گئے اُنکے ساتھ بہت لوگ
شہسواران طے اور زبید سے اور لیلیا گیا ہمارے ساتھ کا غلہ اور جانور ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کس شخص نے تمپر سختی ڈالی ہے حالانکہ
محاصرہ مین ڈالا ہے اللہ تعالی نے رومیونکو پس کوئی انمین کا قدرت نکلنے کی نہین رکھتا ہے مسلمانون نے کہا کہ ہم نہین جانتے ہین سوائے اسکے
کہ دیکھا ہمنے ایک بڑے بطریق کو آیا وہ ہمارے سامنے اچھے سامان اور لشکر کثیر مستعد پیکار سے کہ نہین جانتے ہم تعداد انکی اور نہین جانتے ہم کہ وہ کہان سے
آئے پس نا گہان در آئے وہ ہمپر اور ہم چلے جاتے تھے پس مارے گئے سردار ہمارے اور مار ڈالا انھون نے ہمارے لوگونکو اور لیلیا انھون نے جو کچھ
ہمارے ساتھ جانورون اور غلہ سے تھا پس جب سُنا ابوعبیدہ بن الجراح نے یہ حال بلایا خالد بن الولید کو اور کہا اُنسے کہ اے ابا سلیمان تمہین سے
یہ کام ہوگا اور تمہین با سامان ہو ایسے کامونکیواسطے اور مین اعتماد رکھتا ہون اللہ تعالی پر اور تمپر با اینہمہ مین طلب بہتری کی اللہ تعالی سے
سب کامونمین لو تم اپنے ساتھ سامانونکو جسقدر چاہو اور روانہ ہو تاکہ پہونچو تم سانحہ کی جگہ پر پیچھا کرو تم نشان قدم اُن لوگونکا جنھون نے مار ڈالا ہے
ہمارے لوگونکو اور طلب اور تلاش کرو تم انکو جہان کہین وہ ہون پس شاید کہ جا پڑو تم اُنپر اور لیلو بدلا مسلمانونکا اور جانونہ اہل مرکو بین نے مصالحہ
کیا ہے مین جنگل کے لوگونسے اور مین نہین توڑتا ہون کسی عہد کو اور نہین کھولتا ہون کسی گرہ کو مگر یہ کہ قوم نے فریب کیا ہو پس پاؤگے مین بجانب انکے قتل کی راہ

کو مین میسر کرو اور ڈرو تم اللہ تعالی سے اُنکے معاملہ مین روانہ ہو تم رحمت کرے اللہ تعالی تمپر پس چلدیے خالد بن الولید بجانب اپنے خیمہ کے اور مسلح
ہوئے اور سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر اور تنہا قصد کیا روانگی کا پس کہا اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کہان جاتے ہو تم اے ابا سلیمان کہا اُنھون نے
کہ جلد جاتا ہون مین اس کام کیطرف جسکا تمنے حکم کیا ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ لیلو تم اپنے ساتھ مسلمانونسے جنکو تم چاہو خالد بن الولید نے
کہا کہ مین اکیلا جاؤنگا اور نہین چاہتا ہون مین اپنے ساتھ کسی کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم کیونکر تنہا جاؤگے حالانکہ تمھارے دشمن
کی تعداد بہت ہی خالد بن الولید نے کہا کہ وہ کسقدر ہونگے اور اگر ہونگے وہ ایکہزار پس مین اکیلا اُنکا مقابلہ کرونگا ساتھ اعانت اللہ تعالی
کے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بات یہی ہی ولیکن لیلو تم اپنے ساتھ کچھ لوگ قوم طے سے جیسے عمار بن الازور اور ربیعہ بن عامر وغیرہ پس
ایساہی کیا خالد بن الولید نے اور روانہ ہوئے وہ مع اپنے ساتھیونکے تا اینکہ پہونچے معرکہ کی جگھہ پس دیکھا اُنھون نے مردونکو کہ پڑے ہوئے
ہین اور گرد اُنکے جنگل کے لوگ ہین اور وہ روتے ہین بخوف اپنی جانون اور اولادونکے اور بخیال مطالبہ کرنے اہل عرب کے اُنسے پس آئے
خالد بن الولید اُنکے پاس شور و فریاد کی قوم نے اُنکے سامنے اور ڈالا اپنے تئین خالد بن الولید کے سامنے خالد بن الولید نے اپنے مترجم سے جو
اُنکے ساتھ تھا کہا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہین مترجم نے کہا کہ یہ لوگ کہتے ہین کہ ہم تمھارے ساتھیونکے خون سے بری ہین اور ہم تمھاری صلح مین ہین
پس قسم طلب کی خالد بن الولید نے اُنسے بیچ قتل مسلمین پر پس قسم کھائی اُنھون نے اس امر پر خالد بن الولید نے کہا پس وہ کون شخص تھا جو
آپڑا ہمارے ساتھیونپر اُنھون نے کہا کہ ایک بطریق ہمراہی یوقنا نے جسکے ساتھ ایکہزار مرد سخت ترین قوم یوقنا سے تھے یہ امر کیا ہی اور یوقنا کے
جاسوس تمھارے لشکر مین مقرر ہین پہونچاتے ہین اُسکو خبر تمھاری خالد بن الولید نے کہا کہ وہ کس راہ سے گئے ہین اُنھون نے کہا کہ یہی
اونچی راہ اور دیکھا ہمنے اُنکو کہ طلب کرتے تھے پہاڑ کو پس کہا خالد بن الولید نے اپنے ہمراہیونسے کہ قوم نے جانا ہی اس امر کو کہ ہمارا لشکر ضرور
اُنکو تلاش کریگا پس تجاوز کیا ہی اُنھون نے ہماری راہ سے تاکہ در آوے اُنپر پھر جاوین وہ بجانب اپنے قلعہ کے پھر کہا کہ ڈھیلی کردو تم باگونکو
پس ایسا کیا اُنکے ہمراہیون نے اور خالد بن الولید اُنکے آگے تھے اور لیلیا تھا اپنے ساتھ ایک مرد کو معاہدین سے کہ راہ بتلاتا تھا
وہ اور مسلمان اُسکے پیچھے جاتے تھے پس جب آئے راہ پر کہا خالد بن الولید نے اُس مرد معاہد سے کہ آیا سواے اُس راہ کے اور کوئی راہ
بھی اُنکا قلعہ مین جانیکی ہی اُسنے کہا نہین پوشیدہ ہو کر ٹھہرو تم پس تحقیق فتحیاب ہوگے تم اُنپر پس اُترے خالد بن الولید اور ہمراہی اُنکے جنگل مین اور
وہ اُمید رکھتے تھے اور راہ دیکھتے تھے بطریق کی پس جسوقت گذری تھوڑی رات تو اُسیوقت دریافت کیا مسلمانون نے آواز گھوڑونکے سمونکی کہ آتی
ہین اور بطریق آگے تھا اور لشکر اُسکے پیچھے تھا اور چلا جاتا تھا اور دلیر کرتا تھا اور برانگیختہ کرتا تھا اُنکو چلنے مین پس اُسیوقت نکلے خالد بن الولید
گھاٹی سے اور ایک بڑی آواز دی مثل شیر کے اور نکلے اُنپر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمراہ خالد بن الولید کے پس نہین بچی خالد بن الولید کو خواستگاری
سواے اُنکے بطریق بیٹھیر کی اور جانا خالد بن الولید نے کہ وہ یوقنا ہی اور سامنا کیا اُسکا اور مارا اُسپر ایک ہاتھ تلوار کا کہ ڈالدیا اُسکو دو
آدھے کرکے اور رکھا مسلمانون نے اُنمین تلوار کو اور ڈھونڈھتے اور تلاش کرتے تھے اُنکو اور وہ بھاگتے تھے پس نہین نجات پائی اُنمین
سے کسی نے اور لے لیے جانور اُنکے اور پھرے بجانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور وہ نکلکر راہ دیکھتے تھے مسلمانونکے آنیکی پس جب
قریب آئے خالد بن الولید اور ہمراہی اُنکے اور تھے اُنکے ساتھ قیدی اور بہت کپڑے اور اسباب مقتولین کا پس کلمہ تکبیر کہی اُنھون نے اور جواب دیا

انکو ابوعبیدہ بن الجراح نے اور سب مسلمانون نے ساتھ کلمہ اور تکبیر کے اور آئے خالد بن الولید اور اُنکے ساتھ زیادہ تین سو قیدی کے سات
سوسے یا کچھ کم مقتولین سے تھے پس عرض کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُنپر اسلام کو پس انکار کیا انھون نے اور کہا کہ ہم انکو اپنی عوض مین مال دینگے
پس کہا خالد بن الولید نے کہ بہتر ہو گردنین انکی مارنا سامنے اہل قلعہ کے کہ ایسا کرنے مین دشمن خدا اور دشمن مسلمانونکو ضعف اور سستی ہوگی پس جب سنا
ابوعبیدہ بن الجراح نے یہ کلام خالد بن الولید کا حکم دیا انھون نے سب قیدیونکی گردنین مارنیکا پس ماری گئین گردنین انکی اور رومی تھا اور ساتھی اُسکے
اس امر کو دیکھتے تھے پس جب ماری گئین گردنین انکی کہا خالد بن الولید نے ابوعبیدہ بن الجراح سے کہ ہم جانتے تھے کہ ہم قوم کو محاصرہ کیے ہین اور اب
وہ لوگ خلاف اسکے ہین کہ وہ بیدار رہتے ہین ہماری غفلت کے اور انتظار کرتے ہین ہماری ناآزمودگی کی اور رہے بیٹھے ہین ہمارے اوپر مین
اور جانورونکو اور بہتر یہ ہے کہ تم حکم کرو اپنے لوگونکو پاسبانی اور ہوشیار اور بیدار رہنے کا اور نگہبانی کرے تم مشرکین پر ہر راہ مین تاکہ نہ ممکن ہو
انکو نکلنا اُنکے قلعہ سے اور تنگی مین ڈالو انکو جہانتک ہو سکے تمسے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ جزاے خیر دے تمکو اللہ تعالی
ای ابا سلیمان تمہارے مشورے مین پس جب ہوا دوسرا دن نماز صبح پڑھائی ابوعبیدہ بن الجراح نے مسلمانونکو اور متوجہ ہوے وہ نماز سے
اپنے ہمراہیونکی طرف اور بلایا عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق اور ضرار بن الازور اور سعید بن عمرو بن طفیل الدوسی اور قیس بن ہبیرہ اور بشر بن
سروق کو پس متفرق کر دیا انکو گرد قلعہ کے اور حکم کیا اُنکے لینے اور ضیق مین ڈالنے راہونکا دیتا تھا پس ایسا ہی کیا انھون نے اور شدت کی انھون نے
اُنکے اوپر تنگ گیری مین تا اینکہ اگر اُڑتی اُسکی طرف کوئی چڑیا تو شکار کر لیتے اُسکو اور اقامت کی قوم مسلمانون نے محاصرہ قلعہ پر پس جب طول ہوا
زمانہ اُنکے گھیر لینے کا روسیونکو اور بیقرار ہوے ابوعبیدہ بن الجراح بسبب طول مقام کے حکم کیا لوگونکو کوچ کرنیکا اور ارادہ کیا دور پڑنیکا
اُنسے اور قلعہ سے تا اینکہ پاوین وہ اُنسے کسی غفلت کو کہ غنیمت جانین وہ اُسکو یا واقع ایسی حیلت کو کہ پہونچین بجانب قلعہ کے پس دور ہوگئے
وہ قلعہ سے کئی میل اور وہ چاہتے تھے کسی مکر اور فریب کو کہ پہونچین اُسکے سبب سے قلعہ تک اور یہ تھا نہین اُترتا تھا قلعہ سے اور نہین کھولتا تھا اُسکے
دروازونکو اور ابوعبیدہ بن الجراح کو یہ امر بہت ناگوار اور زبون معلوم ہوا اور آئے وہ خالد بن الولید کے پاس اور کہا اُنسے کہ ای ابا سلیمان
مین گمان کرتا ہون اس امر کا کہ جاسوس دشمن خدا کے پہونچاتے ہین خبر اُسکو اور ڈراتے ہین اُسکو ہمسے اور مین تمکو قسم دیتا ہون ای ابا سلیمان اس
امر کی کہ گھومو تم ہمارے لشکر مین اور آزمایش کرو تم لوگونکے کام کی پس شاید دریافت کرو تم دشمنان خدا کے جاسوسونکو پس سوار ہوے خالد بن الولید اور
حکم کیا لوگونکو گشت کرنیکا لشکر مین اور وہ بذات خود انکے ساتھ تھے اور حکم کیا انھون نے ہر ایک کا قبضہ کر لیوین وہ ہر اُس شخص پر جسکو وہ نہ پہچانتے
ہون پس اسی حالمین کہ خالد بن الولید گشت کر رہے تھے کہ دفعتہً دیکھا انھون نے ایک مرد کو عربی اور اُسکے سامنے ایک کسل تھا جسکو وہ اُٹھا لیتا
تھا پس خالد بن الولید اسکو دیکھتے تھے اور انکار کرتے تھے اُسکی شناسائی مین پس متوجہ ہوے اُسکی طرف اور سلام کیا اُسپر اور کہا اُس سے
کہ ای برادر عربی تو کس عرب سے ہے اُسنے کہا کہ مین ایک مرد ہون یمن سے خالد بن الولید نے کہا کہ تو کس قبیلہ سے ہے پس ارادہ کیا تھا اُسنے
بیان کرنیکا اپنے کو غیر قبیلہ اپنے سے پس جاری کیا اللہ تعالی نے امر حق کو اُسکی زبان پر اور کہا اُسنے کہ مین قوم غسان سے ہون پس جب
سنا خالد بن الولید نے کلام اُسکا قبضہ کر لیا اُسپر اور کہا اُس سے کہ دشمن خدا تو عرب متنصرہ سے ہے اور تو دشمن کا جاسوس ہے اُسنے کہا کہ
مین نصرانی نہین ہون مین مسلمان ہون پس متوجہ ہوے خالد بن الولید اُسکو لیکر جانب ابوعبیدہ بن الجراح کے اور کہا اُنسے کہ ای سردار تحقیق متعجب کیا ہے مجکو

اس شخص کے کام نے اسواسطے کہ مین نے اُسکو سوائے اُس دن کے اور کبھی نہین دیکھا ہے اور یہ کہتا ہے کہ مین قوم غسان سے ہون اور پیشک وہ عبادت
کنندگان صلیب سے ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اے ابا سلیمان آزمایش کرو تم اس شخص کی خالد بن الولید نے کہا کہ کیونکر اسکی آزمایش کرون ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہا کہ آزمایش کرو اسکی ساتھ قرآن اور نماز کے پس اگر جواب صحیح دیوے تمکو تو سچا ہے ورنہ عرب متنصرہ سے خالد بن الولید نے اس سے کہا کہ
اے برادر عرب اُٹھ کھڑا ہو اور دو رکعت نماز کی پڑھ اور پڑھ ساتھ اُسکے قرآن شریف کو باواز بلند پس بجانا اس شخص نے کہ کیونکر اور کیا پڑھے پس کہا خالد بن الولید نے
اس سے کہ تو قسم ہے خدا کی جاسوس ہے پھر پوچھا اُسکے حال کو پس اقرار کیا اور کہا اُسنے کہ مین جاسوس ہون تیرے پس کہا خالد بن الولید نے کہ تو اکیلا
ہے اُسنے کہا نہین بلکہ ہم تین شخص ہین کہ مین ایک اُنمین کا ہون اور دو شخص پھر گئے ہین جانب قلعہ کے تاکہ تمھاری خبر پہونچاوین وہ دونو تھا اور مین
ٹھہر گیا تھا واسطے دیکھنے اُس امر کے جو اُن دونون کے پیچھے تم مین واقع ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے اس سے کہا کہ آگاہ کر تو مجکو دو کامون سے یا مارے جانے
یا اسلام قبول کرنے سے کون کام تجکو دوست تر ہے کہ سوائے اسکے تیسرا کام تیرے واسطے نہین ہے غسانی نے کہا کہ مین مسلمان ہوتا ہون اور
گواہی دیتا ہون اس امر کی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس رجوع کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب حلب کے اور برابر چار یا پانچ مہینے گھیرے
رہے وہ قلعہ کو اس حال سے کہ نہین گذرتا تھا اُنپر کوئی دن مگر یہ کہ پڑتے تھے مسلمان رنج اور شدت مین اور دیر کی ابو عبیدہ بن الجراح نے خط
لکھنے مین امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پس لکھا عمر نے ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
من عبد اللہ عمر الی عاملہ بالشام ابی عبیدة سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو وصلی علی نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ابا عبیدة
و علمت ما یصیبنی بابطاء کتابک عنی والقطاع خبرک بلکثرت منعلقی دمنی جسدی علی اخوانی المسلمین فی جالی اللیل ولا نہار الا وقلبی عندکم و معکم
فاما الرایات منکم جنود ولا رسول فان عقلی طائر و فکری حائر کاتک بکتب الی بالفتح ولتنبیہ وعلم یا ابا عبیدة وانکنت ما اتاک عنکم فانی ادعو لکم خلوة
علیکم کفلق المراة المحبنة علی اولادہا فاذا قرات کتابی ھذا فکن للاسلام و للمسلمین عضلا او السلام علیک وعلی من معک من المسلمین و رحمة اللہ و
برکاتہ اور روانہ کیا خط کو بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے پس جب پہونچا خط اُنکے پاس پڑھا اُسکو آہستہ پھر پڑھکر سنایا مسلمانونکو بلند آواز سے پھر
کہا کہ اے گروہ مسلمانونکے ہر گاہ امیر المومنین تمھارے واسطے دعا کرتے ہین اور تمھارے کامون سے راضی ہین پس تحقیق اللہ غالب و بزرگ
مدد کریگا تمھاری تمھارے دشمنون پر پھر لکھا جواب خط کا اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم لعبد اللہ امیر المومنین عمر بن الخطاب من عاملہ
بالشام ابی عبیدة سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو وصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا واعلم یا امیر المومنین
ان اللہ عز وجل ولہ الحمد قد فتح علی ایدینا قنسرین فی تل شنیا الغارة علی العواصم وقد افتح اللہ مدینة حلب صلحا وقد عصی من فی قلعتہا
وہم خلق کثیر مع بطریقہم یوقنا وقد کان امرنا و قتل منا رجال ارزقہم اللہ الشہادة علی یدہ پھر لکھا نام مقتولین کا اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واللہ من ورائہ بالمرصاد وقد رت الرحیل عن محاصرتہا الی البلاد التی ما بین انطاکیة و
حلب فانا منتظر جوابک والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمة اللہ وبرکاتہ اور لپیٹا خط اور مہر کی اُسپر اور بھیجا اُسکو
دو شخصونکے ساتھ اپنے ساتھیون سے ایک اُنمین سے عبد اللہ بن قرط الیمانی اور دوسرے جعد بن جبران الیشکری تھے پس روانہ ہوے
وہ دونون دراخالیکہ جلد چلتے تھے دن اور رات کو اور لی اُنھون نے راہ عقبہ کی اور کوشش کی اُنھون نے چلنے مین

یہانتک کہ قطع کیا اُنھون نے ارض عفان کو صکاصکہ تک اور یہ مقامات قلعہ عرب کے تھے نزدیک تیما کے پس جب پہونچے وہ دونون
وہان سامنے آیا انکے ایک سوار گھوڑے پر اور وہ زرہ پہنے تھا اور خود اسکا چمکتا تھا آفتاب کی روشنی مین لٹکائے ہوے تھا رکاب
مین اپنے نیزے کو گویا وہ نکلا تھا اپنے دشمن کے مقابلہ مین یا جاتا تھا کسی لڑائی پر پس جب دیکھا اُسنے اُن دونون کو قصد کیا اُنکی
طرف کا پس کہا عبداللہ بن قرط نے جعدہ بن جیران سے کہ سختی ہو تمھارے دشمن پر آیا نہین دیکھتے ہو تم اس سوار کو کہ سامنا کیا
ہی اُسنے ہمارا ایسی جگہ اور ایسے حال مین جعدہ بن جیران نے کہا کہ سواران عرب اور اُنکے لوگون کو ڈرنا نچاہیے اور نہین ہی اِس
شہر مین کوئی ایسا شخص جو صاحب خیمہ اور خرگاہ ہو مگر یہ کہ وہ ہمارے ساتھ ہی شریعت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین پس جب قریب ہوا وہ سوار ان دونون سے سلام کیا اُسنے اُنپر اور کہا کہ تم دونون کون شخص ہو اور کہان سے آتے
ہو اور کہان جاتے ہو اُن دونون نے کہا کہ ہم بھیجے ہوے سردار ابوعبیدہ بن الجراح کے ہین بجانب امیرالمومنین عمر بن
الخطاب کے پس تم کون شخص ہو سوار نے کہا کہ مین ہلال بن زید الطائی ہون پس کہا دونون نے کہ کیا سبب ہی کہ ہم تم پر
ساز و سامان لڑائی کا دیکھتے ہین ہلال نے کہا کہ مین جاتا ہون ساتھ ایک گروہ اپنی قوم اور ایک جماعت اپنے ہمراہیون کے
بجانب شام کے واسطے جہاد کے بسبب آنے خط امیرالمومنین عمر ابن الخطابؓ کے ہمارے نام پر پس جب دیکھا مین نے تم دونون کو جنگل
کے بیچ سے آیا مین تمھاری طرف کو تاکہ دریافت کرون مین کہ تم کون ہو اور تمھارا ارادہ کیا ہی اور میرے ساتھی میرے پیچھے آتے ہین پھر
سلام کیا اور روان کیا اُن دونون نے اپنے اونٹون کو اور روانہ ہوے اور اُسیوقت دکھائی دیے گروہ اور اونٹ آتے
ہوے اور چلے ہلال بن زید اور جا ملے اپنے ساتھیون مین اور آگاہ کیا انکو حال دونون صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس
خوش ہوئی قوم اس حال سے اور روانہ ہوے بارادہ شام کے اور عبداللہ بن قرط اور جعدہ بن جیران پہونچے مدینہ طیبہ مین اور داخل
ہوے مسجد شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور سلام کیا حضرت عمرؓ اور مسلمانون پر اور دیا خط حضرت عمرؓ کو پس جب
پڑھا اُنھون نے خط کو خوش ہوے اور بلند کیا دونون ہاتھون کو طرف آسمان کے اور کہا اللھم کف المسلمین شرھا وشر کل ذی شر حکم کیا منادی
کو کہ پکار دیوے لوگون مین الصلوٰۃ جامعۃ پس جب اکٹھا ہوے لوگ پڑھ کر سُنایا اُنکو حضرت عمرؓ نے خط ابوعبیدہ بن الجراح کا پس نہین پڑھ
چکے تھے خط کو تا اینکہ آئے اُنکے پاس کچھ لوگ حضرموت اور کچھ لوگ یمن کے ہمدان اور سبا اور مارب سے درانحالیکہ درخواست
کرتے تھے وہ حضرت عمرؓ سے اپنے اپنے روانہ کرنیکی بجانب شام کے حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ تم کتنے آدمی ہو برکت دیوے اللہ تعالی تم مین
اُنھون نے کہا کہ ہم سب قریب چار سو سوار کے ہین اور تین سو اونٹنیان ہین کہ اُنپر دو دو آدمی سوار ہین اور کچھ لوگ ہمارے ساتھ پیدل
ہین جنکے پاس سواری نہین ہی پس اگر منگا دیوین امیرالمومنین سواریان تو سوار کر لیوین ہم اپنے لوگون کو تاکہ پہونچ جاوین ہم اپنے
دشمنون تک پس کہا اُسنے حضرت عمرؓ نے کہ وہ کتنے لوگ ہین اُنھون نے کہا کہ ایکسو چالیس ہین حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ عرب ہین یا غلام
اُنھون نے کہا کہ عرب ہین اور غلام بھی ہین جنکے مالکون نے اجازت دی ہی اُنکو جہاد اور روانگی مین بجانب دشمن کے پس اُسیوقت بلایا
حضرت عمرؓ نے عبداللہ اپنے بیٹے کو اور کہا اُنسے کہ جاؤ مال صدقات کیطرف پس لاؤ تم قوم کیواسطے ستر سواریان تاکہ ایک کے

ایک سوار ہو دین اُنپر اور لادیوین اپنا سامان توشہ اور کہا کہ اُنکی پشتو پر پس جلدی کی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اور
لائے ستر اونٹ اور سپرد کیا ان لوگونکو اور کہا اُسنے کہ لو تم راہ کو رحمت کرے اللہ تعالی تمپر بجانب اپنے بھائیونکے اور جلدی کرو تم طرف
لڑائی اپنے دشمن کے پھر لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما
بعد فقد ورد علی کتابک مع رسلک فسرنی ما سمعت من الفتح والنصر علی عدوکم ومن قتل اللہ من المشرکین وما ذکرت من انصرافک الی البلاد
ما بین حلب و انطاکیہ فکلا القلعۃ ومن فیہا فما ہذا ایرانی انک ترک وجلائک اخذات زیارۃ وملکت مدینتہ ثم توحل عند تبلیغ الخبر الے
الی جمیع النواحی التی لم تفتح علیہ ولا وصلت الیہ فیضعف ذکرک دیارا وذکر ما صنع ویطمع فیک من لم یطمع وتجری علیک اخبار الروم وجمیع
من فی الشام خاصتہم وعامتہم ویرجع الیک جیوشہا وتکاتب ملوکہا فی امرک فایاک ان یترجحن بجکم اللہ وہو خیر الحاکمین فلبث
الخیل فی السہل وبستہ واوقفہا فی المضائق والجبال وبین المرات الی حلب والفرات ومن صالحک منہم فاقبل صلحہ ومن
سالمک سالمہ واللہ خلیفتی علیک وعلی جمیع المسلمین وقد نقلت کتابی ہذا واہل مشادق الیمن فمن وہب نفسہ اللہ تعالی
ونزاعنہ فی الجہاد فی سبیل اللہ منہم عرب ومن الی وفرسا ورجالا والمدد دلیک متواتر ان شاء اللہ تعالی پھر لپیٹا خط
اور مہر کی اسپر اور دیا عبداللہ بن قرط کو اور اُنکے ساتھ جعدہ بن جیران تھے اور قوم مسلمان کوشش کرتے تھے اپنے چلنے مین اور
سوائے اسکے پوچھتے تھے وہ لوگ عبداللہ بن قرط اور اُنکے ساتھی سے حال بلاد شام اور واقع ہونے شہرون اور لڑائی رومیون کا
تا اینکہ پوچھا اُنھون نے حال قیام گاہ مسلمانون کا اور یہ کہ لشکر اُنکا کہاں ہے پس کہا اُسنے عبداللہ بن قرط نے کہ سب مسلمان
مع سردار اُنکے قلعہ حلب کو گھیرے ہوئے ہین اور اُس مین ایک شخص معزز بن روم سے ہے اور اُسکے ساتھ گبران ہمراہی اُسکے
ہین کہ پناہ لی ہے اُس نے اپنے اصل قلعہ مین مسلمانون سے کہا کہ اے ابن قرط کیا سبب ہے کہ وہ مسلمانونکے ساتھ
مصالحہ نہین کرتے ہین جیسا کہ اُسکے اور ساتھیون نے مصالحہ کیا ہے پس کہا عبداللہ بن قرط نے اُنسے کہ اے گروہ عرب کے ہمنے نہین
دیکھا ہے بعد لڑائی یرموک کے کسی مرد کو بڑا بہادر اس شخص سے پس تحقیق مار ڈالا اُسنے لوگونکو اور زمین پر گرا دیا دلیرونکو اور وہ آتا ہے
مسلمانونکے اطراف لشکر پر وقت غفلت مسلمانونکے پس مار ڈالتا ہے اُنکے لوگونکو اور لوٹ لیتا ہے اُنکے اسباب کو اور پھر جاتا ہے
اپنے قلعہ کی طرف اور وہ کبھی اندھیری رات مین بطلب تلاش رسد لانیوالونکے جاتا ہے پس جاپڑتا ہے اُنپر اور گرفتار کر لیتا ہے اُنکو
اور لے لیتا ہے سب جانور اور رسد اور توشہ اُنکا پھر پلٹ جاتا ہے اپنے قلعہ کو اور وہ لوگ نہین آگاہ ہوتے ہین اُسکے آنے جانے سے
اور سبب اُسکا یہ ہے کہ مسلمان اُسکے قلعہ کا محاصرہ کیے ہین اور اُس سے ڈرتے ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ منجملہ اُن لوگون کے
جو سنتے تھے کلام عبداللہ بن قرط کا اور سمجھتے تھے گفتگو اُنکی ایک شخص غلامان بنی طریف ملوک کندہ سے تھا جنکا نام دامس تھا
اور کنیت اُنکی ابو الہول تھی اور وہ مشہور اپنے نام اور کنیت سے تھے اور تھے وہ بہت سیاہ رنگ پست گردن گویا مثل موٹے
درخت کے تھے اور جسوقت سوار ہوتے تھے وہ بڑے اونچے گھوڑے پر خط کھینچتے تھے اپنے پیرون سے زمین پر اور وہ بڑے غصیلے اور شجاع تھے کہ
مشہور ہوگیا تھا ذکر اُنکا اور بڑھ گیا تھا اور بلند ہو گیا تھا کام اور مرتبہ اُنکا بلاد کندہ اور حضرموت اور جبل مہرہ اور ارض

تیجہ میں اوڑھایا تھا انھون نے جنگل والونکو اور لوٹ لیا تھا مال آبادگانونکا اور باوجود اسکے نہیں پاتے تھے انکو حیل گھوڑے اور ابل
عرب جسوقت انکا ذکر اپنی مجلسون مین کرتے تھے تو تعجب کرتے تھے انکے دبدبہ اور شجاعت سے پس جب سُنا دمس ابوالہول نے ذکر بوقنا اور اسکے
گانونکا اسلام تک ساتھ قریب تھا کہ پارہ پارہ ہوجاوین وہ غصہ اور خشم سے اور کہا انھون نے عبداللہ بن قرط سے کہ خوش ہوا ای
برادر عربی پس قسم ہے خدا کی کہ ہر آئینہ ایسی کوشش کرونگا مین کہ خوار اور ذلیل کریگا اللہ تعالی اسکو میرے ہاتھون پر پس جب سُنا
عبداللہ بن قرط نے کلام ابوالہول کا دیکھا اسکی طرف گوشہ چشم سے براہ غصہ اور تکبر کے اور کہا کہ ای بیٹے عورت سیاہ رنگ کے
ہر آئینہ خوش کیا ہے تمھارے نفس نے ایسی امید کی کہ نہ پہونچوگے تم اسکو اور ایسی چیز کی کہ نپاؤگے اسکو افسوس ہے تمپر آیا نہین سُنا ہے تمنے
کہ شہسواران مسلمین اور دلیران موحدین سبکے سب اسکو گھیرے ہین اور اسکے ساتھیونسے لڑتے ہین وباوجود اسکے کوئی کچھ اسکا نہین کرسکتا ہے
تحقیق مکر اور فریب کیا ہے اسنے ملوک روم سے اور غالب ہوگیا ہے زمین کے زبردستونپر پس جب سُنا دمس ابوالہول نے یہ کلام عبداللہ بن قرط
کا خشمناک ہوے وہ اور کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ اگر نہوتی وہ چیز جو لازم ہے تمپر تمھارے واسطے اخوت اسلام سے تو ہر آئینہ ابتدا کرتا مین تمھین
سے پیشتر اسکے پس اختیار کرو تم لوگونکے حقیر جاننے سے پس اگر تم دوست رکھتے ہو میرے پہچاننے کو پس پوچھو تم میرے حال کو ان
لوگونسے جو موجود ہین میرے گھر والونسے اور اس چیز کو جو گذر گئی ہے میرے کامونسے جنکے بیان کرنے سے حیران ہوتی ہین عقلین اور تنگی مین پڑتے
ہین سینے کتنے لشکرونسے لڑا ہون مین اور کتنی جماعت کو متفرق کردیا ہے مین نے اور کتنے گروہونکو ہلاک کردیا ہے مین نے اور کتنی جگہ تاخت وتاراج
کی ہے مین نے اور ڈرانیوالی جگہونمین در آیا ہون مین اور بہت لوگونکو مار ڈالا ہے مین نے اور بہت مالونکو لوٹ لیا ہے مین نے اور بہت جنگلونکو
قطع کیا ہے مین نے اور کسی نے مجھسے عوض نہین پایا اور نہین پہچانا کسی نے میرے نشان قدم کا اور نہین ستم کیا مجھپر کسی ہمسایہ نے
اور نہین لاحق ہوئی مجکو کوئی تنگی عار اللہ کی عنایت سے کسی حملہ کرنیوالے بہادر کی پھر چھوڑا عبداللہ بن قرط نے ابوالہول کو حالت خشم اور غصہ
مین اور روانہ ہوے وہ آگے لوگونکے اور بعض قوم عرب نے عبداللہ بن قرط سے کہا کہ ای برادر عربی نرم کرو تم اپنے نفس کو اسواسطے قسم ہے
خدا کی ایسے مرد سے کلام کرنیوالے ہو کہ دور ہمسے نزدیک اور امر سخت اسپر آسان ہوجاتا ہے اور تحقیق وہ شخص مضبوط ہے کہ نہین ڈراتے ہین
اسکو لوگ اور نہین خوفناک کرتے ہین اسکو دلیر اگر وہ لڑائی مین ہوتا ہے تو ابتداے لڑائی کو پہونچتا ہے جس جگہ کو طلب کرتا ہے اور نہین چھوڑتا ہے اسکو جو
بھاگتا ہے پس کہا عبداللہ بن قرط نے کہ تم لوگون نے بہت طول دیا ہے تعریف اور توصیف کو اور مین امید رکھتا ہون اس امر کی کہ کرے
اللہ تعالی اپنے نزدیک بہتری کو اور کشود کار واسطے مسلمانونکے پھر کوشش کی قوم نے چلنے مین تا اینکہ آئے وہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ کے پاس اور وہ اترے تھے اہل قلعہ پر گھیرے ہوے تھے بوقنا کو اور گھیر لیا تھا مسلمانون نے قلعہ کو ہر طرف سے پس جب قریب پہونچے سب
قوم مسلمان آراستہ ہوگئے وہ اور نکال لیا انھون نے اپنی تلوارونکو اور ظاہر کیا اپنے ہتھیارونکو اور بلند کیا اپنے نشانونکو اور تکبیر کہی
انھون نے اور درود بھیجا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور جواب دیا لشکر نے ساتھ کلمہ اور تکبیر کے ہر طرف اور ہر جگہ سے اور استقبال
کیا انکا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور سلام کیا انپر اور سلام کیا انھون نے ابو عبیدہ بن الجراح پر اور اتری ہر قوم اپنے ٹھکانون اور گروہ مین اور بوقنا کا
حال تھا کہ باوجود ہر اکو بھیجا تھا مسلمانون کیطرف اپنے لوگونکو اور ڈالتا تھا انپر لڑائی کو اور سبب یہ تھا کہ نہین اٹھاتا تھا وہ مسلمانون سے

دنکو اور نہین نکلتا تھا اپنے قلعہ سے مگر رات کو اور اکثر نکلنا اُسکا حالت غفلت مسلمانون مین واقع ہوتا تھا پس جب دیکھا آنیوالے مسلمانون
نے اس بات مین نور دیکھا اُنھون نے اوس نہان اور حضر موت کو شدت نگہبانی اور آواز تکبیر اور بڑی احتیاط مین اور متوجہ ہوئے واس
بنی طریف کی طرف جنکے پاس وہ اُترے تھے اور کہا اُنسے کہ تم کو قسم ہے خدا کی بالضرور محاصرہ کرنیوالے سے ہوا اُنھون نے کہا کہ یہ امر کچھ نکر ہے
واس نے کہا کہ دشمن تمھارا قلعہ کی چوٹی پر ہے اور تم زمین کشادہ اور فراخ مین ہو اطمینان سے کہ نہ دشمن ہے جو ڈراوے تمکو اور نہ لشکر
تمھارے سامنے ہے جو خوفناک کرے تمکو پس یہ خوف تمھارا کس وجہ سے ہے اور یہ کیا تمھاری بے آرامی ہے اُنھون نے کہا کہ اے
ابوالہول مالک اس قلعہ کا بڑا منحوس بدفال ہے کہ اُمیدوار رہتا ہے ہماری غفلت اور ناآزمودگی کا اور آپڑتا ہے ہمارے کنارون پر پس
مار ڈالتا ہے وہ ہمارے لوگونکو اور آتا ہے ہماری امن کی جگہون مین پس اسحالت مین کہ واس بات چیت کرتے تھے اپنی قوم سے کہ اسیوقت
ایک بڑا شور واقع ہوا اطراف لشکر مسلمانون مین پس اُٹھ کھڑے ہوئے واس در انحالیکہ نکال لیا تھا اُنھون نے اپنی تلوار کو
اور کاندھے پر ڈال لیا اپنی سپر کو اور طلب کیا اُس جانب کو جس طرف آواز سُنی تھی تا اینکہ پہونچے وہان پس وہ یوقنا تھا جمعیت
پانسو سوار دلیر اور گرامی کے اور پایا تھا اُسنے غفلت کو مسلمانون سے جب دیکھا واس نے رومیونکو جا پڑے اُنکے دلیرون کے
بیچ مین اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور مارتے تھے اُنکے منھون مین اپنی تلوار کو اور اُنکے ساتھ ایک گروہ بہادران اور شہسواران
بنی طریف سے تھا پس جب دیکھا یوقنا نے اُس چیز کو جو اُتری اُسپر فوراً بھاگا وہ اپنے پیچھے کو اور دو سو آدمی اُسکے لوگون سے مارے گئے اور
واس حملہ کرتے تھے اُنپر اور پیچھا کیا اُنکا اصل قلعہ تک اور قوم کندہ اُنکے پیچھے تھی پس پکارا اُنکو ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ قسم ہے میری طرف سے
تمپر کہ نہ پیچھا کرے اُنکا تم مین سے کوئی تاریکی رات مین پس کہا لوگون نے ای ابوالہول سردار قسم دیتے ہین تمپر اور پھیر پھیرتی ہے پس پھیرو تم
رحمت کرے اللہ تعالی تمپر پس پھرے واس اپنی قیامگاہ کیطرف اور پھری قوم اپنے اسباب اور قیامگاہونکی جانب اور قوم کندہ نے بتلا
آزمایش نیک ہوئی تھی اور لوگ خوش ہوئے رومیون کی ہلاکی اور مارے جانے اُنکی جماعت کثیر سے پس جب صبح کی اُنھون نے پکارا
ہوئے واسطے نماز کے پاس ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس جب ہو چکی نماز متفرق ہوئے لوگ اور نہین باقی رہے ابوعبیدہ بن
الجراح کے سامنے مگر چند مسلمان اور رئیس اُنکے پس ذکر کرتے تھے آپس مین رات کے سانحہ کا پس کہا خالد بن الولید نے کہ نیک حال رکھے
اللہ تعالی سردار کو تحقیق دیکھا مین نے رات کیوقت قوم کندہ کو مبتلائے آزمایش نیک ہوئے تھے اور بیشی اور ثابت قدمی کی تھی
اُنکے دلیر لوگون نے اور دور کیا اُنھون نے ہمسے دشمن کی بدی کو پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ سچ کہتے ہو تم قسم ہے خدا کی ای ابا سلیمان
تحقیق یاری اور مددوی لوگونکو قوم کندہ نے اپنی ثابت قدمی اور جرات سے اور مین نے سُنا تھا اُنکو کہ کہتے تھے وہ لوگ کہ اچھی اور
نیک کوشش کی واس ابوالہول نے اور مین دیکھا مین نے اُس مرد کو جسکی طرف وہ اشارہ کرتے تھے پس اُٹھ کھڑے ہوئے ایک شخص
روسائے قوم کندہ سے سامنے ابوعبیدہ بن الجراح کے جنکا نام سراقہ بن مرداس بن مکرب الکندی تھا پس کہا اُنھون نے کہ
نیک حال کرے اللہ تعالی سردار کو واس ابوالہول غلام بنی طریف کے ہین وہ ساتھ اُس گروہ کے جو کل ہمارے لشکر مین آیا ہے اور واس ایسے
شخص ہین کہ عاجز کر دیتے ہین لوگونکو اور ڈراتے ہین قوم لیرونکو اور سوا کرتے ہین بہادرونکو اور ذلیل کرتے ہین اپنے حریفونکو نہیں چھپاتی ہے اُنکو جماعت اور نہین

دشوار گذر ناہی اُپر تاخت و تاراج کرنا ابو عبیدہ بن الجراح رضہ نے خالد بن الولید سے کہا کہ آیا سنا تمنے کلام سراقہ بن مرداس کا اُسکے غلام داس
کے باب مین پس کہا خالد بن الولید نے کہ نیک حال رکھے اللہ سردار کو وہ سچے ہین اپنے کلام مین اور تحقیق مین نے سنا ہی ذکر اُنکا اور آگاہ
کیا گیا ہون مین اُنکی شجاعت سے اور آگاہ کیا ہی مجکو ایک مرد نے جسکا نام عمرو بن عنبر المری ہی اس امر سے کہ داس نے تاخت کی تھی اُپر قبیلہ نبہا اور وہ
کنارے دریا کے تھے اور داس نے ایسا مکر و فریب کیا تھا قوم مہرہ پر کہ جنبش مین لائے تھے وہ اُنکو اُس مکر سے تا اینکہ تنہا لیلیا تھا تمام حلہ کو اور
جو کچھ اُنمین تھا اور حلہ مین ستر آدمی قوم مہرہ سے تھے اور داس درپے طلب اُنکے تھے واسطے اپنے عوض لینے کے جو قوم پر تھا اور قوم ڈرتی تھی اُسسے
اور اُنکی بُرائیون اور سختی سے اور وہ چلے گئے تھے مع اپنے مال اور اولاد اور جانورونکے بجانب شہرون اور کنارون دریا کے بخوف اُنکے مکر کے
اور داس پوچھتے تھے اُنکے حال اور اخبار کو پس جب صحیح اور راست معلوم ہوا اُنکو اُترنا قوم کا کنارے دریا پر پکارا داس نے اپنی قوم کو
واسطے تاخت کرنیکے قوم مہرہ پر پس گرانی کی قوم نے اُنپر اور نہین نکلا اُنمین سے کوئی شخص داس کے ساتھ اور حال یہ تھا کہ داس آگاہ
تھے شہرونکی زمین ہموار اور پہاڑون اور جنگل اور دریاؤن سے پس جب مایوس ہوئے داس اپنی قوم سے آئے وہ اپنے خیمہ کی طرف اور
اُٹھا لیا اپنے پشتوارہ کو اپنے شانہ پر پس جب دیکھا قوم کے لوگون نے غلامون وغیرہ سے داس کو اس حیثیت سے کہ نکلے ہین وہ اپنے
خیمہ سے اور پشتوارہ اُنکے سر پر ہی آئے کچھ لوگ قوم کے اُنکے پاس اور کہا اُسنے کہ کہانتک جاؤگے اے ابو الہول اور یہ کیا چیز ہی جسکو ہم تمہارے ساتھ
دیکھتے ہین پس کہا ابو الہول نے اُنسے کہ مین ارادہ رکھتا ہون تاخت کا بنی شعرا پر اور لینے عوض کا اور دور کرونگا مین اپنے سے عار و ننگ کو
پس کہا اُنسے گروہ کے بڈھے لوگون نے کہ نہین دیکھا ہی ہمنے زیادہ تر تعجب مین ڈالنے والی تمہاری رائے سے اور تم جانتے ہو اس امر کو کہ بنی شعرا ستر مرد
ہین پس وہ شخص کہ ارادہ کرے تاخت کا اُنپر ہووے وہ اپنے ساتھ کچھ گروہ نکو نہین سُنا ہی ہمنے اس امر کو مگر تمسے اسوقت اور ہم جانتے ہین کہ تم جوذار
کے پاس جاتے ہو اور جوذا ایک لونڈی تھی حساس کے حضارمہ سے اور حضرموت کے ایک گانو مین رہتی تھی جسکا نام سفلہ تھا اور داس اُسکو دوست
رکھتے تھے اور جو کچھ پاتے تھے مال اور اونٹ اور گھوڑے وغیرہ سے اُسکو دیتے تھے کہ نہین بڑا جانتے تھے اس مال کثیر کو اور اُسکے واسطے
تھوڑے پر راضی نہین ہوتے تھے اور نہ سیر ہوتے تھے اُسکو بہت دینے سے پس گمان کیا قوم نے کہ وہ جوذار کے پاس جاتے ہین پس کہا
اُنسے داس نے کہ قسم ہی خدا کی جو تم گمان کرتے ہو وہ جھوٹھ ہی اور قریب ہے جان لوگے تم کہ مین نہین کہتا ہون مگر امر حق کو اور قریب تر
واقف ہو جاؤگے تم اس معاملہ سے پس پھری قوم اور چھوڑا تنہا اُنکو اور روانہ ہوئے داس یہانتک کہ آئے چراگاہ قوم پر پس لی ایک
اونٹنی اُنکے اونٹون سے اور کوچ کیا اُسپر اور رکھ لیا اپنی تلوار اور ڈھال کو اپنے سامنے اور لپیٹ کر رکھ لیا اپنے نیچے پشتوارہ کو پالان اونٹنی پر
اور چلے وہ ایک دن اور رات تا اینکہ جسوقت ہوئی پچھلی رات پھیری سواری بجانب بعض جنگل کے اور اُترے وہان اور باندھا
اسباب کو اور باندھ دی اُسکی باگ اُسمین پھر چھوڑ دیا اُسکو اور وہ بندھی چرتی تھی پھر چھپ رہے وہ درمیان پتھرونکے اور تھے قریب قوم سے
اور وہ ڈرتے تھے اس امر کو کہ دوڑے اُنپر کوئی شخص پس جب گذر گیا اُنپر دن اُنکا اور آئی رات آئے وہ اپنی اونٹنی کے پاس پس
بٹھایا اُسکو اور رکھا اُسپر پالان وغیرہ کو اور سوار ہوئے اور چلے تا اینکہ جسوقت گذری کچھ تھوڑی رات دیکھا قوم کی آگ روشن
کو پس پھیرا اپنی اونٹنی کو یہانتک کہ بلند ہوئی اونچی زمین پر جو بلند تھی قوم اور اُس زمین مین درخت طلح

طلح

اور کنارے کے تھے پس بٹھایا اپنی اونٹنی کو اور مضبوط باندھ دیا اُن درختوں میں تا کہ نہ چرے وہ پس سنیں قوم آواز اُسکے چرنے اور کف نکالنے
کی پس جب باندھ دیا اُسکو گئے وہ بجانب اپنے پشتوارہ کے پس کھولا اُسکو اور نکالا اُسمیں سے آلات دنکو اور لیلیا درختوں کی
شاخوں کو اور لیتے تھے ہر لکڑی کو بقدر اپنے قد کے اور لاتے تھے لکڑی کو پس کھڑی کرتے تھے اُسکو اور مضبوط کرتے تھے اُسکو ساتھ پتھروں کے
پھر ڈالتے تھے اُسپر ازار کو اور ایسا ہی کرتے تھے تا اینکہ کھڑی کیں چالیس لکڑیاں اور کی اُنکی ایک صف سامنے گھروں کے دروازوں
اور خیموں کے پھر لٹکایا اُنھوں نے اپنی تلوار اور ڈھال کو اور پہن لیا ایک ازار سرخ ارجوان کو پھر اُترے وہ بلندی سے جسمیں متفرق
کر دیا تھا پھر اُنکو لکڑیوں پر اور قصد کیا گروہ کا اور گھومے گرد اُنکے خیموں کے اور فکر کی اُنکے کام میں کہ کیونکر اور حیلہ کریں اور رات بہت گئی
تھی پھر دیکھی اور مہلت دی اُنکو آفتاب کے نکلنے تک پھر روانہ ہوئے بجانب ساحل کے اور تلوار اُنکی برہنہ اور سپر اُنکے ہاتھوں میں تھی
پس جب نزدیک ہوئے اُنسے آواز دی اُنکو کہ نزدیک ہوئی ہلاکی تمھاری اے ابو الہول ہیں آسمین تحقیق صبح کی تھے ساتھ سختی کے اور بیٹھ گئے
تم خشکی اور دریا کیطرف سے پھر پکارتے تھے کہ اے آل طریف اے آل کندہ پس جب پڑی آواز اُنکی قوم کے کانوں میں بھول گئے اپنے تئیں اور اُنکے
اور بھاگا ہیں عورتیں اُنکی اور نکل بھاگی قوم اُنکی سامنے سے ہو کر گھروں سے بجانب پہاڑ کے اور دس اُنکے پیچھے تھے پس جب تنہا دیکھا قوم نے اُنکو
شجاعت دلائی بعض نے بعض کو اور پھرے اُنکی طرف در انحالیکہ وہ لڑتے تھے دس سے اور اُمید کی تھی اُنہوں نے بسبب اسکے کہ اُنکو نہ دیکھا
تھا اور اُنکے پیچھے اور کسی کو نہیں دیکھا پس دپے طلب اُنکے ہوئے پس دس حملہ کرتے تھے اُنپر اور پیچھے پھرتے تھے اُنکے اور مار ڈالتے تھے ایک کو
بعد ایک کے پس جب دیکھا قوم نے اُنکی شدت اور جوانمردی اور سختی کو چاہا اُنھوں نے کہ سبقت کر جاویں وہ دس پر بجانب بلندی کے
تا کہ در آویں اُنپر اُنکے پیچھے سے پس جب دیکھا دس نے اُنکی طرف کہ نزدیک ہوئے ہیں وہ اُن لکڑیوں سے جنپر شلواریں اور کپڑے تھے ڈرے
اس امر کو کہ دیکھیگی قوم اُنکی طرف پس اُمید کرینگے اُنمیں اور واقف ہو جاوینگے دس کے مکر و فریب پر پس پھرے ساتھ کوشش کے اُنکے
سامنے تا کہ سبقت لیجاویں اُنپر پس کوشش کی تا اینکہ سبقت لیگئے اور ہو گئے آگے اُنکے پھر آئے وہ لکڑیوں کی طرف در انحالیکہ کلام کرتے تھے
اُنسے گویا کہ وہ کلام کرتے تھے لوگوں سے اور وہ کہتے تھے اے آل طریف اے آل کندہ آگئی ہے تمپر قوم قصد کیا ہے تمھارا لوگوں نے پس حملہ کرو تم
اُنپر پس پڑھایا قوم نے نگاہوں کو وقت آواز دینے دس کے اونچی زمین کیطرف پس دیکھا اُن لکڑیوں کو جنپر کپڑے تھے اور نہیں شک کی اُنھوں نے
اس امر میں کہ وہ مرد ہیں پس شکست اُٹھائی اُنھوں نے در انحالیکہ پھرتے جاتے تھے بجانب دریا کے پس پکارتے تھے دس کہ اے قوم تم بتاؤ نہیں
ہر مرد یہ تمنے اس امر کی کہ نہ جدا ہووے اپنی جگہ سے اور نہ اُترے اپنے مقام سے پس میں کفایت کرونگا تمھارے واسطے مشقت قوم کو پس پھر
قوم مہرہ اپنی پشتوں کی طرف دوڑتی ہوئی کسی نے اپنے پیچھے سوار کر لیا تھا اپنی زوجہ کو اور کسی نے اپنے بیٹے کو اور کسی نے لیلیا تھا اسقدر
اسباب اپنے گھر کا جسپر وہ قادر ہو سکا اور پھرے ابو الہول بجانب گروہ کے پس نہیں پایا اُسمیں مگر غلاموں اور لڑکوں اور مردان و زنان پیر کو
پس حکم دیا دس نے غلاموں کو نزدیک جانے اور لینے اونٹوں کے پس ایسا ہی کیا اُنھوں نے اور رکھا اسباب کو اونٹوں کی پشت پر پھر مشکیں باندھیں
غلاموں کی اور اُٹھا لیا جو کچھ گروہ میں تھا اور روانہ ہوئے بارادہ اپنی قوم کے پس جب آئے وہ راہ پر توقف کیا اور پیچھے رہے اُن لوگوں سے اور گذر
اور گئے مثل ہوائے تند کے اور لیلیا شلواروں اور کپڑوں کو پھرائے لوگوں نے اور روانہ ہوئے یہانتک کہ پہونچے اپنی قوم کے گروہ میں پس خبر سب کہا

عرب نے اُنسے اور اُنکے کاموں سے پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال دامس کا خالد بن الولید سے متوجہ ہوئے سراقہ بن ابن
الکندی کیطرف اور کہا اُسنے کہ لاؤ تم میرے پاس اپنے غلام کو تاکہ دیکھوں میں اُنکو اور سنوں میں کلام اُنکا پس کچھ دیر نہیں ہوئی تھی کہ سراقہ لا اُسکے
آئے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم دامس ہو انھوں نے کہا ہاں نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہ میں نے عجیب غریب تمھارے حالات سُنے ہیں اور تم قسم ہے خدا کی کہ لائق اُن کاموں کے ہو اسواسطے کہ تم سخت ہو لوگوں کے لُوٹنے اور جان تو تم اس
امر کو کہ تم اور تمھاری قوم لڑتی تھی رومیوں سے زمین میں نہیں پہچانتے تھے تم پہاڑوں اور قلعوں کو اور تحقیق در آئے تھے اور ڈالی تھی تم نے غارات کو دشمن
خدا پر بڑی سختی کو پس نرمی کرو تم اپنے نفس کے ساتھ اور احتیاط رکھو اس طریق پر وفا سے پس کہا دامس نے کہ نیک حال رکھے
اللہ تعالی سردار کو میں نے تاخت کی ہے قوم مہرہ پر اور کئی مرتبہ لیلیا ہے میں نے اُنکے مالونکو اور پہاڑ اُنکے بلند اور ڈھیلے پتھر والے ہیں
اور یہ پہاڑ نہیں مضبوط اور باز رکھنے والا ہے اُن پہاڑوں سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ میں تمکو گرامی دیکھتا ہوں پس آیا کہتا ہے
تمھارا دل تمسے اس قلعہ کے باب میں کسی امر کو پس کہا اُسنے دامس نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو جانو تم اس امر کو کہ جب میں
آیا تمھارے یہاں ساتھ گروہ کے دیکھا تھا میں نے اثناء راہ میں ایک خواب کہ دلالت کرتا ہے وہ بہتری پر اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کہا
اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کیا خواب تمنے دیکھا ہے دامس نے کہا کہ دیکھا میں نے کہ گویا میں چلنے والا ہوں پیچ نشان قدم کے اپنی
درآنحالیکہ میں کوشش کرنیوالا ہوں بطلب اپنی قوم کے اور گویا میں جدا ہو گیا ہوں اُنسے اور سبقت کر گئے ہیں وہ مجھپر بجانب ایک تاخت
کے جسکا ارادہ کیا ہے انھوں نے ایک قوم پر پس اُسیحال میں کہ میں کوشش کرتا تھا اپنے چلنے میں پہونچ گیا میں اُنکے پاس پایا میں نے
قوم کو ٹھہرے ہوئے اور وہ متحیر ہیں نہ آگے بڑھتے ہیں نہ پیچھے پھرتے ہیں پس پکارا میں نے اُنکو کہ اے قوم تمھارا کیا حال ہے اور کس چیز نے
باز رکھا ہے تمکو چلنے سے پس کہا انھوں نے کہ آیا نہیں دیکھتے ہو تم اس پہاڑ کو کہ کیونکر سامنے آگیا ہے ہمارے آخر اس راہ میں کہ نہیں
ہے ہمارے واسطے اُسمیں کوئی جگہ گذرنے اور نکلنے کی پس کہا میں نے کہ رہو تم اپنی روش پر آیا نہیں دیکھتے ہو تم اس شگاف کو بیچ
پہاڑ میں پس کہا انھوں نے افسوس ہے کہ نہیں راہ ہے اُس میں پس کہا میں نے کہ یہ کیونکر ہے انھوں نے کہا کہ اُس میں
ایک بڑا اژدہا ہے اسواسطے کہ آگ نکلتی ہے اُس کی سانس اور دم لینے سے اور کوئی راہ ہمارے واسطے اُس پر نہیں ہے
پس کہا میں نے اُن سے کہ اے قوم تلاش کرو تم کسی راہ کو اُس کی پشت کے پیچھے سے پس کہا انھوں نے کہ ہم
نہیں قدرت رکھتے ہیں اس امر کی بسبب بڑائی اُس کے ڈیل کے پس چھوڑا میں نے اُنکو اور تلاش کیا میں نے
اپنے واسطے کسی جگہ کو پس نہ پایا میں نے مگر ایک جگہ دشوار گذار اور تنگ کہ پس در آیا میں اُس میں پس نہیں مالک ہوا
میں اُس کا مگر بعد مشقت کے پس برابر میں نرمی کرتا تھا اپنے کام میں تا اینکہ آیا میں بجانب اژدہے کے اُسکے
پیچھے سے پس مار ڈالا میں نے اُس کو پس قریب ہوئی مجھسے قوم میری اور متابعت کی انھوں نے میرے نشان
قدم کی پس نہیں پہونچے مجھ تک مگر بعد کوشش اور مشقت کے پس جب پہونچے وہ میرے پاس اور دیکھا
انھوں نے اژدہے کو مارا ہوا پس چڑھے وہ سب پہاڑ پر اور وہ بیچ رہتے اپنے دشمن سے پس بیدار ہوا

مین ورا نخالیکہ مین خوش تھا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ بہتر دیکھا تمنے اور بہتر ہوگا ای دامس اگر چاہا اللہ تعالی نے
اور تعبیر تمھارے خواب کی خوشی ہی واسطے مسلمانون کے اور زیان کاری ہی واسطے ہمارے دشمنون کے پس کہا دامس نے کہ ای سردار
بیشک یہ ہی پھر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوے اور پکارکے کہا اپنی بلند آواز سے اللہ اکبر اللہ اکبر فتح اللہ ونصر وحیا نا
بالظفر آگاہ ہو کہ جو شخص دور ہی پس نزدیک آوے وہ تاکہ سنے وہ اور جو شخص مجھ سے نزدیک ہی پس سنے وہ اسواسطے کہ بیچ
بیان خواب دامس کے عبرت ہی اسکو جو اعتبار کرے اور نصیحت ہی اسکو جو نصیحت قبول کرے پس آئے مسلمان دوڑتے ہوے انکی
طرف بحالت خوشی کے اور سننے والے تھے انکے کلام کے پس جب یکجا ہوے مسلمان آگے انکے پاس اٹھ کھڑے ہوے حضرت ابو عبیدہ
بن الجراح اور حمد اور تعریف کی اللہ تعالی کی اور ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا انپر پھر کہا کہ ای گروہ مسلمانون کے
تحقیق اللہ پاک اور برتر نے کہ اسی کیواسطے خاص تعریف ہی وعدہ فرمایا ہی ہمسے اپنی کتاب مین غلبہ کا ہمارے دشمنون پر
اور کامیابی کا ہمارے مطلب پر اپنے نبی کی زبان سے اور اللہ تعالی اپنے وعدہ کو اپنے انبیاء سے خلاف نہین کرتا ہی اور مین نے
یہ نذر کی ہی اگر فتح کریگا اللہ تعالی اس قلعہ کو میرے ہاتھ پر تو نیکی اور احسان کرونگا مین لوگون کے ساتھ جسقدر کہ استطاعت ہوگی مجکو اور
اب گذرا ہی میرے دلمین اور در آیا ہی یہ امر کہ تحقیق ہم فتحیاب ہونگے اس قلعہ اور اسپر جو اسمین ہی اگر چاہا اللہ تعالی نے اور سب قوت
اللہ برتر اور بزرگ کے سبب سے ہی راہ بتائی ہی مجکو اس امر پر تعبیر خواب اس غلام نے پھر لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے ہاتھ
سے کٹا ہاتھ دامس کا اور کہا اسسے رحمت کرے اللہ تعالی تمپر بیان کرو اپنے بھائیون سے جو دیکھا ہی تمنے خواب مین پس اٹھ کھڑے
ہوے دامس ابو الہول اور کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ مین نے یہ باتین دیکھین ہین اور بیان کیا انسے تمام خواب اول سے آخر تک
پس جب فارغ ہوے وہ خواب کے بیان سے متوجہ ہوے مسلمان ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور کہا انھون نے کہ ای سردار تحقیق تمھاہی
ہمنے قول دامس کا پس تعبیر اسکی کیا ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جانو تم رحمت کرے اللہ تمپر اس امر کو کہ وہ پہاڑ جسکا انھون نے
ذکر کیا ہی کہ دیکھا اسکو بلند اور دشوار گذار وہ بیشک دین اور سنت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی اور وہ اژدہا جسکو دیکھا
انھون نے اور ناگہان در آئے وہ اسپر پس کوئی امر ہی کہ دوست رکھتا ہی اللہ تعالی اسکے ہونیکو انکے دونون ہاتھ پر کہ خوش
ہونگے مسلمان اسکے سبب سے راوی نے بیان کیا ہی کہ خوش ہوے لوگ ساتھ تعبیر دینے ابو عبیدہ بن الجراح کے پھر کہا انھون نے
کہ ای سردار پس تم کس چیز کا حکم دیتے ہو انھون نے کہا کہ مین حکم دیتا ہون تمکو اللہ غالب و بزرگ سے ڈرنے کا ہر حال پوشیدہ اور
ظاہر مین پھر اٹھانے سختی کا واسطے دشمنان خدا و رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازروے رغبت اور صبر کے جاؤ تم اپنے اپنے
مکانونکی طرف نگاہ رکھے تمکو اللہ تعالی اور درست کرو تم اپنے سامان اور ہتھیار لڑائی کو کہ مین روانہ کرونگا تمکو کل صبحکو بجانب تمھارے
دشمنونکے مگر یہ کہ پیدا ہو جاوے میرے واسطے کوئی اور راے سواے اس تجویز کے اسواسطے کہ مین نہین چھوڑتا ہون کوشش کرنیکو
برائی سے اور مشورہ کرنے مین ان لوگونسے جنپر اعتماد رکھتا ہون اپنے گروہ سے پس کہا مسلمانون نے کہ توفیق بہتری کی دیوے اللہ تعالی نے
تمھاری راے کو ای سردار اور فتحیاب کرے تمکو تمھارے دشمنونپر وہ سننے والا دعا کا ہی پھر متفرق ہوے وہ سب لوگ اپنے قیامگاہ ہونکی طرف

اور مصروف ہوے اپنے کام مین پس کوئی تیز کرتا تھا اپنی تلوار کو اور کوئی درست کرتا تھا اپنی کمان کو اور کوئی دیکھ بھال کرتا تھا اپنی زرہ کی
اور تیمارداری کرتا تھا اپنے گھوڑے کی اور باقی دن اور رات بھر اسی کام مین وہ لوگ مصروف رہے پھر جب صبح کی اُنھون نے بلایا ابوعبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ نے دامس کو اور کہا اُسنے کہ ای بندہ خدا کوشش کرنیوالے اس قلعہ کے باب مین تمھاری کیا راے ہی اور کون حیلہ اور فریب
تمھارے نزدیک بکار آمد ہی پس کہا دامس نے کہ یہ قلعہ ایسا بلند اور استوار ہی کہ عاجز کرتا ہی گروہونکو اور باز رکھتا ہی آنیوالے اور طلب کرنیوالیکو
نہ فائدہ کریگا اُسکے لوگونمین محاصرہ کرنا اُسکا اور نہ تنگی مین پڑینگے سینے اُنکے لڑائی سے سواے اُسکے کہ مین نے ایک حیلہ اور فریب تجویز
کیا ہی جسکو مین کرونگا اور مین اُمید اُسکے پورے ہونیکی اُنپر رکھتا ہون پس ہوگی اُس حیلہ مین ہلاکی اُنکی اور ملکیت مین آجاوینگے
اللہ کے حکم سے زمین اور گھر اُنکے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ ای دامس وہ کیا حیلہ اور فریب ہی پس کہا اُنھون نے کہ نیک حال رکھے
اللہ تعالی سردار کو تم جانتے ہو اس امر کو کہ بھید اور پوشیدہ بات کے مشہور اور رائیگان کرنے مین برائی ہی اور جو شخص چھپاتا ہی اپنے بھید کو
ہوتی ہی بہتری اور نکوئی اُسکے ہاتھ مین پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ تم کس امر کا مشورہ دیتے ہو اور وہ کیا چیز ہی جسپر تمکو اپنے کام
مین اعتماد ہوگا دامس نے کہا کہ میری راے یہ ہی کہ چلو تم مع اپنے لشکر اور سب ساتھیون کے اور اُترو تم سامنے قلعہ کے تا کہ ظاہر ہو اُنپر تمھاری
طرف سے ہیبت اور خواہش لڑائی کی اور مین اُس حیلہ اور مکر کو کرونگا اور مین اُمید اُسکے پورے کرنیکی اللہ غالب اور بزرگ سے رکھتا ہون
اگر چاہا اللہ تعالی نے اور نہین ہوتی ہی قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے اور حکم کیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے منادی
کو کہ پکار دیوے وہ لشکر مین حکم کوچ کا پس کوچ کیا مسلمانون نے اور اُترے وہ قلعہ کے نیچے اور کلمہ اور تکبیر کہا اُنھون نے اور ظاہر کیا
اپنے ہتھیارونکو اور دوڑایا دشمنان خدا کو پس بلند ہوئی اُنپر ایک جماعت روم کی اور دیکھا اُنھون نے مسلمانون کی جماعت کو پس خوفناک
کیا اُنکو اس امر نے اور ڈالدیا اللہ تعالی نے دہشت کو اُنکے دلون مین یہانتک کہ گھبرائے اور مضطر ہوے وہ اپنے قلعہ مین اور
گئے بعض اُنمین کے بعض کے پاس اور مشورہ کرتے تھے آپسمین بعض قوم نے کہا کہ ہم اُنسے لڑینگے اور بعض نے کہا کہ ہم ٹھہرینگے اپنے قلعہ
مین اسواسطے کہ وہ لوگ نہ قدرت پاوینگے ہمپر پس متفق ہوئی راے اُنکی لڑائی پر قلعہ کے اوپر سے پس چڑھ گئے وہ برجون پر اور مارنے لگے
مسلمانون پر پتھر اور تیرونکو اور ایکدن اور رات اسی طرح لڑتے رہے پھر چھوڑ دیا لڑائی کو اور اقامت کی مسلمانون نے سامنے قلعہ
کے سینتالیس دن اور بانہم دامس ابوالہول سب مکر اور فریب اُنکے ساتھ کرتے تھے مگر کچھ برائی اُنکو نہ پہونچائی پس بعد سینتالیس دن کے
آئے دامس ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا اُسنے کہ ای سردار مین نے کوشش اور فکر کی ہر تدبیر اور فریب کرنے مین دشمنان
خدا پر پس نہین پائی مین نے کوئی راہ فریب کی اور اب ایک امر مین سوچا ہون اور اُمید رکھتا ہون بسبب اُسکے اللہ کے فتحیابی اور غلبہ کی
اپنے دشمنونپر پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ تمنے کیا تجویز کیا ہی دامس نے کہا کہ ساتھ کرو تم میرے اپنے رو سار قوم سے تیس
مردونکو اور حکم دو اُنکو میری اطاعت اور چھوڑ دینے میرے خلاف اور اعتراض کرنیکا میرے حکم پر اور میرے کام اور میری راے پر ابوعبیدہ
بن الجراح نے کہا کہ قریب تر ایسا ہی کرونگا مین پھر صادر کیا اُسکے تیس مردونکو سواران مسلمین سے تا اینکہ جب حاضر ہوے وہ لوگ متوجہ ہوا ابوعبیدہ
بن الجراح اور کہا اُسنے کہ ای گروہ مسلمانونکے مین نے سردار مقرر کیا دامس کو تمپر اور حکم دیتا ہون تمکو اُنکی اطاعت کرنے اور منظور کرنے اُسکے

حلم کا اور جاؤ تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر کہ مین نے اسوجہ سے انکو تمپر سردار نہین کیا ہی کہ وہ بہتر ہین تم سے حسب و نسب مین ورنہ وہ بڑے سوالکا
اور سخت لڑنیوالے اور خصومت کرنیوالے ہین اور کوئی شخص تم مین کا اپنے دلمین یہ بات نہ کہے کہ مین نے سردار کیا تمپر ایک غلام کو اور سے
ناچیز جاننے کے اور دین بقسم خدا کہتا ہون کہ اگر کاروبار اس لشکر کا میرے ذمہ ہوتا تو مین سبکے پہلے انکے ساتھ تمہاری جماعت مین جاتا اور
مین اللہ تعالیٰ سے امید اس امر کی رکھتا ہون کہ فتح کرے وہ تمہارے ہاتھون پر پس متوجہ ہوے وہ سب ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور
کہا انھون نے نیک حال رکھے اللہ تعالیٰ سردار کو ہملوگ کچھ شک اور شبہہ نہین رکھتے ہین تمہاری نسبت اپنی تعظیم کرنے اور پہچاننے مرتبونکے تمہارا
کلام پہلے ہی ہمارے دلونمین اثر کر گیا تھا اور اب ہم تمہارے مطیع اور تمہارے سامنے ہین اگر سردار کرو تم کسی گربہ ختنہ بریدہ کو تو ہم تمہاری
رائے اور تجویز سے باہر نہین ہونگے جبکہ جان لیا ہمنے کہ تم نہین چاہتے ہو مگر خیر خواہی دین اور نگہبانی مسلمانونکی اور ہم مطیع حکم ہین اللہ
پھر تمہارے اور اس شخص کے جسکو تم سردار مقرر کرو پھر کسی طرح کے لوگون سے وہ ہر پس خوش ہوے ابو عبیدہ بن الجراح انکی گفتگو سے اور اعتماد کیا
انکے کلام پر اور دعا جزاے خیر کی دی انکو اور شکریہ بیان کیا انکا اور کہا انسے کہ جاؤ تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر کہ میرا دل مجھسے یہ کہتا ہی
کہ اللہ تعالیٰ فتح کر دیگا اس قلعہ کو اس شخص کے ہاتھ پر اسواسطے کہ یہ شخص باریک بین اور تجربہ کار ہی پس روانہ ہو تم انکے ساتھ اور بھروسا
اور اعتماد کرو تم اللہ تعالیٰ پر اور تملوگ جانتے ہو اس امر کو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سردار مقرر فرمایا تھا اپنے غلام کو
روساے عرب مسلمین اور اشراف لوگون پر انکے قبیلہ سے پھر متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح داس کی طرف اور کہا ان سے
کہ ای داس ابو الہول اب تم کس امر کو دوست رکھتے ہو پس کہا داس نے کہ اسیوقت کوچ کر جاؤ تم مع اپنے لشکر کے اور ہو جاؤ ہم سے
ایک فرسخ کے فاصلے پر پس اترو تم مع اپنے ساتھیون کے وہان اور حکم دو اپنے ہمراہیونکو کم چلنے پھرنے اور چھپے رہنے کا جہانتک
انسے ہو سکے اور مقرر رہین تمہاری طرف سے ایسے دو مرد جنکی عادت نیک اور ہونے خیر خواہ مسلمانون پر اعتماد رکھتے ہو درانحالیکہ تلاش
کرتے رہین وہ ہمارے حالات اور نشانون کو بدون اسکے کہ کوئی انسے آگاہ ہووے اور ہون وہ دونون بدون ہتھیار کے مگر خنجر انکے پاس
ہون اور ہین جسوقت دیکھین وہ دونون ہمارے غلبہ کو ہمارے دشمنو پر تو مین انسے یہ چاہتا ہون کہ جا ملین وہ تم مین اور خوشخبری
پہونچاوین تمکو تاکہ آملو تم ہم مین اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور رہین وہ شخص جدا جدا اور نہ ٹھہرین وہ ایک جگہ مین کہ یہی بات انکو واسطے
موجب بہتری اور سلامتی کی ہوگی اور اللہ تعالیٰ اعانت طلب کیا گیا ہی ہر حال مین پھر داس متوجہ ہوے ان لوگون کی طرف
جو انکے ساتھ تھے اور جنپر وہ سردار تھے پس کہا انسے چلو تم میرے ساتھ رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر تاکہ چھپ رہین ہم بعض جگہ امن پاکر
مین جبتک کہ لوگ پھیلنے والے ہون واسطے کوچ کے اور سامنے ہون اور دیکھین رومی انکے کوچ کرنیکو اسواسطے کہ نہو سکیگا ہمسے
تلاش کرنا کسی جگہ پوشیدہ ہونیکا جسوقت کہ بلند ہونگے اور دیکھینگے رومی اپنے قلعہ سے اور ہر شخص کے پاس سواے تلوار اور ڈھال
کے تیر اور کمان ساتھ نہوں پس ایسا ہی کیا لوگون نے پس جب پورے اور مسلح ہوگئے وہ داس کے سامنے اٹھ کھڑے ہوے داس اور پہنا
اپنی زرہ کو اور لٹکایا اپنے خنجر کو کپڑونکے نیچے اور لیا اپنے توشہ دان کو اور چلے انکو ساتھ لیکر تا اینکہ جب چھوڑا انھون نے لشکر کو چھپاے ہوئے
اپنے تئین اور چلے تھے یہانتک کہ آئے وہ ایک غار کے بیچ مین پس حکم کیا انکو داخل ہونیکا غار مین پس داخل ہوے وہ لوگ اور بیٹھے داس اسکے دروازہ پر

واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حکم کوچ کا دیا لوگونکو بعد اسکے کہ آراستہ کیا لوگونکو جیسا کہ بیان
کیا اُسنے دامس نے اور کوچ کیا مسلمانون نے اور بلند ہوا اُنسے ایک بڑا شور اور غل تب ہوا لائین بلند ہوے اُپر اہل قلعہ اور دیکھا آپکو کوچ کرتے
ہوے پس خوش ہوے وہ اس حال سے اور اپنی زبان مین بات چیت کی آپس مین اور بہت خوش ہوے اور کہا اُنھون نے کہ عرب کوچ کر گئے اور شور و
غل کیا مسلمانون نے ہر سمت اور ہر جگہ سے کوچ کرنے مین تا اینکہ نہین باقی رہا مسلمانون سے کوئی شخص اور روانہ ہوے حضرت
ابو عبیدہ بن الجراح مع اپنے ساتھیونکے یہانتک کہ پوشیدہ اور دور ہوگئے وہ سب سے اور بہت خوش ہوے رومی اس معاملے سے اور گئے
وہ اپنے بطریق کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ اے سردار کھولدے تو ہمارے واسطے دروازے کو تا کہ نکلین ہم بجانب عرب کے جنھون نے کوچ
کیا ہی پس شاید کہ ہم مار ڈالین اور گرفتار کر لیوین بعض کو اُنمین سے پس منع کیا اور باز رکھا بطریق نے اُنکو اس ارادے سے اور اسی حال مین رہے
وہ باقی دن تک تا اینکہ ہوا وقت نماز عشا کا کہ اسی وقت متوجہ ہوے دامس اور کہا اپنے ساتھیونسے کہ کون شخص جائیگا بجانب قلعہ کے پس
شاید کہ وہ لائے ہمارے واسطے کوئی خبر قلعہ کی یا قدرت پاوے کسی مرد کے گرفتار کر لینے پر پس لاوے اُسکو ہمارے پاس تا کہ دریافت کرین ہم
اُس سے کسی خبر کو پس نہین جواب دیا دامس کو کسی نے قوم سے پھر دوبارہ کہا اُسی کلام کو دامس نے پس نہین جواب دیا کسی نے اُنکو پس کہا
دامس نے اُنسے کہ مین جانتا ہون کہ نہین ہی جماعت مین کوئی شخص مگر یہ کہ وہ بخیل ہی اپنی جان پر اور برا جانتا ہی موت کو اور مین تمھارے
عوض مین ہون پس دیکھتا ہون مین کہ تم لوگ کس حال پر ہوتے ہو پھر چھوڑا اُنکو دامس نے اور روانہ ہوے پس غائب رہے ایک ساعت اور
اُسی وقت آئے اور اُنکے ساتھ ایک گبر تھا پس کہا دامس نے مسلمانون سے کہ اے جماعت دو تم لو اُسکو اور سوال کرو اُس سے پس کلام کیا
مسلمانون نے اُس سے پس وہ باتین کرتا تھا مسلمانون سے اور مسلمان نہین سمجھتے تھے پس کہا دامس نے مسلمانون سے کہ رہو تم اپنی روش
نرم پر پھر غائب ہوے دامس یہانتک کہ لائے وہ دوسرے گبر کو پس وہ بھی مثل اپنے ساتھی کے کلام کرتا تھا اور مسلمان نہین جانتے
تھے کہ وہ کیا کہتا ہی پس کہا دامس نے کہ رہو تم اپنی روش نرم پر پھر غائب رہے وہ تھوڑی دیر تک اور واپس آئے اور اُنکے ساتھ چار
گبر اور تھے پس سوال کیا اُنسے مسلمانون نے پس نہین سمجھے کہ وہ کیا کہتے ہین پس چھوڑا دامس نے اُنکو اور تین گبر اور لائے پس نہین تھا
اُنمین کوئی شخص جو سمجھے لغت عرب کو پس کہا دامس نے کہ لعنت کرے اللہ تعالی اُنپر کیا وحشی ہی لغت اُنکی اور زیادہ ہو تو تلاین گبر دکا
پس چھوڑا دامس نے اُنکو اور روانہ ہوے پس غائب رہے وہ تا اینکہ آدھی رات گذر گئی اور وہ واپس نہ آئے پس سخت بیقرار ہوے اُنکے ساتھی
اُنپر اور رنج کیا اُنھون نے دامس کے غائب ہونے پر اور کہا بعضون نے بعض سے کہ ہم گمان کرتے ہین کہ دامس سے لوگ آگاہ ہوگئے پس
مار ڈالے گئے دامس یا گرفتار ہوگئے اور نہین جاری ہوا یہ معاملہ بیچ شفقت کے اور ارادہ کیا قوم نے پھر جانیکا بجانب اپنے لشکر کے پس وہ
مایوسی کی حالت مین تھے کہ اُسیوقت آئے اُنکے پاس دامس اور وہ کھینچے ہوے لیے آتے تھے ایک مرد کو رومی سے پس اُٹھ کر دوڑے مسلمان اُنکی طرف
اور بوسہ لیا اُنکا اور پوچھا اُنسے سبب دیر کرنیکا اور کہا اُنھون نے کہ اے دامس تحقیق بری باتین کین ہمارے دلون نے بیچ تمھارے باب مین
اور سخت گذرا ہمپر دیر کرنا تمھارا پس کس چیز نے روک رکھا تھا تمکو ہمسے پس کہا دامس نے کہ جانو تم رحمت کرے اللہ تعالی تمپر کہ مین جسوقت جدا ہوا
تمسے اور روانہ ہوا مین یہانتک کہ نزدیک گیا مین شہر پناہ قوم سے اور ٹھہر گیا مین پس لوگ نکلتے اور گذرتے تھے اور تو تلاین کرتے تھے اپنی لغت

پس اور مین نہین تعرض کرتا تھا قوم سے پس اسواسطے تھا کہ مین درپے طلب اس شخص کے تھا جو زبان عرب مین کلام کرتا ہو پس نہین دیکھا مین نے کسی کو تا آنکہ
ناامید ہوا اور قصد کیا مین نے پھر آنیکا کہ اُسیوقت سُنا مین نے ایک آواز سخت کو جو واقع ہوئی تھی شہر پناہ کے اوپر سے پس دوڑا مین اُسکی طرف
تا کہ دیکھون مین کہ وہ کیا ہی پس اسیوقت مین اُس مرد کے پاس تھا اور تحقیق کہ گرا دیا تھا اُسنے اپنے تئین اُس قلعہ سے نیچے شہر پناہ کے پس گرفتار
کرلیا مین نے اور لایا مین تمھارے پاس اُسکو پس پوچھو تم کہ وہ کون ہی پس نزدیک ہوے مسلمان اُس سے اور کلام کیا پس نہین کلام کیا
اُسنے مگر اپنی لغت مین اور دیکھا اُسکو تو پیر اُسکا اُکھڑ گیا تھا اور اُسکی پیشانی پر ورم آگیا تھا پس کہا مسلمانون سے وامس نے کہ اس
شخص کیواسطے کوئی امر ہی اور تم مین کوئی ایسا نہین ہی جو اُسکے کلام کو سمجھے پس رہو تم اپنی روش نرم پر کہ مین لاؤنگا تمھارے لیے اُس
شخص کو جو زبان عربی مین کلام کرتا ہو اور جلد روانہ ہوے وامس اُنکے پاس سے اور تھوڑی دیر مین پھر آئے اور اُنکے ساتھ ایک مرد تھا
کہ چھوڑ دیا تھا وامس نے اپنے عمامہ کو اُسکی گردن مین اور اُسکو کھینچتے تھے تا اینکہ لائے اُسکو سامنے اپنے ساتھیون کے پس کہا مسلمانون
نے اُس سے کہ تو شہر کا رہنے والا ہی یا قلعہ کا اُسنے کہا کہ مین اہل قلعہ سے ہون پس کہا وامس نے اُس سے کہ تو رومی ہی اُسنے کہا نہین
بلکہ مین عرب متنصرہ سے ہون پس کہا اُس سے کہ ای شخص ہو سکتا ہی تجھسے کہ آگاہ کرے تو ہمکو کسی پوشیدہ راہ پر اس قلعہ سے اور
ہم چھوڑ دیوین تیرے واسطے راہ کو اور نہ پیش آوے تیرے ساتھ کوئی شخص ہم مین کا ساتھ بُرائی کے اُسنے کہا کہ مین اس قلعہ کی
کوئی پوشیدہ راہ نہین جانتا ہون اور اگر جانتا مین تو سوا ہی تیرے دین مین یہ بات کہ راہ بتا دیتا مین تمکو ہمارا نہوگا قسم ہی میرے پیشوا
مسیح کی پس خشمگین ہوے وامس اُس سے اور اُسکے کلام سے اور کہا اُس سے کہ سوال کر تو اُن قیدیون سے کہ آیا ہی کوئی شخص انمین
شہر کے لوگون سے اسواسطے کہ ہمارے اُنکے بیچ مین صلح ہی پس سوال کیا اُس شخص نے زبان رومی مین پھر کہا اُسنے وامس سے
کہ اُن قیدیون مین شہر کا کوئی نہین ہی بلکہ وہ قلعہ کے لوگ ہین اور مین اُنکو پہچانتا ہون وامس نے کہا کہ تو سوال کو دریافت کر ہمارے واسطے
اس مرد سے کہ کسوجہ سے اُسنے اپنے تئین اس شہر پناہ کے اوپر سے گرا دیا تھا اور کیا چیز باعث اس امر کی ہوئی پس سوال کیا اُس سے اور متوجہ
ہوا وہ وامس کیطرف اور کہا کہ وہ بیان کرتا ہی کہ بلک یوقنا خشمگین ہوا تھا شہر والون پر بسبب اُنکی صلح کرنیکے تمسے اور روٹھ گیا تھا پس جب پھر گئے
ہمراہ یوقنا قلعہ کے اوپر سے پس جمع کیا اُسنے ہمارے رئیسونکو اور چڑھایا اُسنے ہمکو قلعہ کی طرف اور طلب کیا اُسنے اُسقدر مال کو جسکی
قدرت ہم نہین رکھتے تھے پس جب دیکھا مین نے اُس امر کو جو نازل ہوا تھا مجھپر بھاگا مین اور گرا دیا مین نے اپنے تئین قلعہ سے بطلب
کشود کار اور نجات پانیکے قلعہ اور سختی سے پس نہین خبردار رہا مین مگر اُسوقت کہ تم قابض ہوگئے مجھپر اور مین اہل شہر سے ہون پس اگر تم
لوگ عرب ہو تو مین تمھاری ذمہ داری اور امان مین ہون پس نہ پھر جاؤ اور نہ بیوفائی کرو تم اور اگر سواے مسلمانون کے اور لوگ ہو
پس اگر تم مجھسے شفقت رکھو منظور ہو مین عوض دیکر چھڑا لونگا اپنی جان کو تمسے پس کہا وامس نے اُس عرب متنصرہ سے کہ کہدے تو اس
شخص سے کہ ہم اہل عرب سے ہین اور تیرے واسطے کوئی سختی اور ڈر نہین ہی اور نہ پہنچیگی تجکو کوئی بُرائی ہم سے اور ارادہ کیا وامس
نے اس امر کا کہ دکھا دین وہ اُس شہر والے کو وہ چیز جو کرینگے اُسکے دشمنون کے ساتھ پس نکالا رومی عرب متنصرہ کو اور مارین گردنین اُنکی
اور نہین چھوڑا سواے اُس شہری کے پھر رہا کردیا اُسکو اور متوجہ ہوے وامس اپنے توشہ دان کیطرف اور نکالی اُسمین سے ایک کھال بکری کی

پس ڈالدیا اُسکو اپنے بغیر اور نکالا توشہ دان سے ایک خشک روٹی کو اور کہا اپنے ساتھیون سے بسم اللہ کرو اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالے
سے اور بھروسا کرو اُسپر اور چھپاؤ اپنے کام کو اور آگے کرو تم نیکیون کو اپنے کامون مین اسواسطے کہ مین ارادہ اور میل کرنیوالا ہون اس قلعہ کی
فتح پر اس رات مین اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کہا لوگون نے کہ اے دامس چلو تم ہمکو ساتھ لیکر اور نہین ہوتی ہی قوت مگر بسبب اللہ برتر
اور بزرگ کے پھر اُٹھو کھڑی ہوئی قوم درآنحالیکہ وہ جلدی کرنیوالے تھے اور دامس اُنکے آگے تھے اور بھیجا دو شخصون کو اپنے ساتھیون
سے کہ آگاہ کرین وہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اُنکے حال سے اور کہین اُن سے کہ بھیجو تم ہمارے واسطے لشکر کو وقت نکلنے
آفتاب کے پس روانہ ہوئے وہ دونون شخص اور چلے دامس مع اپنے ساتھیون کے درآنحالیکہ وہ چھپاتے تھے اپنے کام کو سیتھے
تاریکی رات کے اور دامس اُنکے آگے تھے اور تجسس کرتے تھے اُنکے واسطے اخبار کو اور چلتے تھے چارون ہاتھ پیر کے بھل اور کھال بکری کی
پشت پر تھی پس جب کوئی چاپ اور آہٹ پاتے تھے توڑتے تھے روٹی کو جیسے کتا ہڈی کو توڑتا ہی اور مسلمان اُنکے پیچھے تھے کبھی چھپتے تھے اور
کبھی چلتے تھے اور کبھی چلتے تھے اور چھپتے تھے پتھرون کی آڑ مین برابر وہ لوگ اسی طرح سے چلتے تھے تا اینکہ نزدیک ہوئے وہ قلعہ سے پس سُنی
اُنھون نے آواز نگہبانون اور لوگونکی قلعہ کے اوپر سے اور نگہبانی سخت ہو رہی تھی پس دامس مع اپنے ساتھیون کے گرد قلعہ کے گھومتے تھے
تا اینکہ آ پہونچے وہ بعض برجون کیطرف اور چوکیدار برج کا سوتا تھا اور دیوار قلعہ مین کوئی برج اُس برج سے چھوٹا نہ تھا پس کہا دامس نے مسلمانون
سے آیا دیکھتے ہو تم اس قلعہ کی بلندی اور مضبوطی کو اور نہین ہو سکتا ہی کوئی حیلہ اور فریب اس قلعہ مین بسبب شدت نگہبانی اور بیداری
سپاہیونکے پس کس کام کرینگی لے دینے ہو تم مجکو اور کیا تدبیر تمہارے نزدیک قلعہ پر چڑھ جانیکی ہی تا کہ پہونچ جاوین ہم قلعہ کے بیچ مین پس کہا اُنسے قوم
نے کہ اے دامس ہمارے سردار نے حاکم مقرر کیا ہی تمکو ہمپر اور تم بڑے مضبوط ہو دل کے اور ہم تمہارے تابع حکم تمہارے سامنے ہین پس جس امر مین
تم بہتری مسلمانونکی دیکھوگے پس پیچھے نہ رہینگے ہم اُس سے اور قسم ہی خدا کی کہ مارا جانا ہمارا آسان تر ہی ہمپر پلٹ جانے بلا فائدہ سے پس تمہارا کام
حکم کرنا اور ہمارا کام مان لینا ہی اور اطاعت کرنا ہی پس نہین ہی ہم مین کوئی ایسا کہ پیچھے رہیگا وہ اور نہ مرینگے ہم مگر نیچے سایہ تلوار کے اللہ کی
طاعت اور اپنے مسلمان بھائیونکی رضامندی مین پس کہا دامس نے کہ مشکور کرے اللہ تعالی تمہارے کامونکو اور مدد دیوے وہ تمکو تمہارے
دشمنون پر پس جب خواہش اور آرزو تمہاری یہی ہی پس طلب کرو تم دیوار قلعہ کو اور لازم پکڑو اُس کام کو دامس نے بیان کیا ہی کہ ہم سب اٹھائیس
آدمی تھے پس جب گئے ہم نزدیک دیوار قلعہ کے اور ملگئے اُس سے رات مین کہا دامس نے آیا ہی کوئی تم مین ایسا جو قدرت رکھتا ہو چڑھ جانیکی
اس قلعہ پر پس کہا اُنھون نے کہ اے ابو الہول کیونکر ہم اسپر چڑھ سکتے ہین اور کس چیز کیواسطے سے اسکی بلندی پر پہونچینگے پس کہا دامس نے کہ
ٹھہرو تم اپنی روش نرم پر پھر اختیار کیا اور لیا دامس نے اُنمین سے سات شخصونکو جو مثل شیرون جست کرنیوالے کے تھے کہ تحقیق مشقت
اختیار کی اُنھون نے اُٹھا لینے ایکدوسرے کی اپنے شانون پر بسبب سختی اور بڑے ہونے اس کام کے اُسپر پھر لیا دامس نے ایک شخص کو اُنمین سے اپنے شانہ پر
اور وہ شخص بیٹھا تھا شانہ پر اور حکم کیا اُسکو سر اُٹھا کہ پکڑے ہوئے وہ دیوار کو اپنے ہاتھ سے اور ڈالے اپنے بوجھ اور قوت کو دامس پر پس حکم کیا دوسرے
شخص کو کہ چڑھ جاوے وہ اپنے ساتھی کے شانہ پر اور بیٹھ جاوے مثل بیٹھنے پہلے شخص کے پھر حکم کیا اور شخص کو کہ وہ بھی ایسا ہی کرے
پس ہر ایک بیٹھتا گیا ہر شخص اپنے ساتھی کے شانہ پر یہانتک کہ جب جانا دامس نے اس امر کو کہ ساتون آدمی ایک دوسرے کے شانون پر بیٹھ چکے ہین حکم کیا

اُس شخص کو جو سبکے اوپر تھا کھڑے ہوجانیکا اپنے ساتھی کے شانہ پر پھر کھڑا ہوگیا وہ شخص اور پکڑ لیا اُسنے قلعہ کی دیوار کو پس جب کھڑا ہوا تب پہلا
شخص کھڑا ہوا دوسرا پھر کھڑا ہوا تیسرا پھر کھڑا ہوا چوتھا پھر کھڑا ہوا پانچوان پھر کھڑا ہوا چھٹا پس ہر شخص نے اُنمین سے سہارا دیوار کا لیا تھا پھر
کھڑے ہوے داس سبکے پیچھے اور اُسیوقت پہونچ گیا اوپر والا شخص دیوار کے کنگرون تک اور پکڑ لیا اُسنے کنگرون کو پھر جست کی اُس
شخص نے پس وہ پھاند پڑا اندر کیطرف اور دیکھا اُس برج کے چوکیدار کو بحالت خواب کے اور بیہوش تھا وہ شراب سے پس لیلیا مرد مسلمان
نے اُسکے ہاتھ اور دونون پانون کو اور پھینکدیا اُسکو برج کے اوپر سے نیچے کو پس جب نیچے گرا وہ کاٹ ڈالا اُسکو مسلمانون نے ٹکڑے
ٹکڑے اور تھے اُس مرد مسلمان کو دو ساتھی اُس چوکیدار کے درآنحالیکہ وہ دونون بیہوش تھے شراب سے پس ذبح کر ڈالا مرد مسلمان
نے اُن دونون کو اپنے خنجر سے اور ڈالدیا اُنکو اپنے ساتھیونکی طرف پھر لٹکایا اُس مسلمان نے اپنے عمامہ کو اپنے ساتھی کی طرف جسکے
مونڈھے پر وہ کھڑا ہوا تھا پس پکڑ لیا اُسنے عمامہ کو اور کھینچ لیا اُس مسلمان نے اُسکو اپنی طرف پس پہونچ گیا وہ دیوار کے اوپر اور یہ دونون
ایساہی کرتے رہے اپنے ہمراہیون کے ساتھ تا اینکہ پہونچے داس تک پس لٹکایا مسلمانون نے اپنے عمامونکو اور ہر دیگر نے اعانت کی اُنکے چڑھنا
پینے مین تا اینکہ پہونچ گئے داس اُنکے ساتھ دیوار پر پس کہا داس نے کہ دیکھو اور دریافت کرو تم گذرگاہ دیوار کو اور کوئی شخص تم مین سے حرکت
او جنبش نکرے تا اینکہ دریافت کرون مین تمھارے لیے خبر قوم کی پھر متوجہ ہوے داس بلندی وسط قلعہ پر پس دیکھا اُنھون نے سرداران اور رئیسان
قوم کو ایک مجلس مین اور اُنکے سامنے پیالیان سونے اور چاندی کی تھین اور بیچ اُنکے بیچ مین دیباج سرخ سنہری کے فرش پڑا ہوا تھا اور وہ
سوتی آبدار پینے اور سر بند جڑاو جواہرات کا باندھے تھا اور قوم کھاتی پیتی تھی اور سنگ اُنپر چھڑکا جاتا تھا پس آگے داس اپنے ساتھیون کے
پاس اور کہا کہ جان لو تم اہل عرب کو کہ قوم ایک جماعت کثیر ہین لڑنے والونسے اور اگر ہم ناگہان در آوینگے اُنپر نہ بیٹھ رہونگے ہم اُنکے غلبہ سے بسبب
اُنکی کثرت کے ولیکن ہم چھوڑتے ہین اُنکو کھانے پینے مین پس جب آویگا وقت صبح کا ناگہان در آوینگے اُنپر ساتھ اپنی تلوارون کے پس اگر
فتحیاب ہونگے ہم اُنپر اور ذلیل اور خوار کریگا اللہ تعالیٰ اُنکو ہمارے ہاتھونپس یہ بات ہماری خواہش کی ہے اور اگر سوائے اُسکے دوسرا
امر واقع ہوا تو ہونگے ہم نزدیک صبح سے اور بیشک اُن دو مردون نے آگاہ کیا ہے کا سردار ابو عبیدہ بن الجراح کو ہمارے کام سے پس
بھیجینگے وہ ہمارے واسطے لشکر اور مردونکو پس کہا مسلمانون نے داس سے کہ ہم کسی بات مین تمھارے خلاف اور نافرمانی نکرینگے
تحقیق در آئے ہین ہم گہر دینگے قلعہ مین اور نہ نجات ملیگی ہمکو قسم ہے خدا کی مگر شہادت ارادے اور ہوشیاری کے پس جب سُنا داس نے یہ
کلام اُنکا کہا اُنسے کہ رہو تم اپنی روش نرم پر پس شاید کر مین مار ڈالون دروازے کے نگہبانونکو اور کھولدون تمھارے واسطے دروازیکو داس نے
بیان کیا ہے کہ قلعہ مین دو دروازے تھے اور اُن دونوں کے بیچ مین دہلیز تھی بند کرتے تھے نگہبان لوگ دونون دروازونکو اندر کی طرف سے اور لوگ
وہان باسامان اور ہتھیار بند تھے پہرا انکو مین آدھی باری باری نگہبانی پر رہتے تھے پس جب آگے داس طرف دروازے کے پایا اُسکو بند اندر کیطرف
سے پس دشوار گذرا اُنپر یہ امر پھر قصد کیا اُنھون نے بجانب ستون دروازیکے پس کھود لا اور نکال لیا اُسمین سے ایک بڑا پتھر کو اور داخل ہوے
دروازے کے اندر پتھر کی جگہ سے پس پایا اُنھون نے قوم کو سوتے ہوے پس اُسیوقت کھینچ لیا داس نے اپنے خنجر کو پس مارا اور حلال کر ڈالا
اُنکو پھر کھولدیا اُن دونون دروازونکو جو ایک تھین کا باہر کیطرف قلعہ کے اور دوسرا اُسکے اندر کیطرف تھا پس چھوڑا دونون دروازونکو ٹھیری ہوے

اور واپس آئے اپنے ساتھیونکے پاس اور ہوگئی صبح پھر کہا انھون نے کہ اے جوانمردان عرب آگاہ ہو تم مین نے کھولدیا تمھارے واسطے
دروازونکو اور مارڈالا مین نے لوگونکو جو وہان تھے پس لو تم دروازیکو اور سبقت کرو اُسکی طرف اور نگاہ رکھو اور احتیاط کرو تم اُسپر پس تحقیق یہ لوگ
کاٹے ہوے تلوارونکے اور لقمہ تمھارے خنجرون کے ہین اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس اُٹھ کھڑی ہوئی قوم اور نکال لیا اُنھون نے اپنی تلوارونکو
میان سے اور نکالیا ڈھالونکو اور چھپاتے تھے وہ اپنے تئین اور اپنے کام کو پس جب پہونچے وہ سب قلعہ کے دروازے پر ٹھہرا ایک
اُنمین کا اپنی جگہ پہ پس دوڑے رومی اُنکی طرف اور قصد کیا اُنکا دلیرون نے اور آئے اُنپر سردار لوگ پس چلائے رومی کہا اُنکی لعنت
ہین کہ ہاے مصیبت کیونکر پورا ہوا یہ مکر اور فریب ہمپر اور بعض رومیون نے کہا کہ خشمناک ہوئے مسیح اور صلیب اکبر ہمپر اور بعض نے اُسکے
سوا اور کچھ کہا اور زیادہ ہوئی گفتگو اُنمین اور چلایا اُنکا بطریق یوقنا اور ہمراہی شہسوار اُسکے اور حملہ کیا دونون گروہ نے اور ظاہر کیا
اُنھون نے معاملات عجیب کو اپنی لڑائی سے اور بلند ہوا شور اور رخنہ دار ہوگئے نیزے اور کام کیا اُسوقت تلوارون نے اور جاری
ہوے خون بہنے والے اور کاٹے گئے ہاتھ اور شانے اور آئین رومیونپر مصیبتین اور بلند ہوئی آواز تکبیر مسلمانونکی ابن اوس القریشی نے
بیان کیا ہے کہ لڑا تھا مین لوگون سے اور خصومت کی تھی مین نے بزدلون سے پس نہین دیکھا مین نے کسی بڑے شدید اور سخت لڑنے
والے کو واسطے اسکے اور تحقیق شمار کیا تھا مین نے اُنکے بدنمین بعد جدا ہونے اپنے کے لڑائی سے تہتر زخمونکو اور رہتے ہم لوگ شدت
لڑائی اور بڑے رنج مین اور زخمی ہوے تھے لوگ ہمارے اور ہم قریب بہلاک پہونچ گئے تھے اور بچا نہ تھا بعض ہم مین کا بعض کو اور یقین
ہوگیا تھا ہمکو اپنے سبکی موت کا ایک ہی ساتھ اور ہم لوگ اُسدن اٹھائیس آدمی تھے پس مارڈالے گئے ہم مین سے اوس بن عامر الجمر
اور ابو حامد بن سراقۃ الحمیری اور قارع بن مسیب التمیمی اور مزارہ بن شداد العنوی اور ربیع بن جابر العبدی کی قوم بنی عبدوار سے اور ہلال
بن لعرب الخثعمی اور اسید بن فادح الداری اور اسود بن ہلال عب بن مقدام بن عروۃ الحضرمی رحمت کرے اللہ تعالیٰ اُنپر واقدی
رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے عویلم بن خارج سے جو اُس کے ساتھ حلب کے قلعہ مین تھے روایت کی ہے کہ کہا عویلم نے کہ
جب مارڈالے گئے آٹھ آدمی ہمارے ساتھیون سے اور باقی رہے ہم مین سے بیس آدمی اور غلبہ کیا رومیون نے ہمپر جو تھے زیادہ
چار ہزار ہتھیار بند سے تو مایوس ہوگئے تھے ہملوگ اپنی جانون سے کہ اُسیوقت پہونچے ہمارے پاس خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جمعیت
لیکر ہزار سوار کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور معاملہ یہ گذرا کہ سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اندر لشکر مین اور
بے آرام تھے ہم لوگو نپانے اور درپے تلاش ہماری خبر کو نکلے تھے اور خالد بن الولید ملے تھے قریب جگہ مین ہمسے پس پہلے اُنہین سے ملاقی ہوئے
وہ دونون ہمراہی ہمارے جنکو واسطے خبر رسانی کو بھیجا تھا پس آگاہ کیا اُن دونون نے خالد بن الولید کو ہم لوگون کے گھیر جانے سے قلعہ کے
پس متوجہ ہوے خالد بن الولید ہماری طرف بحالت جلدی کے اور پایا اُنھون نے ہمکو سخت اور شدید لڑائی مین پس جب بلند ہوا شور
خالد بن الولید کے آنیکا شور کیا آپسمین رومیون نے اور چھوڑا اُنھون نے ہمکو اور چڑھ گئے وہ قلعہ کی دیوار وںپر اور دیکھا اُنھون نے اُس
لشکر کو جسمین خالد بن الولید تھے اُسنے بیان کیا ہے کہ جب سُنی ہمنے آواز تکبیر مسلمانون کی مضبوط ہوگئے دل ہمارے اور بڑھ گئی ہمت
ہماری دشمن کی لڑائی مین اور مارا ہمنے اُنپر ضربات رنج دہندہ اور سخت لڑائی لڑے ہم اور گرفتار کرلیا ہمنے بہت لوگونکو اُنمین سے

پس چڑھ آئی قلعہ پر ہمارے پاس ایک جماعت کثیر مسلمانون سے پس جب دیکھا رومیون نے اس حال کو جانا اُنھون نے کہ اُن کو طاقت
مقابلے کی ہمارے ساتھ نہین ہی پس ڈالدیا اُنھون نے اپنے ہتھیارون کو اور چلائے وہ اس کلمہ سے الغوث الغوث پھر بچایا اُنھون نے
اپنی جانون کو پس باز رہے مسلمان اُن کے قتل سے اور وہ اسی حال مین تھے کہ پہونچے اسی وقت ابوعبیدہ بن الجراح ساتھ
جماعت شہسواران مسلمین اور دلیران موحدین انصار اور مہاجرین رضی اللہ عنہم اجمعین کے پس آگاہ کیا ابوعبیدہ بن الجراح کو
ایک جماعت نے اس امر سے کہ رومی امان طلب کرتے ہین اور مسلمانون نے اٹھالیا ہی تلوار کو اُنپر سے اور موقوف کیا ہی اُن سے
لڑائی کو بانتظار تمھارے حکم دینے کے اپنی راے سے اُنکے سقدرمین ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ توفیق دیے گئے اور راہ راست پر
لائے گئے مسلمان پھر حکم کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے واسطے حاضر لانے مردان اور زنان رومیون کے اور عرض کیا اُنپر اسلام پس پہلے
جسنے اسلام قبول کیا وہ بطریق اُنکا ابو قنار حمہ اللہ تھا اور تبعیت کی بطریق کے اسلام قبول کرنے مین ایک جماعت نے اُسکے سردار
اور رئیسان اور بطارقہ سے پس پھیر دیا اُنکو ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اُنکے مال اور لڑکے بالون کو پھر باقی رہے
اُنمین سے لوگ نواحی قلعہ کے اور کاشتکار لوگ پس منت اور احسان کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُنپر اور معاف کردیا اُنکے جرائم کو اور
لیلیا اُنسے عہد اور اقرار اس امر کا کہ نہ پیش آوین وہ کسی مسلمان کے ساتھ مگر ساتھ نیکی کے پھر چھوڑدیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُنکے بڈھے
مردون اور بڈھی عورتون کو پس چلے گئے وہ لوگ بجانب گھاٹی پہاڑون کے اور نکالا مسلمانون نے قلعہ سے سونا اور چاندی اور
ظروف سونے اور چاندی کے اسقدر جسکا شمار نہین ہوسکتا ہی پس نکالا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُنمین سے پانچوین حصہ کو واسطے بیت المال
کے اور تقسیم کردیا باقی کو مسلمانون کے لشکر پر اور مذکر کیا مسلمانون نے قصہ داس ابوالہول اور اُنکے مکر وفریب کرنیکا اور علاج کیا اُنھون نے
داس کے زخمون کا اور اقامت کی مسلمانون نے وہان تاآنکہ اچھے ہوگئے داس اور ساتھی لوگ اُنکے جو زخمی ہوگئے تھے پھر بلایا
ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مسلمانونکو اپنے پاس اور مشورہ کیا اُنسے کام مین پس کہا اُنھون نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے اور
اُسی کیواسطے تعریف ہی فتح کیا اس قلعہ کو ہمارے ہاتھون پر اور نہین باقی رہی ہی ہمارے واسطے کوئی جگہ جہان ہم ارادہ کرین مگر انطاکیہ کہ وہ
دارالسلطنت رومیونکی ہی اور کرسی اُنکی عزت ہی اور نہین باقی ملوک اُنکے ہمراہ ہرقل بادشاہ کے ہین پس کیا راے نیک اندیش تم لوگونکی ہی
پس متوجہ ہوا یوقنا جو حاکم حلب تھا ابوعبیدہ بن الجراح کیطرف اور کہا اُسنے کھلی ہوئی اور صاف زبان عربی مین کہ جانو تم اے سردار لشکر کو
کہ اللہ غالب اور بزرگ نے تائید کی تمھاری اور مدد دی تمکو اور غالب کیا تمکو تمھارے دشمنون پر اور یہ امر نہین ہی مگر اس وجہ سے کہ
تمھارا دین مضبوط اور راہ راست ہی اور نبی تمھارے بالعزم نبی ہین جنکا ذکر توریت اور انجیل مین ہی اور وہی ہین جنکی بشارت
عیسی بن مریم علیہما السلام نے دی تھی ہمین کوئی شک و شبہہ نہین ہی اور تحقیق کہ ذکر کی ہی اللہ تعالی نے صفت اُنکی انجیل مین
عیسی علیہ السلام سے کہ وہ خاتم الانبیا ہین اور جدا کرنیوالے حق اور باطل کے ہونگے اور وہ نبی یتیم ہونگے جنکے مان باپ مرجاوینگے
اور اُنکے دادا اور چچا اُنکی کفالت کرینگے پس آیا واقع ہوا یہ امر ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا ہان وہی ہمارے نبی ہین اور تم اے یوقنا کل
کے روز لڑتے تھے اور آڑے تھے ہمارے لشکر پر اور کاٹتے تھے ہماری راہ کو رسد کے لوگونسے آج تم ایسی باتین کہتے ہو اور مین نے سنا تھا کہ تم

عربی نہین جانتے ہیں گفتگو اور زبان تمکو کہان سے حاصل ہوئی ہیں کہا یوقنا نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ آیا تعجب کرتے ہو تم اسے
مرد اس حال سے ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا ہان یوقنا نے کہا کہ مین شب گذشتہ کو فکر اور اندیشہ کرتا تھا تمہارے کام مین کہ کیونکر مدد
اور غلبہ لیگئے تملوگ ہم پر حالانکہ کوئی گروہ تم سے زیادہ ضعیف ہمارے نزدیک نہ تھا پس جب دل مین ڈالا مین نے تمہارے معاملہ کو تو سو گیا
مین پس دیکھا مین نے ایک شخص کو روشن تر چاند سے پس پوچھا مین نے کیفیت اُنکی پس کہا گیا مجھ سے کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین
پس گویا مین سوال کرتا ہون کہ اگر یہ نبی صادق ہین تو درخواست کرین اپنے پروردگار سے کہ آگاہ اور تعلیم کردیوے مجکو پروردگار ساتھ
زبان عربی کے پس گویا اشارہ فرماتے ہین وہ میری طرف اور درخواست کی اپنے پروردگار سے اس امر کی پس بیدار ہو گیا مین اس حال مین
کہ زبان عربی مین کلام کرتا تھا پس اُٹھ کھڑا ہوا مین اور گیا مین اپنے بھائی یوحنا کے گھر کیطرف پھر کھولا مین نے خزانہ اُسکی کتابون کا پس
پڑھا مین نے کتابون کو اور پایا مین نے بعض کتاب مین صفت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اُنکے حالات کو جو واقع ہونگے
اور اس امر کو کہ زیادہ تر دشمن اُنکے لوگون سے یہود ہونگے آیا یہ امر واقع ہوا ہی ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ سچ ہی یہ قوم بشدت اُنکی طلب
اور تلاش مین رہی یہانتک کہ مدد اور غلبہ دیے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنپر اور لے لیے قلعہ اور شہر ہا مین اُنکی اور مار
ڈالا اُنکے دلیرونکو یوقنا نے کہا کہ مین نے اُنکی صفت کتاب مین یہ پائی ہی کہ اللہ تعالی وصیت کریگا اُنکو اُنکے اصحاب و تبعیت کرنیوالون
کے واسطے اور اعانت کرینگے وہ یتیم اور مسکین کی آیا واقع ہوا ہی یہ امر ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا ہان حال وصیت کرنے اللہ تعالی کا
اُنکو واسطے اُنکے اصحاب کے یہہ ہی کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی واخفض جناحک لمن تبعک من المومنین اور یتیم اور مسکینونکے حق مین فرمایا ہی الم یجدک یتیما
فاوی ووجدک ضالا فهدی ووجدک عائلا فاغنی فاما الیتیم فلا تقهر واما السائل فلا تنهر یوقنا نے کہا کہ اللہ تعالی نے اُنکی نسبت صفت
ضلالت کی کیون بیان کی ہی حالانکہ وہ اللہ تعالی کے نزدیک بڑے مرتبہ والے تھے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح سے معاذ اللہ یہ معنی
اسکے نہین ہین بلکہ معنی یہ ہین ووجدک ضالا فی تیه محبتنا فهدیناک الی مشاهدتنا وایضا سهل لک الوصول الی منازل المکاشفة
دون توقفک للوقوف فی مقام المشاهدة وایضا ووجدک ضالا فی بحار الطلب علی مراکب الطلب فهداک الی سواحل الحق وقربک الی تجلی
حقائق الصدق وایضا افکرت بقلبک علی عبید الاعتبار وتهت فی قیعان الاختیار طالبا بعیون الاستبصار مستبینات بسماعات
الوصول والتلاق ولکن لیس لک منا خلو ولا معک منا توحش لک لوائح الرحمی ولشفعنا لک عن واضح القضا
اما علمت یا عبد الله انه لا کنز عند المومن اوفی من العلم ولا مال اربح من الحلم ولا حسب انفع من الغضب
ولا قرین ازین من العقل ولا رفیق اشر من الجهل ولا شرف اعز من التقوی ولا کرم اوفر من ترک الهوی
ولا عمل افضل من الفکر ولا حسنة اعلی من الصبر ولا سیئة اخزی من الکبر ولا دواء

أمن من الرفق ولا داء اوجع من الخوف ولا رسول عادل من الحق ولا دليل انصح من الصدق ولا فقر اذل من الطمع ولا غناء اشقى من الجمع
ولا حيوة اطيب من الصحة ولا معيشة اهنأ من العفة ولا عبادة احسن من الخشوع ولا زهد خير من القنوع ولا حارس
احفظ من الصمت ولا غائب اقرب من الموت پس جب سنا یوقنا نے یہ کلام ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے چمکنے لگا چہرہ انکا خوشی
سے اور کہا کہ ایسا ہی پڑھا تھا میں نے شب گذشتہ کو اپنے بھائی یوحنا کی کتاب میں اور یوحنا نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے کہ پایا اُسنے اِس مضمون کو
توریت کے حاشیہ میں اور اب مضبوطی پکڑلی تمھارے دین نے میرے دل میں اور جان لیا میں نے کہ یہی دین حق ہے اور قریب تر لڑونگا
میں تمھارے دشمنوں سے اور دور کرونگا میں اپنی خطاہاے گذشتہ کو پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے یوقنا سے کہ اے عبداللہ مشورہ
دو اور راہ بتاؤ تم ہمکو اس امر کی کہ کس طرف کا ہم قصد کریں تب کہا یوقنا نے کہ جانو تم اے سردار اس امر کو کہ قلعہ اعزاز کا مضبوط ہے اور
قوت دیا گیا ہے ساتھ لوگوں اور سامان اور توشہ کے اور حاکم وہاں کا میرے کا چچا بیٹا ہے جسکا نام دراوس ہے اور سخت اور مضبوط ہے
لڑائی اور شمشیر زنی میں اور اگر تم اُسکو چھوڑ دوگے اور جاؤگے نواحی انطاکیہ کو تاخت و تاراج کریگا وہ حلب اور قنسرین اور
ارض العواصم کو اور برائی پہونچاویگا وہاں کے لوگوں کو اور کبھی گرفتار کریگا اُنکو پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ کیا حیلہ اور تدبیر اُسکی
کرنا چاہیے پس کہا یوقنا نے کہ اے سردار میں نے تجویز کیا ہے ایک مکر اور فریب کو امید رکھتا ہوں میں اللہ تعالی سے کہ اُسکو پورا کرے
پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہو تم گویا کرے اللہ تعالی تمھاری زبان کو ساتھ راستی اور بہتری کے پس کہا انھوں نے کہ جانو تم
اے سردار اس امر کو کہ میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ سوار ہوں میں اپنے گھوڑے پر اور میرے ساتھ کرو تم ایک سو سوار ونکو مسلمانوں سے اور وہ لباس رومیوں کا
پہنے ہوں اور میں اُنکو ساتھ لیکر آگے روانہ ہوں پھر روانہ ہو ایک کوئی سردار سرداران عرب سے پیچھے میرے جسکے ساتھ ایک ہزار سوار تیز رو گھوڑوں پر
ہوں اور میں آگے لشکر کی جمعیت ایکسو سوار کے ایک فرسنگ کے فاصلے پر ہوں اس صورت سے کہ گویا میں تم سے بھاگنے والا ہوں اور وہ ہزار
آدمی در پے طلب میرے ہیں پس جب قریب اعزاز کے ہم پہونچینگے تو پکارونگا اور شور کرونگا میں اور بھاگتے ہیں تیرے سے پس جب دیکھیگا ہمکو دراوس حاکم
وہاں کا بالضرور آویگا وہ ہمارے پاس اور ملیگا ہم میں سے پس جب سوال کریگا وہ میرے حال سے تو آگاہ کرونگا میں اُسکو اور رکھونگا یہ امر کہ میں
مسلمان ہوا تھا براہ مکر کے پھر بھاگا اور نکل آیا میں اور عرب در پے طلب میرے ہیں اور جب وہ یہ حال مجھسے سنیگا تو مجھ پر اعتماد کریگا ساتھ لیکر ہمکو قلعہ پر
اور پوشیدہ ٹھہرینگے تمھارے سردار نزدیک جگہ میں جو ہے ایک گانو میں جسکا نام شہرہ ہے پس جب ہوگی آدھی رات اُتر پڑینگے ہم بیچ قلعہ میں اور مارینگے
اور رکھینگے تلوار ونکو اوپر دشمنوں کے پس جب ہوگا وقت نماز صبح کا ملجاوینگے تمھارے سردار ہم میں ساتھ اپنے ہمراہیوں کے پس جب سنا ابوعبیدہ بن الجراح نے

ف۱ ذکر ترتیب اور تعلیم دیتا ہے ۱۲ ف۲ فتح قلعہ اعزاز ۱۲
نگہبان ہو اور نکوکار ہو پوشیدہ اور درد و رنج و ہلاک موت سے
پسندیدگی اور رضامندی سے اور نہ کوئی نگہبان نگاہ رکھنے والا چپ رہنے سے
کوئی عبادت اچھی فروتنی اور عاجزی سے اور نہ کوئی بے رغبتی بہتر
حرمت اور کام ... اور نہ کوئی تنگی اور حیلہ گری اور پارسائی اور ... سے اور نہ
بعیت اور حصول قوت کمال سے اور نہ کوئی زندگانی زیادہ امید رکھی گئی
ذلیل کرنے والا حرص و طمع سے اور نہ کوئی بے نیازی زیادہ تسکین دینے والی
زیادہ بہتر خواہی کرنے والا راست گوئی سے اور نہ کوئی محتاجی زیادہ خوار
دا اور نہ والا امر ... اور درست اور راست ... سے اور نہ کوئی
پہونچانے والی خوف ... سے اور نہ کوئی اچھی ہوا زیادہ
سے اور نہ کوئی بیماری زیادہ درد
سلامتی اور نرمی

یہ کلام یوقنا کا مشورہ کیا اُنھون نے خالد بن الولید اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے اس معاملہ مین پس کہا اُن دونون صحابی نے کہ ای امین الامۃ یہ مضبوط راے اور تجویز ہی بشرطیکہ یہ شخص غدر اور بیوفائی نکرے اور اپنے دین کیطرف نہ پھر جاوے پس کہا حضرت ابو عبیدہ بن الجراح نے ان ربک لبالمرصاد پس کہا یوقنا نے نہین ہی یہ امر قسم ہی خدا کی نہین پھرا مین اپنے دین سے تمھارے دین کیطرف مگر یہ کہ لیگیا اور دور کردیا اللہ تعالی نے میرے دل سے اُس چیز کو جسکی مین تعظیم کرتا تھا تصویرون اور صلیبون سے اور نہین باقی رہی میرے دلمین سوائے محبت اللہ غالب اور بزرگ کے جسکے سوا کوئی معبود نہین ہی اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جنکو مین نے خواب مین دیکھا اور معجزات اُنکے معائنہ کیے پس اگر تملوگ میرے ساتھ گمان بد رکھتے ہو پس مجھے چھوڑ دو اور نہ مقرر کرو تم مجھکو اس کام مین جو مین نے بیان کیا ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای عبد اللہ اگر تم خیر خواہی کروگے مسلمانون کی اور غدر اور بیوفائی نکروگے پس اللہ تعالی تمھارا معین ہوگا ہر کام مین جسکا تم ارادہ کروگے پس تبعیت کرو تم راستی کی تاکہ نجات حاصل کرو تم اُسکے سبب سے کہ تقاضے ہمارے دین کی راستی ہی اور تبعیت طریقہ تمھارے ساتھی مسلمین پر بتحقیق مومن صادق کی غذا وہ ہی جو میسر ہو اور لباس اُسکا اسقدر ہی جو چھپاوے چھپانیکی جگہ کو اور گھر اُسکا وہ ہی جہان وہ ہو پس ہول اور نہ اندوہگین کرے تمکو وہ چیز جو چھوڑا ہی تمنے اپنے ملک و زینت و حکم اور سرداری سے اسواسطے کہ جو کچھ تمنے چھوڑا ہی وہ نیست ہونیوالا ہی اور جسکے تم درپے طلب ہو وہ باقی اور پایدار ہی کہ نعمت دنیا جاتی رہتی ہی اور عالم آخرت نیک و باقی ہی اور جانو تم اس امر کو کہ آجکے دن تم بری اور مبرا ہوگئے ہو گناہون سے ہو مثل اُسدن کے کہ نکلے تھے تم اپنی ماں کے پیٹ سے اور جانو تم اس امر کو کہ الدنیا سجن المومن والقبر مضجعہ والخلوۃ مجلسہ والاعتبار فکرہ والقرآن حدیثہ واللہ انیسہ والذکر رفیقہ والزہد قرینہ والحزن شانہ والحیاۃ شعارہ والجوع ادبہ والحکمۃ کلامہ والتراب فراشہ والتقوی زادہ والصمت غنیمتہ والصبر معتمدہ والتوکل حسبہ والعقل دلیلہ والعبادۃ حرفتہ والجنۃ دارہ اور جانو تم ای یوقنا کہ مسیح علیہ السلام نے کہا ہی عجب لثلثۃ غافل لیس مغفول عنہ وموصل الدنیا والموت یطلبہ وبانی قصورہ والقبر مسکنہ اور تحقیق کہ فرمایا ہی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من اعطی اربعا وتفسیر ذالک فی کتاب اللہ عز وجل من اعطی الذکر ذکرہ اللہ لقولہ تعالی اذکرونی اذکرکم ومن اعطی الدعاء اعطی الاجابۃ لان اللہ عز وجل یقول ادعونی استجب لکم ومن اعطی الشکر اعطی الزیادۃ لان اللہ تعالی یقول لئن شکرتم لازیدنکم ومن اعطی الاستغفار اعطی المغفرۃ لان اللہ عز وجل یقول استغفروا ربکم انہ کان غفارا ۔ واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویونکے عامر بن اوس سے روایت کی ہی کہ کہا عامر نے کہ موجود تھا مین فتح قنسرین و حلب مین ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور اکثر مین اُن رومیون سے صحبت رکھتا تھا جو داخل ہوئے تھے ہمارے دین مین پس نہین دیکھا مین نے کسی

کوئی بڑا سخت کوشش کرنیوالا اور خالص نیت والا اور پورا جہاد کرنیوالا اور جاننے والا طریقہ لڑائی رومیونکا یوقنا سے قسم ہے خدا کی کہ خیرخواہی کی
تھی اُسنے مسلمانونکی اور جہاد کیا تھا مشرکین ہین اور راضی کیا تھا پروردگار عالمین کو اور وہ کام رومیون مین کیا تھا جو کسی اُس کے
ابناء جنس نے نہین کیا تھا رضی اللہ عنہ واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب نصیحت کی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
یوقنا کو اور فارغ ہوے وہ نصیحت سے تو ساتھ کیے یوقنا کے ایکسو سوارونکو مسلمانونسے اور پہنائین اُنکو زرہین اور کپڑے رومیون کے
اور یہ سو آدمی اُنمین ایک قبیلہ سے تھے اور قبائل یہ تھے طی اور زبید اور خزاعہ اور بنی عبس اور نمیر اور حضارمہ اور حمیر اور باہلہ اور مراد
اور تمیم اور مقرر کیا ہر دس آدمی پر ایک نقیب کو پس نقیب بنی طے کے جزعل بن عاصم اور زبید پر مرہ بن مزاحم اور خزاعہ پر سالم بن عدی
اور بنی عبس پر مسروق بن نبہان اور نمیر پر ذوالکلاع اور باہلہ پر سیف بن رفاع اور تمیم پر سعید بن جبیر اور مراد پر مالک بن قناص تھے
پس مرتب کیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس ترتیب کو کہا اُنھون نے مسلمانون سے کہ جاؤ تم رحمت کرے اللہ تمپر مین بھیجنے والا
ہون تمکو ساتھ اس بندہ خدا کے جسنے ہبہ کیا اپنی جان کو اللہ اور رسول کے واسطے اور تمھارے ہر گروہ پر ایک نقیب ہی جسکو مین نے
سردار کیا ہی تمپر پس اطاعت کرو تم اُس شخص کی جبتک وہ اللہ تعالی کی رضامندی مین قائم رہے پس کہا مسلمانون نے کہ سُنا اور منظور
کیا ہمنے اطاعت کو راوی نے بیانکیا ہی کہ لباس پہنا اور سوار ہوے اور روانہ ہوے یوقنا آگے اُنکے بارادہ حاکم اعزاز کے اور یوقنا
اپنا لباس پہنے تھے پس جب دور ہوے اور پہونچے وہ ایک فرسخ تک مقرر کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے مالک بن الحرث الاشتر النخعی کو اور ساتھ
کیا اُنکے ایکہزار سوار کو اُنکی قوم سے پس کہا اُنسے کہ اے ابن الحرث روانہ ہو تم پیچھے اس بندۂ خدا کے اور دیکھو تم کہ کس چیز کیطرف رجوع کرتا ہی
ہمارا واسطے پس جب پہونچو تم قریب اعزاز کے پوشیدہ رہو تم صبح کے وقت تک پھر ظاہر ہو تم اپنے بھائیون کیواسطے توفیق دیوے تمکو اللہ تعالی اور
راہ راست پر رکھے تمکو پس روانہ ہوے مالک اشتر آگے ایکہزار سوار کے اور چلے وہ باقی تمام اُس دن اور آئی تاریکی رات کی اور وہ پہونچے
بیرہ گانو مین پس پایا اُسکو خالی رہنے والونسے پس پوشیدہ ہوے وہان اور یوقنا کا حال یہ تھا کہ لیا اُنھون نے شاہراہ کو اور چلے وہ
بطلب اعزاز کے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویونکے جزعل بن عاصم سے روایت کی ہی کہا جزعل نے کہ تھا مین گروہ یوقنا مین جسکو
بھیجا تھا ہمکو ابوعبیدہ بن الجراح نے ساتھ اُنکے پس جب ہم قریب اعزاز کے پہونچے متوجہ ہوے یوقنا ہماریطرف اور کہا کہ اے جوانمردان عرب
ہم پہونچ گئے ہین دشمن کے شہر مین پس احتیاط کرو تم اس امر کی کہ کوئی شخص تم مین کا کچھ کلام نکرے اسواسطے کہ تمھارے لغت رومیونپر پوشیدہ
نہین ہین اور مین مترجم تمھارا ہون اور ہوشیار رہو تم اپنے کام مین پس جب دیکھو تم مجکو کہ حملہ اور سختی کی مین نے حاکم اعزاز پر
پس تیزی اور جلدی کرو تم اللہ تعالی کا نام لیکر پھر روانہ ہوے یوقنا حالانکہ اُنکو معاملہ تقدیر سے کچھ خبر نہ تھی واقدی رحمہ اللہ نے
بسلسلہ راویونکے اکوع مازنی سے روایت کی ہی کہا اکوع نے کہ تھا مین ساتھ مالک اشتر نخعی کے اُنکے ایکہزار لشکر مین جسوقت روانہ
ہوے تھے ہم پیچھے بطریق حلب کے تا اینکہ پوشیدہ ہو کر ٹھہرے ہم بیرہ گانون مین بانتظار صبح ہونیکے اور اُسیوقت دیکھا ہمنے اپنے
پیچھے ایک لشکر کو اور مالک اشتر پوچھتے تھے حال اُس لشکر کا ہمسے پس ارادہ کیا اُنھون نے لشکر کا پس کچھ دیر وہ ہمسے غائب رہے
اور واپس آئے اور اُنکے ساتھ ایک شخص عرب کا تھا پس جب لائے اُسکو گاڑی جگہ مین کہا مالک اشتر نے کہ اے جوانمردان عرب سنو تم اُس چیز کو

جو یہ شخص کہتا ہی پس کہا مسلمانون نے کہ وہ کیا کہتا ہی مالک اشتر نے کہا کہ تم اُس سے پوچھو وہ تمکو آگاہ کریگا اور پوچھا مسلمانون نے
اس سے اور کہا کہ تو کن لوگونسے ہی اُسنے کہا کہ مین غسان بنی عم جبلہ بن الایہم الغسانی سے ہون پس کہا مالک اشتر نے کہ تیرا نام کیا ہی
اُسنے کہا کہ میرا نام طارق بن سنان ہی پس کہا مالک اشتر نے کہ قسم ہی تجکو داخل ہونیکی قوم عرب مین کہ نہ پوشیدہ کر تو ہمسے کسی حال کو
جو تو ہمارے دشمنون سے جانتا ہی اُسنے کہا قسم ہی خدا کی کہ نہ چھپاؤنگا مین تمسے جس حال کو مین جانتا ہونگا ولیکن احتیاط کرو تم اپنی
جانو نپر قبل آنے اپنے دشمن کے مالک اشتر نے کہا کہ یہ بات کیونکر ہی پس کہا طارق نے کہ تم بارادہ مکر و فریب اپنے دشمن کے آئے ہو
حالانکہ تمھارے دشمن نے تمھارے ساتھ فریب کیا ہی پس کہا مالک اشتر نے کہ یہ کیا بات ہی طارق نے کہا کہ رات کو آیا تھا ادریس کا جاسوس
تمھارے پاس اور نام اُسکا عصمہ بن عرفطہ التمیمی ہی اور وہ سنتا تھا تمھارے اس مشورہ کو جو مکر و فریب یوقنا لئے حاکم اعزاز کے ساتھ تجویز کیا تھا
پس جب سنا جاسوس نے اس تجویز کو لکھا اُسنے اُسیوقت ایک رقعہ اور باندھ دیا رقعہ کو ایک کبوتر کی دم مین جو اُسکے پاس تمھارے ظاہر لشکر مین تھا
اور چھوڑ دیا کبوتر کو بجانب حاکم اعزاز کے اُسی دن قبل تمھارے نماز ظہر کے پس پڑھا حاکم نے اس رقعہ کو بھیجا اُسنے مجکو بجانب حاکم راوندان کے
جسکا نام لوقا بن شناس ہی بطلب کمک کے تمھارے اوپر اور پہونچایا مین نے لوقا کو پیام اُسکا اور یہ وہ ہی کہ آتا ہی بجماعت پانسو
سوارونکے دلیران روم سے پس گویا تم اُسکے سامنے ہو پس احتیاط کرو تم اور سچا جانو تم مجکو میرے کلام مین اور آمادہ ہو تم واسطے اُسکے مقابلے
کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ یہ تو حال مالک اشتر کا اس مقام پر تھا اور یوقنا کا حال یہ ہوا کہ وہ روانہ ہوئے یہانتک کہ پہونچے
اعزاز کے قلعہ تک پس پایا اُنھون نے حاکم اعزاز کو اس حال مین کہ احتیاط کی تھی اُسنے اپنی جان پر اور مضبوط کیا تھا اپنے قلعہ کو اور احتیاط کی تھی اپنے
لشکرین اور صف بندی کی تھی اُنکی باہر قلعہ کے اور وہ ملعون سوار ہوا تھا بجماعت تین ہزار رومی اور ایک ہزار عرب متنصرہ قوم غسان
اور لخم اور جذام سے سوائے اُن لوگونکے جنھون نے اطراف اُسکے شہر سے اُسکے پاس پناہ لی تھی پس جب آئے یوقنا تو نہین سہم دلایا
اُسنے یوقنا کو اپنی کسی چیز سے بلکہ استقبال کیا یوقنا کا اور پیدل ہو گیا اپنے گھوڑے سے اور آیا یوقنا کی طرف دوڑتا ہو گویا
بوسہ دیگا اُنکی رکاب کو اور تھی اُسکے ہاتھ مین ایک چھوٹی چھری جو تیز تھا سے زیادہ روان تھی اور جب نزدیک ہوا وہ یوقنا
سے جھکا وہ یوقنا کی رکاب پر تاکہ کھینچ لیوے رکاب کو پس کاٹ ڈالا چھری سے زین کے تنگ کو اور پکڑ لیا اُسنے یوقنا کی
رکاب کو پس اُسی وقت پراگندہ ہوئے یوقنا اور گرے وہ سر کے بھل اور پڑے چار ہزار سوار اور پیدل اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور نہین مہلت دی اُنکو یہانتک کہ قابض ہو گئے اُنپر اور باندھ لیا اُنکو پس جب ہوئے یوقنا و میدان کی
قید مین تھوک مارا ادریس ملعون نے یوقنا کے مُنھ پر اور کہا یوقنا سے کہ تحقیق کہ غضب کیا تجھپر صلیب نے جسوقت چھوڑ دیا تو نے
دین اُسکا اور رجوع کیا تو نے اُسکے دشمنون کیطرف پس قسم ہی حق مسیح کی کہ مین ضرور تجکو ملک رحیم کے پاس بھیجونگا پس سولی دیگا وہ
تجکو انطاکیہ کے دروازہ پر بعد اُسکے ماریگا وہ گردنین ان عرب کی جو تیرے ساتھ گیا تھا ادریس اُنکو ساتھ لیکر اپنے قلعہ پر واقدی رحمہ اللہ
نے بیان کیا ہی کہ ایک امر پورا کرنے کام مسلمانونکا اللہ تعالی کیطرف سے یہ تھا کہ جاسوس نے اپنے رقعہ مین حال روانگی مالک اشتر
نخعی کا جمعیت ایک ہزار سوار کے حاکم اعزاز کو نہین لکھا تھا اور مالک اشتر کا حال یہ گذرا کہ جب سنا اُنھون نے کلام طارق متنصرہ کا

احتیاط کی اُنھون نے اور اُنکے ساتھیون نے اپنی جا نوبنر او مضبوط باندھا منتصرہ کو اور پھرے وہ با نتظار حاکم راوندان کے پس جب تھوڑی
رات گذری سُنی اُنھون نے آواز لگا ہون اور آواز گھوڑون کی ساتھ ہتھیارو نکے پس نہین کلام کیا اُسنے مالک اشتر نے یہانتک کہ
بیچ گاڑے مین آگیا لشکر اور اُسیوقت دراۓ اُنپر مالک اُشتر ساتھ دلیران مسلمین و شہسواران موحدین کے اور گھوم گرد اُنکے مثل گھومنے
چکی کے اور گھیر لیا مسلمانون نے انکو مثل گھیرنے سپیدی آنکھ کے اُسکی سیاہی کو اور حملہ کیا دو دو مسلمانون نے ایک ایک رومی پر پس پکڑ لیا اُنکو
پھر مضبوط باندھا انکو اور لے لیے کپڑے اور لباس اُنکے پس پہن لیا ان کپڑونکو اور باندھ لیا اُنکے نشانون اور صلیبون کو جیسے کہ وہ تھے
اور متوجہ ہوے مالک اشتر اُس متنصرہ کیطرف اور کہا اُس سے کہ آیا ہو سکتا ہی تجھسے کہ پھیرے تو جانب دین اللہ غالب و بزرگ اور دین
اللہ کے نبی کے اور دور کیجاوین تجھسے وہ باتین کفر کی جو گذری ہین بسبب ایمان کے اور صبح کریگا تو ہمارے ساتھ منجملہ برادران ایمان کے
پس کہا طارق نے کہ بخدا اول میرا تمھارے پاس اور تمھارے دین مین ہی اور مین پہلے مسلمان ہوا تھا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے
ہاتھ پر ہمراہ اپنے بادشاہ جبلہ بن الایہم کے اور مین نے سُنا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص بدل ڈالے اپنے دین کو پس
قتل کرو تم اُسکو پس کہا مالک اشتر نے کہ تو سچ کہتا ہی ولیکن منسوخ ہوگیا یہ حکم اللہ تعالی کے قول سے جو فرماتا ہی الا من تاب وامن وعمل صالحا
اور تحقیق کہ قبول فرمائی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توبہ وحشی غلام جبیر کی حالانکہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا اور اُسکے حق مین آیات قرآنی نازل ہوئی تھین پس جب سُنا غسانی نے یہ کلام کہا اُسنے اشہد ان
لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ مالک اشتر نے کہا کہ قبول کرے اللہ تعالی توبہ تیری اور ثابت رکھے تیرے ایمان کو پھر کہا اُس سے
کہ اے عبد اللہ مین چاہتا ہون کہ جاوے تو بجانب حاکم اعزاز کے اور بشارت دیوے اُسکو ساتھ آنے حاکم راوندان کے اُسکی مدد دینے کو پس کہا
غسانی نے کہ مجھکو بخوشی منظور ہی اور مین اس کام کو کرونگا اگر چاہا اللہ تعالی نے اور اگر تم کو میرے معاملہ مین کچھ شک ہی پس بھیجو تم میرے
ساتھ ایک مرد کو جسپر تمکو اعتماد ہو اور جانتا ہو وہ شخص جو مین کہونگا اسواسطے کہ رات آدھی آچکی ہی اور نگہبانی اور چوکیداری مین
شدت ہی اور دروازے قلعہ کے بند ہین پس مین کلام کرونگا رومیون سے کنارہ خندق کے پس ساتھ کیا اُسکے مالک اشتر
نے اپنے چچیرے بھائی راشد بن قیس کو اور وصیت کی انکو ہوشیار رہنے کی اپنے کام مین اور روانہ ہوے وہ دونون بجانب
اعزاز کے پس پایا اُنھون نے نگہبانی کو شدت مین اور چوکیدار بیدار اور ہوشیار تھے اپنی دیوارونپر اور رومی نرسنگھے اور رقص بجاتے
تھے اور آواز بلند تھی وسط قلعہ مین پس کہا طارق نے راشد سے کہ قسم ہی حق اپنے پروردگار کی کہ نہین ہی یہ مگر آثار لڑائی کے پھر
خاموش ہو رہے وہ دونون اور کان رکھے آواز پر تو معلوم ہوا کہ معاملہ وہی ہی جو طارق بن سنان نے کہا ہی واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اصل معاملہ اس آواز کا یہ تھا کہ دادر لیس حاکم اعزاز کا اکثر اوقات بھیجتا تھا اپنے بیٹے
لاون کو ساتھ تحف اور ہدایا کے پاس یوقنا کے اور لاون یوقنا کے پاس قلعہ مین مہینا دو مہینے مقیم رہتا تھا اور آیا تھا
لاون پاس یوقنا کے ایک مرتبہ عید صلیب مین جو اُسکے کنیسہ واقع قلعہ مین واقع ہوئی تھی اور گیا تھا یوقنا کی زوجہ
کے پاس پس دیکھا تھا اُس نے یوقنا کی بیٹی کو ساتھ اُس کی لونڈیون اور رہیش خدمتون کے اور وہ آراستہ تھی

لباس اور زیور اور جواہرات سے اور صورت اُسکی مثل روشن چاند کے تھی پس درآئی محبت شدید اُسکی لاون کے دل مین اور چھپایا
اُسنے اس امر کو تا اینکہ واپس آیا بجانب عزاز کے اور شکایت کی اُسنے اپنی مان سے پس کہا اُسکی مان نے کہ اے میرے بیٹے ٹھنڈی
رکھ تو اپنی آنکھ و ناکو کہ مین تیرے باپ سے اس امر مین گفتگو کرونگی اور کہونگی اُس سے کہ پیام بھیجیگا حاکم حلب کے پاس پس بیاہ
کردے گا وہ تیرا اپنی بیٹی کے ساتھ پس خوش ہوگیا دل اُسکا جب سُنا اُسنے کلام اپنی مان کا اور انھین دنون مین آئے عرب
اور محاصرہ کیا اُنھون نے قلعۂ حلب کو پس مشغول ہوگئے دل اُنکے پس جب آئے یوقنا اعزاز مین اور ہوا معاملہ اُنکا جو ہوا اور قابض
ہوگیا دادریس بیٹا اُنکے چچا کا اُنپر اور ایک سو صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس رکھا دادریس نے اُن سب کو اپنے بیٹے
لاون کے گھر مین اور نگہبان مقرر کیا اُسکو اُنپر اور لاون نے کہا کہ قسم ہے اپنے دین کی کہ یہ طریق یوقنا میرے باپ سے زیادہ جانتے
دین علم دین کو اور اگر وہ حق کو اُن عرب کے ساتھ نہ دیکھتے تو اُنکی تبعیت نہ کرتے سواے اسکے بادشاہ لوگ اُن کا مقابلہ نہ کرسکے
اور اللہ تعالی نے مدد دی ہے اور غالب کردیا ہے اُنکو باوصف اُنکے ضعیف ہونیکے اور میرے دل کو تعلق ہے یوقنا کی بیٹی سے اور مین نہا
کی راے اور ستودہ امر یہ دیکھتا ہون کہ چھوڑ دون اس قوم کو قید سے اور رجوع کرون مین اُنکے دین کی طرف کہ حق وہی ہے اور پہونچونگا
مین اُسکے سبب سے فوز عظیم کو مالک کو ہم کیطرف سے اور بیاہ کرونگا مین یوقنا کی بیٹی سے اور تسکین دونگا مین اپنی محبت دلی کو
اُسکے سبب سے پس جب کہی اُسکے دل نے اُس سے یہ بات متوجہ ہوا وہ یوقنا کی طرف اور بیٹھا اُنکے سامنے اور کہا اے چچا مین
ارادہ اور میل کیا ہے تمھارے چھوڑ دینے کا قید سے اور چھوڑ دینے تمھارے ساتھیونکا اور مین نے برگزیدہ اور اختیار کیا ہے تمکو اپنے
باپ اور بادشاہ پر اور تم جانتے ہو کہ جدائی گھر بار اور یگانون کی امر دشوار ہے ولیکن یہان زیادہ توفیق دینے والا ہے کفر سے اور مین نے جان لیا
ہے اس امر کو کہ اُس قوم کا دین صحیح اور عقل اُنکی غالب ہے اور ذکر اُنکا تہلیل و تسبیح ہے اور مین چاہتا ہون تمھارے اور تمھارے ساتھیون کے
رہا کرنیکو اس شرط پر کہ تم میرا بیاہ اپنی بیٹی کے ساتھ کردو اور مہر اُسکا جو تم لوگے میرے نزدیک یہی تمھارا اور تمھارے ساتھیونکا چھوڑ دینا ہے
یوقنا نے کہا کہ اے میرے بیٹے اگر تیرا ارادہ اور میل بجانب اسلام کے ہے پس چاہیے یہ امر بسبب کسی غرض دنیا کے نہو بلکہ خالص واسطے اللہ تعالی
کے ہو اسواسطے کہ اللہ تعالی قائم اور ثابت رکھیگا تجکو اس کام پر جو تو کریگا اور مین انشاء اللہ تعالی تجکو تیری مراد کو پہونچا دونگا اور حاصل ہوگی تجکو عزت
دنیا اور آخرت کی پس کہا لاون نے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پھر چھوڑ دیا اُسنے یوقنا اور اُنکے ساتھیونکو
اور دیدیے اُنکو ہتھیار اُنکے اور کہا اُنسے کہ چلو اور تیزی کرو تم اللہ تعالی کا نام لیکر اور آگاہ ہو تم کہ مین جاتا ہون اپنے باپ کے پاس اسواسطے
کہ وہ سوتا ہے اور مدہوش ہے شراب سے پس مار ڈالونگا مین اُسکو اللہ غالب و بزرگ کی رضامندی مین پھر جلدی گئے لاون اپنے باپکے
گھر کیطرف پس پایا اُسنے اپنے باپ کو مردہ بدون مرد کے اور پایا اپنی مان اور بہنون کو اُسکے پاس پس کہا لاون نے کہ کسنے میرے باپکے
ساتھ یہ امر کیا ہے پس کہا اُن عورتون نے کہ ہمنے کیا ہے پس کہا لاون نے کہ تمنے کسواسطے کیا ہے پس کہا عورتون نے کہ ارادہ کیا ہمنے
اس کام سے رضامندی اور دیدار خدا کا اور تحقیق سُنا تھا ہمنے تیری بات چیت کو یوقنا اور اُسکے ساتھیون سے پس خوف کیا
ہمنے تیری جان پر اس امر کا کہ نہ پورا ہوسکے گا تیرے لیے وہ امر کہ جو تو چاہتا ہے اور غلبہ کرے گی قوم مسلمانون پر جماعت

رومیون کی اور پہونچیگی تیری خبر میرے باپ تک پس مارڈالیگا وہ تجکو پس حملہ کیا ہمنے اور سخت گیری کی اُسپر پیشتر تجہسے بسبب دیکھنے
تیری تیزی عقل و فہم کے پس خوش ہوے لاون اس حال سے اور پھر گئے وہ بجانب یوقنا اور اُنکے ساتھیون کے اور آگاہ کیا اُنکو
حقیقت حال سے اور بلند کیا اُنھون نے آوازونکو ساتھ تہلیل او تکبیر کے اور درود بھیجا اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر اور مارا اور رکھا تلوارونکو رومیون مین پس جنبش مین آیا قلعہ اُنکی تکبیرون سے اور جست کی اور نکل پڑے
رومی اپنی جگہون سے اور وہ حیران او بھول گئے تھے آپسمین ایک دوسرے کو اور واقع ہوا شور قلعہ مین اور دوڑ پڑے رومی اپنی
پس لڑے یوقنا اور ساتھی اُنکے رومیون سے اور اُسیوقت آئے طارق بن سنان اور مالک اشتر کے چچا کے بیٹے پس جب چُپ
ہوے اور کان لگایا اُنھون نے آواز پر اور جانا اُنھون نے حال لڑائی کو پھرے وہ دونون بجانب مالک اشتر کے اور بیان کیا
اُنسے جو کچھ کہ سُنا تھا دونون نے اعزاز مین پس کہا مالک اشتر نے اپنے ساتھیون سے کہ دوڑاؤ تم گھوڑون کو رات کی تاریکی مین اور نہین
ہوتی ہی قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پس اُسیوقت چھوڑین مسلمانون نے باگین گھوڑونکی اور راست کرلیا نیزونکو تا اینکہ پہونچے
وہ اعزاز کے دروازے پر اور پائی آہٹ اُنکی لاون بن دادریس نے پس حکم کیا اُسنے اپنے غلامون کو کھولدینے پوشیدہ دروازے کا پس
ایسا ہی کیا غلامون نے بعد اُسکے کہ کہا تھا لاون نے اُنسے کہ حاکم راوندان ہماری مدد ہی کو آیا ہی پس جب آئے مالک اشتر اور ہمراہی اُنکے
اعزاز مین اعلان کیا اُنھون نے ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور درود بھیجے بشیر اور نذیر صلی اللہ علیہ الہ وسلم پر اور دیکھا اہل اعزاز نے
اُس معاملہ کو جو در آیا اُنپر اور جانا اُنھون نے کہ ہم لوگ ہلاک ہونگے پس پھینکدیا اُنھون نے ہتھیارونکو اور چلائے وہ اس کلمہ سے لفون لفون
پس اُٹھا لیا مالک اشتر نے تلوار کو اُنکے اوپر سے اور لیلیا جو کچھ اس قلعہ مین تھا مال اور لوگون اور لڑکیان اور لڑکون اور قیدیون سے اور
شکریہ ادا کیا یوقنا اور اُنکے ساتھیونکا پس کہا یوقنا نے کہ شکریہ ادا کرو تم اللہ تعالی کا اور اس لڑکے کا پھر بیان کیا سب حال اُسکا
پس کہا مالک اشتر نے اذا اراد اللہ امرا ھیا اسبابہ واقدی رحمہ اللہ نے عبدالرحمن بن جبیر سے روایت کی ہی کہا جبیر نے کہ پوچھا مین نے
ابو لبابہ بن المنذر سے جو شاہد کی سب لڑائیون مین ابتدا سے انتہا تک حاضر تھے کہ سبب قتل دادریس کا کیا تھا کہ میرا دل انکار کرتا ہی اس حال
سے اور مین صحت اسکی چاہتا ہون پس کہا ابولبابہ نے کہ جب رکھدیا اہل عرب نے بوجھ اور ہتھیارونکو اور ریکھا کیا مالک اشتر نے قیدی
اور مال اور کپڑے اور ظروف اور سونے اور چاندی کو اور حکم کیا اُنھون نے اُس سبکے نکلنے کا باہر اعزاز کے اور مقرر کیا اُسپر قیس بن سعید
کو اور قیس بن سعید حاضر ہوے تھے یرموک کی لڑائی مین اور پہونچا تھا اُنپر ایک تیر پس یک چشم کردیا تھا اُسنے اُنکو اور یہی حال ابو لبابہ بن
المنذر کا ہوا تھا اور یہ دونون صحابی حاضر ہوے تھے جنگ بدر مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب باقی نہ رہا
کوئی اعزاز مین اُٹھ کھڑے ہوے مالک اشتر درانحالیکہ چلتے تھے اور پھرتے تھے وہ قلعہ مین اور اُسکو دیکھتے بھالتے تھے پس مقتول دیکھا
اُنھون نے دادریس کو اور کہا اُنھون نے کہ کسنے قتل کیا ہی اس ملعون کو پس کہا لاون نے کہ میرے بھائی لوقا نے اُسکو قتل کیا ہی
اور وہ مجھ سے سن مین بڑا ہی اور عقل مین مجھ سے زیادہ اور پورا ہی پس طلب کیا اُسکو مالک اشتر نے اور کہا اُس سے تو نے کیون اُسکو
قتل کیا ہی حالانکہ وہ تیرا باپ تھا اور ہمنے نہین سُنا ہی کہ قوم رومیو مین کسی بیٹے نے اپنے باپ کو مارڈالا ہو سو تیرے لوقا نے کہا کہ اُٹھالیا

برانگیختہ کیا مجکو اس کام مین تمہارے دین کی محبت نے اور سبب اسکا یہ ہوا کہ اس قلعہ کے کنیسہ مین ایک قس زیادہ سن کا ہی
درہم اُس سے انجیل پڑھتے تھے اور وہ تعلیم کرتا تھا ہمکو مسائل حلال و حرام کے اور لکھدیتا تھا ہمکو رومی خط سے اور مین ایکدن
اُسکے نزدیک کنیسہ مین تھا اور سواے میرے اُسکے پاس اور کوئی نہ تھا پس درآئی میرے دلمین یہ بات کہ سوال کرون مین اُس سے
بعضے چیزون اور حالات کا پس کہا مین نے اُس سے کہ ای باپ ہمارے آیا دیکھتا ہی تو کہ ملک شام پر کیونکر عرب غالب ہوگئے ہین اور بہت
ملک شام کے وہ مالک ہوگئے ہین اور شکست دی ہی اُنھون نے ہرقل بادشاہ کے لشکرون کو اور مٹا دیا ہی فوجون کو اور ہم اس امر کا
نہین گمان کرتے تھے کہ عرب اس امر پہ قدرت حاصل کرینگے اسواسطے کہ کوئی گروہ انسے زیادہ ضعیف نہ تھا اور اللہ تعالی نے مدد دی
اور غالب کر دیا اُنکو باوصف اُنکے ضعیف ہونیکے پس آیا پڑھا ہی تو نے اس حال کو کتب روم اور اُنکے ملاحم یونانیہ مین یا نہین پس کہا
قس نے کہ ای میرے بیٹے ہان مین نے اس حال کو پڑھا ہی اور تحقیق کہ آگاہ کیا تھا ہمنے ہرقل بادشاہ کو قبل واقع ہونے اس حال کے
اور قبل آنے عرب کے بجانب شام کے اس امر سے کہ عرب بالضرور مالک ہوجاوینگے اُسکے تختگاہ تک اور ہمنے سُنا ہی کہ اُس قوم کے نبی صلعم نے
یہ فرمایا تھا زویت لی الارض فرایت مشارقہا و مغاربہا و سیبلغ ملک امتی ما زوی لی منہا پس کہا مین نے قس سے کہ ای باپ
ہمارے تو کیا کہتا ہی مسلمانونکے نبی کے باب مین پس کہا اُسنے ای بیٹے میرے ہماری کتابون مین یہ لکھا ہی کہ اللہ تعالی بھیجیگا ایک نبی کو حجاز سے اور تحقیق
بشارت دی ہی اُنکی مسیح نے اور مین نہین جانتا ہون کہ یہ وہی ہین یا نہین پس جانا مین نے اس امر کو کہ وہ قس چھپاتا ہی حال کو بخوف ظاہر
اور پراگندہ ہونے اس خبر کے اُس سے پس چھپایا مین نے اس حال کو شب گذشتہ تک پس جب دیکھا مین نے یوقنا اور اُسکے ساتھیون قیدیونکو کہا
مین نے کہ یہی یوقنا ہین کہ جنھون نے مار ڈالا اپنے بھائی کو اور سختی کی عرب پر اور لڑے اُنسے پھر رجوع کیا اُنکے دین کیطرف اور یہ امر نہین ہوا مگر
اسوجہ سے کہ جانا اُنھون نے حق کو ساتھ ان عرب کے پس کہا مین نے اپنے دلمین کہ مار ڈالون مین اپنے باپ کو اور چھوڑ دون یوقنا اور اُنکے ساتھیونکو
اور پھیر دون بجانب دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ وہی دین حق ہی اور اُسمین کچھ شک نہین ہی پس جب سو گیا باپ میرا اور وہ بیہوش تھا
شراب سے پس مار ڈالا مین نے اُسکو اور آیا مین واسطے چھڑانے یوقنا کے پایا مین نے اپنے بھائی ہارون کو کہ بیعت کی تھی اُسنے مجسے اس کام مین
پس کہا اُس سے مالک اشتر نے کہ ای لڑکے کسواسطے تو نے یہ کام کیا یوقنا نے کہا بسبب محبت تمھارے دین اور تمھارے نبی کے اور مین گواہی
دیتا ہون اس امر کی کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ پس کہا اُس سے مالک اشتر نے کہ قبول کیا تجکو اللہ تعالی
نے اور توفیق دی تجکو پھر باہر نکلے مالک اشتر قلعہ سے اور حاکم کیا قلعہ کا سعید بن عمرو الغنوی کو اور چھوڑا اُنکے ساتھ ایک سو مسلمانونکو جنکو ابو عبیدہ
بن الجراح نے یوقنا کے ساتھ بھیجا تھا اور واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ اعزاز کی فتح اسی صورت سے واقع ہوئی
اور جو بیان کیا گیا ہی کہ ادریس کی زوجہ اور اُسکی لڑکیون نے اُسکو مارا صحیح نہین ہی پھر مالک اشتر نے بعد مقرر کرنے سعید بن
عمرو الغنوی کی خدمت اعزاز پر ارادہ کوچ کا بجانب حلب کے کیا مع قیدیون اور مال اور غنائم کے پھر شمار کیا
اُنھون نے قیدیان اعزاز کا پس تھے وہ ایک ہزار مرد جوان رومیون سے اور دو سو پینتالیس [١٢٤٥] مرد بڈھے اور راہب
تھے اور ایک ہزار عورتین اور لڑکیان کنواری دوشیزہ تھین اور ایک سو اسی [١١٨٠] بڑھیان تھین اور دیکھا مالک اشتر نے

ایک بڈھے راہب کو جو خوشنما پیرہن اور صاحب وقار تھا پس کہا اُنھون نے کہ اگر سچا ہی گمان میرا پس یہ راہب وہی ہی جسکا حال لوقا برادر
لاون نے مجھ سے بیان کیا تھا پھر بُلایا مالک اشتر نے لوقا کو اور کہا کہ آیا یہ وہی ہی جسکا حال تُنے مجھسے بیان کیا تھا لوقا نے کہا ہان
پس کہا مالک اشتر نے اُس بڈھے سے کہ ہر گاہ ہی تو علما اپنے دین سے پس کیون چھپاتا ہی تو امر حق کو اُسنے کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ نہین چھپایا
مین نے اُسکو اُسکے مستحق سے ولیکن ڈرتا تھا مین رومیون سے اس امر کو کہ وہ مجکو مار ڈالینگے سواسطے کہ امر حق بھاری اور بوجھ ہوتا ہی پس
کہا اُس سے مالک اشتر نے کہ آیا پھریگا تو ہمارے دین کیطرف قس نے کہا کہ پھرونگا مین تمھارے دین کیطرف مگر یہ کہ مین سوال کرتا ہون تجھسے
چند مسائل کا جنکو پایا ہی مین نے لوقا کی انجیل مین پس کہا مالک اشتر نے کہ بیان کر تو مسائل اپنے تاکہ مین جتنون اُسکو پس جب چاہا قس نے
کلام کرنا ساتھ اُن مسائل کے واقع ہوئی آواز اوپر قلعہ کے پس متوجہ ہوے سلمان اُسکی طرف اور جلدی کی مالک اشتر نے اور
نکال لیا اُنھون نے اپنی تلوار کو میان سے تاکہ دیکھین وہ کہ مسلمانونکا کیا حال ہی اور گمان کیا اُنھون نے کہ رومیون نے مسلمانون
کے ساتھ غدر اور بیوفائی کی ہی پس اُسیوقت دیکھا ایک جماعت مسلمانونکو کہ شور کرتے ہین اور کہتے ہین کہ احتیاط کرو تم اپنی جانونکو و ہشیار
ہو جاؤ اسواسطے کہ ہم دیکھتے ہین ایک گروہ کو میمنہ اور مرابعہ کی راہ پر اور ہم نہین جانتے ہین کہ اس گروہ کے نیچے کیا ہی پس سوار ہوئے مالک
ابن اشتر اور دلیران مسلمین ہمراہی اُنکے اور متوجہ ہوے درانحالیکہ وہ دیکھتے تھے کہ کون سخت معاملہ پیش آیا ہی اور اُسیوقت
دور ہوئی گرد اور دکھائی دیے اُسکے نیچے سے عربی گھوڑے اور سیدھے نیزے اور عادی خود اور ہندی تلوارین اور لوگ عرب کے اور اُسکے
آگے قیدی اور مال اور بندھے ہوے لوگ ہین پس جب دیکھا مالک اشتر نے اُس لشکر کی طرف تو وہ اکثر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہین کہ ہر ایک اُنمین کے دلیر نیزہ باز اور شیر سخت حملہ کرنے والے ہین اور وہ لہو مین ڈوبے ہوے ہین اور پیشتر اُنکے فضل بن عباس
بن عبدالمطلب بن ہاشم ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور بھیجا تھا اُنکو ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساتھ ہزار لشکر
کے تاکہ تاخت و تاراج کرین وہ میمنہ اور اُسکے سواد اور دیہات کو پس واقع ہوئی تکبیر دونون گروہ سے اور سلام کیا مالک اشتر نے فضل
بن عباس رضی اللہ عنہما کو اور سلام کیا بعض مسلمانون نے بعض پر اور پوچھا فضل بن عباس نے مالک اشتر سے حال اُنکا پس
بیان کیا اُنھون نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے فتح کیا اعزاز کو اور ذلیل و خوار کیا ہر شخص کو جو اُسمین تھا اور بیان کیا سب حال مسلمانون
اور یوقنا کا اور کہا اُسنے کہ نہین باز رکھا مجکو کوچ کرنے سے بجانب حلب کے مگر اس قس اور اُسکے سوال کرنے سے پس کہا فضل بن
عباس نے اس قس سے کہ جو تجکو کہنا ہی کہہ اُسنے کہا اخبرنی ای شی خلق اللہ من مخلوقاتہ قبل السموات والارض قال اول ما
خلق اللہ اللوح والقلم ویقال العرش والکرسی ویقال الوقت والزمان ویقال العدد والحساب ویقال خلق اللہ
اولا جوہرا فصیر منہ ماء ثم عالی منہ العرش لقولہ فی کتابہ وکان عرشہ علی الماء ویقال اول ما خلق اللہ العقل
ولما اراد ان ینفع بہ الخلق وقیل اول ما خلق اللہ نورا وظلمۃ ثم دعاہما الی الاقرار بربوبیتہ فانکرت الظلمۃ واقر النور
فخلق الجنۃ من النور لوضائتہ منہ والنار من الظلمۃ لیسخط علیہا خالق ارواح السعداء من النور وارواح
الاشقیاء من الظلمۃ لاجل ذلک یرجع کل واحد منہما الی مستقرہ ویقال اول ما خلق اللہ نقطۃ

فنظر الیہما یا الہینہ فتفنعفت وما لت نصبرہما الفا فجعلہما مبتداء کلہ فسبحان من الف کلہا بہ من نقطۃ وخلق من نطفۃ
ثم میتیہم بقبضۃ ثم یحییہم بنفخۃ پس جب سُنا قس اعزاز نے یہ کلام فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا کہا اُس نے اشہد
انک ہذا العلم الذی استاتی بہ الانبیاء وانا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ پس
جب دیکھا اہل اعزاز نے اپنے قس کیطرف کہ مسلمان ہوگیا وہ اسلام اختیار کیا سبھون نے مگر تھوڑے لوگ اپنے دین پر رہے
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب اہل اعزاز نے بوجہ مسلمان ہوجانے قس کے اسلام قبول کیا میل کیا کوچ کا فضل
بن عباس اور مالک اُشتر اور اُنکے ہمراہی مسلمانون نے بجانب حلب کے پس کہا یوقنا نے کہ قسم ہی خدا کی ہین تو مسلمانون کو مُنھ نہ
دکھاؤنگا اسواسطے کہ ہین نے ایک بات کہی تھی اور ایک حیلہ تجویز کیا تھا پس نہین پورا ہوا وہ دشمنان خدا پر اور ہین ارادہ
اور میل رکھتا ہون انطاکیہ کے جانے کا شاید کہ اللہ تعالی میری مدد کرے اور دشمنون پر مجکو فتحیاب فرماوے پس کہا اُسنے
فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ اللہ تعالی نے ہمارے نبی سے یہ ارشاد فرمایا ہی لیس لک من الامر شیٔ پس تم اس امر کا
اپنے دل مین بار نہ اُٹھاؤ پس کہا یوقنا نے کہ قسم ہی اُس خدا کی جسکے دین پر مین ہون کہ نہ پھر جاؤنگا مین مگر ساتھ ایسے کام کے کہ
روشن اور سپید کریگا اللہ تعالی اُسکے سبب سے میرے مُنھ کو نزدیک مسلمانون کے پھر دیکھا یوقنا نے کہ فضل بن عباس کے
ساتھ دو سو آدمی یوقنا کے یک جدی اور قرابتی اور گھروالے ہین جنکے دلون مین ایمان نے جگہ پکڑی تھی اور وہ لوگ رئیس
حلب کے ہین اور اُنکے لڑکے بالے حلب مین ہین پس لیا اُنکو یوقنا رحمہ اللہ نے اور روانہ ہوے وہ اُنکو ساتھ لیکر بارادہ
انطاکیہ کے اور پھرے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بجانب ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس جب رات ہوئی
روانہ ہوے یوقنا اور کچھ تھوڑی رات گذری منتخب کرلیا اُنمین سے چار یا چالیس شخصون کو اپنے یگانون سے اور
باقی لوگون سے کہا کہ تم راہ عم اور ارتاج سے جاؤ اسطرح سے کہ گویا تم بھاگے گئے والے ہو اہل عرب سے اور مین اُسپر چار شخص
اُس راہ سے روانہ ہوتے ہین اور وہ راہ حارم کی ہی اور ایک جا ہونگے ہم تم سب انطاکیہ مین اگر چاہا اللہ تعالی نے
پس ایسا ہی کیا قوم نے اور یوقنا برابر چلے جاتے تھے یہانتک کہ اُترے وہ دیر سمعان پر جو قریب تھا بحر اسود سے پس پایا یوقنا
نے اُس مقام مین ایک گروہ کو کہ وہ حفاظت راہون کی کرتے تھے پس جب دیکھا اُنھون نے یوقنا اور چار شخص اُن کے
ساتھیون کو دوڑے اُنکی طرف اور پوچھا حال اُنکا پس کہا یوقنا نے کہ مین حلب کا سردار ہون اور بھاگا ہون اہل عرب
سے اور آیا ہون مین ہرقل بادشاہ کے پاس اُن لوگون نے کہا کہ یہ ہمراہی تمہارے ساتھ کون ہین یوقنا نے کہا کہ میرے
قرابتی اور قبیلے کے لوگ ہین پس سچا جانا اُنھون نے کلام یوقنا کا اور مقرر کیا یوقنا کے ساتھ مالک اُس جماعت محافظین
راہ نے چند سوارون کو اپنے ہمراہیون سے اور کہا اُن سے کہ لیجاؤ تم ان کو سامنے بادشاہ کے پس لائے وہ لوگ
یوقنا اور اُنکے ساتھیون کو بادشاہ کے پاس پس پایا اُنھون نے بادشاہ کو اُسکے کنیسہ مین اور وہ نماز پڑھتا تھا پس
ٹھہرے وہ یہانتک کہ فراغت پائی اُسنے اپنی نماز سے اور ٹھرایا ان سوارون نے یوقنا اور اُنکے ہمراہیون کو بادشاہ سے

پاس اور سجدہ تعظیمی کیا اسکا اور کہا اُس سے کہ بطرش سردار محافظ راہ نے جو دیر سمعان کے نزدیک ہی تیرے پاس بھیجا ہی ان لوگونکو
اور یہ شخص کہتا ہی کہ مین سردار حلب کا ہون سچ جب سُنا ہرقل نے یہ کلام متوجہ ہوا بجانب یوقنا کے اور کہا کہ تم یوقنا ہو بس
کہا اُنھون نے ہان مین یوقنا ہون بادشاہ نے کہا کسو جسے تم یہان آئے ہو حالانکہ مین نے یہ سُنا کہ تم پھر گئے ہو بجانب دین
عرب کے بس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ تونے حق بات سُنی ہی لیکن مین نہین مسلمان ہوا تھا مگر اس ارادے سے کہ فریب اور مکر
کرون مین اُنکے ساتھ اور رہائی پاؤن اُنکی برائیون اور اُنکی زبون صورتون سے اور اُنکی بو باس سے اور مین نے اُن سے کہا تھا کہ
مین سپرد کرونگا تمکو اعزاز کو اور مار ڈالونگا وہان کے حاکم کو اور لیا تھا مین نے عرب سے ایک سو مرد اُنکے رئیسون سے اور روانہ
ہوا تھا مین اُنکو لیکر اور کہا تھا مین نے مسلمانون کے سردار سے کہ بھیجیو وہ میرے پاس لشکر عرب کو تا کہ جسوقت پہونچینگے وہ اعزاز مین سختی
اور بلا دکھلاؤنگا مین اُنپر یہانتک کہ اُنکو ساتھ چڑھ جاؤنگا مین قلعہ مین بس جب پہونچ جاوینگے وہ اعزاز مین قبضہ کرونگا مین اُنپر اور پکڑونگا
مین اُنکو تیرے پاس بس جلدی کی میرے ساتھ والون نے اور نہ آگاہ ہوا وہ اُس امر سے جو میرے دلمین تھا اور غدر کیا اُسنے
اپنے جاسوس پر اور نہ معتمد جانا اُسنے مجکو اور گرفتار کر لیا مجکو اور جب جا پہونچے عرب اعزاز کے قلعہ مین مارا اور رکھا اُنھون نے تلوار اُنکو
وہان کے لوگون مین اور لوقا نے مار ڈالا اپنے باپ کو اور داخل ہوئے عرب اور چھڑایا اُنھون نے ہم سبکو قید سے بس جب مشغول ہوئے
وہ لڑائی اور لوٹ مین بھاگا مین اور یہ چار شخص جو ہمارے دین مین ہین تیری طرف کو اور اگر مجکو اپنے دین کے ساتھ محبت نہوتی تو
مین اپنے بھائی یوحنا کو نہ مار ڈالتا اور نہ صبر کرتا مین عرب کی لڑائی اور اُنکے محاصرہ کرنے پر اپنے تئین ایکسال تک بس جب یوقنا نے
بادشاہ کے سامنے یہ کلام کیا مساعدت اور اعانت کی یوقنا کی بطارقہ اور ملوک نے اور کہا اُنھون نے ہر بادشاہ سے کہ یوقنا سچے ہین
اور ہم مین کوئی شخص مثل یوقنا کے خلاص قلبی اور راستی اور عبادت اور دیانت مین نہین ہی یوقنا نے کہا کہ ای بادشاہ قریب ہی ظاہر ہوجائیگی
کوشش اور کام میرے اور وہ کچھ جو سلوک اُنکے ساتھ مین کرونگا اور یہ کہ کیونکر صرف کرونگا مین کوشش کو بس جب سُنا ہرقل بادشاہ نے
یہ کلام یوقنا کا خوش ہوا وہ اور خلعت دیا اُسنے یوقنا کو وہ لباس بادشاہی جو پہنے تھا اور تاج اور پٹکا دیا اُنکو اور کہا کہ اگر حاسب تیسے
لیکیا ہی تو مین تمکو انطاکیہ کا سردار کرونگا کہ تم انطاکیہ سکندرا اور دمشق یعنی ہیچ اور والی ہمارے ہوگے بس تعظیم کی اور دعا دی اُسکو
یوقنا نے اور ٹھہرے اُسکی خدمت مین بس وہ اسحال مین تھے کہ اُسیوقت محافظ لوہے کے پل کا آیا ہرقل کے پاس اور کہا کہ ای بادشاہ آئے ہین
ہمارے پاس وسو سطریق شہسواران حلب سے کہ وہ اپنے تئین ایک ہی خاندان دوسیہ سے بیان کرتے ہین اور وہ قرابتی اور رشتہ دار یوقنا کے ہین
اور وہ بھاگے ہین عرب سے بس جب سُنا بادشاہ نے یہ حال کہا یوقنا سے کہ سوار ہو تو ای سکندر دمستق اور جا تو اس قوم پر بس اگر وہ تیرے
قرابتی ہین بس پہونچ گئے تم اپنے یگانون مین اور مین اُنکو تم مین ملا دونگا اور وہ تمھارے ساتھ رہینگے اور اگر وہ تمھارے قرابتی نہین ہین
بس لاؤ تم اُنکو میرے پاس تا کہ مین اُنکے باب مین رائے زنی کرون اور احتیاط کرو تم اس امر سے کہ دھوکے ہوئے عرب کے اور ان لوگونسے
ہون جنھون نے رجوع کی ہی اُنکے دین کی طرف اہل شیراز اور حماۃ اور رستن اور بعلبک اور دمشق اور حوران سے بس کہا یوقنا نے کہ ای
بادشاہ مین ایسا ہی کرونگا پھر اُسیوقت سوار ہوئے یوقنا اور سوار ہوئے اُنکے ساتھ شہر قلبلے اور سریدیہ پہونچے لوہے کے پل تک بس ٹھہرے

دہ دہان اور حکم کیا اُنھون نے اُن دوسو کے سامنے لانے کا پس جب دیکھا یوقنا نے اُنکو انکار کیا اُنکی شناسائی سے گویا کہ اُنھون نے
قبل اسکے اُنکو نہین دیکھا تھا پھر پوچھا یوقنا نے حال اُنکا پس آگاہ کیا اُنھون نے اس امر سے کہ ہملوگ بھاگے ہوے ہین اہل عرب سے
آئے ہین بادشاہ کے شہرونمین تا کہ اقامت کرین اُنمین پس مرحبا کہا یوقنا نے پس جب دیکھا اُن لوگون نے حشمت اور خلعت بادشاہ
کو یوقنا پر تو پاپیادہ ہوگئے وہ یوقنا کے سامنے اور بوسہ دیا اُنکی رکاب کا پس کہا یوقنا نے اُنسے کہ کیونکر رہائی پائی تمنے اہل عرب کے
ہاتھ سے پس کہا اُنھون نے کہ ہملوگ نکلے تھے اُنکے سردار کے ساتھ بارادہ منبج اور برباعہ کے پس جب پھرے ہم بارادہ حلب کے لیلیا ہمنے
دینی راہ کو بجانب اعزاز کے پس پایا ہمنے اعزاز کو ملکیت اہل عرب مین پس جب رات ہوئی بھاگے ہم اور طلب کیا ہمنے بادشاہ کے
شہرونکو راوی نے بیان کیا ہی کہ بادشاہ کے مصاحب اس گفتگو کو سنتے تھے پس حکم کیا اُنکو یوقنا نے سوار ہونیکا پس سوار ہوے وہ اور
روانہ ہوے یوقنا اُنکو ساتھ لیکر اور بیان کیا بادشاہ سے اُسکے مصاحبون نے جو سُنا تھا پس خلعت دیے بادشاہ نے اُنکو اور اُتارا اُنکو
ساتھ بزرگی اور بخشش نیک کے اور دیا یوقنا کو ایک گھر اپنے قصر کے سامنے پس کہا یوقنا نے کہ اے بادشاہ تو جانتا ہی کہ اس دنیا کی نعمتین
ہمیشہ نہین باقی رہتی ہین اور مسیح نے دنیا کو ساتھ مردار کے تشبیہ دی ہی اور اُسکے طالب کو بمنزلہ کتونکے بیان کیا ہی کہ کھینچتے ہین
اپنی طرف اُسکو جیسا روایت کی گئی ہی کہ تحقیق دیکھا مسیح نے ایک چڑیا کو کہ وہ بہت خوش وضع تھی اور پر اُسکے بہت اچھے رنگ
برنگ کے تھے پس دور کیا مسیح نے اُسکے پوست کو پس دیکھا اُسکو بہت بُری صورت سے پس کہا مسیح نے کہ تو کون ہی پس کہا اُسنے کہ مین
دنیا ہون ظاہر میرا اچھا ہی اور باطن میرا بُرا ہی اور مین نے یہ مثل تجھسے اسواسطے بیان کی ہی کہ کوئی جسد حسد سے خالی نہین ہی پس جب
متوجہ ہوئی اور آتی ہی دنیا کسی کے پاس تو نوبت ہوجاتے ہین حاسد اُسکے اور مین ڈرتا ہون تیرے واسطے حسد کرنیوالونسے اس امر کو
کہ کلام کرین حاسد میرے باب مین اور دور کرین مجکو ایسے کامونکے اظہار سے جو مجھسے ہوے ہون پس اگر تیرا دل تجھسے نفرت کرتا ہی پس
دور کر تو مجھے اس کام کو جسپر تو نے مقرر کیا ہی اور مین تیرے ہمراہی سے جدا نہ ہونگا ہرقل نے کہا کہ اے دمشق مین نے نہین مقرر کیا تمکو اس کام پر مگر
یہ کہ میرے دلکو تیرا اعتماد ہی اور جو شخص تمھارے باب مین کچھ کلام کریگا مین اُسکو تمھارے سپرد کرونگا کہ تم اُسکے بارہ مین جو تمکو منظور ہوگا پس بوسہ دیا
یوقنا نے زمین کو بادشاہ کے سامنے اور ارادہ کیا باہر نکلنے کا اپنے اُس کام پر جسپر بادشاہ نے اُنکو مقرر کیا تھا اور اُسیوقت ایک گروہ قاصدونکا
ہرقل کے پاس دمشق سے آیا اور بیان کیا اُنھون نے کہ ہم بادشاہ کی بیٹی زینون کے بھیجے ہوے ہین اور وہ خوفناک ہی اہل عرب سے اور وہ چاہتی
ہی تیرے پاس آنیکو تاکہ دیکھے وہ تیرا معاملہ مسلمانونسے کیا ہوتا ہی اور طلب کیا ہی اُسنے ایک لشکر تجھسے تاکہ بیڈر ہو جاوے دل اُسکا پس جب سُنا
اس حال کو بادشاہ نے کہا اُسنے کہ اے دمشق یوقنا سواے تمھارے اور کوئی اس کام کا اہل نہین ہی پس بوسہ دیا یوقنا نے بادشاہ کے ہاتھ کو اور کہا
کہ تیرا حکم بخوشی و اطاعت منظور ہی اور ساتھ اُنکے بادشاہ نے دو ہزار سوار کو بنی جبلہ ورنیاصر سے مقرر کیا پس روانہ ہوا یوقنا ساتھ دو ہزار سوار اور اپنے
ہمراہیونکے اور بلند کی گئی تھی صلیب اُنکے سر پر اور ہمراہ تھے اُنکے کوتل گھوڑے اور پیدل لوگ جو آراستہ تھے ساتھ زیورونکے اور لباس
حریر اور دیباج اور موتی کی لڑیون سے گندھے ہوے سُنہری تارونسے اور روانہ ہوے وہ ساتھ کوشش اور جلدی کے تا اینکہ پہونچے وہ دمشق
مین اور کیا اُنھون نے زینون دختر ہرقل کو جو اُسکی چھوٹی بیٹی تھی اور ہرقل نے اُسکو بیس ہین یا و محافل کا حاکم اور اُسکا بیاہ نسطورس کے ساتھ کر دیا تھا

نسطورس کہ لوگ سیف النصرانیہ کہتے تھے بسبب انکی شجاعت کے اور وہ مرگیا تھا یرموک کی لڑائی مین بسبب زخمی ہونیکے واقدی رحمہ اللہ
نے بیان کیا ہی کہ جب لیا یوقنا نے ہرقل کی بیٹی کو اور پھرے وہ بطلب انطاکیہ کے پس لیا انھون نے بڑی شاہراہ کو اس خیال سے کہ شاید
ملے انکو کوئی جاسوس مسلمانون کا یا کوئی شخص مجاہدین سے پس بھیجین وہ خبر اپنی بجانب ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اس شرح
سے کہ بحکومت قرار پکڑا ہی انھون نے انطاکیہ مین پس پہونچے وہ ایک رات مین بمقام مرج الدیباج کے اور وہ وقت آدھی رات کا
تھا اور اسیوقت چوکنے ہوے گھوڑے رومیون کے اور وہ گروہ جو بطور طلیعہ کے تھا مثل برق کے پیچھے کو پھرا پس کہا یوقنا
نے ان سے کہ تمھارے پیچھے کیا حال ہی انھون نے کہا کہ ای دمشقی ہم قریب پہونچے مرج کے پس دیکھا ہمنے ایک اترے ہوے لشکر
کو پس جاسوسی کی ہمنے انپر تو معلوم ہوا کہ وہ عرب ہین اور سوتے ہین اور جانور اپنا دانہ چارہ کھاتے ہین اور وہ بیشک مسلمان
ہین پس جب سنا یوقنا نے اس حال کو خوش ہوے وہ اپنے دلمین اور کہا اپنے ساتھیون سے کہ احتیاط کرو تم اپنی جانون پر اور ہوشیار کرو تم
اپنے دلون کو اور آگاہ کرو تم اپنے بھائیون کو اور کوشش کرو اور لڑو اپنے دشمنون سے اور لڑو بادشاہ کی آبرو کے واسطے اور نہ سپرد
کرو تم اسکو اپنے دشمنونکے اور ہو جاؤ تم بہترین گروہ سے اور لڑو تم اپنے مالک کی نعمت کی طرف سے پس جب در آوے لڑائی ہمارے
اور انکے بیچ مین پس قصد کرو تم انکے گرفتار کر لینے کا اور احتیاط کرو مار ڈالنے سے اور جان لو تم اس امر کو کہ اہل عرب مع اپنے سردار کے
کل ضرور بادشاہ کا مقابلہ کرینگے پس اگر گرفتار ہو جاویگا کوئی شخص ہم مین سے تو اسکو قیدیون سے معاوضہ کی گنجائش ہوگی اور بعض
کتب حکما مین یہ بات لکھی ہی جو انجام کار مین نظر کریگا وہ امان مین رہیگا اور جو چھوڑیگا اپنی کلام کو اپنے حال پر تنگی مین پڑیگی جان اسکی اور جو غدر اور
بیوفائی کریگا اور آویگا اسیر مکر و فریب دوسرے کا چلو تم ساتھ برکت اور اعانت مسیح کے پس بلند کیا ان لوگون نے نیزونکو اور ڈھیلا
کر دیا باگونکو اور قصد کیا ان لوگونکا جو مرج الدیباج مین تھے پس جب آہٹ پائی رومیونکی نگاہبانان لشکر نے جگایا انھون نے اپنے
ساتھیونکو اور کہا انسے کہ ہم آواز لگاموں اور گھوڑونکی سنتے ہین اور ہم نہین جانتے ہین کہ وہ کون قوم ہین پس بیدار اور
سوار ہوئی قوم اور استقبال کیا انھون نے یوقنا کا اور پکارا انھون نے کہ ہم لوگ تابع زمزم اور صلیب اور مسیح کے ہین پس تم کون ہو دور
ہو جاؤ قبل اسکے کہ حکم کرین تلوارین تمھارے سرون پر پس جب سنا یوقنا نے کلام انکا کہا انھون سے کہ تم کون ہو انھون نے کہا کہ ہم
ہرقل بادشاہ کے ہمراہی ہین اور ہم تابع بادشاہ جبلہ بن الایہم بن جبلہ الغسانی کے ہین اور پیشرو ہمارا اسکا بیٹا ابہم ہی پس جب سنا یوقنا نے
یہ کلام پا پیادہ ہو گئے وہ واسطے تعظیم پسر جبلہ کے اور پاپیادہ ہو گئے وہ سب دو ہزار دو سو ہمراہی یوقنا کے ایک ہی ساتھ اور سلام کیا انپر اور سلام کیا
رومیون نے تشعرہ پر اور کہا ابہم بن جبلہ نے یوقنا سے کہ تم کہانسے آتے ہو یوقنا نے کہا مین عرش سے ہمراہ دختر بادشاہ کے آیا ہون لیکن نعمان
سے آنا ہی اسنے کہا کہ مین ہمراہ ادریمہ سے آتا ہون لیا تھا مین نے رسد کو وہانکے لوگون سے پس جب پھرا مین بارادے بادشاہ کے گذر گیا مین نے
مرج دابق مین پس ملاقی ہوا مین ایک گروہ سوارون سے اور وہ قریب دو سو کے تھے اور نہین ظاہر ہوتی تھی انسے سوائے نیلی آنکھ کے پس جب ہم قریب
پہونچے انکے دوڑے وہ ہماری طرف بقصد لڑائی شدید کے اور پیشرو انکا نہین چلتا تھا لڑائی کی آگ مین مگر اسطے کہ وہ سوار حملہ کنندہ اور دلیر لڑانیوالا
اور شیر شکار کرنیوالا تھا پس تحقیق ہلاک کیا اسنے ہمارے مردونکو اور زمین پر گرا دیا دلیرونکو اور مین جماعت اکثر سوار دلیر نیزہ باز اور شیر خصومت کرنیوالونکا تھا

پس نہین تھا وہ شخص ہم مین مگر مثل آگ کے لڑکوئیبن پس بار بار ہم اُنپر حملہ کرتے تھے اور وہ ہمپر حملہ کرتے تھے یہانتک کہ گرفتار کر لیا ہمنے ان سب کو
بعد اسکے کہ مار ڈالا اُنھون نے ہم مین سے اپنے دو چند کو اور کوئی سوار اُنکا نہین مارا جاتا تھا مگر یہ کہ مار ڈالتا تھا وہ ہم مین سے دو کو اور انکو
اور باقی رہا وار اُنکا سکے پیچھے پس نہین قدرت ہوئی ہمکو اُنپر اور نہین پہونچا ہم مین کا کوئی اُن تک پس قصد کیا ہمنے اُنکے گھوڑیکا ساتھ تیرونکے
اور مار ڈالا ہمنے گھوڑیکو پس جب گر پڑا وہ شخص اپنے گھوڑیسے ناگہان در آئے ہم اُسپر اور گرفتار کر لیا ہمنے اُسکو اور جب پوچھا نسب اُنکا تو معلوم ہوا
وہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم او پیشیرو اس گروہ کے ضرار بن الازور بن طارق ہین اور وہ سب ہمارے ساتھ قید اور بندھے
ہوے ہین لیے جاتے ہین ہم اُنکو بجانب بادشاہ کے پس جب سُنا یوقنا نے کلام ابہم بن جبلہ غسانی کا بیقرار ہوا اور دھڑکنے لگا دل اُنکا
لیکن صبر دلایا اُنھون نے اپنے دل کو اور مضبوط کیا خوشی اور سرور کو اور کہا قسم ہی اپنے دین کی کہ ہر آئینہ پہونچا تو ساتھ بڑی بزرگی
اور عزت کے بسبب گرفتار کرنے اُس جوان یعنے ضرار کے اور مین نے سُنا ہی جو کچھ کیا ہی اُنھون نے ساتھ دلیران شام اور شہسواران
روم کے پھر روانہ ہوئی قوم باراده هرقل بادشاہ کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب فتح کیا مسلمانون نے اعزاز کو اور چھوڑا
وہان مالک اُشتر نے سعید بن عمرو العنوی کو اور ملاقی ہوے وہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور پھرے مسلمان ساتھ مال غنیمت کے
بجانب حلب کے اور خوش ہوے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بسبب سلامتی لوگون اور فتح اعزاز کے اور پوچھا حال یوقنا کا پس بیان کیا
مالک اشتر نے بر سبیل اخفا کے حال اُنکا اور یہ کہ روانہ ہوے ہین بجانب انطاکیہ کے تاکہ سختی اور بلا ڈالین وہ سگ رومی پر اسوجہ سے وہ تمھارے
پاس پھر نہین آئے کہ اُنھون نے تجویز کیا تھا ایک حیلہ اور فریب کو اور نہین پورا ہوا مطلب اُنکا پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ اللہ تعالی اُنکو مدد دیگا
اور فتحیاب کریگا اُنکے دشمنو نپر اور دکھیگا اُنکو پھر لکھا ابوعبیدہ بن الجراح نے ایک خط بنام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن
الرحیم من ابی عبیدة عامر ابن الجراح عامله بالشام الی امیر المومنین عمر بن الخطاب سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ
اما بعد فان اللہ علینا منه یستوجب بها الشکر والحمد من جمیع المسلمین اذ فتح علینا ما استصعب من انداع الکفار و بلاد الاشرار واذل
لنا ملوکهم واورثنا ارضهم و دیارهم واموالهم وان اللہ عزوجل قد فتح علینا قلعة حلب ارادفیها باعزاز وان بطریق یوقنا اسلم وحسن سلامه
وقد مرجع عونا للمسلمین الی الکافرین وقد کتبت هذا الکتاب ونحن مولون علی المسیر الی انطاکیة لقصد طاغیة الروم والقی سواه من
اقلاع علیها ونحن طامعون من اخذ سریره وکثوره لما وعدنا نبینا صلوات اللہ وسلامه علیه فزودنا بالدعاء فانه سلاح المومن ودمار
الکافر والسلام علیک وعلی من معک ورحمة اللہ وبرکاته پھر نکالا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے پانچوین حصہ کو مال غنیمت سے
اور سپرد کیا اُسکو رباح بن غانم الیشکری کے اور ساتھ کیا اُنکے ایکسو سوار مہاجرین اور انصار سے جسمین قتادہ بن العمرو اور سلمہ بن الاکوع اور
عدی بن یسار اور جابر بن عبداللہ اور مثل ان لوگونکے تھے پس لیا اُنھون نے مال خمس کو اور روانہ ہوے پھر بلایا ابوعبیدہ بن الجراح نے ضرار کو
اور ساتھ کیا اُنکے دو سو سوارونکو اور حکم اُنکو کیا اس امر کا کہ قصد کرین وہ بجانب شام کے اور تاخت تاراج کرین پس سوار ہوے ضرار بن الازور اور

دو سو سوار آئے اور روانہ ہوئے ساتھ اُنکے سفینہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور برابر چلے جاتے تھے ضرار بن الازور اور
ساتھی اُنکے اور آگے اُنکے ایک معاہد تھا جو اُنکو راہ بتلاتا تھا پس جب پہونچے وہ مرج وابق تک کہا معاہد نے اُنسے کہ دانہ چارہ دو تم اپنے
گھوڑونکو اور آرام کرو تم ایک ساعت پس جب صبح ہوگی قصد کرنا تم اللہ تعالی کی قوت اور طاعت سے پس اُترے وہ لوگ وہان
اور دانہ چارہ دیا اپنے گھوڑونکو اور سو رہے پس نہین آگاہ اور خبردار ہوئے وہ مگر اُسوقت کہ ابہم بن جبلہ ناگہان آپڑا اُنپر پس
جب واقع ہوئی آواز سوار ہوئے ضرار بن الازور اپنے گھوڑے پر اور ایکسو ہمراہی اُنکے اُنسے نزدیک تھے اور ایکسو باقی
ماندہ نہین بیدار ہوئے مگر اُسوقت کہ چھپا لیا اُنکو گھوڑون نے اپنی ٹاپون سے اور بھاگ گئے گھوڑے اُنکے شور و غل سے پس لڑے
وہ پیدل ہوکر اور نہین پہونچے اُن تک دشمن اُنکے تا اینکہ مار ڈالا ہر ایک نے اُنمین سے اپنے خصم کو اور ضرار بن الازور کا یہ حال تھا کہ
پکارا اُنھون نے اپنے ساتھیون کو اور کہا کہ اے جوانمردان عرب یہ دشمن تمھارے ہین کہ ناگمان در آئے ہین تمپر بوقت تمھاری غفلت کے
اور وہ عرب ہین مثل تمھارے اور یہ اچھا وقت ہے اللہ تعالی کے نزدیک پس آگے کرو تم اپنے ارادون کو اور نہ بد دلی کرو اسواسطے کہ تم جانتے
ہو کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے الجنۃ تحت ظلال السیوف اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے کم من فئۃ قلیلۃ غلبت
فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین سمرہ بن عامر نے جو مرج وابق مین ضرار بن الازور کے ساتھ تھے بیان کیا ہے کہ ربیعہ بن معمر
بن ابی عون ہمارے ساتھ تھے اور تھے وہ فصحاے عرب سے اور نہین کلام کرتے تھے وہ مگر ساتھ خوش اسلوبی اور وزن اور قافیہ
کے اور جب وہ بدیہہ کلام کرتے تھے تو سننے والے متحیر ہوتے تھے اُنکی خوش کلامی سے اور ہم اُنکے کلام مسجع کو سنتے تھے اور اُسکو یاد کر لیتے
تھے پس جب سنا اُنھون نے ضرار بن الازور کو کہ وہ ترغیب دیتے ہین لڑائی پر اور گشت کرتے ہین ہمارے بیچ مین کہا ربیعہ نے یا فتیان ربیعۃ
ومضر ہذا الیوم لہ ما بعدہ وقد علمتم فوزہ وبعدہ ولن تنالوا الجنۃ الا بالصبر علی المکارہ وللہ فی مرضاتہ (?) سموات جنۃ محفوفۃ بالمکارہ واعلی اللہ درجات
درجۃ الشہادۃ فارضوا عالم الغیب والشہادۃ فہذا الجہاد قام علی ساقہ وبدا النفاق فی اسواقہ واختفی نفاقہ فی اسواقہ فانما انتم اصحاب
بنی العصر فاستبشروا بالثبات والنصر وابشروا بروح المصطفی بثباتکم وقد علموا الروم بصفاتکم وایاکم ان تولوا الادبار فتستوجبوا غضب الجبار و
اعلموا ان الصبر والثبات جندان منصوران فمن طاب دار البقاء ہان علیہ ما یلقی فی ... تنالوا ربکم وحققوا احسابکم تنالوا بغیتکم واطعنوا
الصدور تنالوا الحور ... تنالوا الجنۃ واعتمدوا الصبر تنالوا النصر وایاکم ان توافقوا الکفار من جملہم واعتدوا عن طریق ...
وتعلیمہم قال اللہ تعالی وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ثم قال ولیمکنن
لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا ... الرسل المکذبین قال ... لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک
فاولئک ہم الفاسقون ... یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون

سلہ ترجمہ [illegible]

سلہ ترجمہ [illegible]

سلہ ترجمہ [illegible]

ابن عامر نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی کہ تحقیق کھل گئے دل ہمارے اُنکے کلام سے اور حملہ کیا ہمنے شنفرہ پر اور ضرار بن الازور ہمارے آگے تھے اور وہ یہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے پھر حملہ کیا ضرار بن الازور نے اور ہم اُنکے پیچھے تھے اور جرح کیا ہمنے اپنے نیزون اور تلوارون کو شنفرہ مین اور پیش آئی ہمکو ایسی لڑائی جو بیان نہین ہو سکتا ہی اور ضرار بن الازور مثل آگ کے لکڑی مین تھے اور راہب بن جبلہ تعجب کرتا تھا بوق لڑائی اور حملون اور شمشیر زنی سے پس حکم کیا اُسنے اپنی قوم سے اس امر کا کہ قصد کرین اُن کے گھوڑے کا اپنے نیزون اور نیزون سے پس ایسا ہی کیا اُنھون نے پس گر پڑا گھوڑا اور گر پڑے ضرار بن الازور اُسکی پشت سے اور ہجوم کیا اُنپر شنفرہ نے پس لیلیا اُنکو اور مشکین باندھلین اور باقی اُنکے ہمراہیون کو بھی قید کر لیا اور روانہ ہوے بارادہ انطاکیہ کے پس ملاقی ہو وہ بوقنا اور بادشاہ کی بیٹی سے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ سفینہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ضرار بن الازور کے ساتھ موجود تھے جسوقت وہ قید کیے گئے تھے پس جب رات ہوئی چلے اور بھاگے سفینہ بامید پہونچنے کے پاس ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس سامنے آیا اُنکے ایک بڑا شیر اثناے راہ مین پس کہا اُنھون نے کہ ای ابا الحارث مین سفینہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون اور یہ میرا حال ہی پس متوجہ ہوا شیر درانحالیکہ ہلاتا تھا وہ اپنی دم کو یہانتک کہ کھڑا ہوا سفینہ کے پہلو مین اور ڈکارا اُسے سفینہ نے بیان کیا ہی کہ چلا مین اور وہ شیر میرے پہلو مین تھا تا اینکہ آیا مین اپنی صلح کی جگہ مین پھر چھوڑا اُسنے مجکو اور چلا گیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پہونچے سفینہ صرف اپنی ذات سے لشکر مین اور آگاہ کیا اُنھون نے مسلمانون کو حال قید ہونے ضرار بن الازور اور اُنکے ہمراہیونسے پس سخت و دشوار گذرا یہ امر مسلمانونپر اور روئے ابوعبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہما ضرار بن الازور کے قید ہونے پر اور کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم اور پہونچی خبر ضرار کی بہن خولہ کو پس کہا اُنھون نے انا للہ وانا الیہ راجعون یا ابن ابیت شعری فی السلاسل ذنقول ام بالحدید اثقیل وک پھر وہ بیان کرتی تھین رنج واندوہ اپنا اشعار مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ یکجا ہوئین وہ عورتین عربیہ خولہ کے گھر مین جنکے یگانے ضرار بن الازور کے ساتھ قید ہوے تھے پس وہ روتی تھین اپنی اولاد پر اور منجملہ اُنکے مزروعہ بنت عملوق حمیریہ تھین اور وہ بڑی فصیح تھین اپنے زمانہ مین لوگونسے اور وہ روتی تھین اپنے بیٹے صابر بن اوس پر جو قید ہو گئے تھے پس پکارتی تھین اپنے بیٹے کا نام لیکر

اور وہ اشعار مصیبت کے پڑھتی تھین پس جب فراغت پائی اُنھون نے گریہ اور بکا اور اشعار سے کہا اُسنے سلمہ بنت سعید نے جو بڑی
زاہدہ اور عابدہ تھین کہ آیا اسی کام کا تمکو اللہ تعالی نے حکم دیا ہی نہین حکم دیا ہی اُسنے مگر صبر کرنیکا اور صبر پر وعدہ اجر کا تمنے کیا ہی آیا نہین سنا
ہی تُمنے جو اللہ تعالی نے فرمایا ہی وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولٓئک علیہم صلوات
من ربہم ورحمۃ واولٓئک ہم المھتدون اور تم جانتی ہو کہ اللہ تعالی کے ثواب مین عوض ہی تمھاری مصیبتون کا اور جو بات
دنیا کے گذر جانے سے تمھارے نزدیک ٹھہری ہوئی ہی اُسمین یہ معاملہ تمھارے رنج اور اندوہ کا پند اور نصیحت ہی پس خاموش ہوئین
عورتین اور تعزیت کی آپسمین ایک نے دوسری کی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب پہونچا مال خمس کا اور خط ابوعبیدہ بن
الجراح کا پاس امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بن غانم الیشکری کے پس جب آئے وہ مدینہ طیبہ مین واقع ہوا شور اُنکے
آنیکا اُسمین یکجا ہوے لوگ مسجد شریف مین تا کہ سُنین وہ حال حلب اور ماجرا وہانکے محاصرہ اور لڑائی اور فتح کا پس جب آئے رباح سلام کیا
اُنھون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور بوسہ دیا اُنکے ہاتھون کا اور دو رکعت نماز پڑھی روضۂ مقدس مین اور سلام کیا قبر نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھر سامنے کیا مال خمس کو حضرت عمرؓ کے اور حوالے کیا خط انکو پس جب پڑھکر سُنایا خط حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے مسلمانون کو شور کیا اُنھون نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجا اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
اور لکھا حضرت عمرؓ نے ابو عبیدہ بن الجراح کو یہ کہ جاؤ تم انطاکیہ کو اور نہ باز رکھے تمکو کوئی چیز وہان کے جانے سے اور روانہ کیا جواب
ساتھ رباح بن غانم کے واقدیؒ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب پہونچا جواب خط کا پاس ابو عبیدہؓ بن الجراح کے روانہ ہوے
وہ اُسی دن بطلب انطاکیہ کے اور حال یوقنا رحمہ اللہ اور ایہم بن جبلہ اور اُنکے ساتھیون کا یہ گذرا کہ روانہ ہوے وہ بجانب انطاکیہ کے
اور پیشتر روانہ ہوا خوشخبری دینے والا پاس ہرقل بادشاہ کے ساتھ آنے اُسکی بیٹی اور ایہم بن جبلہ اور یوقنا اور دو سو قیدی کے
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس حکم کیا ہرقل کے کنیسہ کے آراستہ کرنے اور اُسمین فرش بچھانے کا اور دین
خیرات اور خلعتین غرباے روم کو اور نکلا لشکر بادشاہ کا واسطے اُنکی ملاقات کے ہمراہ اُسکے بھتیجے فورین کے اور داخل ہوئی
قوم اپنے لباس اور زینت مین اور پاپیادہ ہوگئے بادشاہ کے لوگ سامنے دختر بادشاہ کے اور نکلے سب رہنے والے انطاکیہ کے
اور تھا وہ دن مجمع عام کا اور آئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بندھے ہوے تھے اور رومی گالیان دیتے
تھے اُنکو اور گرد تھے اُنکے لوگ ایہم بن جبلہ کے اور گئی بادشاہ کی بیٹی اپنے باپ کے قصر مین اور داخل ہوے لوگ بادشاہ کے پاس اور
جُھکے وہ بجانب زمین کے بادشاہ کے سامنے واسطے تعظیم کے پس خلعت دیے اُسنے ایہم بن جبلہ اور یوقنا اور بڑے لوگون کو اور بُلایا

[illegible]

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سامنے اپنے اور وہ رسیوں میں بندھے تھے پس جب ٹھہرے وہ لوگ سامنے اسکے چلا کر کہا
اسنے مصاحبوں اور خادموں سے کہ زمین بوسی کریں وہ واسطے بادشاہ کے پس نہیں التفات کیا صحابہ نے انکی طرف کو اور نہیں آمادہ ہوئے
انکے کلام میں پس کہا اسنے سرورندے جو بڑا مصاحب بادشاہ کا تھا کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو اس امر سے کہ نہیں تعظیم کرتے ہو تم بادشاہ
کے فرش کی ساتھ سجدے کے اسکے سامنے پس کہا ضرار بن الازور نے کہ ہم مخلوق کا سجدہ روا نہیں رکھتے ہیں اور ہمارے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اس امر سے منع فرمایا ہی **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب ٹھہرے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سامنے
ہرقل کے گفتگو کی اسنے صحابہ سے بدون واسطہ مترجم کے اور ارادہ کیا اسنے اس گفتگو بلا واسطے سے اس امر کا کہ بطارقہ اور مصاحب نے
اسکی نہیں سنیں تھیں وہ باتیں جو باتیں کی تھیں اسنے بطارقہ سے جب فرمان بھیجا تھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکے پاس اور حال یہ
گذرا تھا کہ ہرقل نے یکجا کیا تھا اپنے بطارقہ اور مصاحبین کو اور کہا تھا کہ یہ وہی نبی مبعوث ہیں جنکی بشارت مجکو مسیح نے دی ہی اور حاکم وقت
کے ہونگے اور امت انکی بہتر ہیں امتوں کی ہوگی کہ باقی رہیگی اس زمانہ میں اور آگاہ ہو کر دین انکا بدلا نجائیگا اور ضرور دین انکا ظاہر
ہوگا یہانتک کہ پھیلیگا پورب اور پچھم کو پھر کہا تھا اسنے ہرقل نے واسطے ادائے جزیہ کے پس جب سنا انھوں نے اس کلام کو گھبرائے
اسکے قول سے اور ارادہ کیا تھا اسکے مار ڈالنے کا پس چاہا اسنے اسدن اس امر کو کہ ظاہر کرے انکے واسطے حقیقت اپنے کلام
سابق کی اور اسنے اس امر سے سوائے صلاح اور بہتری انکے حال کے اور کچھ نہیں چاہا تھا پس کہا اسنے صحابہ سے کہ کون شخص جواب
دیگا تم میں سے میرے سوالات عظمی کا پس اشارہ کیا صحابہ نے بجانب قیس بن عامر الانصاری کے اور وہ بڑے مسن اور واقف کل
حالات اور معجزات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے پس جب اشارہ کیا صحابہ نے بطرف قیس بن عامر کے پس کہا انھوں نے بادشاہ
سے کہ تجکو جو کہنا ہو پس کہا ہرقل نے کہ کیونکر نازل ہوئی تھی انپر وحی ابتدائے کار میں پس کہا قیس بن عامر نے کہ پوچھا تھا اس سوال کو ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک مرد نے اہل مکہ سے جنکا نام حارث بن ہاشم تھا اور میں اسوقت حاضر تھا پس کہا حارث نے کہ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکر آپ پر وحی آتی ہی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کبھی آتی ہی مجپر وحی مثل نرم آواز شہد کی مکھیوں کے
اور اسکی گرانی مجکو معلوم ہوتی ہی پھر منقطع ہو جاتی ہی وہ آواز مجھسے اور تحقیق میں یاد کر لیتا ہوں جو کچھ وہ آواز کہتی ہی اور کبھی آدمی کی صورت
پر فرشتہ میرے پاس آتا ہی اور مجھسے کلام کرتا ہی پس یاد کر لیتا ہوں میں جو وہ کہتا ہی اور عایشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہی کہ اترتی تھی وحی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جاڑے کے دن میں پس منقطع ہوتی تھی وحی انسے اور انکی پیشانی مبارک سے پسینا جاری ہوتا تھا پھر
قیس بن عامر نے کہا کہ ابتدائے وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساتھ اچھے خوابوں کے تھی اور نہیں دیکھتے تھے آپ کسی خواب کو مگر یہ کہ وہ ظاہر
ہوتا تھا مثل سپیدی صبح کے پھر دوست رکھتے تھے آپ اپنی تنہائی کو پس تنہا جاتے تھے آپ غار حرا میں اور متواتر راتیں وہاں گذارتے تھے پس
برابر اسی حالت میں تھے تا اینکہ آیا امر حق اور وہ غار حرا میں تشریف رکھتے تھے پس آیا انکے پاس ایک فرشتہ اور کہا اسنے کہ پڑھو تم پس فرمایا آپ نے
کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی کہ لیا اس فرشتہ نے مجکو دوبارہ یہانتک کہ محنت اسکی مجکو معلوم
ہوئی پھر چھوڑ دیا اسنے مجکو اور کہا کہ پڑھو تم میں نے کہا کہ میں نہیں پڑھنے والا ہوں پس لیلیا اسنے سہ بارہ مجکو اور ڈھانپ لیا مجکو پھر چھوڑ دیا

اور کہا اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ و ربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم پس پھرے وہان
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در اںحالیکہ جنبش کرتا تھا گوشت میان کتف اور گردن مبارک کا پس داخل ہوے خدیجہ بنت
خویلد کے پاس اور فرمایا کہ کپڑا اُڑھاؤ مجھپر پس کپڑا اُڑھایا لوگون نے آپ پر تا اینکہ جاتا رہا خوف آپسے پس آگاہ فرمایا آپ نے خدیجہ کو حال سے
اور کہا مجکو اپنی جان کا بڑا خوف ہی پس خدیجہ نے کہا قسم ہی خدا کی کہ اللہ تعالی آپکو کبھی اندوہگین نکریگا اسواسطے کہ آپ پاس لیگا نگت
کا کرتے ہین اور بار اُٹھاتے ہین یتیم کا اور تیمارداری کرتے ہین محتاج کی اور مہمانی کرتے ہین مہمان کی اور بیان کیا قیس نے تمام اس حدیث
کو اور کہا کہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اُسی حال مین کہ مین چلا جاتا تھا دفعتہً سُنا مین نے ایک آواز کو آسمان سے
پس بلند کیا مین نے اپنی نگاہ کو پس تھا وہ ایک فرشتہ جو آیا تھا میرے پاس غار حرا مین اور وہ بیٹھا تھا ایک کرسی پر آسمان و زمین کے
بیچ مین پس خوفناک ہوا مین اُس سے اور واپس آیا مین اور کہا مین نے کہ کپڑا اُڑھاؤ مجکو پس نازل فرمایا اللہ غالب اور بزرگ نے
اس آیت کو یا ایہا المدثر قم فانذر و ربک فکبر و ثیابک فطہر والرجز فاہجر پس آئی وحی اور پے در پے آنے لگی اور کہا قیس بن عامر نے
بادشاہ روم سے کہ تھا مین ایک روز ہمراہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسجد شریف مین کہ اُسیوقت آیا آپکے پاس ایک مرد شتر
سوار پس بٹھایا اُسنے شتر کو صحن مسجد مین اور رسی میں باندھ دیا اُسکو پھر کہا اُسنے کہ تم لوگون مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون شخص ہین
اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکیہ دیے بیٹھے تھے پس کہا ہے کہ روشن اور سپید رنگ تکیہ دینے والے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پس کہا
اُس مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ یا ابن عبد المطلب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین نے منظور کیا تیرے
جواب دینے کو پس کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ مین آپ سے سوال کرونگا اور بار گران ڈالونگا آپ پر سائل مین بس بے نیاز
کرین آپ میرے اوپر اپنی ذات مبارک کو پس فرمایا آپ نے سوال کر تو اُس چیز سے جو ظاہر ہو لی ہی تجکو پس کہا اس مرد نے کہ سوال
کرتا ہون مین بقسم آپکے پروردگار اور پروردگار سابقین کے کہ آیا اللہ تعالی نے آپ کو سب آدمیو نپر بھیجا اور نبی کیا ہی آپ نے فرمایا
کہ ہان پھر اُسنے کہا کہ قسم دلاتا ہون مین آپکو خدا کی کہ آیا اللہ تعالی نے پنجگانہ نماز پڑھنے کا آپ کو حکم دیا ہی حضرت نے ارشاد فرمایا ہان
اُسنے کہا کہ سوال کرتا ہون مین آپسے بقسم آپکے پروردگار کے کہ آیا اللہ تعالی نے حکم ایک مہینے کے روزہ کا تمام سال مین دیا ہی آپنے
ارشاد فرمایا ہان کہا اُسنے کہ سوال کرتا ہون مین آپسے بقسم آپکے پروردگار کے کہ آیا اللہ تعالی نے حکم اس امر کا آپکو دیا ہی کہ لیوین
صدقے کو ہمارے دولتمندون سے پس تقسیم کرین آپ اُسکو محتاجون پر آپ نے فرمایا ہان اُس مرد نے کہا کہ ایمان لایا مین
ساتھ اُس چیز کے جسکو آپ لائے ہین اور مین ایلچی ہون اور میرے پیچھے ایک قوم ہی اور مین ضمام بن ثعلبہ ہون ایک شخص قوم
بنی سعد بن بکر سے ہرقل نے قیس بن عامر سے کہا کہ قسم ہی تمکو اپنے دین کی کہ کیا معجزات تمنے اُنکے دیکھے ہین قیس نے کہا کہ تھا
مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر مین پس آیا ایک اعرابی اور نزدیک ہوا اُنسے پس فرمایا اُس سے مصطفی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ اُس اعرابی نے کہا کہ کون شخص اس کلام کا گواہ ہی آپنے فرمایا یہ درخت
بلایا اُس درخت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور وہ کنارے بیابان میں تھا پس آیا وہ درخت در اںحالیکہ پھاڑتا تھا زمین کو تا اینکہ ٹھہرا

سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس طلب گواہی کی آپنے اُس سے پس کہا اُسنے انت محمد رسول اللہ پھر واپس گیا وہ اپنی
جگہ پر پس کہا قیس سے ہرقل نے کہ پاتے ہین اپنے علم اور کتابون مین اس امر کو کہ ایک مرد انکی اُمت سے جسوقت ایک گناہ کریگا لکھا
جاویگا اُسپر ایک ہی گناہ اور جسوقت وہ ایک نیکی کریگا لکھی جاوینگی اُسکے واسطے دس نیکیان پس کہا اُس سے قیس بن عامر نے کہ
یہی صفت ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اسواسطے کہ ہمارے قرآن مین مذکور ہے من جاء بالحسنة فله عشر امثالها ومن
جاء بالسيئة فلا يجزى الا مثلها پس کہا ہرقل بادشاہ نے کہ جانو تم اس امر کو کہ وہ نبی جنکی بشارت عیسیٰ مسیح نے دی ہے وہ گواہ
ہونگے دنیا مین اور گواہ ہونگے لوگو پر قیامت کے دن قیس بن عامر نے کہا کہ یہ صفت ہمارے نبی کی ہے کہ وہ گواہ ہین دنیا مین جیسا کہ اللہ
تعالی نے فرمایا ہے انا ارسلناك شاهدا ومبشرا ونذيرا وداعيا الى الله باذنه وسراجا منيرا اور گواہی انکی عالم آخرت مین ہے پس کہا ہے
ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب بزرگ مین وجئنا بك على هؤلاء شهيدا اور گواہی انکی اُمت کی پس اللہ تعالی نے فرمایا لتكونوا
شهداء على الناس پس کہا ہرقل نے کہ وہ شخص جنکا تمنے وصف بیان کیا ہے آیا حکم کیا ہے اللہ تعالی نے مبدونکو اس امر کا کہ جاوین وہ انکی
حیات مین انکی طرف اور درود بھیجین انکی حیات مین اور بعد انکی موت کے اُنپر پس کہا قیس نے ہان اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین
فرمایا ہے ان الله وملئكته يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما ہرقل نے کہا کہ وہ نبی جنکا وصف عیسیٰ مسیح نے
بیان کیا ہے جاوینگے آسمانپر اور کلام کریگا اُنسے پروردگار انکا پس کہا قیس نے کہ یہ صفت ہمارے نبی کی ہے اللہ غالب اور بزرگ نے کہا ہے
سبحن الذی اسری بعبده ليلا قیس بن عامر نے بیان کیا ہے کہ بادشاہ کا ایک بطریق تھا اور وہ سنتا تھا ہمارے کلام کو اور وہ اصل
تھا اُسکے دین مین پس کہا اُس بطریق نے کہ اے بادشاہ جن نبی کا تو نے ذکر کیا وہ بعد ازین مبعوث ہونگے ضرار بن الازور نے کہا کہ جھوٹی ہے
یہ داڑھی ناپاک تیری اے کتے روم کے اور وہی نبی عربی مبعوث اور مشہور توراۃ اور انجیل اور زبور اور فرقان مین ہین اور وہ ہمارے
نبی ہین مگر یہ وہ کفر نے باز رکھا ہے تمکو انکے پہچاننے سے پس کہا ہرقل نے کہ تمنے بے ادبی کی جبکہ کاٹا تمنے ہمارے کلام کو ہمارے دین مین پس تم کون
ہو قیس بن عامر نے کہا کہ یہ ضرار بن الازور بن طارق الحجازی صاحب معرکہ ہاے مشہور ہین پس کہا بادشاہ نے کہ یہ وہی ہین جنکا حال
مین نے یون سنا ہے کہ وہ کبھی پیدل لڑتے ہین اور کبھی سوار ہو کر لڑتے ہین اور کبھی برہنہ تن بغیر کپڑے کے لڑتے ہین قیس نے کہا کہ ہان
وہی ہین **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ مجکو روایت اس امر کی پہونچی ہے کہ جب سنا بطریق نے قطع کرنا ضرار کا اُسکے کلام کو سامنے
بادشاہ اور مصاحبین اور بطارقہ کے چھپایا اُسنے غصے اور خشم کو اور اُٹھ کھڑا ہوا وہ بادشاہ کے سامنے سے پس خشمناک ہوے بطارقہ
اور مصاحبین بسبب بطریق کے پس جب دیکھا ہرقل نے اُن لوگون کے خشم اور غضب کو ڈرا وہ اپنی جان پر اُن لوگو سے پس کہا اُسنے
کہ کاٹ ڈالو تم ضرار کو اپنی تلوارونسے پس لےلیا ضرار کو تلوارون نے ہر طرف سے اور پہونچے اُنپر وار تلوار کشون کے پس مارے اُنھون نے
چودہ وار تلوار کے مگر وہ کارگر نہین ہوے تھے بسبب اُسکے کہ چاہا اللہ تعالی نے نجات ضرار کی پس جب دیکھا بطریق نے یہ حال بیٹھا وہ
اور کہا اُسنے کہ کاٹ ڈالو تم انکی زبان کو پس جب سنا یوقنا رحمہ اللہ نے یہ کلام کہا انھون نے اپنے بیٹے سے جو ایکسو جماعت مین تھے
کہ قسم ہے خدا کی نہ چھوڑونگا مین اس لعین کو کہ جگہ پکڑے وہ کسی مرد پر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس آگئے

اُٹھے یوقنا اور بوسہ دیا زمین کو اور کہا کہ ای بادشاہ یہ بات بہتر نہیں ہی بلکہ اے مناسب چھوڑ دینا اس جوان کا اُسکے حال پر ہی پس اگر زندہ
رہیگا جوان کل کی صبح تک تو نکالینگے ہم اُسکو شہر کے دروازے پر اُسکی گردن مارینگے ہم روبرو لوگونکے پس آرام حاصل کرینگے اس امر سے
دل رومیونکے اسواسطے کہ انکے دلون پر ڈرا امر ہی جو بیان نہیں ہوسکتا ہی سبب مارڈالنے اس جوان کے اُنکے پدران اور پسران کو علاوہ جو بیچ جنگی
عرب کو پس جو جی تمین ڈالینگے ہلو کو نکو اس معاملہ سے اور نہین چاہا تھا یوقنا نے اس کلام سے مگر نجات ضرار بن الازور کی اُسوقت
مین اور کہا تھا یوقنا نے کہ جب گذریگی رات ٹوٹ جایگا غصہ قوم کا اُنسے راوی نے بیان کیا ہی کہ پھر جانا بادشاہ نے یوقنا کی رائے کو اور کہا
اُسنے یوقنا اور اُنکے بیٹے سے کہ لو تم دونون اس شخص کو اپنے پاس اور نگاہ رکھو تم رات بھر اسکو پس لیا یوقنا اور اُنکے بیٹے نے ضرار بن الازور کو
اور لائے وہ دونون اُنکو اپنے گھر مین برہنہ کیا اُنکے بدن کو اور دیکھا نشان زخم تلوارونکو کہ نہین کاٹا تھا کسی رگ اور پٹھے کو بسبب لطف
اور مہربانی اللہ کے اُنکے حال پر پس ٹانکے لگائے یوقنا اور اُنکے بیٹے نے اُنکے زخمونپر اور ڈالا انہین دوا کو اور کھانا کھلایا اور پانی پلایا اُنکو پس کھولا
ضرار نے اپنی آنکھونکو اور نہین جانتے تھے کہ یوقنا نے بُرائی اور بلا ڈالی ہی رومیونپر بلکہ وہ جانتے تھے کہ یوقنا مرتد ہوگئے ہین پس کہا ضرار نے اُنسے
کہ اگر تم دونون کافر ہو پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمانبردار کیا ہی تمکو میرے واسطے تا اینکہ علاج کیا تمنے اس چیز کا جو رنج دیتی تھی میرے بدنکو اور اگر تم
دونون مسلمان ہو پس خوشحالی اور مبارکی ہو تمکو اور شاید کہ اللہ تعالیٰ جمع کرے میری پریشانی کو ساتھ ایک ضعیفہ بزرگ کے حجاز مین کہ بلند کرتی تھی
اُسنے آواز نالہ اور رونیکی اور دعا کرتی تھین وہ دن رات حالانکہ وہ جانتی تھین میرے اندازہ پیش آئے ایسے معاملات کو اسواسطے کہ دل ایک
باقی ماندگان اُنکے دوستونسے ہون اور میری ایک بہن ہی ہمارے لشکر مین تحقیق پوشیدہ ہی حال میرا اُنپر پس اگر ممکن ہو تمسے تو پہونچاؤ تم میری
بہن کو سلام اور آگاہ کرو تم اُنکو میری جگہ اور حال سے اور کیونکر ہوسکتا ہی کفار سے کلام میرا پس بہن میری آگاہ کردیگی میری ماں کو
اور رکھینگی وہ حال میرا اُنکو اور کہا کہ لکھو تم میری طرف سے میری بہن کو پھر لکھایا اُنکو اور پڑھے اُنھون نے یہ اشعار اشعار

الا ایہا الشخصان باللہ بلغا — سلامی الی انزال مکۃ والحجر
اگاہ ہو ای دو شخص واسطے اللہ کے پہونچاؤ تم دونون — میرے سلام کو بجانب آثار اور تودہ ہاے مکہ اور حجر کو

ولقیتما ما عشتما فی الف نعمۃ — بعز واقبال یدوم مع النصر
اور ملو تم دونون جبتک زندہ رہو تم ہزار نعمت کو — ساتھ بزرگی اور اقبال کے ہمیشہ سے دائم اقبال ساتھ مدد داد و

ولا ضاع عند اللہ ما تصنعانہ — فقد خف عنی ما وجدت من الضر
اور نہین رایگان ہوا نزدیک اللہ کے جو کچھ کیا ہی تم دونون نے نیکی سے — پس تحقیق سبک ہوگئی اور جاتی رہی مجھسے وہ چیز جو پاتا تھا مین سختی اور بدحالی سے

بصنعکما الی نلت خیرا ورحمۃ — کذلک فعل الخیر بین الوری یجزی
سبب نیکی کرنے تم دونونکے میرے ساتھ پہونچا مین بہتری اور آرام اور مہربانی کو — اسیطرح کار نیک درمیان خلایق کے جاری اور یادگار رہتا ہی

ومالی وبیت اللہ مرتے وانما — ترکت عجوزا فی الیمامۃ والقفر
اور نہ خواہش و آرزو جسکو ہو وہ بیت اللہ میں مرنا ایسا ہوا اور نہین ہو وہ آرزو — کہ چھوڑا تھا مین نے ایک ضعیفہ کو بیچ بیابان اور زمین بے آب و گیاہ کے

ضعیفة حیل لیس فیہا جلادة
سست اور ضعیف ہین وہ تدبیر کی نہین ہی انمین مضبوطی

علی الشیح والقیصوم والعشب والزہر
ناز گیاہ[12] ناز گیاہ گیاہ تر و اشگوفہ تر[12]
اوپر شیح اور قیصوم اور عشب اور زہر کے

واطعمہا من صید کفے ارانبا
اور کھلاتا تھا مین انکو اپنے ہاتھ کے شکار سے خرگوش

مع البقر الوحش والمقیمات فے البر
ساتھ گاو وحشی اور رہنے والے دشت کے

وانی اردت اللہ لا شی غیرہ
اور مین نے چاہا تھا اللہ کو نہ کسی چیز کو سوا اسکے

لعلے انال الفوز فی موقف الحشر
شاید کہ پہونچون مین رستگاری اور نیکی کو قیام گاہ محشر مین

کذلک اختے جاهدت کل کافر
اسی طرح میری بہن نے جہاد کیا ہر کافر پر

الا یا اخی مالی علی البین من صبر
آگاہ ہو اے میرے بھائی نہین ہی مجکو جدائی پر صبر

اذا سافر الانسان من ارض اہلہ
جسوقت سفر کرتا ہی آدمی اپنے گھربار کی زمین سے

فذو سلاغویب مات فی قبضة الکفر
اور کہو تم غریب بیکس مرگیا بیچ اختیار کافرون کے

الا یا حمامات الاراک تحملے
آگاہ ہو اے کبوتران سبزہ شور مزہ کے اٹھاؤ اور لیجاؤ تم

الی عسکر الاسلام والسادة الغر
طرف لشکر اسلام اور رئیسان بزرگ کے

علی نائبات الحادثات التی تجری
اور مصیبتون وقائع کے جو آتی اور جاری ہوتی ہین

وکنت لہا رکنا ادوم دماءہا
اور تھا مین انکے واسطے خادم اور کارکن چاہتا تھا مین

من الوحش والیربوع والضب والعقر
وحشی اور موش صحرائی اور سوسمار اور گوشت خشک کیا ہوا

واحمی حماہا ان تقام فلم یزل
اور نگاہ رکھتا تھا مین انکی نگاہ رکھنے کی چیزونکو اگر کھڑی

وجاهدت فی جیش الملاعین بالسمر
اور جہاد اور کوشش کیا مین نے بیچ لشکر ملعونون کے

فمن خاف یوم الحشر ارضی الہہ
پس جو شخص ڈریگا قیامت کے دن راضی کریگا وہ اپنے پروردگار کو

وما برحت فی الطعن فی الکر والفر
اور نہین جدا ہوئین وہ نیزہ بازی مین بیچ حملہ اور دہبہ کے

الا یا اخی ہذا الفراق فمن لنا
آگاہ ہو اے میرے بھائی اس جدائی کو پس کون شخص ہی واسطے

فاما ہلاک او رجوع الی الدہر
یا ہلاکی ہوتی ہی یا پھرنا بجانب موافقت زمانہ کے

صریع طریح بالسیوف مقطع
خستہ اور افتادہ ساتھ تلوار کے کاٹا گیا

رسالة صب لا یفیق من السکر
پیام ایسے عاشق کا جو نہین آرام پاتا بیہوشی سے

وقولی صرار فی القیود مکبل
اور کہو تو ضرار بیچ بیڑیون کے قیدی ہین

معودة سکنی الفضاء مقیمة
عادت رکھنے والی ہین وہ سکونت زمین کشادہ کے قیام کرنیوالی

واکرم مہا جہدی وانی فقریہا
اور برگزاشت کرتا تھا مین بقدر اپنی کوشش کے اگرچہ لاحق

مع الظبی والغزلان والنبق بعدہ
ساتھ آہو اور بچگان آہو اور نبق بعد اسکے

لہا ناصر فے موقف الشر والضر
تھا مین مددگار انکا بیچ جگہ ٹھہرنے بدی اور تنگی کے

وارضیت خیر الخلق اعنی محمدا
اور راضی کیا مین نے بہتر خلایق یعنی محمد صلی اللہ علیہ

وقاتل ابناء الصلیب ذوی الکفر
اور قتل کریگا ابناے صلیب کافرون کو

تقول وقد جاء الفراق بجینہ
کہتی تھین وہ کہ بتحقیق نزدیک ہوئی جدائی اپنے وقت

بحسن رجوع قادم منک بالبشر
اچھے پھرنے والے اچھے آنیوالے تمہارے پاس سے ساتھ

الا بلغاہا عن اخیہا تحیة
آگاہ ہو پہونچاؤ تم دونون انکے بھائی کیطرف سے دعا

علی نصرة الاسلام والطاہر الطہر
اوپر مددگاری اسلام اور پاک سب پاکون کے

حمائم نجد بلغی قول شائق
اے کبوترزمین بلند کے پہونچا تو پیام آرزومند کا

بعید عن الاوطان فی بلد وعر
دور ہین وطن سے بیچ جگہ دشوار کے

حمائم نجد اسمعی قول مغرم
اے کبوتر زمین بلند کے سن تو پیام تنہا اور بیکس کا
بان دموعی کالسحاب و کالمطر
اسطور پر کہ آنسو میرے جاری ہین مانند بارانکے اور
حمائم نجد ان اتیت خیامنا
اے کبوتر زمین بلند کے اگر آوے تو ہمارے خیمون مین
له علة بین الجوانح والصدر
اسکو بیماری ہے درمیان استخوانہاے پہلو اور سینہ کے
وفی خده خال لمحنة صاحب
اور اسکے رخسارہ پر ایک تل تھا جسکو بہادیا آنکھون
فوافا انباء اللئام علی غدر
پس پہونچ گئے اسپر لوگ ناکس اوپر بیوفائی کے
الا یا حمامات الحطیم وزمزم
آگاہ ہوا ے کبوتر حطیم اور زمزم کے
لقبر غریب لا یزار من النکر
واسطے قبر بیکس کے کہ نہین زیارت کیجاتی ہو زبونی

غریب کئیب فی ذلة الاسر
دور از وطن ایسا کہ نزدیک ہیچ خواری قیدکے
حمائم نجد عنودی عند موطنی
اے کبوتر زمین بلند کے خوش آوازی کرو اور اچھی ہوا کل تو
فقولی لکن لک الدهر عسر علی یسر
پس کہہ تو اسیطرح رہیگا زمانہ دشواری کا اوپر
له من عداد النجم عشر وسبعة
واسطے اسکے شمار عمر کی اٹھارہ برس ہے
علی فقد اوطان وکسر بلا جبر
اوپر جدائی اور دوری گھر وطن اور شکستگی اور ناسی اٹھانے بوجھ
الا فادفنا بارك الله فیکما
آگاہ ہو پس چھپاؤ تم دونون مجکو زمین ہلاکت کے
الا فاخبری امی وقل علی امری
خبردے تو میری مان کو اور مطلع کر تو میرے حال پر

وان سالت عنی الاحبة فاخبری
اور اگر پوچھیں میرے حال کو تجھسے دوست لوگ
فقولی ضرار فی قیود یحن الی الوکر
اور کہہ تو ضرار نالہ دردناک کرتا ہے بیچ آشیانہ قیدی کے
وقولی الحمران الاسیر بحرقة
اور کہہ تو اسنے کہ تحقیق قیدی بیچ گرمی بیقراری کے ہے
وداخل نو عند الحساب بلا فکر
وقت حساب کرنے کے بدون فکر کے
مضی سائرا یبغی الجهاد تبرعا
روانہ ہوا خواہش جہاد مین واسطے نیکو کاری کے
وانتنا هذا الزیب علی قبری
اور لکھدو تم دونون کہ مسافر اور بیکس ہو میری قبر پر
عسی نسیم الایام علیها بزورة
شاید کہ موافقت کرے زمانہ انکو ساتھ ایکبار زیارت

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب لکھا یونانے ضرار کے اشعار کو ختم کیا انھون نے خط کو
اور سپرد کیا خط ایک شخص کو معاہدین سے جسپر وہ اعتماد رکھتے تھے پہونچا دینے خط کو
بجانب سلمانون کے **واقدی** رحمہ اللہ نے جابر بن عمران الدوسی سے اور انھون نے ابی ہریرہ سے روایت کی ہی کہا ابی ہریرہ
نے کہ تھا مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لشکر مین اور ہم لوگ اُسی مین تھے جسکا نام بلاط تھا کہ اُسیوقت آئے
معین بن اوس قبیلہ مخزوم سے اور پچھوڑا اور مقرر کیا تھا انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے مقدمہ لشکر پر پس لائے وہ ایک رومی کو اور
کہا ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ لو تم اُس شخص کو کہ وہ اپنے تئین ایلچی بیان کرتا ہی پس پوچھا اُس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے پس
کہا اُسنے کہ مین ایلچی ہون میرے پاس ایک خط ہی تمھارے نام کا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کس کی طرف سے ہی
اُسنے کہا کہ تمھارے ایک قیدی کی طرف سے ہی جو انطاکیہ مین ہین اور نام اُنکا ضرار بن الازور ہی پس لیا ابو عبیدہ بن الجراح
نے خط اور پڑھکر سنایا مسلمانون کو پس روے مسلمان اور پہونچی خبر ضرار کی بہن خولہ کو پس آئین وہ ابو عبیدہ بن
الجراح کے پاس اور کہا اُسنے کہ یا امین الامۃ سناؤ تم مجکو شعر میرے بھائی کی پس سنایا پڑھکر خولہ کو بعض اشعار اور بعضی
تمام کیا اسکو پس انا للہ پڑھا خولہ نے اور کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم واللہ لاخذن ثارہ **واقدی** رحمہ اللہ نے

خالد [illegible] نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ اہل حازم اور راوندان اور عم اور ارتاج اور سوائے
اُنکے اور مقامات کے قلعون کو مسلمانون نے از روے صلح فتح کیا اور برابر ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ چلتے تھے مع مسلمانون کے
تا اینکہ پہونچے اُنکو لیکر لوہے کے پُل تک اور پہونچی خبر ہرقل کو پس قرار پکڑا خوف نے ہرقل کے دل مین اور حکم کیا اُسنے اپنے بطارقہ کو
واسطے آمادگی لڑائی عرب کے اور کھڑے کرنے اپنے خیمے کے قریب پُل لوہے کے اور کھڑا کیا ملوک نے اپنے خیمون کو اور کھولدیا بادشاہ نے
خزانہ ہتھیارون کا اور تقسیم کیا ہتھیارون کو اپنے لوگون لشکرون پر اور خلعت دیا یوقنا کو اور کہا اُن سے کہ اے دمشق حاکم کیا
مین نے تمکو اس سب لشکر پر پس بندوبست کرو تم اُسکا پھر سپردگی اُسنے یوقنا کو ایک صلیب کو کہ جو قسون کے
کنیسہ مین تھی اور وہ نہین ظاہر کرتے تھے اُسکو مگر بڑے دن مین اور کہا اُسنے کہ اے دمشق اپنے آگے کرو تم اس صلیب
کو اور اعتماد کرو تم اُسپر پس وہ مدد دیگی تمکو پس لیا اُسکو یوقنا نے اور سپرد کیا اپنے بیٹے کو اور حکم کیا اُسکے اُٹھانے کا سامنے
اپنے پھر ہرقل نے جب خلعت دیا یوقنا کو سوار ہوا وہ اُسیوقت بجانب کنیسہ قسیسین کے اور سوار ہوے اُسکے ساتھ ملوک اور
بطارقہ اور حجاب اور راہب تا اینکہ پہنچے اُنھون نے نماز مدد کی پس جب پڑھ چکے وہ نماز اور بیٹھا بادشاہ اور گرد ہوے اُسکے
حجاب حکم کیا اُسنے اپنے سامنے لائے جانے مقید بن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تا کہ قربانی اُنکی کرے پس بوسہ دیا یوقنا
نے اُسکے ہاتھ کو اور کہا کہ اے بادشاہ نہین حکومت اور نصرت دیا تجکو اللہ تعالی نے بندون اور شہرون پر مگر اسوجہ سے
معلوم کیا اللہ تعالی نے اس امر کو کہ حلم اور بُردباری تیری اُٹھا دیگی اس بوجھ کو اور حکیم دیسو قورس نے کہا ہی کہ عقل پایہ نردبان
بزرگی ہی اور صاحب عقل آگاہ اور بزرگ ہوتا ہی اسواسطے کہ عقل عزت ہی جسمون کی اور چراغ ہی خلائق کی اور جان تو اے
بادشاہ اس امر کو کہ عرب نے قصد کیا ہی ہمارا ساتھ اپنے لشکر اور سامان کے اور ضرور ہمکو اُنسے لڑنا ہی اور ہم نہین جانتے ہین کہ غلبہ
اُسکے لیے ہی پس اگر مار ڈالیگا تو ان عرب کو اور بڑ جاویگا کوئی شخص ہم مین کا عرب کے ہاتھون مین تو وہ نہ باقی رکھینگے اُسکو اور بہتر
ہی چھوڑ دینا اُنکا اُنکے حال پر یہانتک کہ دیکھین ہم کہ کس جانب کو رجوع کرنا ہی کام ہمارا پس اگر گرفتار ہو جاویگا کوئی شخص ہمارا میان
بادشاہ سے تو معاوضہ کرینگے ہم اُنسے ارباب دولت نے کہا کہ اے بادشاہ سچا ہی یہ دمشق اپنی قوم مین پس کلام کیا اور کہا ایک
بطریق نے کہ اے بادشاہ حکم کر تو قیدیون کے لانیکا اس کنیسہ مین اسواسطے کہ یہ کنیسہ سب کنیسون سے اچھا ہی اور بھرا ہی عورتون
اور لڑکیون سے اور پیش کر تو اُنسے سوال نصرانی ہونے کا اسواسطے کہ جب وے دیکھینگے ہماری عورتون اور لڑکیون کی خوبصورتی اور اُنکی
بوے خوش شاید کہ جھکین دل اُنکے بجانب دنیا اور اُسکی زینت اور آسایش کے اور پھرین وہ ہمارے دین کی طرف اور ہووے یہ امر
باعث ضعف اور سستی مسلمانون کا پس حکم کیا بادشاہ نے اُنکے لانے کا پس جب لائے گئے وہ کنیسہ مین بلند کیا قسون نے آوازونکو
ساتھ پڑھنے انجیل کے اور دھونی کی خوشبودار چیزونکی اور ظاہر کیا اپنے تکلفات اور آرایش کو پس بلند کیا مسلمانون نے اپنی آوازونکو
ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود کے بشیر اور نذیر پر اور کہا اُنھون نے کذب العادلون باللہ وضلوا ضلالاً بعیداً

وحسرواخسرانا مبینا ما اتخذ اللہ من ولد وما کان معہ من الٰہ اور تھے صحابہ مین ایک مرد فصحاے مین اور اُنکے علما سے جو جانتے تھے کتب
حمیریکو اور آگاہ تھے گذری ہوئی کتابون سے اور نام انکا رفاعہ بن زہیر تھا کہتے تھے وہ شعر کو اور آراستہ کرتے تھے کلام کو اور اُنھون نے
جب دیکھا کنیسا اور اُسکے کافرونکو اور دیکھا اُنکو کہ بزرگداشت کرتے ہین وہ صلیبانکی اور سجدہ کرتے ہین تصویرونکو کہا اُنھون نے اللہ اکبر
اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کذب حزب الشیطان ولا الٰہ الا الرحمن الذی یسبح لہ کل شی انہ فرد
لا الی شی منسوب لیس لہ صنو ولا ند ولا ولد ولا حد اوصل الموجودات مصور المصنوعات خلق المخلوقات مدبر الکائنات اول لا افتتاح
لوجودہ واخر لا علام لشھودہ لا یموت ولا یفنی ولا یزول ولا یبلی لا شریک لہ ولا وزیر ولا صاحبۃ ولا مشیر لیس کمثلہ شی
وھو السمیع البصیر راوی نے بیان کیا ہی کہ جنبش مین آیا کنیسا اُنکے قول سے اور جھکے راہب لوگ ساتھ اپنے عصاؤن کے
اُنکی طرف پس اشارہ کیا بادشاہ کے دربانون نے راہبون کی طرف کہ چھوڑ دو اُس شخص کو اُسکے حال پر پس جدا ہوے راہب
اُن سے پس کہا ہرقل نے رفاعہ بن زہیر سے کہ ای برادر عربی تمھارا کیا نام ہی رفاعہ نے کہا کہ اے بادشاہ تو میرے نام سے
کیا چاہتا ہی حالانکہ مین تمھاری جنس سے نہین ہون جو مجھسے تم پوچھوگے پس کہا بطریق نے کہ اے بادشاہ یہ شخص سچ
کہتا ہی کہ ہماری جنس نہین ہی اور نہ وہ علم و مسائل حکمت سے آگاہ ہی کہ پوچھین ہم اُس سے بلکہ وہ بدوی ہی کہ نہین
جانتا ہی مگر سکونت جنگلون اور صحبت بدوون کی اور حکمت ہمارے شہرون مین ظاہر اور ہمارے حکما مین مشہور ہوئی ہی
جوش مارا حکمت نے یونانیین سے اور بھر لیا ہی اُسکو مصر یا یونانیین کے سینون نے پس کہان ہی اہل عرب مین حکمت اور
علوم جو پہونچا دین اور پڑھین اُسکو آپس مین اسواسطے کہ بزرگیان سب ہمارے عالمون مین ہین اور عدالت ہمارے
بادشاہون مین ہی ہماری قوم سے اسکندر اور بطلیموس اور ارمول اور جبر اور ارسطاطالیس اور فیثاغورس تو چند سے
جسنے انطاکیہ کو بنایا تھا اور ارمیون جو نبی اور بادشاہ تھے اور طاطاغورس اور اُسنے بنایا تھا رہا اور منبج کو اور اطنیس اور یہ
شخص کاہن تھا اور خبر دی تھی اُسنے بادشاہ عہد کو کہ پیدا کیا جاویگا اُسکے واسطے ایک لڑکا جو کلام کریگا اپنے پروردگار سے
اور اُسکے واسطے ایک حال اور مرتبہ بزرگ ہوگا اور ہلاک کیا جاویگا اُسکے ہاتھون پر فیلاطون یعنی فرعون اور منافطیش حکیم
یعنی اس لفظ کے دریاے علوم ہین اور ہماری قوم سے ارمیوتھا جسنے بنایا تھا رومۃ الکبری اور اُسی کے نام پر اُسکا نام
رکھا گیا اور ہمین لوگون سے تھا سبطانیوس اور وہی بنانے والا اُس پہلی کتاب کا ہی جس مین صورتین زمین کی مع
اُسکے پہاڑون اور دریاؤن اور درختون اور جانورون کے ہین اور بیان کیا ہی اُسی نے ہر اقلیم کا حال مع اُن کی
چیزون کے اور بیان کیا ہی اُسی نے ہر اقلیم کی معدنیات سونا اور چاندی اور جواہرات کو اور شمار کیا ہی اُسی نے
سب زمین کی نہرون کو اُن کے نامون سے اور اسی طرح بیان کیا ہی اُس نے زمین کے پہاڑون اور جنگلون اور
گھاٹیون اور آبادیون اور اُس کے عجائبات کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ نہین کہا بطریق نے
اس کلام کو سامنے ہرقل بادشاہ کے مگر بطور طعن اور طنز کے عرب پر تاکہ سنے جبلہ بن الایہم اُس کلام کو اور وہ

بیان کیا ہی کہ یاد کر لیا لوگون نے اشعار ضرار کے اور دست بدست پھرایا اُن اشعار کو لوگون مین اور سب سے زیادہ غمگین اُن پر
خالد رضی اللہ عنہ تھے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ اہل حازم اور رراوندان اور عم اور راتلج اور سوا
اُنکے اور مقامات کے قلعون کو مسلمانون نے اندروے صلح فتح کیا اور برابر ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ چلتے تھے مع مسلمانون کے
تا اینکہ پہونچے انکو لیکر لوہے کے پل تک اور پہونچی خبر ہرقل کو پس قرار پکڑا خوف نے ہرقل کے دلمین اور حکم کیا اُسنے اپنے بطارقہ کو
واسطے آمادگی لڑائی عرب کے اور کھڑے کرنے اپنے خیمے کے قریب پل لوہے کے اور کھڑا کیا ملوک نے اپنے خیمون کو اور کھولدیا بادشاہ نے
خزانہ ہتھیارون کا اور تقسیم کیا ہتھیارون کو اپنے لوگون لشکریون پر اور خلعت دیا یوقنا کو اور کہا اُن سے کہ اے دمشقی حاکم کیا
مین نے تمکو اس سب لشکر پر پس بندوبست کرو تم اسکا پھر سپردگی اُسنے یوقنا کو ایک صلیب کو کہ جو قسون کے
کنیسہ مین تھی اور وہ نہین ظاہر کرتے تھے اُسکو مگر بڑے دن مین اور کہا اُسنے کہ اے دمشقی اپنے آگے کرلو تم اس صلیب
کو اور اعتماد کرو تم اسپر پس وہ مدد دیگی تمکو پس لیا اُسکو یوقنا نے اور سپرد کیا اپنے بیٹے کو اور حکم کیا اُسکے اُٹھانے کا سامنے
اپنے پھر ہرقل نے جب خلعت دیا یوقنا کو سوار ہوا وہ اُسیوقت بجانب کنیسہ قسیسین کے اور سوار ہوے اُسکے ساتھ ملوک اور
بطارقہ اور حجاب اور راہب تا اینکہ پڑھی اُنھون نے نماز مدد کی پس جب پڑھ چکے وہ نماز اور بیٹھا بادشاہ اور گرد ہوے اُسکے
حجاب حکم کیا اُسنے اپنے سامنے لائے جانے مقیدین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تاکہ قربانی اُنکی کرے پس بوسہ دیا یوقنا
نے اُسکے ہاتھ کو اور کہا کہ ای بادشاہ نہین حکومت اور نصرت دیا تجکو اللہ تعالی نے بندون اور شہرون پر مگر اسوجہ سے
کہ معلوم کیا اللہ تعالی نے اس امر کو کہ حلم اور بردباری تیری اُٹھاویگی اس بوجھ کو اور حکیم دیسقوریس نے کہا ہی کہ عقل پایہ نردبان
بزرگی ہی اور صاحب عقل آگاہ اور بزرگ ہوتا ہی اسواسطے کہ عقل عزت ہی جسمون کی اور چراغ ہی خلائق کی اور جان تو اے
بادشاہ اس امر کو کہ عرب نے قصد کیا ہی ہمارا ساتھ اپنے لشکر اور سامان کے اور ضرور ہمکو اُنسے لڑنا ہی اور ہم نہین جانتے ہین کہ غلبہ
کسکے لیے ہی پس اگر مارڈالیگا تو ان عرب کو اور پڑ جاویگا کوئی شخص ہم مین کا عرب کے ہاتھون مین تو وہ نہ باقی رکھینگے اُسکو اور بہتر
ہی چھوڑدینا اُنکا اُنکے حال پر یہانتک کہ دیکھین ہم کس جانب کو رجوع کرتا ہی کام ہمارا پس اگر گرفتار ہوجاویگا کوئی شخص ہمارا میان
بادشاہ سے تو معاوضہ کرینگے ہم اُنسے ارباب دولت نے کہا کہ ای بادشاہ سچا ہی یہ دمشقی اپنے قوم مین پس کلام کیا اور کہا ایک
بطریق نے کہ ای بادشاہ حکم کر تو قیدیون کے لانیکا اس کنیسہ مین اسواسطے کہ یہ کنیسہ سب کنیسون سے اچھا ہی اور بھرا ہی عورتون
اور لڑکیون سے اور پیش کر تو اُنسے سوال نصرانی ہونے کا اسواسطے کہ جب وہ دیکھینگے ہماری عورتون اور لڑکیون کی خوبصورتی اور اُنکی
بوے خوش شاید کہ جھکین دل اُنکے بجانب دنیا اور اُسکی زینت اور آسایش کے اور پھرین وہ ہمارے دین کی طرف اور ہووے یہ امر
باعث ضعف اور سستی مسلمانون کا پس حکم کیا بادشاہ نے اُنکے لانے کا پس جب لائے گئے وہ کنیسہ مین بلند کیا قسون نے آوازونکو
ساتھ پڑھنے انجیل کے اور دھوونی کی خوشبودار چیزونکی اور ظاہر کیا اپنے تکلفات اور آرایش کو پس بلند کیا مسلمانون نے اپنی آوازونکو
ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود کے بشیر اور نذیر پر اور کہا اُنھون نے کذب العادلون باللہ وضلوا ضلالا بعیدا

ملجاتا ہی ایک عنصر دوسرے سے اور لے لیتی ہی روشنی کو اور پیچھے بیٹھ جاتی ہی تیرگی اور لجاتی ہی تیرگی مین پس رفاعہ بن زہیر رحمہ اللہ نے
کہا کہ اے قس نہین صواب کو پہونچا تو اپنے اس کام مین قس نے کہا کیونکر ہی یہ بات رفاعہ نے کہا کہ کیونکر میل کرینگے دل بجانب
علام الغیوب کے درانحالیکہ چھپائی گئی ہی اُن سے راہ پہونچانیوالی اور کیونکر رہائی پاویگی اور جدا ہوگی روشنی تاریکی سے
ہر دون پاک ہونیکے کفر سے اور کیونکر پاوینگے افکار مشکل بھیدون پوشیدہ کو درانحالیکہ وہ افکار بیدہ غفلت مین ہین جبکہ پہونچتی
ہین خواہشین اپنے پہونچنے کی جگہون تک اور نزدیک ہوتی ہین ہمتین اپنے مقر اور مسکن تک اور پھرتی ہی فکر اپنے عناصر تک اور پھرتی ہین
پھیرین جنبش دینے والی زیرکی اور دانائی کی اپنے مسکنون تک اور پہونچتے ہین ذہان بلند اپنی جگہون تک اور جدا ہوتے ہین اشکال اشکال
سے بسبب تاثیر خواہش کے نہین اور ادعا کرتی ہین اپنی صورتون پر گرانا اپنے عناصر سے پھر کہا رفاعہ نے کہ اے تبرک یہ کلام اُن
عرب کا ہی کہ گمان کیا تھا تو نے کہ حکمت اُنکے اخلاق سے نہین ہی اور اُنکی بازارون مین نہین بیچی جاتی ہی اور تھا ایک بادشاہ
ملوک یمن سے جسکا نام سیف بن ذی یزن تھا کہ اُسنے خوشخبری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دی تھی سات سو برس قبل
اُنکے ظہور کے اور وہ کلام کرتا تھا ساتھ مشکلات علوم کے اور اچھی طرح سے نثر اور نظم کو قافیہ وار کرتا تھا کلام کیا ہی اُسنے
اپنی زبان پر ساتھ حکمت اور شکر نعمت کے اور منجملہ اُسکے جو کچھ کہا ہی ایک فصیح نے ہمارے فصحا سے جسکا نام قس بن ساعدۃ الایادی
تھا اُنکے اشعار ہین **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے عبد اللہ بن ربیعہ سے روایت کی ہی کہا عبد اللہ نے کہ کہا مین نے
رفاعہ بن زہیر سے جب چھوٹے وہ روم کی قید سے کہ اے چچا کیونکر سمجھا تھا تبرک تمھارے قول کو اور تم اُسکے کلام کو رفاعہ نے
کہا کہ اے میرے بیٹے نہین دیکھا مین نے زیادہ فصیح ملعون سے کلام عربی مین اور پوچھا تھا مین نے اس حال کو یوقنا سے پس کہا
یوقنا نے کہ آیا نہین جانتے ہو تم کہ ملک بادشاہان روم اور بطارقہ کا نہین قائم اور پائدار رہتا ہی مگر اُس حال مین کہ کلام کرین وہ
ساتھ زبان عرب کے اسواسطے کہ وہ قریب ہین عرب سے حجاز مین راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بیان کی رفاعہ نے سلمانون سے
کیفیت اپنے مناظرے کی تبرک سے تو لکھا اُسکو اکثر لوگون نے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ رفاعہ بن زہیر کا ایک
بیٹے تھے جو اُنکے ساتھ گئے تھے اور دل اُنکا میل کرتا تھا بجانب کفر کے اور باپ اُنکے دعا کرتے تھے اُنکے واسطے اور جب داخل
ہوے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قسون کنیسہ مین اور مشغول ہوے رفاعہ ساتھ تبرک کے مناظرہ مین
متوجہ ہوے تھے بیٹے اُنکے عامر درانحالیکہ وہ تیز نظر سے دیکھتے تھے بجانب کنیسہ اور اُسکی آرایش اور تکلفات اور تصویرون اور
صلیبان کے اور تامل دیکھتے تھے وہ رومیون کی عورتون اور اُنکے لباس اور خوبصورتی کو پس اُسیوقت قریب کیا اُسکے ساتھ
شیطان نے پس دوڑے وہ بجانب بوسہ دینے صلیبان اور تصویرونکے اور اختیار کیا شرک کو ساتھ اللہ پاک کے پیچھے دیکھا اُنکی
طرف اُنکے باپ رفاعہ نے روئے اور کہا کہ سختی ہو تجھپر آیا کافر ہوگیا تو بعد ایمان کے سختی ہو تجھپر دور کیا گیا تو دروازے رحمان سے سختی ہو
تجھپر آیا کفر کیا تو نے ساتھ بادشاہ عوض لینے والے کے اے راندے گئے قدرت کے اے دور کیے گئے حضوری کے اے سختی ہو تجھپر
کیونکر نا سپاسی کی تو نے ساتھ صاحب قدرت کے قسم ہی کہ غمگین ہونگا مین تجھپر تیری جدائی سے دنیا مین کہ چھوڑنا دنیا کا

فرور ہو اور ہو گا غم میرا تیری جدائی سے مگر عالم آخرت مین جبکہ چلیگا تو ایک راہ مین اور مین ایک راہ مین جبکہ تو جایگا شیطان کے
گھر کی طرف اور اٹھایا جایگا تو ان راہبون اور قسون کے ساتھ اور ہو گا تو چھٹوین طبقے آگ مین اور مین جاونگا ساتھ حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے گھر مین جسمین ازواج اور نعمتین باقی ہونگی ای بیٹے نہ طلب کر تو زندگانی دنیا کو ای بیٹے نہ اختیار
کر عالم آخرت پر خواہش نفس کو جو نیست ہونیوالی ہی افسوس ہوگا مجھپر میری ندامت کا تیرے کامون سے جبکہ ٹھرے گا تو
سامنے ذات بزرگ اور مالک کے ای بیٹے میرے تحقیق تو نے رسوا کیا اپنے باپ کے بڑھاپے کو جبکہ کفر کیا تو نے ساتھ جاننے والے
پوشیدہ اور ظاہر کے ای بیٹے میرے تحقیق زیان کار ہوئی اُمید میری تیرے باب مین ای بیٹے میرے کیونکر خوش ہو اول تیرا دوری
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور وہ ایسے ہین کہ کل کے روز لوگ اُن سے شفاعت طلب کرینگے پھر پڑھے اُنھون نے
اشعار پند و نصیحت کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ رفاعہ کے بیٹے نے اُسنے کہا کہ تحقیق ای باپ ڈالا گیا ہی
پردہ اور بند کیا گیا ہی دروازہ راوی نے بیان کیا ہی کہ حکم کیا بطریق نے چھوڑ دینے رفاعہ کے بیٹے کا قید سے اور اُسکے نہلانے کا
ماء معمودیہ سے اور گرد ہوے قسیس ور شماسہ اور رہبان اور پہنائی گئین اُنکو خلعتین بطارقہ اور ملوک کی طرف سے اور نصرانی کیا
اُنکو اور دیا بادشاہ نے ایک گھوڑا خاص اپنی سواری کا اور دی ایک عورت جوان اُنکو اور کردیا اُنکو ہمراہیان جبلہ بن الایہم غسانی
مین پس کہا بطریق نے صحابہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ای عرب کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو اس امر سے کہ پھرو تم
ہمارے دین کی طرف جیسا کہ تمھارے ساتھی نے کیا ہی درانحالیکہ حاصل کروگے تم نعمتہاے دنیا اور رضامندی ہرقل بادشاہ
کو پس کہا صحابہ نے کہ باز رکھا ہی ہمکو اس امر سے صحت اور حقیقت ہمارے دین اور پایداری ہماری یقین نے اور ہم لوگ ان لوگون مین
نہین ہین کہ ایمان کو کفر سے بدل ڈالین اگرچہ مارڈالے جاوین ہم تلوارون سے بحالت صبر کے پس کہا بطریق نے کہ دور کیا ہی
تمکو مسیح نے اپنے دروازے اور درگاہ سے پس کہا رفاعہ ابن زہیر نے کہ اللہ تعالے اُس امر کو خوب جانتا ہی کہ ہم مین اور
تم مین سے کون راندا گیا ہی اور قسم ہی خدا کی کہ مسیح علیہ السلام بری ہین تمسے اور تم اُنکے دشمن اور اُنپر جھوٹی تہمت کرتے ہو
اور وہ دشمن ہونگے تمھارے میدان قیامت مین سامنے اللہ غالب اور بزرگ کے اسواسطے کہ مسیح بزرگ اور جوانمرد بندے
ہین اور بھیجا تھا اللہ تعالی نے اُنکو تمھارے پاس پس مخالفت کی تمنے اُنکی اور بدل ڈالا تمنے اُنکی شریعت کو اور نہین
سمجھے تم اُس چیز کو جو وہ تمھارے پاس لیکر آئے تھے اور ہمارے نزدیک تم گمراہ ہو بسبب اپنے جہل کے اور ظلم کرتے ہو مسیح پر
بسبب کہنے تمھارے امر خلاف واقع کے اُنپر اسواسطے کہا اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہی والکافرون ہم الظالمون پس کہا ہرقل نے
رفاعہ سے کہ کم کرو تم بات چیت کو ای شیخ اسواسطے کہ اللہ تعالی خوب آگاہ اور دانا ہی اپنے بندون کے حال سے اور کلام بہت ہی اور
نہین دوست رکھتے ہین ہم تمکو اور نہ تم ہمکو پھر کہا ہرقل نے کہ ہمکو یہ خبر پہونچی ہی کہ تمھارے خلیفہ اور سردار کا لباس مرقع ہی حالانکہ
پہونچا ہی اُنکے پاس ہمارا مال اور خزانہ اسقدر جسکا بیان نہین ہوسکتا ہی پس کس چیز نے باز رکھا ہی اُنکو اس امر سے کہ وہ ساتھ
تکلفات اور لباس شاہانہ کے رہین رفاعہ بن زہیر نے کہا کہ باز رکھا ہی اُنکو اس امر سے خوف خدا اور عالم آخرت نے پس کہا ہرقل نے

کہ اُنکے دارالامارۃ کا حال کیا ہی رفاعہ نے کہا کہ وہ مٹی سے بنایا گیا ہی ہرقل نے کہا کہ اُنکے مصاحب اور دربان کون ہین رفاعہ نے
کہا کہ دربان اُنکے محتاج اور غریب مسلمان ہین ہرقل نے کہا کہ فرش اُنکا کیا ہی رفاعہ نے کہا کہ فرش اُنکا عدالت کرنا اور تمکین ہی
ہرقل نے کہا کہ تخت اُنکا کیسا ہی رفاعہ نے کہا کہ تخت اُنکا پاکدامنی اور یقین ہی ہرقل نے کہا کہ خزانہ اُنکا کیا ہی رفاعہ نے کہا کہ خزانہ
اُنکا اعتماد رکھنا ساتھ پروردگار عالم کے ہی ہرقل نے کہا کہ لشکر اُنکا کون ہی رفاعہ نے کہا کہ لشکر اُنکا دلیران موحدین اور شہسواران
مسلمین ہین کیا نہین جانا اور سُنا تونے ای بادشاہ کہ ایک جماعت نے اُنسے کہا تھا کہ یا عمر تحقیق مالک ہوگئے تم خزانہ سلاطین
روم کے اور ذلیل و خوار کیا تمنے بطارقہ اور اکاسرہ کو پس تم کیون لباس اچھا نہین پہنتے ہو پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
کہ تم لوگ آرایش اور تکلفات دنیا کو چاہتے ہو اور مین رضامندی پروردگار دنیا و آخرت کی چاہتا ہون اسیوجہ سے جب
اُنھون نے ظاہر کیا اس کام کو تو اشارہ کیا اس کلام کیطرف پکارنے والے مالک اندازے ہر چیز نے الذین ان مکنا ہم فی الارض
اقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وامروا بالمعروف ونہوا عن المنکر راوی نے بیان کیا ہی کہ حکم کیا بادشاہ نے مسلمانون کے قیدخانے مین
لیجانے کا پھر نکلا وہ کنیسہ سے اپنے لشکر کیطرف تاکہ آوے خیمون مین پس دیکھا اُسنے کہ خیمے بطارقہ کے کھڑے کیے گئے ہین اور سامنے
ہر خیمے کے کھنبے لکڑی کے تھے جنپر سونے کا کام بنایا گیا تھا اور گھنٹے اُنکے دروازون پر تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ کھنبے لکڑی
کے جنمین دھونکتے تھے اور آپسمین فخر کرتے تھے اُنکی خوبی ساخت کا رہتے تھے ساتھ اُنکے سفرون مین اور لشکرون مین پس گشت کی
ہرقل نے اپنے تمام لشکر مین اور قصد کیا انطاکیہ کے جانیکا کہ اُسیوقت چند سوار گھوڑے دوڑاتے ہوے اُسکے پاس آئے پس کہا
بادشاہ کے دربانون نے اُنسے کہ تمھارے پیچھے کیا حال ہی کہا اُنھون نے کہ گئے عرب لوہے کے پل پر اور مالک ہوگئے اُسکے راوی
نے بیان کیا ہی کہ اس کلام کے سُننے سے یقین ہوا ہرقل کو اپنے ملک کے زوال کا اور کہا اُسنے کہ کیونکر لیلیا عرب نے دونون برجونکو
حالانکہ اُسمین تین تین سو مرد لڑنے والے ہین سوارون نے کہا کہ ای بادشاہ جو اُن تین سو کا پیشرو تھا اُسی نے سپرد کیا دونون برج کو
مسلمانونکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اچھا کام اللہ غالب اور بزرگ کا مسلمانون کے ساتھ یہ تھا کہ دربان بادشاہ کا یوحنا
اپنے لشکر مین جاتا تھا ایک تاکید اور وصیت کرتا تھا اُن لوگونکو جو دونون برجونمین تھے حفاظت اور نگہبانی کی اور گیا تھا وہ ایک
دن وہان موافق اپنی عادت کے پس پایا اُن لوگونکو حالت شراب نوشی مین اور اُن لوگون مین احتیاط اور ہوشیاری نہ تھی پس مارا اُسنے
ہر ایک کے اُنمین سے پچاس کوڑے اور قصد کیا اُنکے پیشرو کے مار ڈالنے کا پھر باز رہا اُس سے از روے احتیاط اور خوف کے
خشم بادشاہ سے پھر چھوڑ دیا اُنکو اور پھر آیا بادشاہ کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو اس حال سے اور دریافت کیا اُن لوگون نے دلونمین پس جب
آئے ابوعبیدہ بن الجراح اور مسلمان دونون برجون تک لیلیا اُن لوگون نے ابوعبیدہ بن الجراح سے اپنے واسطے امان کو اور کھولدیا
اُنکے واسطے دروازے کو پس داخل ہوا لشکر مسلمانون کا برجون مین پس داخل ہوا ہرقل بادشاہ اپنے خیمے مین اور حکم کیا اُسنے اپنے
ہمراہیونکو مسلح اور آمادہ ہونیکا واسطے لڑائی کے پس ایسا ہی کیا اُنھون نے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب امن ہوئی مسلمان
بجانب رستن نکلا کہ پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید سے کہ ای ابا سلیمان تحقیق چلتے ہین ہم کلب روم کے نہین اور ابھی پہونچو گے تم اُنکے

لشکر ہیں تمھاری کیا راے ہی بس کہا خالد بن الولید نے کہ اے امین الامۃ جانتے ہو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہی واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل ترھبون بہ عدو اللہ وعدوکم اور اب حکم کرو تم اپنے ساتھیوں کو اس امر کا کہ آمادہ اور با سامان ہو جاویں وہ اور ظاہر کریں زینت اسلام اور قوت ایمان کو اور روانہ کرو تم ہر سردار کو ساتھ اُسکے لشکر کے اور ایک لشکر ایک کے پیچھے ہو اور بلند کریں وہ اپنے نشانوں کو اور ظاہر کریں اپنے ہتھیاروں کو پس ایسا ہی کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور سب کے پہلے بنایا ایک نشان واسطے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کے اور وہ ایک شخص ہیں منجملہ اُن دس کے جنسے اللہ تعالی نے اپنی رضامندی ارشاد فرمائی تھی اور ساتھ گئے اُنکے تین ہزار سوار مہاجرین اور انصار سے اور روانہ کیا اُنکو آگے اپنے لشکر کے پھر بنایا دوسرا نشان اور سپرد کیا رافع بن حمیرۃ الطائی کے اور ساتھ گئے اُنکے دو ہزار سوار قوم طے وغیرہ سے اور بھیجا اُنکو پیچھے سعید بن زید کے پھر بنایا تیسرا نشان اور سپرد کیا یسرہ بن مسروق کے اور ساتھ گئے اُنکے تین ہزار سواروں سے اور بھیجا اُنکو پیچھے رافع بن حمیرۃ الطائی کے پھر بنایا چوتھا نشان اور سپرد کیا مالک بن اشتر نخعی کے اور ساتھ گئے اُنکے تین ہزار سوار قوم نخع وغیرہ سے پھر بھیجا اُنکو پیچھے مسروق عبسی کے پھر بنایا پانچواں نشان اور سپرد کیا اُسکو خالد بن الولید کے اور وہ نشان عقاب تھا جسکو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا جبکہ بھیجا تھا اُنکو جانب ایلہ کے اور روانہ ہوئے خالد بن الولید مع اپنے لشکر کے جو مشہور ہے جیش الزحف تھا پیچھے مالک اشتر کے ہیں جب کچھ دور جا چکے خالد بن الولید کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساتھ باقی لشکر کے اور اُن باقیماندہ میں عمرو ابن معدیکرب الزبیدی اور ذو الکلاع الحمیری اور عبد الرحمن بن ابو بکر الصدیق اور عبد اللہ بن عمر الخطاب اور ابان بن عثمان بن عفان اور فضل بن عباس اور ابو سفیان صخر بن حرب اور راشد بن سعید اور رافع بن سہیل اور زید بن عامر اور عبد اللہ بن ظفیر اور عبید بن اوس اور ابو لبابہ بن المنذر اور عوف بن ساعدہ اور عباس بن قیس اور عابد بن علیہ اور رافع بن عنجدہ اور عبد اللہ بن قرط الازدی اور واجد بن ابی العون اور مہاجر بن اوس اور کعب بن ضمرہ اور مسعود بن عون اور مثل اُن رئیسوں کے تھے رضی اللہ عنہم اور پیچھے اُنکے وہ عورتیں تھیں جنکے یگانے قید میں تھے اور ان میں خولہ بنت الازور اور عفیرہ بنت غفار اور مزروعہ بنت الملوق الحمیرۃ اور ام ابان بنت عتبہ تھیں واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ان سب عورتوں میں خولہ بنت الازور سے زیادہ کوئی غمناک دراندوہگین نہ تھا اور انھوں نے اپنے بھائی کے قید کے باب میں اشعار کہے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ روانہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ مع اپنے لشکر کے جیسا کہ بیان کیا ہمنے پس کیسی حال میں کہ رومی بیچ پڑاؤ اور خیموں میں تھے کہ دفعتًا واقع ہوا شور عرب کے ایکبارگی پس سوار ہوئے رومی اپنے گھوڑوں پر اور آراستہ کیا انھوں نے اپنی صفوں کو پس جو سب کے پہلے دکھائی دیے اور بلند ہوئے رو بیو ہیں سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی تھے مع اپنے نشان کے پھر پیچھے اُنکے رافع بن حمیرۃ الطائی پھر بعد اُنکے یسرہ بن مسروق العبسی تھے بعدہ مالک اشتر بعد اُنکے خالد بن الولید پھر بعد اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح مع اپنے لشکر کے تھے پس اُترا ہر سردار ساتھ اپنی قوم کے اپنی جگہ پر ہیں جب دیکھا ہرقل بادشاہ نے مسلمانوں کے لشکر کو کہ

اُترے وہ گرد اُنکے چھوڑا اُسنے اپنے لشکر کی حفاظت کیواسطے اپنے بڑے مصاحب بطارس کو اور وہ بہادر اور دلیر لڑائی کا تھا پھر داخل ہوا
ہرقل کنیسۂ نصیبین مین اور ریکھا کیا اُسنے ملوک اور بطارقہ اور حجاب کو اپنے پاس ور کھڑا ہوا اُنکے بیچ مین بحالت خطبہ پڑھنے کے اور کہا اے
اہل دین نصرانیہ اور بنی معمودیہ کے تحقیق نزدیک ہوا وہ امر جو بیان کیا تھا مین نے تمسے درباب زوال تمھارے ملک اور جانے
تمھاری عزت اور بزرگی کے زمین سوریہ سے اور ڈرایا تھا مین نے تمکو اس معاملہ سے پس نہ مانا تمنے میرے کہنے کو اور قصد کیا تمنے میرے
مارڈالنے کا اور یہ قوم تحقیق در آئے ہین تمھارے ملک اور تمھارے تلے بزرگی کے گھر مین پس لڑو تم اُسنے واسطے اپنی گھربار اور مال
اور جانون کے اور احتیاط کرو تم خوف اور بد دلی سے اور نہ لاحق ہو تمکو لڑائی مین سستی اور کاہلی پس تحقیق بہت کوشش کی مین نے
تمھارے واسطے اور تلف کیا مین نے مال و خزانہ اور لوگونکو تمھارے دین اور ملک کے واسطے پس نہ مساعدت اور یاری کی نیکبختی تمنے
اور نہ پہونچا مین اس قوم سے کسی ارادے کو پس اگر بد دلی کروگے تم اور پھروگے اپنی جگھون پر اور نہ قصد کروگے واسطے اپنے ملک کے
اور نہ کوشش کروگے اب عرب کے واسطے تلوار ارادے سے تو ہوگی ننگ و عار تمپر اور پہونچیگی اذیت تمکو کہان ہین باپ تمھارے اور گذرے
ہوے کہ مرگئے وہ بحالت بزرگی اور جوانمردی کے اور وہ ناکس نہ تھے اور سکونت کی اُنکے گھرون مین عرب فرمایہ نے پس اُنکے کنیسونکی
مسجدین بنائین اُنھون نے اور ویران کردیا اور کھود ڈالا اُنکے دیرون کو اور ذلیل و خوار کردیا تمھارے بادشاہون کو اور لونڈی
اور غلام بنایا تمھاری عورتون اور لڑکون کو مالک ہوگئے وہ تمھارے پناہ کی جگھون کے اور غالب ہوگئے وہ تمھارے قلعون اور
شہرون پر اور یہ تحقیق گذرا جو گذرا پس اب سرنو سے احتیاط کرو تم کام مین اور لڑو تم پس بہت گروہ ہلاک ہوے ہین پیشتر تمھارے اپنے
ملک اور حکومت کی حمایت اور اپنے گھربار کی غیرت پر اور رہبری دانائی کا نتیجہ تمھارے واسطے یہ تھا کہ مت مانو کہ ہو تم اپنے اور اُن عرب کے
بیچ مین انکار کیا تمنے اس امر سے اسواسطے کہ تاریکی تمھاری جہل نے نہین قبول کیا روشنی حکمت اور دانائی کو آیا نہین جانا اور سُنا
تمنے اس امر کو کہ پایا گیا تھا ایک تختہ سبز پتھر کا صماوت کی قبر پر جسمین کلمات حکمت کے اس مضمون سے لکھے تھے جسنے کھودیا عالم اعلی کے
چڑھنے کی سیڑھی کو پس تحقیق کھودیا اُسنے مرتبہ قرب اور نزدیکی کو اپنے پیدا کرنے والے سے حکمت اور دانائی زندگانی ہی عقل کی
اور دولت ہی ذہنون کی اور دور رکھنے والی ہی جانون کو پلیدی سے اور روشنی عقلون کی ہی جو شخص حکیم اور دانا نہین ہی وہ
ہمیشہ بیمار اور بدحال رہتا ہی جو کوئی انجام کار سوچیگا وہ دیکھیگا اور جو دیکھیگا پہچانیگا وہ اپنے خالق کو اور جو پہچانے گا وہ عمل
نیک کریگا اور جو عمل نیک کریگا نیز ہوجاویگی بوجھ اور عقل اُسکی اور جو شخص آراستہ اور پاک ہوجاویگی عقل اُسکی صاف
اور روشن ہوجاویگی روح اُسکی پس اُٹھ کھڑا ہوا جبلہ بن ایہم اور کہا اُسنے کہ اے عظیم روم نہین ہی لڑائی اُس قوم کی مگر بسبب
ہونے اُنکے خلیفہ عمرؓ کے مدینہ منورہ مین پس اگر اجازت دے تو مجکو تو بھیجون مین ایک شخص کو قوم غسان سے کہ جاکر ناگہان
مارڈالے انکو پس جب سُنینگے یہ لوگ حال اُنکے مارے جانیکا پیٹھ پھیرینگے ہمسے اور ہوگا یہ امر سبب اُنکے متفرق ہوجانے اور نکل جانے ملکون
شام کا جسکے وہ مالک ہوگئے ہین اُنکے ہاتھون سے پس کہا ہرقل نے کہ یہ خواہش اور آرزو ہی کہ نہین صحیح ہی اُمید اُسکی
اور نہ کھینچیگا کسی سے وقت اُنکا اسواسطے کہ اوقات مقرر اور اندازہ کیے گئے ہین اور جان اور دم معین ہین مگر یہ

ایک بات ہی کہ خوش کرتی ہی دلونکو سننے کے وقت پس کرتو جس امر کا تونے ارادہ کیا ہی پس مقرر کیا جبلہ نے ایک شخص کو اپنی قوم سے
جسکا نام واثق بن مسافر غسانی تھا اور وہ بہادر اور پیش قدمی کرنیوالا تھا لڑائی مین پس کہا اُس سے جبلہ نے کہ جا تو یثرب کو پس شاید
تو فریب اور مکر کرے ساتھ عمرؓ کے اور قتل کرے تو اُنکو پس اگر تو ایسا کریگا تو دونگا مین اسقدر مال اور اس سے زیادہ ملک تجکو پس چلا
واثق بن مسافر بجانب مدینہ طیبہ کے اور پہونچا وہان بوقت شام کے پس جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
ساتھ لوگون کے اور دعا مانگی اور پڑھی اُسقدر جسکی اُنکو اجازت تھی پھر نکلے وہ باہر مدینہ مکرمہ کے تاکہ دریافت کرین وہ خبر
مجاہدین شام کی پس سبقت کرگیا اُنپر باہر جانے مین وہ متنصر اور بیٹھا وہ اُنکے واسطے ایک درخت پر جو اُنکی راہ مین سامنے
باغ ابی الدجاج انصاری کے تھا اور چھپایا اُسنے اپنے تئین درخت کی شاخون اور پتون سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
ٹھہرے باہر مدینہ طیبہ کے یہانتک کہ گرم ہونے لگی زمین آفتاب کی حرارت سے پھر معاودت کی اُنھون نے تنہا اور نزدیک ہوے
اُس درخت سے اور سو رہے ابی دحداح کے باغ مین پس جب سو رہے وہ قصد کیا متنصر نے درخت سے اُترنے کا اُنکی طرف اور
نکالدیا اُسنے اپنے خنجر کو کہ اُسی وقت شیر آیا سر جنگل سے اور وہ چلتا تھا جھومتا ہوا نگرانی کرتا تھا اپنے گرد و پیش کی اور نالہ کرتا تھا
وہ مثل آرزومند کے اور زیادہ کرتا تھا بنی الایعقلی کو تا اینکہ آیا اور گھوما گرد حضرت عمر کے اور چاٹے اُسنے اپنی زبان سے دونون
قدم حضرت عمر کے اور نگاہبانی کرتا رہا یہانتک کہ بیدار ہوے حضرت عمر پھر چھوڑا اُس شیر نے نگاہبانی کو اور چلا گیا پس اُترا متنصر
درخت سے اور بوسہ دیا اُنکے ہاتھ کا اور کہا اُسنے یا عمر عدلت فامنت ثم نمت یابی واللہ من الکائنات تحفظۃ والسباع تحرسہ
والملائکۃ مکتنفہ والجن تعرفہ پھر بیان کیا اُس متنصر نے سب حال اپنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور مسلمان ہوگیا واقدی رحمۃ اللہ علیہ
نے بیان کیا ہی کہ جب نصیحت کی ہرقل نے اپنی قوم کو قسون کے کنیسے مین اور قسم طلب کی اُسنے اُس امر کی کہ نہ شکست اُٹھاوین وہ
مرجاوین سبکے سب پس قسم کھائی اُنھون نے پس آیا ہرقل اپنے لشکر مین اور بلند ہوئین صلبان اور پڑھنے لگے قس اور رہبان اور
بلند ہوا شور و غل اہل کفر اور طغیان سے اور چلے اور آمادہ ہوے وہ واسطے لڑائی کے پس اسیوقت سوار ہوے ابو عبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ اور ٹھہرا ہر سردار مسلمانون کا اپنی جگہ پر اور ظاہر کیا نشانہاے اسلام کو اور بلند کیا مسلمانون نے اپنی
آوازون کو ساتھ ذکر بادشاہ علام الغیوب کے اور کثرت سے پڑھتے تھے وہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ٹھہرے ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے لشکر مین اُس صورت اور وضع سے جس وضع سے پہلے دن آئے تھے اور ارشاد کیا اُنھون نے ربیعہ بن عمر کو
اور یہ ابو عمر بن ربیعہ شاعر اور فصیح اور زبان دان تھے کہ نہین بات کرتے تھے مگر ساتھ کلام آراستہ کے جیسا کہ ہم نے
پیشتر ذکر کیا ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ بلند کرو تم نیزہ ہاے اپنے وعظ اور نصیحت کو بجانب دلہاے مسلمین کے
اور رغبت دلاؤ تم مجاہدین کو جہاد دشمنان خدا و مشرکین پر پس بڑھے اور آئے ربیعہ آگے صفون کے اور تھے وہ بلند آواز
کہ سنتے تھے اُن کی آواز کو نزدیک اور دور کے لوگ پس کہا اُنھون نے ایہا الناس الی شیء ھذہ المہلۃ فالعجلۃ
العجلۃ فہذہ طیور الارواح قد عولت علی افراف اقفاص الاشباح وقد اعتاخت الی بارینہا واجابت

حضرت منادی یا وھا می خاطبا لبصرو لسان تہامن نصق عباد تہا ھذا التوقت من یذال النفسکم رتندا خی اھا موپل کم افاحلا تم الی الحلیۃ الثانیۃ
لانفس الفانیۃ وھذا ورفا تکیا بالتدیوین تا وحتمکم عن طلب زینۃ الدنیا فتحلی تا والواعظ الصادقۃ یکلا الحق بتحلی تا اینما تکونوا یدرککم الموت
ولو کنتم فی بروج مشیدۃ تا وھذا طوالع سعودنا الاقبال طالعۃ وتجوا مالنا بالتائید بالغۃ وللہ درہم حتی نہرت نجوم المحبۃ
فی افلاک ارادتہم وتبلج فجر العشق فی سماء شوقہم واشرقت شموس المعرفۃ من مشارق عشقہم فلما ھموا بالجلیۃ وحققوا تقدموا
ہمم النفوس الی رضاء القدوس واستبقوا اذ زاحم بعضہم بعضا دم فتوفنو دوامن الصفاء سرابرھم من المؤمنین رجال صدقوا
واقدی رحمۃ اللہ نے بسلسلۂ راویوں کے صابر ابن اوس سے بیان کیا ہی کہا صابر بن اوس نے کہ میں موجود تھا ابو عبیدہ بن الجراح
کی لڑائی اور صف بندی میں نہایہ پر جسوقت کہ وعظ اور نصیحت کی تھی ربیعہ بن معمر نے پس سب سے پہلے جو نکلا واسطے مقابلے کے رومیون
سے بہادر رومیون کا بسطوریس بن رند تھا اور گویا وہ ایک برج لوہے کا تھا پس جب آیا وہ میدان مین طلب کیا اسنے لڑنیوالے
پس نکلے اُسکے مقابلے کو داس ابو الہول غلام بنی طریف کے جنھون نے قلعہ حلب کو فتح کیا تھا اور وہ آٹھ دن گھوڑے پر
سوار تھے پس فورًا حملہ کیا ایک نے دوسرے پر پس جب روشن ہوئی آگ لڑائی کی دونون کے بیچ مین لڑکھڑایا
اور ٹھوکر لی داس کے گھوڑے نے پس گر پڑے داس اُسکی پشت سے پس جھکا اُنکی طرف بسطوریس اور گرفتار کر لیا انکو اور
کھینچتا ہوا لے گیا اُنکو بحالت حقارت کے اپنے خیمے تک اور سپرد کیا اپنے بعض ہمراہیونکے پھر واپس آیا بسطوریس اور طلب
کیا لڑنیوالے کو پس نکلے اُسکے مقابلے کو ضحاک بن حسان الطائی اور ضحاک مشابہ خالد بن الولید کے تھے سوار کاری اور حالت
اور درازی قد اور صورت مین پس جب نکلے وہ کہا ایک شخص نے رومیون سے جسنے دیکھا تھا خالد بن الولید کو لڑائیون مین
اور پہچانتا تھا اُنکو یہ کہ وہ شہسوار مسلمانون کے ہین جنھون نے فتح کیا ہے ہمارے شہرونکو اور مالک ہو گئے ہین ہمارے قلعون کے
اور مار ڈالا ہی ہمارے بطارقہ کو اور گرفتار کر لیا ہی ہمارے حامیونکو پس بڑھا ہر شخص لشکر انطاکیہ کا در آنحالیکہ دیکھتا تھا لڑائی کو
اور وہ ضحاک بن حسان کو خالد بن الولید سمجھتے تھے پس بھیڑ کی لوگون نے اور ٹوٹ گئین رسیان خیمون کی اور منجملہ اُن خیمون کے جنکی
رسیان ٹوٹ گئی تھین خیمہ بسطوریس کا تھا پس گر پڑا خیمہ اُسکے تخت پر پس ڈرے فراش لوگ اس امر سے کہ اگر بسطوریس واپس آویگا
اور دیکھیگا اپنے خیمے کو اس حال سے مار ڈالیگا اُنکو اور نہ پایا اُنھون نے کسیکو جو اعانت کرے اُنکی خیمے کے بلند کرنے مین اسواسطے کہ
ہر شخص لشکر کا مشغول تھا بسطوریس اور اُسکے خصم کی لڑائی دیکھنے مین پس متفق ہوئی تجویز فراشون کی جو تین آدمی تھے داس کے
کھولدینے پر قید سے اور کہا اُنھون نے داس سے کھولدینگے تمکو تمھاری قید سے اس شرط پر کہ ہماری اعانت کرو تم اس
خیمے کی چوب اُٹھانے مین پھیر دینگے ہم تمکو بجانب قید کے جیسے کہ تم تھے اور جسوقت بطریق آویگا ہم درخواست کرینگے اُس سے
تمھارے باب مین پس چھوڑ دیگا وہ تمھاری راہ کو پس کہا داس نے کہ ہان مجکو یہ شرط منظور ہے پس کھولدیا فراشون نے
اُنکو قید سے پس جب پایا داس نے آرام اور رہائی قید سے ناگہان در آئے وہ فراشون پر اور لیا ایک کو داہنے ہاتھ اور
دوسرے کو بائین سے اور در آیا تیسرا فراش بسبب اُن دونون کے پس غالب ہو گئے داس اُس پر اور گر پڑا وہ شدت صدمے سے

ایک بات ہی کہ خوش کرتی ہو دلونکو سننے کے وقت پس کر تو جبر اُس کا تونے ارادہ کیا ہی پس مقرر کیا جبلہ نے ایک شخص کو اپنی قوم سے جسکا نام واثق بن مسافر غسانی تھا اور وہ بہادر اور پیش قدمی کرنیوالا تھا لڑائی مین پس کہا اُس سے جبلہ نے کہ جا تو یثرب کو پس شاید تو فریب اور مکر کرے ساتھ عمرؓ کے اور قتل کرے تو اُنکو پس اگر تو ایسا کریگا تو دونگا مین اسقدر مال اور اس سے زیادہ ملک تجکو پس چلا واثق بن مسافر بجانب مدینۂ طیبہ کے اور پہونچا وہان بوقت شام کے پس جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ساتھ لوگون کے اور دعا مانگی اور پڑھی سقدر جسکی اُنکو اجازت تھی پھر نکلے وہ باہر مدینہ مکرمہ کے تاکہ دریافت کرین وہ خبر مجاہدین شام کی پس سبقت کرگیا اُنپر باہر جانے مین وہ تلنصر اور بیٹھا وہ اُنکے واسطے ایک درخت پر جو اُنکی راہ مین سامنے باغ ابی الدجاج انصاری کے تھا اور چھپایا اُسنے اپنے تئین درخت کی شاخون اور پتون سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ٹھہرے باہر مدینۂ طیبہ کے یہانتک کہ گرم ہونے لگی زمین آفتاب کی حرارت سے پھر معاودت کی اُنھون نے تنہا اور نزدیک ہوے اُس درخت سے اور سو رہے ابی وداع کے باغ مین پس جب سو رہے وہ قصد کیا متنصر نے درخت سے اُترنے کا اُنکی طرف اور نکالدیا اُسنے اپنے خنجر کو کہ اُسی وقت شیر آیا سرے جنگل سے اور وہ چلتا تھا جھومتا ہوا انگرائی کرتا تھا اپنے گرد بیٹھ کی اور نالہ کرتا تھا وہ مثل آرزومند کے اور زیادہ کرتا تھا یعنی الایعقلی کوتا اینکہ آیا اور گھوما گرد حضرت عمر کے اور چاٹے اُسنے اپنی زبان سے دونون قدم حضرت عمر کے اور نگاہبانی کرتا رہا یہانتک کہ بیدار ہوے حضرت عمر پھر چھوڑا اُس شیر نے نگاہبانی کو اور چلا گیا پس اُترا متنصر درخت سے اور بوسہ دیا اُنکے ہاتھ کا اور کہا اُسنے یا عمر علالت وامنت ثم ونمت بابی واللہ من الکائنات تحفظۃ والسباع تحرسہ و الملائکۃ مکتفہ والجن تعرفہ پھر بیان کیا اُس متنصر نے سب حال اپنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور مسلمان ہوگیا واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہی کہ جب نصیحت کی ہرقل نے اپنی قوم کو قسون کے کینسے مین اور قسم طلب کی اُسنے اُس امر کی کہ نہ شکست اُٹھاوین وہ مرجاوین سبکے سب پس قسم کھائی اُنھون نے پس آیا ہرقل اپنے لشکر مین اور بلند ہوئین صلیبان اور پڑھنے لگے قس اور رہبان اور بلند ہوا شور وغل اہل کفر اور طغیان سے اور چلے اور آمادہ ہوے وہ واسطے لڑائی کے پس اُسیوقت سوار ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور ٹھہرا ہر سردار مسلمانون کا اپنی جگہ پر اور ظاہر کیا نشانہاے اسلام کو اور بلند کیا مسلمانون نے اپنی آوازون کو ساتھ ذکر بادشاہ علام الغیوب کے اور کثرت سے پڑھتے تھے وہ کلمہ کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے لشکر مین اُس صورت اور وضع سے جس وضع سے پہلے دن آئے تھے اور ارشاد کیا اُنھون نے ربیعہ بن عمر کو اور یہ ابو عمر بن ربیعہ شاعر اور فصیح اور زبان دان تھے کہ نہین بات کرتے تھے مگر ساتھ کلام آراستہ کے جیسا کہ ہم نے پیشتر ذکر کیا ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ بلند کرو تم نیزہ ہاے اپنے وعظ اور نصیحت کو بجانب دلہاے مسلمین کے اور رغبت دلاؤ تم مجاہدین کو جہاد دشمنان خدا و مشرکین پر پس بڑھے اور آگے ربیعہ آگے صفون کے اور تھے وہ بلند آواز کہ سنتے تھے اُن کی آواز کو نزدیک اور دور کے لوگ پس کہا اُنھون نے ایہا الناس الی شئ ھذہ المھلۃ فاسعو للجملۃ فھذہ طیوس الارواح قد عولت علی افراق اتقاص الاشباح وقد اعتاخت الی بارنہا واجابت

تختی کو اُس بنا پر جانب آفتاب کے پس دیکھتا تھا وہ ہر چیز کو جو اُس بنا سے ثابت ہوتی تھی اُس تختی مین پس معلوم کرتا تھا اُس
چیز کو جو واقع ہوتی تھی اُس اقلیم مین جو خاص اور متعلق تھی اُس تختی سے اور یہی حال ہر بنا کا تھا اُن ساتون سے پس معلوم
کر لیتے تھے رومۃ الکبری کے لوگ اُس چیز کو جو واقع ہوتی تھی عالم مین بسبب علوم اپنے اگلے حکیمون کے اور اُن مکانون کے
بیچ مین ایک گنبد ہشت پہل تانبے کے ستونون پر تھا جسپر سونے کا کام تھا اور اسکو ایک دیوار گھیرے تھی پھرتا تھا اُس
دیوار کو اُس قبہ پر بڑا قسان اُسکا جسکے سر پر ایک صورت پتھر کی تھی کہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ وہ کیا ہی بلکہ وہ پتھر سیاہ تھا پیوند
کیا ہوا ساتھ سفیدی کے پس ہوتا تھا موسم اعتدال اور بہار زیتون کا پورب اور پچھم کی زمین مین بنتے تھے لوگ کو قسان سے
ڈرانیوالی کوکہ قریب تھا کہ عقلین جاتی رہین اُس آواز کے صدمے سے پس جب ہوتا تھا دوسرا دن آتی تھین اُس تینون کیطرف
زرازیر جنکی چونچون اور پانون مین زیتون ہوتا تھا پس ڈالتی تھین وہ چڑیان اُس زیتون کو اُس شخص کے سر پر پس وہ برابر ڈالتی جاتی
تھین تا اینکہ پر ہو جاتا تھا وہ قسان عظیم جو پھراتا تھا اُس دیوار کو پس نچوڑ لیتے تھے لوگ زیتون سے اُسکے روغن کو
اُسقدر کہ کفایت کرتا تھا اُنکو اُس سال سے دوسرے سال تک اور تھا اندر اُس مکان بلند کے ایک مقفل گھر کہ نہین کھولا گیا تھا
وہ جیسے کہ شہر رومۃ الکبری بنایا گیا تھا اور جب قصد کیا تھا فلیطانوس بادشاہ نے کوچ کا واسطے مدد دینی ہرقل کے ضرورت
ہوئی تھی اُسکو مال کی تا کہ کھلاوے وہ اپنے لشکر کو پس آیا وہ اُس بند گھر کی طرف اور قصد کیا اُسکے کھولنے کا پس کہا اُس سے
عطرانوس نے جو اُس مکان بلند اور کنیسے کا مہتمم اور ربر پا رکھنے والا تھا کہ ای بادشاہ اس گھر مین جیسے قفل لگایا گیا ہی اُسکو سات
سال گذر رہے یعنی ایکسو ستر برس پیشتر ظہور مسیح عیسی سے اور نہین تھا کوئی ایسا شخص جو قریب ہوتا تھا اہتمام اس مکان پر مگر یہ کہ وصیت
کرتا تھا اس گھر پر اس امر کی کہ نہ کھولا جاوے وہ اور نہ دور کیجاوے وہ دانائی اور حکمت کہ روشن اور بلند کیا تھا اُسکو اُن
لوگون نے جو تھے پیشتر تھے حکما اور بادشاہون سے اور بنایا تھا اُس شہر کو اور مضبوط کیا تھا اُن مکانون کو تیرے دادا رسو نے کہ
باقی رہا وہ اپنے ملک اور سلطنت مین تین سو سال اور وصیت کرتا تھا وہ اس گھر کے نہ کھولنے کی پھر حکومت کی بقطانینہ مین
تیرے باپ نے تین سو ستر سال اور وصیت کی تھی اُسنے مثل وصیت اپنے باپ کے اور اسیطرح سو برس سے تو اس ملک مین
حاکم ہی پس نہ دور کر تو اُس حکمت اور طلسمون کو جسکو اُن لوگون نے بنایا تھا پس اصرار کیا فلیطانوس نے اُسکے کھولنے کا پس جب
کھولا اُس گھر کو نہ پایا اُس گھر مین کسی چیز کو مگر یہ کہ پایا ایک گھر کو جسمین تصویرین بنی تھین پس دیکھا تو معلوم ہوا کہ اُس گھر مین صورت
بیت المقدس اور بلاد شام اور صفت اور شمار ملوک شام کی ہی اور اخیر مین صورت ہرقل کی ہی اور گویا وہ دیکھتا ہی ایک تختی مین جو
اُسکے سامنے ہی اور اُسمین بزبان یونانی مضمون لکھا ہی کہ ای ڈھونڈھنے والے علم کے تجھپر لازم ہی بہت پڑھنا علم اسواسطے کہ جو بیدار رہوگا
گذرنا اچھی اور باریک باتونکا کانون مین اور سنیگے کان اُن باتونکو تو ہو گا پایا امر سخت کرنیوالا واسطے قوت علم کے اور بڑا حکم کرنیوالا واسطے
دستاندازی علم کے اسواسطے کہ سب علوم نکالے اور باہر لائے گئے ہین عقل سے اور اندازہ کرنا نہین ہوتا ہی مگر بسبب کثرت محنت
اور کوشش کے علم مین اور علم زیرکی اور دانائی پایان کار دیکھنے کی ہی اور پایان کار دیکھنا جگہ اور محل علم کا ہی اور علم جگہ عقل کی ہی

اور عقل پوری کرنیوالی صورتون علم کی ہی اور تحقیق ہمنے دیکھا ہی حکمت اور اسرار پوشیدہ مین یہ امر کہ ابر کوری اور سایہ گمراہی کا جسوقت چھا جائیگا صفحۂ زمین پر تو ظاہر ہوگا اور نکلیگا چراغ ہدایت کا زمین تہامہ سے پس لیجائیگا اور دور کریگا وہ چراغ تاریکی نادانستگی کو جو تاریک کرنیوالی حس اور ادراک کی ہی اور بلاوینگے وہ صاحب چراغ ہدایت کے لوگون کو اپنے دین کی طرف واسطے توحید خالق کے اور وہ صاحب شتر کبود چشم کے ہوسنگے پس دور کرینگے وہ دیون اور مالک کو اور اطاعت کریگی اُنکی زمین نرم اور پہاڑ پس جب بلند ہوگی پاکی اُنکے نور کی ہر موٹی اور زبون چیز پر اور جائیگی روح اُنکی بجانب عالم روحانی کے تو حکومت کرینگے بعد اُنکے ایک مرد لاغر جسم کہ دل اُنکا روشن ہوگا ساتھ نور راستی کے مضبوط کرینگے یہ شخص اُنکے دین اور شریعت کو سختی ہوگی شام پر جب در آویگی وہ سختی اُسپر ایک مرد سیاہ دور کرنیوالے ملک قیصر سے سخت اور زبردست ہوگا اور دیدہ وحلہ اُس مرد کا کشادہ اور فراخ ہوگا صورت اُنکی عدالت کرنا صفت اُنکی ہوگی اور پابندی حق کی ہنر اُنکا ہوگا آرائش دیویگی اُنکو گدڑی اُنکی اور تلوار اُنکی درہ اُنکا ہوگا اُنکے زمانے مین دور کیجاوینگی دولتین اور بدل جائینگی اور نیست ہوجائینگے اُنکا سرا اور دو کیے جاوینگے وہ اور وقت اس معاملہ کا وہی ہوگا کہ جب کھولا جائیگا یہ گھر جسمین تصویرین حکمت کی گھیرنے والی امت کی ہین پس پاکی اور خوشی ہو جیو اُس شخص کو جسکے دل مین حکمت نے بہ مضبوطی قیام کیا ہی اور روشن ہوسے ہین چراغ حکمت کے اُسکی خالص عقل مین اور پیروی کی ہو اُسنے حق کی اور بچایا ہی اُسکو اور کنارہ اور خلاف کیا ہو اُسنے باطل سے راوی نے بیان کیا ہو کہ جب پڑھا فلیطانوس نے اُس چیز کو جو تختی مین تھا لاحق ہوا اُسکو تعجب زور کہا اُسنے عطاوس سے جو منتظم اُس مکان کا تھا کہ ای پدر مہربان تو اس حکمت کے باب مین کیا کہتا ہو اُسنے کہا کہ ای بادشاہ نہین قریب ہوا امر کلام کروینین اُس حکمت مین جسکو علما اور حکما نے بنایا اور کہا ہو اور نہین پہوچتے ہین علوم مشکل مگر اس ادراک تک جو قائم کی گئی ہو ساتھ روشنی عقل کے اور تحقیق مین جانتا اور دیکھتا ہون امر کو کہ دولت ہرقل کی گذر گئی اور ستون اُسکی عزت کے گر پڑے اور کھود ڈالا گیا تبہ اُسکے ملک کا زمین سوریہ سے اور گیا ملک روم کا اُن مین سے بجانب استنبول یعنی قسطنطنیہ کے اور اسی حال سے آگاہی اور خبر دی ہو مہر اس حکیم نے اپنی تصنیف کی ہوئی کتاب مین جسکا نام اُسنے اسلارد س یعنی جوہر الحکمۃ رکھا تھا اور بعض اُسکے کلمات حکمت کا مضمون یہ ہو کہ جب ظاہر ہوگا نور رحیم کا جو پاک اور صاف ہوگا فاران کے پہاڑون سے اور روشن ہونگے اذہان تاریک اُس نور کی حکمت سے اور روشن ہوگی تاریکی خیمے والے آسمان نادانستگی کی بسبب قوت عزم اور ارادے جب اُس نور کے اور بلاوینگے وہ لوگونکو اللہ تعالیٰ کی طرف ساتھ اچھے اور نرم بلانیکے اور کھینچینگے اُنکو اپنی طرف ساتھ مہارون نیکی اور نرمی کے اور بلند ہونگے اور جائینگے وہ آسمانون پر سختی ہوگی زمین ایلیا پر دبدبہ اُنکے صحابی اور ساتھی سے ہو آراستہ ہونگے ساتھ حامل ہیبت کے اور تاج دینے والے ہونگے ساتھ بزرگی کے مالک فتوحات زمین کے اور ذلیل کرنیوالے اُسکے سلاطین کے ہونگے عدل ترازو اُنکا ہوگا اور مرقع لباس اُنکا ہوگا اُنکے زمانے مین اوندھی ہوجائینگی صلیب اور ویران ہوجاوینگی تصویرین اور گھر ترسایان کے اور ناپدید ہوجائینگی جگہین قربانی کی اور خوار و ذلیل ہونگے لوگ پاس معبود کے پس فتح نجات ہوگی اُنکے حملہ اور دبدبہ سے مگر ساتھ

پیروی کرنی شریعت اُنکے مالک اور سردار کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا فلیطانوس نے یہ حال متہم مکانات ابا سوفیا سے
پوشیدہ کیا اُسنے حال کو اپنے دلمین اور کہا کہ ضرور ہی مجکو دیکھنا عرب کا اور جانا واسطے مدد دہی ہرقل بادشاہ کے اور تحقیق بھیجا ہی
مجکو خط بطریق اسطولس کا جو قائم اور پائدار رکھنے والا ہی شریعت مسیح کا اور اُسنے بلایا ہی مجکو بیچ اسباب مدد دہی دین کے پس اگر
توقف کرونگا مین اور پیچھے رہونگا مین نا امید کریگا وہ مجکو پھر اختیار کیا اُسنے لشکر رومہ سے تیس ہزار کو اور وہ قوم کرا جیہ ملتی
اور حاکم مقرر کیا اپنی جگہ پر اپنے بیٹے اسفیلوس کو اور نکالا اُسنے بیت الحکمۃ سے نشان اسکندر یونانی کو جو زینت دیا گیا تھا ساتھ
سونے اور چاندی اور موتیوں کے اور نشان وہ تھا جسکو ظاہر اور بلند کیا تھا اسکندر نے بروز فتح راحات کے ارض بلیس کے اور
وہ نہین ظاہر کیا جاتا تھا مگر دو دن سال مین بیچ کنیسہ ابا سوفیا کے اور وہ ایکدن عید صلیب کا تھا اور ایکدن عید [illegible] کا تھا
اور جب بلند کیا گیا وہ نشان فلیطانوس کے سر پر روانہ ہوا یہانتک کہ پہونچا انطاکیہ مین اور اُترا باب [illegible] اس لفظ کے معنی عربی مین [illegible]
ہین پس جب حاکم ہو گئے عرب ثقیل جانا اُنھون نے اس کلمہ کو اور پوچھے معنی اُسکے پس کہا گیا کہ فارس ہین پس اُنھون دروازے کا نام
باب فارس رکھا راوی نے بیان کیا ہی کہ سوار ہوا ہرقل واسطے ملاقات فلیطانوس کے اور کھڑا کیا گیا خیمہ اُسکا سامنے بادشاہ
کے اور خوش ہوے رومی اور شگون نیک جانا اُنھون نے واسطے مرد کے اور بجائے گئے گھنٹے اور پھونکے گئے ناقوس اور
واقع ہوا شور بادشاہ کے لشکروں مین اور بلند ہوئین آوازین رومیون کی انطاکیہ مین اور متغیر ہوے مسلمان وقت
سُننے آوازوں رومیون کے اور اُسیوقت جاسوس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے جو معاہدی لوگ تھے آئے
اُنکے پاس رومیون کے لشکر سے اور آگاہ کیا اُنکو فلیطانوس مالک رومہ اور اُسکے ہمراہیون کے آنے سے پس بلند کیا
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے دونون ہاتھون کو اور کہا اللھم شتت شملھم وفرق کلمتھم ودمر جیوشھم وزلزل اقدامھم
واجعل کلمتنا العلیا وکلمتھم السفلی انھم [illegible] اللھم [illegible] واحزاب [illegible] وانصرنا علیھم اور
آمین کہا مسلمانون نے اُنکی دعا پر واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ جب آیا فلیطانوس مع اپنے
لشکر کے تو خوفناک ہوے مسلمان مگر اللہ تعالی نے ثابت قدم رکھا اُنکو اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مقرر کیا اور بھیجا
معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اور اُنکے ساتھ تین ہزار قوم طی وغیرہ سے تھے اور کہا اُنسے کہ اے صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق کہ
رومی یکجا ہوتے ہین کنارے دریاے شام سے واسطے مدد دہی اپنے دین کے پس کوچ کرو تم اور تاخت وتاراج کرو شہرہا واقع
کنارہ دریا کو اور نگاہ رکھو اور حفاظت کرو تم مسلمانونکی اور نہ لا کے جاوین لوگ تمھارے ملنے سے راوی نے بیان کیا ہی کہ روانہ ہوے
معاذ رضی اللہ عنہ جبلہ اور لاذقیہ پر پس گھیر لیا اُنھون نے اُسکے مالونکو اور لیا اُسکے غنائم کو اور پایا اُنھون نے بیچ جبلہ کے حاکم غسان
بن جہم الغسانی ابن عم جبلہ بن الایہم کو اور اُسکے ساتھ ایکہزار جانور بار گیہون اور جو کے تھے واسطے لشکر بادشاہ کے اور بھیجا گیا تھا اُسنے
غلہ کو طرابلس اور عکہ اور صور اور بلاد قیساریہ سے اور بھیجا تھا اُسکو قسطنطین بن ہرقل نے ساتھ اپنے مصاحب کے جانب ہرقل
کے پس جب وہ مصاحب شہر جبلہ تک پہونچا کیا اُسنے وہ غلہ منتصرہ کو اور واپس گیا لیکن جا پڑے اُسپر معاذ بن جبل اور وہ غلہ

اُسکو بجانب انطاکیہ کے پس لیلیا اُنھون نے علم کو شہر کے دروازے پر بھاتا اور وہ لوگ راہ دیکھتے تھے بادشاہ کے لشکر کی تا کہ روانہ کرین اُسکو بجانب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے مع مال اور خچرون اور غلہ کے پس بلند ہوا شور معاذ بن جبل نے اور پھیرے وہ بجانب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے مع مال اور خچرون اور غلہ کے پس بلند ہوا شور مسلمانون کا ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور سُنا بادشاہ نے شور موحدین کا پس بھیجا اُسنے اپنے جاسوسون کو واسطے لانے خبر کے پس غائب رہے جاسوس کچھ دیر اور لائے اُسکے پاس خبر کو پس دشوار گذرا بادشاہ پر لے لینا مسلمانون کا اُس سد کو جسپر اُسکو اپنے لشکر کے واسطے اعتماد تھا اور کہا اُسنے اپنے بطارقہ سے کہ نہین باقی رہی ہمارے اس قوم کے بیچ مین مگر لڑائی اور دیگا اللہ تعالی مدد اور یاری جسکو وہ چاہیگا پس حکم بھیجا اُسنے سرداران صاحب نشان اور بطارقہ اور ہر قلیہ اور تیاصرہ اور ارمن کو ساختگی اور آمادگی کا اور سوار ہوا ہرقل اور آئے اُسکی طرف فلیطادس حاکم رومہ اور حاکم مرعش اور حاکم قلعہ اسکابرس اور حاکم طرسوس اور مصیصہ اور انطاکیہ اور وراس اور ماھیہ اور اقصر اور انتہائے قیساریہ اور رفاغنہ اور مارحہ کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ آئے یوقنا اور آنخالیکہ مرتب اور آراستہ کرتے تھے وہ صفون کو بطور آراستگی لڑائی کے پس جب ٹھہرا ہر بادشاہ ساتھ اپنے لشکر کے اور ہر بطریق مع اپنے ہمراہیون کے اور قصد کیا اُنھون نے حملے اور لڑائی کا واسطے مسلمانون کے پس ارادہ کیا فلیطانوس ملک رومہ نے نزدیکی اور تقرب حاصل کرنے کا ہرقل سے سبب اپنے لڑنے کے عرب سے پس جھکا وہ اپنی کو ہر زمین پر واسطے تعظیم بادشاہ کے اور کہا اُسنے کہ ای بادشاہ نہین چھوڑا ہی مین نے اپنی سلطنت کو اور آیا مین تیری خدمت مین دو سو فرسخ سے مگر بوجہ تیری تعظیم اور رضا جوئی مسیح کے اور جو حجاب اور بطارقہ وغیرہ تیرے سامنے ہین وہ سب لڑ چکے اور کوشش کر چکے ہین اور مین چاہتا ہون کہ لڑنے کو نکلون مین آجکے دن بجانب ان عرب کے اور تسکین دون مین اپنے دل کو اُنسے پس ارادہ کیا بادشاہ نے اس امر کا کہ خوش کرے اُسکے دل کو اور کہا اُسنے کہ ٹھہر تو اور لازم پکڑ اپنی جگہ اور نہ پھاڑ تو دبدبہ ملوک کو اسواسطے کہ تو مقدم ہی مجھسے سلطنت مین اور چھوڑ تو اپنے سوا دوسرے کو اس کام کیواسطے کہ نہین پہونچا ہی حال اور مرتبہ عرب کا یہانتک کہ تو بذات خود اُنکے مقابلہ کو نکلے فلیطانوس نے کہا کہ کون دبدبہ ہمارے واسطے باقی رہا ساتھ ان عرب کے حالانکہ بیکار اور مہمل کر دیا ہی اُنھون نے ہمارے کام کو اور ذلیل وخوار کیا ہی اُنھون نے ہمارے بزرگان کو اور جہاد سب چھوٹے بڑے پر فرض ہی اور بادشاہ اور بازاری آپس مین برابر ہین آیا نہین جانا تو نے ای بادشاہ اس بات کو کہ جو شخص دیکھیگا طرف دنیا کے محبت کی آنکھ سے کھینچیگا اُسکو قصد خواہش ہاے جسمانی کا بجانب تعلق محبت دنیا اور آمادگی اُسکی آرائش کے پس جب وہ ایسا کریگا اور آودگی بدلی گندگی اور زیادتی جہل کی اُسکے کنارہ سینہ پر پس باز رکھیگا یہ امر طلب آخرت سے اور جو شخص دوڑیگا بجانب طاعت اور بندگی اپنے پروردگار کے ساتھ چھوڑ دینے تلاش خواہش ہاے جسمانی کے ترقی اور بلندی حاصل کریگا وہ طرف گھر دائرے پاک کے بیچ جگہ محبت کے اور جب جائیگا قدیم ازلی سیلان تمھارے دلونکا جو چھپے ہوے پردہ ہاے غفلت سے ہین بجانب طلب ان چیزون کے جو نیست اور معدوم ہوتی ہین مسلط اور غالب کریگا ضعیف ترین گروہ پس دور کر دینگے وہ تمکو تمھارے ملکون اور گھرون سے اور نہین ہی یہ امر مگر بسبب ہمیشہ رہنے تمھارے کے بجانب

خواہشون کھینچنے والی کے طرف غار ہلاکی کے اسواسطے کہ تمنے حکم کیا خلاف حق کے اور ظلم تمنے رعیت پر بیچ لینے اُنکے مالون اور
تباہ کرنے اُنکی جانون کے اور کثرت زنا اور طبیعت ہیوڈ گیونکے پس اسی سبب سے نہ مرد دیے گئے تم اور رہوا احاطہ بلائیکا
تمپر پس کلام کیا بادشاہ کے بڑے حاجب نے اور چلایا وہ فلیطافوس پر کہ ای سردار نہ بارڈال تو بادشاہ کے دل پر محنت اور
مشقت کا اُسقدر کہ وہ نہین طاقت رکھتا ہی کہ تجھسے زیادہ لوگون نے اُسکو نصیحت کی تھی پس نہین سُنا اُسنے قول ناصح کا
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ سخت اور دشوار گذرا فلیطانوس پر چلانا حاجب کا اُسپر اُسوقت مین سامنے بادشاہ کے
اور برا معلوم ہوا اُسکو یہ امر جبکہ نہ باز رکھا بادشاہ نے اُس حاجب کو اس کلام سے اور چھپایا فلیطانوس نے معاملے کو تا آنکہ
پس گذری تھوڑی رات بلایا اُسنے اپنے ساتھیون اور خاص لوگون کو اپنی قوم سے جو مرتے تھے اُسکے مرنے مین اور جیتے
تھے اُسکے جینے مین اور کہا کہ پسند کرتے ہو تم اس امر کو کہ ڈالے مجکو حاجب ہرقل کا اور جھڑکے مجکو کرے میرے مرتبے کو بادشاہ ہونے کے
بیچ مین اور تم لوگ جانتے ہو اس امر کو کہ میرا گھر اور نسب اُسکے گھر اور نسب سے بڑا ہی اور میرا ملک اُسکے ملک سے مقدم ہی اور تحقیق کہا ہی اسلیس
حکیم نے کہ بڑھا تو اپنے قدم کو واسطے اُس شخص کے جو دیکھے تجکو کم اور پست اپنے سے پس ہو جاویگا تو حقیر اور کم نزدیک
اُسکے اور عزیز کر تو اپنے نفس کو مقابلہ بڑائی اُسکے غرور کے اسواسطے کہ عزت نفوس کی مقابلہ کرتی ہی مرتبے بادشاہون کو اور نہ کر تو کوئی
نیکی ساتھ غیر مستحق نیکی کے اسواسطے کہ کھینچے گی وہ تجھپر برائی کو اسکی طرف کسواسطے کہ احسان بہتر ہوتا ہی نزدیک بڑے مرتبے والونکے
اور عیب جانا ہی نزدیک احمقون فرومایہ کے اور نہ وصف کر تو اپنے دوست ناکس کا اسواسطے کہ تو طلب کرتا ہی اُسکی منفعت کو اور
وہ چاہتا ہی خواہش اپنے نفس کو ساتھ تیری اذیت دینے کے اور تحقیق آئے ہین ہم دو سو فرسخ بلکہ زیادہ اس سے طرف ایک امر کے
کہ دکھلایا ہمکو ہمارے قصد نے دار السلطنت اور تاج عزت اُسکا اور ہم سب اُسکے توابع سے ہین پس تحقیق نور عقل کا جو یادگار کیا گیا ہی
ساتھ جوہر ادراک کے باز رکھتا ہی مجکو تبعیت جہل تاریک کرنیوالی حواس سے اور میرا دل انکار کرتا ہی اس امر سے واسطے کہ بزرگی
کی جگہ بڑی ہی اور مقام اُسکا بزرگ ہی اور ذلت و خواری گران اور ناگوار ہی اور مصاحبت لت کا حقیر ہی اور تحقیق مین نے قصد اور میل
کیا ہی اس امر پر کہ جاؤن مین ان عرب کی طرف اور مدد دون مین اُنکے دین کو پس تحقیق نزدیک آیا ہی میرے دل مین یہ امر کہ دین اُنکا صحیح اور
درست اور شریعت اُنکی مضبوط اور ثابت ہی ساتھ حق کے تائید کیا گیا ہی ساتھ راستی کے پس جو شخص ہوگا اُس شریعت پر بخوبی ہو جاویگا
وہ اپنی جائے بازگشت مین بڑے ڈر اور دہشت سے پس تم لوگ اس بات مین کیا کہتے ہو اُنھون نے کہا کہ ای بادشاہ کیونکر پاک اور
خوش کریگا تو اپنے دل کو ساتھ چھوڑ دینے اپنے دین اور ملک کے اور تبعیت کریگا تو ایسی قوم کی جنکے واسطے بزرگی نہین ہی اور
نہ اُنمین حکمت ہی کہ بلند کرے اُنکی قدر کو فلیطانوس نے کہا کہ حکمت کامل کا ٹھکانا اُنھین کے نزدیک ہی اور اُنھین کے دلون مین اُسکا
گھر ہی اسواسطے کہ نور اُنکی توحید کا بسبب صفائی اُنکے ذہنون کے ہی اور نور اُنکے ایمان کا بہ برکت اُنکے سردار کے ہی جو نام رکھے گئے ہین
ساتھ علام الغیوب کے اسواسطے کہ مقناطیس اُنکے حکمت ربانیہ نے کھینچ لیا قوم کے جوہر عقلون کو بجانب اپنی تبعیت اور پیروی اپنی شریعت کے
اور جو شخص ارادہ کریگا ترقی کا بجانب اعلی علیین کے پس نہ پھینکیگا وہ کنارے زمین جہل پر آیا نہین جانا تمنے اس امر کو کہ نور روشن کرنے والے

تاریکی کا ہے اور مرجانا تمہارے زندگانی ہے پس جب سنا انھون نے کلام اُسکا کہا کہ ای بادشاہ نہین بیعت کی ہم نے تیری لیکن غرض ہے
کہ طلب کرین ہم اُس بزرگی کو کہ جسکا انجام اور نہایت کا ذلت اور غلبہ ہے پس اگر تلاش کرتا ہے تو ایسی راہ کو کہ تجھ پہونچا وے بجانب
بقاے اور دور کرے بدبختی کو پس سزاوار ہے بیعت کرنا امر حق اور درست کا اور یہ لوگ تیرے تابع ہین اور تیرے سامنے ہین پس کہا فلیطانوس
نے اُنسے کہ نہین برگزیدہ اور اختیار کیا ہے مین نے تمھارے واسطے مگر اُس چیز کو کہ اختیار کیا ہے مین نے اُسکو اپنی ذات کیواسطے اور وہ
امر حق ہے اور اگر نہ موافقت کروگے تم میرے اس امر پر چلا جاؤنگا مین تنہا سواے اُسکے مین نے جان لیا ہے اس امر کو کہ وہی راہ سلامتی اور بہتری کی
دنیا اور آخرت مین ہی پس آیا خوش ہوتے ہین دل تمھارے اس کلام پر پس کہا اُنھون نے کہ ہان فلیطانوس نے کہا پس ہشیار ہو جاؤ تم
پس جب ہوگی رات سوار ہونگے ہم اسطرح کہ گویا گھومتے ہین گرد لشکر کے اور نگہبانی کرتے ہین ہم اُسکی اور طلب کرتے ہین لشکر عرب کو قوم نے کہا کہ ہم
کرینگے اور متفرق اور جدا ہو گئے وہ لوگ اور لیا فلیطانوس نے اپنے مال اور اسباب وغیرہ کو اور قصد کیا اُسنے اس امر کا جو ہمنے بیان کیا ہی
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب ارادہ کیا فلیطانوس نے جانیکا بجانب لشکر عرب کے آئے یوقنا کھینچے ہوے ہرقل بادشاہ کے پیغام ادا کیا اُنھون
نے پیام کو اور ارادہ کیا کھڑے ہونیکا کہا اُنسے فلیطانوس نے کہ تم کون ہو جواب بادشاہ سے اُنھون نے کہا کہ مین یوقنا حاکم حلب کا ہون فلیطانوس
نے کہا کیونکر چھوڑ دیا ہے تمنے اپنے ملک کو اور مغلوب ہو گئے عرب کے پس بیان کیا یوقنا نے سب سرگذشت اپنے قلعے اور معذور ہونیکی اور نہین
آگاہ کیا اُسکو اپنے اسلام سے پس کہا فلیطانوس نے اُنسے کہ مجکو خبر پہونچی تھی کہ حاکم قلعہ حلب کا پھر گیا ہے دین عرب کیطرف پس کہا اس سے یوقنا
نے کہ پہلے ایسا ہی ہوا تھا پھر رجوع کی بجانب بادشاہ اور اسکے دین کے پس کہا فلیطانوس نے کہ کیا حال ظاہر ہوا تھا تمکو اس قوم سے یوقنا نے
کہا کہ ای بادشاہ مین پھرا تھا اُنکے دین کیطرف جبکہ آگہی حاصل کی مین نے اُنکے حال پر اور ظاہر ہو گیا تھا مجکو امر پوشیدہ اُنکا اور
دیکھا تھا مین نے اُنکو کہ نہین بیعت کرتے ہین وہ باطل کی اور نہین میل اور کنارہ کرتے ہین وہ حق سے اور نہین سوتے ہین وہ رات کو سبب
مجاہدہ اور ریاضت کے اور نہین کلام کرتے ہین بدون یاد کرنے اپنے پروردگار کے اور داد دلاتے ہین مظلوم کی ظالم سے اور سلوک اور غمخواری
کرتے ہین دولتمند اُنکے ساتھ اُنکے محتاجون کے سردار اُنکے بلباس عریان رہتے ہین اور بزرگ و کم رتبہ اُنکے نزدیک امر حق مین برابر ہین
پس کہا اُنسے فلیطانوس نے کہ پھر کاہے تم اُنکے بھید پر واقف ہو گئے تھے اور دیکھی تھی تمنے بزرگی اُنکی پس کس چیز نے باز رکھا تمکو اس امر سے
کہ مقیم ہو تم اُنکے بیچ مین یوقنا نے کہا کہ باز رکھا مجکو اس امر سے محبت میرے دین اور صحبت میری قوم نے اسواسطے کہ مین نے نہ چاہی جدائی
اُنکی فلیطانوس نے کہا کہ تحقیق نفوس پاک اور عقلین احتیاط کرنیوالی جسوقت دیکھتے ہین امر حق کو کھینچتے ہین اُنکو یقین بجانب تلاش خلاص نجات اور رہائی کے
بڑی زندگانی سے تا اینکہ ترقی کرتے ہین وہ نفوس اور عقول اعلی علیین کو راوی نے بیان کیا ہی کہ نکلے یوقنا فلیطانوس کے پاس سے اور تحقیق
در آیا اور مضبوط ہو گیا تھا اُنکے دلمین قول فلیطانوس کا اور کہا اُنھون نے کہ قسم ہی خدا کی کہ نہین کہی اُسنے کوئی بات مگر یہ کہ لکھی گئی ہی
وہ بات کنارے اُسکے سینے پر اور کلام اُسکا گواہی دیتا ہی ساتھ قبول کرنے اُسکی عقل کے صحت دین اسلام کو اور گذرانا یوقنا نے بحالت
بے آرامی کے اس امر سے تا اینکہ آئی تاریکی رات کی پھر کوئی سبب گردانا اُنھون نے بحالت پوشیدگی کے اور آئے فلیطانوس کے پاس پس پایا اُسکو
بہیئت سواری کے جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہی پس جب ٹھہرے یوقنا سامنے اُسکے کہا اُسنے فلیطانوس نے کہ ای یوقنا دیکھتے ہو تم کہ کس پردے سے

ڈھانپ لیا ہی گمراہونکو تبعیت کرنے مسلمانون سے اور حق ظاہر ہوتا ہی اُس شخص پر جو تلاش اور طلب کرتا ہی اُسکو اور باطل گھیر لیتا ہی
اُس شخص کو جو اُسکی پیروی کرتا ہی پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ کیا معنی اس کلام کے ہین جو تو نے مجھسے کہا فلیطانوس نے کہا کہ
اگر دیکھتے تم اُس چیز کو جو دیکھا مین نے ساتھ آنکھ دلیل اور حجت کے نہ پھرتے تم اُنکے طریقے اور شریعت سے اور نہ طلب کرتے تم
عوض کو اُنکے غیر سے اور نہین طلب کیا تمنے مگر اُس نعمت کو جسکی بازگشت بجانب زوال کے ہی اور پہونچاتی ہی وہ اپنے صاحب کو طرف
عذاب کے راوی نے بیان کیا ہی کہ سکوت کیا یوقنا نے اور نکلے وہ فلیطانوس کے پاس سے اور دریافت کرتے رہے وہ حال فلیطانوس کا
اور ٹھہرے اُسکے انتظار مین مسلمانون کی راہ مین پس جب سوار ہوا فلیطانوس اور نکلا وہ اپنے خیمے سے پایا اُسنے اپنے یگانون کو کہ
با ساز و سامان ہو گئے تھے وہ لوگ اور وہ چار ہزار آدمی تھے یگانے اور رئیس قوم فلیطانوس سے اور آگے کیا اُنھون نے اپنے قصد کو اور چلے وہ
سبکے سب درانحالیکہ طلب اور تلاش کرتے تھے موحدین کے لشکر کو اور تحقیق چھوڑ دیا تھا اپنے ملک اور عزت کو پس جب نزدیک ہوئے
مسلمانون کے لشکر سے ظاہر ہوئے اُنکو یوقنا اور اُنکے ہمراہ دو سو آدمی تھے اُنکے یگانون سے پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ قصد
کیا ہی تو نے اس امر کا کہ آ پڑے تو مسلمانون کے لشکر پر فلیطانوس نے کہا نہین قسم ہی ذات بزرگ کی نہین جاتا ہون مین اُنکی طرف
مگر اس غرض سے کہ داخل ہون مین اُنکے دین مین اور ہو جاؤن مین اُنکے زمرے سے اسواسطے کہ جو شخص دیکھیگا بجانب دنیا کے ساتھ آنکھ
نیست اور معدوم ہونیکے کام کریگا وہ آخرت کا پس کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو اس امر سے کہ موافقت کرو تم ہماری اس کام پر جسکا ہمنے
قصد کیا ہی پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ تحقیق کھینچ لیا ہی تجھکو کھینچنے والے حق نے گمراہی کی راہ سے پھر بیان کیا اُسسے یوقنا نے اپنا
سب حال اور یہ کہ وہ قصد غدر اور فریب کا رومیونکے ساتھ رکھتے ہین پس کہا فلیطانوس نے کہ تم کیونکر اس امر پر قدرت پاؤگے
اور مین نہین دیکھتا ہون تمھارے ساتھ مگر چند لوگونکو تمھاری قوم سے پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ تحقیق شہر کے اندر دو سو مرد
اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین کہ وہ بیس ہزار کا مقابلہ رومیونکے لشکر سے کر سکتے ہین پس امر مناسب دیکھتا ہون کہ تو مع
اپنی قوم کے پھر جا اپنی جگہ پر اور نہ جلدی کر تو اور بھیجینگے ہم ایک مرد کو سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس کہ آویگا وہ شخص اُنکو
اُس راہ سے جسکا ہم قصد رکھتے ہین پس جب ہوویگا کل کا دن ٹھہرنا تو مع اپنے لشکر کے گرد ہرقل کے اور داخل ہونگا شہر مین اور چھوڑ دونگا
مین قید سے دو سو اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور دیدونگا مین اُنکو اُنکے ہتھیار اونسے اور حملہ کریگا سب لشکر عرب کا اور
حملہ کرنا تو مع اپنے لشکر کے ہرقل کے لشکر پر اور قصد کرنا تو بذات خود ہرقل کا اور قابض ہو جانا اُسپر پس ہو گا تو ایسا کہ گویا تو نے جہاد کیا
اُسپر اور جست کرونگا مین اور یگانے میرے اور دو سو صحابی اندر شہر کے پس مالک ہو جائینگے ہم اُسکے اگر چاہا اللہ تعالی نے اور اگر چاہتا ہی تو اس
امر کو کہ پھر جاوے تو بجانب اپنی دار السلطنت کے اور معاملہ تیرا پوشیدہ رہے رومیونسے پس پھیر دے کر تو کام اپنے لشکر کا اُس شخص کو جسپر تو اعتقاد
رکھتا ہی اپنی قوم سے فلیطانوس نے کہا کہ نہین کیا ہی مین نے اس کام کو اس حال مین کہ میری نیت ہو دنیا کی حکومت مین اور جبکہ گذر جائیگا یہ معاملہ
اور مدد دونگا مین اسلام اور اُسکے لوگون کو تو جاؤنگا مین بیت المقدس کو اور مقیم رہونگا مین وہان یہانتک کہ مر جاؤنگا پس کون شخص
جائیگا بجانب عرب کے ساتھ ہمارے پیام کے اور آگاہ کریگا اُنکو ہمارے عزم سے پس کہا یوقنا نے کہ جان تو اس امر کو کہ عرب کے

جاسوس ہین ہمارے نزدیک اہل حلب سے جو داخل ہین قسمہ داری مین اور مین آگاہ کرونگا اُنکو ساتھ اس حال کے اور خبر دیوینگے وہ ابوعبیدہ بن الجراح کو اس حال سے راوی نے بیان کیا ہو کہ اُسی حال مین کہ یوقنا اور فلیطانوس اور اُنکے ہمراہی سی گفتگو مین تھے رات کے پردے مین کہ اُسیوقت قصد کیا ایک مرد پیر نے اُنکی طرف پس جبکہ نزدیک آگئے وہ مرد پیر دیکھا اُنکو یوقنا نے اور وہ عمرو بن امیۃ الضمیری صاحب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے پس سلام کیا اُنھون نے یوقنا اور اُنکے ہمراہیون پر اور کہا کہ سردار ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جزاے خیر دے اللہ تعالی تمکو تمھارے دین کیطرف سے اور اُنھون نے دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا اُنسے حال حاکم رمہ اور بات چیت کا اپنی قوم سے اور اُسکے قصد اور ارادے کا اور خوشخبری دی ابوعبیدہ بن الجراح کو اس امر کی کہ کل فتح ہو جائیگا شہر انطاکیہ کا اگر چاہا اللہ تعالی نے اور دور ہو جاوینگے رومی اُس سے **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہو کہ ابوعبیدہ بن الجراح نے دیکھا تھا شب فتح انطاکیہ مین کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کرتے ہین اُنپر اور ارشاد فرماتے ہین یا ابا عبیدہ لا ابشر رضوان اللہ ورحمتہ غدًا تفتح المدینۃ صلحًا علی یدیک وان صاحب رومیۃ الکبرے قد جرے من امرہ مع یوقنا کذا وکذا وھم بالقرب من جیشک فتنقض الیھم بالمجانی الاسر راوی نے بیان کیا ہو کہ بیدار ہوے ابوعبیدہ بن الجراح اور بیان کیا اُنھون نے اپنے خواب کو خالد بن الولید سے اور بھیجا عمرو بن امیۃ الضمیری کو جیسا کہ بیان کیا ہمنے پس جب سُنا فلیطانوس نے یہ حال کانپنے اور تھرانے لگا بدن اُنکا اور کہا اُنھون نے کہ گواہی دیتا ہون مین اس امر کی کہ یہی دین پایدار اور وہ راہ راست ہو پھر معاودت کی اُنھون نے اور گھومے وہ گرد لشکر بادشاہ کے گویا وہ نگاہبانی کرتے تھے لشکر کی پس اُسی حال مین کہ یوقنا جدا ہوے تھے مع اپنے ساتھیون کے فلیطانوس سے اور مضبوط کیا تھا اُنھون نے اپنے ارادے کو جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہو کہ اُسیوقت حاجب بادشاہ کا آیا سامنے اُنکے اور مشعلین اُسکے سامنے تھین اور نکلا تھا وہ انطاکیہ سے اور آگے اُسکے ضرار بن الازور اور رفاعہ بن زہیر اور دو سو قیدی تھے اور میل کیا تھا بادشاہ نے اُنکے قتل پر اُس رات مین پس جب دیکھا اُنکو یوقنا نے کہا اُنھون نے حاجب سے کہ کیا کام کرنیکا ارادہ کیا ہو بادشاہ نے اُنکے ساتھ حاجب نے کہا کہ میل کیا ہو اُسنے اُنکے قتل کا اور ڈالیگا کل اُنکے سرون کو بجانب مسلمانون کے پس جب سُنا یوقنا نے یہ حال اندھیرا ہو گیا دن اُنکی آنکھون مین اور کہا اُنھون نے کہ ای حاجب کبیر تو جانتا ہی اس امر کو کہ کل لڑائی واقع ہونیوالی ہی ہمارے اور عرب کے بیچ مین پس جب مار ڈالوگے تم ان لوگونکو اور پھینکوگے اُنکے سرونکو عرب کی طرف پس نپاوینگے وہ ہم مین سے کسیکو مگر یہ کہ مار ڈالینگے وہ اُسکو پس ڈر تو اللہ کو اور نہ جلدی کر تو اور پھیر تو بادشاہ کو اُنکے معاملے مین اور چھوڑ دے تو اُنکو میرے پاس یہانتک کہ دیکھے تو کہ کس چیز کیطرف بازگشت ہوتی ہی ہمارے اور اُنکے معاملہ کی پس چھوڑ دیا حاجب نے قیدیون کو نزدیک یوقنا کے اور گیا وہ بادشاہ کے پاس تنہا اور بات چیت کی اُسکے ساتھ اُنکے مقدمہ مین بادشاہ نے کہا کہ چھوڑ دے تو اُنکو دمستق کے ہاتھ مین پس پھرا حاجب یوقنا کے پاس ساتھ پیام بادشاہ کے اور کہا کہ تم نگاہ رکھو اُنکو کہ تمھین مہتمم ہو اُنکی حفاظت کے پس لیا اُنکو یوقنا نے اور لیگئے اُنکو اپنے خیمے مین اور دشوار گذرا اُنپر نکالنا اُنکا انطاکیہ سے اسواسطے کہ یوقنا نے قصد کیا تھا اُنکے سبب سے مالک ہونیکا شہر کا پس جب آئے وہ یوقنا کے نزدیک

رہا کر دیا اُنکو قید سے اور دے دیے اُنکو ہتھیار اور بیان کیا اُنسے حال قصد فلیطانوس کا بادشاہ پر قابض ہو جانیکے باب مین پس کہا
ضرار بن الازور نے کہ قسم ہی خدا کی ہر آئینہ راضی کرینگے ہم پروردگار کو کل وقت اپنے جہاد کرنیکے اُسکی راہ مین اور نہین رکھا اور
چھوڑا یوقنا نے اُنکو اپنے خیمے مین بلکہ متفرق اور جدا کر دیا اُنکو اپنے یگانون کے پاس اور ہر مرد کے پاس اُنمین سے ایک کو بھیجدیا
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جسنے حکم دیا نکالنے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیدخانہ انطاکیہ سے وہ ہرقل نہ تھا
اور ہرقل نے لیلیا تھا اُنکو اور ڈالدیا تھا اُنکو اپنے قیدخانہ مین اور نہین جانا تھا یوقنا نے کہ بعد اُسکے بادشاہ نے اُنکے ساتھ کیا
معاملہ کیا اور نہین حکم کیا تھا اُنکے نکالنے کا قیدخانے سے واسطے قتل کے مگر بالیس بن ریبوس غلام بادشاہ نے اور دیکھا تھا اُنہین بادشاہ نے
اپنے خواب مین یہ کہ گویا ایک شخص اُترا ہی آسمان سے اور پلٹ دیا اُس شخص نے اُسکو تخت سے اور گویا تاج اُسکا اُڑ گیا اُسکے سر سے
اور گویا ایک شخص کہتا ہی کہ نزدیک ہوا زوال تیرے ملک کا سو سنیے اور تحقیق دور ہوئی دولت بدبختی اور دور ہوئی سختی اور لایا اللہ
تعالیٰ نزدیک اہل نفاق کو اور گویا اُس شخص نے پھونکا اُسکے لشکر مین دین روشن کر دیا اُسنے آگ کو پس بیدار ہوا ہرقل بحالت خوفناکی کے
اور تعبیر بیان کی اُسنے اس خواب کی ساتھ زوال اپنے ملک کے اور دیکھا کیا تھا اُسنے خزانے اور اسباب اور اُن چیزون کو جسپر وہ اعتماد رکھتا تھا
اور ڈالدیا تھا اُسکو کشتیون مین قبل اُترنے مسلمانون کے اُسکی طرف اور بہت جمع کیا تھا کھانے اور سامان اور لڑائی کو پس جب دیکھا اُسنے
اسلئے اُنمین وہ معاملہ جو دیکھا اُسنے اپنے خواب مین بھیجا اُسنے اپنی بیٹی اور سب عورتون کو بجانب کشتیون کے بحالت پوشیدگی کے اپنے ارباب
دولت سے اور بلایا اُسنے اپنے گھر والونکو اور آگاہ کیا اُنکو معاملے خواب سے اور بیان کیا اُسنے اُنسے قصد اپنے فرار کا اور حکم کیا اُنکو
اپنے ساتھ نکلنے کا پھر بلایا اُسنے اپنے خاص غلام بالیس کو اور وہ بہت مشابہ تھا ساتھ ہرقل کے صورت مین اور پہنایا اُسکو لباس
اور ٹیکہ اور تاج اپنا اور کہا اُس سے کہ تو کل میری جگہ پر ٹھہرنا اسواسطے کہ مین ارادہ مکر و فریب کا عرب کے ساتھ رکھتا ہون اور ظہور کا وقت
بیٹھونگا مین پیچھے اُنکے پھر سوار ہوا ہرقل اور نکلا وہ مع اپنے گھر والونکے بعد اُسکے کہ پہنایا تھا اپنے غلام کو لباس اور ٹیکہ اور تاج اپنا اور چلا
بجانب دریا کے اور سوار ہوا کشتی مین اور روانہ ہو گیا پس اُسی وقت حکم دیا تھا بالیس نے ساتھ نکالنے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور ملاقی ہوئے تھے اُنسے یوقنا اور ہوا معاملہ اُنکا وہ جو بیان کیا **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ نہین نکلا ہرقل
انطاکیہ سے مگر یہ کہ وہ مسلمان ہو گیا تھا اور سبب اُسکا یہ ہوا تھا کہ اُسنے لکھا تھا امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بحالت پوشیدگی
کے اپنی قوم سے یہ امر کہ میرے سر مین درد رہتا ہی نہین سکون ہوتا ہی اُسمین پس روانہ کرو تم میرے واسطے کسی دوا کو پس واسطے کی تھی
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کلاہ پس جب رکھا ہرقل نے اُسکو اپنے سر پر ٹھہر گیا درد اُسکا اور جب اُتار لیا اُسنے کلاہ کو پھر لاحق ہوا
وہ درد پس تعجب کیا اُسنے اس حال سے اور حکم کیا اُسکے اُدھیڑنے کا اور دیکھا تو اُسمین یہ لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم پس کہا اُسنے
کیا اچھا اور بزرگ ہی یہ دین کہ شفا دی اللہ تعالیٰ نے مجھکو ایک آیت سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب ہوا دوسرا دن سوار ہوا لشکر
مسلمانونکا اور آگے بڑھے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع لشکر زحف کے اور سوار ہوا سب لشکر کافرونکا اور گرد اُنکے فلیطانوس کا اور
سوار ہوے یوقنا اور اُنکے ساتھ اُنکے عزیز اور یگانے اور وہ دو سو صحابی رسول مقبول تھے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیماً کثیراً [illegible] اور

وہ چھپائے ہوے تھے اپنے تئین نیچے ہتھیارونکے ایک جدا گانہ جماعت مین کہ سوا اُنکے اور کوئی ساتھ نہ تھا پس سبکے پہلے حملہ کیا
خالد بن الولید نے ساتھ لشکر زحف کے اور سبقت کی اُنکی سعید بن زید بن عمر بن نفیل العدوی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے ربیعہ بن قیس بن ہبیرہ نے اور حملہ کیا
بعد اُنکے میسرہ بن مسروق العبسی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے اور حملہ کیا بعد اُنکے ذوالکلاع الحمیری
نے اور حملہ کیا بعد اُنکے فضل بن عباس بن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور حملہ کیا بعد اُنکے مالک اشتر نخعی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے
عمرو بن معدیکرب الزبیدی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ باقی لشکر کے رضی اللہ عنہم اجمعین اور ڈھانپ لیا لوگون
نے بسبب کثرت کے بعض کو بس ملگئی لڑائی حملہ کیا یوقنا اور اُنکے عزیزون یگانون نے اور حملہ کیا ضرار بن الازور اور اُنکے ساتھیون
نے پس واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری ضرار بن الازور کی کہ دیا تھا اُنھون نے تلوار کو حق اُسکا اور لیا تھا اپنے عوض کو رومیون سے اور
جب مار ڈالتے تھے وہ کسی رومی کو پکارتے تھے وا ثارات ضرارا ور تھا قصد اُنکا واسطے لشکر عرب متنصرہ کے اور مسلمان ہمراہی اُنکے
نہین جدا ہوتے تھے اُنسے اور رفاعہ زبیر الحمیری نصیحت کرتے تھے اور شجاعت دلاتے تھے اور کہتے تھے احملوا وایاکم ان تفشلوا واعلموا ان الجنۃ
لا تزحرفت قصورہا اشرقت حورہا وسرج ولدانہا وتجلی دیا تھا پھر پکارا اُنھون نے یا فتیان العرب ایکم یرغب وفی تزویجہا الحور
یجعل بذل نفسہ المہور ویدعی عروسا فی الجنان من یحب ان یقوم مع الولدان من یرغب فیما قال الدیان متکئین علی رفرف خضر وعبقری
حسان ایکم یوافق بہمۃ من شمس بدلا جنین پس اُسی حال مین کہ ضرار بن الازور حملہ کرتے تھے دشمنون مین اور چکھاتے تھے اُنکو
شراب تباہی کی کہ دفعۃً ملاقی ہوے وہ ایک سوار سے جو توڑتا اور پریشان کرتا تھا لشکرون کو اور وہ چلاکر کہتا تھا وا ثارات ضرار پس
بہ تامل نظر دیکھا ضرار نے اُس سوار کو تو وہ اُنکی بہن خولہ تھین پس کہا اُنسے کہ واسطے اللہ کے ہے نیکوکاری تمھاری اے بیٹی ازور کی مین قسم ہے
خدا کی تمھارا بھائی ضرار ہون پس متوجہ ہوئین خولہ اور سلام کیا اُنپر اور کلام ڈالنا چاہا اُنکی طرف پس کہا ضرار نے اُنسے کہ الگ رہو تم مجھسے اسواسطے کہ
مار ڈالنا ان کافرون کا بہتر اور بزرگ ہے بات چیت سے اے بیٹی میری مان کی ملالو تم اپنی باگ کو میری باگ سے اور اپنے نیزے کو میرے
نیزے سے اور جہاد اور کوشش کرو تم اللہ تعالی کی راہ مین پس اگر مرگیا ایک ہم مین سے تو ملیگا اُسکو دوسرا قیامت کے
دن نزدیک حوض سید البشر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راوی نے بیان کیا ہے کہ اُسی حال مین کہ ضرار بن الازور کلام کرتے تھے اپنی
بہن سے کہ دفعۃً لشکر رومیون کا اپنے پیچھے کو پھرا اور گروہ اُنکے بھاگ نکلے اور باعث اُسکے فلیطانوس حاکم رومہ ہوے اسواسطے
کہ جب دیکھا اُنھون نے لڑائی کو بھڑکایا ہے اُسنے آگ کو اور اونچی ہوئی ہین چنگاریان اُسکی حملہ کیا اُنھون نے مع اپنے ساتھیونکے اور قابض
ہوگئے بالیس پر اور وہ اُسکو ہرقل بادشاہ جانتے تھے اور پکار کر کہا پکارنے والے نے کہ پکڑ لیا ہرقل کو اُسکے دشمن حاکم رومہ نے
پس پیٹھ پھیری رومیون نے اور میل کیا اُنھون نے بجانب فرار کے اور قتل عظیم کیا مسلمانون نے اُنمین کہ نہین مارے
گئے تھے رومی اُسقدر مگر اجنادین اور یرموک مین اور مارے گئے متنصرہ سے قریب بارہ ہزار کے اور تلاش کیا
مسلمانون نے جبلہ بن الایہم اور اُسکے بیٹے ایہم کو پس نہ دیکھا کوئی اثر و نشان اُسکا اور نہ پائی کچھ خبر اُنکی راوی نے
بیان کیا ہے کہ بھاگ گئے وہ دونون اور پھرے لوگ اُنکی قوم کے بجانب دریا کے اور سوار ہوے ہرقل بادشاہ کی کشتیون پر اور منجملہ اُن متنصرہ کے

جوجبلہ اور اُسکے بیٹے ساتھ بھاگے پانسو آدمی اور رئیس اُسکی قوم کے تھے کہ منجملہ اُنکے عرفطہ بن عصمہ اور عروہ بن واثق
اور مرہف بن واقد اور ہجام بن سالم اور سوا اُنکے اور لوگ تھے اور اُنھیں کی نسل سے افرنج ہین اور لیا مسلمانون نے
خیمون اور گھوڑون اور ساز و سامان کو جسکی شمار اللہ تعالی کو معلوم ہو اور بیس ہزار آدمی رومیون سے گرفتار ہوے اور ستر
ہزار مارے گئے اور بھاگے رومی اور منتشر ہوئے پس بعض اُنمین کے گئے بجانب انطاکیہ کے اور بعض نے طلب کیا قیساریہ کو بجانب
قسطنطین پسر ہرقل کے اور بعض اُنمین کے جا ملے کنارے دریا کی طرف پس جب رکھا اہل عرب نے اپنے ہتھیارونکو اور
ٹھنڈی ہوئی آگ لڑائی کی اکٹھا کیا مال اسباب قیدی سامنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس جب دیکھا اُنھون نے اُسکو
سجدہ شکر ادا کیا واسطے اللہ تعالے کے اور بشارت دی بعض مسلمان نے بعض کو اور آئے ضرار بن الازور و ساتھی اُنکے اور یوقنا اور
یگانے اُنکے پس سلام کیا مسلمانون نے اُنپر اور خوش ہوے اُنکی رہائی پر اُنکے دشمنون کے ہاتھ سے اور آئے فلیطانوس و ہمراہی
اُنکے بجانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس استقبال کیا اُنکا ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ فروگذاشت کے اور اُٹھ کھڑے
ہوے مسلمان واسطے اُنکی ملاقات کے اور آگے بڑھے واسطے اُنکی صاحب سلامت کے بڑے بڑے صحابی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے اور دیکھا فلیطانوس نے اُنکی تواضع اور صفات پسندیدہ پس کہا اُنھون نے کہ قسم ہے خدا کی یہ وہی قوم ہے جنکی بشارت
مسیح نے دی تھی پھر مسلمان ہوے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے ہاتھ پر اور مسلمان ہوے ساتھی فلیطانوس کے راوی نے
بیان کیا ہے کہ لائے فلیطانوس سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے بالیس کو پس پیش کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسپر اسلام کو اور انکار کیا اُسنے
اور ماری گئی گردن اُسکی راوی نے بیان کیا ہے کہ دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب مضبوطی انطاکیہ اور اُن لوگونکے جو اُسمین تھے پس دعا مانگی
اُنھون نے اللھم اجعل لنا الیھم سبیلا وافتح لنا فتحا مبینا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ انطاکیہ مین بادشاہ کیطر سے ایک حاکم تھا جسکا
نام صلب بن قطس تھا اور وہ جاہل اپنی قوم مین تھا پس ارادہ کیا اُسنے لڑائی کا شہر پناہ کی دیوار کے اوپر سے پس اکٹھا ہوے رئیس
لوگ رانکو بطریق کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ جا تو بجانب ان عرب کے اور مصالحہ کر تو ہمارے اُنکے بیچ مین جسقدر ہو سکے پس
نکلا بطریق طرف ابو عبیدہ بن الجراح کے اور بات چیت کی اُسنے صلح کی پس قبول کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے صلح کو اور مقدار اُسکی پھر
اہل انطاکیہ نے صلح کی تھی تین لاکھ دینار تھے پس جب قرار پائی صلح کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ قسم کھا تو ہمارے واسطے اس
امر کی کہ نہ غدر اور بیوفائی کرو تم لوگ ہمارے ساتھ اسواسطے کہ شہر تمھارا مضبوط اور باز رکھنے والا اور بہت پہاڑون اور ٹیلیو
والا ہے تو اُسنے کہا ہان ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کون شخص قسم دیگا اُسکو پس کہا یوقنا نے اپنا ہاتھ بطریق کے ہاتھ پر پس
کہا اُسسے کہ کہہ تو واللہ واللہ چالیس مرتبہ ورنہ کاٹ ڈالون مین اپنے زنار کو اور توڑ ڈالون مین اپنی صلیب کو اور لعنت
کرین مجھپر شماسہ اور دیر کے لوگ اور مخالفت کرونمین دین نصرانیہ کی اور ذبح کرونمین اونٹ کو اور معمودیہ مین اور نجس کرونمین
اُسکو ساتھ پیشاب لڑکے کے اور مار ڈالونمین ہر سامنے آنیوالیکو ورنہ پھاڑ ڈالونمین کپڑے مریم کے اور سر بند اُسکا بناؤنمین ورنہ
ذبح کرونمین قسونکو اور رنگون اُسکے خون سے دلمن کے کپڑے کو ورنہ رکھونمین مذبح مین زعفران کو اور تکذیب کرونمین مضمون انجیل کی

ورنہ جانوین مسیح کو ایسا مردہ کہ نہ اُٹھہ کھڑا ہو ورنہ جانون مین مریم کو زنا کرنیوالی ورنہ رکھونگین نبیج مین خون حیض یہود یہ کو ورنہ بھادونگین قندیلون کنیسہ یاسرجس کو ورنہ بیاہ کرونگین ساتھہ یہودیہ حائضہ کے یہانتک کہ نہ پاک ہوئین کبھی ورنہ دھوئون مین اپنے پڑون کو جمعہ کی صبح کو ورنہ کھود ڈالون مین کنائس اور دیرون کو اور قبول کرون عیدون اور جماعت کو ورنہ عبادت کرونگین لاہوت کی اور انکار کرونگین ناموس کا ورنہ کھاؤن مین اونٹ کے گوشت کو عید شعانین مین ورنہ روزہ رکھونگین رمضان کا بحالت پیاس کے ورنہ کھاؤنگین اونٹ کے گوشت کو بحالت پکڑنے کے دانت سے ورنہ نماز پڑھون مین یہود کے کپڑونگین اور کھون مین چلیپے بنانیوالے چمڑون سے مجھے اگر غدر اور بیوفائی کرونگین تمہارے اور تمہارے بھرا ہیو کے ساتھہ اور واقع ہوا داخل ہونا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا انطاکیہ مین اور اُنکے سامنے وہ نشان تھا جو حضرت صدیق رضی اللہ نے اُنکے واسطے بنایا تھا اور داہنی جانب اُنکے خالد بن الولید اور بائین جانب میسرہ بن مسروق تھے اور قاری پڑھتا تھا سورۂ فتح کو اُنکے سامنے اور برابر چلے جاتے تھے تا اینکہ پہونچے وہ باب الخان تک پس اُترے وہان اور بنایا اُسکی جگہہ پر ایک مسجد کو کہ ابتک دیکھی اور پہچانی جاتی ہی اور لیا سولی پر چڑھایا وہان کے حاکم کو پس ہانکنے والی نے صلیب کو پس مار ڈالا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسکو میسرہ بن مسروق بن عمرو الخزاعی نے بیان کیا ہو کہ دیکھا ہمنے بجانب شہر کے پاک اور صاف اور بہت پانی اور اچھی چیزون کے پس نہین تھا کوئی مسلمان مگر یہ کہ خوش اور پاک معلوم ہوا شہر اُسکو اور دوست رکھا ہمنے اس امر کو کہ اگر ٹھہرتے ہم اُسمین ایک مہینہ تو آرام حاصل کرتے ہم اپنی مشقتون سے پس نہین چھوڑا ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح نے وہان ٹھہرنے کو مگر تین دن پھر لکھا اُنھون نے ایک خط فتح کا بنام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی عبیدہ عامر بن الجراح سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو علی ما رزقنا من الفتح والغنیمۃ والنصر اعلمک یا امیر المومنین ان اللہ قد فتح علی المسلمین کرسی النصرانیۃ ومدینۃ الطاعیۃ العظمی انطاکیہ وقتلت والیہا وکسرت عساکرہم ونصرنا اللہ علیہم وہرب ہرقل فی بحر بم اکبہ وانی لم اقم بہا لطیبہا وانی خشیت علی المسلمین ان یوافقہم حسن ہواہا وان یغلب حب الدنیا علی قلوبہم فیقطعہم ذلک عن طاعۃ ربہم وانی معول علی المسیر الی حلب وانا منتظر امرک فان امرتنی ان اسیر الی آخر الدروب فعلت وان امرتنی بالمقام اقمت واعلم یا امیر المومنین ان العرب الطغام قد نظروا الی نساء الروم وبناتہم قد عتہم انفسہم الی التزویج فمنعتہم من ذلک وانی اخشی علیہم الفتنۃ الا من عصمۃ اللہ وشرح صدرہ لا فعجل امرک وسلام علیک وعلی المسلمین ورحمۃ اللہ پھر لپیٹا خط اُنھون نے اور مہر کی اُسپر اور کہا کہ ای گروہ مسلمانون کے کون شخص تم مین کا لیجاوے گا اس خط کو پاس امیر المومنین کے پس جلدی کے ساتھہ منظور کی زید بن وہب غلام عمرو بن سعید نے اور کہا اُنھون نے کہ ای سردار مین پہونچاؤنگا اسکو اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای زید تم مختار اپنے کام کے نہین ہو بلکہ تم مملوک ہو پس ہر گاہ تمہارا ارادہ جانیکا ہو تو پوچھو تم اپنے مالک عمرو سے کہ اجازت دیوین وہ تمکو اس امر کی پس جلدی گئے زید اپنے مالک عمرو کے پاس اور جھکے اُنکے سر پر اور بوسہ لیا سر کا پس باز رکھا اُنکو اس کام سے عمرو نے اور سبب اسکا یہ تھا کہ عمرو مرد پرہیزگار تھے اور نہین مالک تھے وہ دنیا کی چیزون سے مگر ایک تلوار اور ایک نیزہ اور ایک اونٹ

اور ایک گھوڑا اور ایک توشہ دان اور ایک کاسہ اور ایک مصحف کے اور جو پاتے تھے وہ اپنے حصے کو مال غنیمت سے نہین جمع کرتے تھے اُنمین
سے کسی چیز کو اور نہین لیتے تھے اُسمین سے مگر بقدر رکھانیکے اور دیدیتے تھے اپنے گھر والونکو اور بھیجتے تھے باقی کو بجانب عمرو بن
الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیتے تھے غربائے مہاجرین اور انصار کو پس جب آئے زید بن وہب پاس عمرو
بن سعید کے تاکہ بوسہ لیوین اُنکے سر کا باز رکھا اُنھون نے زید کو اس امر سے اور کہا کہ تم کیا چاہتے ہو زید نے کہا کہ ای میرے مالک
اجازت دو تم مجکو اس امر کی کہ ہوئین قاصد مسلمانونکا ساتھ خوشخبری کے بجانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پس کہا عمرو بن سعید
نے آیا چاہتے ہو تم اس امر کو کہ ہو تم خوشخبری پہونچانے والے مسلمانون کے اور مین باز رکھون تمکو اس امر سے تو مین اس حال
مین ناکس اور بخیل ہونگا جاؤ تم جسطرح سے چاہو کہ تم آزاد ہو واسطے خوشنودی اللہ تعالی کے اور مین امید رکھتا ہون بسبب
تمھارے آزاد کرنیکے اس امر کی کہ حرام کرے مجکو میرا پروردگار آتش خوش ہوئے زید بن وہب اور لیا اُنھون نے خط کو ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے بعد اسکے کہ بیان کیا اُنھون نے حال اجازت دینے اپنے مالک کا پھر سوار ہوے وہ اونٹنی پر جو دی تھی اُنکو
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے شترہائے یمن سے اور وہ تیز رو اونٹنی تھی اور زید چلے جاتے تھے اور طلب کرتے تھے راہ نزدیک کو
زید بن وہب نے بیان کیا ہو کہ آیا مین مدینہ طیبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مین اور باقی تھے ذیقعدہ کے مہینے مین
پانچ دن اور دیکھا مین نے مدینہ منورہ مین انقلاب اور وہان کے لوگون مین ایک شور عظیم اور وہ لوگ دوڑتے تھے بجانب
دروازے بقیع کے پس کہا مین نے اپنے دلمین کہ اُنکے واسطے کوئی معاملہ درپیش ہو پس تعجب کی مین نے اُنکی تاکہ دیکھون مین کہ اُنکا
حال کیا ہو اور مین کہتا تھا کہ وہ کسی لڑائی کا ارادہ رکھتے ہین پس سلام کیا مین نے ایک مرد مسلمان پر تاکہ حال پوچھون مین اُس سے
پس جواب دیا اُسنے مجکو سلام کا اور جب دیکھا اُنھون نے میری طرف پہچانا مجکو اور کہا کہ تم زید بن وہب ہو مین نے کہا ہان اُس
مرد نے کہا اللہ اکبر ای زید تمھارے پیچھے کیا خبر ہین پس کہا مین نے بشارت اور فتح اور غنیمت ہو پس کیا کام کیا امیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اُس مرد نے کہا کہ امیر المومنین باہر مدینہ منورہ کے ہین ارادہ رکھتے ہین حج بیت اللہ الحرام
کا اور نکلے ہین وہ ساتھ ازواج نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تاکہ حج ادا کرین اُنکے ساتھ اور لوگ اُنکو رخصت کرتے ہین
زید بن وہب نے بیان کیا ہو کہ اُترا مین اونٹنی سے اور باندھدیا مین نے اُسکو ساتھ ٹرھی ہوئی اُسکی مہار کے اور گیا مین
دوڑتا ہوا تا اینکہ ٹھہرا مین سامنے امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور وہ جاتے تھے پا پیادہ اور پیچھے اُنکے غلام
بر قا چلاتے تھے اُنکے اونٹ کو اور تحقیق اُسکو آراستہ کیا تھا ساتھ گلیم قطوانیہ کے اور توشہ اور کاسہ اُنکا اُسی پر تھا اور
ہودج سواری کے اُنکے سامنے چلنے والے تھے اور داہنی جانب اُنکے حضرت علی تھے اور بائین جانب حضرت عباس تھے
اور پیچھے اُنکے ایک جماعت مہاجرین تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ وصیت کرتے تھے اُنکو واسطے حفاظت مدینہ منورہ کے پس جب
ٹھہرا مین سامنے اُنکے پکار کر کہا مین نے السلام علیک یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت عمر نے کہا وعلیک السلام تم کون ہو
اور کہانسے آئے ہو پس کہا مین نے کہ یا امیر المومنین مین وہب مولی عمرو بن سعید کا ہون آیا ہون خوشخبری دینے حضرت

عمر نے کہا خوش رکھے اللہ تمکو ساتھ نیکی کے کیا خوش خبری ہو تمہارے پاس کہا مین نے یہ خط تمہارے عامل ابو عبیدہ کا ہو
خبر دیتے ہین وہ تمکو اس امر کی کہ اللہ تعالی نے فتح کیا اوپر انطاکیہ کو پس جب سنا حضرت عمرؓ نے ذکر انطاکیہ اور اسکی فتح کا گر پڑے وہ واسطے
اللہ کے بحالت سجدے کے در آنحالیکہ رگڑتے تھے اپنے منھ کو مٹی مین پھر اٹھایا انھون نے اپنے سرکو اور خاک آلودہ ہو گیا تھا منھ
اُنکا اور ڈاڑھی اُنکی اور وہ کہتے تھے اللھم لک الحمد والشکر علی نعمتک البالغۃ پھر کہا انھون نے لاؤ تم خط کو رحمت کرے اللہ تعالے
تمپر پس سپرد کیا مین نے خط اُنکو پس جب پڑھا انھون نے مضمون خط کو روئے پس کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ کس چیز سے ہے رونا
تمھارا حضرت عمرؓ نے کہا اُس چیز سے جو کیا ابو عبیدہ نے ساتھ مسلمانون کے تحقیق نفس بڑا حکم کرنیوالا ہے برائی کا پھر دیا حضرت علیؓ کو
پس پڑھا انھون نے اسکو انتہا تک زید بن وہب نے بیان کیا ہے کہ پھر دیکھا مین نے حضرت عمرؓ کو بعد اسکے کہ سکون ہوا اُنکو رونے
سے زیادہ ہوئی خوشی اُنکی پھر متوجہ ہوے وہ میری طرف اور کہا کہ اے زید اگر پھر جاؤ تم اور نفع حاصل کرو تم روغن زیتون اور
انجیر اور انگور انطاکیہ کے کھانے سے پس شکر کرو تم اللہ تعالے کا پس کہا مین نے یا امیر المومنین یہ ایام میوہ جات کے
نہین ہین پھر بیٹھے حضرت عمر زمین پر اور منگا یا دوات اور کاغذ کو اور خط لکھا ابو عبیدہ بن الجراح کو اس عبارت سے
بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عمر الی عاملہ بالشام سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ واشکرہ
علی ما وھب من النصر للمسلمین وجعل العاقبۃ للمتقین ولم یزل معینا لطیفا واما قولک انک لم تقم بانطاکیہ لطیبھا فان اللہ
عز وجل لم یحرم الطیبات علی المتقین الذین یعملون الصالحات فقال فی کتابہ یا ایھا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا
انی بما تعملون علیم فکان یجب علیک ان تریح المسلمین من تعبھم وتدعھم یرغدون فی مطعمھم ویریحون الابدان بما قد نصبت فی
قتال من کفر باللہ واما قولک انک منتظر امری الی من امرک ان تدخل الدروب خلف العدو فانک شاھد
واذا غائب وقد یری الشاھد ما لا یری الغائب وانت بحضرۃ عدوک وعیونک یاتیک بالاخبار فی کل وقت فان رایت
ان دخولک الی الدروب بالمسلمین صواب فابعث الیھم السرایا وارحل معھم الی بلادھم وضیق علیھم المسالک وابعث معھم الیا
من یدلھم علی الطریق ممن تثق بہ من المتنصرۃ وان طلبوا منک الصلح فصالحھم واوف بما تقدم واما قولک ان العرب
ابصرت نساء الروم وبناتھم فرغبت فی التزویج فمن احب ذلک فدعہ ان لم یکن لہ اھل بالحجاز ومن اراد ان
یشتری الاماء فدعہ فلذلک اصون لفروجھم والسلام علیک وعلی من معک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور لپیٹا
خط کو اور ثبت کیا اُسپر مہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور دیدیا زید بن وہب کو اور کہا اُنسے
روانہ ہو تم اسکو لیکر رحمت کرے اللہ تمپر اور شریک کرو تم عمر کو اپنے ثواب مین پس لیا زید بن وہب
نے خط کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اور قصد کیا اُنھون نے چلنے کا پس متوجہ ہوے
اُنکی طرف حضرت عمر اور کہا کہ ٹھہرو تم اپنی روشش پر نرم پر اے زید تا اینکہ توشہ دین تم کو عمر
اپنے کھانے سے پھر حضرت عمرؓ نے بٹھایا اپنے اونٹ کو اور نکالا اُنھون نے زید کے واسطے

صاع خرمے اور ایک صاع ستو کا اور کہا اُن سے کہ تو تم اسکو اور معذور جانو عمرؓ کو اسواسطے کہ اسی قدر اُن کے امکان مین
تھا پھر بوسہ لیا حضرت عمرؓ نے زید کے سر کا پس روئے زید اور کہا کہ یا امیر المومنین نہین پہونچا مین اس حد کو کہ بوسہ لو تم
میرے سر کا حالانکہ تم سردار مسلمانون کے اور ساتھی اور مقرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہو اور تمھین پر
ختم کیا تھا اللہ تعالی نے اربعین کو پس روئے عمرؓ اور کہا اُمید رکھتا ہون مین یہ کہ بخشے اللہ عمرؓ کو بسبب تمھاری گواہی
دینے کیواسطے عمرؓ کے زید بن وہب نے بیان کیا ہے کہ سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور قصد کیا مین نے چلنے کا پس سُنا مین نے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہ یہ کہتے تھے اللھم احمل علیہا واطو لہ البعید وسھل لہ القریب انک علی کل شئی قدیر پس خوش ہوا
مین حضرت عمرؓ کی دعا سے اسواسطے کہ اللہ تعالی نہین روکرتا تھا حضرت عمرؓ کی دعا کو اور چلتا تھا مین اور زمین لپیٹی جاتی تھی نیچے
قدمون میری اونٹنی کے اور تھا مین تیرھوین دن نزدیک ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور کوچ کیا تھا اُنھون نے تلا کیہ
سے اور اُترے تھے وحازم مین پس جب آیا مین مسلمانون کے پاس پایا مین نے اُنمین ایک بڑا شور جو ہوتا تھا دائین جانب
لشکر سے اور پوچھا مین نے اُن سے کہ کیا سبب اس شور کا ہے پس کہا گیا مجھسے کہ یہ شور بسبب خوشی اور سرور اُس
چیز کے ہے جو فتح کیا اللہ تعالی نے مسلمانون پر اور حال اسکا یہ ہے کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ گئے تھے بجانب کنارہائے
دریائے فرات کے اور تاخت کی تھی اُنھون نے اپنے گروہ اور لوگون سے منبج اور براعہ اور نابلس پر اور لیلیا تھا اُنھون نے
مال اور غنائم کو وہان کا اور مصالحہ کیا تھا اُن لوگون سے خالد بن الولید سے اس امر پر بوا قرار کہ پھیر دیوین خالد بن الولید
اُنکے مال اور غنائم اور لوگون کو اور تحقیق پھیر دیا یہ سب خالد بن الولید نے اُنکو اور فتح کیا خالد بن الولید نے اُن مقامات کو
ازروے صلح کے اور واقع ہوئی فتح منبج اور براعہ اور نابلس اور قلعہ نجم کی اور وہ ایک پل تھا منبج کا بیچ کے عشرہ ماہ محرم
سنہ اٹھارہ ہجری مین مصالحہ کیا تھا وہان کے لوگون نے بعد اسکے کہ پھیر دیا تھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
اُنکے مالونکو ڈیڑھ لاکھ دینار پر اور چھوڑ دیا تھا خالد بن الولید نے وہان کے حاکم جرفاس کو کہ چلا جاوے وہ مع اپنے
مال اور اسباب اور لونڈی اور غلام اور گروہ کے بجانب شہرہائے روم کے اور حاکم کیا تھا خالد بن الولید نے منبج پر
عبادہ بن رافع بہنی کو اور پل پر نجم بن مفرج القہری کو اور نام اس پل کا اُنھین کے نام سے رکھا گیا اور حاکم کیا براعہ پر
اوس بن خالد ربعی اور نابلس پر بادر ابن عون الحمیری کو اور بنایا اُنکے واسطے ایک قلعہ اور اُنھین کے نام پر اُسکا نام
رکھا اور پھرے تھے خالد بن الولید مع مالون کے بروز آنے زید بن وہب کے مدینہ طیبہ سے زید بن وہب نے
بیان کیا ہے کہ آیا مین بجانب خیمہ ابو عبیدہ بن الجراح کے اور وہ بیٹھے تھے اور اُنکے پہلو مین خالد بن الولید بیٹھے تھے
اور آگے لایا گیا تھا اُنکے واسطے مال صلح کا پس بٹھایا مین نے ناقہ کو اور آیا مین ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور
سلام کیا مین نے اُنپر اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہما پر اور دیدیا مین نے ابو عبیدہ بن الجراح کو خط امیر المومنین عمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہ کا اور آگاہ کیا مین نے اُنکو حضرت عمرؓ کے کلام سے پس توڑا اور کھولا اُنھون نے خط کو اور پڑھا اپنے دل مین

پھر اعادہ کیا مسلمانوں پر اُسکے پڑھنے کا آئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بذات خود مسلمانوں پر اور کہا کہ ای گروہ مسلمانوں کے
تحقیق امیر المومنین نے چھوڑ دیا ہی معاملہ داخل ہونے ان پہاڑوں کے درونین مجھپر اور کہا ہی اُنھوں نے کہ تم حاضر اور دیکھنے والے
اور مین پوشیدہ اور دور ہون اور مین نہین کرتا ہون کسی چیز کو مگر تمھاری راے سے پس کیا مشورہ دیتے ہو تم رحمت کرے اللہ تمپر پس
چپ رہے مسلمان اور کچھ جواب نہین دیا اُنکو پس اعادہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے کلام کو اور کہا کہ ای گروہ مسلمانون کے
اس شام کا اللہ تعالی نے تمکو مالک کر دیا اور باہر کر دیا تمھارے دشمنوں کو اُس سے ساتھ ذلت اور خواری کے اور وارث کر دیا تمکو اللہ تعالی نے
اُنکی زمین اور گھرون اور مالون کا جیساکہ وعدہ فرمایا تھا ہمسے اللہ اور اُسکے رسول نے پس کیا مشورہ دیتے ہو تم اس امر مین
آیا داخل ہوگے تم ان درونین بجانب اپنے دشمنوں کے پس سکوت کیا لوگوں نے اور کچھ جواب نہین دیا پھر اعادہ کیا ابو عبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے کلام کو تیسری مرتبہ اور کہا کہ یہ کیا خاموشی ہی آیا بد دلی لاحق ہوئی ہی تمکو بعد شجاعت کے یا کاہلی
بعد خوشی کے یا اکتفا کیا ہی تمنے کارہاے نیک سے آیا نہین باقی رہین تمپر برائیان اور نیکیان تمھاری بہت نہین تمپر کوئی
گناہ اور برائی پس خواہش اللہ غالب اور بزرگ کی تو ہی پس خواہش کرو تم اُسکی طرف اور سوال کرو تم اُس سے اس امر کا کہ
اعانت کرے وہ تمھاری جہاد پر کہ یہ امر بہتر ہی تمھارے واسطے دنیا اور اُس چیز سے جو دنیا مین ہی پس سب سے پہلے جواب دیا اُنکو مسروق
بن مسروق العبسی نے اور کہا کہ ای سردار ہم نہین چپ رہے بسبب کسی خوف کے جو لاحق ہو ہمکو یا بسبب کسی بے صبری کے
کہ چھپا لیا ہو ہمکو بعض ہم مین بلکہ دیکھتے تھے بعض کو اور جان لو تم ای سردار اس امر کو کہ ہمارے واسطے کوئی سوداگری نہین ہی اور
نہ کوئی کام سواے جہاد کے واسطے دشمنان خدا کے اور طلب کرنے اُس چیز کے جو اللہ کے نزدیک ہی اور ہم تمھارے سامنے
ہین پس جس کام کا تم حکم کر دوگے ہم اُسکو کرینگے پس تمھارا حکم دینا ہی اور ہمارا کام اطاعت کرنا واسطے اللہ تعالی کے اور واسطے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور واسطے سردار کے ہی آیا نہین ہی یہ امر کہ مین نہین مالک ہون مگر اپنی جان کا پس متوجہ کرو تم
مجکو جہان کہین چاہو کہ پاؤگے تم فرمانبرداری کرنیوالا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای گروہ مسلمانوں کے جس کسی کی کوئی راے ہو
اور موجود ہو اُسکے پاس کوئی مشورہ پس بیان کرے وہ اُسکو اور ظاہر کرے اُس امر کو جو اُسکی راے ہو پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ قسم خدا کی کہ پھر جانا ہمارا طلب اور تلاش قوم سے سستی اور عاجزی ہی ہمپر اور
سرزنش ہی ہمارے دین پر اور طلب اور تلاش کرنا دشمنوں کا مال غنیمت اور زیادہ ہی اور جس امر کا مین تمکو مشورہ دیتا ہون ای سردار مین
وہ یہ ہی کہ بھیجو تم لشکر کو سہر گھاٹی اور درے کی طرف ان درونسے پس یہ امر باعث ضعف اور سستی دشمن کے دل کا ہوگا اور ٹھنڈی ہونگی
اُسکے سبب سے آنکھین مسلمانوں کی پس دعاے خیر دی اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہا اُنھوں نے کہ یا ابا سلیمان مین یہ مناسب دیکھتا ہون
کہ بناؤن مین ایک نشان واسطے مسروق العبسی کے اور روانہ کروں مین اُنکو اور اُنکے ساتھ یمن کے لوگ ہون اسواسطے کہ پہلے تمھین نے
جلدی کی تھی اس راے مین اور منظور کیا اور مشورہ دیا ہی اُنھوں نے اُسکا پس جب آوین وہ درون مین اور غارت اور تاخت کرین وہ اُن مقامونپر جو
نزدیک ہین دشمن کے شہرون سے اور پھر آوین ہمارے پاس اگر چاہا اللہ تعالی نے ساتھ اُنکی حال شہرونکے پس عمل کرینگے ہم موافق اُسکے خالد بن الولید

کہا کہ پہونچے تم اچھی راے کو رحم کرے اللہ تعالی تمپر پس لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک پورے نیزہ کو اور بنایا اسکے سر پر ایک نشان کو مثل نشان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برنگ سیاہ کہ لکھا تھا اسپر سفیدی سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور جنبش دی نشان کو اپنے ہاتھ مین اور سپرد
کیا اسکو میسرہ بن مسروق العبسی کے اور کہا کہ اے میسرہ تھے تم پہلے مشورہ دینے والے پہلے انو نیزہ ساتھ روانگی کے بجانب شہر روم اور در آنے درونکی انکی طرف
پس لو تم نشان کو اور ہو تم انجام دینے والے اس کام کے اور ایسی فتح کرو تم انہین کہ ہو اس فتح مین نام اور ذکر تمھارا دنیا مین اور ذخیرہ اندوختہ
عالم آخرت مین اور منتخب کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے گروہ مین دوروہانکے دلیرونسے تین ہزار مرد کو اور ایکہزار غلام کو پس جو قبائل مین کے تھے وہ
کندہ اور کہلان اور طی اور نبہان اور سنبس اور آزد اور مذحج اور ذبیان اور احمس اور خولان اور عک اور ہمدان اور لخم اور جذام سے
تھے اور سمین بیس اور بزرگ لوگ تھے اور پہنا تھا انھون نے اپنے پورے ہتھیارونکو اور ظاہر کیا تھا انھون نے اپنے لباس کو جو قبائل مین مشہور تھا
اور حیادر مین اور جمی اور عمامی عدنی تھے اور کمر بند جسمین بند چھٹکے تھے اور جو غلام تھے پس پہنا انھون نے سرخ رنگ کپڑوں کو اور انکے سر پر زرد
عمامے تھے حمائل کیے تھے وہ تلوارونکو اور انکے ہاتھ مین حربے اور نیزے چمکنے والے تھے اور ہر غلام انمین کہتا تھا اپنے دلمین کہ وہ ایک لشکر پر حملہ کریگا
اور مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے داسن ابو الہول کو مقدم اور سردار غلامونپر اور کہا ابو الہول کو تحت نشان میسرہ بن مسروق کے
اور کہا کہ اے ابو الہول ہو تم آگے ان غلامون کے کہ وہ تحت اطاعت تمہارے ہین اور تم تحت نشان میسرہ بن مسروق کے اور مخالفت
نکرو تم انکی جسمین وہ تمکو مشورہ دیوین اسواسطے کہ وہ اچھے ہین مشورہ دینے مین وہ بزرگ ہین اور وہ راستی پر ہین کام مین داسن نے کہا کہ مجکو
برغبت اور اطاعت یہ منظور ہے اور یکسو ہوے ابو الہول ور ساتھ انکے غلام تھے اور قبول کیا گروہ عرب نے قول ابو عبیدہ بن الجراح کو لیکن
کچھ لوگ قوم طی نے ناپسند کیا روانگی کو تحت نشان میسرہ بن مسروق کے پس کہا بعض ان لوگون نے بعض سے کہ کیونکر بنایا ابو عبیدہ بن الجراح نے
نشان کو واسطے ایک مرد کے قوم عبس سے اور چھوڑ دیا انھون نے رئیسون اور بادشاہون کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے پہونچی
خبر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس بلایا انھون نے انکو اور کہا اے آل طی کے تم توقف کیے گئے ہو نزدیک مسلمانونکے اور نہ تھا انمین
بیچ مسلمانونکیطرف سے پس نہ آوے تمہارے دلونمین بڑائی اور بزرگی پس ہلاک ہو تم اسکے سبب سے اور جان لو تم اے اہل کہ نہین مدد اور غلبہ ہوتا ہے
بسبب کثرت شمار کے اور نہ بسبب شدت مضبوطی کے بلکہ نہین عاجز اور مغلوب ہوتے ہین دشمنان خدا مگر ساتھ مدد دینے اللہ تعالی کے
فرمایا ہے اللہ تعالی نے ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم اور بزرگ ہم مین کا اللہ تعالی کے نزدیک بڑا پرہیزگار ہے اور نہ دیکھو الا ہم مین کا ہی قسم ہے خلق
کہ میسرہ مقدم ہین تمسے از روے سبقت کے بجانب اسلام اور ہجرت طرف دار اسلام اور صحبت رسول علیہ وآلہ الصلوۃ والسلام کے پس
چپ ہو رہی قوم طی وقت سننے اس کلام کے اور جلدی کی انھون نے قبول کرنیمین تا اینکہ ٹھہرے وہ تحت نشان میسرہ بن مسروق کے
پس جب پورے اور آمادہ ہوے وہ سب چلنے پر آئے میسرہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا انھون نے کہ اے سردار مین نہین جانتا ہون
راہ کو اور اس ملک مین ناواقف ہون اور نہین جانتا ہون کہ مین کہان داخل ہون اور کہان کو متوجہ ہون اور مین ہلاک کرنیوالا ہے اس شخص کو
جو نہین جانتا ہے اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حکم کیا ہے تمکو اپنے خط مین اس امر کا کہ مقرر کرو اور بھیجو تم ہمارے ساتھ راہبرونکو اور ضرور ہے کہ
ماہر سے کہ راہ بتادے اور کردیوے وہ ہمکو ایسی راہ پر کہ چلین ہم اسپر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ہر آئینہ یاد دلایا تمنے مجکو وہ امر جو مین بھولا تھا

تھا اینکہ ٹھہرایا اُسکو سامنے یسرہ کے پاس کہا اُنسے یسرہ نے کہ اس گبر کا کیا حال ہی اور کہان سے تم اسکو لائے ہو پس کہا انھون نے
کہ ای سردار مین نے سبقت کی تھی اپنے ساتھیون پر چلنے مین پس دیکھا مین نے ایک شخص کو کہ ظاہر ہوتا تھا وہ کبھی اور چھپ جاتا تھا
کبھی پس جلدی گیا مین اُسکی طرف پس وہ یہی شخص تھا مین نے اسکو پکڑا پس بلایا یسرہ بن مسروق نے ایک مرد کو معاہدین سے جو انکے ساتھ
تھے جب آیا وہ معاہدی کہا یسرہ نے کہ سوال کر تو اس گبر سے کہ کیا خبر ہی اُسکے نزدیک خبر رومیون سے پس متوجہ ہوا معاہدی اُسکی طرف
سوال کرتا تھا وہ رومی سے اور زیادہ کیا معاہدی نے اُسکے ساتھ کلام کو اور لوگ چپ تھے پس جب طول دیا معاہدی نے
گفتگو کو ساتھ رومی کے کہا اُس سے یسرہ بن مسروق نے کہ سختی ہو تجھپر یہ گبر کیا کہتا ہی معاہدی نے کہا کہ ای سردار یہ کہتا ہی کہ جب بادشاہ
در آیا اور سوار ہوا دریا مین قصد کیا اُسنے قسطنطنیہ کا مع اپنے گھر والون کے اور قصد کیا اُسکے پاس سے بھاگے ہوئے
رومی اور سوائے اُنکے اور ون نے ہر جگہ سے اور خبر پہونچی بادشاہ کو یہ کہ انطاکیہ فتح ہو گئی از روئے صلح کے اور مارا گیا حاکم اُسکا
سولی پہ پس دشوار گذرا بادشاہ پر یہ امر اور رویا اور کہا اُسنے السلام علیك یا ارض سوریة الی یوم القیامة پھر بھیجا کیا
اُسنے اپنے بطارقہ اور حجاب کو اور کہا مین ڈرتا ہون عرب سے اس امر کو کہ داخل ہووین وہ ہماری تلاش کو بجانب دروں کے
پھر تیار اور آمادہ کیا بادشاہ نے ایک لشکر تیس ہزار کا ہمراہی مین بطریق کے کہ حفاظت کرتے ہین وہ اُسکی واسطے درون کے
پس کہا یسرہ نے معاہدی سے کہ ہمارے اُنکے بیچ مین کسقدر فاصلہ ہی معاہدی نے کہا کہ یہ رومی بیان کرتا ہی کہ تمھارے اور اُنکے
بیچ مین دو فرسخ ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا یسرہ نے یہ حال جھکا لیا اُنھون نے سر کو بجانب زمین کے درانحالیکہ
نہین پھیرتے تھے وہ کسی جواب کو اور نہین آغاز کرتے تھے بات چیت کو پس کہا اُسنے ایک مرد نے قوم سہم سے جنکا نام عبد اللہ بن
حذافہ سہمی تھا اور وہ دلیران اور بہادران مسلمین سے تھے اور اُنکے پاس ایک عمود لوہے کا تھا کہ اُس سے لڑتے تھے لڑائی مین اور اُٹھاتے
تھے وہ سوا اُسکے اور تھے وہ نرم اور مہربان لوگون مین پس اُنھون نے یسرہ سے کہا کہ کیا ہوا ہی مجکو کہ مین دیکھتا ہون تمکو اے سردار
سر جھکائے ہوئے بجانب زمین کے مثل سر جھکائے گھوڑے کے آواز لگام سے حالانکہ ایک مرد ہم مین کا لڑیگا ایکہزار رومی سے پس کہا
یسرہ نے کہ قسم ہی خدا کی یا عبد اللہ کہ نہین سر جھکایا مین نے از روے خوف اور بے صبری کے ولیکن ڈرتا ہون مین مسلمانون پر اس امر کو کہ
مبتلائے بلا و مصیبت ہووین میرے نشان کے نیچے اور وہ پہلا نشان ہی کہ داخل ہوا ہی درون مین پس ملامت اور سرزنش کرینگے مجھپر
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور جو چرواہا ہی پوچھا گیا ہی وہ اپنی رعیت سے پس کہا مسلمانون نے کہ قسم ہی خدا کی کہ نہین پروا کرتے ہین ہم
موت کی اور نہین اندیشہ کرتے ہین ہم در گذرنے مین اسواسطے کہ ہمنے بیچڈالا ہی اپنی جانونکو اللہ تعالی کے ہاتھ مین اور جو شخص
جانتا ہی اس امر کو کہ وہ جانے والا ہی اس دنیا کے گھر سے بجانب گھر آخرت کے پس نہین پروا کریگا وہ اُس چیز کی جو پہونچیگی
اُسکی طرف کافرون سے پھر کہا یسرہ نے کہ ای لوگو آیا مناسب دیکھتے ہو تم اس امر کو کہ ہم بلاتی ہون اور پھرین اُنسے اپنی اسیجگہ پر
یا چلین ہم بجانب اُنکے پس کہا مسلمانون نے کہ پوچھو تم اس گبر سے کہ اگر ہووے یہ جگہ ہمارے لیے زیادہ کشادہ قوم کی جگہ سے
تو ٹھہرین ہم پس پوچھا معاہدی نے گبر سے پس کہا اُسنے کہ نہین بعد عموریہ کے کوئی جگہ زیادہ کشادہ اس مرج سے پس اگر قصد کیا ہی تمنے لشکر

کی لڑائی کا پس ٹھہرو تم اور اگر پھر جاؤگے تم اپنے پیچھے کو تو یہ بہتر ہوگا تمھارے واسطے بیشتر رہنے کے دشمن تمھارا پس عرض کیا میسرہ بن
مسروق نے اس کبر پر اسلام کو پس انکار کیا اُسنے پس حکم کیا میسرہ نے اُسکے قتل کا پس لوگ اسی حال میں تھے کہ دفعۃً بلند ہوے اور دکھائی دیے
نشان اور صلیبان رومیون کے پس آ رہے وہ لوگ نزدیک جگہ میں سلمانون سے اور تھے وہ مثل پھیلی ہوئی ٹڈی کے پس روشن کیا اُنھون نے
اپنی آگون کو رات میں پس جب دوسرا دن آیا نماز صبح کی پڑھی میسرہ بن مسروق نے ساتھ لوگون کے پس جب فارغ ہوے
سلمان نماز سے کھڑے ہوے اُنمین میسرہ بن مسروق بحالت خطبہ پڑھنے کے اور کہا اُنھون نے ایھا الناس ھذا الیوم لما بعدہ لان
مابینکم ھذا اول رایة دخلت الدروب واعلموا ان جیش اخوانکم متطاول یفعلکم واعلموا ان الدنیا دارھم والاخرة دار مستقر و
اسمعوا ما قال نبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الجنة تحت ظلال السیوف فلا تنظروا الی اقلتکم وکثرة اعداءکم قال تعالی عز وجل کم
من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن اللہ واللہ مع الصابرین پس کہا مسلمانون نے کہ اے میسرہ سوار ہو تم ہمکو لیکر جانب اُنکے
ٹھہرنے کے پس تحقیق ہم اُمید رکھتے ہیں مدد اور غلبہ کی اُپر اگر چاہا اللہ تعالے نے پس خوش ہوے میسرہ اُن کے
کلام سے اور اُسی وقت وہ سوار ہوے اور اُن کے سوار ہونے سے سب لشکر سوار ہوا اور جدا ہوے غلام عرب
سے اور ٹھہرے وہ نیچے نشان ابوالہول کے اور اکٹھے مجتمع ہوے سلمان نیچے نشان میسرہ بن مسروق کے اور ہوشیار
ہوگئے وہ اپنی جانون پر واسطے اپنے دشمنون کے اور طلب مدد کی اُنھون نے اللہ تعالی سے جو بہترین
مدد کرنیوالونکا ہے اور کہا میسرہ بن مسروق نے قبل اپنے حملہ کرنے کے بطور وصیت کے ایھا الناس انی اوصیکم بتقوی اللہ وحدہ
لا شریک لہ وکونوا کقوم اشرفت علیھم الموت فلیجددا منہ مرادا ولاحت لھم الجنة بحذافیرھا فانظروا الی ما
اعد اللہ لھم فیھا فاحبوا السرعة لدخول الجہاد ھذا الجنة امامکم وانتم الیوم جیش الاسلام پھر آراستہ کیا میسرہ نے اُنکو
میمنہ اور میسرہ اور قلب در دونون بازوں میں مقرر کیا اُنھون نے میمنہ پر عبداللہ بن حذافہ السہمی کو اور میسرہ پر سعد بن سعید الحنفی
کو اور آگے غلامونکو اور وہ ایک ہزار غلام تھے ساتھ لباس رنگین سُرخ کے اور اُنکے ہاتھوں میں حربے اور تلواریں تھیں اور ٹھہرایا
اُنکو آگے فوج قلب کے اور نشان ابوالہول کے ہاتھ میں تھا اور کان لگائے تھے میسرہ ابوالہول پر پس نہیں سُنا گیا ابوالہول
سے کوئی کلمہ بلکہ خاموش تھے اور کچھ نہیں بولتے تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ سوار ہوا لشکر رومیون کا اور بڑھایا
اُنھون نے اپنی صفون کو تین صف میں کہ ہر صف میں دس ہزار تھے اور آگے اُنکے صلیبیان اور اُن لوگون کا لباس
ریشمی تھا اور اچھے سامان سے تھے پس جب برابر ہوئیں صفیں اُنکی نکلا ایک مرد رومیون کے لشکر سے جو سمجھتا تھا کلام کو
زبان عربی میں اور تھا وہ منتصرہ عرب غسان سے پس نزدیک ہوا وہ سلمانونکے لشکر سے اور کہا اُسنے کہ ظالم کو اُسکا ظلم ہمیشہ
پھیرتا اور روکتا ہے آیا نہیں کفایت کی تمکو اس چیز نے جسکے مالک ہوگئے تم بڑے ملک شام سے تا اینکہ در آئے ان درون
اور بلند پہاڑون میں ہماری طرف کو نہیں لائی ہیں تمکو مگر موتیں تمھاری اور یہ تیس ہزار باگیں اُن لوگون سے
ہیں جنھون نے قسم کھائی ہے صلیب کی اس امر پر کہ نہ شکست اُٹھاوینگے وہ کبھی یا مار ڈالے جاوینگے پس اگر چاہتے ہو تم کہ باقی رکھیں ہم

تمکو بس منظور کر دتم قید ہو جانے کو تاکہ لیجاوین ہم تمکو بجانب ہرقل بادشاہ کے بس حکم کرے وہ تمھارے بارہ مین جس حکم کا وہ ارادہ کرے
پس نکلے بجانب اُس بتنصرہ کے ابوالہول واس اور اُنکے ہاتھ مین نشان تھا کہ جنبش دیتے تھے اور کہا اُنھون نے کہ سچا ہی تو اپنے
کلام مین کہ ظالم کو ہمیشہ روکنا ہی ظلم اُسکا اور یہ نیز کہنا کہ ڈالین ہملوگ اپنے ہاتھونکو تمھاریطرف تاکہ باقی رکھو تم ہمکو پس اُسوقت مین
تو ہی ظالم ہی بسبب اپنے کلام کے جبکہ کلام کیا تو نے بدون ہمارے آزمانیکے اپنی طرف سے اور مین ایک غلام ہون غلامان عرب سے
کہ میرے واسطے رہنے والون کے نزدیک کوئی مرتبہ نہین ہی پس نزدیک ہو تو مجھسے تاکہ ڈالدون مین تجکو زمین پر بحالت بیہوشی کے تیرے
خون مین پھر واس نے آگے کیا نیزے کو اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور نیزہ مارا اُسکے پس گرا دیا اُسکو گھوڑے سے بحالت مردگی کے
پس جب وہ گرا مردہ ہوکر خوش ہوے ابوالہول اپنی نیکوکاری سے اور جنبش دی اُنھون نے اپنے نیزے کو اور کہا اُنھون نے
اللہ اکبر اللہ اکبر فتح اللہ ونصر پھر گرا دیا اُنھون نے ساتھ اپنے چھوٹے نیزے کے اور ظاہر کیا اور چمکایا اپنے نشان کو پس دیکھا رومیون نے
بجانب ابوالہول کے کہ مار ڈالا ہی اُنھون نے اُنکے ساتھی کو اور خشمناک ہوے وہ اس حال سے پس نکلا بجانب ابوالہول کے دوسرا شخص گران دم سے
پس نہین چھوڑا واس ابوالہول نے اُسکو کہ نزدیک آوے وہ تا اینکہ نیزہ مارا اُسکے سینے مین پس مار ڈالا اُسکو پس ڈرایا رومیونکو ابوالہول کے
کام نے اور دیکھا اُنھون نے ابوالہول کو اور کہا اُنھون نے کہ یہ شخص ایک غلام ہی غلامان عرب سے کہ کوئی ہی اُسنے ہمارے ساتھ وہ جو تم
دیکھتے ہو پس کیونکر ہوگا حال ساتھ اُنکے رئیسون اور بہادرون کے پس نہین دلیری کی کسی رومی نے واس کے مقابلے مین نکلنے کی
پس اُسیوقت حملہ کیا اُنپر ابوالہول نے ساتھ نشان کے اور تھے وہ پاپیادہ پس مار ڈالا اُنھون نے ایک کو فوج قلب سے اور پھرے
وہ پس اُسیوقت سرزنش کی بعض رومیون نے بعض کو اور قصد کیا اُنھون نے حملہ کا مسلمانونپر اور مسلمانون نے بھی تعجب کیا واس کے کام سے
پس اُسی حال مین کہ واس پھرنے تھے دونون صفونکے بیچ اور پکارتے تھے لڑنے والے کو اور ڈراتے تھے اور ڈکارتے تھے وہ مثل شیر
کے کہ دفعتہً حملہ کیا اُنپر ایک صلیب والے نے رومیون سے جسکے نیچے دس ہزار رومی تھے اور ناگہان ہجوم کیا اُنھون نے
واس پر ساتھ لشکر کے اور دیکھا مسلمانون نے بجانب مشرکین کے کہ حملہ کیا اُنھون نے اُنکے ساتھی پر پس پکارا میسرہ بن مسروق نے
مسلمانونکو الحملة الحملة پس حملہ کیا مسلمانون نے مشرکین پر اور ملگئے قوم میسرہ بن مسروق نے بیان کیا ہی واسطے اللہ تعالی کے
تھی نیکوکاری غلامونکی کہ سخت لڑائی لڑے وہ اور چھوڑا دیا اُنھون نے واس ابوالہول کو عین ہلاکی سے اور ساتھ لیا اُنھون نے واس کو
بجانب لڑائی مشرکین کے اور کہتے تھے نحن عبید اللہ دخرنا مثل الحرايق فی اللہ تقتل من کفر باللہ راوی نے بیان کیا ہی کہ برابر جاری رہی
تین لڑائی دن اُنکے لڑنے کے بلا فصل کہ نہین جدا ہوا بعض اُنمین کا بعض سے تا اینکہ ٹھہر آفتاب درمیان آسمان مین گرم اور تیز ہوئی لڑائی اور
سخت ہوئی مار دھاڑ اور بے چینی مسلمان یقین رکھنے والے تھے ساتھ تائید خدا کے اور کافر یقین رکھنے والے تھے ساتھ خرابی اور خواری کے
درجدا ہوے دونون لشکر ماندگی سخت اور لڑائی سے اور مارے گئے مشرکین سے بہت لوگ اور گرفتار ہوے مسلمانون سے دس آدمی اور
وہ علاء بن طفیل اور راشد بن زہیر اور مالک بن حازم اور سالم بن مفرج اور دارم بن صابر اور عون بن فارب اور شعر بن حسان اور مفرج
بن عاصم اور نبہا بن مرہ اور عدی بن شہاب تھے اور مارے گئے پچاس مرد منجملہ اُنکے حرث بن یربوع اور سہم بن جابر اور عبداللہ بن صاعد اور

اپنی رانونکے بل اور رومیون نے ہجوم کیا تھا اُنپر اور نہین سستی کرتے تھے وہ مسلمانونکی لڑائی مین اور ابوالہول جہاد اور کوشش کرتے تھے اُنپر
تنہا اور باز رکھتے تھے اپنے ساتھیونسے جب حملہ کرتا تھا مسلمانونپر کوئی گروہ مارتے تھے ابوالہول ایک وار تلوار کا اُنمین اور آزمایش کرتے تھے
اُنپر اور مُسلمانون نے اُنکو اشعار رجز کے پڑھتے تھے پس پکارا مین نے کہ اے وامس تمھارے پیچھے کیا ہی اور تم کہان تھے کہ تحقیق رنج اُٹھائے ہوئے
ہین لوگ اور سردار میسرہ بن مسروق تمھارے سبب سے پس کہا اُنھون نے کہ اے بھائی نہین تھا مین مگر سخت لڑائی مین اور گرفتار
ہوگیا اور نا اُمید ہوگیا تھا مین اپنی جان سے یہانتک کہ چھڑایا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اور یہ وقت پوچھنے کا نہین ہی
عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہی کہ دوڑا مین بجانب سردار میسرہ بن مسروق کے اور اُنھون نے رنگین کر دیا تھا نشان کو کفار کے
خون سے پس پکارا مین نے اُنکو کہ اے سردار خوشخبری ہو تمکو اُنھون نے کہا کیا خوشخبری ہی تمھاری رحمت کرے اللہ تمپر آیا آئی ہی ہمکو مدد اور
کمک تمھارے ساتھیونکے پاس سے پس کہا مین نے کہ نہین ولیکن آئی ہی ہمکو مدد اور یاری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پاس سے اور تحقیق رہائی پائی وامس ابوالہول نے اور اُنکے ساتھی مسلمانون نے قید سے عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہی کہ اُسی حال مین
کہ مین بات چیت کرتا تھا میسرہ بن مسروق سے کہ اُسیوقت آئے ابوالہول اور ساتھی اُنکے اور وہ گویا در آئے اور تیرتے تھے خون کے
دریا مین عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہی کہ جدا ہوئے دونون لشکر پس قسم ہی خدا کی کہ نہین مارے گئے ہم مین سے زیادہ پچاس مرد سے
زیادہ و کم پچاس سے اور مارے گئے تھے مشرکین سے تین ہزار اور کچھ زیادہ سوائے اُنکے کہ مار ڈالا تھا ابوالہول اور اُنکے ساتھیون نے اُس لشکر سے
جنھون نے گھیر لیا تھا اُنکو پس ابوالہول کیطرف میسرہ بن مسروق آئے اور قصد کیا اُنھون نے پاپیادہ ہونیکا اپنے گھوڑے سے تاکہ سلام کرین
ابوالہول پر پس قسم دلائی اُنکو ابوالہول نے اس امر کی کہ نکرین وہ ایسا اور رکے میسرہ اُنکی طرف اور مصافحہ کیا اور بوسہ لیا اُنکے
ہاتھ کا اور کہا کہ اے وامس کیونکر تھا حال تمھارا وامس نے کہا کہ اے سردار جانو تم اس امر کو کہ رومیون نے مجکو گرفتار کیا تھا اور ڈال دیے
تھے ہمارے بیڑیان اور ایسا ہی کیا تھا اُنھون نے میرے ہمراہیونکے ساتھ اور نا اُمید ہوگئے تھے ہم اپنی جانون سے پس جب چھپایا رات نے
سو گیا مین پس دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور گویا آپ یہ ارشاد فرماتے ہین لا باس علیک یا دامس واعلم ان
منزلتی عند اللہ عظیما پھر کھینچا آپنے اپنے بزرگ ہاتھ سے بیڑیونکو پس کھل گئین وہ اور طوقونکو پس دور ہوگئے وہ اور ایسا ہی کیا آپنے میرے ہمراہیون
کے ساتھ اور فرمایا ابشروا بنصر اللہ فانا محمد رسول اللہ پھر پوشیدہ ہوگئے آپ ہمسے پس لیا ہمنے اپنی تلوارونکو اور کھینچ لیا ہمنے اُنکو قوم کے
ہاتھ سے اور حملہ کیا ہمنے قوم پر پس مدد دی ہمکو اللہ نے اُنپر اور رسول اللہ صلعم نے اور یہ حال درمیان ہمارا ہی پس شور کیا مسلمانون نے ساتھ
تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجا بشیر و نذیر پر واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ بطریق قوم نے کہ جسکا نام جارس تھا جب
دیکھا اُس چیز کو جو در آئی تھی اُنکے ساتھیونپر یکجا کیا اُسنے اُنکو اپنے پاس اور کہا کہ قسم ہی حق مسیح کی تحقیق زیان کار ہوا بادشاہ اور تم اُسکی حمایت
کرنیوالے ہو اور اگر نہ لڑو گے تم ساتھ سختی قصد اور ارادہ کے ہر آئینہ مار ڈالونگا مین تمکو پیشتر اُنکے اور آگاہ کرونگا مین بادشاہ کو تمھارے حال
سے پس قسم کھائی اُنہین قوم نے اس امر کی کہ شکست اُٹھا دینگے وہ کبھی یا مار ڈالے جا دینگے پس جب عہد لیلیا اُسنے حکم کیا آگ کے روشن
کرنیکا پس روشن کی آگ رات کو پہاڑون اور چاہ ہائے خوفیر اور بھیجکر بلایا اُسنے تمام اُن شہر کے لوگونکو اور رومی آتے تھے ہر طرف اور ہر جگہ سے متصل

پھیلی ہوئی ٹڈی کے پس نہین گذرے تھے اس امر کو دو دن تا اینکہ آئے رومی اور مسلمانون نے نہین پروا کی انکی پس جب ہوا دوسرا دن نماز خوف
کی پڑہی میسرہ نے ساتھ مسلمانون کے اور وہ پہلے اُن لوگون کے ہین جنھون نے نماز خوف پڑھی تھی اندر درون کے اور پہلا نشان جو داخل ہوا
تھا اندرون ہین وہ نشان میسرہ بن مسروق کا تھا جب فارغ ہوے میسرہ اپنی نماز سے کھڑے ہوے وہ لوگون مین بحالت خطبہ خوانی کے اور کہا
ایھا الناس اصبروا [illegible] بکم فات الصبر عند نزول المصائب و ھذا رحمة بین اللہ لنا اذا طق فی صدور اعدائہ و قذا
دلہم بانجیش عظیم و نحن لا نقاتلھم الا بنصر اللہ و ان الامیر ابا عبیدة کان قد امرنی ان لا ابعد بکم و بیننا و بین الجیش سبعة
ایام و ما کان ظن الامیر انا ملاقی فی مثل ھذا الجیش العرمرم پس کہا اُسنے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی نے کہ ای میسرہ کس
چیز کو تم چاہتے ہو اس کلام سے اگر تم رغبت والے ہو طرف لڑائی پر پس ہم زیادہ مشتاق ہین بجانب [illegible] اللہ تعالی کے سخت پیاس سے
طرف ایکبار پینے پانی کے پس کہا میسرہ نے کہ نہین ارادہ کیا ہی مین نے اس کلام سے مگر تمھارے مشورہ کو اور مین مناسب دیکھتا ہون
اس امر کو کہ روانہ کرون مین کسیکو بجانب امین الامتہ کے شاید کہ مدد اور یاری کرین وہ ہماری پس کہا اُسنے سعید بن زید نے کہ ہان یہی امر ای
جو کہا اور مناسب دیکھا تمنے پس بُلایا میسرہ نے ایک مرد کو اہل ذمہ سے اور وعدہ کیا اُس سے ہر طرح کی نیکی کا اور کہا کہ روانہ ہو بجانب
سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے شاید کہ وہ ہماری مدد اور یاری کرین اور آگاہ کر انکو کہ گروہ دشمن کے آئے ہین ہم مین قلعون
او زمینون اور سب انکے شہر والے اور اُترے ہین وہ ہمارے مقابلے مین اور بیان کر تو حال ہمارا راوی نے بیان کیا ہی کہ پس معاہد نے
لباس پوشیدہ انکا اور جدا ہوا مسلمانون کے لشکر سے بوقت غفلت کے اور چلا بطلب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کے اور کوشش کی
اُسنے اپنی جان سے چلنے مین اور نہین پھرا تھا وہ طرف کسی آرام کے تا اینکہ پہونچا لشکر مین اور اُترے ہوے تھے ابو عبیدہ بن الجراح
حلب مین پس قصد کیا اُسنے سردار کے خیمہ کا اور نہین باز رکھا اُسکو کسی نے تا اینکہ ٹھہرا وہ سامنے ابو عبیدہ بن الجراح
کے مثل بوم ہی خچر کے بسبب اُسکے کہ پہونچی تھی اُسکو ماندگی اور سختی چلنے کی پس جب دیکھا اُسکو ابو عبیدہ بن الجراح نے
اس حال مین جانا انھون نے کہ اُسکے واسطے کوئی معاملہ ہی پس منگایا اُسکے واسطے کھانے اور پانی کو پس کھایا اور پیا
اُسنے پس جب راحت پائی اُسنے کہا انھون نے اُس سے کہ تیرے پیچھے کیا ہی ای بھائی ذمی آیا ہلاک ہوا لشکر اُسنے کہا نہین
خدا کی قسم ای سردار ولیکن روانہ کیا انپر دشمن نے ہر قلعہ اور شہر سے لوگونکو اور گھیر لیا انکو لشکرون نے ہر طرف سے پھر آگاہ کیا ہی
اُسنے انکو اُس حال سے جو گذرا تھا انکے واسطے معاملہ لڑائی کا اور توڑ ڈالنا انکا تلوارون کے میانونکو اور گرفتار ہوجانا
ابو الہول کا اور کھلجانا انکے اور انکے ساتھیونکی قید کا اور ہونا انکا شدت اور سختی مین پس بے آرام ہوے ابو عبیدہ بن
الجراح وقت سننے حال کے معاہد سے اور اُٹھ کھڑے ہوے وہ بحالت جلدی کے تا اینکہ وہ خالد بن الولید کے خیمے مین آئے
پس پایا انکو اُس حال مین کہ درست کرتے اور دیکھتے اور بھالتے تھے وہ اپنی زرہ کو پس جب دیکھا انھون نے ابو عبیدہ بن الجراح کو
اُٹھ کھڑے ہوے وہ واسطے انکی تعظیم کے اور سلام کیا انپر اور مرحبا کہا انکو اور کہا خیر تو ہی ای سردار پس لیلیا ابو عبیدہ بن الجراح
نے ہاتھ انکا اور لیگئے انکو قیامگاہ کی طرف اور کہا معاہدی سے اُٹھ کھڑا ہو اور بیان کر اُنسے جو کچھ تو نے دیکھا ہی پس کھڑا ہوا معاہدی اور

بیان کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے تا اینکہ تمام کیا اُسنے اپنے کلام کو پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ان اللہ سبحانہ
امدنا بنصر ولم یخذ لنا فله الحمد علی ذلك وقد امرنا بالصبر علی الشدائد فقال یا ایها الذین امنوا اصبروا
وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون بعد اُسکے فرمایا اللہ تعالی نے ان اللہ مع الصابرین اور مین نے تحقیق
قید کیا ہی اپنے نفس کو اللہ کی راہ مین اور نہ بخل کرونگا مین ساتھ اپنی جان کے اللہ غالب و بزرگ و اُسکے رسول پر پس شاید کہ دیوے
میرے تئین اپنی بہشت کو اور شاید کہ روزی کرے مجھکو شہادت اپنی راہ مین پھر جلدی گئے وہ جانب اپنے خیمے کے اور پہن لیا اپنی
زرہ کو اور ڈال لیا کلاہ مبارک کو اپنے سر پر اور گردن مین لٹکایا اپنی تلوار کو اور سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اور کر لیا اپنے نیزے کو
رکاب مین اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے پاس لشکر کو اور واقع ہوئی آواز مسلمانوں مین اور متوجہ ہوے وہ بحالت جلدی
کے دوڑتے تھے ہر سمت اور جگہ سے واسطے اللہ اور رسول اللہ کے پس اگر نہ باز رکھتے انکو ابو عبیدہ بن الجراح تو ہر آئینہ جاتے وہ سب کے
سب پس منتخب کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انمین سے تین ہزار سوار کو اور پیچھے اُنکے مقرر کیا عیاض بن غانم کو ساتھ ایکہزار سوار کے واقدی رحمہ اللہ
نے بسلسلہ راویوں کے بیان کیا ہی کہ جب چلے خالد بن الولید بجانب مدد میسرہ بن مسروق العبسی کے کہا انھون نے اللهم عجل لنا الیهم سبیلا
واطولنا البعير ولا تسلط علینا من لا یرحمنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به اور در آئے وہ درونمین اور حال میسرہ رضی اللہ عنہ کا
یہ تھا کہ گھیر لیا تھا اُنکو رومیوں ہر طرف سے اور وہ ہر روز لڑتے تھے پس نہین جدا ہوتے تھے وہ لڑائی سے اور ہر روز تعداد رومیوں کی
بڑھتی جاتی تھی حالانکہ قتل انمین واقع ہوا تھا گویا وہ قوم تھی کہ باز رکھی تھی اُنسے موت واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب پاس انکے
ہوے خالد بن الولید تا کہ ملجاوین وہ میسرہ سے سجدہ طولانی کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہا انھون نے اللهم انی اسألك
بمن فرنت اسمك باسمه وعرفت فضله لانبيائك ورسلك الا طويت لهم البعير وسهلت عليهم الصعب لتشد يد وحفتهم
باصحابنا یا اله العالمین راوی نے بیان کیا ہی کہ میسرہ اور ہمراہی اُنکے منتظر تھے کسی کشود کار کے کہ آوے اُنکے واسطے یا کسی مدد کے
کہ اُترے اُنپر عبداللہ بن الولید الانصاری نے ثابت بن عجلان اور اُنھون نے سلیمان بن عامر الانصاری رضی اللہ عنہم سے روایت
کی ہی کہا سلیمان نے کہ تھا مین ساتھ میسرہ بن مسروق کے مرج القبائل کی لڑائی مین اور اُس دن کہ ہمنے توڑ ڈالا تھا ناوردنکو میانونکو
اور رومی آگئے تھے ہر طرف سے بجانب مسلمانوں کے اور ہم صبح کو لڑتے تھے اور شام کو راحت اور آسائش حاصل کرتے تھے پس نکلا ایک
دن بجانب لڑائی کے ایک بطریق بطارقہ سے اور پہنے تھا وہ دو زرہین اور اُسکی دونون کہنیون پر دو بازو لوہے کے تھے اور اُسکے
سر پر ایک خود تھا گویا وہ چمکتا ہوا سونا تھا اور اوپر اُسکے صلیب جوہر کی تھی اور اُسکے ہاتھ مین ایک عمود لوہے کا تھا گویا اونٹ کا
ہاتھ پس گڑوا دیا اُسنے دونون صفون کے بیچ مین اور بلایا اُسنے بجانب نکلنے کیواسطے لڑائی کے اپنی رومی زبان مین اور یہ بطریق ان
بطارقہ سے تھا جنکو ہرقل نے رومیون کے ساتھ بھیجا تھا پس گرا دیا اُسنے اپنے گھوڑے کو اور بلاتا تھا ہمکو واسطے لڑائی
کے اور تونلا مین کرتا تھا اپنے کلام مین میسرہ بن مسروق نے مترجم سے کہا کہ یہ گبر ملعون کیا کہتا ہی مترجم نے کہا کہ وہ اپنی
بڑائی بیان کرتا ہی اور بلاتا ہی واسطے لڑائی کے اور کہتا ہی کہ نکلین میرے مقابلہ کو بہادر اور دلیر لوگ تمھارے پس کہا میسرہ بن مسروق نے

ان کی بزرگی اپنے پیغمبرون کو کہ لپیٹے تو اُنکے راہ اور ملادے تو ہم سے الله ساتھ

اے گروہ مسلمانونکے کون شخص جائیگا بجانب لڑائی کے اور کفایت کریگا اُسکی بدی کو پس جلدی کریگا اُسکی بدی کو پس جلدی کی قبول
کرنے مین ایک مرد مسلمان نے قبیلہ نخع سے جو زرہ اور کپڑے ردی پہنے تھے پس جب نکلا مرد مسلمان بطریق کیطرف جانا اُسنے کہ
وہ بعض متنصرہ عرب سے ہین اور منظور کیا ہی اسلام کو اور مسلمان ہو گئے اور نکلے ہین بارادہ لڑائیکے پس کلام کرتا تھا کہ اُسکے رومی
زبان نہین اور وہ جانتا تھا کہ وہ اُسکے کلام کو سمجھتے ہین پس جب دیکھا اُسنے کہ وہ نہین سمجھتے ہین اس کلام کو جو وہ کہتا ہی حملہ کیا اُسپر بحالت
درشتی کے اور مارا اُسپر ایک وار عمود کا جو اُسکے ہاتھ مین تھا پس اپنے پیچھے کو پھیر نخعی اور رہ آیا گھوڑا اپنے پیچھے کو پس پڑا عمود گھوڑے کے سر پر اور
گر پڑا گھوڑا اُسکے سبب سے اور جست کی نخعی نے اپنے پاؤنکے بھل اور قصد کیا اُس مرد کا اور آوین وہ کہ پر ساتھ وار تلوار کے پس مہربانی کی
میسرہ بن مسروق نے اور کہا کہ اے میری بھائی نخعی پھیر دو تم اپنے پیچھے کو اور نہ ڈالو تم اپنے ہاتھ کو بجانب ہلاکی کے پس فوراً پھرے نخعی اپنے پیچھے کو
اور تعاقب کیا اُنکا کہ پھر نے بارادہ مارنیکے اور نخعی پیادل تھے اور کہ پر سوار تھا پس جب قصد کیا کہ پر نے اُنکے مارنیکا دوڑے اُسکی طرف
عبد اللہ بن حذافہ السہمی دوڑا کر دوڑا کہ پر پس متحیر ہو گیا وہ اُسکے سبب سے اور متوجہ ہوا بجانب حذافہ کے اور سلامت رہے نخعی اور داخل
ہوئے وہ مسلمانونکے لشکر مین اور حملہ کیا عبد اللہ بن حذافہ نے بطریق پر اور حملہ کیا بطریق نے اُنپر کہ لڑائیکے میدان مین اور سخت ہوا ان دونونکے بیچ مین گرد وہ
اور عبد اللہ بن حذافہ جس وقت مارتے تھے بطریق پر کچھ نہین کام کرتی تھی تلوار اُنکی کہ پر مین بسبب کثرت اُسکے ہتھیارونکے اور کہ پر جب مارتا تھا عبد اللہ
بن حذافہ پر سہتے تھے وار کو اپنی ڈھال پر یہانتک کہ سست کر دیا اُسکو بوجھ لوہے اور گرانی اُسکے بازونے اور ٹھہر گئی اُن دونونکے بیچ مین لڑائی
اور ملاقی ہوئے وہ دونون وارون سے کہ جلدی کی اُسپر عبد اللہ بن حذافہ نے ساتھ وار کے پس پڑی تلوار اُسکی داڑھی کے نیچے اور طلب
کیا اُسنے سینے کو اور ملگئی اُسکی بنی ہوئی چھوٹی زرہ مین اور پہونچی اُسکی گردن تک پس اُڑ گیا سر اُسکا اُسکے بدن سے اور قصد کیا گھوڑے
نے نکلنے اُنکا اُسکے پیچھے اور پھیر جائیگا اُسکے ساتھیونکی طرف پس دوڑے اُسکی طرف عبد اللہ بن حذافہ پس لیلیا اُسکو اور اُترے
وہ بجانب کافر کے اور لیلیا اسباب اُسکا اور پھرے بجانب مسلمانونکے پس دشوار گذرا یہ امر رومیونپر عبد اللہ بن حذافہ نے بیان
کیا ہی کہ غمگین کیا رومیونکو مارے جانے اُنکے بطریق نے اور اُس بطریق کا مرتبہ بادشاہ کے نزدیک بڑا تھا اور ی نے بیان کیا ہی کہ لڑنے
کو نکلا دوسرا بطریق اور کہا اُسنے کہ ساتھی بادشاہ کا مارڈالا گیا اور ضرور رہی مجکو اُسکا بدلا لینا اور اب مین جاتا ہون اُس شخص کی طرف
جسنے مارڈالا ہی بطریق کو پس گرفتار کرونگا اُس شخص کو اور لیجاؤنگا مین اُسکو ہرقل بادشاہ کے پاس اور رکھونگا مین اُس سے کہ یہی
مارنیوالا تیرے بطریق کا ہی پس کرتو اُسکے ساتھ جو تو چاہتا ہی پھر وہ مسلح ہوا اور زرہ پہنی اور نکلا ایک بڑے ڈیل کے شہری پر اور
آیا وہ یہانتک کہ ٹھہرا وہ بطریق مقتول کی جگہ کہ پڑے پر حالانکہ لیلیا عبد اللہ بن حذافہ نے اسباب اُسکا اور سر اُسکا جدا تھا اُسکے بدن سے پس
دیکھا بطریق نے بنظر مہربانی کے اُسکے واسطے اور قسم کھائی اُسنے مسیح اور صلیب و انجیل کی اس امر پر کہ ضرور رہی مجکو اُسکا بدلا لینا اور چلتا تھا وہ
یہانتک کہ نزدیک ہوا مسلمانونکے لشکر کے اور کہا اُسنے زبان عربی فصیح مین کہ اے گروہ مسلمانونکے قریب ہی کہ اللہ غالب و بزرگ ہلاک
کریگا تمکو بسبب تمہارے ظلم اور زیادتی کرنیکے ہمپر اور بوجہ تمہارے کامونکے ہمارے ساتھ پس نکلے میرے مقابلے کو مارنے والا اس بطریق کا
تاکہ لون مین اُس سے عوض کو اور مجھپر لازم ہی یہ امر کہ نہ باقی رکھونگا کسی کو بعد اُسکے ساتھیون سے پس جب سُنا عبد اللہ بن حذافہ

سہمی نے کلام اُسکا قصد کیا اُنھوں نے نکلنے کا اُسکی طرف پس منع کیا اُنکو میسرہ بن مسروق نے نکلنے سے واسطے لڑائی کے بسبب
مہربانی کے اُنکے حال پر واسطے کہ اُنھوں نے ماندگی اور شفقت اُٹھائی تھی پہلے بطریق کی لڑائی سے اور قصد کیا میسرہ بن مسروق نے
اس امر کا کہ نکلیں وہ اُسکی طرف اور نگاہ رکھیں وہ عبداللہ کو بسبب اپنی ذات کے پس کہا عبداللہ بن حذافہ نے کہ اے سردار ہرگاہ
بتلاتا ہی مجکو بہرا نام لیکر اور مجھے پیچھا وَن مین نکلنے سے تو مین ہونگا اس حال مین ناتوان نامضبوطی کرنیوالا میسرہ بن مسروق نے
کہا کہ مین مہربانی کرتا ہون تمپر بسبب تمھاری شفقت اُٹھانیکے عبداللہ بن حذافہ نے کہا کہ آیا مہربانی کرتے ہو تم مجھپر شفقت اُٹھانے سے
دنیا مین اور نہین مہربانی کرتے ہو مجھپر آگ سے عالم آخرت مین اور جلتی ہوئی آگ دوزخ سے قسم ہی علیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی کہ نہ لڑونگا نکلیگا اُسکی طرف کوئی شخص واسطے میرے پھر عبداللہ بن حذافہ اور اُنکی سواری مین گھوڑا البطریق کا تھا جسکو اُنھوں نے
مار ڈالا تھا اور نہین بدلا تھا اُنھوں نے سامان اپنی لڑائی سے کسی چیز کو اور اُنکے ہاتھ مین تلوار اور ڈھال تھی پس جب نکلے وہ بجانب
بطریق کے اور دیکھا بطریق نے اپنے ساتھی کے گھوڑے کو جانا اُسنے کہ عبداللہ بن حذافہ ہی قاتل ہین اُسکے ساتھی کے پس نہ لین مہلت
دی اُسنے عبداللہ کو اس امر کی کہ وہ گردا وادیوین تا رمینا کہ جست کی اُسنے ساتھ اپنے گھوڑے کے بجانب عبداللہ کے اور حملہ کیا اُنپر گویا وہ پہاڑ تھا
کہ ٹوٹ پڑا تھا اوپر سے اور جنگل مارا اُنپر اور کھینچا اُنکو اپنی طرف اور جدا کر لیا اُنکو زین سے اور گرفتار کر لیا اور رلایا اُنکو اپنی قوم کے پاس
اور سپرد کیا اُنکے اور بلایا کچھ لوگونکو اپنی قوم سے اور کہا اُسنے کہ مضبوط کرو تم اُنکو ساتھ لوہے کے اور لا دو بیجاؤ تم اُنکو طرف
قسطنطنیہ کے اور ٹھہراؤ اُنکو بادشاہ کے سامنے اور آگاہ کرو اُسکو کہ یہی قاتل فلیص بن جرجیح کے ہین کہا آدمی نے بیان کیا ہی
کہ قید کیے گئے عبداللہ ساتھ لوہے کے اور روانہ کیے گئے وہ ڈاک کے گھوڑے پر بجانب قسطنطنیہ کے اور پھرا وہ بطریق اپنی لڑائی
کی جگہ مین اور وہ ناز کرتا تھا اپنے کام پر اور پھرا وہ بجانب لڑائی کے پس نکلے اُسکی طرف تین شخص مسلمانون سے پس کہا میسرہ
بن مسروق نے اپنے دل سے کہ اے بیٹے مسروق کے آیا نہین شرماتے تم اللہ تعالی سے اس امر کو کہ ٹھہرو تم ساتھ نشان مسلمانون کے
اور تم کشادہ ہو کر دیکھو اُنکو حالانکہ گرفتار ہو گئے عبداللہ بن حذافہ اور نکلے ہین اس ملعون کیطرف تین شخص مسلمانون سے اور تم
پیچھے ہٹتے ہو لڑائی سے پس کیا عذر ہوگا تمھارا نزدیک اللہ غالب و بزرگ کے بروز حساب و پرسش کے پھر بلایا اُنھوں نے
سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی رضی اللہ عنہ کو اور سپرد کیا اُنکو وہ نشان جو بنایا تھا اُنکے واسطے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
نے اور کہا سعید سے کہ لیے رہو تم اس نشان کو تا کہ جاؤن مین طرف اس ملعون کے پس اگر مار ڈالیگا وہ مجکو پس اجر میرا اللہ غالب
اور بزرگ پر ہے اور اگر مار ڈالونگا مین اُسکو ہوگا وہ عوض واسطے عبداللہ بن حذافہ کے پس لے لیا سعید نے نشان کو اور نکلے
میسرہ بن مسروق رضی اللہ عنہ بجانب بطریق کے گویا وہ شیر شکار کرنیوالے تھے پس گردا وادیا اُنھوں نے بطریق پر اور اشعار رجز کے
پڑھتے تھے اور حملہ کیا اُنھوں نے بطریق پر اور بطریق نے حملہ کیا اُنپر اور گردا دے دیے دونون نے دیر تک [illegible] کیا اور دشوار ہو گیا
امر ان دونون کے بیچ مین پھر نزدیک ہوے دونون آپس مین اور جست کی ایک نے دوسرے پر اور چھپ گئے دونون
نیچے گرد کے اور ہر گروہ لشکر کا گردن اُٹھائے ہوئے دیکھتا تھا ان دونون ساتھیونکی طرف اور دعا کرتا تھا اپنے ساتھی کے واسطے

مدد کی تا رہنکہ ظاہر ہوے وہ دونون غبار کے نیچے سے حالانکہ وہ دونون واسطے جدا ہونیکے آپس مین نزدیک تھے پس کہا کبر سنے
یسرہ بن مسروق سے کہ ای مسلم قسم ہی تمکو تمھارے دین کی کہ آگاہ کرو تم مجکو کہ یہ کیا نشان ہی جو نکلا ہی ہمارے لشکر کے نیچے سے پس
نہین التفات کیا یسرہ بن مسروق نے اُسکے کلام پر اور کہا اُنھون نے دما ذالک علی اللہ بعزیز پس کہا کبر نے کہ قسم ہی مجکو میرے
دین کی کہ نہین کہا ہی مین نے تمسے مگر سچی بات پس متوجہ ہوے یسرہ بن مسروق بسبب آرزومند ہونے اپنے کے اس امر پر
کرلاوے اللہ تعالی مسلمانو نپر کشود کار کو طرف دیکھنے حقیقت اُس امر کے جو بطریق نے اُسسے کہا تھا پس حملہ کیا بطریق نے اُنپر اور
ٹھہرایا اپنے ہاتھ کو اُنپر تاکہ جدا کریوے اُنکو جگہ سے کہ دفعتہً ظاہر ہوا نشان اور وہ چمکتا تھا خالد بن الولید مخزومی کے ہاتھ مین پس جب
دیکھا اُسکی طرف مسلمانون نے تکبیر کہی سبھون نے پس بسبب بندگی اور دبدبہ اُنکی تکبیر کے ڈھیلا ہو گیا ہاتھ بطریق کا یسرہ بن
مسروق سے اور متوجہ ہوا وہ درآنحالیکہ دیکھتا تھا وہ کہ کیا حال مسلمانونکا ہی پس ہاتھ مارا صحابی رسول مقبول صلی اللہ علیہ واٰلہ
وسلم نے اور قصد کیا اُنھون نے اُسکے جدا کر لینے کا اُسکے زین سے پس نہین پائی اُنھون نے کوئی راہ اس امر کی اسواسطے کہ وہ جکڑا
ہوا تھا اوپر زین کے پس کھینچتے تھے وہ اپنے ہاتھ کو بقصد اُسکے گرا دینے کے اور دیکھا کبر نے نشان خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو کہ نزدیک
ہوا ہی اُس سے اور وہ ارادہ رکھتے ہین اُسکی طرف کا پس جانا اُسنے کہ وہ بالضرور ہلاک ہونیوالا ہی پس بلند کیا اُسنے تلوار کو بارادے
مارنے یسرہ بن مسروق کے پس چھوڑا اُسنے تلوار کو اپنے ہاتھ سے پس اُتری اُسپر تلوار اور پڑی اُسکے بائین ہاتھ پر اور کاٹ ڈالا اُسکو
اور پھیرے یسرہ اپنے زین کیطرف اور پھرا بطریق بجانب اپنے ساتھیونکے حالانکہ ہاتھ اُسکا کٹا ہوا تھا اور وہ سخت نالہ کرتا تھا بسبب
ہونیکے رنج اور درد کے پس ملے اُسکو غلام اور مصاحب اُسکے اور لادا اُسکو اپنی گردنون پر اور لائے اُسکے خیمے مین اور داغ دیا اُنھون
نے اُسکے ہاتھ کو اور خالد بن الولید ملاقی ہوے یسرہ بن مسروق سے اور سلام کیا بعض نے بعض پر اور بیان کیا اُن سے یسرہ بن
مسروق نے جو گذرا تھا اُنپر روبرو لیسہ اور حال گرفتار ہوجانے عبداللہ بن حذافہ کا پس ہاتھ پر ہاتھ مارا خالد بن الولید نے اور کہا
کہ گرفتار ہو گئے شل عبداللہ بن حذافہ سے شخص قسم ہی خدا کی کہ نہ جدا ہونگے اُسسے خالد یا چھڑا دینگے عبداللہ بن حذافہ کو اگر چاہا اللہ تعالی
نے اور توقف کیا خالد بن الولید نے باقی دن پس جب دوسرا دن ہوا دیکھا اُنھون نے ایک بوڑھا مرد کہ نکلا وہ رومیون کے
لشکر سے اور وہ لباس بال کا پہنا ہوا ہوئے تھا پس آیا وہ تا اینکہ ٹھہرا سامنے خالد بن الولید کے اور اشارہ کیا سجدہ کرنیکا طرف خالد بن الولید
کے پس زدکیا اُسکو خالد بن الولید نے اس امر سے اور کہا اُنھون نے کہ تو کیا چاہتا ہی اُسنے کہا کہ بطریق لشکر کا قصد رکھتا ہی واسطے
اطاعت کے اور اُسنے جب سے کہ دیکھا ہی اس لشکر کو جو آیا ہی تمھاری طرف کوچا نا ہی اُسنے اس امر کو کہ نہین طاقت ہی اُسکو تمھارے مقابلے
اور لڑائی کی اور وہ کہتا ہی کہ آیا منظور ہی تمکو صلح کرنا اور چھوڑ دیوین ہم تمھارے قیدی کو اور دیوین ہم تمکو اسقدر مال جو تم چاہو اور پھر جاؤ تم
ہمارے شہرون اور ہماری لڑائی سے پس کہا خالد بن الولید نے کہ پھر جانا ہمارا تمسے پس جدا ہونگے ہم تمسے مگر تین باتونکے فیصلے پر اور تم قبر لیکا اپ
اگر نہ چھوڑ دوگے تم قیدی کو از روے اطاعت اور فرمانبرداری کے تو بہتر ہی ورنہ چھوڑ دوگے تم قیدی کو از روے سختی اور ناپسندیدگی کے پس کہا
اُس مرد نے کہ آیا تم سردار عرب کے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان پس کہا اُسنے کہ اگر منا سب دیکھو تم اس امر کو تو توقف کرو تم لڑائی مین آج کا

دن اور رات بس کرو تم اس کام کو تاکہ فکر کریں ہم رائے ہیں آپس میں اور آرام پاوے یہ بطریق اپنے ہاتھ کے درد سے اور آویگا تمہارے پاس پس منظور کریگا اُس چیز کو جو تم چاہو گے خالد بن الولید نے کہا ہمنے منظور کیا تمہاری اس درخواست کو پس پھر گیا وہ بوڑھا اپنی قوم کی طرف اور کہا بطریق سے کہ اُنھون نے منظور کیا اور رکھدیا لڑنیوالون نے اپنے ہتھیار ونکو اور وہ اُترے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پس جب رات ہوئی حکم کیا بطریق نے اپنے ساقیون کو روشن کرنے آگ کا خیمونکے دروازونپر اور زیادتی کریگا اُسکے روشن کرنے مین پس ایسا ہی کیا قوم نے اور کھولڈالا اُنھون نے اپنے بوجھ اور اسباب کو اور چھوڑدیا خیمونکو اُنکی حالت پر اور آگ شعلہ زن تھی خیمونکے دروازونپر اور روانہ ہوے وہ ابتداے شب سے پس جب صبح ہوئی کوئی خبر اور نشان اُنکا نہ تھا پس جب دوسرا دن ہوا سوار ہوے خالد بن الولید اور مسلمان اور انتظار کیا اُنھون نے اس امر کا کہ نکلے اُنکی طرف کوئی شخص رومیون مین سے پس نہ دیکھا اُنھون نے کسی کو پس جانا مسلمانون نے کہ رومی بھاگ گئے پس کاٹا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیونکو غصے سے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی اُنھون نے اُنکے ناگہان نکلجانے پر اپنے ہاتھ ملے اور قصد کیا چلنے کا اُنکی جستجو مین پس باز رکھا اُنکو میسرہ بن مسروق نے اس ارادے سے اور کہا اُنھون نے کہ یہ شہر دشوار گزار اور دور ہین مسافت مین اور بہتر یہی کہ پھر چلو تم بجانب لشکر مسلمانون کے پس لیا مسلمانون نے خیمون اور باقی اسباب قوم کو اور پھرا لشکر مسلمانونکا بحالت فتحمندی کے اور لوگ غمگین تھے عبداللہ بن حذافہ پر تا اینکہ پہونچے وہ سب ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس پس ملاقات کی ابوعبیدہ بن الجراح نے اُنسے اور خوش ہوے اُنکی سلامتی پر اور سامنے آئے میسرہ بن مسروق اور سلام کیا اُنھون نے امین الامۃ پر پس معانقہ کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُنسے اور مرحبا کہا اُنکو اور بیان کیا میسرہ نے حال اپنا اور جو کچھ گزرا اُنکا رومیون سے اور جسقدر مارے گئے تھے رومی اور نہین مارے گئے تھے مسلمانون سے مگر پچاس آدمی پس جب سُنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حال گرفتاری عبداللہ بن حذافہ کا دشوار گزرا اُنپر یہ امر اور کہا اللھم اجعل لہ من امرہ فرجا ومخرجا پھر لکھا اُنھون نے خط امیرالمومنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کو مشعر حال پہونچنے لشکر کا بجانب دورون اور سرگشت مسلمانون اور حال گرفتار ہونے عبداللہ بن حذافہ کے پس جب پہونچا خط ابوعبیدہ بن الجراح کا بجانب حضرت عمر کے اور پڑھا اُنھون نے خط کو خوش ہوے وہ بسبب سلامتی حال مسلمانون اور اُنکے غالب ہونیکے اُنکے دشمنونپر مگر اندوہناک ہوے وہ بسبب گرفتار ہونے عبداللہ بن حذافہ کے پس کہا اُنھون نے کہ قسم ہے عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکی بیعت کی کہ لکھونگا مین خط ہرقل کو تا اینکہ روانہ کرے میرے پاس عبداللہ بن حذافہ کو اور بھیجونگا مین اُسکی طرف لشکرون اور فوجون کو پھر لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط بنام ہرقل کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم والحمد للہ رب العالمین الذی لم یتخذ صاحبة ولا ولدا وصلی اللہ علی نبیہ ورسولہ محمد علیہ السلام ہذا الکتاب من عمر بن الخطاب امیرالمومنین اما بعد فاذا وصل الیک کتابی ہذا فابعث الی بالاسیر الذی فی اسرک وہو عبداللہ بن حذافہ فان فعلت ذالک رجوت لک الہدایة وان ابیت بعثت الیک رجالا لا تلہیہم تجارة ولا بیع عن ذکر اللہ والسلام علی من اتبع الہدی اور لپیٹا خط کو اور بھیجا اُسکو

ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور حکم کیا انکو اُسکے روانہ کرنیکا بجانب ہرقل بادشاہ روم کے پس جب پہونچا خط ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے پاس بلایا اُنھوں نے ایک مرد کو صحابہ میں سے اور ذمہ دار ہوئے اُسکے واسطے اجرت کے اور دیا اُسکو خط اور
روانہ ہوا صحابی خط انکا لیکر بجانب قسطنطنیہ کے پس جب پہونچا وہ مرد اطلاع دیگئی اُسکے حال سے بادشاہ کو اور کہا گیا کہ یہ
ایلچی عرب کا ہی پس کہا ہرقل نے کہ نگہداشت کرو تم اُسکی پھر بلایا ہرقل نے عبد اللہ بن حذافہ کو اپنے پاس عبد اللہ بن
حذافہ نے بیان کیا ہی کہ داخل ہوا میں ہرقل کے پاس اور تاج اُسکے سر پر تھا اور بطارقہ اُسکے گرد بیٹھے تھے پس جب ٹھہرا میں
سامنے اُسکے کہا اُسنے مجھسے کہ تم کون ہو میں نے کہا کہ میں ایک مرد ہوں قبیلہ قریش سے ہیں کہا اُسنے کہ تم اپنے نبی کے گروہ
سے ہو میں نے کہا کہ نہیں بلکہ اُنکے بنی عم سے ہوں اُسنے کہا کہ آیا ہو سکتا ہی تجھسے کہ تبعیت کرو تم ہمارے دین کی اور چھوڑ دو دین
تمہارا سائل دینی ایک بطریق کی اپنے بطارقہ سے اور کردینی تمکو اپنی بیٹی مصاحب بنتے ہیں کہا میں نے کہ نہیں چھوڑونگا اور
جو لاہو نبوا الاہوں دین اسلام ہے اور اُس چیز سے جسکو لائے ہیں محمد علیہ الصلوۃ والسلام پس کہا بادشاہ نے کہ قبول کرو تم میرے
دین کو تاکہ دوں میں تمکو اسقدر مال سے اور منگوایا اُسنے ایک بار مرواں جواہرات کا اور کہا کہ اگر داخل ہوگے تم میرے دین
میں تو دیدونگا میں یہ جواہرات تمکو پس کہا میں نے کہ قسم ہی خدا کی میں کبھی جدا نہونگا اپنے دین اسلام اور اہل اسلام سے اگرچہ
دیدیوے تو مجھکو سب وہ چیز جسکا تو مالک ہی کہا اُسنے کہ اگر نہ پھروگے تم بجانب میرے دین کے سر آئینہ مارڈالونگا میں تمکو بری طرح
سے پس کہا میں نے کہ کبھی ایسا نکرونگا پس کرنے جس امر کا کہ ہو الاہی پس خشمناک ہوا وہ میرے کلام سے اور کہا اُسنے کہ سجدہ کرو تم
صلیب کے واسطے اور چھوڑ دونگا میں تمکو پس کہا میں نے کہ میں نکرونگا پس کہا اُسنے کہ کھالو تم گوشت سور کا اور چھوڑ دونگا میں تمکو پس
کہا میں نے کہ قسم ہی خدا کی میں نہیں ہوں کہ یہ کام کروں اُسنے کہا کہ پیالہ ایک کا اسم شراب کا اور چھوڑ دونگا میں تمکو پس کہا میں نے
کہ قسم ہی خدا کی میں ایسا کبھی نکرونگا پس کہا اُسنے قسم ہی اپنے دین کی سر آئینہ کھلاؤگے تم اس گوشت کو اور پیوگے تم اسی شراب کو
پھر کہا اُسنے اپنے غلاموں سے کہ بند کرو تم انکو ایک گھر میں اور کرو انکے نزدیک گوشت سور کا اور شراب اسواسطے کہ جب تنگ ہونگے
انکو بھوک تو کھا لینگے اس گوشت کو اور جب پیاسے ہونگے پینگے وہ شراب کو راوی نے بیان کیا ہی کہ وہی مرکیا انکا غلام
نے جو بادشاہ نے حکم کیا تھا اور اکیلا کردیا اُنھوں نے عبد اللہ بن حذافہ کو ایک گھر میں اور اُنکے ساتھ گوشت خنزیر اور شراب بھی
اور بند کرلیا اُنھوں نے دروازہ اور چھوڑ دیا انکو واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ہرقل مرگیا تھا بعد عجائب کے انتقال
سے بسبب رنج کے جو در آیا تھا اُسکے دل پر جدائی زمین سوریہ سے اور روایت کیا گیا ہی یہ امر کہ وہ سلطان ہوا اور جسنے پایا
عبد اللہ بن حذافہ کے ساتھ یہ واقعہ ہرقل کا بیٹا قسطنطین تھا اور بجائے اُسکے باپ کے لقب اُسکا ہرقل مقرر کیا گیا تھا پس جب
ہوا چوتھا دن کہا ہرقل نے کہ کیا کام کیا قیدی نے لوگوں نے کہا کہ اے بادشاہ یہ مرد بزرگ ہی اپنی قوم میں اور نہ کھایا اُسنے اور گمان کیا
اور جو کچھ ہم کرینگے اس قیدی کے ساتھ مسلمان بھی ویسی کرینگے ساتھ اُس شخص کے جسکو گرفتار کرینگے [illegible] اپنے
عبد اللہ بن حذافہ کو اور کہا کہ کیا شراب اور گوشت کو لوگوں نے کہا کہ اے بادشاہ اپنے حال پر ہی بادشاہ نے کہا کہ [illegible]

کھانے سے عبداللہ بن حذافہ نے کہا کہ بخوف نافرمانی خدا اور اُسکے رسول کے حالانکہ منع کیا ہے اللہ تعالی نے ہمکو اُس جرم سے اور حرام کیا تھا
اُسکو پھر علاوہ برین وہ حلال ہوگیا ہے پھر بعد تین دن کے ولیکن چھوڑ دیا مین نے اُسکو تاکہ مورد طعن مسلمانونکا ہون راوی نے
بیان کیا ہے کہ جب آیا ہرقل کے پاس خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پڑھا اُسنے خط کو پس دیا اُسنے عبداللہ بن حذافہ کو بہت مال اور
کپڑے اور چھوڑ دیا اُسنے اُنکی راہ کو اور دیا اُنکو ایک بڑا موتی بطور ہدیہ کے واسطے عمر رضی اللہ عنہ کے اور بھیجا اُسنے ایک گروہ کو
ساتھ عبداللہ بن حذافہ کے پہاڑون کے درون تک اور پھر آئے وہ اُنکے ہمراہی سے اور پہونچے عبداللہ ابوعبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے پاس پس خوش ہوے وہ اُنکے آنے سے اور بھیجا اُنکو مدینہ طیبہ مین پس جب آئے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
پاس اور دیکھا حضرت عمرؓ نے اُنکو تو سجدہ شکر کیا واسطے اللہ تعالی کے اور مبارکباد سلامتی کی دی عبداللہ کو اور دیا عبداللہ نے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو موتی پس جب دیکھا حضرت عمرؓ نے موتی کو پیش کیا اُسکو سوداگران مدینہ طیبہ پر پس نہین جانا اُنھون نے
اُسکی قیمت کو اور کہا اُنھون نے کہ ہمنے ایسا موتی نہین دیکھا ہے پھر کہا اُنھون نے کہ یا امیر المومنین تحقیق اللہ تعالی نے دیا ہے تمکو پس تم
اُسکو برکت دے اللہ تعالی تمکو اُسمین پس حکم کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگونکے یکجا ہونیکا اپنے پاس جمع ہوے وہ تا اینکہ بھر گئی
مسجد لوگونسے پھر چڑھے حضرت عمر رضی اللہ منبر پر بحالت خطبہ خوانی کے اور کہا اُنھون نے یا ایہا الناس ما تقولون فی هذا اللؤلؤ
هدایة وقد جعلنی المسلمون منها فی حل فما تقولون مسلمانون نے کہا کہ برکت دیوے اللہ تعالی تمکو اُسمین اے سردار مسلمانونکے پس کہا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے لا اله الا الله محمد الرسول الله ان کنتم جعلتمونی منها فی حل فکیف اصنع بمن غاب من المسلمین ومن فی البطون
والاصلاب من اولاد المهاجرین والانصار والمجاهدین فی سبیل الله والله لا طاقة لعمر بطالبتهم یوم القیامة پھر بیچ ڈالا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکو اور کر دیا اُسکی قیمت کو مسلمانونکے بیت المال مین عمرو بن سالم نے روایت کی ہے کہ جب فتح کیا ابوعبیدہ بن الجراح
نے انطاکیہ از روے صلح کے اور ہوا معاملہ میسرہ بن مسروق کا جیسا کہ بیان کیا ہے ہمنے اقامت کی اور ٹھہرے ابوعبیدہ بن الجراح
حلب مین بانتظار اُسکے کہ معاملہ عمرو بن العاص کا قیساریہ مین کیا ہوتا ہے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مجکو ثقات سے
روایت اس امر کی پہونچی ہے کہ اہل معرات اور کفر طاعت اور رقاسیہ اور وہ جبل ابی قبیس جو شام مین ہے اور اُسکے نزدیک کے قلعون
اور شہرونکو فتح کیا تھا مسلمانون نے از روے صلح کے اور تمام وہ لوگ جو روانہ ہوے تھے عمرو بن العاص کے ساتھ بجانب
قیساریہ کے پانچ ہزار مسلمان تھے جنمین عبادہ بن صامت اور عمرو بن ربیعہ اور بلال بن حمامہ اور ربیعہ بن عامر تھے سبیع بن حمزہ
نے بیان کیا ہے کہ تھا مین ہمراہ عمرو بن العاص کے پس دیکھا مینے انگور کے ایک درخت کو ایک گھر مین دہات کے گھر والونسے اور اُسمین خوشے
انگور کے لٹکتے تھے اور بڑی قسم کے تھے پس لیا مینے اُسمین سے ایک انگور اور کھایا مین نے اُسکو پس سردی کی اور لاحق ہوا سخت جاڑا
مجکو پس کہا مین نے برا کرے اللہ تعالی ان بدبختونکو کا فرون کا شہر اُنکا سرد ہے اور اُنکے انگور سرد ہین اور پانی اُنکا سرد ہے اور ہم ڈرتے
ہین ہلاک ہو جانے کو بسبب سردی اُنکے شہرونکے پس سُنا ایک مرد نے نصارای ملک شام سے میرے کلام کو اور متوجہ ہوا وہ میری طرفکو
بارادے نزدیکی حاصل کرنیکے مجھسے اپنے کلام سے تاکہ باقی رکھون نہین اور نہ مار ڈالون نہین اُسکو پس کہا اُسنے کہ اے برادر عربی اگر بہان کے

انکو مین تمکو سردی معلوم ہوئی ہی پس پیلو تم پانی بیان کا پس راہ بتلائی اُسنے مجکو ایک بڑی تھوڑی چیز مین پانی تھا پس پیا مین نے
اور ایکجماعت نے عرب سے پانی کو اور آئے ہم اپنے لشکر مین درآنحالیکہ جھکتے تھے ہم نشے سے پس جانا اور سُنا عمرو بن العاص نے
ہماری خبر کو اور لکھ بھیجا اُنھون نے یہ حال ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس خط لکھا ابو عبیدہ نے انکو اس عبارت سے اما بعد فان
من شرب فعلیہا واقم حدود اللہ تعالی کما امر ولا تخش فی اللہ لومة لائم پس جب پہونچا خط عمرو بن العاص کے پاس بلایا اُنھون نے
سبیع بن حمزہ اور اُسکے ساتھیونکو جنھون نے شراب پی تھی پس تازیانے سیاط کے مارے عمرو بن العاص نے اور سبیع بن حمزہ نے
بیان کیا ہی کہ جب تازیانے لگائے میرے عمرو بن العاص نے اور درد اگین کیا اُنھون نے مجکو کہا مین نے قسم ہی خدا کی البتہ مار ڈالونگا
مین اُس گبر کو جسنے راہ بتلائی تھی مجکو شراب پر یہانتک کہ پیا مین نے اُسمین سے اور لیا مین نے اپنی تلوار کو اور گیا مین اُس گانون مین اور
تلاش کیا مین نے گبر کو اور پایا مین نے اُسکو پس جب پڑی نگاہ میری اُسپر نکال لیا مین نے تلوار کو اور قصد کیا مین نے اُسکے مار ڈالنے
کا پس پیٹھ پھیری اُسنے مجھسے بحالت بھاگنے کے اور پوچھا کیا مین نے اُسکا اور وہ کہتا تھا کہ مین نے تمھارا کیا گناہ کیا ہی پس کہا مین نے
کہ سختی ہو تجپر سواے اسکے کہ تو نے راہ بتلائی مجکو اُس چیز پر جسپر پروردگار خشمناک ہوتا ہی پس کہا اُسنے کہ قسم ہی خدا کی کہ مین نے نہین
جانا تھا اس امر کو کہ وہ تمپر حرام ہی سبیع بن حمزہ نے بیان کیا ہی کہ پکارا مجکو عبادہ بن صامت نے اور کہا احتیاط کرو تم اُسکے
مار ڈالنے مین کہ وہ داخل ذمہ داری مین ہی پس چھوڑ دیا مین نے اُسکو پس گیا وہ اور لایا میرے واسطے انجیر اور جوز کو اور
کہا اُسنے کہ کھاؤ تم اُسکو اُسکے ساتھ کہ وہ گرم کردیگا تمکو پس کھایا مین نے اُسکو اور پایا مین نے اُسمین پاکی اور خوشبو کو پس
کہا مین نے اُس سے کہ بُرا کرے تیرا اللہ تعالی کہان تھا تو ان چیزونسے ابتداے حال مین پیشتر اسکے کہ مارا جاؤن مین تازیانونسے سبیع
بن حمزہ نے بیان کیا ہی کہ عمرو بن العاص نے کوچ کیا ہمکو لیکر تا اینکہ اُترے ہم ایک گانون مین جسکا نام نخل تھا اور پہونچی خبر قسطنطین
پسر ہرقل کو اور پناہ لی تھی اُسکے پاس اُن لوگون نے جو بھاگے تھے اُسکے باپ کے لشکر سے اور تمام رومیون اور بطارقہ نے اور پورا ہوا تھا
لشکر اُسکا اسی ہزار کی تعداد مین اور بلایا اُسنے ایک مرد متنصرہ کو پس کہا اُس سے کہ جا تو اور دریافت کر خبر عربکی اور تعداد اُنکے لشکر کی
کہ کسقدر ہی اور لا تو میرے پاس خبر کو پس چلا وہ جاسوس تا اینکہ داخل ہوا وہ عرب کے لشکر مین اور دیکھا اُسنے اول و آخر لشکر کو تا اینکہ
گزرا وہ ایک قوم یمن پر اور وہ آگ کے گرد تھی پس رجوع کی اُسنے اُنکی طرف اور بیٹھا اُنکے بیچ مین درآنحالیکہ سُنتا تھا وہ اُنکی باتونکو مین جب اٹھے
اُسنے اُنکو اور کھڑے ہونیکا ارادہ کیا وہ اپنے دامن کے سبب سے اور کہا اُسنے صلیب کے نام سے ایک کلمہ کو کہ اتر گیا اُسکی زبان پر پس جب
سُنا اہل یمن نے اُسکے قول کو جانا اُنھون نے کہ وہ متنصرہ اور جاسوس روم کا ہی پس جست کی اُن لوگون نے اُسکی طرف اور مار ڈالا اُسکو
اور واقع ہوا لشکر مین تا اینکہ سُنا عمرو بن العاص نے ایک شور و غل پس پوچھا اُنھون نے کہ کیا حال ہی پس بیان کیا لوگون نے
اُسنے حال جاسوس اور اُسکے مارے جانیکا پس خشمناک ہوئے عمرو بن العاص اس معاملے سے اور بلایا اُنھون نے اہل یمن کو اپنے پاس اور کہا کہ
ای لوگو کس چیز نے اُٹھایا تمکو جاسوس کے مارنے پر کسواسطے کہ نہ لائے تم اُسکو میرے پاس کہ خبر پوچھتا مین اُس سے پس کتنے ہین جاسوس کہ
اور پھرتے ہین وہ واسطے ہمارے اسواسطے کہ دل لوگونکے اللہ تعالی کے قبضہ مین ہین پھیر دیتا ہی اُنکو جسطرح چاہتا ہی پھر پکار دیا عمرو بن العاص نے اپنے

لشکر مین کہ جو شخص پاوے کسی غریب یا جاسوس کو پس لاوے اُسکو میرے پاس راوی نے بیان کیا ہے جب دیر کی جاسوس کی خبر
نے قسطنطین پر جانا اُسنے کہ وہ مارڈالا گیا پس روانہ کیا اُسنے دوسرے کو تاکہ خبر لاوے اُسکے واسطے پس آیا جاسوس گانون مین
اور دیکھا اُسنے مسلمانون کے لشکر کو اور نگاہ کی اور اندازہ کیا اُسکا اور پھر گیا وہ بادشاہ کے پاس اور کہا کہ اے بادشاہ قریب
اور بلند ہوا ہین مسلمانون کے لشکر سے اور اندازہ کیا ہین نے اُنکا تو وہ پانچہزار سوار ہین وہ شیر دلیر اور کرگس بہادر و بزرگ ہین کہ چاہتے
اور رکھتے ہین وہ موت کو جیسا مال غنیمت کے اور سمجھتے ہین زندگی کو تاوان پس جب سُنا قسطنطین نے یہ حال کہا اُسنے کہ قسم ہے
مسیح اور صلیبان اور انجیل اور قرآن کی ہر آینہ خرچ کرونگا مین اُنکی لڑائی مین اپنی کوشش کو اور لڑونگا مین اُسنے سخت ارادے سے
پس یا پہونچونگا مین مطلب کو یا مر جاونگا مین بحالت صبر کے پھر بُلایا اُسنے اپنے بطارقہ اور ارادہ اور ریدیجیہ کو اور اختیار کیا اُنمین سے دس ہزار
سوار کو وہ سب ہتھیار بند تھے اور بنایا ایک نشان چاندی کے نیزے پر اور اُسکے سر پر ایک صلیب سرخ سونے کی تھی اور سپرد کیا اُس نشان کو
ایک بطریق کے جسکا نام سکان ذکر تھا اور وہ افسر اُسکے لشکر کا تھا اور کہا کہ تحقیق حاکم اور سردار کیا مین نے تجکو ان لوگون پر پس روانہ
ہو تو اُنکے ساتھ اور تو طلیعہ ہے میرے لشکر کا پس لیا بطریق نے نشان کو اور نکلا وہ ساتھ دس ہزار سوار کے اور اُسیوقت روانہ ہوا اور پھر
قسطنطین نے بنائی دوسری صلیب اور سپرد کیا اُسکو لشکر کے دستون کے نام نام اُسکا جرسہ تھا اور ساتھ کیا اُسکے دس ہزار کو اور حکم
کیا اُسکو ملجانے کا پہلے بطریق سے پس جب ہوا دوسرا دن نکلا قسطنطین ساتھ باقی لشکر کے اور چھوڑا اُسنے قیساریہ کی حفاظت پر اپنے چچا
کے بیٹے نسطاویل کو اور چھوڑا اُسکے نزدیک بیس ہزار فوج کو یسار بن عون نے بیان کیا ہے کہ اُسی حالمین کہ ہم نخل گانون مین تھے کہ
دفعتہ قریب اور بلند ہوا ہمپر پہلا بطریق ساتھ دس ہزار سوار کے پس نزدیک ہوا وہ ہمسے اور دیکھا ہمنے لشکر کو اور نگاہ اور اندازہ کیا
ہمنے اُسکا تو وہ دس ہزار تھے پس خوش ہوئے ہم اور کہا ہمنے کہ ہم پانچہزار سوار ہین اور دشمن ہمارے دس ہزار ہین اور ہر مرد ہم
مین کا لڑیگا دو مردونسے پس ہم اُسی حال و خوشی مین تھے کہ دفعتہ ظاہر ہوا دوسرا بطریق اور اُسکے ساتھ دس ہزار سوار تھے
پس کہا عمرو بن العاص نے اعلموا انہ من اراد اللہ تعالی والیوم الآخر فلا یرتاع من کثرۃ العدد ولا من تواتر المدد فان
الجہاد اوفی تجرۃ وای فخر اعلی ممن تقتل فی صفوف الکفار ویکون حیا ابدا یرتع فی مروج الجنۃ وینال من اللہ
سابغ النعمۃ قال اللہ عز وجل ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون ولوان الجاسوس
الذی تلتمرہ لم تعجلوا علیہ لکان قد اخبرنا بہم ہذا کا الجیوش وکثرتہا الینا ولکنا قد اخذنا علی انفسنا بالاحوط
لکن امر اللہ عز وجل لا یغلب پھر بُلایا عمرو بن العاص نے اپنے پاس دلیرونکو اور کہا اُنھون نے کہ تحقیق مناسب دیکھتا ہون مین
امر کو کہ بھیجون مین امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس کہ مدد کرین وہ ہمارے ساتھ لشکر کی اسواسطے کہ یہ بڑا لشکر ہے اور کہا
اُنھون نے کہ اے لوگو کون شخص سوار ہوگا اور جاویگا بجانب امین الامۃ کے اور آگاہ کریگا اُنکو اُس چیز سے جسمین ہم واقع ہوئے ہین شاید کہ
ہماری مدد اور یاری کرین جیسا کہ مدد دی اُنھون نے ہمکو ساتھ یزید ابی سفیان کے اور وہ قنسرین کے حاضر ہین اور اجر
خدا غالب و بزرگ ہے کہا ربیعہ بن عامر نے کہ اے عمرو ملاقی ہو تم ہمکو لیکر دشمن سے اور بھروسا کرو تم اللہ غالب و بزرگ پر اسواسطے

کہ چھوڑ دو تم مجھکو کہ جاؤن مین اُسکی طرف کو پس کہا عمرو بن العاص نے کہ تمنے بڑی اور بزرگ قسم مجھکو دلائی جاؤ تم اور اعانت طلب کرو تم
اللہ تعالیٰ سے اور نہ ڈرو تم اس سے کلام کرنے مین اور فصاحت بیانی کرو تم جواب مین اور بڑائی اور بزرگی ظاہر کرو تم شریعت اسلام
کی بلال نے کہا کہ قریب تر پاؤگے تم مجھکو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ تم دوست رکھتے ہو پس نکلے بلال رضی اللہ عنہ اور تھے وہ
مثل درخت بلند کے چوڑے تھے دونون شانے اُنکے گویا وہ قوم شنوہ کے لوگ سے تھے اور اُنکے ڈیل ڈول کی بڑائی سے دیکھنے
والے ڈرتے تھے اور اُسدن وہ قمیص کرابیس شام کا پہنے تھے اور سر پہ اُنکے عمامہ صوف کا تھا لٹکائے ہوئے تھے اپنی تلوار اور
توشہ دان کو اپنے شانے پر اور عصا اُنکا اُنکے ہاتھ مین تھا پس جب نکلے وہ مسلمانونکے لشکر سے اور دیکھا اُنکی طرف قس نے بشدت
اور زبون جانا اُسنے انکو اور کہا اُسنے کہ مسلمانونکی آنکھونمین مرتبہ ہمارا سست اور ضعیف دکھائی دیا ہے پس جب بلایا ہمنے
اُنکو کہ آپسمین بات چیت کرلین تو بھیجا اُنھون نے ہمارے پاس ایک مرد کو اپنے غلامونمین سے بسبب ہمارے اندک اور حقیر ہونیکے
اُنکی آنکھونمین پس کہا اُسنے کہ ای غلام پھر جا تو اور کہدے اپنے مالک سے کہ بادشاہ ہمارا چاہتا ہی کسی سردار کو تم مین سے تاکہ وہ کلام
کرے جو ارادہ رکھتا ہی پس کہا اُس سے بلال نے کہ ای مرد مین بلال بن حمامہ موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون اور نہین ہون مین
عاجز تمھارے سردار کی جوابدہی سے پس کہا اُسنے بلال سے کہ ٹھہرو تم اپنی جگہ پر تاکہ آگاہ کرون مین بادشاہ کو تمھارے حال سے پھر واپس گیا
وہ اور ٹھہرا سامنے قسطنطین کے اور کہا کہ ای بادشاہ قوم نے بھیجا ہی میرے پاس ایک غلام کو اپنے غلامون سے تاکہ وہ بات چیت
کرین تجھسے اور نہین بھیجا مگر اسوجہ سے کہ ضعیف اور سست معلوم ہوتے ہین ہم اُنکی آنکھونمین اور وہ غلام سیاہ رنگ دراز قامت بھاری ڈیل
ڈول کے ہین اور بیان کی اُسنے صفت بلال بن حمامہ کی تا اینکہ در آیا اُسمین خوف بلال کی صفت سے پس کہا قسطنطین نے
پھر جا تو اُنکی طرف اور کہ تو اُس سے کہ بھیجا تھا نصرانیہ بادشاہ کے بیٹے نے تمھارے پاس بارادہ طلب بعض تمھارے سردارونکے جس سے
وہ بات چیت کرے اور تم بھیجتے ہو اُسکے پاس ایک غلام کو اپنے غلامونسے پھر آیا مترجم بلال کے پاس اور کہا کہ بادشاہ تمسے
کہتا ہی کہ ہم غلام سے بات چیت کرنا نہین چاہتے ہین بلکہ ہم چاہتے ہین کہ تمھارے لشکر کے مالک اور تمھارے سردار سے بات چیت
کرین پس پھرے بلال در آنحالیکہ وہ شکستہ دل تھے اور آگاہ کیا اُنھون نے عمرو بن العاص کو اس حال سے پس کہا عمرو بن العاص نے شرجیل
بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اُسکے پاس مین جاتا ہون پس کہا اُسنے شرجیل بن حسنہ نے کہ ای ابا عبد اللہ ہرگاہ
کہ تم خود جاؤگے پس کس شخص پر چھوڑوگے تم اس تمام گروہ مسلمانونکو عمرو بن العاص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مہربان ہی اپنے بندونپر اور وہ بڑا
مہربانی کرنیوالا ہی اپنی خلقت پر مگر لو تم نشان کو اور بطور میرے خلیفہ کے ٹھہرو تم میری جگہ پر پس اگر قوم غدر اور بیوفائی کریگی پس اللہ تعالیٰ
مالک اور خلیفہ ہی میرا پس ٹھہرے شرجیل بن حسنہ عمرو بن العاص کی جگہ پر اور لیا نشان کو اور نکلے عمرو بن العاص اور چلے بجانب قوم کے
اور وہ زرہ کے اوپر جبہ صوف کا پہنے تھے اور سر پر اُنکے زرد رنگ عمامہ مصری تھا کہ پھیر لیا تھا اُسکو اپنے سر پر طرح پیچ کے اور لٹکا دیا تھا
اُسکی چوٹی کو کمر مین اُنکی پٹکا دوال کا تھا اور لٹکا لیا تھا اُسمین اپنی تلوار کو اور رکاب مین لگایا تھا اپنے نیزے کو پس برابر وہ چلے گئے تا اینکہ
ٹھہرے وہ سامنے اُس ترجمان کے جسکو قسطنطین نے بھیجا تھا پس جب دیکھا اُنکو ترجمان نے ہنسا وہ پس کہا اُسنے عمرو بن العاص نے

گر کس چیز سے تو ہنستا ہی ای برادر نصرانیہ نے اُسنے کہا کہ تمھارے لباس اور تمھارے اُٹھانے اور لینے سے ان ہتھیارونکو کیا کام کروگے
تم اُسنے اور کیا ارادہ کروگے تم لڑائی کا عمرو بن العاص نے کہا کہ اُٹھانا اور لینا ہتھیارونکا لباس اہل عرب کا ہی اور وہی بچھونا
اُنکا اور اوڑھنا اُنکا ہی اور نہین لیا ہین سنے ہتھیارونکو سا مگر واسطے طلب قوت کے اپنے دشمن پر اور شاید کہ ڈالا جاؤنگا مین
تمھارے نزدیک لڑائی مین پس ہونگے ہتھیار جاے پناہ میرے واسطے میرے دشمن سے اور بچاؤنگا مین اُسکے سبب سے اپنی جان کو
کہا ترجمان نے اُسنے کہ ہم لوگ اہل بیوفائی اور مکر سے نہین ہین تم دلکو مطمئن رکھو پھیرا ترجمان بجانب قسطنطین کے جبکہ سنا اُسنے
مقولہ عمرو بن العاص کا اور کہا کہ ای بادشاہ سردار عرب کے تیرے پاس آئے ہین اور وہ ایسا لباس پہنے ہین پس ہنسا بادشاہ اُس
کے کلام سے اور کہا اُس سے کہ کہو اُنسے کہ آوین وہ میرے پاس اور داخل ہون جیسے کہ ہین وہ اپنے لباس مین پس لیا بادشاہ نے
ساختگی کو بسبب آنے عمرو بن العاص کے اُسکے پاس اور آراستہ کیا اُسنے اپنے ملک کو اور ٹھہرایا بطارقہ اور ندیمہ کو داہنے بائین اور
حجاب کو گرد اپنے اور آیا ترجمان نزدیک عمرو بن العاص کے اور کہا اُسنے کہ ای برادر عربی چلو تم کہ بادشاہ نے اجازت دی ہی تمکو پس روانہ ہوے
عمرو بن العاص اپنے گھوڑے پر اور لشکر قیصاریہ کا تعجب کرتا تھا اُنکے لباس سے تا اینکہ ٹھہرے وہ بادشاہ کے خیمے کے دروازہ پر پھر
پا پیادہ ہوے وہ اور چلے بطارقہ اور حجاب آگے اُنکے تا اینکہ پڑی آنکھ اُنکی قسطنطین پر پس سلام کیا اُنھون نے ساتھ دعاے عرب کے
پس نزدیک بُلایا اُنکو بادشاہ نے اور مرحبا کہی اور تازہ روئی کی اُسنے اور کہا کہ مرحبا ای سردار اپنی قوم کے حکم کیا اُنکو تخت پر بیٹھنے کا
پس انکار کیا عمرو بن العاص نے اُس سے اور کہا اُنھون نے کہ فرش اللہ تعالی کا پاک ہی تیرے فرش سے اسواسطے کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا ہی زمین کو
اور کیا اُسکو بچھونا ہمارا اور مباح کیا اُسنے ہمارے واسطے اُسکو پس ہم سب اُسمین برابر ہین اور مین نہین چاہتا ہون بیٹھنے کو مگر اُس چیز پر جو مباح کیا ہی
اللہ تعالی نے ہمارے واسطے پھر بیٹھے عمرو بن العاص زمین پر بحالت چار زانو کے اور رکھ لیا اپنے نیزہ کو آگے اپنے اور اپنی تلوار کو اپنی ران پر اور کہا
قسطنطین سے کہ کہہ تو جو چاہتا ہی ای عظیم روم کے اور سوال کر تو جس چیز سے تجکو منظور ہی پس کہا اُسنے قسطنطین پسر ہرقل نے تمھارا نام
کیا ہی اُنھون نے کہا کہ میرا نام عمرو ہی مین عرب بزرگ در ارباب بیت الحرم سے ہون جسکی قوم تعظیم کرتے ہین قسطنطین نے کہا کہ تم جان بزرگ ہو
عرب بزرگ سے ای عمرو اور اگر تم عرب سے ہو تو ہم روم سے ہین اور ہمارے تمھارے بیچ مین نسبت اور قرابت اور یگانگیت نزدیک ہی اور
ہم نسبت مین ملتے ہوے ہین پس جو لوگ کہ نسب مین متصل ہین نہین چاہیے اُنکو کہ خونریزی کرین بعض اُنمین کے بعض کی عمرو
بن العاص نے کہا کہ ہمارے نسب ملے ہین ہمارے باپ دادو سے اور رشتہ انسب ہمارا دین اسلام کا ہی اور جب بھائی بھائی کے ساتھ
ہوا اور وہ دونون جدا ہون دین مین پس حلال ہی بھائی کو کہ مار ڈالے اپنے بھائی کو اور منقطع ہو گیا نسب اُن دونون کے بیچ مین اور جو تو نے کہا کہ
تیرا نسب ہم ملتا ہی پس کیونکر ہمارا تمھارا نسب ایک ہوسکتا ہی حالانکہ ہم قریش بزرگ سے ہین اور تم لوگ روم سے اُسنے کہا کہ ای
عمرو آیا نہین ہین باپ ہمارے آدم پھر نوح پھر ابراہیم اور عرب نسل اسمعیل سے ہین اور روم بن العیص بن اسحاق سے ہین اور وہ دونون اولاد
ابراہیم کی ہین اور نہین درست رکھتا ہی بھائی اس امر کو کہ زیادتی کرے اپنے بھائی پر اور ظلم کرے اُسپر اُس تقسیم مین جو بانٹ دی ہی اُنکے
اگلے باپون نے اُنکے بیچ مین عمرو بن العاص نے کہا کہ تو سچا ہی اپنے اس کلام مین کہ عیص بیٹے اسحاق کے ہین اور اسحاق جد عیص کے ہین اور ہم ایک

باپ کی اولاد ہین اور باپ ہمارے نوح علیہ الصلوۃ والسلام ہین اور اگرچہ نوح نے تقسیم کر دیا تھا زمین کو اپنی اولاد مین لیکن انھون نے تقسیم کیا تھا
اسکو بحالت درگزر کرنیکے اُسنے جبکہ خشمناک ہوے تھے وہ اپنے بیٹے حام پر اور جان تو اس امر کو کہ اولاد نوح کی زمین پر راضی تھی اُس تقسیم پر مدت
تک اور غالب ہوگئے بعض اُنکے بعض پر اور یہ زمین جسمین تم ہو تمھاری نہین ہی بلکہ عمالقہ کی ہی جو تمھارے پیشتر تھے اسواسطے کہ نوح نے
تقسیم کیا تھا زمین کو اپنے تینون بیٹون سام اور حام اور یافث پر پس دیا تھا اُنھون نے اپنے بیٹے سام کو شام کا مالک اور
جو گرد اُسکے ہی یمن اور حضرموت سے عمان بحرین تک اور سب اولاد سام سے ہین اور وہ قحطان اور طسم اور جدیس اور عمالقہ اور
ابو العمالیق جہان کہین تھے شہرون مین اور یہ ہی جبابرہ ہین جو شام مین تھے پس یہ عرب خالص ہین اور دی تھی نوح نے حام کو زمین مغرب اور
سواحل کی اور مقرر تھے یافث اُس زمین پر جو بیچ مین اوپر اور بیچ تھی اور زمین فی الحقیقت اللہ تعالی کی ہی وارث کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اور وہ
اپنے بندون سے اور نیکوئی عاقبت کیواسطے پرہیزگارونکے ہی اور ہم جانتے ہین کہ تم دیتے تو اس تقسیم کو اور کرتے تو اُسکو تقسیم برابری کی پس لیوین
ہم اُس چیز کو جو تمھارے ہاتھون مین ہی شہرون اور محلون مضبوط اور پانی جاری اور زمین فراخ سے اور لو تم اُس چیز کو جو ہمارے ہاتھون مین ہی
درخت خاردار اور خیمون اور ملک خالی نہرون اور آبادی سے پس جب سُنا قسطنطین نے کلام عمرو بن العاص کا جانا اُسنے کہ یہ مرد
بزرگ ہین پس کہا اُسنے سچے ہو تم اے عمرو اپنے کلام مین مگر تقسیم تو جاری ہو چکی اور اگر نہ راضی ہوگے تم اُس پر ہوگے تم ظلم کرنیوالے اور ہم جانتے
ہین اس امر کو کہ تمہین پراگندہ کیا اور اُٹھایا ہی تمکو اس امر پر اور نکالا ہی تمکو تمھارے شہرون سے مگر بھوک کی کوشش نے پس کہا اُس سے عمرو بن
العاص نے کہ اے بادشاہ جو تو نے گمان کیا ہی کہ کوشش بھوک کی نے نکالا ہی ہمکو ہمارے شہرون سے پس ہان ایسا ہی ہی جیسا کہ تو نے بیان کیا ہی اسواسطے
کہ ہم کھاتے تھے روٹی جو اور جوئی کی پس جب دیکھا ہمنے تمھارے کھانیکو اور چکھا ہمنے اُسکو پس جدا ہونگے ہم تم سے یہانتک کہ چھین لینگے ہم
شہرونکو تمھارے ہاتھ سے اور مار دینگے ہم تمکو غلام اپنا اور سایہ طلب کرینگے ہم نیچے اُس درخت بلند اور شاخون سبز کے دار اور اچھے
پہاڑون والے کے پس اگر باز رکھوگے تم اُس چیز سے جو چکھی ہی ہمنے تمھارے شہرونمین چیزین مزہ دینے والی زندگانی سے پس نہ ہٹینگے آوینگے
اور لیلینگے تمکو کیونکہ ہم دوست رکھتے ہین موت اور طلب آخرت کو اور زیادہ مشتاق ہین تمھاری لڑائی کے تمھارے دوست
رکھنے سے دنیا کی زندگی کو اسواسطے کہ وہ دوست رکھتے ہین لڑائی کو جیسا کہ تم دوست رکھتے ہو زندگانی کو پس پھیرا ہوا دریا زرد سا
وہ اُنکے جواب سے اور بلند کیا اُسنے اپنے سر کو اپنی قوم کی طرف اور کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ یہ عرب سچے ہین اپنے قول مین قسم ہی خدا کی انجیل
اور کعبہ اور قربان اور مسیح اور صلیب کی کہ ہمارے واسطے اُنکے مقابلہ مین استواری اور پائداری نہین ہی عمرو بن العاص سے بیان کیا ہی کہ پائی
ہین تیرے دادا کی نصیحت کرینگی اور کہا مین نے کہ جان او اس امر کو اے گروہ روم کے کہ اللہ غالب اور بزرگ نے نزدیک کر دیا ہی اُس چیز کو
جسکو تم طلب کرتے ہو پس اگر چاہتے ہو تم اپنے شہرونکو داخل ہو تم ہمارے دین مین اور تصدیق کرو تم ہمارے قول کی ساتھ مقولات ہمارے نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسواسطے کہ دین اللہ کے نزدیک دین اسلام ہی پس کہو تم کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان
محمداً عبدہ ورسولہ پس قسطنطین نے کہا کہ اے عمرو ہم نہ جدا ہونگے اپنے دین سے جس پر اسی پر مرگئے ہین باپ دادے ہمارے عمرو
بن العاص نے کہا کہ اگر یون جانتا ہی تو اسلام کو پس دے تو ہمکو جزیہ اور اپنی قوم کی طرف سے بجالانے کو تم حقیر ہو قسطنطین نے کہا کہ نہین منظور

کر سکتا ہون مین تمھارے واسطے اس امر کو اسواسطے کہ رومی اداے جزیہ پر میری اطاعت نہ کرینگے حالانکہ میرے باپ نے
اُسنے جزیہ کیواسطے ہیشتر کہا تھا پس ارادہ کیا تھا اُنھون نے اُسکے مار ڈالنے کا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ کچھ میرے پاس نہتا خیر خواہی
اور ڈرانیسے اور تحقیق ڈرایا ہین نے تم لوگونکو جہانتک ممکن ہوا اور نہین باقی ہی مگر تلوار ہمارے تمھارے بیچ مین حکم کرنیوالی
اور اللہ تعالی جانتا ہی اس امر کو کہ مین نے بلایا تمکو ایسے کام کیطرف جسمین تمھاری نجات تھی پس نافرمانی کی تمنے اُس سے جیسا کہ
نافرمانی کی تھی تمھارے باپ عیص نے اپنی مان کی پس نکل گئے قرابت سے آگے اپنے بھائی یعقوب کے اور تم جانتے ہو اس امر کو کہ
ملوک نزدیکتر ہو نسب مین اور ہم بیزاری ظاہر کرتے ہین طرف اللہ غالب کے اور بزرگ کے تمسے اور تمھاری قرابت سے
جس حالمین کہ تم ہو حالانکہ تم ناسپاسی اور کفر کرتے ہو ساتھ اللہ مہربان کے اور تم اولاد عیص بن اسحاق سے ہو اور ہم اولاد اسمعیل
علیہ السلام سے ہین اور اللہ غالب و بزرگ نے اختیار اور برگزیدہ کیا ہمارے نبی کیواسطے نسلونکو پشت آدم سے تا اینکہ نکلے وہ اپنے باپ
عبد اللہ کی پشت سے پس کیا اُسنے بہترین لوگونکا اولاد اسمعیل کو اور سکھلایا اُسنے اسمعیل کو عربی مین کلام کرنیکو اور چھوڑا اُسنے
اسحاق کو اُنکے باپ کی زبان پر پس اولاد اسمعیل کی عرب ہین پھر کیا اللہ تعالی نے بہترین عرب کا کنانہ کو پھر بہترین کنانہ کا قریش کو پھر بہترین
قریش کا بنی ہاشم کو پھر بہترین بنی ہاشم کا بنی عبد المطلب کو پھر بہترین بنی عبد المطلب کا ہمارے نبی کو صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ پس بھیجا اُنکو رسول
اور کیا اُنکو نبی اور اُترے اُنپر جبرئیل ساتھ وحی کے اور کہا جبرئیل نے کہ پھرا مین پورب اور پچھم مین پس نہین پایا مین نے بزرگ زیادہ تمسے ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرو بن العاص سے بیان کیا ہی کہ کھڑے ہوے رونگٹے اُنکے بدنکے اور فروتنی کی اُنکے اعضاے بدن نے جسوقت کہ ذکر کیا
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور جنبش مین آئے دل اُنکے اور داخل ہوا خوف قسطنطین کے دل مین اور کہا اُسنے عمرو بن العاص سے
کہ تم سچے ہو اپنے کلام مین اسیطرح انبیا بھیجے جاتے ہین بزرگ خاندان اپنی قوم سے آگاہ کرو تم مجکو اس امر سے کہ آیا تمھارے ان ساتھیونمین
کوئی کہ مثل تمھارے ہی کہ جلد جواب دے وہ جسوقت کہ مخاطب کیا جاوے مثل تمھارے جواب دینے کے کہ جب سوال کیا گیا جواب دیا
پس کہا عمرو بن العاص نے کہ سب ہمراہی میرے ایک ہی زبان پر ہین اور اُنمین سے ایسے لوگ ہین کہ اگر کلام اور سوال کریگا تو
جانیگا اس امر کو کہ مین نہین اندازہ کیا جاتا ہون اُنکے ساتھ مقابلے مین پس کہا بادشاہ نے کہ محال ہی یہ امر کہ ہووین تمھارے
ساتھیونمین مثل تمھارے اور نہ تمام عرب مین عمرو بن العاص نے کہا ہان قسم ہی خدا کی اور اگر دوست رکھیگا بادشاہ اس امر کو تو
لاؤنگا مین اُنکو تاکہ واقف ہو جائیگا بادشاہ میرے صحت کلام پر پھر جست کیا عمرو بن العاص نے اور چلے اپنے گھوڑے کی طرف اور
سوار ہوے اور آئے اپنے لشکر مین پس شکر کیا اللہ تعالی کا مسلمانون نے اُنکی سلامتی پر اور رات گذاری اُنھون نے بحالت نگہبانی
کے پس جب صبح کی اُنھون نے نماز صبح کی پڑھی عمرو بن العاص نے ساتھ مسلمانونکے اور حکم کیا اُنکو سوار ہونیکا واسطے لڑائی اُنکے دشمن کے پس
جلدی کی مسلمانون نے اس امر مین اور سوار ہوے وہ اپنے گھوڑونکی پشتون پر اور صف بستہ ہو گئے واسطے لڑائی کے **واقدی**
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب لڑائی کا دن ہوا قسطنطین نے اپنے لشکر کی تین صفین کین اور آگے کیا اُسنے تیراندازون کو اور
آراستہ کیا میمنہ اور میسرہ کو اور بلند کیگئی صلیب آگے اُسکے اور پیشقدمی کی اُسنے آگے اپنے لشکر کے اور دیکھا عمرو بن العاص نے

بجانب قسطنطین کے حالانکہ اُسنے مرتب کیا تھا اپنے لشکر کو اور قصد کیا تھا اُسکا پس آراستہ کیا اُنھون نے مسلمانونکو اور ایک صف
کی اُنکی اور مقرر کیا میمنہ مین حامیان دین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اُنکے ساتھ شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ضرار بن حنانۃ اللیثی اُنکے بائین جانب تھے اور ضرار بن حنانہ شہسواران مسلمین مین فرد تھے پس اُسی
حال مین کہ تقسیم کیا عمرو بن العاص نے لوگونکو اس حیثیت سے کہ دفعتہً نکلا ایک سوار مشرکین سے اور وہ کپڑے ریشمین اور زرد
اور زرہ جوشن پہنے تھا اور اُسکے گلے مین ایک صلیب سونیکی تھی پس حملہ کیا اُسنے تا اینکہ خط کھینچ دیا اُسنے زمین پر اپنے نیزہ سے میمنہ
سے میسرہ تک اور میسرہ سے میمنہ تک پھر قلب تک اور ٹھہرا وہ بمقابلے لشکر مسلمانونکے اور گاڑ دیا اُسنے اپنے نیزہ کو سامنے اپنے اور
لیا کمانکو اپنے ہاتھ مین اور بلند کیا اور چڑھایا اُسنے اُسمین تیر کو اور چلایا تیر کو ایک مرد پر میمنہ مین پس پڑا تیر اُسپر اور زخمی کیا اُسکو اور
چلایا اُسنے دوسرا تیر میسرہ مین اور مار ڈالا ایک کو پس جب دیکھا اُسکو اور اُسکے کام کو عمرو بن العاص نے پکار کر کہا اُنھون سے
مسلمانونسے کہ آیا نہین دیکھتے ہو تم اس کبر ملعون اور اُسکے کام کو جو اُسنے اپنی کمان سے کیا ہے پس کون شخص کفایت کریگا ہمکو اُسکے
کام مین اور پھیریگا مسلمانونسے اُسکی بدی اور برائی کو پس نکلے اُسکی طرف ایک مرد قوم ثقیف سے اور وہ میلی پوستین اور پرانا
عمامہ پہنے تھے اور اُنکے ہاتھ مین ایک کمان عربی تھی کہ چڑھایا اُنھون نے اُسمین ایک تیر کو اور نکلے وہ بارادے کبر کے پس دیکھا کبر نے ثقفی کو
اس حال مین کہ نہین ہے اُنکے جسم پر کوئی چیز لوہے کی جو چھپاوے جسم کو مگر پوستین میلی اور نہین ہے کوئی ہتھیار مگر ایک کمان پس حقیر جانا کبر نے
اُنکو اور اُنکے تیر کو اور چھوڑا اُنکی طرف ایک تیر اپنی کمان سے پس پڑا تیر اُسکا ثقفی کے سینہ مین اور رد دیا تیر پوستین مین اور کارگر نہوا اور وہ
ملعون بڑا تیرانداز اپنے زمانے کا تھا نہین چلایا تھا اُسنے تیر کو کسی چیز پر مگر یہ کہ در آیا تیر اُسکا اُسمین اور پہونچگیا تھا اُسپر پس خشمناک ہوا
وہ اپنے تیر کے نہ کارگر ہونے سے اور قصد کیا اُسنے دوسرے تیر کے چلانے کا پس کھینچا ثقفی نے تیر کو اور چلایا اُسکو بجانب کبر
اور نہین دیکھا کبر نے تیر کو بسبب اُسکی چھپائی کے اور پوشیدہ ہونے جگہ اُسکی رکھنے کے پس در آیا وہ تیر کبر کے حلق مین اور نکلا
اُسکی گردن کے پیچھے سے پس نہ قدرت اور طاقت پائی مشرک نے بیہوش ہوکر گر پڑنے سے پس دوڑے ثقفی اُسکے گھوڑے کی طرف اور لیا
اُسکو اور سوار ہوے اُسکی پشت پر اور رکھ لیا اُنھون نے مشرک کے خود کو اپنے سر پر اور کھینچتے ہوے لائے اُسکو جانب مسلمانونکے
پس استقبال کیا ثقفی کا اُنکے چچا کے بیٹے نے اور کلام کیا اُسنے پس نہین جواب دیا اُنکو ثقفی نے بسبب خوشی اور سرور کے اپنے کام
سے پس کہا اُنکے چچا کے بیٹے نے کہ اے بھائی میرے مین تمسے کلام کرتا ہون اور تم مجکو جواب نہین دیتے ہو گویا تم اولاد قیصر سے ہو پس
آئے ثقفی مع ہتھیار کبر کے پاس عمرو بن العاص کے اور دیدیا ہتھیار اُنکو اور دیکھا مشرکین نے ثقفی کا کام پس خشمناک کیا اُنکو اس امر
نے اور نہین جانا اُنھون نے کہ کیونکر مار ڈالا ثقفی نے کبر کو پس اشارہ کرتے تھے وہ بجانب آسمان کے پس جانا مسلمانون نے کہ وہ
کہتے ہین کہ ملائکہ نے مار ڈالا اُنکے ساتھی کو اور دیکھا قسطنطین نے اس حال کو پس خشمناک ہوا وہ اور سخت گزرا یہ امر اُسپر اور کہا اُسنے
بعض بطارقہ سے کہ نکل تو ان عرب کے مقابلے کو اور حمایت کر تو صلیب کی پس نکلا ایک بطریق اور وہ دیباج سرخ پہنے تھا اور اُسپر
زرہ مضبوط اور زرہ کے نیچے جوشن استوار تھے اور اُسکی گردن مین سونیکی صلیب جڑاؤ تھی اور اُسکے ساتھ ایک غلام اور اُسکے پیچھے ایک گھوڑا کوتل

اُسکے پاس ڈھال تلوار تھی پس نکلا وہ بطریق تا اینکہ ٹھہرا وہ دونون صفونکے بیچمین اور درخواست کرتا تھا لڑائیکی پس جب دیکھا مسلمانون
نے اُسکی طرف متوجہ ہوئے وہ در آنحالیکہ دیکھتے تھے وہ اسکے گرداوے اور حملے اور سوار کاری کو پس کوئی اُسکے مقابلے کو نہ نکلا پس
کہا عمرو بن العاص نے کہ ای لوگو کون شخص نکلیگا اُسکے مقابلے کے واسطے اور کفایت کریگا لوگونکے واسطے اُسکی بُرائی کو اور نذر کریگا اپنی
جانکو واسطے اللہ غالب اور بزرگ کے پس نکلا اُسکے مقابلے کو ایک مرد عرب سے اور وہ یہ کہتا تھا کہ یہ کام مین کرونگا پس کہا
عمرو بن العاص نے کہ اللہ تعالی تم مین اور تمھارے ارادے مین برکت دیوے اور اُسیوقت حملہ کیا اُس مرد مسلمان نے بطریق
کیطرف بحالت مضبوطی کے اور دلیری کی اُسکی جانب بطریق نے اور ایک ساعت وہ دونون گرداوے دیتے رہے اور شمشیر زنی کرتے
رہے تا اینکہ راست ہوئے اُن دونونکے وار پس سبقت کیا مرد مسلمان پر بطریق نے اپنی تلوار کے وار سے اور پڑی تلوار ڈھال پر اور
پھاڑ ڈالا اور کردیئے اُسکے ٹکڑے اور تھی وہ ڈھال چمڑے کی بغیر استر اور دوسری تہ کے اور نہین پہونچا کوئی اثر تلوار کا مرد مسلمان پر
اور مارا مرد مسلمان نے ایک تلوار کا ہاتھ پیچھے اُسکے پس کاٹا اور پھاڑ ڈالا خود کو پس اپنے پیچھے کو پھرا بطریق اور نہین پہونچا اُسپر تلوار کا
پس جب بطریق کی جان مین جان آئی اور سکون اور آرام حاصل کیا اُسنے اُس چیز سے جو لاحق ہوئی تھی اُس کو
حملہ کیا اُسنے مرد مسلمان پر اور مارا اُسنے مرد مسلمان پر ایک ایسا وار کہ زخمی کیا اُنکو زخم نمایان سے پس پھرے وہ مرد مسلمان بجانب
مسلمانون کے پس آواز دی اُنکو ایک مرد عرب نے اُنکی قوم سے اور کہا مرد مسلمان سے کہ افسوس ہی تمپر جو شخص ہبہ کرتا ہی
اپنی جان کو واسطے اللہ تعالی کے وہ پھرتا ہی اپنے دشمن کے سامنے سے پس کہا مرد مسلمان نے کہ آیا نہین کافی ہی تمکو وہ چیز
جو دیکھی ہی تمنے اس تلوار کے وار سے تا اینکہ سرزنش کرتے ہو مجھپر تحقیق اللہ تعالی نے نہین حکم دیا ہی تمکو اس امر کا کہ ڈالو نہین اپنے
ہاتھونکو بجانب ہلاکی کے پھر وہ باندھا اُنھون نے اپنے زخم کو اور اصلاح کی زخم کی جگہ کو اور پھرے وہ طرف لڑائیکے اور دشوار گزرا تھا
اُنپر جو اُنکے چچا کے بیٹے نے کہا پس جب نکلے وہ واسطے لڑائیکے کہا اُسنے اُنکے چچا کے بیٹے نے جنھون نے پہلے گفتگو کی تھی کہ پھر آؤ
اور لیلو تم اس خود کو اور رکھلو اُسکو اپنے سر پر واسطے حفاظت اور نگہبانی کے اور لیلو تم اس سپر کو پس کہا مرد مسلمان نے کہ
چُپ رہو تم اُٹھاؤ اور بھروسا میرا ساتھ اللہ تعالی کے ہی نہ بھروسے سے تمھارے لوہے پر پھر دوڑے وہ مرد مسلمان بجانب بطریق
کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے راوی نے بیان کیا کہ دعا کی مسلمانون نے اُنکے واسطے مدد اور غلبے کی اور کہا اُنھون نے
اللھم اعطہ ما تمنی اور حملہ کیا اُنھون نے مشرکین پر اور مار ڈالا لوگونکو اور برابر ایسا ہی کرتے رہے تا اینکہ مارے گئے وہ رحمت
کرے اللہ تعالی اُنپر عمرو بن العاص نے کہا ھذا رجل اشتری الجنۃ من اللہ تعالی بنفسہ اللھم اعطہ ما تمنی واقدی رحمۃ اللہ
تعالی نے بیان کیا ہی کہ ہرقل نے بھیجا اپنے بیٹے قسطنطین کو بجانب قیساریہ کے روانہ کیا تھا اور بھیجا تھا اُسنے اُسکے ساتھ ایک بطریق کو
بطارقہ سے جسکا نام قیدمون تھا اور وہ شہسواران روم مین سے تھا اور بادشاہ کا ماموں تھا اور وہ لڑا بھڑا تھا لشکر فارس اور
ترک اور جرامقہ سے اور وہ ملعون تمام لغتین یاد رکھتا تھا پس کہا اُسنے قسطنطین سے کہ ضرور ہی تجکو لڑنا ان عرب سے سو اسطے
کہ جہاد تجھپر فرض کیا گیا ہی پس نہ قادر ہوا قسطنطین اُسکے باز رکھنے پر پس قیدمون نے زرہ اپنی لڑائیکی پہنی اور نکلا وہ دوڑتا ہوا

پس جب دیکھا اُسکو مسلمانون نے کہ نکلا ہو وہ مثل پہاڑ کے اور جو چیز اُسکی جسم پر تھی وہ چمکتی تھی روشنی جواہر سے شور کیا مسلمانون نے
درآنحالیکہ وہ کہتے تھے لا اله الا الله محمد رسول الله پس جب ٹھہرا وہ میدان مین بیچ آیا وہ درآنحالیکہ تو تلاپن کرتا تھا اپنی زبان
مین اور طلب کرتا تھا لڑنے والیکو پس متوجہ ہوے شہسواران عرب درآنحالیکہ دوڑتے تھے اُسکی جانب ہر طرف سے ہر شخص
چاہتا تھا اُسکے مار ڈالنے کو بسبب اُس لباس اور اسباب کے جو اُسکے جسم پر تھا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ اللہ تعالی کا ثواب
بہتر ہی تمھارے واسطے اُس چیز سے جو اُسکے جسم پر ہو پس نہ نکلے کوئی شخص درآنحالیکہ طلب کرتا ہوا اُسکے اسباب کو پس ہوگا
نکلنا اُسکا اسباب کے سبب سے پس اگر مار ڈالا جاویگا وہ شخص تو مارا جاویگا اُس چیز کی راہ مین جسکی طلب مین وہ نکلا ہی اور
تحقیق سنا ہین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے من کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ و
من کانت ہجرتہ الی الدنیا یصیبہا اوامرأة یتزوجہا فہجرتہ الی ما ھاجر الیہ راوی نے بیان کیا ہی کہ نکلا تھا ایک جوان
یمن اور اُسکی مان اور بہن اُسکے ہمراہ تھین درآنحالیکہ وہ سب ارادہ رکھتے تھے ملک شام کا اور بہن اُسکی اُس سے
کہتی تھی کہ ای بھائی کوشش کر تو ہمارے ساتھ چلنے مین تاکہ پہونچین ہم بجانب شہرہاے فراغ حال کے اور رکھائین ہم اچھی چیزین
شام کی بسبب اچھے ہونے اُسکے اور اُسکی نعمتون کے پس کہا تھا اُس سے اُسکے بھائی نے کہ نہین جاتا ہون مین مگر اس سبب سے کہ لڑون مین
واسطے رضامندی اللہ تعالی اور اُسکے رسول کے اور جہاد اور کوشش کرون مین اُسکی راہ مین شاید کہ پاؤن مین شہادت کو اور تحقیق سنا ہی
مین نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو کہ کہتے تھے ان الشہداء احیاء عند ربہم یرزقون پس کہا اُسکی بہن نے کہ کیونکر روزی
پاتے ہین حالانکہ وہ مر گئے ہین اُسنے کہا کہ سنا ہی مین نے صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی معاذ بن جبل کو کہ وہ کہتے تھے
سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ان اللہ تعالی یجعل ارواحہم فی حواصل طیور خضر من طیور الجنة
فتاکل تلک الطیور من ثمار الجنة وتشرب من انہارہا فتغتذی ارواحہم فی حواصل الطیور فہو الرزق الذی الذی جعل اللہ لہم
پس جب ہوا دن لڑائی لشکر قسطنطین کا قیساریہ مین نکلا وہ جوان واسطے لڑائی کے بعد از ینکہ رخصت کیا اُسنے اپنی مان اور بہن کو
مثل رخصت موت کے اور کہا اُسنے کہ یکجائی ہماری تمھاری نزدیک حوض مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوگی اور نکلا وہ
طرف لڑائی کے اور اُسکے ہاتھ مین ایک نیزہ جوڑا ہوا گہون کا تھا اور اُسکی سواری مین گھوڑا الکم اصیل تھا پس جب نکلا
وہ جوان حملہ کیا اُسنے بطریق پر اور نیزہ مارا اُس کے پس در آئی نوک نیزہ کی بطریق کی زرہ مین پس نہ قادر
ہوسکا وہ جوان اُسکے نکالنے پر بطریق کی زرہ سے پس تلوار ماری بطریق نے جوان کے نیزہ پر اور کاٹ ڈالا
اُسکو اور حملہ کیا جوان پر اور ماری تلوار اُسکے سر پر پس دو ٹکڑے کردیا سر کو اور گر پڑا وہ جوان مردہ ہوکر رحمت
کرے اللہ تعالی اُسپر اور کیا گردا گرد اقید مون نے اُسکے گرنے کی جگہ پر پھر طلب کیا اُس نے لڑنے والے کو
پس نکلے اُسکے مقابلے کو ابن قثم پس مار ڈالا بطریق نے اُنکو پس جب دیکھا اس حال کو شرجیل بن حسنہ رضی اللہ
عنہ نے درآنحالیکہ خشم کرتے تھے وہ اپنے نفس پر اور کہا اُنھون نے کہ ای نفس بد کو کشائش اور سیر کرتا ہی مسلمانو

قتل پر پھر نکلے وہ اور اُنکے ہاتھ میں وہ نشان تھا جسکو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکے واسطے بروز روانگی کے بجانب
شام کے بنایا تھا پس جب دیکھا اُنکو عمرو بن العاص نے کہ سیل کیا ہے اُنھون نے نکلنے کا کہا عمرو بن العاص نے کہ اے جلد بلند
گاڑدو تم نشان کو تاکہ نہ مشغول کرے وہ تمکو پس گاڑدیا اُسکو شرجیل بن حسنہ نے پس ٹھہرا وہ نشان مثل درخت کے اور
ور آیا پتھر مین گویا وہ اُسی سے نکلا تھا پس شگون لیا اُنھون نے اس امر سے مدد اور غلبہ کا اور نکلے وہ بجانب بطریق
تیدمون کے اور مسلمان دعا کرتے تھے اُنکے واسطے مدد اور غلبہ کی اُنکے دشمن پر پس جب دیکھا اُنکو بطریق نے ہنسا
وہ اُنکے لباس سے اُس لعون کی آواز مثل رعد تند تھی اور وہ موٹا تھا لوگون سے اور شرجیل بن حسنہ لاغر جسم تھے بسبب
کثرت روزہ رکھنے کے اور شب بیداری کے پس جب برابر ہوا بطریق میدان مین حملہ کیا ہر ایک نے ان دونون سے اپنے ساتھی پر
اور سبقت کی دونون نے دو وار تلوار دسنے اور پہلا وار شرجیل بن حسنہ کا تھا پس کچھ کارگر نہوئی اُنکی تلوار دشمن خدا کی زرہ پر
اور اُچھل آئی تلوار اپنے پڑنیکی جگہ سے اور پڑی تلوار تیدمون کی شرجیل بن حسنہ پر پس توڑا اُسنے اُنکے سر کو پھر پا پیادہ ہو گئے
وہ دونون گھوڑون سے سعید بن روح نے بیان کیا ہے کہ وہ دن بہت بدلی اور جاڑے کا تھا پس اُسی حال مین کہ وہ
وہ دونون لڑ رہے تھے کہ دفعۃً نازل ہوا پانی موسون مشکین کے اور اُترے وہ دونون گھوڑون سے اور کشتی کرتے تھے دلدل اور مٹی
مین اور سوائے اُسکے کہ دشمن خدا نے حملہ کیا شرجیل بن حسنہ پر پس مارا اُسنے اپنے ہاتھ کو اُنکے پیٹ کی نرم جگہ پر پس اُٹھا لیا اُنکو
زمین سے اور ڈالدیا اُنکو پیٹھ کے بل پھر در آیا وہ اُنکے سینہ پر اور قصد کیا اُنکے ہلاک کرنیکا پس پکارا اور کہا شرجیل بن حسنہ نے
یا غیاث المستغیثین پس نہین تمام کیا تھا اُنھون نے اپنے کلام کو تا اینکہ نکلا ایک سوار رومیون کے لشکر سے اور وہ سنہری زرہ
پہنے تھا اور اسکی سواری مین اصیل گھوڑا تھا پس قصد لیا سوار نے بطریق کی جگہ کا اور شرجیل بن حسنہ نے گمان کیا تھا
نسبت کافر کے اس امر کا کہ نہین نکلا وہ سوار مگر واسطے دینے گھوڑے کے بطریق کو اور اُسکی اعانت کریگا قتل شرجیل بن حسنہ
پر پس جب نزدیک ہوا وہ اُن دونون سے پا پیادہ ہو گیا وہ اپنے گھوڑے سے اور جھکا طرف بطریق کے اور کھینچ لیا اُسکو اپنے
پیر سے شرجیل بن حسنہ کے سینے سے اور کہا اُسنے کہ اے بندۂ خدا اُٹھ کھڑے ہو تم پس تحقیق آئی تمکو مدد فریادرس فریاد کرنیوالے کے پاس سے
پس دیکھتے تھے شرجیل بن حسنہ اُسکی طرف در آنحالیکہ وہ تعجب کرنیوالے تھے اُس سے اور اُسکے کلام اور اُسکے کام سے اور
دیکھا تو ایک دھاٹا باندھے تھا اور نکال لیا اُسنے اپنی تلوار کو اور مارا بطریق پر ایک وار پس کاٹ ڈالا اُسکے سر کو اور کہا
شرجیل بن حسنہ سے کہ اے بندۂ خدا لیلو تم اُسکے اسباب کو پس کہا اُس سے شرجیل بن حسنہ نے کہ قسم ہے خدا کی نہین دیکھا مین نے
زیادہ تر تعجب انگیز معاملہ تیرے کام سے اور دیکھا مین نے تجکو کہ آیا تو مشرکین کے لشکر سے پس تو کون شخص ہے اُسنے کہا مین وہ بدبخت
رانده گیا طلیحہ بن خویلد الاسدی ہون کہ دعوی کیا تھا مین نے نبوت کا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جھوٹ باندھا تھا مین نے
اللہ تعالی پر اور گمان کیا تھا مین نے اس بات کا کہ میرے اوپر آسمان سے وحی اترتی ہے پس کہا مین نے اُس سے کہ اے میرے بھائی اللہ
تعالی کی رحمت فراخ اور کشادہ ہے ہر چیز پر اور جو شخص توبہ کرتا ہے اور باز رہتا ہے گناہ سے اور رجوع کرتا ہے اللہ تعالی اُسکی توبہ کو قبول کرتا ہے بخش دیتا ہے اُسکے

گناہ کو اور نبی صلوۃ اللہ علیہ نے ارشاد کیا ہی التوبۃ تجوما قبلھا آیا نہین جانا تو نے ای بیٹے خویلد کے اللہ پاک اور برتر نے جب آتارا
اپنے نبی اور رسول پر اس آیت کو ورحمتی وسعت علی کل شیئ امید کی ہر شخص نے یہانتک کہ ابلیس نے پس جب اتری یہ آیت فسا کتبھا للذین
یتقون ویوتون الزکوۃ کہا یہود اور نصاری نے کہ ہم صدقہ اور زکوۃ دیتے ہین اور جب اتری یہ آیت والذین ھم بایتنا
یومنون کہا یہود اور نصاری نے کہ ہم ایمان لائے ہین اس چیز کا جو اتارا ہی اللہ تعالی نے صحف اور توراۃ اور انجیل مین
پس چاہا اللہ تعالی نے اس امر کو کہ آگاہ کر دیوے وہ یہود اور نصاری کو کہ یہ امر خاص امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کیواسطے ہی اس کلام سے الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل
یامرھم بالمعروف وینھاھم عن المنکر آخر تک طلیحہ نے کہا قسم ہی خدا کی کہ میرے واسطے ایسا منہ نہین ہی کہ رجوع کرون مین بجانب
اسلام کے اور قصد کیا اسنے چلنے کا اپنی طرف کو پس باز رکھا اسکو شرجبیل بن حسنہ نے اور کہا کہ ای طلیحہ مین نہ چھوڑونگا تجکو کہ
چل تو میرے ساتھ بجانب لشکر سلمانون کے پس کہا اسنے کہ نہین باز رکھا ہی مجھکو تمھارے ساتھ چلنے سے مگر اس بدخواہ
اور سخت دل یعنی خالد بن الولید نے اور مین ڈرتا ہون کہ وہ مجکو مار ڈالینگے پس کہا مین نے اس سے کہ ای میرے
بھائی وہ ہمارے ساتھ نہین ہین اور یہ لشکر عمرو بن العاص کا ہی شرجبیل بن حسنہ نے بیان کیا ہی کہ چلا وہ اور رجوع
کیا میرے ساتھ پس جب ہم دونون نزدیک ہوے سلمانون کے دوڑے لوگ ہماری طرف کو اور کہا انھون نے
کہ ای عبداللہ یہ کون شخص تمھارے ساتھ ہی کہ تحقیق اسنے نیک کام تمھارے ساتھ کیا ہی شرجبیل بن حسنہ نے بیان کیا
ہی کہ نہین پہچانا سلمانون نے اسکو اسواسطے کہ وہ ڈھاٹا باندھے تھا اپنے بڑے ہونے عمامہ سے پس کہا مین نے
کہ یہ طلیحہ بن خویلد الاسدی ہی مسلمانون نے کہا کہ آیا توبہ اور رجوع کی ہی اسنے بجانب اللہ تعالی کے پس کہا اسنے
کہ مین توبہ کرنیوالا ہون بجانب اللہ تعالی کے اس چیز سے جو مجھ سے واقع ہوئی ہی شرجبیل بن حسنہ نے بیان کیا ہی کہ لیگیا
مین اسکو بجانب عمرو بن العاص کے پس سلام کیا انھون نے اسپر اور مرحبا کہی **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون
کے بیان کیا ہی کہ روایت پہونچی ہی مجکو کہ جب طلیحہ نے دعوی نبوت کیا تھا اور واقع ہوئی تھی اس سے لڑائیان ساتھ
خالد بن الولید کے اور سنا تھا اس نے اس حال کو کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب و سجاح کو جنھون
نے دعوی نبوت کیا تھا مار ڈالا اور اسود عنسی کو بھی مار ڈالا کہ اسنے اپنے کو نبی کہا تھا پس ڈرا طلیحہ اپنی جان پر اور
بھاگا رات کو مع اپنی زوجہ کے بجانب شام کے اور طلب ہمسائگی کی اسنے ایک قوم کلب سے اور وہ شخص مسلمان
تھا پس ہمسائگی مین لیا اسکو اس سلمان نے اور بیٹھا اسکے نزدیک تا اینکہ پوچھا اسکے حال کو پس بیان کیا اس سے
طلیحہ نے سب حال اپنا اور کیفیت لڑائیونکی ساتھ خالد بن الولید کے اور دعوی کرنے نبوت کا پس خشمناک ہوا وہ مرد
کلبی کلام اسکے سے اور کہا اسنے کہ قسم ہی خدا کی نہین کیا تو نے اس امر کو مگر بسبب بخل کے اپنے مال پر پس دور کردیا اللہ
تعالی نے تجھسے اس مال کو لیکن واجب ہی دولتمند پر یہ امر کہ مواسات کرین اس چیز سے جو انکے پاس ہی ساتھ فقرا کے کہ یہ امر کرون

اخلاق سے ہی پھر دور کردیا اُس مسلمان نے طلیحہ کو اپنی ہمسائگی سے پس اقامت کی طلیحہ نے شام مین اور توبہ کی اُسنے اپنے
کام سے پس جب سُنا اُسنے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انتقال کیا کہا اُسنے کہ گئے وہ شخص جنسے مین نے تلوار کو تیز کیا تھا
پس کون شخص کارفرما ہوے ہین بعد اُنکے لوگون نے کہا کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اُسنے کہا کہ یہ بڑے بدخواہ و سنگدل ہین
اور ڈراوہ حضرت عمرؓ سے اس امر کو کہ روانہ کرین وہ کسی کو اُسکی طرف اور ڈرا خالد بن الولید سے کہ وہ دیکھینگے اُسکو شام مین
اور مار ڈالینگے اُسکو پس ارادہ کیا اُسنے قیساریہ کا کہ سوار ہووے وہ کشتی مین اور ڈالے اپنے تئین بعض جزائر و دریا مین پس
جب دیکھا اُسنے قسطنطین کے لشکر کو کہ نکلا ہے وہ بجانب لڑائی مسلمانونکے کہا اُسنے کہ جاؤنگا مین ساتھ اس لشکر کے پس شاید کہ
مارا جاؤن اس لشکر کو کسی رنج مین اور دھوڈالون مین اُسکے سبب کسیقدر اپنے گناہ کو اور حاصل ہووے مجکو قرب بجانب اللہ تعالی اور مسلمانونکے
پس جب دیکھا اُسنے شرجیل بن حسنہ کو معرض ہلاکت مین کہا اُسنے کہ نہین صبر ہے مجکو اس حال مین اور نکلا اُنکی طرف اور چھڑایا اُنکو
جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہے پس جب ٹھہرا وہ سامنے عمرو بن العاص کے شکرگزاری کی اُنھون نے اُسکے کام کی اور بشارت دی
اُسکو توبہ کی پس کہا اُسنے کہ اے عمرو بن العاص مین ڈرتا ہون خالد بن الولید سے اس امر کو کہ دیکھینگے وہ مجکو پس مار ڈالینگے وہ
میرے تئین عمرو بن العاص نے کہا کہ مین تجکو ایک چیز کا مشورہ دیتا ہون کہ کر تو اُسکو اور بیٹھ رہو جا تو اپنی ذات پر دنیا و
آخرت مین اُسنے کہا کہ وہ کیا چیز ہے عمرو بن العاص نے کہا کہ لکھدونگا مین تجکو ایک دستاویز مشعر اُس کام کی جو تونے
کیا ہے اور اُسمین گواہی مسلمانونکی ہوگی اور لیجا تو اُسکو بجانب عمر بن الخطاب کے اور دیدے اُنکو اور ظاہر کر تو اُن سے توبہ کو
پس وہ قبول کرینگے تجھسے توبہ کو اور قریب ہے تو مقرر کرینگے اور بھیجینگے وہ تجکو بجانب مشرکین کے پس مٹ جائینگے اُس کے
سبب سے گزرے ہوے گناہ تیرے پس منظور کیا اس امر کو طلیحہ نے اور لکھدیا اُسکو عمرو بن العاص نے ایک خط بنام امیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مشعر اُس کام کے جو اُسنے کیا اور لی اُسکے واسطے گواہی مسلمانونکی پس خط کو لیا طلیحہ نے
اور روانہ ہوا اُسکو لیکر بجانب مدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس نہین پایا اُسنے حضرت عمرؓ کو مدینہ منورہ مین
اور کہا گیا اُس سے کہ وہ مکہ معظمہ مین ہین پس روانہ ہوا طلیحہ تا اینکہ پہونچا مکہ مین پس پایا اُسنے حضرت عمرؓ کو کعبہ مین پکڑے ہوے
تھے وہ پوشش اور پردہ ہاے کعبہ کو پس پکڑا اُسنے پوشش کو اور کہا کہ یا امیر المومنین مین توبہ کرنیوالا ہون بجانب اللہ غالب
اور بزرگ پروردگار اس مکان کے اُس چیز سے جو واقع ہوئی مجھسے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ تو کون شخص ہے اُسنے
کہا کہ مین طلیحہ بن خویلد الاسدی ہون پس ہٹے اس سبب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کہا کہ سختی ہو تجھپر مین تو معاف کرونگا تجھے پس کیونکر اور
کیا کام کرونگا مین کل کے دن سامنے اللہ غالب و بزرگ کے بمقدار خون عکاشہ محصن الاسدی کے طلیحہ نے کہا اے امیر المومنین عکاشہ
ایک مرد تھے کہ نیکبخت کیا اُنکو اللہ تعالی نے میرے ہاتھونپر اور بدبخت ہوا مین اُنکے سبب سے اور مین امید رکھتا ہون اللہ تعالی سے
اس امر کی کہ وہ بخشدیوے میرے اس گناہ کو بسبب اُس کام کے جو کیا ہے مین نے پس نکالکر دیا اُسنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط عمرو بن
العاص کا پس جب پڑھا اُسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور سمجھا اُسکے مطالب کو خوش ہوے اُسکے سبب سے اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ خوش ہو

تجکو اسواسطے کہ اللہ بڑا بخشنے والا اور مہربانی کرنیوالا ہی اور حکم کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکو اپنے ساتھ رہنے کا کہ مین تا مراجعت بجانب
مدینہ منورہ کے پس ٹھہرا وہ حضرت عمرؓ کے ساتھ چند روز پس جب پھر آئے مدینۂ طیبہ مین بھیجا اُسکو بجانب ملک فارس کے واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ رجوع کرتے ہین ہم بجانب پہلے بیان کے یعنی جب مارا گیا قیدمون بطریق طلیحہ بن خویلد کے ہاتھ سے اور نجات
پائی شرحبیل بن حسنہ نے اُس چیز سے جو لاحق ہوئی تھی اُنکو پھرے وہ دونون بجانب عمرو بن العاص کے اور تھا سخت پانی اور بڑا جاڑا کہ باز رکھتا
تھا لوگونکو لڑائی سے اور مسلمانونکو اُسکے سبب سے اذیت لاحق ہوئی اسواسطے کہ اکثرون کے پاس خیمہ و خرگاہ نہ تھے پس پناہ لی اُنھون
نے طرف جابیہ کے اور چھپے وہ اُسکی دیوارونکی آڑ مین اور رہا رحمت اللہ سے مسلمانونکے واسطے یہ امر کہ واقع ہوئی دہشت اور کاہلی
اور سستی قسطنطین کے دلمین بسبب مارے جانے قیدمون کے اور تھا وہ باعث اُسکی قوت کا پس مشورہ کیا اُسنے اپنے ساتھیون
سے درباب پھرنے کے بجانب قیساریہ کے اور کہا اُسنے کہ اے گروہ رومیونکے تم جانتے ہو اس امر کو کہ لشکر یرموک نے نہین ثابت قدمی کی
اس قوم کے مقابلے مین اور میرے باپ نے مُنھ پھیرا بجانب قسطنطنیہ کے اُنکے اس خوف سے کہ سختی مین ڈالا جاویگا وہ اُنکے آنے سے اور
تحقیق مالک ہوگئے وہ تمام ملک شام کے اور نہین باقی رہا اُنکے واسطے سوا اس حال کے اور مین ڈرتا ہون اس امر کو کہ سختی اور دشواری
آوے اُنکے آگے سے اور مالک ہوجاوین وہ قیساریہ کے اور کوچ کرنا مناسب اور موافق تر ہی یہانکے مقام سے پس منظور کیا اُنھون نے
اس امر کو پس جب رات ہوئی کوچ کیا قوم نے اور پانی برستا تھا سعید بن جابر اوسی نے بیان کیا ہی کہ یہ سب اللہ غالب و بزرگ
کی مہربانی تھی ہمارے حال پر پس جب چوتھا دن ہوا اور رہا پانی اور ظاہر ہوا آفتاب پس نکلے ہم لوگ جابیہ سے بطلب لڑائی کے رومیون
سے پس نہ دیکھا ہمنے کوئی اثر اور نشان اُنکا پس قسم ہی خدا کی کہ خوشی ہماری آفتاب کے نکلنے پر زیادہ تھی قوم کے کوچ کرجانے سے
پس لکھا عمرو بن العاص نے خط اس حال مین بنام ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بجانب حلب کے اس مضمون اور
عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمرو بن العاص السہمی الی امین جیوش المسلمین بالشام ابی عبیدۃ عامر بن الجراح
سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واشکرہ علی ما نحنا من نصرہ اما بعد یا صاحب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فان قسطنطین بن ہرقل خرج الی لقائنا فی ثمانین الفا وکان لقاؤنا معہم علی نخل واسر شرحبیل بن حسنہ وکان الذی
اسرہ قیدمون ثم خلصہ اللہ علی ید طلیحۃ بن خویلد الاسدی وقتل قیدمون وقد وجہتہ بکتابی الی امیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقد انہزم عدو اللہ قسطنطین وانا منتظر جوابک والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین اور
بھیجا خط ہمراہ جابر بن سعید الحضرمی کے پس جب پڑھا ابوعبیدہ بن الجراح نے خط کو خوش ہوے وہ بسبب سلامتی مسلمانون اور
شکست اُٹھانے دشمن کے مسلمانون سے اور لکھا عمرو بن العاص کو اما بعد فقد وصلنی کتابک وقد حمدت اللہ علی سلامۃ المسلمین
اذا قرأت الکتاب فانزل علی قیساریۃ وانا فی اثر الکتاب ہمول بالمسیر الی صور ومکہ وقرأ بلسم السلام پھر پھیر دیا خط جابر بن سعید کو اور
حکم کیا اُنکو پھر جانیکا اور قصد اور میل کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے کوچ کرنیکا بجانب ساحل کے پس گئے اُنکے پاس عبداللہ یوقنا رحمہ اللہ اور کہا اُنھون
نے کہ اے سردار جانو تم اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا مشرکین کو اور بلند کیا نشان موحدین کو اور مین چاہتا ہون اپنے جانیکو قبل تمہارے بجانب ساحلکے

پس ہر کہ پہونچون مین قوم سے ساتھ کسی فریب کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای عبد اللہ اگر تم ایسا کوئی کام کروگے کہ وہ نزدیک
کریگا تمکو اللہ تعالی سے پس تحقیق پاؤگے تم اُسکو اللہ تعالی کے سامنے پس اُٹھ کھڑے ہوے یوقنا اور لیا اُنھون نے اپنے ہمراہیون کو
اور بُلایا تھا اُنھون نے اپنے ساتھ اُن شخصونکو جو اُنکی خدمت کرتے تھے حلب مین جب وہ سردار حلب کے تھے اور اُن سبھون
نے رجوع کیا تھا جانب اسلام کے اور وہ لڑتے تھے ساتھ ہمت اور قوی ارادے کے اور وہ چار ہزار سوار تھے اور تھے مسلمانونکے
لشکر مین اور لوگ بھی بطارقہ سے جو مسلمان ہوے تو زیادہ تین ہزار سے سواے ہمراہیون یوقنا کے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویونکے
بیان کیا ہی کہ جب شکست اُٹھا گیا قسطنطین پسر ہرقل بجانب قیساریہ کے اور پناہ لی اُسنے اُسمین کہا بھیجا اُسکے پاس اہل طرابلس نے
کہ روانہ کرے وہ اُنکے پاس ایسی کمک کہ وہ حاصل کرین فتح مسلمانو پر اُسکے سبب سے پس روانہ کیا قسطنطین نے اُنکے پاس تین ہزار سوار
بطارقہ باسامان سے اور پیشیر داُنکا جرفاس کو مقرر کیا اور روانہ ہوا جرفاس بطلب طرابلس کے مع اپنے ساتھیونکے پس نزدیک طرابلس کے اُترا
وہ ایک چراگاہ مین تاکہ دانہ چارا لویے اپنے گھوڑونکو اور حکم کیا اُسنے اپنے لوگونکو مسلح ہونیکا تاکہ ظاہر کرین وہ اپنی آرایش کو واسطے اہل
طرابلس کے پس وہ لوگ اُسی حال مین تھے کہ اُسیوقت پہونچے اور بلند ہوے یوقنا اور ہمراہی اُنکے رومیونپر اور یوقنا کے ساتھ فلیطانوس حاکم رومتہ الکبری
اور اُنکے ہمراہی تھے بھی کہ ارادہ اور سبیل کیا تھا اُنھون نے زیارت بیت المقدس اور ٹھہرنیکا اُس مقام مین پس بلند ہوے یہ لوگ
چراگاہ پر حالانکہ وہ اپنے اُسی لباس مین تھے نہین بدلا تھا اُنھون نے اُس لباس سے کسی چیز کو اور جب دیکھا اُنکی طرف جرفاس نے
سوار ہوا وہ بذات خود تاکہ دریافت کرے وہ اُنکے حال کو پس جب قریب ہوا جرفاس اُنسے سلام کیا اُنپر اور مرحبا کہا اُنکو اور پوچھا
کہ تم کون ہو پس کہا یوقنا نے کہ ہم وہ لوگ ہین کہ پناہ لی تھی ہمنے بجانب اُن عربکے اور طالب کفایت کی ہمنے اُنکی برائی سے اور گمان
کیا تھا ہمنے کہ وہ کچھ ہین اور دیکھا تو وہ لوگ خرومایہ ہین کہ نہین دین ہی اُنکے نزدیک پس بھاگے اپنے دین کیطرف ہم لوگ اور
اصحاب قنسرین اور حلب اور اعزاز عم اور زناج اور انطاکیہ کے اور ہم جاتے ہین بادشاہ قسطنطنیہ کے پاس تاکہ ہو جاوین ہم اُسکے
بازو کے سایہ مین پس جب سُنا جرفاس نے یہ حال قوم سے اُنس حاصل کیا اُنسے اور مرحبا کہی انکو اور کہا اُسنے کہ اگر ہو تم ہمارے پاس
تاکہ آرام حاصل کرو ایکساعت مشقت سے کہ بیشک تم راتدن چلے اور ڈرے ہو بیچ ل تمھارے عرب سے پس کہا یوقنا نے کہ تم لوگ کہان جاتے
ہو اُسنے کہا بھیجا ہی ہمکو قسطنطین بادشاہ نے بطور کمک کے بجانب اہل طرابلس کے پس کہا یوقنا نے کہ تم لوگ اچھی طرح سے ہوشیار رہو اُس سے
کہ وہ سردار عرب کا جسکا نام ابو عبیدہ کہا جاتا ہی چھوڑا ہی ہمنے اُنکو بیچ ارادے آنیکے بجانب ساحل کے پس کہا جرفاس نے کہ کیا چیز نفع
دیگی ہمارے اختیار کرنیکو حالانکہ دولت ہماری معدوم ہو گئی اور زمانہ ہمارا جاتا رہا اور نہین دیکھتا ہون صلیب کو کہ بے پرواکرے وہ اپنے
لوگونکو کسی چیز سے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اُترے یوقنا اور ساتھی اُسکے رومیونکے نزدیک ایکساعت اور پیش کیا رومیون نے
اُنکیواسطے اپنی زادراہ کو پس کھایا اُنھون نے پھر چیخ مارا رومیون کو اور سوار ہوے وہ اور قصد کیا جرفاس اور اُسکے ساتھیون نے
سوار ہونیکا بسبب اُنکے سوار ہونیکے پس کہا یوقنا رحمہ اللہ نے کہ مشغول رہو تم اپنے ساتھیونمین اور پہنا تو اُنکو اچھا لباس اور آراستہ کر اُنکو
اُسواسطے کہ یہ کام ڈالیگا دہشت اور خوف کو تمھارے دشمنونکے دلونمین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ نہین داخل ہوے تھے

کنارہ دریا مین تا اینکہ مضبوط کر لیا تھا اُنھون نے مکر اور فریب کو اور حال یہ گزرا کہ لیا تھا اُنھون نے اپنے ارادہ کو وادی بن احمر کیطرف
کہ مسلمانونکی صلح مین داخل تھا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے چھوڑا تھا وہان حارث بن سلیم کو مع اُنکے اغنام کے کہ چلاتے
تھے وہ اپنے اونٹونکو اور وہ دو سو مرد تھے اہل عرب سے پس تاخت کی اُنپر یوقنا نے اور لے لیا اور مشکین باندھلین اُنکی اور اُنکو لیکر
پہونچے بلاد ساحل مین پس جب ہوئی تاریکی رات کی کہا اُنسے یوقنا نے اِس حال مین کہ یکجا کیا تھا اُنکو اپنے پاس پوشیدگی مین
کہ نہ گمان کرو تم اس امر کا کہ مین پھر گیا ہون دین اسلام سے اور نہین کیا ہی مین نے تمھارے ساتھ اس امر کو مگر اسواسطے کہ تحقیق
رومی اور ساحل کے لوگ یہ بات کہ مین نے فریب اور مکر کیا عرب پر اور لے لیا مین نے اُنکو پس مطمئن ہوے مسلمان یوقنا کے کلام
سے اور کہا اُنھون نے کہ اگر تم ارادہ اور قصد قائم کرنے دین خدا کا رکھتے ہو پس خدا مدد کریگا تمھاری دشمنون پر اور فتحیاب کریگا
تمکو راوی نے بیان کیا ہی کہ مقرر کیا یوقنا نے لوگونکو کہ چلاتے تھے جانورونکو اور نہین مطمئن ہوا تھا جرفاس اور ساتھی اُسکے
یوقنا پر کیونکہ دیکھا تھا اُنھون نے یوقنا کے ساتھ قیدیون کو عرب سے اور اونٹون اور بکریونکو پس جب سوار ہوے یوقنا اور ہمراہی
اُنکے دیکھا اُنھون نے رومیونکو کہ وہ طلب کرتے ہین کنارہ دریا کو پھر طلب کیا اُنھون نے راہ طرابلس اور عرقہ کو اور چھپ رہے
وہ اُنکو قوم کی راہ مین اور جرفاس نے جدا کیا اور بانٹ دیا تھا اس سامان کو جو اُسکے ساتھ سلاح خانہ مین تھا اپنے ساتھیونمین
ٹھہرا وہ یہانتک کہ آئی تاریکی رات کی اور رکھا یا گھوڑون نے اپنے دانہ چارے کو پھر برابر ہوے وہ راہ پر پس جب برابر ہوے
وہ گاڑیکی جگہ مین آپڑے اُنپر یوقنا اور ساتھی اُنکے اور فلیطانوس اور ہمراہی اُنکے اور گھیر لیا اُنکو اور نہ مہلت دی اُنکو ملنے کی
اور لے لیا اُنکو از روے غلبہ اور پکڑ لینے کے ہاتھ مین اور پھیل گئے گرد اُنکے یہانتک کہ نہ نکلا وے کوئی شخص وہیون سے پس جب
آئے رومی اُنکے نیچے اور نیچے مضبوطی اُنکے قید کے ارادہ کیا اُنھون نے چھوڑ دینے حارث بن سلیم اور اُنکے ساتھیون کا
حارث نے کہا کہ مین تمھارے واسطے یہ مناسب دیکھتا ہون کہ چھوڑ دو تم ہمکو ہمارے حال پر اسواسطے کہ ثواب اللہ تعالی کا
نیک و بہتر ہی اور صبح کرو تم ہمکو دشمن کے شہرون مین پس تحقیق تم نہ پہونچو گے کسی شہر مین شہرہاے کنارہ دریا سے مگر فتح کریگا
اللہ تعالی تمھارے واسطے یوقنا نے کہا کہ اچھی راے دی تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ حکم دیا یوقنا نے اپنے ساتھیونکو کہ مضبوط
باندھین وہ قیدیان جرفاس اور اُسکے ساتھیون کو اور پوشیدہ کرکے سمجھایا یوقنا نے اپنے اور فلیطانوس کے ساتھیون سے
ہمراہ قیدیون کے اور وہ تین ہزار تھے اور کہا اُنسے کہ جب آوے تمھارے پاس پیام میرا پس آؤ تم پھر پہنا یوقنا کے ہمراہیون نے
لباس اُن اہل قیساریہ کا جنکو گرفتار کر لیا تھا اُنھون نے اور روانہ ہوے بجانب طرابلس کے پس جب پہونچے وہ طرابلس مین
نکلا ہر شخص شہر کا اُنکی ملاقات اور دیدار کو اور پہونچا تھا خط قسطنطین کا اُنکے پاس اس مضمون سے کہ اُسنے روانہ کیا اُنکی طرف کو تین ہزار سوار
ہمراہ جرفاس بن صلبان کے اور داخل ہوے یوقنا مع اپنے ہمراہیون کے تا اینکہ ٹھہرے وہ دار الامارہ مین اور وہ لوگ منتظر تھے آنے
کمک کے آراستہ ہونیوالے تھے واسطے لشکر کے اپنے لشکر سے اور نہین شک کی اُنھون نے اس امر مین کہ وہ لشکر بادشاہ کا ہی پس نہین باقی
رکھا اُنکو کسی نے پس آئے یوقنا کے پاس بوڑھے لوگ طرابلس کے اور بطارقہ اور دولتمند لوگ اُنمین سے پس جب ٹھہرے وہ یوقنا کے پاس

حکم دیا اُنھون نے اپنے ساتھیون کو پس قبضہ کرلیا یوقنا کے ہمراہیون نے اُنپر اور کہا اُنھون نے کہ اے اہل طرابلس کے تحقیق اللہ پاک
نے مدد دی اسلام اور اہل اسلام کو اور بزرگ کیا اُسنے اپنے دین کو اور غالب کیا اُسکو سب دینو نپر اور تحقیق تھے ہم لوگ کہ ہاتھ پھیر پارتے
تھے شب کوری اور تاریک کرینوالی مین سجدہ کرتے تھے ہم صلیبان کا اور تعظیم کرتے تھے ہم تصویرون اور قربان کی اور گردانتے تھے ہم
واسطے اللہ تعالی کے زوجہ اور بیٹے کو تا اینکہ مقرر کیا اور بھیجا اللہ تعالی نے ہمارے واسطے اُس قوم کو پس ہدایت کی اللہ تعالی نے اُنکے سبب سے
اور سلاہا ہمکو اُنکے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین مین اور وہ نبی اُمی بھیجے گئے ہین جنکا ذکر انجیل مین ہے اور بشارت دی ہے اُنکی
مسیح بن مریم نے اور تحقیق دین اسلام حق ہے اور قول اہل اسلام کا سچا ہے امر کرتے ہین وہ ساتھ معروف کے اور باز رکھتے ہین
امور زشت سے اور پڑھتے ہین نماز اور دیتے ہین زکوٰۃ کلام حق کرتے ہین اور تبعیت کرتے ہین راستی کی اور توحید کرتے ہین اللہ
غالب و بزرگ کی اور پاکی اُسکی بیان کرتے ہین زن ہمنشین اور اولاد سے اور کوشش جہاد کرتے ہین وہ اللہ کی راہ مین اپنے مال
اور جانون سے اور بیہودہ دین ہے کہ حکم کیا اللہ تعالی نے ساتھ اُسکے اپنے انبیا اور رسولونکو پس بات پھیر دو تم بجانب دین اسلام کے یا ارادہ
کرو جزیہ کو ورنہ بھیجینگے ہم تمکو غلام بنا کر واسطے عرب کے اور میرے پاس یہی ہے اسلام راوی نے بیان کیا کہ جب سُنا قوم نے
قول یوقنا کا جانا اُنھون نے کہ یوقنا نے حیلہ اور مکر کیا اُنپر اور ریلیا اُنھون نے ہمراہیان بادشاہ کو راہ مین پس کہا اُن لوگون نے
کہ اے سردار ہم ایسا ہی کرینگے جیسا کہ تمنے حکم دیا ہے پس بعض اُنمین سے مسلمان ہوگئے اور بعض راضی ہوے اداے جزیہ پر اور
پھر یوقنا اور کہلا بھیجا اُنھون نے اپنے ہمراہیان پوشیدہ ٹھہرنے والونکے پاس پس آئے وہ لوگ ساتھ مالون اور قیدیونکے پس عرض کیا
یوقنا نے اُنپر اسلام کو پس انکار کیا اُنھون نے پس حکم دیا یوقنا نے اُنکے مار ڈالنے کا اور لکھا خط بنام ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
کے مشعر خبر اور سرگذشت کے اور بھیجا خط حارث بن سلیم کے ہاتھ جنکو وادی بن الاحمر سے لیا تھا اور کہا کہ ہو تم واسطے سردار کے
خوشخبری پہونچانیوالے ساتھ اس فتح کے حارث نے کہا کہ ایسا ہی کرونگا مین اگر چاہا اللہ تعالی نے اور روانہ ہوے وہ ساتھ خط
کے تا اینکہ پہونچے ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس اور دیا خط اُنکو پس جب پڑھا اُنھون نے خط کو اور جانا اُسکے مطلب کو بہت خوش ہوے
اور کہا اُنھون نے حارث بن سلیم سے کہ آیا تمہین اجازت دی تھی ہم نے تمکو اور تمھارے بنی اعمام کو جانیکی بجانب وادی بن الاحمر کے
اُنھون نے کہا ہان ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا پس کسنے پہونچایا تمکو طرابلس مین حارث نے کہا پہونچایا مجھکو حکم خدانے اور حال یہ
گذرا کہ یوقنا نے تاخت کیا ہمپر اور گرفتار کرلیا ہمکو پھر سب حال مفصل بیان کیا پس متعجب ہوے ابوعبیدہ بن الجراح اور کہا اُنھون نے اللھم
نثبتہ وایدہ لا ینصرک واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ عمرو بن العاص نے جب کھل گیا پانی جاتا رہا سے تو اُترے وہ قیساریہ کے
دروازہ پر یوقنا رحمۃ اللہ کا حال در قصہ یہ ہے کہ جب مالک کیا اُنکو اللہ پاک اور برتر نے طرابلس کا اور حاوی ہوگئے وہ اُسپر اور مضبوط
کرلیا اُسکے دروازون اور شہر پناہ کو اور چھوڑا اُنھون نے اپنے ہمراہیونکو دروازہ پر اور کہا اُنسے کہ نہ چھوڑو تم کسی کو کہ نکلجاے
وہ شہر سے اور آئی اُنھین مقام گھاٹ مین بہت سی کشتیان پس لیلیا اُنکو یوقنا نے اور چڑھائی اور رکھی اُنپر ہر چیز احتیاج کی اسباب
سفر دریا سے بحالت پوشیدگی کے اہل شہر سے تاکہ بچانے کوئی اہل ساحل سے اس کام کو جو کیا اُنھون نے واقدی رحمۃ اللہ نے

بیان کیا ہی کہ پھر اسکے بعد چند ایام کے بہت کشتیاں قریب پچاس کے لیکر پس چھوڑا انکو یوقنا نے یہانتک کہ اترین اکثر انمین طرف شہر
کے اور حکم کیا یوقنا نے انکی نسبت پس لائی گئین وہ سامنے یوقنا کے اور پوچھا یوقنا نے اُنکے حال کو اور کہا کہ تم کہاں سے آئے ہو
انھون نے کہا کہ ہم جزیرہ قبرس اور جزیرہ افریطش بن لاون سے آئے ہین یوقنا نے کہا کہ تمھارے ساتھ کیا چیز ہی انھون نے کہا کہ ہمارے
ساتھ لوگ اور غلہ اور ہتھیار ہین واسطے بادشاہ قسطنطین بیٹے ہرقل کے پس ظاہر کی یوقنا نے اُنکے واسطے خوشی اور تازہ روی کو
اور خلعت دیا اور کہا اُنسے کہ مین چاہتا ہون چلنے کو تمھارے ساتھ اسکی خدمت مین پھر حکم کیا انکو مہمان خانے مین لیجانیکا اور مہمان
مقرر کیا اُنپر لوگونکو اپنے ساتھیون سے اور بھیجا اُن لوگون کے پاس جو کشتیون مین تھے پس اُتارا اُنکو ساتھ رئیسونکے اور لایا گیا اُنکے
واسطے کھانا رنگارنگ اور بہت قسمونکا پس کھایا انھون نے پس کہا یوقنا نے اُنسے کہ مین چاہتا ہون چلنے کو تمھارے ہمراہی مین
ساتھ توشے اور دانے چارے اور سامان ہتھیارونکے بجانب ملک قسطنطین کے ولیکن چاہتا ہون مین تمسے صبر کرنیکو میرے واسطے
تین دن تک پس کہا انھون نے اسی طرح ہم اپنے کام مین بہت جلدی پر ہین اور ڈرتے ہین ہم بادشاہ کی سرزنش اور ملامت سے
اپنے واسطے اور ہم اس امر پر قدرت نہین رکھتے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ برابر یوقنا رحمہ اللہ اُنسے درخواست کرتے رہے تاانکہ
منظور کیا انھون نے اس امر کو اور اقرار یوقنا سے ٹھہرنیکا کیا پس کہا یوقنا نے اُنسے کہ مین ڈرتا ہون اس امر کو کہ کرو تم اپنا کام
رات مین اور مین چاہتا ہون کہ خوش کرو تم میرے لڑکو اور سبیل کرون مین بجانب تمھاری بات چیت کے اور اُتارو تم بادبانون
اور مستولون کو اور رہو تم میرے نزدیک شہر مین تا اینکہ روان کرون مین اپنے حاجات اور کامونکو پس منظور کیا انھون نے اس
امر کو اور ملا دیا انھون نے کشتیونکو شہر پناہ کی دیوار سے اور اُترا ہر شخص جو کشتیون مین تھا اور نہین باقی رہے ہر کشتی مین سوا اُنکے
جو نگہبانی کرتے تھے اُسکی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب درست ہو گئی یہ تدبیر قبضہ کیا یوقنا نے اُن سب پر پس جب
رات ہوئی سپرد کیا طرابلس کو بنی عم حارث بن سلیم اور فلیطانوس کے اور پھر اکشتیونمین ہین اسباب کو اور قصد کیا چڑھنے کا اُسپر
اس حال مین کہ وہ کشتیونکے چڑھنے کی نیت مین تھے وقت چھپ جانے آفتاب کے کہ اسیوقت آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ ایکہزار سوار
لشکر زحف کے پس جب دیکھا انکو یوقنا نے سجدہ شکر خدا کا ادا کیا اور سلام کیا خالد بن الولید پر اور سپرد کیا شہر کو اُنکے اور بیان کیا ماجرا اور
وہ حال جسپر قصد اور سبیل کیا تھا انھون نے پس کہا اُنسے خالد بن الولید نے کہ اللہ تعالی امداد اور تائید کریگا تمھاری پھر یوقنا سوار
ہوئے اُسی رات مین اور روانہ ہوئے وہ ہمراہی اُنکے بجانب شہر صور کے اور تھا شہر صور مین ایک بڑا دمشق بطریق و لشکر قسطنطین کا
جسکا نام ارمویل بن قسطہ تھا اور اُسکے ساتھ چار ہزار سوار تھے پس نہین صبح کی یوقنا نے مگر یہ کہ پہونچ گئے تھے وہ صور کے مینار پر پس
حکم کیا نشانونکا پس پھیلائے گئے وہ اور حکم کیا نقارونکا پس ظاہر کیے گئے وہ اور ٹھہرا دمشق اُسکے باب البحر پر اور چڑھ گیا شہر پناہ پر بعوام
الناس شہر کے پس بھیجا دمشق نے کسی کو واسطے دریافت کرنے اُنکی خبر کے پس پھر آیا وہ شخص اُسکے پاس اور کہا اُس سے کہ یہ لوگ
اہل قبرس اور جزیرہ افریطش بن لاون کے ہین کہ متوجہ ہوئے ہین وہ بجانب بادشاہ کے ساتھ لوگونکے اور دانہ چارہ اور غلات
کے قصد رکھتے ہین قیساریہ کا طرف خدمت ملک قسطنطین کے پس خوش ہوئے اہل صور اس حال سے پھر حکم کیا انکو دمشق نے اُترنیکا پس اُترے

دمشق نے بہ نسبت یوقنا اور اُنکے نو سو ہمراہیون کے اس امر کا کہ لیجاوین اُنکو صوبہ کے قصر مین اور مضبوطی سے قید کرین انکو تاکہ پوری ہووے
اُسپر اُنکے ہاتھون سے وہ چیز جسکو وہ زبون جانتا تھا اور رات گذرائی قوم نے درانحالیکہ وہ نگہبانی کرتے تھے اور روشن کیا تھا اُنھون
نے آگ کو شہر پناہ کی دیوار پر بیٹھے تھے شراب اور ناچتے تھے باجونکی آواز دیر تمام رات واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب دوسرا
دن ہوا بلند اور ظاہر ہوا اپر دمشق پس دیکھا اُسنے لشکر یزید بن ابی سفیان کو پس سبک او خفیف جانا انکو اور اُمید کی اُسنے
اور کہا کہ قسم ہی حق مسیح کی ضرور ہی مجکو نکلنا اُنکے مقابلے مین اور ہین یہ گروہ اندک اور ناچیز پھر پہنایا دمشق نے اپنے لوگونکو
اچھا لباس ور تلوارین اور زرہین اور حکم کیا اُنکو نکلنے کا اور چھوڑا اُسنے یوقنا اور اُنکے ساتھیون کی حفاظت پر اپنے چچا کے
بیٹے باسیل بن منجائیل رحمہ اللہ کو اور تھے یہ باسیل کہ پڑھا تھا اُنھون نے کتب گذشتہ اور اخبار ماضیہ کو اور دیکھا تھا اُنھون نے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بحیرا راہب کے دیر مین جبکہ نکلا تھا بحیرا اُنکی طرف درانحالیکہ زیارت کرتا تھا وہ اُنکی در اتفاق یہ ہوا کہ قافلہ
قریش کا آیا تھا اور اونٹ خدیجہ بنت خویلد کے قافلے کے ساتھ تھے اور اُس قافلے مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور دیکھا اُسنے ابر کو اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر کہ سایہ کرتا تھا اُنپر آفتاب کی گرمی سے اور ڈھیلے اور پتھر سجدہ کرتے تھے اُنکا بس جب ظاہر ہوا اُسکو حال
کہا اُسنے کہ قسم ہی خدا کی یہی صفت اُن نبی کی ہی جو مبعوث ہونگے تہامہ سے پھر دیکھا اُسنے کہ قافلہ اُترا ہی اور اُترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اکیلے نزدیک درخت خشک کے اور تکیہ دیا اُسپر پس پھوٹ آئی کونپل اُسکی اور جھک پڑین شاخین اُسکی اور پختہ ہوگئے پھل اُسکے اور
بحیرا راہب دیکھتا تھا اُنکو اور باسیل زیارت کرنیوالا بھی دیکھتا اور اُمید رکھتا تھا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب دیکھا یہ
حال بحیرا راہب نے تیار کیا اُسنے قریش کے واسطے کھانیکو اور بلایا اُنکو واسطے کھانیکے پس داخل ہوے وہ لوگ دیر مین اور باقی رہے سید الموجودات
اور وہی جو مقصود تھے ساتھ اونٹونکے درانحالیکہ چراتے تھے اُنکو پس جب دیکھا بحیرا نے ابر کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر
تھا کہ وہ اپنے حال پر ہی اور سایہ کرتا ہی اُنپر آفتاب سے باقی ہی ساتھ اُنکے جانا اُسنے کہ وہ نہین آئے ہین پس کہا اُسنے قوم قریش سے
بر سبیل سرزنش کے اے گروہ قریش کے آیا باقی ہی کوئی شخص تم مین سے اُنھون نے کہا ہان ایک جوان ہم مین سے باقی ہین جو پیچھے رہے
ہین واسطے نگہبانی قافلہ اور چرانے اپنے اونٹونکے بحیرا نے کہا کہ اُنکا نام کیا ہی لوگون نے کہا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیرا نے کہا
آیا مان باپ اُنکے مرگئے ہین لوگون نے کہا کہ ہان بحیرا نے کہا کہ آیا کفالت اور پرورش کی ہی اُنکے دادا اور چچا نے لوگون نے کہا ہان پس کہا
بحیرا نے کہ اے قریش بزرگداشت اور تعظیم کرو تم اُنکی اسواسطے کہ تحقیق قسم ہی خدا کی کہ وہ سردار تمھارے ہین اور اُنکے سبب سے زیادہ ہوگی
دنیا مین بزرگی تمھاری اُنھون نے کہا کہ کہان سے جانا تو نے اس امر کو بحیرا نے کہا کہ جب تم ظاہر ہوے تھے مجھپر ان سے نہین باقی تھا
کوئی درخت اور پتھر و ڈھیلا مگر یہ کہ مُنہ کے بھل گرا تھا وہ اُنکے واسطے سجدہ مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ باقی رہا باسیل متحیر اپنے
معاملہ مین اُس چیز سے جو دیکھا تھا اُسنے اور اُس چیز سے جو آگاہ کیا تھا اُسے بحیرا نے اور جانا تھا اُسنے کہ بحیرا نہین کہتا ہی مگر کلام حق اور راست
پس چھپایا اُسنے اپنے معاملہ کو تا اینکہ گرفتار ہوے یوقنا اور ہمراہی اُنکے اور مقرر کیا باسیل کو دمشق نے اُنکی نگہبانی پر کہا اُنھون نے قسم ہی خدا کی
کہ دین اسلام دین مضبوط اور راہ راست ہی اور یہ وہی دین ہی جسکی بشارت عیسی علیہ السلام نے دی ہی اور شاید کہ اللہ تعالی بخشدیوے مجکو جبکہ چھوڑدون

اس مین استوار کے لوگونکو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اچھی او رعدہ تدبیر اللہ غالب و ربزرگ کی اپنے مسلمان بندونکے واسطے یہ تھی کہ
جب لشکا تھا دمشق واسطے لڑنیکے یزید بن ابی سفیان سے نہین چھوڑا تھا اُسنے کسی جوان شہر کو مگر یہ کہ اپنے ساتھ لیا تھا اُسنے اور باقی
رہے تھے عوام اور بوڑھے اور ضعیف لوگ شہر پناہ کی دیوار پر درآنحالیکہ دیکھتے تھے وہ اس امر کو کہ انجام کار کیا ہوتا ہی اُنکے اور سردار مسلمانونکے
بیچ مین دیکھا باسیل بن منجائیل نے شہر اور اُسکے خالی ہونیکو لوگون سے او رمشغول ہونے شہر کے لوگونکے اُس چیز مین جو نازل ہوئی تھی اُنپر اور
شہر صور خالی ہی آدمیون سے جمع کیا اُنھون نے اپنی رائے کو یوقنا اور اُنکے ساتھیونکے چھوڑ دینے پر پس آئے باسیل اُنکے پاس رات کو پھر متوجہ ہوے
یوقنا کیطرف اور کہا اُسنے کا ہو بطریق بزرگ مرتبہ کیونکر چھوڑ دیا تمنے اپنے باپ دادے کے دین کو جو بہتر تمھارے تھے اور پھیرے تم بجانب
دین ان عربکے اور وہ کیا چیز ہی جو دیکھی ہی تمنے اُنکے نزدیک حق سے تا اینکہ متبعیت کی تمنے اُنکی حالانکہ رومی و رسلاطین اُنکے تمکو اپنی قوت اور
پشت پناہ گردانتے تھے پس کہا یوقنا نے کہ اے باسیل ظاہر ہوئی میرے واسطے امر حق سے وہ چیز جو ظاہر ہوئی تمکو پس پہچانا تمنے اُسکو اور پکارکر
کہتا تھا مجھسے غیب کا پکارنیوالا کہ تحقیق اللہ تعالی نے ہدایت کی ہی باسیل کو بجانب دین اسلام کے اور سب تعریف ثابت ہی واسطے اُس
اللہ کے جسنے ہدایت کی تمکو اور ہمکو اور چھوڑایا اُسنے ہمکو راستے ہلاکی سے اور کیا اُسنے ہمکو اپنے دین کے لوگون سے اور آسان کیا اُسنے
ہماری رہائی کو تمھارے ہاتھونپر آدمی نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا باسیل نے قول یوقنا کا زیادہ ہوا یقین اُنکا اور راست اور
درست ہوا ایمان اُنکا او رمضبوط ہوئی تصدیق اُنکی پھر کہا اُنھون نے کہ قسم ہی خدا کی اے یوقنا تحقیق جاری کیا اللہ تعالی نے تمھاری
زبان پر حق کو اور گویا کیا اُسنے تمکو ساتھ کلام راست کے اور اللہ تعالی نے او راُسی کیواسطے تعریف اور شکر ہی دور کر دیا تھا
پردہ غفلت کا میرے دل سے جبکہ دیکھا تھا مین نے ان عربکے نبی کو بحیرا راہب کے دیر مین اور وہ مکہ کے قافلے مین تھے اور
دیکھا تھا مین نے اُنکی پہچان سے پیادہ کہ نہین چلتے تھے وہ زمین پر مگر یہ کہ درخت اُنکے ساتھ چلتے تھے پھر دیکھا تھا مین نے ابر کو اُنکے سر پر
کہ سایہ کرتا تھا اُنپر آفتاب سے اور اُنھون نے تکیہ دیا تھا ایک درخت خشک پر پس وہ سبز ہو گیا تھا اور پھل لایا تھا اور پختہ ہو گئے تھے
پھل اُسکے اور خبر دی تھی مجکو بحیرا راہب نے اس امر کی کہ اُسنے پڑھا اور پایا تھا علم سابق اور کتاب ناطق مین اس امر کو کہ ایکجماعت نے انبیا سے
تکیہ دیا تھا اُس درخت پر اور بیٹھے تھے وہ اُسکے نیچے پس جب تکیہ بنایا تھا اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور بیٹھے داخل ہو گئین تحقیق شاخین
اُسکی اور پختہ اور رسیدہ ہو گئے تھے پھل اُسکے تعجب کیا تھا مین نے اس امر سے اور سُنا تھا مین نے بحیرا سے درانحالیکہ وہ کہتا تھا کہ قسم ہی
خدا کی یہ وہی نبی صلعم ہین جنکی بشارت مسیح نے دی ہی پس پاکی اور خوشی ہو اُس شخص کو جو تبعیت کریگا اُنکی اور ایمان لاویگا اُنپر اور تصدیق
کریگا اُنکی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پھر آگاہ کیا باسیل نے یوقنا کو اس امر سے کہ نہین باز رکھا تھا اُنکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مگر اس امر نے کہ جب پھرے وہ زیارت بحیرا راہب سے سفر کیا اُنھون نے بجانب قسطنطنیہ
کے اور داخل ہوئے دریا مین واسطے تجارت کے شہر روم کے اور کہا باسیل نے کہ ٹھہرا مین جبتک چاہا اللہ تعالی نے پھر واپس آیا مین
قیساریہ مین اور دیکھا مین نے رومیونکو آشوب اور فتنہ مین پس پوچھا مین نے اُنکے حال کو پس کہا گیا مجھسے کہ تحقیق ظاہر
ہوے ہین نبی حجاز مین جنکا نام محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہی اور نکالا ہی اُنکو اُنکی قوم نے مکہ سے اور ہجرت کی اُنھون نے

پر قوم نے تعالیٰ اللہ ہی کی مدد انکی اور انکو ہی دی شکست اور پر قوم اپنی وہ ہین ہوے غالب تحقیق اور تھا بنایا نے تیغ جسکو کے مدینہ بجانب

انکو نے تعالیٰ اللہ بلایا تاآینکہ تھے بڑھتے اور تھے ہوتے زیادہ روز بروز اخبار وہ اور کو اخبارات اور حال انکے رہا پوچھتا مین برابر پس

ہوے سردار اور متولی پھر وسلم وآلہ علیہ اللہ صلی ہی نزدیک کے اللہ جو کو چیز اس واسطے انکے نے تعالیٰ اللہ کیا اختیار اور طرف اپنی

اور تک مدت تھوڑی مگر وہ ٹھہرے نہین پس کے شام بجانب کو لشکر اپنے نے انھون کیا روانہ پس عنہ اللہ رضی صدیق ابوبکر ساتھ انکے

کو شہرون ہمارے نے انھون کیا فتح پس عنہ اللہ رضی الخطاب بن عمر بعد انکے ہوے متولی پھر سے عالم اس نے انھون کیا انتقال

لایا تاآینکہ طرف کی ساحل اس آنیکی انکے تھا رکھتا امید باینہمہ مین اور کو لشکرون ہمارے دی شکست اور کو بادشاہون ہمارے کیا ذلیل اور

کہ امر اس کی خدا ہے قسم نے مین ہے کیا قصد کہ نے باسیل کہا پس ہے کیا ارادہ تمنے کا امر کس کہ نے یوقنا انسے کہا پس انکو تعالیٰ اللہ

اور یوقنا نے باسیل دیا کھولدیا پھر ہے ظاہر حق کہ واسطے اسو تمھاری کرونگا متابعت اور کو دین کے دادے باپ اپنے گا ہون چھوڑ

اور ہین پاس میرے کی شہر کنجیان کہ کو امر اس تم جانو کہ سے یوقنا کہا اور کو ہتھیار اور سامان انکے انکو کیا سپرد اور کو ساتھیون انکے

کا نام اللہ تعالے تم اٹھو پس ہم ڈرین جسکو شخص ایسا کوئی شہرمین ہے نہین اور مین لڑائی کی عرب ہے مشغول اور ہے باہر کے شہر سب لشکر

کے اسلام دین بجانب تمکو نے تعالیٰ اللہ کی ہدایت تحقیق باسیل اے تمکو تعالیٰ اللہ دیوے خیر جزاے کہ نے یوقنا انسے کہا پس لیکر

اور نثار جانو اپنی ہم جاوین ہو قوی کہ یہ پھر اور اب تمپر ہوا واجب اور کو نیکی واسطے تمھارے کیا ختم اور پر نجات راہ تمکو نے اسنے چلایا اور

اور جماعت قوت ایک وہ اور ہم جاوین ہو پس پاس ہمارے وہ آوین اتر تاکہ ہین متعینہ کشتیون جو طرف کی لوگون ان کسی ہم بھیجین

سوار اس تھے رکھے اور کو البحر باب نے انھون کھولا اور کے گی پوشیدہ بحالت باسیل نکلے پھر کرونگا ہی ایسا مین کہ نے باسیل کہا

وہ پہنچے جب اور پر کشتی چھوٹی ایک ساتھ انکے ہوے سوار اور کو حال اپنے نے باسیل کیا بیان پس سے یوقنا عم مردینی ایک

کشتیون وہ اترے اور کے گھاٹ بجانب کشتی ہر ہوئی متوجہ پس کو حال سے کشتیون اہل کیا بیان اور چلے کشتیون بجانب دونون

جب پس انکو آنکھون کی ظالمین نے تعالیٰ اللہ دیا کر اندھا اور سے اندر کے شہرپناہ سب وہ آئے اور کے پراگندگی بدون سے

نہین موافق کے راے میری امر یہ کہ نے یوقنا کہا مین شہر لوگ وہ کرین حملہ اور تیزی کہ انکو کیا حکم اور کا حملہ نے باسیل کیا قصد

نکلے اور کو کام اپنے چھپاوے اور کے تعالیٰ اللہ واسطے کو جان اپنی وہ کردے ہبہ کہ کو شخص ایسے تھے ہون چاہتا مین اور ہے

سے حال ہمارے انکو کرے آگاہ پاس انکے سفیان ابی بن یزید سردار پہونچے اور کے مسلمانون لشکر بجانب جاوے اور سے مینا باب وہ

سے قوم نے ایک مرد کہا پس انکو امر یہ کریگا خوفناک کو آواز ہماری مسلمان سنینگے جب پر آمادگی اور ساز اپنے ہم جاوین ہو پس

یزید مرد وہ پہنچا پس دروازیکو کے شہر پیچھے کے مرد اس نے باسیل لیا کر بند اور کے وضع تبدیل بحالت وہ نکلا پھر کرونگا مین کو کام اس کہ

سجدہ پس نے دونون ان تھا کیا عزم جسپر سے چیز اس انکو کیا آگاہ اور کا باسیل اور یوقنا حال انسے کیا بیان اور تک سفیان ابی بن

ناگہان واسطے جانونکے اپنی جاوین رہو ہوشیار کہ کو خط ایک مسلمانونکے بجانب اسیوقت کیا روانہ اور نے سفیان ابی بن یزید کیا شکر

سے ساتھیون اپنے نے انھون کہا کو مسلمانون خبر ہی گئی پہونچ کہ کو امر اس جانا جب نے اللہ رحمہ یوقنا اور نے انھون کیا ہی ایسا پر قوم انکے آنیکے

کرچڑھ جاوے اُنھین سے ایک جماعت شہر پناہ کی دیوار پر پس شروع کرین وہ ان لوگون سے جو اُسپر ہین کہا باسیل نے انسے یہ میری رائ
نہین ہی اسواسطے کہ وہ قوم جو دیوار شہر پناہ پر ہین اُنکا اعتبار نہین ہی اور شاید کہ اللہ تعالیٰ ہدایت کردیوے اُنکو بجانب اسلام کے
و لیکن حکم کرو تم اپنے ساتھیونکو اس امر کا کہ لازم پکڑین وہ جگہ اُترنے اور آنے شہر پناہ کو تاکہ نہ اُترے تمپر کوئی شخص اُنمین سے یا یہ کہ وہ
امان طلب کرے پس بہتر جانا یوقنا نے اُنکی راے کو اور مقرر کیا تھا اُنھون نے لوگونکو شہر پناہ کے آنے کی جگہ پر پھر شور کیا یوقنا نے
جنبش دینے والا شور ساتھ قول کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اللہ اکبر کے پس جب ظاہر کیا اُنھون نے کلمہ توحید کو سُنا اُسے
جو شخص شہر مین تھا اور دیوار پر تھا پس جانا اُنھون نے کہ یوقنا اور اُسکے ہمراہیان نے رہائی پائی قید سے اور تیزی اور حملہ کیا
اُنھون نے شہر مین پس تیر ہوگئین عقلین اُنکی اور جنبش مین آئے دل اُنکے اپنے مال اور اولاد اور گھر بار پر اور ٹھہرے وہ حیرت مین پس
جو شخص تھا اپنے گھر مین نہین قدرت پائی اُسنے نکلنے کی پھر یزید بن ابی سفیان نے جب سُنا شور کو شہر مین جانا اُنھون نے اس امر کو
کہ مسلمان ٹھہرے اور راست ہوے شہر مین پس تکبیر اور تہلیل کی یزید بن ابی سفیان اور مسلمانان موحدین نے **واقدی** رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ سُنا دمشق نے شور کو شہر سے پس جانا اُسنے کہ یوقنا اور ہمراہی اُسکے چھوٹ گئے قید سے اور اُنھین لوگون نے
یہ امر کیا ہی پس واقع ہوا خوف مشرکین کے دلونمین اور دیکھا اُنھون نے کہ آگ شعلہ زن ہی مسلمانونکے لشکر مین اور وہ آمادہ
ہوے ہین حملہ کرنیکو پس باقی رہا اُنمین صبر اسواسطے کہ دل اُنکے متعلق تھے اپنے مال اور اولاد اور گھر بار پر شہر کے اندر اور شہر
قیساریہ محصور تھا اور نہ تھی اُنکے واسطے یاری اور مددگاری قسطنطین پسر ہرقل کیطرف سے پس پھیرا اُنھون نے پیٹھونکو اور میل
کیا بجانب فرار کے اور پیچھا کیا مسلمانون نے اُنکا اور ہلاک کیا اُن سبھون کو اور ہلاک ہوگئے وہ جیحون کے **واقدی** رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ جب صبح کی اللہ تعالیٰ نے کھولدیا یوقنا نے مسلمانونکے واسطے دروازہ شہر کا پس داخل ہوے یزید بن ابی سفیان
اور ہمراہی مسلمان اُنکے شہر صور مین اور گھیر لیا اُنھون نے رومیونکے مالونکو اور پکارا اُن لوگون نے جو دیوار پر تھے لفون لفون
یعنی امان امان پس امان دی اُنکو مسلمانون نے پس اُترے وہ دیوار سے پس کہا اُنسے یزید بن ابی سفیان نے کہ جانو تم اس امر کو کہ
تحقیق اللہ تعالیٰ نے اور اُسی کیواسطے تعریف ہی فتح کیا ہمپر اس تمھارے شہر کو از روے قہر اور غلبہ کے ساتھ تلوار کے اور تم لوگ
اب ہمارے غلام ہو پس جیسا ہم چاہین کرین تمھارے ساتھ اور تدبیر ولیکن ہم وہ قوم ہین کہ جب عہد کرتے ہین تو اُسکو پورا کرتے ہین
اور جب ہم بات کہتے ہین تو سچی بات کہتے ہین اور تحقیق دی ہمنے تمکو امان اور ذمہ داری جانون کی ولیکن لے لیوینگے جزیہ
اُس شخص سے جو نہ داخل ہوگا ہمارے دین مین ہر سال مین اور جو تم مین سے مسلمان ہوگا پس ہمارا اُسکا حال یکسان ہوگا
پس منظور کیا اُن لوگون نے اس امر کو اور مسلمان ہوے اکثر اُنمین کے اور پہونچی خبر قسطنطین پسر ہرقل کو اس امر کی کہ شہر
صور لے لیا گیا اور داخل ہوگئے مسلمان اُسمین پس جانا اُسنے کہ وہ نہین برابری کرسکتا ہی عرب کی پس نگاہ رکھا اُسنے
فرصت کو اور لے لیا اُسنے اپنے خزانے اور مال اور گھر والون اور مصاحبونکو اور سوار کرایا انکو رات مین اور چلا وہ بارادہ
ملنے کے اپنے باپ سے بجانب قسطنطنیہ کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب دیکھا اہل قیساریہ نے اُس کام کو جو

قسطنطین پسر ہرقل نے کیا تھا نکلے وہ لوگ بجانب عمرو بن العاص کے اور مصالحہ کیا اُنھون نے عمرو بن العاص سے شہر قیساریہ کے سپرد کر دینے پر پس مضبوط ہوئی صلح اُنکے بیچ مین دو لاکھ درم اور تمام اُس چیز پر جو چھوڑا تھا قسطنطین پسر ہرقل نے مال و اسباب اور کپڑے اور جانور اپنے اُس لشکر کے جو اُسکے ساتھ تھے کشتیون مین سوار ہو گئے تھے پس منظور کیا اُن لوگون نے اس امر کو اور لکھدی دستاویز صلح کی پس جب تمام ہوئی صلح داخل ہوے عمرو بن العاص ور مسلمان قیساریہ مین اور لین اُنھون نے وہ چیزین کہ عاجز ہوا تھا بادشاہ اُسکے اُٹھانے سے کشتی مین پھر مقرر کیا عمرو بن العاص نے اُنپر جزیہ کو آئندہ سال سے ہر مرد پر چار دینار اور اُسی امر کی وصیت کی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر بھیجا عمرو بن العاص نے بجانب شہر صور کے ایک حاکم کو اُسپر جسکا نام باسیل بن عون ابن مسلمہ تھا اور وہ مرد بڑے سن صالح تھے حاضر ہوے تھے ہمراہ رکاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غزوۂ حنین اور نضیر مین اور مارے گئے بھائی اُن کے حنین کے دن اور بھائی اُنکے سخت لڑے تھے پس مارا تھا اُنکو مالک بن عون النضیری نے پس بھیجا اُنکو عمرو بن العاص نے بجانب صور کے اور اُنکے ساتھ ایک سو سوار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھے اور حکم کیا تھا عمرو بن العاص نے اُنکو عدالت کرنے کا اُن لوگون مین اور ڈرنے کا اللہ پاک اور برتر سے ہر حال پوشیدہ اور ظاہر مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب فتح کیا عمرو بن العاص نے قیساریہ کو از روے صلح کے دو لاکھ درہم اور اُس چیز پر جو چھوڑا تھا بادشاہ کے بیٹے قسطنطین نے اپنے مال اور اسباب سے داخل ہوے وہ قیساریہ مین بدھ کے دن عشرۂ اوسط شہر رجب مین اور یہ امر سن اونیس عین ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے چار سال اور چھہ مہینے زمانہ خلافت مین واقع ہوا تھا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پہونچی خبر اہل رملہ اور رتیہ و عکہ اور یافا اور عسقلان اور غزہ اور نابلس اور لبریہ مین پس داخل ہوے ان مقامات کے لوگ تحت ذمے کے اور مصالحہ کیا اُنھون نے مسلمانان سے اور اسیطرح اہل جبلہ اور بیروت اور لاذقیہ نے اور مالک کر دیا اللہ غالب و بزرگ نے مسلمانون کو کل ملک شام کا ببرکت رسول اللہ کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وشرف وکرم ورضی اللہ عن اصحابہ الاخیار وآلہ الابرار وازواجہ الاطہار وہذا ما انتہی الینا من فتوح الشام علی التمام والکمال ونعوذ باللہ من الزیادۃ والنقصان